بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
ورفعنا لک ذکرک
دو دفتر وڈہ چمن
جنان السیر
فی احوال سید
مصنفہ
حضرت مولانا عبدالحی رحمۃ اللہ علیہ
باھتمام
ھمدد بک ڈپو نیو مارکٹ
بنگلور ۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم
وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ
دُو دفتر و دہ چمن
جنانُ السِّیَر
فی احوال سیّد البشر
(مصنّفہ)
حضرت مولانا عبدالحیُ رحمۃ اللہ علیہ
باھتمام
حمد بک ڈپو نیو مارکٹ
بنگلور ۲

سرورِ کائنات
رسول اللہ کی آمد ہے عبداللہ کے گھر میں
خدا پیغام بن کر آئے گا بندے کے پیکر میں
نہیں فرق جہاں باقی غلامانِ پیمبر میں
لگا دو آگ تاجِ طغرل و خاقان و سنجر میں
چھڑا فاراں کی چوٹی پر جو نغمہ گونج اٹھا آخر
حدودِ شش جہت میں کائناتِ ہفت کشور میں
اِدھر آ چودھویں کے چاند آنکھوں میں تجھے رکھ لوں
کہ تو چمکا ہے صدیوں صحنِ ایوانِ پیمبر میں
وہ پامردی اور وہ قانع وہ صابر اور بے پرواہ
کہ اک ٹھوکر میں دنیا، مالِ دنیا ایک ٹھوکر میں
خمارِ بادہ سے انساں کو جب محوِ خودی دیکھا
نگاہِ مست نے سجدوں کا نشہ بھر دیا سر میں
نہ ملتا درس دنیا کو اگر عرفانِ الٰہی کا
خدا رونما اک نیا ڈھلتا جہان شعبدہ گر میں
سلام اس پر، صلوٰۃ اس پر، درودِ کائنات اس پر
خدا کی ترجمانی جس نے کی انساں کے پیکر میں
جنھیں سیماب ہے ان کو ہے فکرِ جنت و دوزخ
ہماری کیا ہی بابا ہم نہ اس گھر میں نہ اس گھر میں
سیماب اکبرآبادی

شہنشاہ دو عالم کا فرمان

مقوقس شاہ مصر کے نام معہ مہر نبوت

نقل

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ہ مِنْ مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللّٰهِ وَرَ
سُوْلِهٖ اِلَى الْمُقَوْقِسِ عَظِيْمِ الْقِبْطِ سَلَامٌ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ
الْهُدٰى ہ اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّیْ اَدْعُوْكَ بِدِعَايَةِ الْاِسْلَامِ
اَسْلِمْ تَسْلَمْ يُؤْتِكَ اللّٰهُ اَجْرَكَ مَرَّتَيْنِ فَاِنْ
تَوَلَّيْتَ فَعَلَيْكَ اِثْمُ الْقِبْطِ يَا اَهْلَ الْكِتَابِ
تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ
اَنْ لَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْئًا وَّلَا
يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ
فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ہ

محمد رسول اللہ

ترجمہ

اللہ کے بندے اور اُس کے رسول محمد کی طرف سے
قوم قبط کے سردار مقوقس کی طرف۔
ہدایت کی پیروی کرنے والے پر سلام ہو! اما بعد میں تجھے
اسلام کی طرف بلاتا ہوں۔ اگر تو نے اسلام قبول کر لیا۔ تو محفوظ ہو جائیگا
اور خدا تجھے دگنا اجر دیگا۔ اور اگر تو نے اعراض کیا تو قوم قبط کا
گناہ بھی تجھ پر لازم آئیگا۔ اے اہل کتاب! آؤ ہم ایک ایسی بات پر
اتفاق کریں جو ہمارے اور تمہارے درمیان برابر ہے (یعنی) یہ کہ ہم صرف
اللہ ہی کی عبادت کریں اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہرائیں اور نہ
کہ ہم میں سے کوئی کسی دوسرے کو اپنا کارساز نہ سمجھے اگر وہ اعراض کریں
تو کہدو کہ اس بات پر گواہ رہنا کہ ہم تو اللہ ہی کے فرمانبردار ہیں ہ

محمد رسول اللہ

مدینہ منورہ میں سیدنا حضرت علیؓ کی مسجد
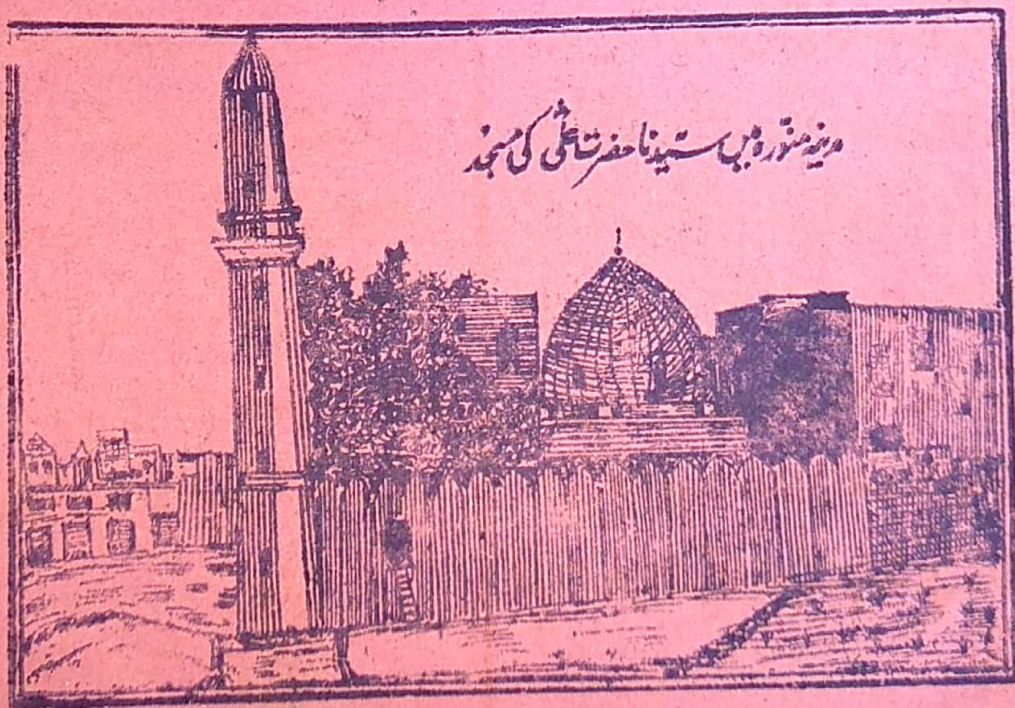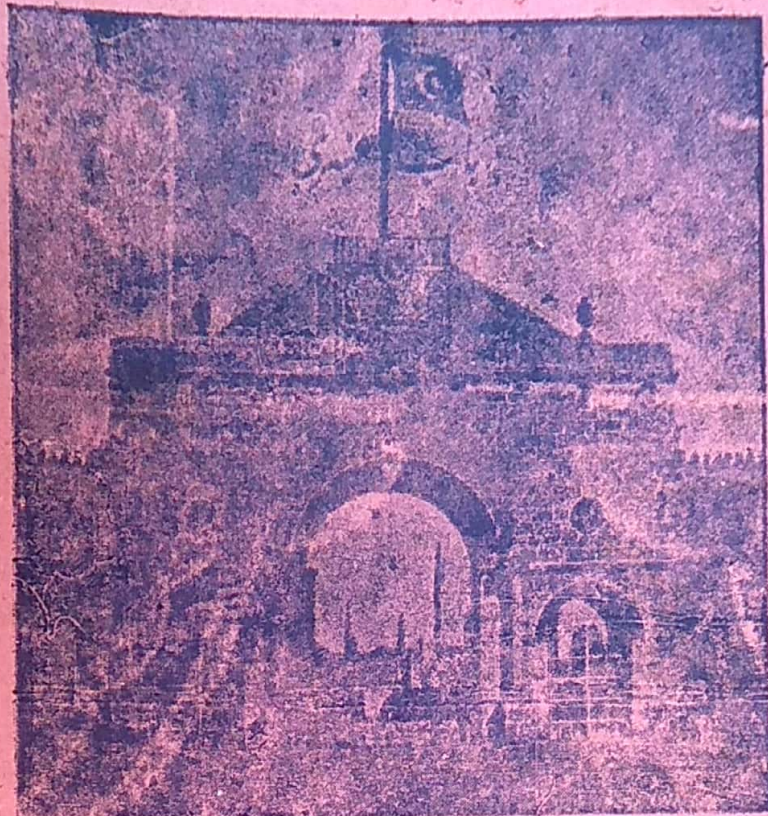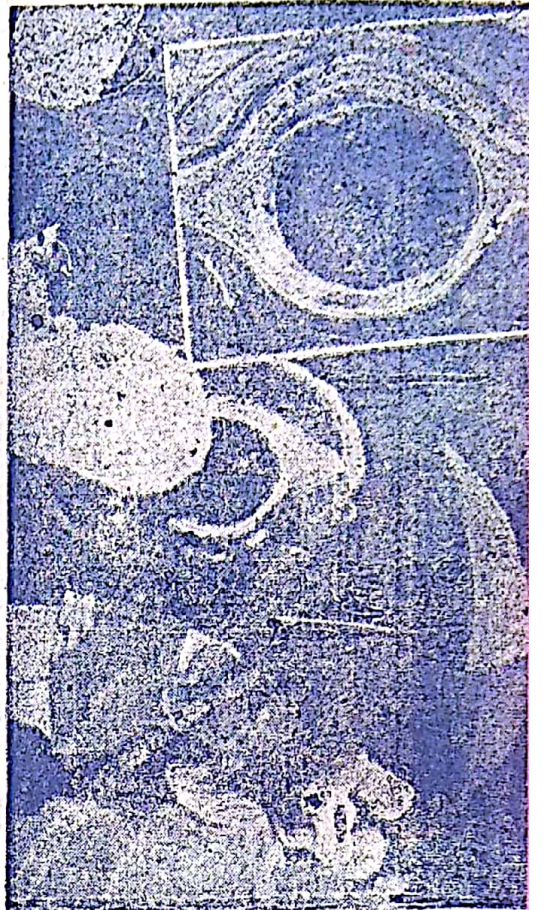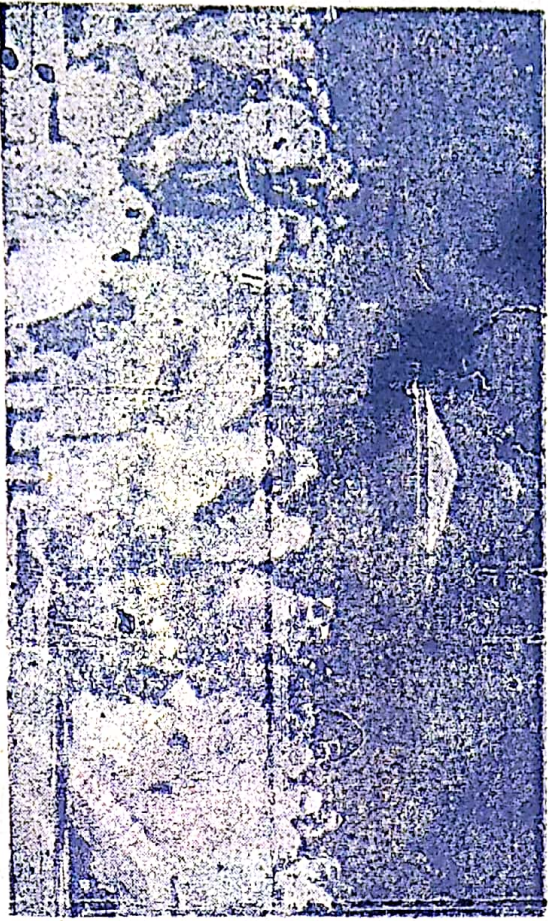
حرمِ شریف (مکۂ معظمہ) کا ایک منظر
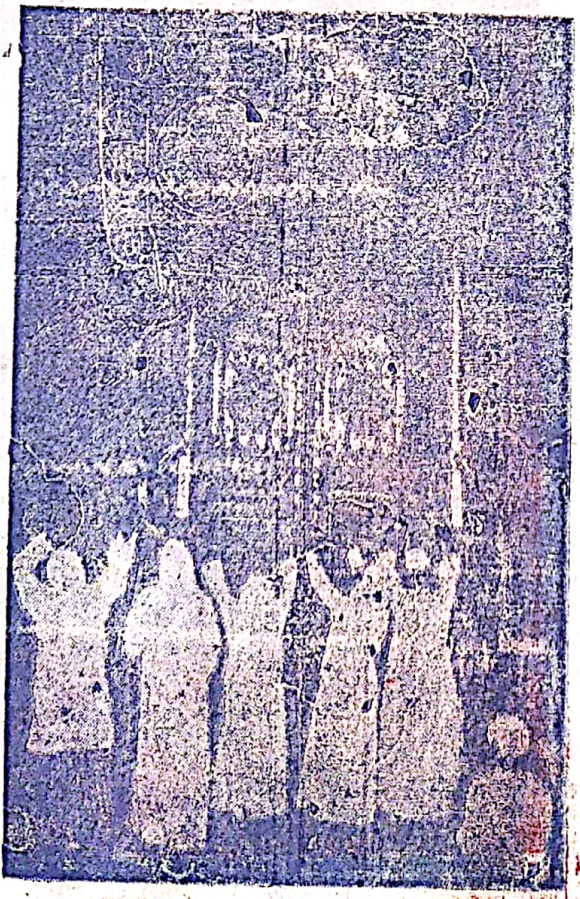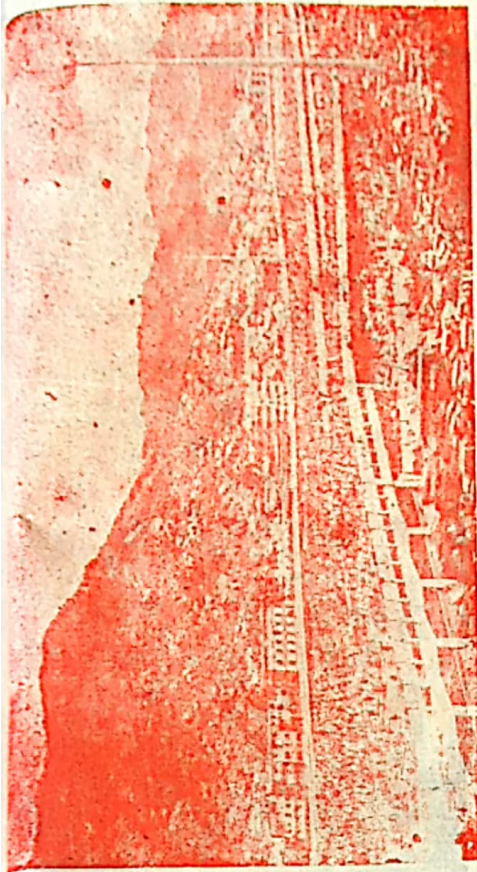
حجرِ اسود — جسے طواف میں بوسہ دینا یا استلام کرنا ضروری ہے

[illegible]

وَاتَّخِذُوا مِن مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى

مقامِ ابراہیمؑ — جہاں طواف کے بعد دو رکعت واجب الطواف پڑھی جاتی ہے
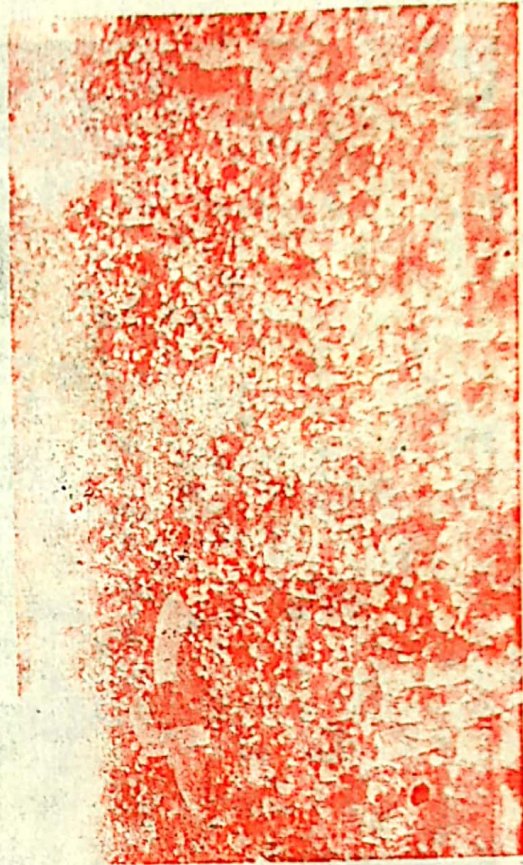
بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ؕ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور رحیم ہے

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوۡنَ عَلَی النَّبِیِّ ؕ یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا صَلُّوۡا عَلَیۡہِ وَسَلِّمُوۡا تَسۡلِیۡمًا ؕ

تحقیق اللہ اور اس کے فرشتے رحمت بھیجتے ہیں اوپر نبیؐ کے اے ایمان والو درود بھیجو ان پر اور سلام

دُرُوۡدُ التَّاج

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ التَّاجِ وَالْمِعْرَاجِ وَالْبُرَاقِ وَالْعَلَمِ ط دَافِعِ الْبَلَآءِ وَالْوَبَآءِ

اے اللہ رحمت کامل نازل فرما ہمارے سردار اور ہمارے مولا حضرت محمدؐ پر کہ صاحب تاج اور معراج اور براق اور علم کے ہیں دفع کرنے والے بلا اور وبا

وَالْقَحْطِ وَالْمَرَضِ وَالْاَلَمِ ط اِسْمُہٗ مَکْتُوْبٌ مَّرْفُوْعٌ مَّشْفُوْعٌ مَّنْقُوْشٌ فِی اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ ط سَیِّدِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ ط

اور قحط اور بیماری اور درد کے نام ان کا لکھا گیا ہے بلند کیا گیا ہے اور قبول شفاعت کیا گیا. نقش کیا گیا لوح و قلم میں سردار ملک عرب و عجم کے

جِسْمُہٗ مُقَدَّسٌ مُّعَطَّرٌ مُّطَھَّرٌ مُّنَوَّرٌ فِی الْبَیْتِ وَالْحَرَمِ ط شَمْسِ الضُّحٰی بَدْرِ الدُّجٰی صَدْرِ الْعُلٰی نُوْرِ

جسم ان کا نہایت پاکیزہ خوشبودار پاک اور روشن خانہ کعبہ و حرم میں آفتاب وقت چاشت ماہتاب اندھیری رات کے مسند نشین بلندی کے نور

الْھُدٰی کَھْفِ الْوَرٰی مِصْبَاحِ الظُّلَمِ ط جَمِیْلِ الشِّیَمِ ط شَفِیْعِ الْاُمَمِ صَاحِبِ الْجُوْدِ وَالْکَرَمِ ط وَاللّٰہُ عَاصِمُہٗ

راہ راست کے پناہ مخلوقات کے چراغ تاریکیوں کے نیک عادتوں کے مالک بخشوانے والے امتوں کے صاحب بخشش و کرم کے اور اللہ تعالیٰ نگہبان ہے

وَجِبْرِیْلُ خَادِمُہٗ وَالْبُرَاقُ مَرْکَبُہٗ وَالْمِعْرَاجُ سَفَرُہٗ وَسِدْرَۃُ الْمُنْتَھٰی مَقَامُہٗ وَقَابَ قَوْسَیْنِ

ان کا اور جبرئیلؑ خدمتگذار ان کا اور براق سواری ان کا اور معراج سفر ان کا اور سدرۃ المنتہیٰ مقام ان کا اور قاب قوسین کا اور مطلوب ان کا اور

مَطْلُوْبُہٗ وَالْمَطْلُوْبُ مَقْصُوْدُہٗ وَالْمَقْصُوْدُ مَوْجُوْدُہٗ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ شَفِیْعِ الْمُذْنِبِیْنَ

مطلوب مقصود ان کا اور تمام مقصود موجود ان کے واسطے سردار رسولوں کے ختم کرنے والے انبیاء کے اور بخشنے والے گنہگاروں کے

اَنِیْسِ الْغَرِیْبِیْنَ رَحْمَۃٍ لِّلْعٰلَمِیْنَ رَاحَۃِ الْعَاشِقِیْنَ مُرَادِ الْمُشْتَاقِیْنَ شَمْسِ الْعَارِفِیْنَ سِرَاجِ السَّالِکِیْنَ مِصْبَاحِ

غمخوار مسافروں کے کل رحمت انسانوں کے واسطے راحت دینے والے عاشقوں کے آفتاب خداشناسوں کے چراغ سالکین کے چراغ مقربوں

الْمُقَرَّبِیْنَ مُحِبِّ الْفُقَرَآءِ وَالْغُرَبَآءِ وَالْمَسَاکِیْنِ ط سَیِّدِ الثَّقَلَیْنِ نَبِیِّ الْحَرَمَیْنِ اِمَامِ الْقِبْلَتَیْنِ وَسِیْلَتِنَا فِی

کے دوست رکھنے والے محتاج اور مساکینوں کے سردار جن و انس کے نبیؐ مکے مدینے کے امام بیت المقدس اور مکے کے وسیلہ ہمارے

الدَّارَیْنِ صَاحِبِ قَابَ قَوْسَیْنِ مَحْبُوْبِ رَبِّ الْمَشْرِقَیْنِ وَرَبِّ الْمَغْرِبَیْنِ جَدِّ الْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ مَوْلٰنَا

دنیا و آخرت کے جو مرتبہ قاب قوسین پر فائز ہیں معشوق رب دو مشرق اور دو مغرب کے نانا امام حسنؓ و حسینؓ کے. آقا

وَمَوْلَی الثَّقَلَیْنِ اَبِی الْقَاسِمِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ نُوْرٍ مِّنْ نُّوْرِ اللّٰہِ یٰۤاَیُّھَا الْمُشْتَاقُوْنَ بِنُوْرِ جَمَالِہٖ

اور مولا جن و انس کے والد ماجد حضرت قاسمؓ کے جو حضرت محمدؐ (صلی اللہ علیہ وسلم) بیٹے عبداللہ کے اللہ کے نوروں میں سے مجسم نور

صَلُّوْا عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ؕ

اے عاشقانِ نورِ جمال آنحضرتؐ کے حضورؐ اور آلِ سرورؐ کے آل و اصحاب پر درود و سلام بھیجو جو بھیجنے کا حق ہے

فہرست مضامین

جنان السیر فی احوال سید البشر صلی اللہ علیہ وسلم

دفتر اوّل

چمن دوم گلزار نبوت

چمن سوم بہار نبوت

تکملۂ بہار نبوت

چمن چہارم اخبار نبوت

دفتر دوم

چمن پنجم بشارات محمدیؐ

چمن ششم شمائل محمدیؐ

وہ اشعار جو منشی اطہر صاحب نے شرح صحیح بخاری کے دیباچہ میں نظم کیا تھا یہاں درج کئے جاتے ہیں

کرے کیا کوئی وصف طبع واعظ
عطا وہ فہم ہے انکو خدا سے
دل انکا مشرق خورشید عرفاں
صدف سا وا دہاں ان کا اگر ہو
یہ ہیں کم وعظ میں شانِ علا ہے
مرے کہنے پہ جس کو شبہ آئے
گہے دوگانہ گہے سہ گانہ گہے چار رکعتیاں
بسا اوقات ایسا بھی ہوا ہے
تو صدہا آپکے لینے کو آتے
بسا اعزاز و حرمت سے لیجاتے

دلِ توصیف میں ہے ربع واعظ
رسائی کو نہیں طاقت کہ پہنچے
زباں گویا زبانِ شمع ایقاں
تو گوشِ سامعاں کانِ گہر ہو
کہ گویا فیض روح القدس کا ہے
وہ چاہے جس طرح سے آزمالے
ہوئے ہیں وعظ میں انکے مسلماں
یہ ہمراہ رکاب انکے رہا ہے

کرے اخبار سے جو اخذ مضمون
نصائح میں زباں جب کھولتا ہے
یہ عالی وعظ میں ہے رتبہ اُن کا
وہ بہرِ وعظ جاں کرسی نشیں ہو
اگر روح القدس دنیا میں پیدا
جو ذکرِ شادی و غم لب پہ آیا
غرض اس طرح سے اہلِ ہدایت
باستدعائے سکّانِ بلادِ ہا
خداوندا یہی شوکت عطا کر

کہ وہ ہے خاص فیض رب بیچوں
فرشتہ ہے کہ موتی رولتا ہے
فلک ہے منبر تو درجہ ان کا
زمیں انکی سپہر ہفتمیں ہو
جو ہوتا آپکی صورت میں ہوتا
تماشا برق و باراں کا دکھایا
غنیمت ہے غنیمت ہے غنیمت
کہیں تشریف فرما وہ جو ہوتا
جو ہے وہ فاضلِ یکتا مفخر

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَللّٰہُ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا ہُوَۚ اَلۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ ۬ۚ لَا تَاۡخُذُہٗ
سِنَۃٌ وَّ لَا نَوۡمٌ ؕ لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الۡاَرۡضِ ؕ
مَنۡ ذَا الَّذِیۡ یَشۡفَعُ عِنۡدَہٗۤ اِلَّا بِاِذۡنِہٖ ؕ یَعۡلَمُ مَا بَیۡنَ
اَیۡدِیۡہِمۡ وَ مَا خَلۡفَہُمۡ ۚ وَ لَا یُحِیۡطُوۡنَ بِشَیۡءٍ مِّنۡ عِلۡمِہٖۤ
اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ کُرۡسِیُّہُ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضَ ۚ وَ لَا
یَـُٔوۡدُہٗ حِفۡظُہُمَا ۚ وَ ہُوَ الۡعَلِیُّ الۡعَظِیۡمُ ۞ لَاۤ اِکۡرَاہَ فِی
الدِّیۡنِ ۟ۙ قَدۡ تَّبَیَّنَ الرُّشۡدُ مِنَ الۡغَیِّ ۚ فَمَنۡ یَّکۡفُرۡ بِالطَّاغُوۡتِ
وَ یُؤۡمِنۡۢ بِاللّٰہِ فَقَدِ اسۡتَمۡسَکَ بِالۡعُرۡوَۃِ الۡوُثۡقٰی ٭
لَا انۡفِصَامَ لَہَا ؕ وَ اللّٰہُ سَمِیۡعٌ عَلِیۡمٌ ۞

تقریظ

ز انشائے پردازِ لطافت پیرا، سخن طراز، نکتہ آرا، حقائق شناس، معنی پرداز، فصاحت گستر

عالیجناب منشی قلندر حسین اطہر مرحوم و مغفور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

چنانِ سخن میرابیٔ ثنا سے اس بہار پیرا کے شاداب ہے کہ گلستانِ کائن و من کان جس کے شمالِ مہب زوال سے نضارت یاب ہے۔ چنار اس کے سوزشِ غم سے شرر بار۔ شقائق اس کے آتشِ الم میں داغدار گل اس کے گنجینۂ عالم نواز سے زر در کنار اور بلبل اس کے کارگاہ برگ و ساز سے نغمہ در منقار، دہانِ غنچہ تسبیح نیائش میں اس کے گویا لب شگوفہ تہلیلِ ستائش میں اس کے وا

قطعہ

نوائے مرغانِ چمن مضرابِ سازِ وصفِ او	دشتک بال و پرِ طائر جلاجل می زند
در قعودش حجرہ آرا ہجومِ مرتاضی حباب	در سجودش موجِ دریا سر بہ ساحل می زند

قطرۂ ز بیٔ خامہ ثنا میں اس جوہرِ ادل کے ہے جو سالارِ جمیع مرسل کے ہیں۔ ہادمِ اوثان ان کی کتاب سے ناسخ ادیان ان کا فصل الخطاب ہے۔ موردِ برق و علم کوئی ایسا نہیں مہبطِ اطلاقِ اعم کوئی ان کے سوا نہیں اپنے نورِ شمعِ جمال سے ظلمتِ غوایت کو دور کیا، پل میں اس جہاں سے طرف لامکاں کے عبور کیا

غزل

سروِ بستانِ اصطفا ہے وہ
مومنو اُس کی ناؤ چلتی ہے

نازِ پروردۂ خدا ہے وہ
بحرِ رحمت میں ناخدا ہے وہ

مرسلِ خاصِ کبریا ہے وہ
سر کے بل چاہیئے وہاں جانا

بندہ ہے لیک باخدا ہے وہ
زائرو تم کو دیکھتا ہے وہ

بعد ازیں یہ گلزار ہمیشہ بہار سیر کہ جس میں چمن چمن گلہائے بوقلموں شگفتہ اور تر ہے شیفتگانِ گل باصنوبر کبھی گلزار نظر فریب بنت کو ایک نظر دیکھے پھر نہ پوچھے کہ گل باصنوبر چہ کرد. اور شیدائیانِ مجمع الاشعار کہیں اس حدیقۂ خوش اور روضۂ خرم و دلکش کا مشاہدہ کریں اور دیگر نہ سوچے کہ کجا رباعی اور کدام فرد غزل

جو ہیں اہلِ دل و دماغِ سیر
عاشقینِ رسولِ یزداں کو
ظلمتِ جہل سے نکل باہر

وہ کریں آکے سیرِ باغِ سیر
کبھی حاصل نہیں فراغِ سیر
ہاتھ میں لیکے شب چراغِ سیر
کر جناں سیر کی بنا اطہر

نورِ رحمت سے منتضئی ہے وہ بزم
اسکی کیفیتوں کا اُن کو مذاق
شکر للہ جنابِ عبد الحی
بیٹھے بیٹھے ملی سراغِ سیر

جس میں روشن ہوا چراغِ سیر
جو ہیں صہبا کشِ ایاغِ سیر
مومنوں پر کیا بلاغِ سیر

جہے کتابِ کامل النصاب کہ جس کی ہر بیت باب الرحمۃ ہے اور ہر باب بیت المکرمۃ. حروف نہیں اشجارِ وادی ایمن ہیں، نقطے نہیں ازہار و انوارِ ارم گلشن ہیں ہر صفحہ صفحۂ ماوا. بین السطور انہارِ نور، پیغمبرِ خدا کی داستان ہے، مقبولِ کبریا کا بیان ہے، ساقی و صہبا کی کیفیت نہیں، ساقیِ کوثر کی صفت ہے شاہدِ قمر طلعت کی مدحت نہیں صاحبِ شق القمر کی معرفت ہے غزل

گل کا ہنسنا کہیں غنچے کا چٹکنا دیکھو
سرمگیں سرمۂ مازاغ سے آنکھیں جنکی
ہاں غزل اور قصائد جو پڑھو خوش الحان
خوب پڑھتے ہو میاں مثنوی خاقانی
مثنوی میر حسن کی اجی پڑھنے والے
خاک دکھلائے ہے کیا دو بدن کلکتے کی

بلبلو آکے یہ گلشن کا تماشا دیکھو
رونمائی کو لے آ نرگسِ شہلا دیکھو
کیسا یہ نظم ہے حاجت نہیں نغمہ دیکھو
عرش اور زنگ شہنشاہ کا قصہ دیکھو
کسی محفل میں یہ پڑھکر تو ذرا سا دیکھو
اسمیں ہے اپنے پیمبر کا سراپا دیکھو
داستاں ہی یہ مگر اپنے رسول اللہ کی

والضحی غازہ ہے جس چہرۂ نورانی کا
چمن و باغ کے وہ کبکِ خراماں کا ہر
پیچ طغرا کے ہیں جو کھولنے والے استاد
چمنستانِ مسرت میں تو پیارے ہو
بیٹھے اُٹھتے جو کہے ہو تم شاہ مدار
شعلۂ طور میں تنویر سر کی بھی نہیں
تم بھی اطہر پڑھو یا اسکو سنو یاد دیکھو

آکے اس رخِ گلِ ورد کو صد قد دیکھو
چشمِ دل کھول کے گلزارِ سیر کا دیکھو
پڑھ کے اس بندشِ مضمون کا نتیجہ دیکھو
آگے پرواز کرو طوبیٰ و سدرہ دیکھو
کوئی دم اسکو بھی سنائیں اجی مولا دیکھو
ذکرِ نورِ نبوی میں ہے یہ نسخہ دیکھو

سبحان اللہ عجب گلزارِ عزت فرخار کہیں چکورِ روایت سے معجزۂ شق القمر اظہار ہے، چاند کا کھیت کرنا اس چمن میں نمودار ہے بلبلِ خبر سے سُبْحَانَ الَّذِیْ اَسْرٰی کی صدا آتی ہے اور صُلصُلِ اثر دَنٰی فَتَدَلّٰی کی نوا سناتی ہے. کہیں طوطی آیت اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ کی تفسیر معائنہ کرتی ہے. کہیں قمری حجت طٰهٰ مَا اَنْزَلْنَا کی تقریر سرآئینہ کرتی ہے. کہیں ارہاصاتِ رضاعت کا چمن پھولا ہے. معجزاتِ نبوت کا گلشن لہلہا رہا ہے قطعہ

ہر شب ہشت اسپہی ان السیر اندر | آگاہ ہی پوچھے تو ہیں واعظ کو دکھا دوں
جاگے نہ کبھی صورِ سرافیل کے دم سے | یک پھول جو ہیں باغ سنی فتنہ کو سنگھا دوں

کہ جس کو واعظِ مواعظ رموزِ حقانی. ناصحِ نصائحِ حدیث و قرآنی. ضرب المثلِ مثالانِ حقائق فقیہ المثالِ نکتہ شناسانِ دقائق. مؤیدِ سنت و بدعت شکن. مشیدِ وحدت کثرت فگن. حسانِ بلاغت سحبانِ فطانت سراپا فضل ہمہ تن بذل۔

پیرِ روشن ضمیر عبد الحی | ہادیٔ دستگیر عبد الحی
اور رموزِ مفسرین ہمام | الحی ہے ذات پاک میں وہ تمام
جس کو فاروق دین پناہ لکھا | اظہر انکو پھر تو کیا سمجھا
محی دین آنکہ آفتابِ علا | قطبِ دوراں امامِ راہِ ہدیٰ
آشنائے محیطِ رمز الٰہ | خاصِ درگاہِ سرِ حق آگاہ
انکی صحبت میں ہی خدا ملتا | مجھ سے مت پوچھیو کہ کیا ملتا
جو کہ انکا عدو ہے نا ہنجار | اس نے اللہ سے کیا پیکار

سب تفاسیر کا وہ مجمع ہے | اور احادیث کا وہ مرجع ہے
وعظِ قرآں شروع اگر وہ کرے | ملاءِ اعلیٰ درود پڑھنے لگے
محی دیں سے ہی استفادہ کیا | ہاتھ پر انکے خرقہ تازہ کیا
شمع کاشانۂ مقامِ قدس | مہرِ قرب و مہ تمامِ قدس
عصر کا اپنے شیخ اکبر ہے | سیرتِ مصطفےٰ کا مظہر ہے
خاص اسرارِ حق بھی ہے ملفوف | انکی ہے ذاتِ پاک پر مکشوف

مہبطِ اسرارِ الٰہی، رموزِ انوارِ نامتناہی فخرِ واصلین شرفِ عارفین شہنشاہِ حفاظِ کرام. ملکُ الافاضلِ علامِ قافلہ سالارِ کاروانِ حجاجِ بیت اللہ مقدمۃ الجیش عساکرِ زوارِ روضۂ رسول اللہ سیادت پناہ فضیلت دستگاہ حنفی المذہب صوفی المشرب ویلوری مقام حضرت مولانا مولوی حافظ حاجی سید شاہ محی الدین لقب **سید عبد اللطیف** نام کہ اس ملکِ کرناٹک میں آپکا وہ جنابِ آسمان قباب ہے جیسا سند الاولیا والعلماء حضرت مولانا شاہ عبد العزیز قدس سرہ العزیز کا ہندوستان میں جیسا شاہ صاحب کی تعریف میں زبان مقصر ہے ویسا ہی حضرت کی توصیف میں لسان متعذر الغرض

قطبِ دوراں کا یہ خلیفہ ہے | نائبِ خاصِ بو حنیفہؒ ہے
ہاتھ میں اس نے جب لیا قرآں | ہوا تفسیرِ غیبی کا ساماں
لیک دل بھی حسد سے ہووے پاک | ورنہ شاعر کا بولنا کیا خاک
لوگ انکو عزیز رکھتے ہیں | نیک و بد میں تمیز رکھتے ہیں
اسکو اپنی نظر سے دیکھینگے | کیوں نہ در و گہر سے دیکھینگے
ایک دفتر لکھے تو کیا ہووے | زندگی بھر لکھے تو کیا ہووے

وعظِ قرآن سنے تو انسے ہی نے | اور حدیثیں سنے تو انسے سنے
کیسے کیسے ہیں خوبیاں ان میں | گر نہ باور ہو آئیں اور دیکھیں
کوئی لکھے جو زلف و خط میں غزل | جیسے سودا دبیر متکمل
وصف کرتا ہوں ایک ذی شان کا | فاضل و مولوی دوراں کا
ہاں خبردار کیا کہا اظہر | تو کہاں اور شیخ بحر و بر
ایسی خوبی سے اس نے کی تصنیف | حرزِ جاں کرتے ہیں وضیع و شریف

قبل ازیں کئی مطابع میں مطبوع ہوئی آفاق میں دل پسند و مطبوع ہوئی. الحال فرخندہ مآل مصنف مدظلہ العالی کی پیرایۂ تزائد و تصحیح سے یہ خریدہ رعنا متجلی ہوئی. از سرِ نو زیورِ تحقیق و تنقیح سے متحلی ہوئی **غزل**

شاہدِ حجلۂ خیال ہے یہ | گلِ گلزارِ حور یاں ہے یہ
دُرِ رخشانِ بحرِ وکاں ہے یہ | مہرِ تابانِ آسماں ہے یہ

اسمیں ہے ذکرِ پاکِ نورِ نبی / شمعِ بزمِ جنان وجاں ہے یہ
اسمیں ہے حالِ صاحبِ معراج / اُسُ سلیمِ اوجِ آسماں ہے یہ

اسمیں غزوات میں پیمبر کے / کہ مصافِ مجاہداں ہے یہ
اسی گلبانگ میں سرائر ہیں / مرغِ لاہوت آشیاں ہے یہ

اسکے پڑھنے میں حزنِ شیطاں ہے / مقرعہ پشتِ دشمناں ہے یہ
اسمیں اعمال کے ہیں ترغیبات / ہادیٔ جادۂ جناں ہے یہ

مراۃِ معجزات وارہاصات / عقل حیراں ہو وہ بیاں ہے یہ
اسمیں کذب و کجی کو راہ نہیں / ذکرِ اسرارِ داستاں ہے یہ

دفترِ اول منقسم بہ چہار چمن ہے غیرتِ ارم وعدن ہے چمنِ اول مسمّٰی بہ **انوارِ نبوت** کہ تقطیع اسکی مفتعلن مفتعلن مفتعیلن اور وزن اس کا مخزنِ اسرارِ خواجہ نظام الدین گنجوی اور تحفۃ الاحرار ملّا جامی کا ہے۔ چمنِ دوم مشہور بہ **گلزارِ نبوت** کہ جس کا وزن فاعلاتن فعلاتن فعلن بحو سبحۃ الابرار مولانا جامیؒ کا ہے چمنِ سوم موسوم بہ **بہارِ نبوت** کہ مانندِ طریقۂ حکیم سنائی اور ہفت پیکرِ خواجۂ نظامی جو وزن میں فاعلاتن مفاعلن فعلن کے منظوم ہے چمنِ چہارم معروف بہ **اخبارِ نبوت** بہ وزن فاعلاتن فاعلاتن فاعلات کہ جس میں منطق الطیرِ شیخ فریدالدین عطارؒ و مثنویٔ مولانا رومؒ ہے

غزل

ذکرِ خیرِ بشر جنانِ سیر / دافعِ اثم و شر جنانِ سیر
دُرِ کانِ سیر جنانِ سیر / کانِ لعل و گہر جنانِ سیر

ابرِ رحمت مطر جنانِ سیر / بحرِ رافت اثر جنانِ سیر
نگہی یک نظر جنانِ سیر / ہست نورالبصر جنانِ سیر

سالکانِ سبیلِ عقبیٰ را / زادِ راہِ سفر جنانِ سیر
معطیِ اہلِ قرات و سامع / اجرِ بے عد و مر جنانِ سیر

ہوسِ روئے مصطفیٰ داری / چشم بکشا نگر جنانِ سیر
گر بجانِ تو آرزدا زان است / جاں بسپار و بر جنانِ سیر

اے مناجاتیانِ غرضِ بہشت / دارد از خلد اثر جنانِ سیر
والۂ یار مژدہ باد کہ ہست / شاہدِ عشوہ گر جنانِ سیر

ہاں جوانانِ باغ و بستاں سیر / ہست گلزارِ تر جنانِ سیر
یادگارِ جنابِ عبدالحیؒ / نامۂ مفتخر جنانِ سیر

ازپئے عاشقِ رسول اللہ / وردِ شام و سحر جنانِ سیر
ہادیٔ جادۂ ہدیٰ اطہر / شد جنانِ سیر جنانِ سیر

سالِ طبعش چہ گفت ملہمِ غیب / قصۂ معتبر جنانِ سیر

ایضاً اطہر

کرے اخبار سے جو اخذ مضموں / کہ ہیں وہ خاصِ فیضِ ربِّ بیچوں
کرے کیا کوئی وصفِ طبعِ واعظ / دلِ توصیف میں ہے رنج واعظ

نصائح میں زباں جب کھولتا ہے / فرشتہ ہے کہ موتی رولتا ہے
عطا وہ فہم ہے اس کو خدا نے / رسائی کو نہیں طاقت کہ پہنچے

یہ عالی وعظ میں ہے رتبہ اُنکا / فلک ہے منبرِ نُہ درجہ اُنکا
دل اس کا مشرقِ خورشیدِ عرفاں / زباں گویا زبانِ شمعِ ایقاں

وہ بہرِ وعظ جا کرسی نشیں ہو / زمیں فوق انکی سپہرِ ہفتمیں ہو
صدف سا وادہاں انکا اگر ہو / تو گوشِ سامعاں کانِ گہر ہو

اگر روح القدس دنیا میں پیدا / جو ہوتا آپ کی صورت میں ہوتا
یہ اس کو وعظ میں شانِ علا ہے / کہ گویا فیضِ روح القدس کا ہے

مرے کہنے پہ جس کو شبہ آئے / وہ جائے جسطرح سے آزمائے

جو ذکرِ شادی و غم لب پر آیا — تماشا برق و باراں کا دکھایا
غرض اس طرح کے اہلِ ہدایت — غنیمت ہے غنیمت ہی غنیمت
باستدعائے سکّانِ بلدہا — کہیں تشریف فرما وہ جو ہوتا
خداوند ایسی شوکت عطا کر — جو ہے وہ فاضلِ یکتا مفخر
حجتِ مشربِ مسلماناں — قدوۂ جمعِ مسلکِ عرفاں
ناقلے راوئے سیر رقمے — ہادیٔ رہبرے ملک شیمے
نیک فالے ہدایت آمائے — خوش خصالے درایت آرائے
لب جو تذکیر میں وہ کھولے ہے — تازے تازے شگوفہ پھولے ہے
گرچہ بیشتر حدیث پیش کیا — حرفِ کم تک کبھی نہیں نکلا
بنگیا اس نے جبکہ دی آواز — پردۂ گوش تھا کہ پردۂ راز
قابَ قوسین کی کہی تفسیر — قلب سے پار ہو گیا اک تیر
گہے دوگانہ گہ چار یکساں — ہوئی ہیں وعظ میں انکے مسلماں
بسا اوقات ایسا بھی ہوا ہے — یہ ہمراہِ رکاب انکے رہا ہے
تو صدہا آپ کے لینے کو آتے — بسا اعزاز و حرمت سے لیجاتے

ایضاً از اطہر

آئینہ خاطر آئینہ طلعت — جوہرِ کانِ فطرت و خبرت
ناظمے ناثرے زباندانے — فاضلے قارئے خوش الحانے
واعظ گوئے لطیفہ انگیزے — شعلۂ دردِ در جگر بیزے
کیا کہوں کیا وہ منہ سے بولے ہے — دُرِ مکنوں صدف سے رولے ہے
انجمن میں وہ جبکہ در آیا — ایک دو لاکھ میں نظر آیا
صدر ہے یا خزینۂ اسرار — جس سے نکلے ہی لولوئے شہوار
دامِ طوطی دمِ شکر شکنش — نمکِ زخمِ دل بود سخنش

تقریظ ریختۂ خامۂ سحر نگار اعجاز بیان جناب منشی محمد شہاب الدین صاحب سلیم مرحوم دہلوی

حمدِ باری بہارِ گلشنِ خیال و نعتِ نبی زینتِ بوستانِ کمال ہے. مگر باغبانِ خرد و ہوش اپنے چمن کو اس بہار و زینت سے خنداں و مزیّن کر سکے کیا مجال ہے، وہ ایک ہمائے بلند پرواز ہے اور وسعتِ فکرِ بلندِ آسماں پیوند تنگ، یہ ایک عرصۂ دراز ہے، اور گلگونِ بادپیمائے طبعِ عرش پیما لنگ

غزل

بیاں ہو مجھ سے کچھ حمدِ خدا کیا — بھلا میں کیا مری طبعِ رسا کیا
خدا اک عارفِ ذاتِ نبی بس — نبی سے اور مدّاحِ خدا کیا
ملک جن کے حرم میں بے دست و پا ہیں
محمد کا خدا خود مدح خواں ہے — زباں کیا اپنے قلم کیا مرتبہ کیا
اگر ہو معرفت سر اک کو انکی — خدا و مصطفیٰ میں پھر رہا کیا
سلیم اس میں تمہارے دست و پا کیا

اما بعد مشتاقانِ سیرِ جنانِ سیرِ محمدی کو نویدِ تازہ بہار و عاشقانِ نظارۂ گلِ شمائلِ احمدی کو مژدۂ سیرِ گلزار ہو کہ وہ چمن رشکِ عدن کہ جسکا سایۂ دیوار موجبِ راحتِ دارین اور وہ گلستان غیرتِ جنان جسکی موجِ ہوا سلسلۂ نجاتِ کونین ہے

رباعی

گل گل ہیں رنگ و بوئے رسالتمآب ہے — ہر باب اس کا گلشنِ جنت کا باب ہے

ہیں اس چمن پہ شمس و قمر رات دن نثار
رنگِ رخِ بہار میں وہ آب و تاب ہے

بصد انتظار دیدہ براہ طلبگار ہے کہ کسکا توسنِ خیال اس سیرگاہِ روح افزا میں سکتا ز اور کون اپنے نظارۂ جمالِ جہاں آرا سے ممتاز ہو **قطعہ**

حوروں کا خاک گلشنِ جنت میں دل لگے
باغِ جہاں سے کیوں نہ خفا عندلیب ہو

بامِ فلک سے سیر کو آئیں نہ کیوں ملک
اک باغِ رشکِ خلد بریں جب نصیب ہو

واقعی جنان سیر میں عجیب سیر جنان ہے کیوں نہو مطلوب خدا کی داستان ہے جس نے اس گلزار ہمیشہ بہار کی سیر کی ہر شب اسکی شبِ برات ہر روز اسکا عید ہے جسکی نظر ایک دفعہ اس عروسِ زیبا نگار سے لڑی اس کا محو جلوہ اسی شاہد کا شہید ہے سبحان اللہ گلشن دہر میں بادِ بہاری آوان فرحت آفتران نے عجب گل کہلایا ہے جسکی شمیم روح پرور سے مشامِ جان و عالمِ روح ورواں معطر ہے جسکی نکہتِ جاں بخش سے دماغ سلسلہ جنبانِ عشقِ گیسوئے حبیب خدا حقہ مشک و عنبر بارک اللہ گلشنِ گیتی میں نخلبندِ ایام فرحت انجام نے طرفہ شجرِ راحت مآل و درخت طوبیٰ مثال جمایا ہے کہ جس کا بر و بار عدیم المثال لذت بخشِ مذاقِ طالبانِ حالاتِ خیر البشر ؐ اور ہر شاخ پر برگ و بہار ساحتِ امیدِ عاشقانِ مناقبِ نبی ؐ پر سایہ گستر **غزل**

رشکِ باغِ جناں جنانِ سیر
اس سے کہتے ہیں مشرک و بدین
کیوں نہو نورِ ذکرِ حضرت ؐ سے

رونقِ بوستاں جنانِ سیر
غنچۂ جاں ستاں جنانِ سیر
رونقِ بزمِ جاں جنانِ سیر
سیر اسکی کریں سلیم کہ ہے

مردہ دل پڑھکے ہوتے ہیں زندہ
لائی ہے ہر دلِ پریشاں میں
بھرے دامنِ طلب میں گہر
گلشنِ بے خزاں جنانِ سیر

روح بخشِ جہاں جنانِ سیر
فرح تاب و تواں جنانِ سیر
موجۂ دُرفشاں جنانِ سیر

کیوں کہ کثیر التصانیف والتوالیف فہامۂ یگانہ علامۂ زمانہ فاضلِ شہیر واعظِ پر تاثیر شریعت پناہ فضیلت دستگاہ مولانا مولوی شاہ عبد الحی قادری نور اللہ مرقدہ وجعل الجنۃ مثواہ کی تصنیف سے ہے **غزل**

عالمِ ذی وقار عبد الحی ؒ
تھے فدا انکے وعظ پر واعظ

فاضلِ ہوشیار عبد الحی
مہر انجم نثار عبد الحی
چھوڑ سوئے جناں گئے ہیں سلیم

کیا شگوفے کھلائے ہیں اسمیں
گلشنِ ملتِ محمد میں
واہ کیا یادگار عبد الحی ؒ

باغِ دیں کی بہار عبد الحی
نخلِ پُر برگ و بار عبد الحی

اس عروسِ رعنا و شاہدِ زیبا کو مشاطۂ طبع مطبوعِ طبائعِ عام و خاص نے عجب زیب و زینت سے سنوارا ہے نہایت ہی دلکش زیورِ حسنِ قبول پہنایا ہے کہ

قطعہ

شرما رہا تھا ماہ تجلی مہر بھی ہوا
دونا ہے حسن چہرۂ زیبا نگار سے

ہاں خوش نصیب زیرِ فلک ہیں وہی سلیم | جو شاد گھر میں بیٹھے ہیں دیدارِ یار سے

اس بار کے طبع میں اگلے اغلاط کی تلافی ہے گزشتہ طبع کے خطایا کی صحت شافی ہے خوب اہتمام ہے درستی مالا کلام ہے قطعہ

اغلاطِ طبع داغ ہیں تصنیفِ خوب کو | جب پڑگیا گہن نہ رہا حسنِ ماہ کیا
صحت کی جیسی دولتِ بیحد نہیں سلیم | گر یہ نہیں تو کیا ہے فقیر اور شاہ کیا

واہ واہ عجب ماہِ عید ہے ہر سو اس کی دید وا دید ہے اب اس رشکِ ماہ کا حسن کامل ہے ہر ایک اس پر مائل ہے۔ ہر سو اس کی طلب کی ترجیح ہے، یہ اس کا قطعۂ تاریخ ہے قطعہ

جب نسیمِ طبع سے خنداں ہوا باغِ سیر | ہوگیا مطبوعِ عشاقِ حبیبِ ذوالجلال
ہے بہارِ جانفزا سے اسکی روشن یہ سلیم | خوب ہے گلزارِ جاں شمعِ شبِ افروز سال

فضائلِ بسم اللہ از حضرت مصنف رحمۃ اللہ علیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم | قلزمِ قرآں کا ہے دُرِّ یتیم
سب میں ہے یکتا یہ دُرِّ بے نظیر | جیسے ستاروں میں ہے بدرِ منیر
تین ہیں یہ اسمائے مبارک اے یار | اسلئے فرمائے ہیں جاں اختیار
پہلے جو اسباب ہیں اس کام کے | ان کو بلاشبہ فراہم کرے
دوسرا اسباب وہ باقی رہے | انتہا تک کام کے آغاز سے
تیسرا ثمرات و نتائج بھی تب | جو کہ ہیں اس کام کے ہاتھ آئیں سب
اور جو ہے بسم اللہ کا اجر و ثواب | اور برکات اسکو نہیں ہے حساب
غرق کا تھا اسکے خطر انکو جب | کشتی چلائے ہیں یہ پڑھ فقرہ تب
حرمت و برکات سے اسکے خدا | غرق سے اس کشتی کو سالم رکھا
نصف میں جب اسکے ملی ہو نجات | پس جو مسلمان عقیدت کی سات

جتنے جواہر کہ ہیں قرآن میں | جتنے ہیں روشن گہر اس کان میں
اس میں ہیں جو سہ اسمِ خدائے کریم | آئے ہیں اللہ و رحمٰن رحیم
دنیا و عقبیٰ کے ہیں جتنے امور | انکے لئے تین ہیں چیزیں ضرور
اسمِ مبارک جو ہے اللہ کا | اسکے تصرف سے ہی یہ ہوویگا
یہ تو ہے رحمٰن کا ہی مقتضا | اس سے ہے وابستہ بقا خلق کا
یہ تو رحیمی کی صفت کی ہے شاں | سعی نہ بندوں کی کرے رائگاں
کہتے ہیں کہ نوح علیہ السلام | جب ہوئے کشتی میں سوار اے ہمام

بسم اللہ مجریہا و مرسیہا

دیکھئے بسم اللہ کے جب نصف میں | رکھیں ہوں اللہ نے یہ برکتیں
نیک ہر اک کام کے آغاز میں | بسم اللہ پورا جو تلاوت کریں

دیویگا البتہ اُنہیں حق نجات
صدق سے بسم اللہ جو مومن پڑھے
درجے لکھیں اسکے لئے چار لکھ
نیکوئیں نام اسکا لکھے باوفاق
اگلے گنہ بخشیگا اس کے خدا
حضرت عیسیٰ کا کہیں در سفر
حضرت عیسیٰ ہیں اُسے دیکھکے
دیکھنے کیا ہیں کہ وہ شخص اک عجب
انکو کہا حق نے کہ جب یہ مُوا
پایا ہے طاقت وہ تکلم کی جب
طفل بھی استاد بھی اور باپ ماں
کہ کئے ارشاد وہ سالارِ دیں
ایک روایت ہے کہ بخشیں اے یار
فقر سے حق اسکو بچا دیگا جان
نقل ہے جب خواب میں دیکھی عیاں
پڑھئے بہت آپ اے شاہِ کریم
دیکھے عذاب نہیں ہے وہ مبتلا
کہ پڑھو دس بار بلطفِ عمیم
از پئے خدمت وہیں اسکے حضور
عرض کئے حور اے شہِ کائنات
اور ہیں بسم اللہ کی حرفوں سے چار

آتشِ دوزخ سے ترحم کے سات
ذرہ گنہ اس کا نہ باقی رہے
اور گنہ اس کے مٹے چار لک
دور کرے اس سے بھی کفر و نفاق
ایسے ثواب اسکے ہیں بے انتہا
قبر پر ایک ہوا ہے گزر
کہتے ہیں اس جائے سے آگے چلے
داخلِ جنت ہے بفرمانِ رب
اسکی جو عورت تھی اسے حمل تھا
پڑھنے لئے بھیجی ہے ماں اسکی تب
بخشنے گئے یمن سے اسکے ہی جاں
بسم اللہ جب لڑکا پڑھیگا یقیں
طفل و معلم کی بھی بخشیں جہاں
سختی سے فاقہ کے بھی بخشے اماں
بی بی خدیجہ رضؓ کو شہؐ دو جہاں
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
چاہیئے کریں اُس کیلئے تا دعا
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
آئے کئی حور بحکمِ غفور
حشر ہیں کر غسل بہ بحر الحیات
بہتی ہیں جنت میں جو نہریں چہار

ایک صحیح آئی ہے ایسی خبر
اور کئے ارشاد پڑھے جو سلیم
اور بھی فرمائے ہیں خیر الانامؐ
اور کہے بسم اللہ جو مومن لکھے
اور حکایت بھی یہ مشہور ہے
دیکھے ہیں اس قبر میں بے ازعذاب
بعد کئی سال کے عیسیٰؑ نبی
دیکھکے وہ عرض خدا سے کئے
ایک پسر اُس سے ہی پیدا ہوا
درس معلم نے دیا اے سلیم
اور یہ حکایت بہ مؤکد صریح
اسکے تب استاد بھی اور والدین
اور یہ فرمائے ہیں خیرُ الانامؐ
اور ہر لقمہ پڑھے جو ضرور
پوچھے کہ کیا تحفہ تمہارے لئے
مروی ہے یکبار رسولِ خداؐ
ایسے میں جبریلؑ آ حاضر ہوئے
تب پڑھے دس بار وہ عالیجناب
پوچھے وہ حور دس سے شہِ انس و جاں
لوگ جو جنت میں چلے جائینگے
نسخۂ معراج میں ہے بسط سے

کہ کئے ارشاد شہِ بحر و بر
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
شخص جو بسم اللہ پڑھیگا تمام
اور اسے اچھا لکھے تعظیم سے
بعضے کتابوں میں بھی مسطور ہے
ہوتا ہے مُردے کو نہایت عذاب
گزرے اُسی قبر پہ پھر اے ذکی
داخلِ جنت یہ ہوا کس لئے
جب وہ پسر چار برس کا ہوا
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
ہیگی یہ حضرتؐ کی حدیثِ صحیح
چھوٹینگے دوزخ سے بلا ریب و مین
جو پڑھے بسم اللہ بوقتِ طعام
تن میں طعام اسکے وہ ہوجائے نور
لاؤں وہ تب عرض نبیؐ سے کئے
قبر پہ یک مُردے کے گزرے ہیں جا
عرض یہ سالارِ اُمم سے کئے
حق نے تبھی اس سے اٹھایا عذاب
کب تلک اے حور رہو گے یہاں
تب تلک ہم ساتھ ہیں اس شخص کے
کیسے فضائل ہیں یہ بسم اللہ کے

تمت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
مجملِ قرآن ہے یہ لاکلام
یوں ہے حدیث اسکو پڑھے یکبار
چار ہزار اسکے مٹادیوے شر
جانیں ملک ایک ہزار اسمِ ہاں
تین سو توراۃ میں آئے ہیں جاں
آئے ہیں نودیہ نوا سمائے رب
اور یہ سرنامۂ قرآن میں
گویا کہ اللہ تعالیٰ کے نام
جمع ہیں وہ سب اسی قرآن میں
جتنے علوم آئے ہیں در فاتحہ
بسملہ کے باہیں جو اسرار ہیں

مطلعِ انوارِ کتابِ کریم
اسکی ہی تفصیل ہے قرآن تمام
صدق دلی سے جو صداقت شعار
واسطے ہر حرف کے اے باخبر
ایک ہزار اسم بھی پیغمبراں
تین سو انجیل کے ہیں درمیاں
خلق کے ہیں علم میں یہ نام سب
آئے جو ۳ اسم اس عنوان میں
وہ جو ہیں ۳ الف پڑھا دن تمام
ہیں وہ جواہر سب اسی کان میں
ہیں وہ بھی مندرج بسملہ
اس سے جو عارف ہیں خبردار ہیں

جان یہ دروازۂ قرآن ہے
جتنے مضامین ہیں قرآن میں
دفترِ اعمال میں حق بے گماں
جانیئے اللہ تعالیٰ کے نام
اور ہیں سماوی جو کتابیں چہار
تین سو آئے بزبور اے امیں
اور ہے یک نام بہ علمِ خدا
یعنی ہے اللہ و رحمان رحیم
اور روایت ہے کہ جتنے علوم
اور ہیں قرآن میں جتنے علوم
اور ہیں بسم اللہ میں جتنے علوم
اسلئے فرمائے علی دلی

مژدہ دہ رحمتِ رحمان ہے
درج ہیں وہ سب اسی عنوان میں
چار ہزار اس کے لکھے نیکیاں
مروی ہیں اور تین ہزار اے ہمام
آئے ہیں ان چاروں میں سب ایکہزار
اور بقرآنِ معظم یقیں
خلق سے وہ نام ہے پنہاں سدا
جو پڑھے یکبار اسے اے فہیم
آئے ہیں ان تینوں کتب میں عموم
سورۂ الحمد میں ہے انکی دہوم
حرف میں وہ پا کے گئے ہیں ہجوم
گر لکھوں تفسیر میں بسم اللہ کی

ہوویگا ہفتاد ششتر اس کا یار
یعنے گنہ ہووے جو در روز و شب
حرف جو انیس ہیں اس کے سبھی
اور کہے ہیں کہ شب و روز ہیں
ساعتیں انیس جو باقی رہے
مصحفِ اشرف جو تری ہے کتاب
گر تو ہمیں عنایت رحمت کیساتھ
ہم عدمِ محض تھے سب اے ودود
شکر مسلمان بنایا ہمیں
اور ہمیں یک نعمتِ عظمیٰ دیا
یعنے ہمیں ایسے کے تابع کیا
جنبشِ اول ز محیطِ قدم
فضل سے قرآں میں اے ربِ کریم
ذات تو ہے تری رؤف و رحیم
جوں تری رحمت سے ہی اے کارساز
اور پیمبر سے ہمارے کبھی
ذکر میں رکھ آپکے ہم کو مدام
زیرِ لوا آپکے دے ہم کو جا
ہم سے تحیات صلوٰۃ و سلام
خاص جو ہیں انسے خلیفے چہار
حضرتِ عثمانؓ و علیؓ جلیل
نورِ بصر جس کے حسینؓ و حسنؓ
ایسے ہوئے دین کے رکنِ رکیں

رفع و نکات ہمیں ہیں یوں بلشمار
ظاہر و باطن کے ہوئے چار سب
ہیں ملک اتنے ہی جہنم کے بھی
جاننے جو بیس ہیں جو ساعتیں
حرف یہ انیس ہیں ان کیلئے
بسملہ اسکا جو معظم ہے باب
حشر میں ہویگا سقر سے نجات
بس ہمیں رحمت سے دیا تو وجود
خلعتِ ایمان پہنایا ہمیں
سب سے بڑی دولت کبریٰ دیا
جسکے ہیں تابع رسلؑ و انبیا
سلسلہ جنبانِ وجود از عدم
نام لیا اس کا رؤف و رحیم
تیرا پیمبر بھی رؤف و رحیم
ہمکو اس امت سے کیا سرفراز
ہمکو جدائی بھی نہ دیجے کبھی
برکتیں ان ذکر کی دے صبح و شام
خلد میں ساتھ آپکے ہم کو لیجا
بھیج لگو کہ اس شہ دیں پر مدام
ملتِ اسلام کے عنصر ہیں چار
لوط کے ہارون کے سرِ دو مثیل
سرو شہادت کے ضیا چمن
جن سے لیا زیب یہ دینِ متیں

اور کلمات اسکے سمجھ ہیں چہار
جو پڑھے اسکو بخلوص ایکبار
یمن سے ہر حرف کے یوم الحساب
پانچ نمازوں کیلئے اے امیں
حمد ترا ہم سے ہو کیونکر ادا
دیتا ہے رحمت سے تری خوشخبر
گرچہ نہ بخشش کے ہیں ہم سزاوار
شکر ہمیں صورتِ انسان دیا
اور کیا ہم کو خیرِ اُمم
ایسی وہ نعمت ہے عظیم و جلیل
مالکِ دیں بہترِ کُل بہتراں
رحمتِ عالم ہے یقیں جسکی ذات
جسکی اطاعت ہے اطاعت تری
جبکہ ملیں ہمکو یہ دو رحمتیں
یونہی اس امت میں دے موت و حیات
آپکی الفت میں ہمیں کر فدا
کر ہمیں اس شہ کی زیارت نصیب
حمد میں ہم سب تری قاصر ہیں جیں
آپکی سب عترت و اصحاب پر
حضرتِ بوبکرؓ و عمرؓ با فتوح
بنتِ نبیؐ خیر نسائے امم
پاک یہ سبطینؓ کی اولاد سے
ایسے ائمہ کو اور افراد کو

اور گنہ کے بھی ہیں انواع چار
ہوویںگے مغفور یہ انواع چار
ہو نہ وہ انیس ملک کا عذاب
پانچ ہیں ساعات مقرر یقیں
شکر یہ نعمت کا بھی اے کبریا
بس ہے یہ امید ہمیں بیشتر
پر تری رحمت کے ہیں امیدوار
عقل دیا جسم دیا جاں دیا
خیرِ امم جو ہے امیرِ اُمم
کہ نہیں نعمت کوئی اسکے عدیل
ختمِ رسلؐ خاتمِ پیغمبراںؐ
جسکی ہے رحمت بہمہ کائنات
جسکی محبت ہے محبت تری
ہمکو ہے امید نہ ہو زحمتیں
حشر اس امت میں بھی کر دی نجات
پیروی میں آپکی ہی رکھ سدا
دونوں جہاں بیچ شفاعت نصیب
نعتِ پیمبرؐ میں بھی قاصر ہیں دون
اکملِ اتباع و احباب پر
موردِ تشبیہ براہیمؑ و نوحؑ
لختِ دلِ سیدِ عرب و عجم
آلِ پیمبرؐ کی وہ امجاد سے
اکملِ اقطاب کو اوتاد کو

فضل سے حق نے ہے ظاہر کیا — جن کو ہدایت کا مظاہر کیا
رشکِ ملائک ہیں بیقیں جنکی ذات — اور دمِ عیسیٰ ہے بیقیں جنکی بات
باقرؓ و جعفرؓ دو گرامی گہر — اوجِ امامت کے ہیں شمس و قمر
قدوۂ ابرار تقیؓ و نقیؓ — زبدۂ اخیار تقیؓ و نقیؓ
عالمِ طفلی میں دیا تھا خدا — خوف سے خالق کے تھے لرزاں سدا
سارے یہ اقطاب ہیں اوتاد ہیں — سیدِ شہدا کے سب اولاد ہیں

آلِ سرائیل کے نبیوں کے سات — جنکو ہے تشبیہ ز روئے صفات
سیدِ شہدا کا خلف باصفا — نام علی حضرتِ زین العباؓ
چشمۂ جود و کرم مرتضےٰؓ — قطبِ جہاں کاظمؓ و موسیٰؓ رضا
منبعِ اسرار حسنؓ عسکری — ملکِ ولایت میں جنہیں سروری
اور ابو القاسمِ والا نسب — نام محمدؓ ہے و مہدی لقب
اور یہ اولادِ امام حسنؓ — ایسے ہی افراد ہوئے پاک تن

منقبتِ غوث الثقلین غوث الاعظم محبوبِ سبحانی حضرت شیخ سید عبد القادر جیلانی قدس سرہ

خاص وہ محبوبِ خدائے کریم — جسکو ولایت میں ہے شانِ عظیم
مطلعِ انوارِ رموزِ خدا — مجمعِ اسرارِ کنوزِ خدا
خسروِ اربابِ ولایت ہے وہ — بادشہِ ملکِ کرامت ہے وہ

غوثِ جہاں فخرِ زمین و زماں — سیدِ اقطاب سرِ سروراں
افسرِ زیبائے سرِ غوثیت — بلبلِ شیدائے گلِ قربیت
جسکا ہے ہر نائبِ ذی عز و شاں — فخرِ جہاں شیخِ شیوخِ زماں

مدحِ قدوۃ العارفین عمدۃ المعاصرین شیخی و سیدی مولوی حافظ حاجی محی الملۃ والدین حضرت سید شاہ عبد اللطیف قادری قدس سرہ العالی المتعالی

خاص مرا شیخ ہے شیخ الشیوخ — قدوۂ اربابِ وثوق و رسوخ
ملتِ اسلام کا رکنِ رکیں — صاحبِ دل حامیٔ دیں محیٔ دیں
شیخِ محقق خلفِ بو الحسن — نیرِ اوجِ شرفِ بو الحسن
پدری حسینی حسنی مادری — مذہب و مشرب حنفی قادری
یہیں ہے مرا شیخ مقدم وہی — رہبرِ اول ہے معظم وہی
مسندِ ارشاد یہ لیل و نہار

اوجِ حقائق کا ہے بدرِ منیر — ملکِ معارف کا امیرِ کبیر
عالمِ فاضل ہے شریعت میں وہ — عارفِ کامل ہے طریقت میں وہ
اسمِ شریف اسکا ہے عبد اللطیف — محیِ دیں ہے عرف لقب اے شریف
سلسلۂ قادریہ عالیہ — مجھکو دیا وہ یمِ اجلالیہ
اسکی وساطت سے ہی مجھکو خدا — غوث کے خدام میں داخل کیا
فیض رساں اسکو رکھے کردگار

فضیلتِ ذکرِ نبوی و سیرِ مصطفوی اور سببِ تنظیم اس کتابِ واجب التعظیم کے بیان میں

دیکھئے آئی ہے حدیثِ صحیح — سرورِ عالم نے کہا ہے صریح
ذکر ہے محبوب کا پس ہر گھڑی — اسکی محبت کی علامت بڑی
اور کبھی فرمائے شہِ بحر و بر — گر نہ رکھے تو کہ مجھے دوست تر
تو وہ مسلماں نہوا ہے ابھی — صاحبِ ایماں نہوا ہے ابھی

جو کہ رکھے دوست کسی کو بہت — یاد کریگا وہ اسی کو بہت
تذکرہ محبوب کا ہو جس قدر — اصل محبت ہو تو ہی اس قدر
بچوں سے اور باپ سے ماں سے زیاد — جسم سے اور جاں سے بھی اپنے زیاد
پس ہوا معلوم کہ حبِ رسول — شجرۂ ایماں کی ہے اصل اصول

اور محبت کی قوی منزلت
ہے سیر احوالِ شریف آپ کا
جانئے پس آپ کے حالات کچھ
حمل و ولادت میں بھی جو آپ کے
گرچہ عدو آپ کی تھی سب جہاں
مکہ میں دیں آپکا تھا جوں ہلال
آپ کے اعدا کو خدا خوار کر
آپ نے توحید کا برپا علَم
شہرۂ توحید کی دینے کو داد
دینِ خدا جبکہ یہ کامل ہوا
نور کے پس ذکر سے لے تا وفات
ذکر میں اس شاہ کے رہنا سدا
ذکر میں اس شاہ کے پیغمبراں
ذکر سے اس شہ کے بدرگاہِ رب
شکرِ خدا ہم کو کرم سے خدا
ذکر کی کثرت تو بلا قال و قیل
ہووے جہاں تذکرۂ صالحین
جن کے سیر اور شمائل کا ذکر
در عربی فارسی اے باصواب
عالمِ علامہ وحید زماں
ہشت بہشت اس کا سنہ اور نام
تین رسالوں میں لکھا مختصر
اور محبت کا نبی کے بیاں

جان تو موقوف ہے بر معرفت
جو کہ صحیح نقل سے ثابت ہوا
اور فضائل و کمالات کچھ
حق کیا ظاہر جو بہت معجزے
لیک کھا آپکو حق در اماں
بدر مدینہ میں کیا ذوالجلال
اُنیہ دیا آپ کو فتح و ظفر
کر کے کیا شرک کو سب منہدم
راہ میں مولیٰ کی کئے ہیں جہاد
اور یہ قرآن سبھی نازل ہوا
جاننا احوالِ شہِ کائنات
ہے وہ یقیں باعثِ قربِ خدا
رہتے تھے سب صبح و مسا تر زباں
لاتے تھے بے شبہ توسّل و سب
آپکی امت میں ہے داخل کیا
کثرتِ اُنست پہ قوی ہر دلیل
اُترے وہاں رحمتِ حق بالیقیں
عادت و اخلاق و فضائل کا ذکر
شہ کی سیر میں ہیں بہت سی کتاب
باقرِ آگاہ فضیلت نشاں
دیوے جزا اُس کو خدائے انام
کیونکہ وہ علامۂ نیکو سیر
پانچ رسالوں میں لکھا اے میاں

معرفتِ حضرتِ خیر البشر
یعنی ز قرآن و حدیث و اثر
نور سے اس شاہِ امم کے غفول
کر انہیں مبعوث بہ عرب و عجم
درجۂ معراج دیا آپ کو
عرصۂ دس سال میں جو اس کا نور
اور سلاطین ہوئے تابعاں
جور و جفا آپ بہت سہ لئے
آپ کے اصحاب بھی اسی لئے
تب گئے دنیا سے شہِ دیں وفات
لابُد و لازم ہے مسلماں تمام
فرض ہے امت پہ وہ سرور کا ذکر
کر کے وہ ابلاغِ رسالت ادا
جبکہ ہوا سطرح رسولوں کا حال
کیوں نہ رہیں ذکرِ نبی میں سدا
پس ہوا امت کو ہے لازم سبھی
ذکرِ شہنشاہِ رسل ہو جہاں
افضلِ کُل نفل و عبادات ہے
لیک ہے ہندی میں بہت کم تو جاں
در سیرِ شاہِ بشیر و نذیر
لیک وہ احوالِ شہِ کائنات
شہ کے بشارات بھی اور معجزات
اسی لئے نور سے لے تا وفات

جان ہے موقوف بر علمِ سیر
اور سماویہ کتب سے دگر
جو کہ کیا سارے جہاں کا ظہور
ختمِ رسالت سے کیا جو علم
اشرفِ عالم ہی کیا آپ کو
شرق سے تا غرب کیا ہے ظہور
جو ہوئے سرکش سو نہ پائے اماں
چو طرف اسلام کو پھیلا دیے
راہ میں مولیٰ کی بہت جاں دی
آپ پہ ہو حق سے سلام و صلوٰۃ
شاہ و گدا مرد و زن و خاص و عام
سیدِ کونین پیمبر کا ذکر
آپکی دیتے تھے بشارت سدا
دوسرے کیا چیز ہیں کیجے خیال
ذکرِ نبی عین ہے ذکرِ خدا
صبح و مسا کثرتِ ذکرِ نبی
رحمتیں حق کیسے اتارے وہاں
اعظمِ قربات و ثوابات ہے
اسلئے کم جانے سیر ہند یاں
آٹھ رسالے ہے لکھا بے نظیر
نور کی تخلیق سے لے تا وفات
اور خصائص بھی شمائل صفات
ذکر وہ اجمال کے لایا ہے سات

جانئے اندیشۂ تطویل سے
ایک رسالہ میں لکھا در سیر
اس سے کبھی سیراب نہ ہو تشنگاں
کہ اسی اجمال کی تفصیل میں
یُمن سے سالارِ اُمم کے خدا
از فنِ تفسیر و حدیث و سیر
اور سیر میں عربی لے بسر
روضۂ احباب و معارج ہے جا
باقرِ آگاہ فضیلت مآب
دُسری کتابوں سے بھی انکے سوا
ہے مجھے مقصود کہ سمجھے عوام
دے مجھے ہر کام میں یارا خلوص
ہر گل و غنچے کو بہ یُمنِ رسولؐ
اور اسے انوارِ نبوت لقب
جلد دے انجام اسے باکمال
نورِ نبوت کے لئے ای کریم
ذکر میں رکھ اپنے مجھے اے خدا

لایا وہ احوال نہ تفصیل سے
مستند و معتبر و مختصر
تشنۂ تفصیل ہیں از شوق جاں
شاہؐ کے احوال کی تطویل میں
جلد یہ برلائے مرا مدعا
ہیں وہ یہی یاد رکھ اے باخبر
ماثبت اوّل ہے مواہب دگر
اور شوارع و مدارج ہے جاں
خوب کہا ہے یہ سخن یا صواب
میں نے لیا انکی سند لاؤنگا
شعر کی ہرگز نہ نزاکت سے کام
نظم میں اس چار چمن کے خصوص
اس کھلا کیجئے رنگِ قبول
کیجے سزاوار تو لے پاک رب
بدر بنا دے یہ منوّر ہلال
کیجے روا سب کو بفضلِ عمیم
اور ترے ذکرِ نبیؐ میں سدا
ختم دعا کرکے یہاں احقرا

اس ہی لئے بعض احبا مرے
نور سے تا رحلتِ شاہِؐ اُمم
اسلئے یہ عزم کیا ہوں صمیم
چار چمن چار رسالے لکھوں
اسمیں کتابوں کی جو لاؤں سند
پہلی تفاسیر میں فتح العزیز
فارسی میں ہیں وہ کتابیں چہار
چاروں بھی عمدہ ہیں گرچہ قوی
گرچہ یہ چاروں بھی ہیں بس معتبر
اب جو ہے اِس ملک میں ہندی زباں
پاوے اگر اسمیں تو سہو و خطا
جلد دے ہر ایک چمن کو بہار
مطلعِ انوارِ نبوت کا تاب
ذکر ہے اس نور کے اے کبریا
میری جو حاجات ہیں سرّ و عیاں
بندۂ احقر کو تو اے کارساز
پیروی میں اسکے مجھے رکھ مدام
لکھ چمن نورِ نبیؐ الوری

جبکہ بہت شوق و تمنا کئے
ذکر وہ نسخے میں کیا میں رقم
کرکے توکّل بہ خدائے کریم
وزن کو ہر اک کے جدا ہی کہوں
فارسی ہیں اور عربی معتمد
شرح بھی مشکوٰۃ کی اک باتمیز
آئینے ہیں گویا سیر کے جو چار
لیک ہے تحقیقِ مدارج بڑی
لیک مدارج کو ہے شانِ دگر
کرتا ہوں میں اسی زباں پر بیاں
کیجئے اصلاح بہ کلکِ عطا
شجرِ مناجات کو دے پیر بار
کیجے عطا پہلے چمن پر شتاب
دیکھئے اس پہلے چمن کو ضیا
سب ہیں عیاں تجھ پہ نہیں کوئی نہاں
بخششِ عصیاں سے کر آپ سرفراز
کیجے شہادت پہ مرا اختتام

نورِ اوّل خلقتِ نورِ محمدی کے بیان میں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِیْ

ہے یہ مدارج میں حدیثِ صحیح
پہلے خدا چیز جو پیدا کیا
روضۂ احباب میں اے باخبر
حاصل اب ان سارے روایات کا

کہ کئے ارشاد پیمبرؐ صریح
نُور ہے بے شُبہ وہ جانو مرا
ذکر ہے اس طرح کیا مختصر
ذکر یہاں کرتا ہوں دیکھو ذرا

کیفیتِ خلقتِ نورِ نبیؐ
کہ ہوا پیدا جو پیمبرؐ کا نور
حضرتِ خلّاقِ جہاں ذو الجلال

مجملِ تشریحِ ظہورِ نبیؐ
اسمیں روایات ہیں آئے وفور
خلق کے سب آگے کئی الف سال

یعنے بنا تھا نہ ابھی آسماں
اور نہ تھے حور و ملک انس و جاں
سجدہ میں رکھتا تھا کبھی اسکو حق
اور ہر اک پردے میں وہ ذوالجلال
جبکہ وہ پردوں کو سبھی طے کیا
صالح و صدّیق و شہیدوں کے تب
اور کئی اس نور کے حصّے کیا
شمس و قمر اور نجوم آشکار
اور ہر اک طبقے میں ربُّ العلا
حق نے اُسی نور سے اے یارِ نیک
پانی رواں تھا وہ برس ایکہزار
حصۂ دوم سے بنایا قلم
ہر دو کنارے جو ہیں اس لوح کے
حکم کیا پس وہ قلم کے تئیں
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اور کئی سال تلک سر بسر
جمع ہوئے ہر دو بہ حکمِ صمد
اس ہی لئے حق نے کہا از کرم
گر پڑھے یک بار بہ قلبِ سلیم
سات سو برس نہیں غرض ہے اہتمام

اور نہ پیدا تھے زمین و زماں
حق کے سوا تھا نہ کسی کا نشاں
اور کبھی تسبیح کا دینا سبق
رکھا ہے وہ نور کئی الف سال
نورِ مقدّس وہ کئی دم لیا
روح مسلمانوں فرشتوں کی سب
اس سے یہ چیزوں کو بنایا خدا
کوہ و بیاباں و ریاح و بحار
خلق کی اک ایک جماعت رکھا
جوہر پاکیزہ بنایا ہے ایک
لمحہ بھی یکجا نہیں پایا قرار
تیسرے سے لوح بنایا بہم
سرخ مزیّن ہیں وہ یاقوت سے
لوح پہ لکھ عرض کیا وہ وہیں
یہ کیا آغاز قلم اے فہیم
تھا وہ پڑا لوح پہ ہے ڈال سر
گزرے برس اس کیلئے بعثت صمد
عزّت و اجلال کی میرے قسم
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
جبکہ یہ بسم اللہ ہوئے تمام

لوح و قلم کرسی و عرشِ بریں
نورِ مقدّس کو نبیؐ کے خدا
اور بنایا ہے خدائے قدیر
نورِ شریفِ نبوی شاد شاد
پس اسی انفاس سے پیدا کیا
سب ہیں اسی نور سے پیدا ہوئے
عرشِ بریں کرسی و لوح و قلم
ارض و سما بعد ہی پھیلا دیا
اور معارج میں سُن اے باصفا
اُسپہ وہ قدرت کی نظر جب کیا
حصے پھر اس پانی کے تئیں دس کیا
دُرِ سفید ایک سے ربُّ العُلا
عرض کو اس لوح کے وہ ذوالجلال
کیا میں لکھوں لوح پہ اے دادگر
نام وہ اللہ کا جس دم لکھا
پہلا وہ شق لکھنے کو رحمٰن کے
ایک روایت ہے برس ایکہزار
مہر ہو یا زن مرے بندوں سے جو
سات سو برسوں کی عبادات کا
حضرتِ مولیٰ کی طرف سے قلم

جنّت و دوزخ بھی نہیں تھی یقیں
فضل سے تب اپنے ہی پیدا کیا
واسطے اس نور کے پردے کثیر
کرتا تھا تسبیح سی تب حق کو یاد
اکمل ارواح ہمہ انبیا
عالمِ ہستی میں ہویدا ہوئے
ارض و سما جنّت و دوزخ بہم
سات طبق بعد ہر اک کے کیا
نقل کیا از شرفِ مصطفےٰ
جلد وہ جوہر وہیں پانی ہوا
عرش بریں ایک سے پیدا کیا
جانئے اس لوح کو پیدا کیا
پیدا کیا ارض و سما کے مثال
بولا یہ عنوان سے آغاز کر
ہیبتِ مولیٰ سے قلم شق ہوا
دوسرا شق لکھنے رحیم آن کے
لکھنے کو بسم اللہ میں گزرے ایام
اُمّتی وہ احمدِ مرسل کا ہو
اجر وہ بندے کو کرونگا عطا
لوح پہ جانو یہ کیا ہے رقم

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ اِنِّیۡ اَنَا اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلِیۡ مَنۡ اسۡتَسۡلَمَ لِقَضَآئِیۡ وَصَبَرَ عَلٰی بَلَآئِیۡ وَشَكَرَ عَلٰی نَعۡمَآئِیۡ وَرَضِیَ بِحُكۡمِیۡ كَتَبۡتُهٗ صِدِّيۡقًا وَّبَعَثۡتُهٗ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ مَعَ الصِّدِّيۡقِيۡنَ وَمَنۡ لَّمۡ يَسۡتَسۡلِمۡ لِقَضَآئِیۡ وَلَمۡ يَصۡبِرۡ عَلٰی بَلَآئِیۡ وَلَمۡ يَشۡكُرۡ عَلٰی نَعۡمَآئِیۡ وَلَمۡ يَرۡضَ بِحُكۡمِیۡ فَلۡيَخۡتَرۡ اِلٰهًا سِوَائِیۡ

یعنے میں کرتا ہوں یہاں ابتدا — نام خدا سے جو ہے رب العلا
کہتا ہے حق ہو نہیں الہ خلق کا — کوئی نہیں معبود ہے میرے سوا
امر پہ جو کوئی مرے گردن رکھا — اور بلا پہ مرے صابر ہوا
اسکو میں صدیقوں کہوں لطف سے — ساتھ انہوں کے بھی اٹھاؤں اسے
اور نہ بلا پر مرے صابر رہے — اور مری نعمت پہ نہ شاکر رہے
چاہئے کر لیوے وہ پس اختیار — میرے سوا دوسرا پروردگار
بعد قلم لوح پہ لکھا انتساب — سارے یہ اشیائے جہاں کا حساب
اور عدد اشجار کے اوراق کا — اور عدد خلق کے ارزاق کا
اور جب اس لوح کے اوپر قلم — نام محمد کا کیا ہے رقم
بعد یہ مدت کے قلم سر اٹھا — لیکے وہی نام شہ انبیا
شاہ کی جانب سے خدائے انام — بولا جواب اس کا علیک السلام
حصۂ چہارم سے بنا ماہتاب — حصۂ پنجم سے ہوا آفتاب
حق نے وہ دریا کے تئیں درہوا — اپنی ہی قدرت سے معلق رکھا
شمس و قمر کے تئیں رب العلا — جانو وہ دریا میں ہے جاری کیا
جانو وہ دریا کا مقر رحجاب — گر نہ رکھا جاتا تھا بر آفتاب
اور وہ دریا کا نقاب و ستر — گر نہ رکھا ہوتا بروئے قمر
لطف سے پر جس کو بچاتا خدا — بچتا وہی بندہ نہیں دوسرا
ہووے جو فرسنگ سمجھ چار لک — اس سے بھی زائد ہے وہ تو یاد رکھ
اور اسے ہر روز بھی اے صفا — دیتے ہیں اک تازہ حرارت جدا
حشر کے دن اسکے وہ انوار سب — نقل کریں عرش ہیں اے باادب
پھر کے پھر جرم میں لائیں اسے — پھر کی تا اور حرارت بڑھے
تھور کا یہاں کیجئے بس تم خیال — گرمی سے کیا اسکی ہو گو نکال
الغرض اس نور کے حصے تھے سب — پانچ وہ چیزوں کو بنایا ہے جب

ہے وہی اللہ رحمن رحیم — خلق پہ سب جسکی ہے رحمت عمیم
اور محمد جو ہے میرا رسول — خلق پہ سب اسکو کیا میں قبول
اور میرے انعام پہ شاکر رہا — اور مرے حکم پہ راضی ہوا
اور جو بندہ کہ قضا پر مرے — اپنی اطاعت کی نہ گردن رکھے
اور نہ راضی ہو مرے حکم پر — ویسے کو کہتا ہوں غضب سے مگر
حالانکہ معبود کوئی اس کے سوا — نہیں ہے وہی اب ہے سبھی خلق کا
مینہ کے قطروں کا عدد لا کلام — ریگ بیاباں کا عدد بھی تمام
حشر تلک ہوویں گے جو آشکار — گرد یا اس لوح پہ سب کا شمار
جلد ہوا ساجد پروردگار — گزرے وہ سجدہ میں برس یکہزار
شوق سے بھیجا ہے تحیات نیک — یعنی کہا شہ نے یہ سلام علیک
اس لئے سنت ہے خطاب سلام — اور ہوا فرض جواب سلام
یک بڑی دریا جو ہے زیر سما — اسکا عمق تیں ہے فرسنگ کا
یونہی وہ محفوظ و معلق وہیں — قطرہ بھی یک اس سے ٹپکتا نہیں
بولے نبی ہے قسم اللہ کی — ہاں نہیں ہے جس کے یقیں جاں مری
کوہ و شجر جتنے زمیں پر ہیں جاں — سارے وہ جل جاتے بغیر گماں
لوگ ہو مفتوں دل و جاں سے — جان کے معبود اسے پوجتے
اور یہ لایا ہے ریاض اے میاں — پھر کی چوڑائی ہے اتنی یہاں
عرش کے انوار سے بس ایک نور — ڈھانکے ہے ہر روز اسے بالضرور
دوسرے دن پھر وہ حرارت نکال — اس سے جہنم میں وہ دیتے ہیں ڈال
اور وہ حرارت بھی خورشید کے — جتنے جہنم میں فراہم ہوئے
خلق کے لائیں اسے بالائے سر — ہووے جو خلق گر کے وہ مقدار پر
دیوے پنہ اس سے ہمیں کردگار — پھر نبی شافع روز شمار
حصۂ ششم سے بنایا بہشت — سونے روپے کے ہیں لگے جسکو خشت

ذکر کرسی و آیت الکرسی

اور وہ جنت کو سنوارا ہے جناب
تیسری سخاوت ہے بلا ارتیاب

حصۂ ہفتم سے ہوا روزِ جناں
کرسی وہ ایسی ہے بڑی آسمان

اور وہ کرسی کے یمین و یسار
امتِ احمدؐ میں سدا مومنان

کرسی کے اطراف یہ اے باصفا
وزن یہ کرسی کے بروزِ حساب

حصۂ دہم سے وہ ربُّ الوریٰ
روحِ نبیؐ کو تھا وہی اشتغال

نور وہ سرور کا اے نیکو نہاد
ہر دم و ہر آں بدرگاہِ رب

بولینگے تسبیح اے پروردگار
عاصیانِ امت کی جو ہیں اے خدا

صاحبِ تفسیرِ کبیر اے امیں
کہ بہ ازل حضرتِ ربُّ العُلا

نورِ مقدس کو نبیؐ کے خدا
اور وہ طاؤس کو ربُّ العُلا

آئینہ اک شرم کا پیدا کیا
شکل کو دیکھ اپنی کیا وہ حیا

فرض کیا اپنے نبیؐ پر مدام
ہیبتِ حق سے وہ کیا پھر حیا

لوح و قلم کرسی عرشِ عظیم
پانچ یہ چیزیں نسے خدائے جہاں

چوتھی کبائر سے سدا اجتناب
حصۂ ہشتم سے ملائک یہاں

ساتوں سمٰوٰت کو گھیرے جناب
کرسیاں ہیں دوسرے دس دس ہزار

پڑھتے ہیں جو آیتِ کرسی یہاں
آیت کرسی کو وہ ربّ العلا

کفۂ حسنات میں اس کے ثواب
روح کو اس شاہ کے پیدا کیا

گزرے ہیں اس طرح سے چار الف سال
کرتا تھا تسبیح سے مولیٰ کو یاد

کرتا تھا اللہ سے بخشش طلب
میں نے کیا تھا جو برس چار ہزار

انکو وہ بخشش طلبی دے چکا
رازئ علامۂ دیں فخرِ دیں

ایک بنایا ہے شجر خوشنما
شکل پہ طاؤس کے ظاہر کیا

اپنی ہی تسبیح میں صبح و مسا
حق نے وہ طاؤس کے آگے رکھا

حق کو وہیں پانچ ہیں سجدے کیا
آپکی امت پہ بھی بس صبح و شام

جلد سراپا ہی پسینہ کیا
شمس و قمر اور نجوم اسکے تسلیم

امر بمعروف ہے اوّل یقیں
پانچویں حدودِ خدا کے مدام

حصۂ نہم سے ہر کرسی اے نیک
حلقے کی نسبت ہی بیاباں سے جوں

کرسی پہ ہر ایک ملک بیٹھ کے
انکے لئے لکھتے ہیں بے ارتیاب

اپنے ہی قدرت کے قلم سے لکھا
غائت الطاف سے حق دیوےگا

سیدھے طرف عرش کے رکھا اسے
دوسری روایت ہے کہ چار الف سال

بائیں طرف عرش کے چار الف سال
حشر کے دن حضرتِ خیرُ البشرؐ

بخش دیا میں نے یقیں اسکو اب
اپنے کرم سے اے خدائے مجیب

اپنے رسالے میں لکھا یہ خبر
شجرِ یقیں نام رکھا اسکو جاں

اور دُرِ روشن و شفاف کے
رکھا یقیں سال ہے ستر ہزار

دیکھا اس آئینے میں جب اے پسر
بس اسی سجدوں کے بدل کردگار

نورِ مقدس کے وہ طاؤس پہ
سر کے پسینے سے ہے اسکے خدا

اسکی پیشانی کے پسینے سے جناب
نہی ز منکر ہے دوم اے امیں

اپنے[12] دل و جان سے کرنا قیام
دانۂ لولو سے بنایا ہے ایک

نسبتِ افلاک ہے کرسی سے وو یوں
آیت کرسی کو تلاوت کرے

سارے فرشتوں کا وہ اجر و ثواب
بس جو مسلماں اسے پڑھتا رہے

اس سے وہ مسرور بہت ہووےگا
شغل میں تسبیح کے تقدیس کے

سیدھے طرف عرش کے بی قیل و قال
نورِ مقدس وہ پھر آیا کمال

بانداز شفاعت کیلئے جب کمر
نیکو تکے تئیں اپنی ہی امت کے سب

کہ ہمیں سرورؐ کی شفاعت نصیب
نام دقائق ہے جسے مشتہر

چار رکھے اس جھاڑ کے تئیں ڈالیاں
نور کے پردے میں رکھا پھر اسے

کرتا تھا تسبیح وہ لیل و نہار
آئی ہے یک شکل پیاری نظر

پانچ یہ وقتوں کی نماز آشکار
خالق متعال کیا ایک نظر

سارے فرشتوں کو ہے پیدا کیا
پیدا کیا خالق کون و مکاں

ذکر نور مقدس کا اشتغال تسبیح و تقدیس میں

ظہور نور محمدی بشکل طاؤس دکن میں

اور ہوے جتنے ہیں پیغمبراں
جو کہ تھا چہرے پہ پسینہ ہما
اور نصارا کے بھی ارواح کو
اور جو کچھ اسمیں ہے اے باصفا
نور پیمبر کو وہ دیکھا ہے تب
چاروں خلیفوں کے تھے وہ نورجان
اور رہا سال وہ ستر ہزار
بعد رسولوں کے اُن انوار پر
کلمۂ طیب وہ کہے ہیں تمام
ایسی وہ شفاف تھی اے باشہود
اور کیا قندیل میں قائم اُسے
شغل میں تہلیل کے تسبیح کے
اس سرِ اشرف پہ کیا جو نگاہ
چشمِ مبارک پہ نظر جو کیا
اور جو دیکھا ہے مبارک بھواں
بینیٔ اقدس کو جو دیکھا سلیم
مُنھ کو جو دیکھا سو وہ صائم ہے جاں
دیکھا ہے جو ریشِ نبی کو وہاں
دونوں جو مونڈھوں پہ کیا ہے نظر
اس کے کفِ راست کو دیکھا ہے جو
دیکھا ہو کوئی ظاہرِ دست میں
جو کوئی دیکھا ہے وہاں انگلیاں
سینۂ اشرف پہ نظر جو کیا

اور شہیدان صلحا عالماں
اُس سے اِس امت کو بنایا تمام
اور جو ہوں ویسی ہی اے نیکخو
حق نے اسی عرق سے پیدا کیا
اپنے وہیں روبرو از حکم رب
حضرتِ صدیق و عمر اے میاں
حق کی ہی تسبیح میں باانکسار
حضرتِ خلاق نے کی اک نظر
اُنپہ ہو سب حق سے صلوٰۃ و سلام
جسکا بطون ہوے ظاہر نمود
جو نکہ نمازوں میں ہی راستے کھڑے
مدت لک سال وہ مشغول تھے
جان وہ دنیا میں ہوا بادشاہ
وہ یہ جہاں حافظِ قرآں ہوا
جان وہ نقاش ہوا در جہاں
ہووے وہ عطار و طبیب و حکیم
دانت کو دیکھا سو سفیرِ شہاں
ہووے وہی شخص مجاہد یہاں
صاحبِ شمشیر ہوا وہ بشر
ہو یہاں صراف وہ اے نیکخو
ہووے وہ رنگریز جہاں میں یقیں
راقم و کاتب وہ ہوا در جہاں
مجتہد و عالمِ دیں وہ ہوا

سینے کے ہی عرق سے اِسکے اے یار
عرق سے کانوں کے کیا نے نمود
پاؤں کے بھی عرق سے اُسکے یقیں
پھر کہا اللہ نے طاؤس کو
اور پس و پیش و یمین و یسار
حضرت عثمان و علی ولی
بعد یہ مدت کے رسولوں کے نور
پس اسی انوار سے ارواح سب
بعد بنایا وہ خدائے مجیب
صورتِ اصلی کو پیمبر کے رب
اور بلاشبہ وہ روحیں تمام
پس یہ ہوا حکم اُن ارواح پہ
اور پیشانی کو جو دیکھا خبیر
کان جو دیکھا سو سنے نیک بات
جس نے دو رخسار کو دیکھا وہاں
اور لبِ اطہر کو جو دیکھا خبیر
حلقِ مبارک پہ نظر جو کیا
گردنِ اطہر پہ نظر جس نے کی
سیدھے جو مونڈھے کو ہی دیکھا وہاں
دیکھا دونوں ہاتھ کو جو اے سلیم
پشتِ پدِ چپ کو جو دیکھا رذیل
پیٹھ چپ و راست کی انگلیاں کی جو
پشتِ مبارک پہ نظر جو کیا

پیدا کیا حضرتِ پروردگار
جانئے ارواحِ مجوس و یہود
شرق سے تا غرب ہوئی ہے زمیں
دیکھئے کیا ہے یہ ترے روبرو
نور نظر آئے ہیں اس کو چہار
اُن پہ ہو رضوان بہ سر و جلی
نورِ محمد سے لئے سب ظہور
ہو گئے مخلوق بہ فرمانِ رب
سرخ ہے قندیلِ عقیق اک عجب
جیسی تھی دنیا میں بنایا ہے رب
گرد وہ صورت کے تھی پھرنے تمام
صورتِ نبوی پہ کر و اب نظر
ہووے جہاں بیچ وہ عادل امیر
اور قبول اس کو کرے صدق سے
عاقل و محسن وہ ہوا در جہاں
ہووے وہ مردِ دل سے حسین و زیر
وہ یہاں واعظ یا مؤذن ہوا
پیشہ تجارت کا کرے سے وہی
ہاں وہ لگاتا ہے یہاں سنگیاں
ہووے وہ دنیا میں سخی اور کریم
ہووے وہ دنیا میں لئیم اور بخیل
دیکھا سو وہ درزی و لوہار ہو
شرع کی تعظیم وہ ادا کرے بجا

اور وہ محکوم رہے شرع کا
جو کہ دو زانو کو ہے دیکھا وہاں
دیکھ کے جو پھیر لئے منہ وہاں
تھی جو دقائق کی حدیث اے میاں
اور جو تفسیر ہے بحر العلوم
رازی کی تھی مرصاد میں اے باصفا
واسطے اس نور کے بارہ حجاب
منت و رحمت و سعادت کا بھی
اور نبوت کا تھا پردہ نہم
اور ہر اک پردہ میں بارہ ہزار
جب یہ حجابوں سے وہ نورِ شریف
بحر سمجھ پہلی شفاعت کی تھی
اور تھی دریائے یقیں ساتویں
بحرِ شفاعت میں برس ایک ہزار
یونہی وہ ہر بحر میں مولا کی یاد
ذکر تھا ہر بحر میں اس کا جدا
سات زمیں اور سات آسماں
اور بنایا ہے خدا نے انام
تیسرا ایمان کا تھا اے میاں
ایسے ہی تھے اور مقام اے خبیر
گزرا تھا جونسے وہ حبیب باصواب
تو ہے مرا خالق و پروردگار
خوب تونے بھیجا تھا مجھے لاکلام

پہلو کو دیکھا سو وہ غازی ہوا
راکع و ساجد ہوا وہ در جہاں
وہ تو یہود اور نصارا ہیں عیاں
ترجمہ اسکا ہوا آخر یہاں
جس میں اشارات کا آیا ہے فہوم
نقل ہی دیکھ روایت کیا
حق نے بنایا یہی اے باصواب
پردہ ششم تھا کرامت کا بھی
پردہ تھا رفعت کا مقرر دہم
سال تلک نورِ نبی کو اے یار
آیا ہے باہر بظہورِ لطیف
بحر نصیحت کی بھی تھی دوسری
حلم کی دریا تھی سمجھ آٹھویں
نور وہ تھا ذاکرِ پروردگار
کرتا تھا اک الف برس تک زیاد
ہر جگہ اک اسم تھا اللہ کا
جتنا بڑا انکا ہے مقدار جاں
نور کے اس فرش پہ تھا مقصد مقام
اور تھا اسلام کا چوتھا تو جاں
اور تھا محبت کا مقامِ اخیر
درگہِ مولیٰ سے یہ آیا خطاب
تو مرا رزاق ہے بہتر جہاں
اب تو عبادت میں مری کر قیام

اور جو دیکھا ہے مبارک شکم
پاؤں کو دیکھا سو شکاری ہوا
اور جو نظر اس پہ کیا ہی نہیں

زہد و قناعت میں رکھا وہ قدم
تلوے کو دیکھا سو وہ ماشی ہوا (چلنے والا ۱۲)
دعویٰ خدائی کا کیا وہ لعین

روایت

عالمِ علامہ دینِ متیں
آگے گئی لاکھ برس کے خدا
پہلا جو پردہ تھا وہ قدرت کا تھا
منزلتِ پاک کا تھا ساتواں
پردہ تھا ہیبت کا سمجھ گیارہواں
ایسی ہی تسبیح میں حق نے رکھا
اس کو یہ دس بحر میں ربِ کریم
شکر کی اور صبر و سخاوت کی بھی
اور قناعت کی تھی دریا نہم
بحرِ نصیحت میں بھی دو الف سال
تاکہ یہ دریائے محبت اے یار
گوشۂ دریائے دہم پر خدا
ان کے تھا ہفتاد برابر عیاں
پہلا مقام اس میں تھا توحید کا
خوف کا تھا اور رجا کا مقام
نورِ شریفِ نبوی نے قیام
کہ اے مرے نورِ حبیبِ کریم
تو ہی جلاوے تو ہی مارے مجھے
کیونکہ یہ پہچانت کی نشانی عظیم

اس میں روایت یہ لکھا نجم دیں (عمر نسفی ۱۲)
نورِ پیمبر کو جو پیدا کیا
پردۂ عظمت تھا سمجھ دوسرا
اور ہدایت کا تھا بس آٹھواں
پردہ شفاعت کا بھی تھا بارہواں
ہر جگہ تسبیح تھی اس کی جدا
بخشا ہے غواصی بلطفِ عمیم
اور یہ ششم تھی انابت کی بھی
اور محبت کی تھی دریا دہم
ذکرِ خدا کا تھا اسے اشتغال
ذکر کیا حق کا برس دس ہزار
فرش ہی اک نور کا بچھوا دیا
نور کے اس فرش کا اندازہ جاں
معرفتِ حق کا بھی تھا دوسرا
شکر کا اور صبر کا اے نیکنام
الف برس تک ہی کیا ہر مقام
کون ہوں میں تب وہ کہا اے رحیم
حکم یہ تب حق سے ہے آیا اسے
شغلِ عبادت ہے بوجہِ صمیم

نور محمدی کے حجاب

نور کی غواصی دس دریاؤں میں

مقامات نور مقدس

نبوت نور محمدی عبادت میں

سنتے ہی یہ حکم وہ نورِ نبیؐ — جلد عبادت میں کھڑا ہے تبھی
نور کا اک اپنے ہے پرتو خدا — ڈالا ہے اس نور پہ اے باصفا
حق کی وہ سجدے پہ ہوئی نظرِ خاص — قرب سے پایا ہے وہ تب اختصاص
بر شہِ کونین محمدؐ نبی — آئی کی سب امتِ اکرم پہ بھی
نور سے ایک دوسری خلعت خدا — فضل سے پھر اسکو عنایت کیا
پس اسی سجدے کے بدل با نیاز — فرض ہوئی ظہر کی بیشک نماز
خلعت نور اس کو دیا پھر خدا — شکر کا اک سجدہ وہ لایا بجا
ملتی تھی اک خلعتِ نورِ الٰہی میں — کرتا تھا ایک سجدہ وہ حق کے تئیں
پھر وہ کیا پنج سجود نیاز — فرض ہوئیں امتی پہ پانچوں نماز
بس وہ پڑھا ایک دوگانہ نماز — ہمیں اسے گزری ہے مدت دراز
اور برس ایک ہزار اے ہمام — گزرے ہیں بے شبہ اسے در قیام
اور برس ایک ہزار اے میاں — قومہ کے اندر وہ گزارا ہے جاں
رکعتِ دوم بھی وہ بہرِ خدا — جانئے ایسا ہی کیا ہے ادا
اور تقییں اس کو بہر دو سلام — گزرے ہیں دو الف برس اے ہمام
کہ تو تقیں اے مرے نورِ نبیؐ — اچھی عبادت یہ کیا ہے مری
علم جو یہ مجھ کو دیا اے خدا — کہ مجھے دنیا میں کرے مقتدا
اور اس ارکان ہی نو لے کارساز — فرض کرے پانچ جو اُن پر نماز
یعنے جو آداب و سنن اس کے ہو — گر نہ ادا اچھی طرح اُن سے ہو
تب یہ خطاب آیا ز درگاہِ رب — بات یہ بہتر ہی کیا تو طلب
نورِ نبیؐ نے یہ عنایاتِ رب — دیکھ کے کی فرحت و وجد و طرب
اس سے وہ اک قطرے پہ کرکے نظر — اس کے ہی دس قسم کیا دادگر
کافلِ ارزاق کو دوسرے سے جاں — اور سرافیلؑ کو تیسرے سے جاں
عرشِ معلا کے جو ہیں حاملاں — پانچویں حصہ سے کیا ان کو جاں

پیشِ خدا تھا بہ قیام آشکار — سال اسے گزرے ہیں ستر ہزار
نورِ محمدؐ نے یہ شکرِ خدا — سجدہ تحیت کا کیا اک ادا
پس اسی سجدے کے بدل کا ہے ساز — فرض کیا صبح کی بیشک نماز
پھر اسی مدت تلک اے نیکنام — نورِ معظم وہ کیا ہے قیام
شکر میں پھر اس کے خدا کے تئیں — دوسرا سجدہ وہ کیا ہے وہیں
اور کیا ہے وہ قیامِ دگر — مدت ہفتاد ہزار اے پسر
کرتا تھا ہر بار وہ یونہی قیام — مدتِ مذکور تلک لا کلام
خلعتِ نور ایسے ہی پروردگار — اسکو عنایت ہے کیا پانچ بار
لطف سے اس نورِ معظم کو تب — ایک دوگانے کا کیا حکم رب
پہلی ہی تکبیر میں اے کامگار — اسکے تئیں گزرے برس یک ہزار
اور ہزار ایک برس در رکوع — ہے وہ گزارا بہ خضوع و خشوع
جلسے میں ہر سجدے میں ایک یک ہزار — سال اسے گزرے ہیں تب در شمار
اور تشہد میں بھی اک الف سال — گزرے ہیں اس نور کو بے قیل و قال
جب وہ فراغت سے ہوا کامیاب — درگہِ مولیٰ سے یہ آیا خطاب
چاہ جو چاہتا ہے تو مجھ سے اب — نورِ نبیؐ نے یہ کیا عرض تب
اور تو یک قوم کو سرو عیاں — تابعاں میرے بھی کریگا وہاں
از رہِ بشریت اے ربِ غفور — ان سے اگر اس میں ہو سہو و قصور
میں نے عرض اس کا سے کہ کے نماز — چاہتا ہوں بخشش کا انہیں برگ و ساز
میں نے پسند اسکو کیا اے رسولؐ — اور کیا عرض کو تیری قبول
اس سے وہیں نور کے قطرات پاک — ٹپکے ہیں از حکمِ خدا ایک لاک
پس اسی اک قسم سے ربّ العلا — حضرتِ جبرئیلؑ کو پیدا کیا
اور ملک الموت کو ربِ ودود — قسمِ چہارم سے دیا ہے وجود
حصہ ششم ہی سے رضوان کو — ساتویں سے عرش کے سکان کو

آٹھویں سے درود دل اے نیک نام / نویں سے ہے راس ہدیٰ لاکلام
اس کے بھی دس قسم کیا ہے یقیں / ایک سے بنوایا ہے عرش بریں (اصل ہدایت ۱۲)
حصۂ پنجم سے بہشت اے میاں / ششم و ہفتم سے مہر و مہ جہاں
حصۂ ہشتم سے بنایا ہے رب / آٹھ خلیفوں کو بھی رضواں کے تب
حصۂ دہم سے وہ بروجہ نیک / جوہرِ تشنندہ بنایا ہے ایک
اس کی تھی جوڑائی بھی ایسی قدر / بعد وہ جوہر پہ کیا ایک نظر
منتشر جب اس سے ہوئی دریا بھی (پراگندہ پھیلی ہوئی ۱۲) / پھر وہ لگے مارنے امواج بھی
پھر وہیں بارے میں ہو آیا قرار / آب پر آتش ہوئی غالب اے یار
بعد اسی کف سے خدا نے ستیں / جانیے موجود کیا یہ زمیں
اور منتر اکمل ہوئیں امواج جب / اس سے بنائے ہیں پہاڑوں کو سب
سنگ میں آہن کا ہوا احاطہ اک (لوہا ۱۲) / اس سے فروزاں ہوئی بے شبہ آگ
سات طبق پھر یہ زمیں کے کیا / خلق ہر اک طبقے میں رکھا جدا
اور تصرف میں ہی جنوں کے تب / دی ہے خدا نے یہ زمیں جا سب
جو ہے زمیں ساتویں اے با خبر / نیچے بنایا ہے اُسی کے سقر
نورِ پیمبر کو ہوا حکم رب / ساق پہ یا عرش کے وہ آوے اب
کرتا تھا تسبیح خدا شاد شاد / اور اُسے تہلیل سے کرتا تھا یاد
کرسی پہ لیس آنکے پنج الف سال / پھر وہ درخشاں تھا بنور جمال
آیا ہے فرمان یہ جبرئیل کو / کافلِ ارزاق و اسرافیل کو
یعنی مدینے میں بلا غم گماں / قبر پیمبر کی بنیگی جہاں
حکم ملائک کو ہوا ہے یہ جب / آئے ہیں وہ جلد مدینے کو تب
شکر بجالائی بہت خوش ہوئی / شوق تمنا سے وہیں بیٹھ گئی
حضرت جبریل یہیں ان خاک سے / لیگیا مقدار یہ مثقال کے
لیجئے کافور دار جناں / مشک بھی جنت کا لے اور زعفراں

حصۂ دہم کے اُپر پھر خدا / اپنی ہی قدرت کی نظر اک کیا
دوسرے سے کرسی کو اے محترم / تیسرے جو تھے سے ہی لوح و قلم
آٹھویں حصے سے سمجھ لاکلام / حق نے بنایا ہے ستارے تمام
اور خلیفے کے ہر اک تابعدار / پیدا فرشتے ہوئے اَسّی ہزار
اس کی درازی کی نسبت بھی جاں / راہ برس چار ہزار اے میاں
جلد وہ جوہر کو ہوا اضطراب / آدھے سے آتش ہوئے آدھے سے آب
اور اُس امواج کی حرکات سے / پانی ہے بہت زور سے بہنے لگے
آب وہ پھر جوش ہی کرنے لگا / ایک کف اس پانی پہ ظاہر ہوا
کف سے بخار ایک چڑھا بعد ازاں (دھواں ۱۲) / اس سے ہی پیدا ہوا یہ آسماں
برق درخشاں ہوئی عزت کی ایک / اس سے معادن ہوئے پیدا اے نیک (جمع معدن کی کانیں ۱۲)
مادۂ دوزخ کا اسی سے بنا / پھیلا دیا پھر یہ زمیں کو خدا
اور اسی آگ کے شعلات سے / پیدا کیا فوجوں کو جنات کے
چرخ پہ بھی ساتویں اے با صفا / جنتِ ماویٰ کو بنایا خدا
شمس و قمر اور ستارے بھی سب / اور کیا پیدا خدا روز و شب
عرش کے اس ساق پہ ہفت الف سال (سات ہزار ۱۲) / پس وہ چمکتا رہا بے قیل و قال
لوح پہ پھر آن کے وہ آشکار / اس پہ چمکتا تھا برس پنج ہزار
کرتا تھا تسبیح خدا بار بار / بعد ازیں از درگہ پروردگار
چرخ سے دنیا میں کرو تم نزول / جائیو بر موضعِ قبرِ رسول
لاکے اسی جا سے خاک شریف / جسم نبی اس سے بناویں لطیف
حکم یہ پہنچا ہے زمیں کے تئیں / جبکہ بشارت یہ سنی ہے تئیں
اب کی ہے کچھ خاک وہاں با امید / اور تھی وہ کافور کے مانند سفید
حکم یہ جبریل امیں کو ہوا / جلد تو اب جنتِ ماویٰ میں جا
ماء معیں لیجیے اور سلسبیل / سنبل و تسنیم کا آبِ جلیل

خاکِ معظم سے یہ جبرئیل ملا　　دیکھئے ترتیب اسے باصفا
حق نے کہا اس کو ای روح الامیں　　بوجہ رکافورِ بہشتِ بریں
اور مبارک رگ و پے اس کے کہاں　　جان بناؤنگا میں از زعفراں
اور بناؤنگا میں از سلسبیل　　احمدِ مرسل کے سبھی یال و قیل
خلق کا سب اسکو بناؤں شفیع　　دونگا اسے عزت و شانِ رفیع
مادۂ دُرِّ وجودِ شریف　　جب ہوا تیار لطیف و نظیف
جونکہ ہوا حکمِ خدائے جلیل　　غوطہ دیا یونہی اسے جبرئیل
پھیر دیئے اطباقِ سمٰوات پر　　اور ملائک پہ بھی کر جلوہ گر
اور ندا کر کہ ہے یہ باصفا　　طینتِ فرخندہ حبیبِ خدا
اور وہی مشہور ہے فی الاولیں　　اور وہی مذکور ہے فی الآخریں
عرشِ بریں سے اسے لٹکا دیا　　اس کو مقرِ نورِ نبی کا کیا
حق نے جب آدم کو ہے پیدا کیا　　ایک گڑھا اسکی پیشانی پہ تھا
مختلف ایسے ہی روایات نور　　آئی ہیں بے شبہ کتب میں وفور
کہ شۂ کونین محمد رسول　　خلقتِ عالم کا ہے اصلِ اصول
ہے وہی اشیائے جہاں کا سبب　　ہستیٔ این کون و مکاں کا سبب
انہی سے ہی مقصود وہی شاہِ دیں　　سب یہ طفیلی ہیں انہی کے یقیں
سلسلۂ خلقتِ اکوان پر　　جب تو تامل سے کریگا نظر
آہ کسے علمِ سیر کا ہے شوق　　کون یہ باتوں ہی اٹھاتا ہے ذوق

عرض کیا حق سے وہیں جبرئیل　　اسمیں ہے کیا حکمت اے ربِ الجلیل
پیدا کرونگا میں بغیرِ گماں　　جسمِ پیمبر کے لئے استخواں
مشک سے بنواؤنگا خونِ شریف　　اور ز سنبل بنے موئے لطیف
اور بناؤں رۂ تکریم سے　　اسکی عبادت کو ہیں تسنیم سے
حضرتِ جبرئیل یہ فرمانِ رب　　ایسی ہی ترتیب دیا اسکو جب
حکم ہوا خلد کے انہار میں　　اس کو کئی سال ملائک غوطہ دیں
اور یہ فرمان ہے آیا وہیں　　اس دُرِ روشن کو اے روح الامیں
بحر و بر و ارض و فلک پر بھی اب　　کیجئے ظاہر اسے عالم پہ سب
حشر میں ہوویگا وہی بالیقیں　　شافعِ افواجِ ہمہ مذنبیں
پس دُرِ روشن کو وہ ربُّ الورا　　نور کی قندیل میں تب اک رکھا
خلقتِ آدم تلک اے باشعور　　یونہی تھی آویزاں وہ قندیلِ نور
اس دُرِ روشن کو رکھ اسمیں وہیں　　اس سے کیا اسکی منور جبیں
لیک روایات یہ سب اے میاں　　متفق اس بات پہ ہیں ہمگناں
ہے ابو الارواح بلاشک وہی　　جوں ابو الاجساد ہے آدم صفی
جو کہ ہوئے عالم ہژدہ ہزار　　اور جو ہوئے نوعِ بشر آشکار
ذکر یہ ترتیب سے تفصیل وار　　گرچہ ہے دشوار برائے ہوشیار
ہوویگا مکشوف یہ رازِ نہاں　　لیکن اب اس فن کے ہیں شائق کہاں
طالبِ احوالِ پیمبر کہاں　　عاشقِ این عشقِ مطہر کہاں

اللہ تعالیٰ حضرت آدم اور سب بنی آدم کی پشت سے ذریت کا نکالنا اور انسے اپنی ربوبیت پر عہد و میثاق لینا

وَإِذْ أَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِيْ آدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَأَشْهَدَهُمْ عَلٰى أَنْفُسِهِمْ (اعراف)

دیتا ہے حق اپنے نبی کو خبر　　اے مرے محبوب تو وہ یاد کر
انکے سب اولاد کو بے اشتباہ　　انکو کیا جانوں پر انکے گواہ
پشتوں سے سارے بنی آدم کے رب　　ذریتیں انکی نکالا ہے جب
پھر کیا حق ذریتوں کو خطاب　　کہ وہ اب اس بات کا دیویں جواب

أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوْا بَلٰى

ذریت کا ظہور دوبارہ اور ربوبیت کا اقرار

کیا میں تمہارا نہیں پروردگار
لفظِ بلیٰ سارے کہے آشکار

حضرتِ آدمؑ کو خدائے کریم
پیدا کیا جبکہ بلطفِ عمیم

حضرتِ آدمؑ نے کہا تو نے رب
پوچھا ترا کون ہے رب بول اب

حضرتِ آدمؑ وہیں سجدہ کئے
عجز و نیاز اپنا ہویدا کئے

کہ ابنِ عباسؓ سے آیا ہے جاں
اور سُدی کی بھی روایت ہے ہاں

ہر برس یکبار بہ حکمِ خدا
کعبے کا حج کرتے تھے آکر ادا

تھے وہ صفیؑ خواب کی حالت میں جب
پشت پہ حق انکے رکھا ہاتھ تب

یعنے سب اولاد بھی اُن کی یقیں
ہووے گی دنیا میں جو تا یومِ دیں

داہنے بازو کے تھے اُجلے تمام
اور سیہ بائیں طرف کے تمام

پیدا ہوں دنیا میں وہ جس طرح پر
جد سے پدر اور پدر سے پسر

کیا میں تمہارا نہیں پروردگار
لفظِ بلیٰ سارے کہے اک بار

جیسا کہ فرمایا ہے ربِ کریم
آیتِ قرآن میں یہ لے فہیم

صاحبِ تفسیرِ معالم سن اب
لایا روایت کہ کہا اُن کو رب

ایک تمہارا ہوں میں پروردگار
رب نہیں دُوسرا تمہیں ستر و جہار

شرک کرے جو شخص کوئی میرے ساتھ
اور نہ ایماں پہ کریگا ثبات

اور رسولوں کو مرے باشرف
بھیجونگا دنیا میں تمہارے طرف

تم پہ کتابیں مری پاویں نزول
پس کرو تم دولتِ ایماں حصول

یعنے کہے ہاں تو ہمارا ہے رب
ہم ترے بندے ہیں بلاشبہ سب

آیا ہے تب درگہِ حق سے خطاب
پیدا کیا کون تجھے کہہ شتاب

بولے مرا رب ہے تو اے دادگر
حق نے کہا پس تو مجھے سجدہ کر

اور ہو ذریتِ آدمؑ سے رب
عہد لیا اس کا بیان سن تو اب

حضرتِ آدمؑ کو زِ خلدِ بریں
بھیجا ہے جب حق نے بروئے زمیں

ایسا ہی اکبار وہ کر حج ادا
وادیٔ نعمان میں لیٹے ہیں آ

لگتے ہی اللہ کی قدرت کا ہاتھ
ہو گئے پیدا وہیں سب ذریات

مورچۂ خُرد کے مانند تب
ہو گئے ظاہر وہ بلاشبہ سب

حق نے دیا نطق و حواس و شعور
پھر ہوا ترتیب سے انکا ظہور

پس ہے لیا عہد انہوں سے خدا
یعنے خطاب انکو ہے ایسا کیا

عہد کیا نیکوں نے فرحت کیسات
اور بدوں نے بھی کراہت کیسات

وَلَهٗ اَسْلَمَ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّكَرْهًا (آل عمران)

جانو اے بندو کہ میرے سوا
اور کوئی معبود نہیں دوسرا

پس مرے ساتھ کسی کو شریک
تم کرو توحید پہ ہی رہیو ٹھیک

دونگا میں سخت اسکو عذابِ الیم
ڈالونگا مشرک کو بہ نارِ جحیم

عہد مرا اے مرے پیغمبراں
یاد دلاوینگے تمہیں جا و دا

جب وہ سنے حکمِ خدائے انام
ایسی شہادت وہ دیے ہیں تمام

شَهِدْنَا اَنَّكَ رَبُّنَا وَاِلٰهُنَا لَا رَبَّ لَنَا غَيْرُكَ

پس لیا اثبات یہ پروردگار
سب بنی آدم سے ہے عہد و قرار

تا کہیں انکار اس اقرار کا
وہ نہ کریں آہ بروزِ جزا

حضرتِ آدمؑ ہوئے بیدار جب
دیکھے ہیں پس سیدھے طرف اپنے تب

پوچھے ہیں یہ کون اے روح الامیں
بولے یہ اصحابِ یمیں ہیں یقیں

ہووینگے پیدا یہ تری نسل سے
شاخ اُگیں گے یہ تری اصل سے

حکم فرشتوں کو کیا اپنے رب
تم رہو بے شبہ گواہ اس پہ اب

پس انہیں قائم کیا دو قسم کر
حضرتِ آدمؑ کے چپ و راست پر

لوگ تھے نورانی بہت باشرف
اور تھے جبریل کھڑے اس طرف

سارے مقرب ہیں یہ اللہ کے
سارے یہ مقبول ہیں درگاہ کے

ایسے میں آئی یہ ندا غیب سے
حق کے وہیں درگہِ لاریب سے

هٰؤُلَاۤءِ فِي الْجَنَّةِ وَلَا أُبَالِي

یعنی بہشتی ہیں یہ بندے یقیں
پوچھتے ہیں جبرئیل سے رب انکا حال

کچھ مجھے پروا نہیں پروا نہیں
اسنے خبر دی یہ ہیں اہل شمال

بائیں طرف دیکھا ہے آدم نے جب
دور ہیں یہ رحمتِ حق سے سدا

لوگ تھے ظلمانی بری شکل سب
ایسے میں درگاہ سے آئی ندا

هٰؤُلَاۤءِ فِي النَّارِ وَلَا أُبَالِي

یعنی یہ ہیں اہل سقر بے گماں
سارے رسولوں سے مقدم مگر
کس نے کیا بولے ہے پیدا تجھے
حق نے کہا ہیں تو مجھے کر سجود
حکم فرشتوں کو خدا نے کیا
حکم ہوا ہاتھ رکھ اس سنگ پر

کچھ مجھے پروا نہیں سرّ دعیاں
احمدِ مرسل تھے شہِ بحر و بر
بولے تو ہی پیدا کیا ہے مجھے
سجدہ کئے پھر کہا ربّ الودود
خلد سے وہ سنگ لے آویں اُٹھا
ہاتھ تب اُس پر رکھے خیر البشر

نقل ہے آدم کی یقیں پشت سے
کہتے ہیں درگاہ سے حق کے خطاب
پوچھا ہے پھر کون ہے کہہ رب ترا
لیتا ہوں میں تیرے سے عہد و قرار
کہ جو ہے اب کعبہ کی دیوار میں
سو اسی میثاق سے اللہ نے

پہلے جو نکلے وہ رسولاں ہی تھے
آیا ہے حضرت کو یہیں با صواب
عرض کئے تو ہی ہے بس ربِ مرا
پہلے بلیٰ آپ کہے آشکار
اور حجرِ اسود اسی کو کہیں
دی خبر اس آیت قرآن سے

وَإِذْ أَخَذْنَا مِنَ النَّبِيِّينَ مِيثَاقَهُمْ وَمِنْكَ وَمِنْ نُوحٍ وَإِبْرَاهِيمَ وَمُوسَىٰ وَعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ

یعنی یہ فرماتا ہے حضرت کو رب
کہ کریں اللہ کی وہ بندگی
جب ہیں اُولو العزم وہ پیغمبراں
اور کیا انکو بھی مسلم سجود
اُن میں نظر آتے تھے پیغمبراں
دوسرے پیغامبرانِ کرام
حشر تلک جتنے کہ ہوں مومنیں
حق کہا نیکوں کو یہ ہیں جنتی
خلد سے جب لائے حجر کو وہاں
اسکی وہاں ہیں وہی حجت رکھے
آئی صحیح ایک حدیث ایسی
حق میں انھوں کے یہ حضورِ خدا

ہم نے لیا عہد رسولوں سے سب
خلق کو بلوائیں اسی پر سبھی
اسلئے تخصیص یہ اُنکی ہے عیاں
سجدہ کئے سارے بحکمِ ودود
مثلِ مصابیح و چراغ اے میاں
ماہ و ستاروں سے تھے روشن تمام
چہرے سفید انکے تھے روشن یقیں
بولا بدوں کو یہ ہیں سب دوزخی
اسکے تھے اس روز دو چشم و دہاں
اور اُسے حکم تب ایسا کئے
حشر کے میداں میں یقیں وہ حجر
شاہدی بے شبہ وہ آدیوےگا

تیرے سے اور نوح و براہیم سے
ایک نبی دوسرے نبی کی مدام
پہلے لیا عہد وہ حضرت سے سب
اور وہ ذریتِ آدم کو رب
دوسری روایت میں ہے اے باصواب
شمع کے مانند علما تھے عیاں
اور جو ہیں کفارِ ضلیل و تباہ
نقل ہے ذریتِ آدم سے سب
حکم ہوا اس کو کہ منہ کھول اب
عہد یہ دنیا میں وفا جو کرے
دیکھکے پہچانیگا اُن کے تئیں
اپنے کرم سے وہ خدائے مجیب

موسیٰ و عیسیٰ سے بھی ہم لے چکے
دیویں بشارت کریں تصدیق تام
بعد لیا عہد رسولوں سے سب
پشت سے سب اُنکے نکالا ہے جب
نور تھا حضرت کا ہی جوں آفتاب
زاہد و عابد تھے چراغوں سے عیاں
تھے وہ بُری شکل کے سب رو سیاہ
عہد ہے اس روز لیا جبکہ رب
کھولا ہے منہ جلد حجر اپنا تب
حشر کے دن اسکی گواہی تو دے
آپ کو بوسہ دے جو مومنیں
کیجیے ہمیں حج و زیارت نصیب

چارۂ ما ساز کہ بے یاوریم	گر تو برانی بکہ رو آوریم	بیش تو گر بے سرو پا آمدیم	ہم بہ اُمید تو خدا آمدیم

لمعۂ عہد و میثاقِ خلّاقِ علی الاطلاق کا تمام انبیا سے اس سیّدِ الفس و آفاق کی رسالت و نصرت و تبعیّت پر

لکھتا ہے اسطرح مواہب میں دیکھ　　اور مدارج میں بھی بروجہ نیک
اور سب اربابِ رسالت کے نور　　نور سے اس شاہؐ کے پائے ظہور
نورِ نبیؐ ایک نظر کرتے ہی　　ڈھپ گئے انوارِ رسلؑ وہ سبھی
حق نے جواب اُن کے تئیں یہ دیا　　نور ہے یہ سیّدِ کونین کا
اس پہ تم ایمان اگر لائیں گے　　درجہ نبوت کا یقیں پائینگے

آیا ہے اخبار میں اے باصفا　　نورِ نبیؐ جبکہ ہے پیدا ہوا
حکم ہوا شاہ کے تب نور پر　　تاکرے انوارِ رُسُل پر نظر
عرض کئے سب کہ اے ربّ الغفور　　ڈھانپ لیا ہمکو یہ کس کا ہے نور
جانیو تم اس کا محمدؐ ہے نام　　ہے وہی محبوب مرا لاکلام
بولے وہ سب لائے ہم ایماں اے رب　　اس پہ بھی اور اسکی رسالت پہ اب

جیسا کہ اس آیتِ قرآں میں　　حق نے وہی ارشاد کیا دیکھ لیں

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰہُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ

یعنی کہا اے مرے پیغامبرؐ　　اے مرے محبوب اے خیر البشرؐ
کہتے ہیں جب عہد رسولوں سے لیں　　اسمیں شریک انکی ہیں سب اُمتیں

جبکہ خدا نے زہمہ انبیاؑ　　عہد یہ ہی باب میں تیرے کیا
عہد کا مضمون یہی تھا وہ جاں　　کرتا ہے اللہ خود اس کا بیاں

لَمَآ اٰتَیْتُکُمْ مِّنْ کِتٰبٍ وَّحِکْمَۃٍ

جو کہ اُتارونگا میں تم پر کتاب　　کھولونگا پھر تم پہ میں حکمت کا باب
یعنی کتابیں جو تمہیں دیونگا　　فہم بھی اس کا میں کرونگا عطا

ثُمَّ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَکُمْ

آویگا پھر ایک رسولِ کریم　　تم پہ بصد عزت و شانِ عظیم
اور وہ پیغمبرِ آخر زماں　　شاہِ رسلؑ خاتمِ پیغمبراں
انکو وہ سچ کر سبھی بتلائیگا　　راستی اُن سب کی وہ دکھلائیگا
جونکہ علانیہ یہودانِ خام　　حضرتِ عیسیٰؑ کے ہو دشمن تمام
جب ہوا مبعوث وہ شاہِ خیارؐ　　رد وہ یہودوں کا کیا آشکار
اور نصاریٰ و یہودِ لعیں　　ہوگئے جب منکرِ آں شاہِ دیںؐ
آپنی رسالت کا کیا ہے ثبوت　　اُن سے نہ بن آیا بغیرِ ثبوت

یعنی وہ بیشک ہے محمدؐ رسول　　جسکو کئے خلق سے ہم سب قبول
سچ انہیں بتلائیگا بس بے ہراس　　جو کہ بلا شبہ تمہارے ہو پاس
اسکا جو انکار کریں کافراں　　رد انہیں کردیویگا وہ بیگماں
اسکی نبوّت کے وہ منکر ہوے　　اور وہ انجیل کو جھٹلا دیئے
اسکی نبوّت بھی وہ ثابت کیا　　اور مُصدّق ہوا انجیل کا
دیکھئے انجیل و توراۃ سے　　موسیٰؑ و عیسیٰؑ کی بشارات سے
بولا غرض حق نے رسولوں سے سب　　پاس تمہارے وہ نبیؐ آئے جب

لَتُؤْمِنُنَّ بِہٖ وَلَتَنْصُرُنَّہٗ

لائیو ایمان تم اُس پر ضرور — اُسکی نہ نصرت میں بھی لاؤ قصور
ورنہ صفات اسکی بیاں کیجیو — اس سے امم کو بھی نشاں دیجیو
آئے زمانے میں تمہارے اگر — تن سے کرو اُس کی مدد بیشتر
تاکہ محمدؐ پہ وہ ایمان لائیں — اسکی اعانت سے سعادات پائیں

قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِىْ قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا

بعد یہ میثاق کے ربّ الورا — سارے وہ پیغامبروں سے کہا
کہ کریں اس عہد کو میرے وفا — اسکو دل و جان سے لائیں بجا
کیا کئے اس بات پہ تم سب قرار — عہد کئے پھر سے کیا استوار
عرض کئے ہیں وہیں سارے رسولؑ — کہ کئے ہم حکم کو تیرے قبول
اور کئے ہم سبھی عہد و قرار — اور یہ پیمان کئے استوار

قَالَ فَاشْهَدُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ (آلِ عمران)

حق نے فرشتوں کو کیا حکم تب — جا بیقیں شاہد رہو تم اِس پہ سب
اور میں بھی ہوں خالقِ کُل کائنات — میں بھی گواہوں سے تمہاری ہوں ساتھ
صاحبِ تفسیر معالم یقیں — نقل کیا ہے تو سمجھ لے امیں
اور نہیں لایا ہے ذکرِ امم — وجہ بھی اسکا ہے اے محترم
جبکہ رسولوں سے یہ میثاق لیں — ہمیں شریک انکی ہوئیں امتیں
احمدِ مرسل کی بشارت دیئے — اور یہ اقرار بھی اُن سے لیے
آپ ہیں پس سرورِ کُل سروراں — سرورِ پیغمبر پیغمبراں
اور شبِ معراج بھی ظاہر ہوا — کہ وہ رسولوںؑ کی امامت کیا
نوحؑ و براہیمؑ کے یا وقت پر — موسیٰؑ و عیسیٰؑ کے بھی وقت اگر
لاویں وہ حضرت پہ ہی ایمان سب — اور مدد آپ کو دیں روز و شب
ہر دو جہاں پرتوِ نورِ ویست — کون و مکاں بہرِ ظہورِ ویست

یا وہ رسلؑ پر ہوا حکمِ اِلٰہ — ایک و گر پر رہو تم سب گواہ
حضرتِ عبداللہ بن عباس سے — یعنی بن العم شہِ ناس سے
باب میں اِس عہد کے ربّ العلا — ذکرِ رسلؑ پر ہی کیا اکتفا
عہد جو متنوع ہے لیں پس یقیں — مشترک اس عہد میں ہوں تابعین
اور اسی تفسیر میں ہے اے ہمام — اپنے امم کو بھی رسولاںؑ تمام
کہ کریں تصدیق وہ حضرتکی سب — آپکی تائید کریں روز و شب
ہووے عیاں امر یہ روزِ جزا — زیرِ لوا شہؐ کے ہوں سب انبیاؑ
لاتے تو تشریف وہ خیر البشرؐ — حضرتِ آدمؑ کے زمانے میں گر
فرض رسولوںؑ پہ یہ ہوتا تمام — انکی اُمم پر بھی یقیں لاکلام
چشم کشا نورِ محمدؐ ببیں — قاعدۂ دولتِ سرمد ببیں
نورِ نبیؐ لمعۂ نورِ خدا است — لمعۂ ہر نور ازو کے جدا است

نورِ خدا ظاہر ازیں نور شد — ماتمِ ہر طالب ازیں سور شد

نورِ دوم سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خلقتِ جسمِ شریف وعنصرِ لطیف کے بیان میں

جسم کی تخلیق کا شہؐ کے بیاں — روضۂ احباب میں لایا جہاں
مرقدِ اشرف سے لیا تھوڑی خاک — اور ملا اُس کو بہ آبِ نورِ پاک
نہروں میں جنت کے اسے غوطہ دے — کر دیا سب خلق پہ ظاہر اسے
دیکھ تو اس طرح لکھا ہے یہیں — حکم سے جب حق کے وہ روح الامیں
آب سے تسنیم کے تخمیر کی — شکل وہ تب اک دُرِ بیضا کی لی
خلق بھی تا اسے پہچان لیں — آگے ہی آدمؑ کے اُسے جان لیں

خلق کو سب اسکی پہچانت ہوئی ارض و سموات میں شہرت ہوئی
اور لکھا بر سرِ عرش اُس کا نام نام کے ساتھ اپنے خدائے انام
پھر کے ہوا حکمِ خدائے مِنن سونپیے امانت یہ کسی کے تئیں
سنکے فرشتوں نے یہ سب خلق پر کر دیا اس نور کو بس جلوہ گر
تا اس امانت کے اٹھانے لئے خلق میں سب گر کوئی قابل رہے
رکھے یہ میدانِ طلب وہ قدم لیوے امانت یہ وہی محترم
علوی و سفلی میں و لیکن سبھی قابلیت اس کی کسی کو نہ تھی
ارض و سموات کے عالم تمام عجز کا سر اپنے جھکا لا کلام
اسکے اٹھانے سے کئے ہیں ابا (انکار) کہ نہیں طاقت وہ ہمیں اے خدا
عالمِ اعیان میں مگر اے اہی صورتِ علمیہ آدم وہیں
آپ اٹھانے کو یہ بارِ گراں کھولی اجابت میں سے اپنی زباں
اہلِ اشارات (یعنے اعیان ثابتہ؛ مفسرین ۱۲) اِن آیات سے ہیں اسی معنی پہ اشارہ کئے

اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَاَبَيْنَ اَنْ يَّحْمِلْنَهَا وَاَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا ترجمہ ہم نے دکھائی امانت آسمان کو اور زمین کو اور پہاڑوں کو پھر سب نے قبول نہ کیا کہ اس کو اٹھائیں اور اس سے ڈر گئے اور اٹھا لیا اس کو انسان نے یہ ہے بڑا بے ترس نادان

ف حضرت آدمؑ کے جسد کو خاک سے اور جنات کو آگ سے پیدا کرنا اور فرمانِ الٰہی سے سب ملائکِ کرام آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنا اور ابلیس لعین کا سجدہ نہ کرنے سے اسکو لعنتی کر دینا اور آدم علیہ السلام کو عزت و احترام جنت میں داخل کرنا پھر جنت سے دنیا میں واپس لانا

قالبِ آدمؑ کے بھی آگے خدا آگ سے جب جان کو پیدا کیا
کنیت اسکی ہے ابوالجن پہچان اسکی ہی اولاد ہیں سب جنیاں
جنیان اس جان کی اولاد سے جبکہ زمیں پر ہیں (جنات ۱۲) زیادہ ہوئے
اُن کو کیا حکمِ عبادت خدا ایک شریعت سے مکلف کیا
ایک وہ مدت تلک اے نیکنام تابعِ فرمان رہے صبح و شام
بعد لگے کرنے کو ظلم و فساد خون بھی کرنے کو لگے بد نہاد
خلقتِ جنات سے تب تک اے یار گزرے ثوابت کے تھے دورے چہار
سال ہر اک دورے کی اے باصواب لکھتے ہیں چھتیس (۳۶) ہزار از حساب
دورۂ چارم وہ ہوا جب تمام چاہا سزا اُن کی خدائے انام
ایک جماعت کو ملک کی خدا پہلے سما سے ہی روانہ کیا
بس وہ فرشتے ہیں سزا آ دیے قتل وہ جنوں کو بہت سے کئے
بھاگ گئے اُن سے جو بعضے بچے تھوڑے سے پہاڑوں میں پناہ جا لئے
بعضے تو دریا کے جزائر میں جا رہنے لگے نیکے وہیں آسرا
اور انہیں جنات سے ابلیس تھا علم و عبادت میں تھا سب سے بڑا
ظلم و جفا میں شریک اُنکا تھا بلکہ جماعت سے ہو اُنکے جدا
غار میں اک کوہ کے رہتا تھا جا ذکر و عبادت میں ہی مشغول تھا
اسلئے چھوٹے ہیں مُسے لا کلام اسکا تھا اس وقت عزازیل نام
نام خبیث اسکے ہے تھا باپ کا کہتے ہیں وہ شیر کی صورت پہ تھا
بھیڑیئے کی شکل تھی اسکی ماں نام تھا نبلیث اسی کا پہچاں
الغرض اشرار سے جنوں کے سب روئے زمیں پاک ہوئی ہے یہ جب
اور جو ملک آئے تھے از آسماں حکم یہیں رہنے ہوا انکو جاں
ساتھ ہو ابلیس بھی اُن کے سدا کرنے لگا طاعت و ذکرِ خدا

یعنے آدم کی وہ صورت جو علم الٰہی میں تھی ۱۲

امانت سے یہاں مراد [illegible]

ابلیس کی کثرتِ طاعت

کثرتِ طاعت پہ نظر اسکی کر / چاہیے ملک حق سے کہ اے دادگر
ایسا عبادت میں جو مشغول رہے / چاہیے املاک میں داخل رہے

کرکے قبول انکی دعا کو خدا / پہلے سما تک ہے ترقی دیا
پہلے سما پر وہ گیا جلد تر / باندھا عبادت میں خدا کی کمر

ایسی وہ عبادت کیا سالہا / شہرہ ہوا اسکا ملک میں بڑا
تاکہ ملک چرخِ دوم کے جو تھے / بار گہِ حق میں سفارش کئے

انکی بھی مقبول ہوئی جب دعا / چرخِ دوم پر ہے ملی اُس کو جا
یونہی سنو ساتوں سمٰوات پر / خلد تلک بھی ہوا اس کو گذر

کرتا تھا طاعت وہ کبھی زیر میں / گہ بہ فلک گاہ بہ خلدِ بریں
آخر اسے اپنی عبادات پر / غرّہ یہ پیدا ہوا ابس زشت تر

کہ کوئی اب میرے برابر نہیں / علم و عمل میں مرا ہمسر نہیں
اور یہ سمجھا کہ زمیں پر تمام / اپنا تصرّف ہی رہے بالدّوام

امرِ خلافت کیلئے سازوار / اپنے سوا کوئی نہیں زینہار
وہ نہیں سوچا کہ یہ کبر و غرور / اسکو کرے درگہِ مولا سے دور

کثرتِ طاعات بھی اسکے تمام / تھی وہ سب اس طمع پہ ہی لاکلام
ایسی بُری طمع کے طاعات سے / اور بُرے خطرات سے نیّات سے

ہمکو پناہ دیوے کرم سے خدا / حرمتِ سالارِ اُمم سے سدا
الغرض آدمؑ کو بنانے کا جب / لایا ارادہ ہے دو عالم کا رب

اپنے ملائک پہ ہی ظاہر کیا / جیسا کہ قرآن میں سبق یہ دیا

اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً قَالُوْٓا اَتَجْعَلُ فِیْهَا مَنْ یُّفْسِدُ فِیْهَا وَ یَسْفِكُ الدِّمَآءَ

یعنے بناؤں میں زمیں کے اوپر / ایک خلیفہ کو زِ نوعِ بشر
بولے فرشتے کہ زمیں پر اے رب / السوں کو کیا پیدا انکو کرتا ہے اب

کہ وہ کریں روئے زمیں پر فساد / اور کریں خون اے ربّ العباد
یہ جو فرشتے کہے اے حق شناس / وہ کئے جنات کے اوپر قیاس

وہ نہیں ایراد کے تھا راہ پر / بلکہ یہ مقصود تھا اُن کا مگر
حکمتِ حق ہمیں ہر کیا جان لیں / وجہ خلافت کی بھی پہچان لیں

نَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَ نُقَدِّسُ لَكَ قَالَ اِنِّیْٓ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ (بقرہ)

حضرت آدم کی پیدائش اور ان کو اسماء کی تعلیم

ہم تجھے تسبیح سے کرتے ہیں یاد / ساتھ تری حمد کے بانقیاد
اور تری کرتے ہیں پاکی بیاں / تب کیا ارشاد خدائے جہاں

جانتا ہوں میں جو تم جانتے / اس کی جو حکمت ہے نہ پہچانتے
پس یدِ قدرت سے وہ ربّ العلا / خاک سے آدمؑ کو ہے پیدا کیا

اور گلا بہ سجھ اس خاک کا / کعبۂ اقدس کی جگہ میں ہوا
اور تبھی اُن کی جبیں کو خدا / نورِ محمّد سے درخشاں کیا

اور سب اعضا میں بحکمِ خدا / نورِ مقدس وہ سرایت کیا
اسکی ہی برکت سے خدائے انام / اسکو سکھایا ہے سب اشیا کے نام

جیسا کہ اس آیتِ قرآن میں / حق نے خبر اس سے دیا جا بجا

وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا

یعنے ہے سکھلا دیا آدمؑ کو رب / نام بلا شبہ وہ چیزوں کے سب
جتنی کہ چیزیں ہیں آرض و سما / جانے ہیں وہ نام ہر یک چیز کا

ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَى الْمَلٰٓئِكَةِ فَقَالَ اَنْۢبِـُٔوْنِیْ بِاَسْمَآءِ هٰٓؤُلَآءِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ (بقرہ)

بعد وہ سب چیزوں کو ربّ العلا / سارے ملائک پہ ہے ظاہر کیا
پس کہا مولا نے فرشتوں سے تب / دو خبر ان چیزوں کی ناموں سے اب

دعوے میں تم اپنے ہو سچے اگر / طعن کئے جو کہ خلیفے اوپر
جبکہ ملائک کو نہیں تھی خبر / ناموںسے ان چیزونکے اگہ د والقد
طمع خلافت ہے گر اپنے لئے / علم خلیفے کو تو بس چاہیئے

قَالُوْا سُبْحَانَكَ لَا عِلْمَ لَنَآ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا ۭ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ (بقرہ)

علم نہیں ہم کو مگر اے خدا / علم کرم سے جو ہمیں تو دیا
عرض کئے سارے فرشتے اے رب / پاکی ہے ثابت تجھی عیبوں سے سب
تو ہی ہے تحقیق علیم و حکیم / حکمت و قدرت ہے تری بس عظیم

قَالَ يٰٓاٰدَمُ اَنْۢبِئْهُمْ بِاَسْمَاۗىِٕهِمْ ۚ فَلَمَّآ اَنْۢبَاَهُمْ بِاَسْمَاۗىِٕهِمْ ۙ قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ اِنِّىْٓ اَعْلَمُ غَيْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۙ وَاَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ ؀ (بقرہ)

فضیلتِ علم

حکم کیا حضرتِ آدمؑ کو رب / ناموں سے دے انکے خبر انکو سب
حق نے کہا پس وہ فرشتوں کے تئیں / کیا نہیں بولا تھا تمہارے سے میں
تم جو علانیہ و ظاہر کریں / اپنے دلوں میں بھی جو مخفی رکھیں
جبکہ خلیفہ کا یہ رتبہ بڑا / علم سے تم سب پہ ہی ثابت ہوا
اسکا بس اکرام بجا لاؤ تم / سجدہ تحیّت کا کرو اس کو تم
دیکھئے اب غور سے اے حق شناس / رتبہ ہے کیا علم کا مولا کے پاس
عزت و حرمت ہے بڑی علم کی / شانِ فضیلت ہے بڑی علم کی
ایک شرفِ علم کے باعث ودود / اُنسے ہے آدمؑ کو کرایا سجود
اسلئے عالِم کی فضیلت بڑی / ایسی ہے عابد پہ کہے ہیں نبیؐ
چاہئے طاعات بھی ساتھ علم کے / ورنہ فقط علم ہی کیا نفع دے
الغرض آدمؑ شرفِ علم سے / جبکہ ہیں مسجودِ ملائک ہوئے

فرشتوں کا آدم کو سجدہ کرنا

جبکہ غرض حکم کیا ہے ودود / کہ کریں آدمؑ کو فرشتے سجود
لیک مواہب میں کیا نقل ہے / جعفرِ صادقؓ سے اے فرخندہ پے
کافلِ ارزاق و سرافیل بھی / پھر ملک الموت کیا اے ذکی
پر نہیں ابلیسِ شقی نے کیا / اس لئے وہ کافر و ملعون ہوا
رتبہ فرشتے کا وہ پایا تھا جب / فضل بڑا ہاتھ وہ لایا تھا جب
گاہ عبادت کیلئے بر فلک / جاتا کبھی جنت ماویٰ تلک

دی خبر آدمؑ نے ملائک کو جب / نام سے اُن چیزوں کے بے شبہ سب
ارض و سماوات کے جو ہیں غیوب / جانوں میں اُن سبکو بلا شبہ خوب
وہ سبھی میں جانتا ہوں خوب تر / مجھکو ہے ہر چیز کی بیشک خبر
حق میں تمہارے وہ خلیفہ ہوا / مرشد و استاد کی جا پر ہوا

ف

چیز کوئی علم سے برتر نہیں / کوئی شرف اس کے برابر نہیں
ذکر و عبادت سے خدا کے ملک / خالی نہیں مارے تلک یک پلک
کثرتِ طاعت سے پس آبادِ داد / علم کی بیشک ہے فضیلت زیاد
جیسی فضیلت مری اے مومنو / ایک مرے امتی ادنیٰ پہ ہو
علم کے ہمراہ جو ہووے عمل / اجرِ فراواں کا وہ دیویگا پھل
علم کا رتبہ ہے بڑا جانیو / فضل و شرف علم کا پہچانیو
سارے ملک ارض و سمٰوات کے / حضرتِ آدمؑ کو ہیں سجدہ کئے
پہلے جو آدمؑ کو ہے سجدہ کیا / حضرتِ جبریلؑ ہے اے باصفا
بعد مقرب جو ملک تھے تمام / بعد کئے سجدہ فرشتے تمام
اصل میں تھا گرچہ وہ از جنّیاں / علم و عبادت کے مگر درمیاں
اسکو تھا املاکِ زمیں سے نہا / بلکہ تھا ان سے بھی زیادہ آیار
جو ہیں ملک پہلے سما کے اگر / حکم انہیں ہوتا کسی کام پر

دوڑتا تھا جلد تر آگے وہی　　کرتا تھا سبقت بھی سبھوں سے وہی
جبکہ فرشتوں کا وہ کرتا تھا کام　　رہتا فرشتوں میں زمیں کے مدام
جبکہ نہ وہ تابعِ فرماں ہوا　　غرہ کیا اور تکبر کیا
فضل کاتب کھینچے ہیں اس سے بیاں　　لعنتِ نفریں کا پنائے پلاس
ہانک دیے ساتوں سموات سے　　سارے فضیلت کے مکانات سے
چرخ سے یک بحر میں وہ آگرا　　مدتِ صد سال وہاں غرق تھا
آگے بڑا حسن میں تھا مشتہر　　اور دُر و یاقوت کے اکثر تھے پر
نفخ تلک صور کے عمرِ طویل　　عجز سے چاہا ہے ز ربِّ الجلیل
جب بنی آدم سے بہ سترو عیاں　　حق کو تھا منظور سمجھ امتحاں
لیک ہدایت کا بھی ساماں خدا　　خلق کے خاطر ہے مہیا کیا
اور وجود علماء صالحیں　　درس و مواعظ کتبِ علمِ دیں
الغرض ابلیس کو ربِّ جلیل　　جب کیا اس طرح سے خوار و ذلیل
حُلّۂ جنت دے بہ حکمِ خدا　　لائے ہیں ہفتاد عدد پُر ضیا
پٹکا بھی ایک باندھ کمر پر دیے　　تھا وہ مرصع دُر و یاقوت سے
تخت پہ بٹھلا کے ملک با شرف　　لیکے چلے جنتِ ماوا طرف
ایسے تجمل سے غرض لائے ہیں　　خلدِ بریں میں انہیں پہنچائے ہیں
حور و ملک جو تھے بدار السلام　　کرتے تھے آدمؑ کا بہت احترام
پر کوئی ہمجنس نہ تھا انکا جب　　دل پہ تھا اس بات کا انکے تعب
سوتے تھے یک روز وہ ای با صفا　　انکے وہیں پہلوئے چپ سے خدا
پوچھے کہ تو کون ہے جب انکے تئیں　　حوا کہے آپ کی زوجہ ہوں میں
جبکہ سنے حضرتِ آدمؑ یہ راز　　اُن پہ کئے ہاتھ کو اپنے دراز
پوچھے کہ کیا مہر ہے کہہ مجھکو زود　　بولے محمدؐ پہ پڑھو دس درود
خطبہ پڑھا آپ ہی ربُّ العُلا　　پاک کلام اپنے سے اے با صفا

طبعِ خلافت سے وہ کرتا تھا کام　　طبع دریا کی تھی وہ طاعت تمام
سجدے کا جب حکم ملک کو ہوا　　وہ بھی پس اس حکم میں داخل رہا
کافر و ملعون کہا اس کو حق　　لعنت ابدی کا ہوا مستحق
دُور کئے بارگہِ قُرب سے　　دور اسے دارِ جناں سے کئے
سنگ ہی لعنت کے اُسے سنگسار　　کرکے ملک پھینکدئے جب اے یار
بعد یہ مدت کے اٹھایا وہ سر　　شکل ہوئی اس کی سیہ زشت تر
بعد ہوئی شکل ہے ایسی بُری　　دیکھے جو مر جائیگا ڈر سے تبھی
تا بنی آدم سے کرے دشمنی　　انکی رہِ دیں میں کرے رہزنی
کرکے خدا اس کی اجابت دعا　　ڈھیل دی دنیا میں ہے اسکو دیا
یعنے اُتارا کتبِ با شرف　　بھیجا رسولوں کو خلائق طرف
سب یہ ہدایت کا ہی سامان ہے　　حشر تلک باقی یہ فیضان ہے
حکم کیا اپنے ملائک کو رب　　داخلِ جنت کرو آدمؑ کو اب
حضرتِ آدمؑ کو وہ پہنا دئے　　تاجِ مکلل بھی ہیں سر پر رکھے
حُلّۂ جنت و کمر بند پر　　کلمۂ طیب کا تھا نقش اے پسر
اور پس و پیش یمین و یسار　　ہر طرف املاک تھے ہفصد ہزار
جبکہ ہوئے داخلِ جنت بخیر　　کرنے لگے اپنی خوشی سے وہ سیر
نعمتیں جنت کے جو ہیں بے حساب　　اُنسے تھے ہر آن و زماں کامیاب
چہتے تھے یک خلد میں ہمجنس کو　　ذکر میں تا حق کے انہیں چین ہو
پیدا کیا حضرتِ حواؑ کو جاں　　بسکہ جمیلہ و شکیلہ جواں
لینے کو ساتھ آپکے مجھکو خدا　　آپکے پہلو سے ہے پیدا کیا
بولے ملائک کہ خبردار ہاں　　مہر و نکاح پہلے ہے لازم یہاں
بس وہ درود انیہ پڑھے با فلاح　　حتّٰی وہ دونوں کا ہی بندھا نکاح
پھر کہا دونوں کو خدائے جہاں　　کھاؤ پیو خوش رہو ہر دو یہاں

جو کہ ہے جنت میں گیہوں کا شجر
جاؤ نہ نزدیک تم اس کے مگر

پس لگے رہنے کو بہ فرح و طرب
آدم و حوا وہاں از حکمِ رب

اُس پہ حسد آہ وہ ملعون کیا
چاہا کہ تا دیوے فریب انکو جا

پس وہ زمیں سے وہیں پرواز کر
پہنچا ہے جا جلد درِ خلد پر

عرصۂ ہشتی صد برس وہ نابکار
کھینچتا اس جا پہ رہا انتظار

تا کوئی باہر نکل آئے وہاں
کرتا ہوا سیر زہِ دارِ جناں

بعد اس عرصہ کے نزِ خلدِ بریں
آیا ہے طاؤس یک اے اہلِ دیں

بولا لعیں اس سے کہ میں تھا ملک
دور عبادت سے نہ تھا آن یک

چاہتا ہوں اب دروں میں جانا میں
دیکھوں جو میں حق کی وہاں نعمتیں

دیکھنے سے تا کہ وہ نعمات سے
رغبتِ طاعت ہو زیادہ مجھے

خلد میں گر مجھکو تو لیجائے ساتھ
تجھکو سکھا دونگا میں اب تین بات

جس سے نہ بوڑھا ہو نہ بیمار ہو
خلد سے باہر کبھی نہ ہو تو کبھو

پوچھا وہ طاؤس کہ یہ پیچ ہی کیا
کھایا قسم تب وہ لعیں بر خدا

بولا وہ طاؤس کہ طاقت نہیں
تا تجھے لیجاؤں بہ خلدِ بریں

ہاں مگر اب جا کے کہہ سانپ سے
اسکی وہ تدبیر بھلا کچھ کرے

سانپ کو طاؤس بشارت یہ دے
لا کے ملایا ہے پس ابلیس سے

سانپ کو ابلیس نے پھسلا دیا
دام میں وسواس کے اپنے لیا

سانپ کہا کیوں تجھے لیجاؤں نہیں
خلد کے املاک نگہبان ہیں

اور بھی رضوان ہے حاضر سدا
سنکے یہ ابلیس نے اس کو کہا

کھول تو منھ اپنا وہ کھولا دہاں
بیٹھا وہ ملعون تب اسمیں نہاں

سانپ لے جنت میں گیا اسکو تب
پہنچی خبر خیر نہ جنت کو جب

چاہیے کہ دور اسکو کریں خلد سے
حکم کیا اُن کو تب اللہ نے

ہاتھ رکھو اس سے کہ اس امر میں
درج ہماری ہیں کئی حکمتیں

رونے لگا جا کے وہ آدم کے پاس
پوچھا کہ کیوں روتا ہے کہہ یہ سب

پر نہیں جانا کہ وہ ابلیس ہے
رونا یہ بس حیلۂ تلبیس ہے

بولا تمہارے لئے روتا ہوں میں
تخمِ الم دل میں یہ بوتا ہوں میں

موت سے تم دونو بھی مر جائیں گے
تم سے یہ سب نعمتیں چھٹ جائینگے

بول کے اس طرح چلا وہ گیا
بات کا یہ اُن کو خلش یک بہا

پھر کہا آ کے وہ یارِ دگر
تمکو دکھاتا ہوں یہاں ایک شجر

کھاؤ گے گر اس کو تم اے نیکنام
جیتے رہیں مثلِ ملائک مدام

حق کی قسم کھا کے کہا وہ لعیں
بولا بھلائی کو تمہاری یقیں

روبرو اس شجرۂ گندم کے ہاں
جانتی تھیں حوا جو کہیں ناگہاں

تب وہ لعیں جھاڑ کے نزدیک جا
بسکہ خوش آواز ہو گانے لگا

سننے کی رغبت ہوئی حوا کو جب
جھاڑ کے نزدیک گئیں آہ تب

کہنے لگا تب وہ لعیں کر کے آہ
کہ میں تمہارا ہوں یقیں خیر خواہ

گر یہ گیہوں نوش کریں بغیرِ شک
تم ہوں زن و مرد مقررِ ملک

کھانے لگا تب وہ قسم زار زار
کھایا قسم حق کی وہ ہفتاد بار

دھوکا قسم پر وہ تبھی پائے ہیں
توڑ کے دو خوشے وہیں کھائیں

پانچ دیئے خوشے ہیں آدم کو لا
اور بیاں لذت کا کئے ہیں بڑا

منع جو فرمایا تھا آدم کو رب
بھول گئے حضرت آدم وہ تب

اور تناول کئے اس کو تبھی
وہ نہیں معدے میں گیا تھا ابھی

کپڑے جو جنت کے انہیں تن پہ تھے
آپ سے ہی آپ وہ گرنے لگے

حضرت آدم کو کہا تب خدا
کیا میں تجھے منع نہیں تھا کیا

حضرت آدم نے کہے یوں عرض تب
اے مرے خلاق مجھے آہ اب

دھوکا ہوا بات پہ حوا کے ہی
اور بھی سوگند وہ کھایا تری

میں یہی سمجھا کہ ترے نام پر
جھوٹی قسم کھائے نہ کوئی بشر

سر پہ صفیؑ اللہ کے جو تاج تھا ۔ مثلِ پرندے کے وہیں اُڑھ گیا
جبکہ نظر آدمؑ و حوّا کیے ۔ آپ کو پائے ہیں برہنہ ہوئے
ہوتا تھا دور انسے وہیں وہ شجر ۔ ایک شجر سے لگے جب موئے سر
ہوونگا عاصی میں ترے سایہ یہاں ۔ تب کہا آدمؑ نے اماں الاماں
حق نے کہا رنج و کدورت یہ سب ۔ شامتِ عصیاں سے ہے تیری ہی اب
اور وہ جنّت میں رہے ہر شجر ۔ مانگتے تھے برگ کریں تا ستر
حق نے کہا اُس کو کہ تو کیوں دیا ۔ تب وہ شجر عرض خدا سے کیا
اُسپہ نظر ہے مری اے کردگار ۔ اسکو تو ضائع نہ کرے زینہار
پہلی یہ ہے سارے شجر بے گماں ۔ لاتے ہیں اوّل ہی یقیں کلیاں
اور کرامات و خواص دگر ۔ تینؑ کی تفسیر سے معلوم کر
عود کے تب جھاڑ کو حق نے کہا ۔ برگ تو جب میرے صفیؑ کو دیا
پر تو بلا حکم دیا جب مرے ۔ آگ میں جبتک کہ نہ تجھکو کہے
بعد ازیں حضرتِ ربُّ العلا ۔ حکم یہ جبریلِؑ امیں کو کیا
انکو اور اعدا کو بھی بس انکے سب ۔ خلد سے دنیا میں لیجا جلد اب
ہو کے صفیؑ لطف کے اُمیدوار ۔ کہنے لگے اے مرے پروردگار
مجھسے ہوئی سہو سے زلّت صدور ۔ مجھکو نہ کر جنّتِ ماویٰ سے دور
کھینچا فرشتوں نے پکڑ ہاتھ انہیں ۔ تب وہ پکڑ دوسرے شجر کے تئیں
مجھپہ تو کر رحم اے ربِّ رحیم ۔ دور نہ کر مجھکو ز دارِ نعیم
پھر انہیں کھینچے ہیں ملک آنکر ۔ آہ پکڑ پھر بھی وہ دوسرا شجر
نسل سے ہو وینگے ترے انبیاؑ ۔ انمیں کئی ہونگے رُسُلؑ باصفا
انکی تو برکت سے اے ربُّ الورا ۔ بخش مجھے اور نہ یہاں سے لیجا
پھر انہیں کھینچے ہیں ملک آنکر ۔ عرض کئے تب وہ پکڑ یک شجر
اپنا امیں ٹھہراؤنگا اس کو خلیلؑ ۔ اسکا پسر میرا ذبیحِ جلیل

جلد تر آ پہنچ کے روح الامینؑ ۔ انکی کمر بند کو کھولے وہیں
بس ہیں لگے دوڑنے غیرت سے آہ ۔ لیتے تھے جس جھاڑ کی جا کر پناہ
بولے تب آدمؑ کہ مجھے چھوڑ دے ۔ جھاڑ کہا چھوڑوں اگر میں تجھے
آہ برہنہ ہوں اے ربِّ قدیر ۔ شاخ شجر میں بھی ہوا ہوں اسیر
حضرتِ مولا سے یہ سنکر جواب ۔ آہ کئے رونے لگے ہیں شتاب
برگ نہیں کوئی شجر بھی دیا ۔ جھاڑ سے انجیر کے آخر ملا
گرچہ ہے آدمؑ سے ہوا اب گناہ ۔ پر تو دیا پہلے اُسے عزّ و جاہ
حق کہا اس جھاڑ کو تب کر پسند ۔ بخشونگا میں تجھکو کرامات چند
میوہ تو پہلے ہی مگر لائے گا ۔ پھل ہی ترا پہلے نظر آئیگا
بعضے روایات میں وارد ہوا ۔ برگ دیا ان کو شجر عود کا
خلق کو خوشبوئی سے تیری تمام ۔ جان معطّر میں رکھونگا مدام
تیرے سے خوشبوئی نہ ہووے عیاں ۔ آگ میں جلنا ہے ترا تیری جاں
جبکہ کئے آدمؑ و حوّا گناہ ۔ انکو نہ جنّت میں ہو جائے پناہ
حکم فرشتوں کو کیا ذو الجلال ۔ جھاڑ سے آدمؑ کے چھڑا دیجو بال
تو یدِ قدرت سے بنایا مجھے ۔ سجدہ فرشتوں سے کرایا مجھے
اور یہ درگاہ سے آیا خطاب ۔ کہ مرے بندے کو لیجاؤ شتاب
عرض لگے کرنے کو پھر زار زار ۔ تیری جدائی سے ہوں میں بیقرار
پھر یہ ہوا حکم ز ربِّ ودود ۔ کہ مرے بندے کو یہ لیجاؤ زود
رونے لگے زار کہے اے خدا ۔ مجھسے تو یہ وعدہ کیا کیا نہ تھا
دونگا میں ادریسؑ کو عالی مکاں ۔ نوحؑ کو طوفان سے دونگا اماں
پھر ہوا یہ حکم ہے درگاہ سے ۔ جلد یہ بندے کو لیجاؤ مرے
کیا تو نہیں میرے سے وعدہ کیا ۔ نسل سے ایک تیرے نبیؐ لاؤنگا
اور ہو تری نسل سے موسیٰؑ کلیم ۔ اس سے کروں بات بشانِ عظیم

انکی تو برکت سے پس اے کارساز
کھینچے ملک اور انہیں آن کر
کہ میں کروں نسل سے تیری عیاں
اسم شریف اس کا محمدؐ رسول
تب کیا یہ حکم ملائک کو رب
حضرتِ آدم کو ہوا حکم تب
اور لپٹے تیر لیے روئے زمیں
حق نے کہا ہاں کہ تجھے لاؤنگا
پوچھے ہیں جبریلؑ سے آدم صفی
پوچھا ابد کیلئے یا چند روز
حضرتِ آدمؑ کو ہوا پھر الم
بولے یہ عصیاں سے میں اے باصفا
روح امیں نے کہا تب آہ آہ
آہ سنے حضرت آدمؑ یہ جب
پس کہا آدمؑ نے کہ اے جبرئیلؑ
پس وہ مخاطب ہوئے ملک سے تمام
عاصی عامدؑ نہ کہو میرے تئیں
یعنے یہ جنت سے اُتارو ابھی
کرکے جدا ان کو سب از یکدگر
ہند میں آدمؑ نے کیا ہے نزول
اور وہ طاؤس حبش میں گرا
حق کہا اب تم سبھی با یکدگر
حضرتِ آدمؑ کو وہاں چھوڑ تب

رحمت و بخشش سے مجھے اب نواز
آہ پکڑ دوسرا پھر اک شجر
شاہِ رسل خاتم پیغمبراں
خلق سے سب اسکو کیا ہو قبول
نرمی کرو تم مرے بندے پہ اب
جائے مرے بندے زمیں پر تو اب
قصر و عمارات بنے ہر کہیں
لطف و کرم تجھ پہ میں فرماؤنگا
مجھکو لیجاتا ہے کہاں اے اخی
بولا یہ معلوم نہیں ہے ہنوز
درد پہ درد اور ہوا غم پہ غم
سارے سموات میں رسوا ہوا
جان اے آدم تری بوئے گناہ
رونے لگے درد سے اسقدر تب
چھوڑ مجھے اور ذری دے تو ڈھیل
بول کے یہ کرنے لگے ہیں سلام
آہ یقیں عاصی ناسی ہو تمہیں
آدمؑ و حواؑ کو وہ تینوں کو بھی
بھیجیو دنیا میں تم اب جلدتر
کوہِ سراندیب پہ زار و ملول
کوئی کہے کابل میں گرا ہے وہ جا
ایک ہیں دوسرے کے عدو سر بسر
قصد کیے جانے کا جبریلؑ جب

پھر یہ ہوا حکم ز درگاہِ رب
عرض لگے کرنے کو رُو رُو کے تب
بس وہی ذیشان ہے میرا حبیب
یُمن سے اب اسکے بہ فضلِ عمیم
لایا مرے پاس وہ اُس کو شفیع
اِس ہی لئے میں تجھے پیدا کیا
عرض کئے تب کہ میں جاتا ہوں اب
خلد سے باہر ہوئے آدمؑ ہیں جب
بولے لیجاتا ہوں وہاں میں تجھے
پوچھے کہ پھر کون ہے ہمرہ مرے
ایک تو وہ دوست سے فرقت ہوئی
بارے زمیں پر بھی فضیحت نہ کر
ارض و سما کیا ہے ز عرشِ بریں
جسکا بیاں آوے نہ تحریر میں
تا میں فرشتوں کو وداع اب کروں
آہ کہ ہوتا ہوں میں تم سے جدا
پھر ہوا از بارگہِ کبریا
یعنی کہ اس سانپ کو طاؤسؑ کو
حکم بجا لائے ملائک تبھی
حضرتِ حواؑ از بہشتِ بریں
ایلہ میں ابلیس گرا اے میاں
سانپ میں انساں میں شیطاں میں
عالمِ تنہائی پڑا اپنے وہیں

جلد لیجاؤ مرے بندے کو اب
کیا نہیں وعدہ تو کیا تھا اے رب
صاحبِ قرآن ہے میرا حبیب
رحم تو کر مجھ پہ اے ربّ کریم
جسکو دو عالم میں ہے شانِ رفیع
کہ تو زمیں پر ہو خلیفہ مرا
کیا تو مجھے پھر یہاں لاوے اے رب
روح امیںؑ بھی ہوئے ہمراہ تب
کہ ہوا مخلوق تو جس جا سے
بولے گیہوں جو کہ کھلایا تجھے
دوسرے دشمن سے بھی قربت ہوئی
دے نہ کسی کو یہ گنہ سے خبر
پھیل گئی تحت ثریٰ تک یقیں
عرصۂ تحریر نہ تقریر میں
کہ نہیں معلوم کہ پھر کب ملوں
خیر کرے خیر کرے اب خدا
اِھْبِطُوا مِنْهَا بھی جَمِیْعًا ندا
اور وہ ابلیسؑ کو مایوس کو
جلد وہ دنیا میں گرے ہیں سبھی
آن کے جدّے میں گری ہیں حزیں
سانپ گرا آن کے در اصفہاں
اس ہی لئے دشمنی ہے جان لیں
حضرتِ آدمؑ ہو بہت ہی حزیں

بولے مجھے چھوڑ کے تنہا تو اب
آہ چلا جاتا ہے پھر آئے کب

تب وہ کہے ہم ہیں خدا کے ملک
بندۂ عاصی ہے تو بے شبہ و شک

جان لے تو ہم وہی کرتے ہیں کام
حکم کرے جو کہ خدائے انام

بول کے اسطرح گئے بر سما
درد و غم آدم کا زیادہ ہوا

رونے لگے کہنے لگے اے خدا
میری کنہ جبریل نے پروا کیا

چھوڑ دیا مجھ کو وہ تنہا یہاں
تو ہوئے حال پہ اب مہرباں

خاک اٹھا سر پہ وہ تب ڈال کر
گریاں و لرزاں تھے بہ خوف و خطر

اپنے گئے پر وہ پشیمان ہو
خوف سے قہار کے بیجان ہو

آہ وہ تین صد برس اے اہلِ راز
عذر کا رکھ سر بزمینِ نیاز

خوف سے روتے تھے بہت بیکراں
اور نہ نظر کرتے تھے بر آسماں

مسعودی اسطرح کہا اے ہمام
خلق کے گر جمع ہوں آنسو تمام

حضرتِ آدم کے ہوں آنسو زیاد
آیا ہے اخبار میں کہ اسکو یاد

پیدا ہوئے اشک سے آدم کے جاں
عود و رطب صندل و سونٹ اے میاں

اور بھی انواع کی خوشبوئیاں
پیدا ہوئیں روئے زمیں پر عیاں

حضرتِ حوا کے مگر اشک سے
لونگ بھی اور گرم مصالح ہوئے

گزرے ہیں جب یونہی برس تین سے
بعد ازاں آدم نے بہت عجز سے

نورِ محمد کا وسیلہ کیا
توبہ کیا عفو کی مانگی دعا

توبہ وہ مقبول کیا ذوالجلال (یعنی سو ۱۲)
یہ کلمات انکے دیا دل میں ڈال

رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنْفُسَنَا وَإِنْ لَمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِيْنَ ۝ — سورۂ اعراف

ترجمہ: اے رب ہمارے ہم نے خراب کی اپنی جان کو اور اگر نہ بخشے تو ہم کو اور رحم نہ کرے ہم پر تو ہم ہوویں ٹوٹا والے ۱۲

اس کو پڑھا حضرتِ آدم نے جب
بخشدیا حرمتِ احمد سے رب

فکر کرو غور کرو بھائیو
حق سے ڈرو خوفِ خدا لائیو

ایک جو آدم سے وہ زلت ہوئی
باعثِ ایں کربت و زحمت ہوئی

سہو سے جب یک ہوئی زلت صدور (یعنے لغزش ۱۲)
انکو کیا حق نے ہے جنت سے دور

تم تو ہزاروں سے گناہاں کریں (یعنے لغزش ۱۲)
آرزو جنت کی بھی دل میں دھریں

توبہ کرو اپنے گناہوں سے اب
رو رو کرو عجز بدرگاہِ رب

لمعہ کعبۂ یاقوت جنت سے نازل ہونے اور حضرت آدم ہند سے حج کو جانے کے بیان میں

حضرت آدم کو غرض کارساز
خلعتِ بخشش سے کیا سرفراز

حکم یہ فرمایا پھر اُن کو خدا
کعبے کو جا کر تو طواف اب ادا

عرش کے اطراف ملک جس طرح
کرتے ہیں کر تو بھی طواف اسطرح

اور وہاں کر تو نماز و دعا
تاکہ ہو مقبول تری التجا

اور وہ زلت تری مغفور ہو
حج ترا مقبول ہو مبرور ہو

بھیجا ہے تب ایک ملک کو خدا
تا انہیں کعبے کو بتاوے لیجا

ہند سے تب انکو ملک باشرف
لیکے چلا کعبۂ اشرف طرف

راہ میں جس جادہ اترتے کہیں
ہوتی تھی سرسبز وہاں کی زمیں

ان کے میانِ دو قدم راہ بھی
ہوتی تھی طے ایک شب و روز کی

پہنچے ہیں کعبے کی زمیں پر وہ جب
دیکھتے کیا ہیں کہ وہ جگہ پہ تب

دانۂ یاقوت سے ہے ایک گھر
بھیجا ہے جنت سے خدا نو بتر

خانۂ کعبہ کے ہی مقدار ہے
اس میں قنادیل پر انوار ہے

اور ہیں دو در اس کو لگے خوب تر
ایک درِ شرقی ہے غربی دگر

ہے وہی کعبہ سنو اے اہلِ دیں
پہلے نمودار ہوا بر زمیں

قصۂ آں کعبہ عجیب و غریب
آئیگا گر چاہے خدا عنقریب

روحِ امیں آن کے آدم کو تب
حج کے مناسک جو ہیں سکھلائے سب

کوہ پہ عرفات کے جب وہ چڑھا
حضرتِ حوا بھی ملیں اس سے آ

برسوں سے آدم کو جو تھی ڈھونڈتیں
جانیو اُس روز سے آکر ملیں

انکی جدائی سے تنہا آدمؑ کو غم　　خوش ہوئے جب دونوں ملے ہیں بہم
مغفرتِ حق سے ہوئے شادماں　　حکم سے پھر آئے یہ ہندوستاں
بولا مجاہد نے کہ کوئی دواب　　انکی سواری کی نہ رکھتا تھا تاب
کعبۂ اقدس کے سوائے میاں　　جنتِ ماویٰ سے جو آیا تھا جاں
ہوگئی اولاد انہوں کو کثیر　　ہند سے بستی ہے یہ جہاں اے خبیر
جنتی تھیں ہر حمل میں وہ یک پسر　　اور بھی یک دخترِ روشن گہر
باندھتے آدمؑ تھے نکاح اے میاں　　یونہی ہوئے دو دو ولد انکو جاں
حضرتِ آدمؑ سے محمدؐ کا نور　　شیثؑ پیمبر میں کیا ہے ظہور
حضرتِ آدم غرض اس طرح سے　　شیثؑ پیمبر کو وصیت کئے
منتقل اب تیرے میں وہ ہو چکا　　کر تو بہت اس کی حفاظت سدا
اور وہ ممتاز رہیں از نکاح　　کہ نہ لگی ان کو بوئے سفاح
یونہی وصیت تھی وہ جاری سدا　　در ہمہ اجدادِ رسولِ خدا
کرتا رہا نقل بہ فضلِ خدا　　حق ہی نگہبان تھا اس کا سدا
آئی روایت ز علیؑ کرم ولی　　کہ کئے ارشاد پیمبرؐ جلی
حضرتِ آدمؑ کے زمانہ سے لے　　عصر تلک بھی مرے ماں باپ کے

حدیث

ہوتے تھے دو شعبے جہاں بیچ جب　　شعبۂ بہتر میں میں رہتا تھا تب
اور دلائل میں یقیں بو نعیم　　لایا روایت یہ صحیح اے سلیم
مجھ سے کہا روح امیں نے بخیر　　شرق سے تا غرب کیا میں نے سیر
اور بنی ہاشم سے بھی بہتر کہیں　　کسکی بھی اولاد کو پایا نہیں
آیتِ قرآں کی یہ تفسیر میں　　لایا ہے اس معنی کو تحریر میں
ایک نبیؑ سے بہ نبیؑ دگر　　لایا ہے حضرتؐ کو خدا نقل کر
یونہی رسولوں میں وہ آیا سدا　　تا بہ اسمٰعیلؑ ذبیحِ خدا

دونو بجا لائے ہیں شکرِ خدا　　اور دونو مل کے کئے حج ادا
ہند سے آدمؑ نے پیادہ ہی جا　　کہتے ہیں چالیس کئے حج ادا
کہتے ہیں اس وقت بروئے زمیں　　شہر و عمارات نہیں تھے کہیں
آدمؑ و حوا بہ سرور و طرب　　جو کہ سراندیپ میں رہتے تھے تب
نقل ہے اسطرح سے سن اے امیر　　حمل ہوئے حضرت حوا کو بیس
لڑکے سے یک حمل کے اے باخبر　　جانئے یا دخترِ حملِ دگر
شیثؑ کو واحد ہی جنی وہ مگر　　کہ ہے وہی جدِ شہِ بحر و بر
اس ہی سبب پائے تولد وہ ایک　　نور وہ تا دو میں نہو مشترک
نورِ شہنشاہِ رسلؐ اے پسر　　جو تھا پیشانی میں مرے جلوہ گر
پاک ہی عورات میں اسکو رکھیں　　یعنے وہ عورات موحد رہیں
شیثؑ بھی ایسا ہی وصیت کئے　　اپنے پسر کے تئیں تاکید سے
پاک ہی اصلاب سے وہ نورِ جاں　　پاک ہی ارحام میں در ہر زماں

حدیث

حق نے کیا میرا ظہور از نکاح　　دور رکھا میرے سے بوئے سفاح
پاک کہا مجھکو مرا رب یقیں　　اور ہے یہ دوسری خبر آئی ہیں
لایا مجھے قادرِ علامِ پاک　　پاک ہی صلبوں سے بہ ارحامِ پاک

حدیث

کہتی ہیں یوں عائشہؓ پاک ذات　　کہ کئے ارشاد شہِ کائنات
بس میں محمدؐ سے تو فاضل بڑا　　پایا کسی کو بھی نہیں کوئی جا
اور بنی العم وہ شہِ ناس کا　　یعنے پسر حضرتِ عباسؓ کا

اَلَّذِیْ یَرٰىکَ حِیْنَ تَقُوْمُ وَتَقَلُّبَکَ فِی السّٰجِدِیْنَ

نبیوں کے اصلاب سے کرتے عبور　　وہ کئے ماں باپ سے اپنے ظہور
بعد ذبیح اللہ کے اے مومنو　　سرورِ عالمؐ کے تھے اجداد جو

تھے وہ سبھی حسب و نسب میں نفیس
رہتے تھے وہ عصر میں اپنے رئیس

یونہی سبھی شاہ کے تا والدین
صاحبِ توحید تھے بے ریب و مَین

نفی کئے بعضے بھی بعضے ثبوت
اور کیا بعضوں نے اسجا سکوت

لکھکے وہ دو فرقونکی نفی و ثبوت
کہتا ہے اصل ہی یہاں ہے سکوت

سر بسر اس بات میں اس امر کے
لکھے رسالے کئی تحقیق سے

شارحِ مشکوٰۃ جو ہے دہلوی
کرکے وہی نقل دلائل قوی

لیک اسے پائے ہیں متاخرین
حصّہ انکا ہی تھا بیشک یقین

میں نے بہ اثباتِ ہمیں مدّعا
دیکھ رسالہ ہی جدا ایک لکھا

معترضین کے بھی ہیں اسمیں جواب
دیکھ کہ تا رفع گماں ہو شتاب

قوت اگر رکھے نہ وجہِ ثبوت
بارے یہاں کر تو ادب سے سکوت

صاحبِ توحید و مسلمان تھے
دینِ براہیمؑ میں ذی شان تھے

ہے مگر اس مسئلہ میں اختلاف
تین ہیں مذہب تو یہاں جان صاف

عالمِ علّامۂ عبد العزیز
عارفِ فہّامۂ عبد العزیز

حافظ و علامہ سیوطی نے بھی
لاکے بہت سی سندیں بس قوی

اور سوا ان کے بہت عالماں
لائے دلائل بہ ثبوت ایمیاں

بولا احادیثِ ثبوت لائے ہیں
گرچہ نہیں پائے ہیں متقدمیں

پاکے دلائل کو لکھے وہ بجا
خیر جزا دیوے انہوں کو خدا

نظم ہے تنویرِ عقول اس کا نام
اسمیں ہیں اسنادِ ثبوت ہے تمام

جب وہ اقاویل میں ہے اختلاف
پس تو نہ کر نفی کا ہی اعتراف

حدِّ ادب سے نہ بڑھا تو قدم
حال ترا تا ہو خموشی سے کم

رکھ قلم اس بحث سے تو احترا
بس سرِ مطلب پہ ہی اب آ زرا

نورِ سوم نورِ معظم حضرت سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جلوہ گر ہونا جبینِ ابراہیمؑ پر پھر منتقل ہونا پیشانی پر اسمٰعیلؑ کے پھر ابراہیمؑ ہاجرہؑ اور اسماعیلؑ کو مکے میں لاکر چھوڑنا اور زمزم ظاہر ہونا

نقل ہے وہ نورِ رسولِ خدا
نقل جو کرتا رہا در انبیاؑ

یُمن سے اُسکے ہی انہیں کارساز
منصبِ خُلّت سے کیا سرفراز

یُمن سے اُس نورِ مقدّس کے رب
نار وہ گلزار کیا اُن پہ تب

اہلیہ دو آپ کی تھیں باصفا
ایک تو سارہؑ تھیں دگر ہاجرا

اُن کی پیشانی پہ محمدؐ کا نور
فضل سے مولا کے کیا ہے ظہور

رشک بہت لائی وہ بر ہاجرہ
دیکھ سکی ہی نہیں اسکو ذرا

ایسی جگہ تیج لیجا چھوڑ دو
جس میں عمارات و زراعت نہو

بیٹیا تھا تب دو دھ ذبیحِ خدا
سُن وہ براہیمؑ تامّل کیا

تب ہو براہیمؑ سوارِ بُراق
ساتھ لے دونوں کو وہ آیا وفاق

کعبہ یاقوت زدارِ جناں
واسطے آدمؑ کے جو آیا تھا جاں

جبکہ براہیمؑ کی پیشانی پر
نورِ مقدّس وہ ہوا جلوہ گر

آہ انہیں کافرِ نمرود نے
ڈالا ہے جب آگ میں مردود نے

بعد براہیمؑ خلیلِ کریم
شام میں آ جبکے ہوئے ہیں مقیم

ہاجرہؑ خاتوں کے شکم سے خدا
جبکہ اسماعیلؑ کو پیدا کیا

سارہؑ جو تھیں لاولد اور انکو تب
تھی نہ امید اسکی بھی پس اس سبب

بولے براہیمؑ کو اس طرح تب
ہاجرہؑ اور اُس کے پسر کو بھی اب

اور نہو پانی کا بھی نام و نشاں
تا کہ اکیلی ہی رہے وہ وہاں

وحی براہیمؑ پہ کی تب نزول
جو کہی سارہؑ تو اُسے کر قبول

جلد نکل شام سے پہنچے بہم
آ بہ زمینِ حرمِ محترم

نوحؑ کے طوفاں میں بحکمِ خدا
ساتویں پھر چرخ پہ جاتا رہا

پانی بھی یک ٹیک ہی اس جا پر — چھوڑ وہاں دونوں کو وہ نامور
بستہ کھجوروں کا بھی یک مشک آب — ساتھ جو لائے تھے وہ عالیجناب

ہاجرہ خاتوں کو یہ توشہ دئے — دونونکو بس حق کے حوالے کئے
رکھ کے انہیں دشت و بیابان سے — آپ نکل شام طرف چل دئے

ہاجرہ تب ہو کے بہت بیقرار — پیچھے لگے چلنے ہو بس زار زار
کہنے لگے مجھ کو اکیلی یہاں — چھوڑ کے فرماؤ چلے ہو کہاں

آہ یہ جنگل ہے بیابان ہے — اور نہ یہاں مسکن انسان ہے
اور نہیں جھاڑ کا سایہ کہیں — آہ نہیں قوت کا مایہ کہیں

اور نہیں پانی کا بھی نام و نشاں — کیوں میں رہوں آہ اکیلی یہاں
اور مرا طفل ہے یہ شیرخوار — کیوں میں اسے سنبھالوں اے ذی وقار

کچھ نہیں فرماتے تھے اسکا جواب — جاتے تھے خاموش وہ عالیجناب
پوچھے ہیں پھر ہاجرہ باصفا — حکم خدا آپ کو ایسا ہے کیا

تب کہے بی بی کو براہیم ہاں — حکم ہے ایسا ہی مجھے حق کا ہاں
حکم خدا کر کے سنے ہیں وہ جب — دل کو دئے اپنے تسلی وہ تب

کچھ نہ کہیں لوٹ گئیں بے ہراس — بیٹھ گئیں آکے وہیں طفل پاس
دودھ پلاتے ہیں لگے اسکو تب — غیب ہوئے ٹیلے سے براہیم جب

کرکے وہ منھ کعبۂ اشرف طرف — پس یہ دعا کرنے لگے باشرف

رَبَّنَا إِنِّي أَسْكَنتُ مِن ذُرِّيَّتِي بِوَادٍ غَيْرِ ذِي زَرْعٍ عِندَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ رَبَّنَا لِيُقِيمُوا الصَّلَاةَ فَاجْعَلْ أَفْئِدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِي إِلَيْهِمْ وَارْزُقْهُم مِّنَ الثَّمَرَاتِ لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُونَ (سورۂ ابراہیم)

ہاجرہ پاک کو حق کے خلیل — آہ وہ توشہ جو دئے تھے قلیل
پانی بھی اور خرما دئے دلفروز — آیا انہیں کام وہاں چند روز

پانی بھی خرما ہوا آخر وہ جب — تشنگی غالب ہوئی دونو پہ تب
آہ ذبیح اللہ ہوئے بیتاب ہو — مضطرب و بے چین ہوئے خواب ہو

رونے لگے لوٹنے لگے ہیں بخاک — دیکھ یہ سینہ ہوا بی بی کا چاک
دیکھ کے یوں طفل کو بیخود ہوئے — جلدی سے جا کوہ صفا پر چڑھے

ہر طرف وہ کرنے لگی ہیں نظر — تا نظر آئے انہیں کوئی بشر
تا کہیں پانی کا وہ پائیں نشاں — پر نہ کچھ ان کو نظر آیا وہاں

کوہ سے اتری ہیں وہ بس بیقرار — اور ہوئیں مروہ کے اوپر سوار
اور لگے دیکھنے ہر سو وہاں — پانی کا پائی نہیں ہرگز نشاں

کوہ سے غمگیں ہو آئیں اتر — اور چڑھیں کوہ صفا کے اوپر
چڑھتی تھیں کوہ پہ اس ہی قدر — اپنا جگر بند تا آئے نظر

اتری ہیں پس کوہ صفا سے وہ جب — دل میں انہیں خطرہ یہ آیا ہے تب
دور رہونگی میں اگر طفل سے — اسکو درندے کہیں لیجائینگے

بطن میں وادی کے اسی خوف سے — ہاجرہ خاتون لگیں دوڑنے
جبکہ پسر پر انہیں پڑتی نظر — کرتے تھے آہستہ زمیں پر گذر

یونہی صفا مروہ پہ وہ دل فگار — اترے بھی اس روز چڑھے سات بار
بین صفا مروہ وہ یقیں جابجا — دوڑتی ہیں سعی لئے اسے میاں

اور وہ ہر بار بھی آ طفل پاس — دیکھ بہت ہوتے تھے اسکو اداس
بار انہیں گزرے وہ جب سینہ چاک — پائے پسر کو ہیں قریب الہلاک

دیکھ کے پھر کرکے وہیں چشم تر — ساتویں بار آئیں جو وہ مروہ پر
ایک منادی سے سنے تب ندا — تھا یقیں آواز وہ جبریل کا

دیکھتے کیا ہیں کہ وہ روح الامیں — بچے کے پاس اپنے کھڑی ہیں وہیں
مارتے ہیں ایڑی زمیں کے اوپر — دوڑتے تب آئے وہ نزد پسر

زیرِ قدم انکے وہ دیکھے وہاں — پانی کا اک چشمہ ہے نکلا وہاں
اپنے پسر کا نہ تو اندیشہ کر — تیرا پسر اور بھی اس کا پدر
حشر تلک خلق ہزاروں ہزار — اسکا طواف آکے کریں بار بار
ختمِ رُسل جس کا محمد ہے نام — سارے رسولوں کا وہی ہوا امام
بھر لیئے یک مشک وہ پانی تبھی — کرنے لگا جوش وہ بس اور بھی
مثلِ چبوترے کے وہ جب ہو چکا — پانی اُسی جا پہ ٹھہر ہی گیا
قصہ یہ کرتے تھے نبی جب بیاں — کہتے تھے اس طرح سے بس شادماں
باندھ نہ اطراف چبوترہ شتاب — چھوڑتی اس طرح سے گر وہ آب
توشہ نہ کچھ رکھتی تھیں جب ہاجرہ — حق نے وہ پانی میں اثر یہ دیا
اصل میں وہ پانی بھی اے اہلِ دیں — رکھے مزہ شیرِ شتر کا یقیں
اور کوئی انسان نہیں تھا وہاں — بس یہی دونوں وہیں رہتی تھیں جاں
پائے مصیبت کوئی آوارہ ہو — آئے یمن سے وہ بیابان کو
کہنے لگے دیکھ کے بایکدگر — ہووے پرندوں کا یہیں جا گذر
ہم تو گئے بارہا اس جا گذر — آدمی پانی نہیں آیا نظر
غیب سے یک چشمہ ہوا ہے عیاں — عورت و یک طفل ہیں بیٹھے یہاں
چاہیے اجازت کہ رہیں وہ وہاں — دی ہے اجازت وہ انہیں شادماں
شرط کو یہ گروہ جماعت قبول — سب گئے فرحت سے وہاں آ نزول
اُنسے ہی پس مکہ بسا ہے تو جاں — باندھے عمارات کئی تب وہاں

روحِ امیں آنکھ سے غائب ہوئے — ہاجرہ ہاتف سے ندا یہ سنے
کعبۂ اقدس کی کرینگے بنا — حشر تلک اس کو رکھیگا خدا
نسل سے اس تیرے پسر کے اے جاں — ہوویگا پیغمبرِ آخر زماں
جب یہ بشارت کو سنیں ہاجرہ — پھول مسرت کی چنیں ہاجرہ
مٹی و پتھر بھی اٹھا جلد تر — باندھ دیئے پانی کے اطراف پر
پانی کا ایک چشمہ بنا وہ وہیں — چشمۂ زمزم ہے وہی بالیقیں
مادرِ مذبوحِ خدا پر مدام — لطف سے رحمت کرے ربِ انام
چشمۂ زمزم وہ یقیں لاکلام — نہر رواں ہوتی زمیں پر تمام
بھوک بھی اور پیاس کرے دفع زود — خاصیتیں ہیں دور رکھے مثلِ دود
کرتے تھے بس نوش وہ پانی سدا — ہاجرہ خاتون بھی ذبیحِ خدا
بعد کئی روز کے اے باشکوہ — قوم سے جرہم کے نکل اک گروہ
روبرو کعبہ کے نظر جب کئے — دیکھے پرندوں کے تئیں اڑتے ہوئے
جسمیں ہو آبادیِ نوعِ بشر — اور کبھی پانی رہے اس جائے پر
بھیجے تب یک شخص کو لانے خبر — پس وہ کہا آکے تبھی دیکھ کر
پہنچی ہے ان لوگ کو جیسے خبر — ہاجرہ خاتون سے ملے آن کر
لیک وہ پانی کا یقیں اختیار — آپ ہی رکھے نہ وگرز نہار
اور اہالی و موالی کو سب — رہنے لگے اپنے وہیں کر طلب
قوم سے جرہم کے خدا کے ذبیح — سیکھ زبانِ عربی بس فصیح

پائے فضائیں ہیں شانِ جلیل — فہم و فراست میں ہوئے بے عدیل

حضرت اسمٰعیل کے لئے آبِ زمزم ظاہر ہونا

قومِ جرہم کا مکہ میں آکر بسنا

لمعہ حکم ہونا حضرت ربُ الجلیل کا ابراہیم خلیل کو ذبح کرنے پر اسمٰعیل کے علیہما السلام

سال میں یکبار خلیلِ خدا — یا کہ وہ ہر ماہ میں اے باصفا
چاشت کا کھاتے تھے یہاں ہی طعام — شام کو جاتے تھے وہ پھر سوئے شام
تھی مہِ ذوالحج کی وہ شب آٹھویں — خواب میں یوں دیکھتے ہیں اپنے تئیں

شام سے خود ہو کے سوارِ براق — آتے تھے مکہ کے تئیں باوفاق
سیزدہ سالہ ہوئے فرزند جب — آئے تھے مکہ کو براہیم تب
سوتے ہیں خود اپنے سرہانے پہ آ — ایک فرشتہ ہے معظم کھڑا

سوتے ہیں پھر گود میں اپنے ذبیح
کہتا ہے تب یوں وہ فرشتہ صبیح

میں ہوں ملک حق کا یقیں لا کلام
لایا ہوں حق کی طرف سے پیام

کہ یہ پسر کو اے خلیلِ خدا
کیجئے قرباں بہ سبیلِ خدا

خواب سے ہشیار ہوئے آہ جب
فکر و تردد میں پڑے ہیں عجب

کیا یہ یقیں واقعۂ رحمان ہے
یا کہ دغا بازیٔ شیطان ہے

پس وہ اسی فکر میں حیران رہے
اور بہت مضطر و ترسان رہے

باقی شب کو بہ دعا و نماز
ہیں وہ گزارے بہ خضوع و نیاز

دوسری شب کو بھی وہی آیا ملک
وہ ہی کہا خواب میں بے شبہ و شک

تیسری شب کو بھی آ لایا پیام
کہ کہا اللہ نے تجھکو سلام

اور کہا اٹھ کے یہ فرزند کو
کیجئے قربان یہ دلبند کو

خواب میں پس انکو خدا کے خلیل
ذبح کیئے در رہِ ربِ جلیل

دسویں تھی ذی الحج کی وہ شب آئی ہیں
پایا براہیمؑ نے پورا یقیں

بیٹے کی قربانی پہ جازم ہوئے
ذبح پہ دلبند کے عازم ہوئے

صبح کو دسویں کے جو ہے روزِ عید
ہاجرہ خاتون سے کہے وہ سعید

جلد یہ فرزند کا تو دھو کے سر
بال کر آراستہ اور شانہ کر

اور لباس اس کو پنہا فاخرہ
حکم بجالائی وہ سب ہاجرہ

پوچھی لجاتے ہو کہاں اب اسے
بولے ملانے مرے اک دوست سے

اور کہے فرزند کو اے من چمن
ساتھ لے اک چاقو بھی اور اک رسن

حکم سے وہ چاقو رسن کو لئے
پوچھے یہ کس واسطے تب وہ کہے

مندیکے نزدیک بیابان میں
چل تو اے فرزند کہ قرباں کریں

راہ میں وہ پوچھے اے میرے پدر
مجھکو لجاتے ہو کہاں دو خبر

دوست کی مہمانی کو بولے اے جاں
پوچھے کہ اس دوست کا گھر ہے کہاں

بولے مرا دوست وہ ایسا ہے جاں
کہ ہے مبرّا ز جہات و مکاں

چرخ کا ایواں ہے بنایا وہی
فرش زمیں کا ہے بچھایا وہی

پوچھے کہ وہ دوست تونگر ہے کیا
بولے کہ ہاں ہے وہ تونگر بڑا

مُلک بھی ملکوت کے سرّ و عیاں
سارے خزانے ہیں اُسی کی پچھاں

پوچھے کہ وہ دوست اکرو الانعام
کھائیگا کیا ساتھ ہمارے طعام

بولے کہ کھاتا نہیں کھاتا ہے وہ
سارے خلائق کو کھلاتا ہے وہ

نقل ہے ابلیس سرِ اشقیا
جا کے لگا کہنے کو با ہاجرہ

کہ ترے فرزند کو اے با خبر
بول کہاں لے گیا اسکا پدر

بولیں ملانے کو ہے اک دوست کے
بولا نہیں لے گیا اس واسطے

ذبح اُسے کرنے مگر لے گیا
بولی ہیں یہ سُن کے اُسے ہاجرہ

باپ تو فرزند پہ ہے مہرباں
بیٹے کو کیوں قتل کریگا عیاں

بولا یہ سُن کہتا ہے اسکا پدر
حق سے ہوں مامور ہیں اس ذبح پر

سنتے ہی یہ اس سے کہیں ہاجرہ
ذبح کا گر حکم کیا ہو خدا

ہم تو دل و جاں سے کرینگے قبول
ایک سرِ مو نہ کرینگے عدول

سن کے یہ مایوس ہوا وہ لعیں
پدر و پسر پاس گیا ہے یقیں

بولا پسر سے کہ یہ تیرا پدر
قصد کیا ہے ترے اب ذبح پر

بولے ذبیح اللہ جہاں ہیں کہیں
ذبح پسر باپ سے ہوتا نہیں

کہنے لگا سُن کے وہ ملعون تب
زعم ہے اس کو کہ ہے یہ حکمِ رب

بولے وہ گر ہووے یہ حکمِ خدا
میرا دل و جان ہے اُس پر فدا

اتنے سے بھی مایوس ہوا وہ ذلیل
کہنے لگا جا کے بہ نزدِ خلیلؑ

سمجھے ہوئے شیخ کہ شاید یہ اب
ذبح پسر پر ہے تمہیں حکمِ رب

آپ کو بولا سو فرشتہ نہیں
بلکہ وہ بولا سو ہے شیطاں یقیں

سمجھا براہیمؑ نے یہ نسکِ رب
آیا ہے ابلیس یہ دینے فریب

پس وہیں یک اُس نے وہ نعرہ کئے
رفع وہ ملعون کے تئیں کردیئے

جبکہ براہیمؑ چڑھے کوہ پر — ذبح کرے تاکہ انہیں جلد تر
کہنے لگے دیکھو یہ حکمِ ربی — ذبح کرے ایک نبیؑ کو نبیؑ
عالمِ رویا میں آ دیکھا ہوں میں — ذبح کیا بہرِ خدا تیرے تئیں
بولے سمٰعیلؑ ہے گر حکمِ رب — اسکو قبولا میں دل و جاں سے اب
پس کہے اے باپ جو حکمِ خدا — آپکو ہے جلد کرو آپ ادا
صبر کرو ذبح پہ میرے یقیں — مجھکو بھی بس پاؤ گے از صابریں
چھوڑ کے دنیا کی سبھی لذتیں — پاؤنگا جنت کی بہت نعمتیں
ہوتی اگر اس سے مجھے اطلاع — کرتا تھا مادر کو میں اپنی وداع
بولے پھر میری طرف سے سلام — اور انہیں پہنچاؤ یہ میرا پیام
اور کہے باپ کو اے باصفا — باندھیو اب جلد مرے دست و پا
تا نہ محبت مری غلبہ کرے — ذبح بھی تب کر نہ سکو گے مجھے
حق کی طرف لائے وہ روئے نیاز — جلد پڑھے ایک دوگانہ نماز
میں ہوں گنہگار مجھے دے پناہ — اور یہ لڑکا ہے یقیں بے گناہ
فضل سے اپنے اے ربُ العلا — دے تو مجھے صبر دریں ابتلا
دیکھے سب کھولے ہیں بابِ فلک — دیکھتے ہیں ہو متحیر ملک
اور بدرگاہِ خدائے ودود — کرتے پرندے ہیں ہوا میں سجود
کہتے ہیں اس طرح ملائک اے رب — سر بہ زمیں ایک پیمبر ہے اب
رحم وہ دونوں پہ تو کر اے خدا — رنج و مشقت سے انہوں کو بچا
ہوکے بہت بیخود و بے اختیار — روتے یہاں تک ہیں وہ تب زار زار
جن و ملک اور وحوش و طیور — رونے لگے دیکھ کے اے باشعور
آپکو جو حکم کیا ہے خدا — جلد تر اب کیجئے اس کو ادا
آہ پسر کو وہ سلائے ہیں تب — حلق پہ ہاتھ انکے پھرائے ہیں تب
ذبح تری راہ میں کرنے اسے — خواب میں جو حکم کیا تو مجھے

رخصت اسمٰعیلؑ کا باپ سے وداع ہونا

آئے ہیں لرزے میں زمین و فلک — رونے لگے ساتوں سما کے ملک
بولے براہیمؑ خلیل اے پسر — نورِ بصر اے مرے لختِ جگر
حکم ہوا مجھ کو یہی خواب میں — کہہ تری کیا رائے ہے اس باب میں
کہتے ہیں مسرور ہوئے اس قدر — دیکھ لگے کرنے تعجب پدر
آگ میں ڈالا تمہیں نمرود جب — صبر کئے تب ہوا خوشنود رب
ہوتا ہوں ماں باپ سے گرچہ جدا — جاتا ہوں لیکن بہ حضورِ خدا
آہ وہ پھر کہنے لگے باپ سے — آئے ہو جب گھر سے لے باہر مجھے
خیر مرا خون بھرا پیرہن — دیجو لجا اس کو تم اے پدرِ من
میری جدائی پہ نہ غم کیجیو — راضی رضا پر ہی خدا کے رہو
اور مرے ذبح کے بھی وقت پر — کیجئے چہرے پہ نہ میرے نظر
سُن یہ براہیمؑ ہوئے اشکبار — آپ کو باقی نہ رہا اختیار
کرنے لگے عرض زربِ کریم — بخش بڑھاپے پہ مرے اے رحیم
بخش مجھے اور اسے اے خدا — بعد ذبیحُ اللہ نے کی یہ دعا
بعد لگے کہنے اے میرے پدر — کیا نہ کیئے چرخ کی جانب نظر
دیکھ تعجب سے ہمیں بیقرار — کرتے ہیں تسبیحِ خدا بار بار
آئے ہیں لرزے میں پہاڑاں تمام — ہم سے ہیں اقرب کریں وہ کلام
ذبح اسے کرنے ترے نام پر — سر پہ کھڑا اس کے ہے پیمبرؑ دگر
جبکہ براہیمؑ سنے یہ کلام — ان کو گلے اپنے لگا وہ ہمام
ارض و سما اور پہاڑاں بہم — عرشِ بریں کرسی و لوح و قلم
پھر وہ لگے کہنے اے حق کے خلیلؑ — وقت نہیں ڈھیل کا کیجے نہ ڈھیل
چاقو کو یوں تیز کیئے تب خلیلؑ — شعلۂ آتش کے ہوئی وہ مثیل
اور کیئے عرض کہ یہ اے خدا — لختِ جگر نورِ بصر ہے مرا
نیتِ صادق سے یقیں اسکے تئیں — ذبح تری راہ میں کرتا ہوں میں

قصۂ ذبح اسمٰعیل ذبیح اللہ کا بیان

دعا حضرت ابراہیم علیہ السلام و وداع

ذبح میں اب اس کے اے ربِ جلیل — مجھکو عطا کیجیے صبرِ جمیل
چاقو کو پھر حلق پسر پہ رکھے — اور یہ اس وقت دعا بھی پڑھے

بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّیْ وَاَجْزِنِیْ وَعْدِیْ فِیْهِ یَوْمَ لِقَائِكَ ترجمہ یعنے ذبح کرتا ہوں میں نام سے اللہ تعالیٰ کے اور کمک سے اس کے اے پروردگار قبول کر میرے سے اور کر وعدے کو میرے جو اس میں ہے روز قیامت میں پورا۔

منہ کو لگا منہ سے وہ دلبند کے — اور پیشانی پہ وہ بوسہ دے
تجھکو وداع آہ میں کرتا ہوں اب — روز قیامت ہیں ملاویگا رب
عرض کئے باپ سے وہ ذوالوفا — کیجئے اب صبر اے میرے پدر
کیونکہ مجھے خوف ہے اس بات کا — ہوؤں عقوبت میں کہیں مبتلا
راضی قضا پر ہوں تری کر قبول — ذبح مرا میں نہیں ہرگز ملول
کھولدو اس وقت مرے دست و پا — تا یہ اطاعت مری دیکھے خدا
آنکھوں پہ اک اپنے پٹی باندھ کے — حلق پہ فرزند کے چاقو رکھے
حلق پہ پس وہ نہ چلی تھی ابھی — حکم ہوا روح امیں کو تبھی
آئے شتابی سے وہیں جبرئیل — پھیر دے اس کو زدستِ خلیل
پدر سے پھر عرض کئے با ادب — اور یہ چاقو کو کرو تیز اب
حلق پہ پس انکے چلائے خلیل — پھیر دے چاقو کو پھر جبرئیل
وونہی براہیمؑ کئے بار بار — تب بھی وہ چاقو نہ دھنسی زینہار
خم گئی لیکن وہ چلی ہی نہیں — غصے سے پھینکے ہیں اسے بر زمیں
کرنے ہو یوں مجھپہ غضب کسلئے — کیا مری تقصیر ہے فرمائیے
بولے اُسے حکم نہ حق کا ہوا — بولی وہ چاقو اے خلیلِ خدا
سنکے یہ حیران ہوئے وہ باصفا — کیا ہے دریں باب رضا خدا
کر دیا ظاہر یہ گلو نے ذبیح — اس لئے چاقو نہ چلی اے فصیح
تب یہ ندا آئی ز درگاہِ رب — راست کیا خواب کو تو نے اب
خواب میں دیکھے تھے خلیل اس نمط — ذبح پسر کو وہ کئے ہیں فقط
اس ہی لئے حق سے یہ آئی ندا — خواب کو تو راست ہے اپنے کیا

اور گلے اپنے لگا کر وہ نیک — بولے اے فرزند سلامٌ علیک
بولکے یہ ابر سا روئے ہیں وہ — اشک سے منہ اپنا بھی دھوئے ہیں وہ
کیجئے تعجیل یہ فرمانِ رب — اور نہ کرو اسمیں ذری ڈھیل اب
بعد ازیں پھر عرض کئے اے خدا — نفس کو اپنے میں کیا ہوں فدا
بعضے روایات میں آیا ہے حال — بولے وہ اے باپ مرے مہرباں
پدر نے اس بند کو کھولے وہیں — منہ کئے دلبند کا سوئے زمیں
بولکے تکبیر خلیلؑ اے امیں — حلق پہ چاقو کو چلائے وہیں
جلد براہیمؑ کے تو پاس جا — چاقو کا منہ پھیر دے اے باصفا
زور بہت گرچہ کئے وہ ادا — پر نہ کٹا ایک سرِ مو گلا
تیز کئے خوب اُسے وہ وہیں — شعلۂ آتش سے بنی وہ یقیں
بولے ذبیح اللہ براہیمؑ سے — حلق میں نوک اسکی دھنسا دیجیے
زانو کو پھر قبضہ پہ اسکے رکھے — اور اُسے دابے ہیں بہت زور سے
چاقو کو اللہ نے دی تب زباں — صاف وہ یوں کہنے لگی اس زماں
آپ کو جب آگ میں ڈالے یقیں — کسلئے وہ آگ جلائی نہیں
حکم ہوا مجھکو بھی ہشتاد بار — تا نہ رواں ہوؤں میں اے نیکنام
ایک روایت ہے کہ پروردگار — تانبے کا اک حلقہ بہت استوار
دوسری روایت ہی کہ کتنا بھی تھا — لیک اسی وقت وہ متنا بھی تھا
صاحبِ تفسیر حسینی یہاں — نقل کیا ہے ز وسیط اے میاں
پر نہ بہا خون وہ دلبند کا — بس وہی بیداری میں ظاہر ہوا
حق نے کہا بس نَجْزِی الْمُحْسِنِیْن — بعد کہا اس کے بَلَاءٌ مُّبِیْن

بیان چاقو کا حلق اسمٰعیلؑ پر نہیں چلنا

یعنے کہا حضرتِ ربّ الورا
نیکوں کو ہم دیتے ہیں یونہی جزا

جبکہ براہیمؑ دریں ابتلا
راست ہی نکلے ہیں بشانِ علا

یعنے وہ فرزند کے بدلے خدا
دنبۂ جنّت کو روانہ کیا

کہتے ہیں جنّت کا جو ہے مرغزار
اس میں تھا چہل سال چرا تھا اے یار

پاس براہیمؑ کے وہ آ کھڑا
اُس کو براہیمؑ نے قرباں کیا

اور کہا چاہیے جو تو کرے دعا
جلد وہ مقبول کرونگا خدا

حشر تلک جتنے کہ ہوں مومناں
بخش اے رب سب کو یہ سرّ عیاں

لطیفۂ شریفہ

ذبحِ عظیم اس کو کہا ہے جو رب
لکھتے ہیں علما کئی اس کے سبب

بحرِ امامت کا دُرِ بے بہا
جعفرِ صادق سے روایت کیا

بولے کیا اس کا ہے مجھکو سبب
بولا براہیمؑ کو اس طرح رب

تیرے پسر میں ہے یقیں اسکا نور
نسل سے وہ اس کے کریگا ظہور

سن یہ براہیمؑ نے چاہا ہے جب
دیکھے وہ تا احمدِ مرسل کو اب

دیکھے ہیں تب سیدِ عالم کو وہ
آپ کے درجاتِ معظم کو وہ

آپکے احفاد میں بے شبہ و مین
آئے نظر اُن کو امامِ حسینؑ

بولے محمدؐ کا نواسا ہے یہ
حیدرؑ و زہراؑ کا دلاسا ہے یہ

میرے پسر سے بھی ہے زیادہ عزیز
حق نے کہا اسکو تب اے باتمیز

بس لَفَدَیْنَاہُ بِذِبْحٍ عَظِیم
بوجھ عبارت ہے حسینِؑ کریم

رہ کے براہیمؑ غرض چند روز
بعد ہوئے شام کو رونق فروز

قوم کا سردار جو تھا با فلاح
ابنِ براہیمؑ کا عقدِ نکاح

عمرِ شریف ابنِ براہیمؑ کی
نقل ہے جب چار دہ سالہ ہوئی

کعبے کی تعمیرِ مقدس کو تب
آیا براہیمؑ کے تئیں حکمِ رب

نوحؑ کے طوفاں میں بحکمِ خدا
ساتویں وہ یہ حج پہ جانا رہا

اور براہیمؑ سے سرّ عیاں
تھا یہ بڑا حق کا یقیں امتحاں

فضل سے تب اپنے خدائے کریم
بولا لَفَدَیْنَاہُ بِذِبْحٍ عَظِیم

نقل ہے ہابیل جو قرباں کیا
ہے وہی دنبہ تھا جو بھیجا خدا

لائے ہیں اک پل میں اسے جبرئیلؑ
فدیہ کے خاطر بہ جنابِ خلیلؑ

بروح ہیں جلد تب اے ارجمند
ابنِ براہیمؑ کے کھولا ہے بند

اُنکا سر پاک زمیں پر ہی تھا
ہاتھ اُٹھا اپنے کئے یہ دعا

حق نے کہا میں نے کیا ہوں قبول
تیری دعا جو ہے سعادت شمول

آپ کے فدیہ کو خدائے کریم
بولا لَفَدَیْنَاہُ بِذِبْحٍ عَظِیم

سارے وجوہات میں وجہ شریف
ہے یہی تو بوجھ یہ رمزِ لطیف

پوچھا براہیمؑ نے اے رب مرے
منع کیا ذبحِ پسر جو مجھے

ہوے جو پیغمبرِ آخر زماں
ختمِ رُسل سرورِ کل سروراں

اسلیئے میں اس کا نگہباں ہوا
اس کے بدل فدیہ روانہ کیا

حکم سے تب حق کے کہا ہے شتاب
چشمِ براہیمؑ سے رفعِ حجاب

آل و صحابہ کو بھی سرور کے سب
دیکھے براہیمؑ بلا شبہ جب

اُن کے مدارج کو بھی وہ دیکھکر
پوچھے یہ ہے کون گرامی گہر

بولے براہیمؑ کہ اے کردگار
مجھکو یہ فرزند ہے سروِ بہار

فدیئے میں فرزند کے تیرے نہ بھول
میں نے بس اسکو ہی کیا ہو قبول

ذبحِ عظیم آیا جو قرآں میں
حق نے کہے بخشش کی ایک شان میں

شہر میں مکے کے تئیں باصفا
قوم وہ جرہم کی بسی تھی جو آ

دخترِ اطہر سے ہے اپنی کیا
ایسے میں رحلت بھی کئے ہاجرہ

حضرتِ سارہ کے شکم سے خدا
شام میں اسحاقؑ کو پیدا کیا

عصر میں آدمؑ کے زدارِ جناں
کعبۂ یاقوت جو آیا تھا یہاں

اُس کا نشاں باقی جو تھا بر زمیں
کرتے تھے خلق اُس کی زیارت یقیں

فدیۂ اسماعیلؑ کیلئے دنبۂ جنت کا آنا

ذبحِ عظیم سے مراد امام حسینؑ

نکاحِ ذبیح اللہ

عصرِ براہیمؑ تلک جاوداں
حضرتِ آدمؑ کو خدائے متیں
انکو تھی وحشت سو کئے یوں دعا
صوت تری حمد کا تسبیح کا
خانۂ معمور کا اور عرش کا
اور یہاں پر نہیں کوئی یک مکاں
ذکر و تسبیح کریں گے مری
خانۂ معمور سا اور عرش سا
عرض کئے آدمؑ اے ربِّ جہاں
اور وہ مٹی بھی سمجھ اے امیں
عرض کی آدمؑ نے کہ اے رب مرے
مار کے پس اپنے وہ پر سے وہاں
ساتویں طبقے سے زمیں کو دیا
ایسا تھا ہر سنگ بڑا اے انیس
پہلا ہے کوہ طور فضیلت نشاں
معدنیات اور نباتات سے
اس کے سوا رتبہ ہے ایک اور بڑا
بعد بھی موسیٰؑ بہ تمنائے جاں
طاعت و اسرارِ کلیمی کا نور
دوسرا ہے زیتون کا جبل باشرف
حشر کے دن لوگ اسی جائے سے
مسجد اک اسی پاس ہے اے باوقار
تیسرا ہے وہ کوہِ فضیلت اسک

تھا یہی معمول سمجھ اے میاں
خلد سے جب بھیجا بروئے زمیں
کہ میں اکیلا ہوں یہاں اے خدا
چرخ پہ املاک سے میں سنتا تھا
کرتے فرشتے ہیں طواف اے خدا
انکو کہا خالقِ ہر دو جہاں
اور عمارات بناویں گے بھی
جائے طواف اور اسے قبلہ بنا
تیرے لئے گھر میں بناؤں کہاں
بسکہ چہل سال پڑی تھی وہیں
کیجئے اس جائے سے آگاہ مجھے
ساتوں زمیں تک بھی دئے ہیں نشاں
باندھتے آئے ہیں وہ پایہ یقیں
کہ نہ اٹھا جسکو سکے شخص تیس
مصر و مدین کے بیچ ہے درمیاں
قسم سے حیوان کے بھی جائے
موسیٰؑ پہ حق اسپہ تجلی کیا
جا کے دعا کرتے تھے اکثر وہاں
الغرض اس پر ہی کیا ہے ظہور
بیتِ مقدس کے ہے مشرق طرف
جنت و دوزخ کی طرف جائینگے
اور ہے اس کوہ کے پاس ایک غار
کوہِ حرا جو کہ ہے مکہ کے پاس

اسکا یہ قصہ ہے کہا بیہقی
جبکہ تھی تنہائی انہیں اے میاں
کوئی نہیں طاعت میں ہے میرا شریک
پر یہاں آوازہ وہ سنتا نہیں
دیکھتا ہوں میں کہ زمیں پر کہیں
تھوڑے ہی عرصے میں تری نسل سے
لیک تو اوّل ہی مرے نام سے
بعد مکاں باندھ تو اپنے لئے
بولا کہ ہم خاکِ بدن کو ترے
اور یہ زمیں کو بھی سب سے باصفا
روحِ امیں کو کیا پس حکم رب
حکم فرشتوں کو کیا پھر خدا
جبکہ زمیں پر وہ ہوا ہے نمود
سنگ وہ سب پانچ پہاڑوں کے تھے
سینا و سینین اور فلسطین بھی
جن میں عجائب ہیں پس ایسے کثیر
رتبہ کلیمی کا وہیں پائے ہیں
کھینچے ہیں وہ چلے بہت اسمیں جا
جامعیت ایسی فضائل کی جب
رکھتا ہے یک عزت و شانِ پہاڑ
عیسیٰؑ اسی پر سے گئے چرخ پر
اسکی زیارت لئے خلقِ کثیر
اسمیں ہے اک غار وہاں مصطفیٰؐ

ارزقی بھی وہب سے ہی نقل کی
اور نہ زمیں پر بھی تھا کوئی یک مکاں
تا کریں طاعت تری سب ملکے ٹھیک
اس لئے رہتا ہوں ملول و حزیں
جائے طواف ایسی کسی جا نہیں
لوگ یقیں پیدا بہت ہوویں گے
خانۂ پاک ایک بنا کیجئے
اپنے سب اولاد کے بھی واسطے
لطف سے جس جا گلا بہ کئے
ہم نے اسی جا سے ہی پھیلا دیا
کہ وہ جگہ انکو دکھا دیجے اب
کہ وہ کریں پایہ وہیں سے بنا
لائے ہیں ایسے بڑے پتھر وہ زود
عزت و شاں جسکو دی اللہ نے
کہتے ہیں در عرفِ لغت اسکو ہی
جسکا نہیں دوسری جا عشر عشیر
تختیاں توراۃ کی ہاتھ آئی ہیں
اسمیں کئے طاعت و ذکرِ خدا
اسکو ملی کھایا قسم اسکی رب
اسپہ ہے خرنوب کا بس ایک جھاڑ
مضجعِ عیسیٰؑ ہے وہی اے بشیر
جاتے ہیں اکثر ز امیر و فقیر
جا کے کیا کرتے تھے ذکرِ خدا

ہیگی وہ بس آپکی خلوت کی جا — وحی وہیں پہلے ہے بھیجا خدا
جو تھا ہے جودی کا پہاڑ اے میاں — نوحؑ کی کشتی کا ہے جائے اماں
جائے نجات ایسے پیمبر کی جو — ہووے سو کیا اسکو فضیلت نہ ہو
وہ بھی معظم ہے کہ اکثر وہاں — اولیا کھینچے ہیں ریاضات جاں
کعبے کے پائے کو بنے زمیں — محکم و مضبوط کئے اے امیں
رکھے اسی پایہ پہ اس کو آ کے — حکم پس آدم کو کیا یوں خدا
اور حجر اسود لے نیکو سرشت — رکھے وہ کعبے میں لے آ ز بہشت
وقت میں طوفان کے ملائک اسے — بر فلکِ ہفتم اٹھا لے گئے
مکے میں اس کعبے کی جگہ پہ ایک — رہ گئی اس پائے کی یک سرخ ٹیک
کرتے طواف اسکا اور اس جگہ میں — کرتے دعا اور طلب حاجتیں
نزد حرم آتے وہ جب بالضرور — پاؤں سے نعلین کو کرتے تھے دور
موسیٰ کلیم آئے وہاں ایکبار — سرخ ہے ایک اونٹ پہ ہو کر سوار
کرکے وہ پائے کا طواف اے میاں — دوڑے صفا مروہ کے بیچ درمیاں

لَبَّیْکَ عَبْدِی اَنَا مَعَکَ

حضرت عیسیٰؑ کے بھی حواریاں — حج و زیارت سے آئے وہاں
الغرض اس پایہ کا جو تھا نشاں — کرتے تھے لوگ اسکا ہی حج جاوداں
تا یہ شرف باقی رہے در جہاں — حشر تلک انکے ہی در خانداں
مکۂ اشرف کو چلے شام سے — اور ذبیح اللہ کو وہاں ساتھ لے
ہو کے براہیمؑ بہت شادماں — مکے کو ساتھ انکے ہوئے ہیں رواں
کعبے کی مقدار سے ہونے خبیر — ابر کو یک بھیجا ہے رب قدیر
کہتے ہیں اس ابر کو تھا ایک سر — مثل سر شیر بھی منہ تھا دگر
ابر وہ درگاہ میں آیا پسند — حق نے کہا اسکو تب اے ارجمند
صاحب لولاک شفیع امم — ختم کریں اس پہ نبوت کو ہم

آئے ہیں اس غار میں روح الامیں — پائی ہے حضرت نے رسالت وہیں
مدت شش ماہ جو طوفاں میں تھی — آخر اسی کوہ سے ہے جا لگی
پانچواں لبنان کا پہاڑ اے ہمام — کہتے ہیں واقع ہے وہ در ملک شام
الغرض ان پانچ پہاڑوں سے ہی — لائے فرشتے بڑے پتھر سبھی
خانۂ معمور جو تھا چرخ پر[1] — جائے طواف ملک اے باخبر
کہ تو طواف اس کا کیا کر مدام — اور نماز اس کے طرف ہی دوام
نوحؑ کے طوفاں تلک اے باصفا — کعبۂ یاقوت وہ اسی جا پہ تھا
رکھدو کعبے کے مقابل بصاف — کرتے رہیں تا ملک اسکا طواف
آتے تھے لوگ سکے ہی پاس اہیں — نذر و ہدایا بھی لے جاتے وہیں
آگے کے پیغامبرانِ کرام — آتے تھے حج کیلئے اس ہی مقام
اپنی سواری سے اتر کر بہم — بہرِ ادب ہوتے برہنہ قدم
تب دو کلیم آپ تھے باندھے ہوئے — روحا میں احرام تھے باندھے ہوئے
کہتے تھے لبیک بہ صدق و صفا — حق سے یہ تب آئی ہے انکو ندا
اسکی ہو لذت سے وہ مضطر وہیں — کرتے ہوئے سجدہ گرے بر زمیں
آلِ اسرائیل سے مردانِ پاک — آتے تھے وہاں حج کیلئے لاک لاک
چاہا ہے پس حضرت رب جلیل — کعبے کی تجدید ز دستِ خلیل
حکم ہوا حق سے یہ جبریلؑ پر — ساتھ براہیمؑ کے تا جلد تر
کعبۂ اقدس کو بنائے وہیں — لائے ہیں جب حکم یہ روح الامیں
مل کے پسر سے یہ بشارت دئے — سنکے ذبیح اس کو بہت خوش ہوئے
ابر وہ تب آ کے سوا سایہ یاں — کعبے کی مقدار پہ ہی اے میاں
بات وہ کرتا تھا براہیمؑ سے — کعبے کی مقدار کی تعلیم سے
شہر تو مکے میں ہی تا عنقریب — ہو ویگا مکے میں مرا ایک حبیب
ابر وہ مرفوع غرض جب ہوا — مکے کے سرحد میں ہی ٹھہرا رہا

[1] کعبۂ یاقوت

پانچواں کوہ لبنان، چوتھا کوہ جودی
کعبۂ یاقوت
آسمان پر بیت معمور
پیغمبروں کا حج
موسیٰ علیہ السلام
حضرت ابراہیم
تعمیر کعبہ

آگے نبوت کے وہی ابر تھا
اس شہ عالم پہ جو سایہ کیا

ایک روایت ہے کہ روح الامیں
کعبے کے مقدار یہی بزر میں

ایسا ہی لکھا ہے بہ فتح العزیز
عارف علامہ عبد العزیز

آئی ہے اور ایک روایت ای نیک
کہ اسی میدان میں مکڑی نے ایک

اسکو کہا حضرت رب الجلیل
قبلۂ پاکاں کی ہوئی جب دلیل

غار میں پس ڈھونڈے گئے تھے جب نبی
آکے وہی مکڑی تھی جالا تنی

ساری روایات یہ اے با شعور
ہو سکے تب پائے رہیں گے ظہور

پس اسی پائے پہ بفضل خدا
کعبے کی تعمیر کئے ہیں بنا

حکم براہیم پسر کو کئے
سنگ پہاڑوں سے لے آیا کرے

بوقبیس و رقان و کوہ حرا
مکے میں ہیں کوہ یہ اے باصفا

کہتے ہیں دیوار ہوئی ہے بلند
جب قد آدم سے بھی اے فرجمند

ڈالوں یہ دیوار میں چڑھ اسپہ داث
بوقبیس اوپر وہ گئے لانے تب

آؤ مرے ساتھ لے جاؤں تمہیں
سنگ معظم دو دکھاؤں تمہیں

خوف سے طوفان کے سرافیل نے
دفن اُسے اس کوہ میں ہیں کر دیئے

بوسہ دیں تا پہلے اُسے جا بجا
پھر طواف آغاز کریں بعد ازا

کہ اے خلیل اللہ یہ پتھر سیاہ
اس کو لگا دیجو بہ بیت اللہ

دوسرے پہ چڑھ کے خلیل خدا
کرتے تھے دیوار بلند اے فتا

چاہتے گر نیچے اُترنا خلیل
پست وہیں ہوتا وہ سنگ جلیل

خوب نظر آتا تھا اس سنگ پر
موم میں جسطرح سے آوے نظر

اور حجر اسود اے نیکو سیر
اس سے بھی تھا نور بڑا جلوہ گر

حد حرم باندھے وہاں تک خلیل
دو وہی تھا رخشندہ وہ سنگ جلیل

مروی ہے اس سنگ کشتی نیم ٹھیک
حکم سے تھے حق کے ملک بھی شریک

بیست و پنجم کو اسی ماہ کے
پورا ہوا فضل سے اللہ کے

نقل معارج میں یہ مذکور ہے
دوسری کتابوں میں بھی مسطور ہے

کھینچے ہیں ایک اپنے وہ پر سے لکیر
اسپہ بنا بیت خدائے کبیر

روایت

آن کے یک جا لا نہیں جلد تر
کعبۂ اقدس کے ہی مقدار پر

تو ہی یقیں ہو گی بصد افتخار
غار میں اسرار کے یک پردہ دار

یہ بھی معارج میں لکھا اے میاں
اور کتابوں میں بھی آیا ہے جاں

کعبے کے مقدار سے بیقال ذلیل
جبکہ تجبر دار ہوئے ہیں خلیل

کام میں کعبے کے ذبیح اللہ بھی
باپ کے تھے ساتھ بصدق ولی

جنکے ذبیح اللہ وہیں بیدرنگ
تین پہاڑوں سے لئے آتے تھے سنگ

لائے سماعیل تھے کیچڑ پتھر
اور اُسے باندھ رہے تھے پدر

حکم براہیم نے ان کو کیا
پتھر اک ایسا بڑا لے آؤ جا

رہ میں ملے روح امیں اُنسے آتے
اور لگے کہنے اے ذبیح خدا

لائے تھے جنت سے جو آدم صفی
اُن میں بلا شبہ ہے برکت بڑی

ایک ہے وہ سنگ کہ اُسپر چڑھ ہیں
دوسرا لگانے کو ہے دیوار میں

لائے وہ دو سنگ ہیں ابن خلیل
اُنکے ہی ساتھ آکے کہے جبرئیل

پس رکھے دیوار میں کعبے کے جا
وہ حجر اسود دار جناں

ہوتی تھی دیوار وہ جیسا بلند
ہوتا تھا پتھر بھی وہ ویسا بلند

اور خلیل اللہ کے پاؤں کا نقش
ایڑیوں کا انکے اور انگلیوں کا نقش

چھپنے لگے لوگ وہ پتھر کو جب
خوب نمایاں نہیں وہ نقش اب

چار طرف کعبے کی تاباں ہوا
اور جہاں تک وہ درخشاں ہوا

آہ گنہگاروں کے چھونے سے ہی
ہونے لگی نور میں اُس کے کمی

غرۂ ذیقعدہ کو اے باصفا
کعبے کی آغاز ہوئی تھی بنا

کعبہ سبھی جبکہ مرتب ہوا
پدر و پسر دو کئے یہ دعا

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَا اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ وَاَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝

خلاصہ ترجمہ

کیجئے مقبول تو اے ربنا
اور تو کر ہمکو اے ربّ قدیر
کہ وہ مطیع تیرے رہئے اے خدا
اور تو اس عرض کو فرما قبول
اور تری انکو سکھاوے کتاب
بس یہ دعا حق نے کیا ہی قبول
نسلِ سماعیل میں ان کے سوا
اور مناسک کے دکھانے لئے
یعنے کہ احرام سے تا حلق سر

ہم نے جو اس گھر کی تیرے کی بنا
اپنے سب احکام کے فرماں پذیر
کرتے رہے حج یہ حرم کا ادا
انسے ہی بھیج انمیں ایک ایسا رسول
کھولے یقیں انپہ وہ حکمت کا باب
مکے میں مبعوث کیا ایک رسول
کوئی نبی دوسرا انہیں پیدا ہوا
والد و فرزند دعا جو کئے
حج کے مناسک جو ہیں آیا خبر

نیت و یہ عرض یقیں اے کریم
اور تو ہم دونوں کی اولاد سے
ہم کو مناسک تو دکھا اے کریم
کہ وہ نبی تیرا تری آیتیں
پاک کرے انکو ز خلقِ ذمیم
یعنی وہ ہے سرورِ ہر دو جہاں
اسلئے فرمائے وہ شاہِ جلیل
بھیجا ہے حق روحِ امیں کو تبھی
سب ز براہیمؑ کرائے ادا

جاننے سنتے تو ہی سمیع و علیم
ایسی گروہ ایک ہمیشہ رکھے
تو ہی ہے تواب تو ہی ہے رحیم
کر کے تلاوت وہ سنائے انہیں
ہے تو ہی تحقیق عزیز الحکیم
حضرتِ پیغمبرِ آخر زماں
میں ہوں بلاشبہ دعائے خلیل
کے مناسک وہ سکھائے سبھی
باپ کے تھے ساتھ ذبیح خدا

لمعہ مرتب ہونا کعبہ کا اور ندا کرنا ابراہیمؑ کا تمام خلق کو واسطے حج کے اور لبیک کہنا انکا اور وفات پانا جنابِ سارہؑ کا اور تولیت کعبے کی تحویل ہونا اسمٰعیل کے علیہما السلام

نقل ہے جب کعبہ مرتب ہوا
چڑھ کے براہیمؑ ہیں عرفات پر
حق میں کئے اپنے پسر کے دعا
قصد کئے شام کے جانے کا جب
کہ مری آواز وہ کیونکر سنیں
خلق جو موجود تھے تب در جہاں
سارے وہ آواز سنے ہیں شتاب
بعد براہیمؑ نے اے باصفا

والد و فرزند بہ حکمِ خدا
مکے کے وادی پہ کئے ہیں نظر
حق نے قبول انکی کیا یہ دعا
انپہ خدا وحی یہ بھیجا ہے تب
حق نے کہا ہم ہی سنادیں انہیں
بولے ہیں لبیک وہ سب اس زماں
لبیک جو لبیک دئیے ہیں جواب
مکے میں بیٹے کو خلیفہ کیا

کر کے طواف اس کا بہت با ادب
خشک بھی پر سنگ تھی جو بند میں
اور سمٰعیلؑ کو حق کے خلیل
دعوتِ حج خلق کو سب کے تواب
پس وہ ندا یوں کئے سب لوگ کو
صلب میں باپوں کے بھی جو تھے یقیں
حج سے وہی لوگ ہی آیا نیاز
آپ روانہ ہوئے پھر سوئے شام

حج کے مناسک بھی بجا لا کے سب
حالِ پسر پہ ہوئے اندوہگیں
کعبے پہ متولی کئے ہیں جلیل
عرض براہیمؑ کئے ہیں اے رب
کعبۂ اقدس کا طواف آکر
ماؤں کے ارحام میں بھی جو ہیں
ہوتے ہیں دنیا میں یقیں سر فراز
دوسرے پھر سال میں اے نیکنام

سارہ و اسحق کو بھی ساتھ لے
دیکھ کے سارہ یہ بہت خوش ہوئے

آئے براہیم جو حج کیلئے
شام کو تشریف وہ پس لیگئے
یکصد و سی سال ہوئی عمر جب

پس کہ ذبیح اللہ بہت فرح سے
آتے تھے اسحاق نبی ہر برس
حضرت سارہ کئے رحلت ہیں تب

انکی تکلف سے ضیافت کئے
حج کیلئے مکۂ اقدس کو پس

وفات حضرت ابراہیم خلیل اللہ کا اور عہد لینا حضرت اسمٰعیل سے آنحضرت کے نور شریف کی حفاظت میں علیہ و علیہما الصلوٰۃ والسلام

عمر دو صد سال میں رحلت کا جام
وقت وفات اپنے وہ منگوائے ابراہیم
خانۂ آخر میں تھی مرقوم جا
اور تھے اطراف میں اے نیکنام
دیکھکے معلوم کئے ہیں وہ تب
دیکھ براہیم یہ اے باادب
کہ تری اولاد سے ہی بیگمیاں
پاک ہی عورات سے کیجے نکاح
بعد یہ میثاق کے وہ باشرف
ابن براہیم سن اے بافلاح
اس سے ہوا ایک پسر اے ہمام
اس کو سماعیل ذبیح خدا
وہ بھی کیا اس کو وصیت وہی
اس کا پسر جو کہ تھا عبد اللہ نام

پائے براہیم علیہ السلام
روبرو اپنے اُسے کھلوائے ہیں
صورت پیغمبر آخر زماں
صورت انصار و مہاجر تمام
نسل سے اسحاق کی ہونگے سب
بولے ذبیح اللہ کو اسطرح تب
ہووے یہ پیغمبر آخر زماں
دُور رہیں دُور زعیب سفاح زنا
نقل کئے جنت ماویٰ طرف
نقل ہے ہالہ سے کئے جب نکاح
جسکا بلاشبہ ہے قیذار نام
مثل براہیم وصیت کیا
یونہی وصیت ہی وہ جاری رہی
والد ذی شان رسول انام
اسکو بھی کہتے ہیں ذبیح خدا

نقل ہے تابوت سکینہ جلیل
جس میں تھی تصویر ہمہ انبیا
چاروں خلیفوں کی تصاویر چار
حکم کئے اپنی سب اولاد پر
ایک مگر خاتم کُل انبیا
حکم خدا کا ہی ہوا میرے تئیں
نور کو تو اس کے حفاظت کرے
عہد یہ فرزند سے وہ جب لئے
اُنپہ نبی پر بھی ہمارے مدام
دختر حارث تھی وہ قدسی مآب
نور شہنشاہ رسول پاک تر
نور وہ قیذار سے اے نیکخوئے
تاکہ ہوا نور نبی جلوہ گر
حضرت سالار دو عالم کا نور
وجہ یہ اسکی ہے سن اے باصفا

پائے تھے آدم سے جو حق کے خلیل
سبز زبرجد کے گھروں میں بجا
اسکے تھے منقوش عجب نوربار
کہ یہ تصاویر پہ کیجو نظر
ہووے ز اولاد ذبیح خدا
عہد تو ہی لیوں یہ تیرے سے میں
پاک ہی عورات میں اسکو دھرے
انکو وہ تابوت سکینہ دئے
ہووے سدا حق سے صلوٰۃ و سلام
اکمل عورات زماں باصواب
اُن کی پیشانی پہ ہوا جلوہ گر
بیٹے میں جب اُس کے گیا نقل ہے
عبد مطلب کی ہے پیشانی پر
اسکی پیشانی پہ کیا تھا ظہور

چشمۂ زمزم کو جو ایک ظالم نے بےنشان کر دیا اور عبد المطلب کو اس کے کھودنے پر حکم ہونا اور حضرت عبد اللہ کا ذبح

جبکہ ذبیح اللہ بھی اے نیکذات
بعد کئی سال کے بھر اے خبیر
قوم وہ جرہم کی جو مکے میں تھی

عالم دنیا سے کئے ہیں وفات
آپ کی اولاد ہوئی جب کثیر
اُنپہ ہی مکہ کی حکومت رہی

کعبۂ اقدس کی ولایت خدا
بعد وہ مکے سے نکل سر بسر
بعد کئی روز کے اے باوفا

انکی ہی اولاد میں جاری کہا
ہوگئے اطراف میں سب منتشر
بیٹا جو حارث کا عمر نام تھا

ایک ظالم کا چاہِ زمزم کو پوشیدہ کرنا

کہتے ہیں مکے میں وہ حاکم ہوا
اور بڑا فاسق و ظالم ہوا

کرنے لگا خلق پہ جور و ستم
آہ کیا ظلم کا برپا عَلَم

آتے تھے کعبہ کے ہدایا جو تب
کرنے لگا صرف وہ خود بے ادب

چند قبائل زِ عرب ذی وفاق
کرکے بلا شبہ سبھی اتفاق

قوم سے جرہم کے کئی بہرِ جدال
بھاگے وہ آخر کو نہ پا کر مجال

آ۔ وہ ظالم نے تب اے باخبر
رکن سے کعبہ کے نکالا حجر

سونے سے تصویرِ ہرن دو بنا
اور بہت اس میں جواہر لگا

ہدیۂ کعبہ کیلئے آشکار
بھیجا تھا فارس سے جو اسفندیار

اور جو اسباب تھا کعبہ میں تب
سونے روپے اور جواہر کا سب

چاہ میں زمزم کی یہ ڈالا سبھی
چاہِ مبارک کو وہ ڈھانپا تبھی

چاہ وہ تب سے ہی ہوئی بے نشاں
کوئی نہ سمجھا تھا کہ وہ ہے کہاں

شامتِ این ظلم سے تب یک بلا
آئی وہ سب اسمیں ہوئے مبتلا

بعضے ہلاک اس ہی بلا میں ہوئے
بعضے نکل مکے سے جاتے رہے

قوم سمیت اسکی وہ ظالم کو جب
دور کیا شہر سے مکے کے رب

آن کے اولادِ ذبیحِ خدا
مکے کے حکام ہوئے پھر سدا

انہیں سے پس جسکی ہے پیشانی پر
رہتا تھا وہ نورِ نبیؐ جلوہ گر

رہتا تھا سردار وہی اہلِ صدر
کرتے تھے شاہانِ زماں اسکی قدر

یونہی حکومت ہی وہ جاری رہی
ایک کے بعد ایک کی باری رہی

عبد المطلب کو چاہِ زمزم کے اظہار کیلئے حکم ہونا

چاہ تھی زمزم کی مگر بے نشاں
اسپہ بٹھائے تھے بتانِ مشرکاں

عبدِ مطلب غرض اے باصفا
مکے کا جس وقت کہ حاکم ہوا

چشمۂ زمزم کے پس اظہار پر
حق کا ارادہ جو ہوا سربسر

حکم ہوا عبدِ مطلب کو تب
خواب میں تا کھودے وہ زمزم کو آب

اسکی علامات کے تئیں ڈھونڈ کر
کھودنے پر اس کے ہیں باندھے کمر

کہتے ہیں اس جا پہ تھے دو بتاں
چاہ وہ دونو کے ہی تھی درمیاں

منع کئے انکو قریش سب کے تب
کرنے لگے ان سے جدال آہ سب

عبدِ مطلب کا پسر اے ہمام
ایک تھا اس وقت کہ حارث تھا نام

باپ کی تائید وہ کرنے لگا
دیکھ اسے باپ کا دل خوش ہوا

نذر کئے حق سے اے ربِ خلیل
نکلے اگر چشمۂ زمزم جمیل

اور اگر ہوویں مجھے دس پسر
ذبح کروں ایک ترے نام پر

جونکہ براہیمؑ یقیں جدِ مرا
بیٹے کو تجھ نام پہ قرباں کیا

نذر یہ مقبول کیا ہے خدا
غلبہ قریشوں پہ پس انکو دیا

تھوڑی زمیں کہتے ہیں کھودے وہ جب
نکلے ہرن اور وہ اسباب سب

اور بھی کھودے ہیں وہ چہ باصفا
چشمۂ زمزم وہیں ظاہر ہوا

عبدِ مطلب ہوئے پس اس سے شاد
خلق میں انکی ہوئی عزت زیاد

عبد المطلب کی نذر فرزند ذبح کرنے پر

جبکہ خدا دس پسر ان کو دیا
کعبے کے نزدیک وہ ایک رات جا

سوتے تھے تب خواب میں کوئی کہا
نذر تری بہرِ خدا کر وفا

بھولے تھے اس نذر کو اپنی مگر
ذبح کئے ایک غنم جلد تر

اور مساکیں کو کھلائے طعام
دیکھے ہیں پھر بارِ دگر در منام

حکم ہوا اس سے بڑا ذبح کر
پس وہ اٹھے ذبح کئے ایک بقر

اور انہیں حکم ہوا ہے بخواب
اس سے بڑا کیجئے قرباں شتاب

نحر کئے ایک شتر جلد تر
پھر ہوا حکم اس سے بڑا ذبح کر

نحر کئے دس شتر اے باخبر
پھر کہا اس سے بھی بڑا ذبح کر

پوچھے کہ وہ کون ہے اس سے بڑا
حکم ہوا نذر جو تو نے کیا

ایک پسر کیجئے قربان اب
نذر وفا کر بہ دل و جاں اب

دیکھ کے یہ خواب وہ حیران ہوئے
مضطر و غمگیں بدل و جاں ہوئے

جمع کر اولاد کو پس اپنی سب
صورتِ احوال کہے ان سے جب

ذبح کا قرعہ حضرت عبداللہ کے نام پر پڑنا

سن کے یہ سب عرض کیے اے پدر
عبدِ مطلب نے یہ دیکھ اتقیاء
حسن میں بے مثل تھے سب سے وہی
عبدِ مطلب نے پکڑا اُن کا ہاتھ
منع لگے کرنے کو سب مکّیاں
لوگ یہ دشوار بہت ہو دیگا
بولے کہ چلا پاس اُس عورت کے اب
بولی کہ کل پاس مرے آؤ سب
دوسرے دن پاس گئے اسکے جب
بولی وہ دس اونٹ رکھیں یکطرف
اونٹوں کو تب دے عوضِ آں پسر
اس ہی طرح قرعہ وہ ڈالے باوقار
عبدِ مطلب نے یہ سن بے ہراس
ڈالا ہے وہ قرعہ جب اے باصفا
یونہی وہ دس اونٹ بڑھاتے گئے
ڈالے ہیں پھر قرعہ وہ دو تین بار
حمد و ثنا شکر و سپاسِ خدا
تب سے ہی اک شخص کا بس خون بہا
پدرِ پیمبر کو خدا اے جہاں
بس ہیں حقیقت میں وہ ہر دو ذبیح

راضی ہیں ہم دل سے سب اس حکم پر
اپنے دل و جان سے ہوئے اُنپہ شاد
باپ کے تھے سب سے پیارے وہی
چاقو بھی لے ہاتھ میں وہ نیک ذات
خاص جو عبداللہ کے تھے ماموں
ذبح سدا اپنی ہی اولاد کا
صورتِ احوال کہیں ہم یہ سب
جن مرا کیا کہتا ہے دیکھوں یہ شب
پوچھی وہ تب اس سے اے جمعِ عرب
انکے مقابل وہ پسر باشرف
نحر بلاشبہ کرو جلد تر
ڈالتے ہی جائیے بس بار بار
آنکے تب کعبۂ اقدس کے پاس
نام پہ عبداللہ کے قرعہ پڑا
تا کہ وہ سو پورے برابر ہوئے
دل کو ہوتا اپنے سکون و قرار
اپنے دل و جاں سے کئے ہیں ادا
ٹھہرا ہے سو اونٹ عرب میں بجا
ابن براہیم کے مانند جاں
اسلئے فرمائے پیمبر صریح

سبکو بھی گر ذبح کرو گے بہم
ڈالے ہیں تب قرعہ وہ آ باصفا
اور پیشانی پہ انھیں کے وہ نور
لائے ہیں جب ذبح کی جا آشکار
کیونکہ وہ سب خوف کئے دلمیں آج
کاہنہ یک رہتی تھی تب در حجاز
کہتی ہے اس بات میں کیا بھلا ۔ وہ
چرخ پہ تب جاتے تھے جناں سبھی
تم میں ہے کیا خوں بہا یک شخص کا
ڈالئے تب قرعہ بغیرِ خطر
قرعہ وہ فرزند پہ ہی گر پڑے
اونٹ زیادہ کرے ہر بار دس
در عوضِ آں پسرِ باوقار
اور وہ دس اونٹ زیادہ کیا
قرعہ پڑا تب وہی سو اونٹ پر
اونٹوں پہ ہر بار پڑا قرعہ جب
اور وہ سو اونٹ کو قرباں کئے
اور بھی اسلام میں بقیل و قال
ذبح سے اسطرح کرم سے بچا
کہ میں ذبیحین کا فرزند ہوں

ہونگے فدا نام پہ اللہ کے ہم
نام پہ عبداللہ کے قرعہ پڑا
سرورِ عالم کا کیا تھا ظہور
دیکھکے سب خلق ہوئی بیقرار
ہووے بنا گر یہ عمل کا رواج
عقل و فراست میں بہت سرفراز
بولے غرض پاس اُس عورت کے جا
منع نہ تھا انکو وہ جانا ابھی
بولے کہ دس اونٹ ہے وہ خون بہا
گر پڑے گا قرعہ وہ دس اونٹ پر
اور بھی دس اونٹ زیادہ کرے
قرعہ پڑے اونٹوں پہ ہی تا کہ بس
رکھکے وہ دس اونٹ کو بس آشکار
نام پہ پھر اس کے ہی قرعہ پڑا
دلکو ہوئی انکے نہ تسکیں مگر
عبدِ مطلب ہوئے دلشاد تب
سارے قبائل کو بھی مہماں کئے
اسکو ہی شارع نے رکھا ہے بحال
فدیے میں سو اونٹ مقرر کیا
اور میں جلیلین کا دلبند ہوں

حضرت عبداللہ کے فدیہ میں سو اونٹ پر قرعہ پڑنا

حضرت عبداللہ کا نکاح آمنہ خاتون کے ساتھ

والدِ سرور کے تئیں ذوالجلال
ذبح کے اس قصۂ نادر سے بھی

بخشا تھا بس غایتِ حسن و جمال
اور بھی شہرت سے زیادہ ہوئی

عقل و فراست بھی دیا تھا بڑی
اسلئے عورات بہت نامدار

ہر کہیں شہرت تھی بڑی حسن کی
عشق میں تھیں آپکے بس جاں نثار

پر انہیں محفوظ رکھا ہے خدا
پردۂ عفت میں صباح و مسا

کیونکہ پیشانی پہ تھا بس جلوہ گر
نورِ محمد شہِ جن و بشر

آگئی پہنچتے تھے ہلاکت وہ سب
تا نہ ہو پیدا وہ رسولِ عرب

شام سے تب ایک جماعت بری
آئی اُسی دشت و بیاباں میں تھی

قصد کئے آہ وہ سب بد سیر
تاکہ انہیں قتل کریں جلد تر

دیکھا وہ تب غیب سے آئے سوار
دور کئے ہیں وہ جماعت کو مار

جبکہ اس حالت کو ہی دیکھا وہب
شام کو گھر اپنے جو آیا وہب

کہ مری دختر کو بفوز و فلاح
دیویں عبداللہ کو کرکے نکاح

عبدِ مطلب کو بھی تھی جستجو
کہ ہو کوئی دخترِ فرخندہ خو

بنتِ وہب آمنہ پاکذات
جب تھی یقیں متصفِ ایں صفات

عبدِ مطلب نے سنا اس سے جب
آمنہ خاتون کے اوصاف سب

حبر بھی یک انکو دیا تھا خبر
جبکہ یمن کا وہ کئے تھے سفر

نورِ نبی اس سے کریگا ظہور
یاد تھی اُن کو یہ خبر پُر سرور

محفلِ تزویج طرف جب چلا
ساتھ لے عبداللہ کو اے باصفا

جو ہیں سماوی کتب اے نیکنام
بھائی سے اپنے وہ پڑھتی تھی تمام

ملکے ز عبداللہ کہی عجز سے
لیجئے تزویج میں اپنی مجھے

سُنکے جواب اس نے دیا ہے یہ جب
دیکھئے والد کے ہوں ہمراہ اب

پہنچا وہ جب جا کے بصد ابتہاج
اسکا وہ مجلس میں ہوا ازدواج (نکاح)

نورِ نبی سیدِ عالی وقار
آکے وہ خاتون میں پایا قرار

بولی ہے عبداللہ کو ام القتال
آہ ترا نور کیا انتقال

حکایتِ عورتِ شامیہ

فنِ کہانت میں بڑی عاقلہ
علم و فراست میں بڑی کاملہ

شان و تجمل سے بہت آئی میاں
وادیِ مکہ میں تھی اتری عیاں

اور جو اس وقت تھے اہلِ کتاب
دشمنِ جاں آپکے تھے بے حساب

سمجھے تھے وہ ہوئے یہی بیگماں
والدِ پیغمبرِ آخر زماں

نقل ہے اک روز وہ عالی تبار
آئے تھے اک دشت میں بہرِ شکار

سارے کتابی تھے وہ اہلِ ستم
ہاتوں میں تلوار تھے انکے علم

کہتے ہیں اس روز وہب بن مناف
آیا تھا اُس دشت میں اسپیہ مصاف

آئے تھے تب وہ جو سوارانِ غیب
سب وہ ملائک تھے بلا شک و ریب

دی خبر اس بات کی عورت گئیں
اور کہا دل سے یہ چھپتا ہی نہیں

عبدِ مطلب کے وہ پاس اے ہمام
جلد یہ بھیجا ہے مبارک پیام

اور عفیفہ ہو شریف النسب
اور جمیلہ ہو منیف الحسب

ہالہ جو تھی عبدِ مطلب کی زن
آمنہ خاتون کی چچیری بہن

پاک یہ پیغام اجابت کیا
اور بہت فرح و بشاشت کیا

کہ وہ کرے اپنے پسر کا نکاح
بنتِ وہب سے بہ یقیں با فلاح

عبدِ مطلب نے غرض اے خبیر
ساتھ لے یک اپنی جماعت کثیر

خواہرِ ورقہ جو تھی ام القتال
رکھتی تھی ہر وصف میں از بس کمال

جانتی تھی اس بات کو وہ باخبر
کہ ہے وہی والدِ پیغامبر

فدیہ تھا سو اونٹ ترا جو یقیں
دیتی ہوں سو اونٹ وہیں آئیں

اسکا جواب آکے کہوں بعد ازاں
بول کے اسطرح ہوا وہ رواں

اور اسی شب میں ہوا ہے زفاف
آمنہ پاک سے بے اختلاف

نقل ہے پس روزِ دوم بے ہراس
جب وہ گیا خواہرِ ورقہ کے پاس

تھا مرا مقصود وہی بالیقیں
اب مجھے تزویج کی حاجت نہیں

شام میں تھی ایک زنِ نامور
اشہر و ذی حشمت و ذی مال و زر

وہ بھی یقیں کرکے تمنا یہی
شام سے ہے واردِ مکہ ہوئی

اونٹ تھی اور گھوڑے بہت اسکے ساتھ
لائی بہت باندی غلام اپنے ساتھ

حضرت عبداللہ کی حفاظت فرشتوں سے

حضرت عبداللہ کا نکاح بی بی آمنہ سے

کرنی تھی عبد اللہ کی وہ جستجو
ایسے میں یک روز وہ پاکیزہ خو

آئے اسی دشت میں بہر شکار
دور سے جب دیکھی وہ عفت شعار

انکی پیشانی پہ چمکتا ہے نور
نور نبی شافع یوم نشور

آگے گئی آپ کے اقدام کر
لائی بہت عزت و اکرام کر

اور سر مسند پہ بٹھا کر وہیں
کہنے لگی عجز سے یوں آ کے میں

کر تو قبول اپنے نکاح میں مجھے
کرتی ہوں میں نذر یہ حشمت تجھے

سنکے کہے اسکو وہ عالیجناب
پدر سے میں پوچھکے دونگا جواب

دوسرے دن انکا ہوا ہے نکاح
آمنہ خاتون سے ای با فلاح

نقل ہے پس بعد نکاح و وصال
پدر سے اس زن کا کیے عرض حال

کرکے بہت عجز اجازت لئے
اور تبھی خیمے کو اس کے گئے

دیکھی نہیں آہ جبیں پر وہ نور
آہ نہیں اب چرخ بریں پر وہ سور

پوچھی اے عبد اللہ کہاں ہے وہ نور
جبہہ پہ جو تیرے کیا تھا ظہور

بولے مرا کل ہی ہوا ہے نکاح
آمنہ اس نور سے پائی فلاح

بولی کہ مقصود گیا ہاتھ سے
آہ میں غافل رہی کل رات سے

بولی نکاح کل ہی جو میں چاہی تھی
نور ہی مقصود مرا تھا وہی

نور وہ تا مجھکو ملے سر بسر
ہووے یقیں تیرے سے مجھکو پسر

اسکو خدا دیویگا شان جمیل
جسکا دو عالم میں نہیں کوئی عدیل

ہر چہ ز بیگانہ بخیل تو اند
جملہ درین خانہ طفیل تو اند

خط فلک خطہ ایوان پست
گوئے زمیں در خم چوگان تست

اب مجھے عقد کی حاجت رہی
تا بہ لب گور یہ حسرت رہی

بولکے اسطرح گئی سوئے شام
اسی تاسف میں رہی صبح و شام

نقل ہے جب شب میں ہوا ہی زفاف
آمنہ خاتون کا ہے سینہ صاف

رشک سے لاریب دو سو عورتیں
درد سے بس مر گئیں اس رات میں

نور چہارم حضرتؐ کے حمل شریف کے بیان میں

حمل نبی سید الابرار
لیل رغائب میں ہے پایا قرار

اول شب جمعہ کی ماہ رجب
لیل رغائب ہے وہی جان اب

نور نبی سید والانسب
آمنہ خاتون میں کیا نقل جب

ملک میں ملکوت میں اس شب ندا
یوں دی ملائک نے بحکم خدا

کہ سبھی عالم کو منور کریں
اور بشارت سے مبشر کریں

علوی و سفلی کے تھے جتنے ملک
کرنے لگے فرح بارض و فلک

حکم ہوا خازن جنت کو تب
کھولدیں جنات کے ابواب سب

اور وہ جنات سنوارے تمام
خلق کو عالم کو سنگارے تمام

خلد کے باغات کی خوشبو سے
سارے عوالم کو معطر کرے

سائر اطباق سماوات میں
ساتوں زمیں کے بھی یہ طبقات میں

مرکز ابن خاک سے تا عرش پاک
عرش معلی سے بھی تا فرش خاک

شرق سے تا غرب کئے یہ ندا
نور نبی سید کل انبیا

صلب سے آدم کے کئی سال سے
آتا تھا کر نقل جو اجلال سے

صلب سے عبد اللہ کے اب با وقار
در شکم آمنہ پایا قرار

ہے وہ بلا شبہ خدا کا حبیب
اب ہے بہت اس کا زمانہ قریب

جانوراں مکہ کے جو تھے تمام
یوں لگے آپس میں وہ کرنے کلام

آجکی شب آمنہ فاضلہ
سرور عالم سے ہوئیں حاملہ

ہووے زمین کا وہ امین بیگماں
اور بلا شبہ سراج زماں

کعبے کے رب کی ہے قسم لاکلام
ہے وہ نبی ساری جہانکا امام

اور چراغ اہل زمیں کا ہے سب
ختم کیا اسپہ نبوت کو رب

ایک روایت ہی کئے یہ کلام جانوراں روئے زمیں کے تمام
آتی تھی یہ ارض و سما سے ندا ہو تمہیں یہ مژدہ اے خلق خدا
کیوں نہ ہو یہ بات کہ سرور کی ذات سید لولاک پیمبر کی ذات
اور وہی مطلع انوار ہے اور وہی منبع اسرار ہے
درگہ خلاق کا ایسا حبیب ہوتا ہے اب جلوہ فزا عنقریب
نقل ہے جس شب میں بہ عز و وقار حمل شریف آپ کا پایا قرار
الٹا ہے ابلیس کا تخت اس ہی شب تخت سلاطیں کے بھی الٹے ہیں سب
اور بہت وجد میں تھے جبرئیل فرح و مسرت سے بشان جلیل
اور کئی سال سے قحط عظیم ملک عرب میں تھا بہت اے فہیم
فضل سے اللہ کے بارش ہوئی خلق سے وہ تنگی و عسرت گئی
ہر شجرستاں میں شجر لایا بار ہر چمنستان میں آئی بہار
منبر ہر گل پہ ہر اک عندلیب فرح و بشاشت کا ہوا تھا خطیب
ارزاں ہوا اصلا سے زیادہ اناج خلق لگے کرنے بہت ابتہاج
یمن ہے اس شاہ کے یہ کیا عجب جب ہے وہ ایجاد جہاں کا سبب
جب تلک اس شہ کو نہیں تھا وجود عالم اکواں کو کہاں تھا نمود
چوں ز وجودش علم آوازہ یافت نسخہ ہستی رقم تازہ یافت
تا بعدم داشت وجودش درنگ بود جہاں برہمہ تاریک و تنگ

اور وہ بی بی سے ہے منقول یاں حمل کے ہر ماہ میں بھی بیگماں
حضرت بوالقاسم والاحشم لاتا ہے دنیا میں قریب اب قدم
مصدر خیرات و کرامات ہے چشمۂ فیض ہمہ برکات ہے
مبدء پیدائش عالم وہی اصل اصول بنی آدم وہی
کیوں نہ ہو مسرور زمین و زماں کیوں نہ کریں فخر مکین و مکاں
صبح کو اس شب کے بتاں سب یقیں اوندھے گرے سارے بروئے زمیں
جتنے زمیں پر بھی مکانات تھے نور سے وہ سارے درخشاں ہوئے
ایک علم سبز بھی لا اس ہی شب کعبۂ اقدس پہ کئے تھے نصب
شہر و بیاباں میں تھے سوکھے شجر ہوگئے لاغر تھے سبھی جانور
ہوگئے سرسبز بیاباں تمام اور ضیا بخش گلستاں تمام
ہر گل گلزار بھی خنداں ہوا فرح سے بس چاک گریباں ہوا
فرح سے اس سال کے سارے عرب نام رکھے تھے سن فرح و طرب
جو تھے مساکین تونگر ہوئے صاحب اموال وہ اکثر ہوئے
عرصہ ہستی میں رکھا جب قدم قحط عدم اس سے ہوا منعدم
نقش وجود از ہمہ بیگانہ بود ہستی او تا بہ عدم خانہ بود
سایۂ رحمش کہ ز گردوں گذشت رزق رساں ہمہ آفاق گشت
نور وجودش بہ جہاں نور داد ماتمیاں را خبر از سور داد

لمعہ ارہاصات حمل شریف کے بیان میں

آمنہ کہتی ہیں ز حمل نبی مجھکو نہ چھ ماہ تلک خبر تھی
حمل کی بے ذوقی مجھے کچھ نہ تھی اور نہ کچھ مجھکو ہوا درد بھی
میں نہیں بولی وہ کہا سر بسر تو ہے یقیں حامل پیغامبر
آکے وہی شخص کہا ہی بخواب ایک پسر اب تو جنیگی شتاب
خواب سے بیدار ہوئی ہوں میں جب بولی ہوا عورات سے یہ حال سب

ہاں کہ نہیں مجھکو تھا عذر زناں اس کے سوا اور نہ تھا کچھ نشاں
خواب میں یک شخص کہا مجھکو آ حمل کو یہ تیرے ہی جانی تو کیا
حمل ترا آیا ہے مجھے تب یقیں پھر بھی تولد کے قریب آئیں
حفظ کی پتہ میں دے اسے اے ہمام اور محمد بھی تو رکھ اسکا نام
سنتے ہی دو حلقے وہ لائے تبھی ڈالے مرے کانمیں گردنیں بھی

غیب سے پہنچا شخص وہی جلد آ
حلقے وہ دو دور قدرت سے کیا

جان تو اس رمز کو اے اہل دیں
رسم وہ بھی جاہلیت کی یقیں

زشت رسوم ایسے جہاں سے ضرور
جسکے سبب سے سبھی ہوئینگے دور

دیکھو اب غور و تامل سے تم
امتی ہو ایسے پیمبر کے تم

مروی ہے از آمنہ اے باصواب
حمل کے آغاز میں دیکھی ہو خواب

چار مہینے کا ہوا حمل جب
والد ماجد شہ عالم کے تب

مکۂ اشرف کو پھرے وہاں سے جب
راہ میں بیمار ہوئے آہ تب

آہ گئے تک وہ شتابی کیسات
یدر پیمبر نے کیا تھا وفات

حضرت عباس کا جو ہے خلف
اس سے ہے منقول اے باشرف

انکو کہا حضرت رب الجلیل
میں ہوں سدا اسکا نصیر و کفیل

تنبیہ

مادر سرور سے وہ اے ارجمند
حق نے نہ زنہار کیا ہے پسند

حکم کیا ایک ملک کو خدا
حلقے وہ تا دور کرے جلد جا

تم نہ کرو ایسے رسوم اے جہول
جسکے اٹھانیکو ہیں آئے رسول

ایک درخشاں ہوا ہے ستے نور
آئے نظر بصرے کے محل قصور

کہتے ہیں مکے سے مدینہ گئے
اور وہاں خوشنو نہیں کئی دن رہے

عبد مطلب یہ سنے جب خبر
بھیجے وہاں اپنے پسر کو دگر

عمر تھی عبد اللہ کی تب تیس [۳۰] سال
اور کہا بعضوں نے تھی پچیس [۲۵] سال

بولے ملک درد سے تب اے کریم
تیرا نبی آہ ہوا اب یتیم

بھیجیو تم اسپہ سدا صبح و شام
تحفۂ برکات صلوۃ و سلام

واقعۂ فیل

حمل سے اس شاہ کے اے باصفا
آٹھویں جب ماہ کی تھی ابتدا

ابرہہ ملعون شقی بے حیا
کہ جو وہ محکوم نجاشی کا تھا

حج کے وہ ایام میں دیکھا اے یار
خلق چلے کعبے کو ہیں بیشمار

بولے کہ کعبہ کی زیارت لیے
جاتے ہیں اور اک سعادت لیے

حکم کیا شہر میں اپنے تبھی
ویسا ہی یک خانہ بنا دیں ابھی

اور در و دیوار کو وہ بے حیا
سونے جواہر سے مرصع کیا

چند مکانات مزین سرا
گرد کلیسے کے ہے بنوا دیا

دلمیں بہت اس سے عقیدہ دھریں
آکے ہیں زاطراف زیارت کریں

مکے میں یک شخص تھا بس ہوشیار
قوم کنانہ سے تھا وہ نامدار

خدمت جاروب کشی اک امیں
پایا کلیسے کی ہے وہ بیش ہیں

جلد ہوا شب کو وہاں سے فرار
صبح کو یہ بات ہوئی آشکار

ایسے میں پھر ایک علاوہ ہوا
طرفہ عجب اور بھی یک گل کھلا

واقعۂ فیل تبھی رو دیا
قصہ یہ ہے اسکا سن اے باوفا

والی ہوا مملکت یمن کا وہ جب
بلدۂ صنعا میں رہا آکے تب

نذر و ہدایا بھی لیجانے وہاں
پوچھا کہ جاتے ہیں یہ عالم کہاں

سنتے ہی اس بات کو وہ ذی شعور
لایا بہت نخوت و کبر و غرور

حکم سے پس اسکے ز سنگ رخام
ایک کلیسہ ہے بنا اس مقام

اور بتاں اس میں بٹھایا ہے وہ
انکو جواہر بھی پنہایا ہے وہ

اسپہ بھی چھڑکا کے وہ عطر و گلاب
حکم کیا سب کو وہ خانہ خراب

بات یہ پس شاق ہوئی بر قریش
اس سے بہت تلخ ہوا انپہ عیش

جلد نکل ملک یمن کو گیا
اور وہ ملعون کا نوکر ہوا

قابو وہ پایا ہے یقیں ایک شب
کرکے وہ پاخانہ کلیسے میں تب

ابرہہ یہ سن کے چڑھا ہے بہت
دلمیں وہ شرمندہ ہوا ہے بہت

مکہ سے آ ایک وہاں کارواں
اترا تھا اس شہر کے باہر عیاں

خواب جناب بی بی آمنہ کا ایام حمل میں

ابرہہ کا کلیسا بنانا

آگ جو سلگائی تھی وہ رات ایک / اس سے ہوئی شہر پہ وہ گھات ایک
بارے سے اس آگ کی چنگاریاں / پہنچے کلیسے کے ہی وہ درمیاں
زیور و پوشاک جواہر وہی خام / جو کہ بنائے تھے بتوں کو تمام
سب کو جلا ہی دیں وہ اک اک کی / اور وہ کفار کے دل چاک کی
جو در و دیوار تھے بازیب و زین / سارے سیاہ ہو گئے بے ریب و بین
ابرہہ اس بات کو سنکر شتاب / ہو گیا جل بھون کے مثل کباب
قصد کیا کعبے کو جائیں شتاب / کعبۂ اشرف کو گرائیں شتاب
ساتھ لیا لشکر سہ صد ہزار / نہیں بہت اسکے تھے جنگی سوار
کوہ نما فیل بھی تھے چار ہزار / اونٹ و گھوڑوں کا نہیں تھا شمار
نہیں تھا اک فیل جو محمود نام / پیش رو فوج تھا وہ لاکلام
کرتا تھا اقدام وہ ہاتھی جدھر / جانتے وہ فتح و ظفر ہی ادھر
اترا وہ جب کعبہ کے نزدیک آ / مکہ دو فرسنگ وہاں سے رہا
ٹکیاں وہ فوج ہوئے دیکھ دنگ / پائے نہ زنہار وہ امکان جنگ
چھوڑ کے وہ مکہ بیاباں گئے / عبد مطلب ہی مگر یک رہے
ابرہہ ملعون سے ملے ہیں وہ جا / عبد مطلب کی وہ عزت کیا
بولا کہ ہم تم سے نہ چاہتے ہیں جنگ / توڑ نہ کعبے کو مگر بے درنگ
عبد مطلب نے تب اس سے کہا / کعبہ کا مالک ہے بلا شک خدا
کوئی بشر کا نہیں خانہ ہے وہ / صاحب اس خانہ یگانہ ہے وہ
چاہے تو تڑانا تو تڑا دیگا وہ / چاہے تو بچانا تو بچا دیگا وہ
فیل سفید اس کا جو محمود تھا / عبد مطلب کو آ سجدہ کیا
کرتا نہ تھا سجدہ وہ ملعون کو / دوسرے فیلوں کی طرح پر کبھو
ابرہہ پس پڑھ گیا یہ دیکھ کے / عبد مطلب وہیں رخصت لئے
جلد وہ پھر کعبے کے نزدیک آ / کعبہ پہ رکھ ہاتھ کئے یہ دعا
گھر ہے یہ بے شبہ ترا اے خدا / تو ہی نگہبان ہے اسکا سدا
آہ یہ آئی ہے جو فوج عظیم / ہمکو نہیں طاقت جنگ اے کریم
ہم تو اب اس امر میں لاچار ہیں / گھر ہے ترا تو ہی بچا سکے نہیں
کر یہ دعا زاری سے اور عجز سے / وہاں سے نکل ایک جبل پر گئے
ابرہہ یہ حکم کیا ہے تبھی / جلد وہ فیلوں کو سنوارو سبھی
کعبہ طرف انکو چلاؤ ابھی / اور اسے جلد ڈھاؤ ابھی
فیل جو محمود تھا اے باادب / فوج کے آگے ہیں کئے اسکو تب
بیٹھ گیا جلد زمیں کے اوپر / کعبہ طرف ڈال دیا اپنا سر
اسکو سر کوٹتے تھے بہت فیلباں / نیک جگہ سے نہ ہلا اے میاں
گرچہ بہت مارے اسے وہ لعیں / تب بھی وہ زنہار ہلا ہی نہیں
بیٹھ گیا ہاتھی یہ جب یوں وہاں / بند رہے پیچھے سبھی ہاتھیاں
ابرہہ یہ دیکھ کے حیراں ہوا / کشف میں اس بھید کے ناداں ہوا
بسکہ ادھر فوج کا وہ حال تھا / سارے ان اشرار پہ جنجال تھا
عبد مطلب بھی ادھر دل فگار / نصرت غیبی کے تھے امیدوار
ایسے میں اک نور ہوا جلوہ گر / گھیر لیا کعبے کو سب سر بسر
عبد مطلب نے کہا اس کو دیکھ / فتح کی اب ہمکو ہے امید نیک
بس اسی اثنا میں خدائے قدیر / بھیجا ابابیل کی فوجیں کثیر
کہتے ہیں وہ آنے لگے جوق جوق / اڑنے لگے سارے وہ لشکر کے فوق
اپنے دو پنجوں میں دو کنکر لئے / چونچ میں کنکر بھی تھا اک جانئے
جان وہ کنکر تھا بقدر نخود / زہر کی تاثیر تھی اس میں نمود
سارے وہ آئے تھے ز دریائے شور / حق نے عجب انکو دیا ایسا زور
ڈالتے کنکر تھے جب اک بر سوار / پیٹ سے ہاتھی کے وہ ہوتا تھا پار
آئی ہے پس قہر کی یہ فوج جب / پل میں وہ نابود ہوئی فوج سب

ذکر ابرہہ و اصحاب فیل کا ہلاک ہونا

فیل جو محمود تھا اے باصفا
فضل سے مولا کے وہی یک بچا

ابرہہ مردود نے یہ دیکھ کے
طرف حبش کے ہے لگا بھاگنے

بیٹھ لگا اسکی پرندہ بھی ایک
بھاگتا تھا اور پیچھے اسکو دیکھ

پہنچا ہے جب جا کے حبش کو وہ خر
اور نجاشی کو دیا یہ خبر

اور وہ ابھی گھوڑے سے اترا نہ تھا
سر پہ پرندہ وہ ٹھہرتا ہی تھا

سن کے نجاشی متحیر ہوا
بولا پرندہ وہ کہاں ہے دکھا

ایک پرندہ کہ جو تھا اسکے ساتھ
اُسکو بتایا یہ اٹھا اپنا ہاتھ

ڈالا پرندہ نے ہے کنکر وہیں
مرگیا سر پھوٹ وہیں وہ لعیں

جبکہ ہوئی فوج یہ سب پائمال
پائے قریش انکا سبھی نقد و مال

تھے جو قریشوں میں بہت مالدار
اسکا سبب ہی یہی اے ہوشیار

الغرض وہ فوج جو غارت ہوئی
مکے میں مُردونکی ہر بد بو اٹھی

عبدِ مطلب تبھی کعبے میں آ
مانگے دعا مینہ پڑا تب ہوا

لاش وہ ناپاک سبھی بہہ گئے
سارے عرب شکرِ الٰہی کیے

حادثہ یہ جبکہ ہوا در زماں
پائے قریش اس سے بہت عز و شاں

کرنے سلاطین لگے انکا پاس
دلمیں بہت رکھتے تھے انسے ہراس

کعبے کی عزت بھی ہوئی ہے زیاد
خلق کو سب اس سے ہوا اعتقاد

اور وہ کنکر جو تھے مثل نخود
مکے میں موجود تھے اے اہلِ سود

بعثتِ سالار تلک بھی یقیں
دیکھے ہیں اصحاب بہت اے امیں

قصہ یہ ہے جو کہ عجیب و غریب
شہ کی ولادت کے ہوا ہے قریب

حمل کے برکات میں اسکے جاں
داخلِ ارہاص ہے یہ اے میاں

فیل کی سورۃ میں خدائے جہاں
قصہ یہ قرآں میں کیا ہے بیاں

اسمیں اشارہ ہے یہ اے اہلِ دیں
کعبے کی چاہے ہیں ہتک جو لعیں

انکو تو یوں خوار کیے ہم قریب
جبکہ معظم ہے ہمارا حبیب

اسکے بھی جو ہوویں عدو نابکار
انکو بھی کر دیوینگے ہم خوار و زار

ذکر ولادت شریف

واقعہ کے بعد یہ اے دل فروز
گذرے تھے پنجاہ پہ بس پانچ روز

پیر کے دن صبح کو اے اہلِ دیں
تھی یہ مولود کی جو بارھویں

سرورِ عالم کی ولادت ہوئی
سارے خلائق کو بشاشت ہوئی

آگے طلوع ہونیکے بس آفتاب
پائے ولادت شہِ عالیجناب

یونہی اسی دن میں سب انبیا
پائے ولادت ہیں بہ حکمِ خدا

پیر کا جو روز ہے پاکیزہ تر
اسکو فضیلت ہے سب ایام پر

اکثرِ اوقات شہِ نامدار
رہتے تھے دوشنبہ کے دن روزہ دار

پوچھا صحابہ نے جب اسکا سبب
انکو یہ ارشاد کیے شاہ تب

کہ میں اسی روز میں پیدا ہوا
وحی بھی اس روز ہی بھیجا خدا

اس ہی لئے جان تو اے با ادب
پیر کا روزہ ہے ہمیں مستحب

شہ کی ولادت کا مقدس بیاں
قصہ معراج تلک اے میاں

دوسرے نسخہ میں اگر چاہے رب
لاؤنگا تفصیل سے میں با ادب

شکر ہے از فضلِ خدائے انام
پایا رسالہ ہے یہ اب اختتام

در شبِ آدینہ یہ بدرِ منیر
کاملِ انوار ہوا بے نظیر

اسکو کرے فضل سے اپنے قبول
اور کرے مقبولِ جنابِ رسول

نورِ مہ و مہر رہے جب تلک
نور یہ نسخے کا رہے تب تلک

خاتمہ

جو کہ تھا آغاز مثالِ ہلال
بدر بنایا ہے اسے ذو الجلال

چار چمن سے ہے یہ پہلا چمن[1]
بس اسے شاداب رکھے ذو المنن

اسمیں ہوئی ہو جو کوئی سہو و خطا
عفو کرے اسکو بلطف و عطا

اپنے پیمبر پہ سدا صبح و شام
بھیجے اس آخر سے صلوٰۃ و سلام

تمت

[1] یعنی دفتر اول کے چار چمن سے پہلا چمن ۱۲

گلزار نبوت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کر ادا حمد خدا نعت رسولؐ
پہلے نسخے میں کیا میں ارقام
اور نبوت سے لے تا گیارہ سال

لکھوں احوال رسولؐ مقبول
جسکا انوار نبوت ہے نام
بھی لکھوں کچھ وہ مبارک احوال
مومنو اسکو دل و جاں سے سنو

خلقت نور نبیؐ کا مذکور
اب ہے لکھتا ہوں ولادت کا بیاں
اس رسالے کا یہ اکرام تمام
گل ہے گلزار سے ایماں کے چنو

اور ارہاص حمل بھی پر نور
آپکی وحی و رسالت کا بیاں
جا تو گلزار نبوت ہے نام

غنچہ جناب رسالتمآبؐ کا احوال صحیح پڑھنے اور سننے کے آداب اور اسکی فضیلت و ثواب کے بیان میں

محفل ذکر نبیؐ کے آداب
ذکر میلاد کی ہے جو محفل
صالحین کا ہو یقیں ذکر جہاں
ہو جہاں ذکر حدیث میلاد
جو محدث و محقق تھا بڑا
کہ میں جب مکہ میں تھا اے اکمل
ذکر میلاد رسول اللہ کا
کہ وہ مجلس سے عجائب انوار
کہ وہ انوار ملائک کے تھے
پس یہ مجلس ہے ملائک مانس

اور کچھ اس کی فضیلت و ثواب
اسمیں ہوتے ہیں فرشتے نازل
رحمتیں حق کی اترتی ہیں وہاں
کیوں نہ ہو رحمت حق حد سے زیاد
وقت میں اپنے شہیر و یکتا
در مہ پاک ربیع الاول
تب وہ محفل میں پڑھا جاتا تھا
لگے ہونے کو بلند اے ہشیار
ویسی مجلس میں جو حاضر ہوتے
سب ہیں حسن ادب سے جالس

پہلے لکھتا ہوں بطور مجمل
ہے صحیح ایک خبر میں آیا
صالحین کی ہو یہ جب ذکر کی بات (حدیث ۱۲)
شیخ دیں قطب زماں علامہ
یوں لکھا ہے بہ فیوض الحرمین
موضع مولد اشرف ہی جہاں
میں بھی اس محفل اقدس میں گیا
دیکھے میں اسمیں تامل جو کیا
اور تھے رحمت حق کے انوار
یعنے سب لوگ متودب بیٹھیں

تاکریں پیر و جواں اسپہ عمل
کہ شہ کون و مکاں فرمایا
کیا نہ ہو ذکر نبیؐ کے برکات
شہ ولی اللہ علیہ الرحمۃ
اپنا مکشوف وہ بے شبہ و مین
منعقد محفل مولد تھی وہاں
حق تعالے نے مجھے بتلایا
حق تعالی نے مرے پر کھولا
جو اترتے تھے وہ مجلس میں آیا
دل لگا خوب سنیں اور سمجھیں

بے ادب ہو کر پڑھا نہیں یہ بات
اور نہ بیہودہ کریں کچھ حرکات
روشنی بھی کبھی ایسی نہ کرے
کہ وہ اسراف کے حد کو پہنچے

فسق و بدعت سے بھی مجلس رہے دور
شرع و سنت سے رہے فائضِ نور
اور جو پڑھتے ہیں صحیح ہو حالات
نہ ہو بے اصل غلط کوئی بات

مولوی باقرِ آگاہ اے نیک
نسخۂ ہشت بہشت اندر دیک
کئی بے اصل غلط نسخوں کا
نام بے صاف ہے اس طرح لکھا

کہ بلا اصل و غلط جو ہے کلام
پڑھنا اور سننا بھی اسکا ہے حرام
خاص در ذکرِ رسولِ والا
متفق اسپہ ہیں سارے علما

پس میں لکھتا ہوں وہ احوالِ رسولؐ
معتبر جو ہے کتب میں منقول
اور وہ مشہور کتابوں کے نام
جابجا آگے کرونگا ارقام

جسکو اس باب میں کچھ شک گزرے
ان کتابوں میں بلا شک دیکھے
ذکرِ میلادِ پیمبرؐ یارب
کروں آغاز یہاں سے میں اب

پڑھنے اور سننے بھی والونکو تمام
اور مجھے بخش دے اے ربِ انام
بھی ہے امید کہ رحمت کا نزول
ہووے از برکتِ این ذکرِ رسولؐ

پہلا گل آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ولادتِ باسعادت کے بیان میں

آمنہ سے ہے روایت سن اب
کہ پیمبرؐ کی ولادت کی شب
میں جو تھی اپنے مکاں میں تنہا
سنی ناگاہ یک آواز بڑا

بس وہ آواز مہیب ایسا تھا
کہ مرے دل کو بہت خوف ہوا
دیکھی تب ایک پرندہ اُجلا
آکے پر اپنا مرے دل پہ مَلا

اسکے ملنے سے وہ سب خوف گیا
ایک پیالہ وہاں شربت تھا دھرا
تھا وہ اُجلا میں کی نوش اسکو میں
پائی تب اس سے قرار و تسکیں

اور میں دیکھی تب ایک نورِ بلند
اور عورات بھی بیٹھی تھیں چند
قد بلند انکے تھے باحسن و جمال
دیکھ حیراں میں ہوئی ہوئی حال

وہ کہے خوف نہ ہم سے کچھ تو
مریمؑ و آسیہ ہیں ہم ہر دو
اور حوراں ہیں یہ جنت کی تمام
آئیں از حکمِ خداوندِ انام

بس لگی سننے کو میں آوازیں
ایک سے ایک بڑی تھی انمیں
تھاں ایک پیالہ کا دیکھی اُجلا
درمیاں ارض و سما کے لٹکا

اور ہوا میں تھے بہت سے مرداں
آسماں اور زمیں کے درمیاں
چھاگلیں روپے کے تھے انکی ہاتھ
اور مرے حجرے میں دیکھی اس رات

غیب سے آئے پرندے بسیار
تھے زمرد سے سب انکے منقار
اور یاقوت سے تھے اُن کے پر
یعنی وہ حق کے ملک تھے یکسر

کہ جناح انکے یقیں یعنی پر
دیکھ قرآں سے ہیں ثابت اشہر
پس پرندونکو جو دیکھی بی بی
وہ بلا شبہ فرشتے تھے سبھی

اور کہی مشرق و مغرب کو تمام
مجھکو دکھلایا خداوندِ انام
اور جھنڈے مجھے تین آئے نظر
ایک مشرق میں تھا مغرب میں دگر

بامِ کعبہ کے اُوپر تھا تیسرا
شان و عظمت سے تھا ہر ایک کھڑا
پس ہوا سیدِ عالم پیدا
اشرفِ عالم و آدم پیدا

انبیا کا ہوا سرور پیدا
اصفیا کا ہوا افسر پیدا
باعثِ خلقتِ اکواں پیدا
ابرِ احساں یمِ فیضاں پیدا

حق کا مطلوبِ معلّا پیدا
خلق کا مقصدِ اقصیٰ پیدا
فاتحِ بابِ صفوت پیدا
خاتمِ ملکِ رسالت پیدا

مطلعِ مہرِ ہدایت پیدا
منبعِ چشمۂ رحمت پیدا
سب رسولوں کا مبشر پیدا
دورِ آخر کا پیمبرؐ پیدا

ہوا پیدا گلِ گلزارِ خلیلؑ
دُرِ یکتائے یمِ اسماعیلؑ
فاتحِ بابِ شفاعت پیدا
قاسمِ کوثر و جنت پیدا

حق کا محبوبِ مُمثّل پیدا
ہر دو انگشتِ شہادت اشرف
ایسا چمکا ہے مرے سے یک نور
نیم شب جبکہ ہے گزری کعبہ
شکر ہے پاک کیا مجھکو رب نے
اور بتیاں جتنی تھے کعبہ میں کھڑے
کہ ہوئے شاہِ زماں پیدا جب
شمع کا نور نہ آتا تھا نظر
کہ یہ محنت نہ اٹھا تو اس دم
اور کی پشتِ مبارک پہ نظر
اور عثمان بن العاص کی ماں
دیکھی میں نور ہوا ایک تاباں
تب یہاں تک ہے گماں مجھکو ہوا
والدہ اسکی صحابیہؓ تھی
اور میں آواز سنی ایک بڑا
دیکھ اس حال کو میں گھبرائی
کہا میں لیگیا مغرب کی طرف
لیگیا تھا اسے اب بول کہاں
اسکو بتلایا براہیمؑ کو میں
اور اس طرح سے کہتی ہے شفاؓ
حضرتِ آمنہ اس طرح کہی
انگلی کلمہ کی اٹھایا تھا وہ
اور کعبہ کی طرف سے آگہہ

حضرتِ احمدِ مرسل پیدا
وہ اٹھایا تھا یقیں چرخ طرف
شام کے جسمیں نظر آئے قصور
حق تعالیٰ کو کیا ہے سجدہ
بت پرستی کی نجاست سے اب
اوندھے وہ سارے زمیں ہیں گرے
آمنہؓ کے میں مکاں آئی تب
نور سے انکے ہی تھا روشن گھر
غسل دیکر اسے لائے ہیں ہم
نقش تھا مہرِ نبوت انور
نقل اس طرح سے کی ہے اس جا
ہو گیا جس سے ہے روشن وہ مکاں
کہ وہ گر جائینگے اب مجھ پر آ
نام تھا اسکا شفا وہ بولی
کہ کوئی یَرحمکَ اللہ کہا
نور پھر سیدھے طرف یک دیکھی
ان مکانات میں جو ہیں اشرف
کہا مشرق کی طرف لے ذیشاں
خوش ہوا دیکھکے وہ اسکے تئیں
کہ مرے دلمیں تھی یہ بات سدا
جب ولادت شہِ عالم کی ہوئی
انگلیاں دوسری کھینچا تھا وہ
حق تعالیٰ کو کیا ہے سجدہ

کہی بی بی وہ ہوا جب پیدا
اور کہا لا الٰہ الا اللہ
نقل ہے عبدِ مطلب سے یہ بات
بول تکبیر وہ اس طرح کہا
ایک آواز ہوئی غیب سے تب
اور صفیہ جو پھپھی تھی شہ کی
دیکھی میں نورِ شہِ عالم کا
چاہی نہلاؤں اسے با اکرام
اور وہ تھے ناف بریدہ از غیب (نال کٹی ہوتی)
کلمۂ طیبہ تھا اس میں لکھا
جب ہوئے پیدا رسولِ فاخر
اور دیکھی ہوں نظر سے میں ٹھیک
عبدِ رحمان بن العوف جو تھا
کہ ہوئے سرورِ دیں پیدا جب
شرق سے غرب تلک تھا پُر نور
پوچھا اس نور کو یوں کوئی تب
بعد یک نور ہوا پھر پیدا
سب مکاناتِ معظم اوپر
اور کیا اپنے وہ سینہ سے لگا
جبکہ مبعوث ہوئے شاہِ جہاں
دستِ پاک اپنا زمیں پر رکھا
چوسنا تھا لے انگوٹھا بہ دہاں
اور ہوا پیدا وہ جب جانِ جہاں

حق تعالیٰ کو تبھی سجدہ کیا
بھی کہا انی رسول اللہ وہ شہ
تھا میں کعبہ میں تولد کی رات
کہ محمدؐ کا ہے معبود بڑا
کہ محمدؐ کو جنی آمنہ اب
اس طرح سے ہے روایت لائی
نور پر شمع کے بس غالب تھا
کوئی کہا غیب سے لے بیر انام
اور پیدا ہوئے مختون بے ریب
پانچ آثار میں دیکھی اس جا
آمنہ کے تھی میں گھر میں حاضر
کہ ہوئے تارے زمیں کی نزدیک
اپنی مادر سے روایت یہ کیا
اپنے ہاتھوں میں لی آپکو تب
شام کے اسمیں نظر آئے قصور
لیگیا تھا تو کہاں اسکو اب
بائیں جانب کوئی اسمیں پوچھا
لیکے گذرا ہوں اسے میں خوشتر
خیر و برکات و طہارت کی دعا
ہیں تبھی صدق سے لائی ایماں
اور سر اپنا کیا سوئے سماں
دودھ آتا تھا انگوٹھی سے جاں
نور میرے سے ہوا ایک تاباں

اُسمیں دیکھی میں عماراتِ شام
فتح سے بے کی ہے دُسرالبصرا
اور یک غیب سے تب آئی ندا
اور پنا ملّتِ حنفی کا لباس
بحریوں میں سبھی اس شاہؐ کا نام
اور یک لحظہ گیا جب کہ گذر
کنیلیاں ہاتھ میں تھیں اسکے تیں
مخزنِ باد کی تسری کیلی
اس سے مردونکی سُنی میں باتیں
اسکو اطرافِ زمیں لیجاوُ
اتولا ابر وہ اُجلا آ کے
بعد اس شاہؐ کو پھر لائے ہیں
قطرۂ آبِ زلالِ بہتر
حکم سے حق کی یقیں ساری جہاں
ایک چھاگل تھا لیا روپے کی
گوشے چار اسکو تھے ہر گوشہ پر
طشت میں ہاتھ رکھا شاہِ ہدا
تیسر آیا تھا جو مردِ خبیر
طشت لایا تھا نفر جو دوسرا
سات بار اس کے تئیں غسل دیے
اور جو لایا تھا حریر اس کو اٹھا
بعد اس شاہؐ کو پھر وہ فاخر
بوسہ دے اسکی پیشانی پہ بھی

اور بُصریٰ کے مکانات تمام
کہ ہوئی وقتِ عمرؓ اسکی بنا
کہ اسے مشرق و مغرب میں لیجا
اسکو لیجاوُ براہیمؑ کے پاس
بسکہ مشہور ہو ماحی اے ہمام
لائے پھر میں نے نظر کی اسپر
کوئی یوں کہنے لگا ہی اس ؑؑ
کنیلیاں تینوں لیا ہے یہ نبیؐ
طیر اور گھوڑونکی بھی آوازیں
اور سب زوجوں پہ ظاہر کیجو
شہؐ کو غائب جو کیا تھا مجھ سے
پاس میرے اُسے دکھلائی ہیں
تھے ٹپکتے ہیں نظر کی اس پر
آوے اِس شاہؐ کے زیرِ فرماں
بوئے مشک اس سے بہت آتی تھی
تھا لگا دُرِّ سفید یک خوشتر
غیب سے میں نے سُنی تب یہ ندا
ہاتھ میں اس کے لپیٹا تھا حریر
شہؐ کو اس طشت میں وہ بٹھلایا
اور دیے بوسہ سر و پا پہ اُسے
ایک گھڑی اپنے پروں میں رکھا
لایا ہے اپنے پروں سے باہر
کہتا ہو تجھکو بشارت اے نبیؐ

ضم سے ہے بے کی یہ بُصرا اے حبیب
بعد یک ابرِ سفید آ کے وہیں
ہر نبیؑ کی جو ولادت کی ہے جا
کرو دریاؤں پہ اسکو ظاہر
یعنے ہے شرک مٹانے والا
صوف پہنائے تھے اسکو اُجلا
ایک کیلی یہ نبوّت کی ہے
ابر ایک ایسے میں آیا دیگر
لیگیا شاہؐ کو یہ ابر بھی آ
بحرِ اخلاقِ رسلؑ میں بھی سب
اور پھر لانے کو عرصہ جو لگا
ایک پیچیدہ حریری پارہ
پھر وہ بولے یہ شہِؐ موجودات
بعد ازاں آئے ہیں شہؐ شخص جمیل
ہاتھ میں اپنے لیا تھا دوسرا
بولے دنیا کی یہ حدّیں ہیں چار
کہ مقرر یہ ہے کعبے کو لیا
ایک خاتم جو تھی اس میں پُر نور
اور وہ روپے کی چھاگل سے شتاب
غسل کے بعد بغیر تاخیر
یوں کہا حضرتِ عباسؓ کے جا
اور کیا کان میں اسکے باتیں
کہ یقیں علم رسولوںؑ کا تمام

شہر وہ شام سے ہی جان قریب
لیگیا اس شہِؐ عالم کے تئیں
اُسپہ اب پہنچاوُ باشانِ عُلا
بحریاں تا کہ ہوں اس سے ماہر
سارے عالم سے بتائیدِ خدا
اور بچھائے تھی حریر ایک ہرا
دوسری کیلی یہ نصرت کی ہے
ابرِ اوّل سے بڑا تھا انور
اور اس طرح کوئی کہتا تھا
غوطہ دیگر اسے لے آوُ آب
دوسرا عرصہ تھا اس سے بڑا
دستِ اطہر میں وہ سرورؐ کی تھا
لایا ہے ساری جہاں اپنے ہاتھ
مہر سے نور فشاں تھی بے قیل
خوشنما طشت زمرّد کا ہرا
لیجئے چاہے جو اے پاک شعار
ہم کئے قبلہ اسی کو اس کا
وہ نکالا ازحریرِ خندِ کوز
ڈالنے اسپہ لگے ہیں تب آب
اس شہِؐ دیں کو لپیٹے یہ حریر
تھا وہ داروغۂ جنت رضواں
کچھ مجھے وہ نہیں معلوم ہوئیں
ہیں عطا تجھکو کئے با اکرام

اب ترے علم و شجاعت کی علم
ذکر تیرا جو سنیگا اے رسولؐ
بی بی کہتی ہیں کہ کوئی دوسرا اب
کہ کوئی شئی وہ اسے دیتا تھا
وہ کہا تجھکو بشارت ہو اب
پھر اٹھا لے اسے غائب وہ ہوا
تھی اسی درد و الم میں ہراس
لیگیا تھا جو اسے تب وہ کہا
اور دعا اسکو وہ برکت کی کر
آمنہ کہتی تھیں پھر شہ کو میں
جو کوئی پکڑیگا تیرا داماں
ایسے میں عبد مطلب یہ خبر
کہ میں کعبے میں ہی تھا کل کی شب
حالت اصلی پہ پھر باز آیا
اور ہبل جو ہے صنم ایک بڑا
ابر رحمت کو بھی با عز و قبول
خلق کو حق کی مدد سے وہ نبی
اور سب خلق طرف باتکیں
تم گواہ ہو اے فرشتو میرے
جو ہے دروازہ بنی شیبہ کا
اضطراب اور تھا مروہ کو بڑا
اور مکے کے پہاڑ ان بھی سب
تیرے گھر آنے مجھے منع کیا

کئے عزت سے نصب اے اکرم
دلمیں تب اسکے ہوا ہیبت کا نزول
شاہ کے لب پہ رکھا اپنا لب
شاہ رغبت سے اسے لیتا تھا
نیک اخلاق دئے تجھکو سب
درد و غم اس کا بہت مجھکو ہوا
لائے ایسے میں اسے پھر مجھ پاس
سبز زمیں پر اسے ظاہر میں کیا
بولا ہو تجھکو بشارت اے پسر
دے میرے گود میں بولا وہ امیں
اور بجا لاویگا تیرا فرماں
سنکے خوش ہوکر مرے آئی گھر
دیکھا ناگاہ یہ حالات عجب
بول تکبیر وہ یوں کہنے لگا
دیکھا میں جلد زمیں پر ہے گرا
لطف و رحمت سے کئے اسپہ نزول
کنج غفلت سے نکالیگا سبھی
یہ نبی ہوویگا مبعوث یقیں
ہم کلید اسکو خزانوں کی دئے
اس سے بطحا کی طرف میں آیا
دیکھ میں اسکو ترے گھر آیا
نور سے اسکے درخشاں تھے تب
کچھ نہیں تاب تواں مجھ میں رہا

کیلبان بھی تجھے نصرت کے دئے
گرچہ وہ تجھکو نہ دیکھا ہو کبھی
جیونکہ بچے کو کبوتر اپنے
کرتا انگلی سے اشارہ بھی تب
روغن اس کے سر و چہرے پہ ملا
میں کہی آہ اکیلی ہوں یہاں
چاند سی اسکے تھی چہرے میں چمک
لیگیا تھا اسے نزد آدمؑ
میری اولاد کا سرور ہے تو
مژدہ ہو تجھکو اے مقبول خدا
وہ ترے ساتھ ہی ہوگا محشور
واقعہ ایک وہ جو دیکھے تھے
ہے مقام اک جو خلیل اللہ کا
کہ کیا پاک محمدؐ کا رب
غیب سے ایک ندا میں نے سنی
ملتیں بھی تدرس کا اب یک لگے
اور ہدایت میں انہیں لاویگا
وہ زمیں پہ ہے سراج ایک منیر
میں یہ سنکر ہوا حیراں بسیار
ناگہاں کوہ صفا کو دیکھا
یک پرندہ بھی سپید آیا نظر
اور معلق مجھے آیا ہے نظر
پھر میں بیٹھا ہوں میں یک ساعت

اور دلوں میں تری ہیبت ڈالے
خوف تیرا کرے غیبت میں بھی
مہر و الفت سی کھلائے دانے
یعنی کرتا تھا زیادہ وہ طلب
اور اسے سرمہ لگا شانہ کیا
اب گئے آہ مرے لوگ کہاں
مشک کی اس سی تب آتی تھی مہک
اپنے سینے سے لگایا وہ بہم
انبیا کا سبھی افسر ہے تو
عروہ وثقی کو اب تو پکڑا
استوار دامن
اور جاویگا بہ جنت سرور
یوں بیاں اسکا کئے ہیں ایسے
کعبۃ اللہ وہاں سجدہ کیا
جس سے وثن و صنم کر مجھے اب
آمنہ ایک پسر کو ہے جنی
اسکو اس طشت میں ہی غسل دئے
راہ مولا انہیں بتلا دیگا
نام صبح و دامی بشیر اور نذیر
کہ ہو نہیں خواب میں یا ہو نہیں بیدار
کہ ہوا میں ہے اترتا پڑھتا
کہ ترے گھر پہ بچھا یا تھا پر
ایک سپید ابر ترے گھر اوپر
بعد آیا ہوں یہاں کر جرأت

کی ہے پھر عبد المطلب نے نظر
بولی اے پدر مجھے حمل جو تھا
سُنکے بولا کہ تو لّد کا اثر
طیر اُجلا جو تمہیں آیا نظر
تب کہا عبد المطلب نے اُسے
کہا سہ روز تلک رہ ہشیار
کہا گیا آہ تجھے قتل کروں
ہے فلاں حجرے میں وہ نورِ بصر
زجر کر عبد المطلب کو کہا
پائے امکان نہ یہ کوئی بشر
آیا باہر وہیں کچھ دیر نہ کر
تین دن تک نہ زباں اسکی کھلی
دوسرے ملکوں میں نزدیک اور دور
زلزلہ قصر میں کسریٰ کے پڑا
چشمہ اون کا وہیں سوکھ گیا
اور راہ اس عجائب اکثر
اور بعثت سی نبیؐ کے اشہر
دن بدن ایسے عجائب علامت
ہوئے پیدا جو نبیؐ اے فیروز
واقعۂ فیل سے فرحت اندوز
وقتِ اسکندرِ رومی سی بس
وقتِ موسیٰ سے بقدر دو ہزار
وقت سے نوحؑ نبی کے یکصد

آمنہ بی بی کی پیشانی پر
ایک فرزند ہوا ہے پیدا
کچھ نہیں تیرے سے آتا ہے نظر
ہے جھگڑتا وہی مجھ سے آکر
کہ وہ فرزند کو تبلا تو مجھے
نہ دکھا اس کو کسی کو زنہار
یا ہلاک آپ کو ہی اب کرلوں
پس اگر چاہیں تو جا کیجے نظر
اے فلاں جلد سپاہ سے پھر جا
کہ کرے اس شہِ عالم پہ نظر
تا قریشیوں کو سنائے یہ خبر
ستّا دن تک کہے بعضے اثر کی
ایسے ہی پائے عجائب ہیں ظہور
گرپڑے اس سے کنگورے چودا
کافروں کی وہ پرستش کی تھی جا
ایسے ہی خلق کو آئے ہیں نظر
وہ عجائب سبھی دیتے ہیں خبر
نظر آتے تھے تواتر کے ساتھ
صبح صادق تھی بھی تھا پیر کا دن
جاننے گذری تھے تب پچپن روز
گذرے تھے ہشت صد وبیس برس
تین سو سال تھے گذری بشمار
گذرے تھے چار ہزار و نود

نہیں وہ نور نبیؐ تھا رخشاں
ہمیں بہت اس سے عجائب دیکھی
کیوں ہیں باور کروں تیری بات
شیر اب اسکو بلانے میں آمیر
کہی یک شخص اُسے غیب سے آ
جب سنا عبد المطلب یہ بات
دیکھی جب آمنہ یہ جوشِ غضب
در پہ حجرے کے وہ جاکر دیکھا
جب تلک حق کی ملائک ہے ہمام
ہوگیا عبد المطلب لرزاں
ہوگئی بند وہیں اسکی زباں
آئے ایسے ہی عجائب میں کثیر
تھے بتاں جتنے کہ برروئے زمیں
آگ گبروں کی بجھی ہے بھی تبھی
سب سلاطیں کی زباں بند ہوئی
دال وہ کفر کی تحقیر یہ ہیں
بلکہ از حمل و ولادت خوشحال
سب وہ بعثت سی خبر دیتے تھے
بارہویں تھی ربیع الاول
اور زمانے سے سمجھ عیسیٰؑ کے
وقتِ داؤد نبیؐ سے اے یار
اور از وقتِ براہیم خلیلؑ
وقتِ آدم سے سمجھ اے خوشحال

پوچھا اے آمنہ وہ نور کہاں
پھر بیان اسکا ہے تفصیل سے کی
کہی واللہ یہ سچی ہے بلت
چھپتا ہے آپ ہی پلوا دے شیر
غسل ہے طشت بھر دین دیکھ
تیغ کو کھینچا ہے غصے کی ساعت
ہوکے ناچار کہی ہے یوں تب
تیغ لی ہاتھ میں ہے کوئی کھڑا
دید سے اسکے نہ فارغ ہوں تمام
ہاتھ سے اسکے گری تیغ وہاں
بات کرنیکا نہیں تھا امکاں
ہوئے مکہ میں جو ظاہر اے خبیر
سب گرے اوندھے زمیں پہ ہی یقیں
نہ بجھی الف برس سے تھی کبھی
تین دن تک وہ رہے گنگ سبھی
اور اسلام کی توقیر یہ ہیں
تا چہل سال بلا قیل و مقال
ذکر کچھ آئیگا انکا آگے
دوسری بعض کہے اک اکمل
ششصد وبیس برس گذرے تھے
گذرے تھے ہشت صد و یکہزار
سات سو تین ہزار ہیں بے قیل
چھ ہزار ہفت صد و پنجاہ سال

اور

اور اُترنے سے صفیٔ جنت سے
چھ ہزار ایک صد و ترسٹھ تھے

ہے روایت کئے احبارِ یہود
شہرِ مکے میں جو تھے تب موجود

یہ پیمبر کے تولد کی ہے رات
یونہی بس پائے ہیں ہم از تورات

نقل ہے عبدِ مطلب اے جاں
بعد سہ روز کے آیا جولاں

آمنہ اسکو دکھائی ہے لیجا
دیکھ از بسکہ وہ خوشحال ہوا

بعد ازاں اپنے سلا ہاتھوں سے
کعبۃ اللہ میں لے آیا خوشتر

آمنہ پاس ہے پھر لے آیا
اور اس طرح اُسے فرمایا

اس پیمبر سے ہے یقیں ربِ کریم
دیویگا ہم کو سبھی شانِ عظیم

نحر ایک اونٹ کو با فرحت
وہ تکلف سے کیا ہے دعوت

بولے ابا میں نے اے مخدوم
کوئی محمد سے نہیں تھا موسوم

میں نے چاہا کہ ہے یہ مولود
بالیقیں ارض و فلک میں محمود

ابنِ عباس سے کر نقل صحیح
یونہی لایا ہے معارج میں صریح

شاہِ عالم کی تولد کی شب
خبر اسطرح دئے ہیں وہ سب

عصرِ آخر کا پیمبر ہے وہی
انبیا کا سبھی افسر ہے وہی

اور درخواست کیا خاتون سے
کہ وہ سالارِ جہاں کو دیکھے

گود میں اپنے لیا جلد اٹھا
اور مسرت سے بہت پیار کیا

حمد اور شکر و ثنائے حق میں
فرح و بہجت سے پڑھا ہے بینیں

کہ بہت اسکی حفاظت کیجیے
اور بہت اس سے بشاشت کیجیے

کلِ اشرافِ صنادیدِ عرب
تہنیت اسکی بجالائے سب

پوچھے کیا نام رکھا ہے اے ہمام
وہ کہا اس کا محمد ہے نام

کیا سبب اس کا رکھا تو یہ نام
یوں جواب انکو دیا تب وہ ہمام

آمنہ سے بھی کہا ہاتف غیب
کہ وہی نام رکھے وہ بے ریب

شاخِ دوم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رضاعتِ باکرامت کے بیان میں

شاہِ عالم کو پلائی ہے دود
آمنہ سات ہی دن اے مسعود

چار دہ روز کے بعد اے بھائی
تھی پیمبر کی حلیمہ دائی

یوں کہی آمنہ خاتون کے گھر
ہوا فرزند تولد خوشتر

حکمِ آزادی کا جب اسکو دیا
انگلیوں سے ہے اشارہ دکھیا

اسکو میں خواب میں دیکھا اک شب
پوچھا کیا حال ہے تیرا کہہ اب

حال مگر پیر کی شب جب آوے
ہووے تخفیف عذابوں میں مجھے

دی ثویبہ نے مجھے آکے خبر
اسکو آزاد کیا میں خوشتر

اس مسرت کے عوض ربِ غفور
پیر کی شب کو کرے ہے مسرور

مجھکو کرتا ہے وہ پانی سیراب
دور ہوتا ہے مرے سے تپ و تاب

سات دن بعد ثویبہ دلشاد
بولہب کی وہ کنیزِ آزاد

ہوئے جس شب کو پیمبر پیدا
بولہب پاس ثویبہ نے جا

بولہب اس سے بہت ہو دلشاد
کردیا اس کو اسی دم آزاد

یوں روایت ہے ز عباس اے جاں
بولہب جبکہ موا بے ایماں

وہ کہا آتشِ دوزخ میں سدا
مجھکو رکھا ہے عذابوں میں خدا

اس سبب سے کہ پیمبر حق کا
پیر کی شب کو ہوا جب پیدا

اور آزاد کیا جب میں نے
کیا انگلیوں سے اشارہ اپنے

پینے دو انگلیوں سے اے گیانی
مجھکو ہوتا ہے میسر پانی

ربیع الاول میں حضرت کی ولادت پر خوشی کرنے انواع طاعات و خیرات سے شکر الٰہی بجالانے اور حضرت کا احوال صحیح پڑھنے کے جواز و استحباب کی دلیلیں جو محدثین کبار

وائمۂ نامدار صحیح حدیثوں سے قیاس کرکے ثابت کئے ہیں

امام جزری کا استدلال عباسؓ کے خواب سے

صاحبِ حصنِ حصین شمس الدین کہ ہے جزری سے جو مشہورترین
آئی ہے جسکی بدی در قرآں یعنی در سورۂ تبت اے جاں
جو موحد ہے مسلماں دیندار اُمتی سرورِ عالم کا اے یار
کیا جزا اسکی نہ دیویگا کریم پس جزا اُسکی ہے جناتِ نعیم
اور ایسا ہی بہت اہلِ کمال اس خبر سے ہیں کئے استدلال
خاص در ماہِ ربیع الاول بالتعیین ہے روا اے اکمل

شیخ ابن حجر عسقلانی کا قیاس صحیحین کی حدیث سے

صاحبِ شرحِ بخاری اے سیر عسقلانی جو محدث ہے شہیر
کہ مدینے کی طرف جب اے شریف لائے ہیں سرورِ عالم تشریف
سبب اس روزے کا اُنسے پوچھے تب یہود آپ سے یوں عرض کئے
اور موسیٰؑ کو کیا پار بہم پس رکھے شکر کا روزہ یہ ہم
پس وہیں آپ نے روزہ رکھا اور امت کو بھی سب حکم کیا
نہیں ہر سال میں آتا ہے اے سیر بلکہ اُس روز کا آتا ہے نظیر
اس سے معلوم ہوا یہ اے فہیم کہ کسی روز خداوندِ کریم
جبکہ اُس روز کا آویگا نظیر تو وہی شکر کرے عود اے سیر
پس اُسی دن کرے وہ کام ادا جس سے ہوتا ہے ادا شکرِ خدا
اور پروا نہیں یہ بھی سمجھو کہ کسی روز مہینے میں ہو
خیر و برکات جو اسمیں ہونگے چاہیے حسنِ عمل سے پاوے
جیسے سجدہ ہے نماز اور صیام اور صدقات بھی اطعامِ طعام

امام عبداللہ بن الحاج کا قیاس مسلم کی حدیث سے

اور بن الحاج امامِ والا دیکھئے نسخۂ مدخل میں لکھا
شاہِ عالم نے جواب اسکو دیا کہ میں اُس روز ہوا ہوں پیدا
جو فضیلت کے دگر ماہوں میں کثرتِ طاعت و خیرات کریں
اچھے ہے مسلم میں کہ از شاہِ عرب (مہینوں ۱۲) پیر کے روزے کا پوچھے ہیں سبب

عرفِ تعریف میں لکھا اے یار بولہب ایسا تھا کافر بدکار
شاہِ عالمؐ کی ولادت کی خوشی ویسے کافر کو بھی جب فائدہ دی
جب کیے اسکی ولادت کا سرور مال بھی خرچے بحسبِ مقدور
ناصر الدین دمشقی بھی لکھا (توضیح ۱۲) دعوتِ صبابی میں اپنے ایسا
اور حضرتؐ کی ولادت کی خوشی گرچہ لازم ہے سمجھ ہر دم بھی
گر احادیثِ صحیحہ سے قیاس کئے ثابت علما بے وسواس
اس تعیین کے روا ہونے پر یہ صحیحین کی لایا ہے خبر
تب یہودونکو مدینے میں جو تھے دیکھے عاشورہ کا روزہ رکھے
آج فرعونِ شقی کو مولیٰ قہر سے نیل میں ہے غرق کیا
شہؐ کہے ساتھ کلیم اللہ کے ہم زیادہ تر احق ہیں تم سے
عسقلانی یہاں کہتا ہے یہ بات کہ ہے موسیٰ کا جو وہ روزِ نجات
جبکہ در روزِ نظیر اے دلبر شکر یہ روزہ رکھے ہیں سرور
کسی بندے کے تئیں یک نعمت دیوے یا دفع کرے یک آفت
ہوا جس روز ظہورِ حضرتؐ کونسی اس سے بڑی ہو نعمت
تا کہ وہ قصہ موسیٰؑ کے ساتھ ہو بلا شبہ برابر یہ بات
بلکہ وسعت ہے برس میں یکروز کرے مولد کی خوشی اے فیروز
سمجھ یہ بات بھی اب شکرِ خدا ہووے انواعِ عبادت سے ادا
اور پڑھنا بھی درود و قرآں اور احادیث و سیر کا تبیاں
کہ کوئی شخص ز سالارِ ہدا پیر کے دن کی فضیلت پوچھا
پس شرف روزِ ولادت کا ہاں شاملِ ماہِ ولادت بھی ہے جاں
اس مہینے میں بھی پس صبح و مسا ویسے ہی نیک عمل لاوے بجا
شہؐ کہے میں ہوا اس دن پیدا وحی حق مجھپہ اُسی دن بھیجا

اور حدیث آئی نبیؐ با اجلال
دیکھئے پیر کے دن شاہِ عباد
نہیں ہر ہفتے میں آتا ہے خبیر
کئے ثابت بھی لکھے ہیں فتوٰی
حسنِ مقصد میں تو دیکھ اپنے لکھا
اور عقیقہ تو نبیؐ کا فیروز
اور عقیقہ تو سمجھ دوسرے بار
کہ کیا آپ کو پیدا حق نے
پس ہوا ہم کو بھی مندوب آخر
کہا مندوب جو وہ عالیشان
فرحِ میلاد کی بزمِ عالی
اور وہ خاتمۃ المجتہدین
اور استادِ امامِ نووی
مالکیہ سے سمجھ بو المخطاب
اجتہاد جزئی کا رتبہ
اور احناف سے شیخ عبدالحق
کہ محدث جو محقق تھے بڑے
ابتلک عصر سے انکے اشہر
عسقلانی کا قیاس مذکور
بس قیاس انکا یقین مان لئے
اور سیوطی کا بھی وہ استدلال
اور کوئی مجتہد اے با انصاف
نہیں حالانکہ سوا ایسا بھی

حکم اسطرح کئے ہیں بہ بلال
رکھتے تھے روزہ بہ شکرِ میلاد
بلکہ اس روز کا آتا ہے نظیر
اسکی تجویز بھی اے اہلِ وفا
بیہقی سے یہ خبر نقل کیا
بس ولادت سے یقیں ساتویں روز
نہیں کرنے کی ہے حاجت اے یار
رحمتِ خلق و کرم سے اپنے
شکرِ مولد کریں شہ کا ظاہر
سو وہ مندوبِ قیاسی ہے جان
منکرِ شرعی سے جب ہو خالی
شیخ ابنِ حجر علامہ دیں
کہ ابو شامہ ہے کنیت جسکی
دوسرے اور کئے فضل نصاب
سب وہ رکھتے تھے سمجھے آگے
کہ محدث جو بڑا تھا الحق
آئیگا انکا بیاں کچھ آگے
علما سے کوئی انکا ہمسر
اور بن الحاج کا اے اہلِ شعور
اپنے نسخوں میں اسے نقل کئے
اور قیاس اسکا بھی ارباب کمال
نہ کیا ہے اُن ائمہ کا خلاف
لا یجوز ہووے وہ کیونکر اے زکی

روزہ مت چھوڑ تو دو شنبے کا
اور صحابہؓ کو بھی یہ حکم کئے
کر قیاس اس ہی خبر سے علما
نویں صدی کا مجدد امام
کہ نبیؐ بعد نبوت کے ادا
اسکا جد عبدِ مطلب سنئے
دوسرے بار جو کیا شہ نے کیا
چونکہ وہ ختمِ رسلؐ اے مسعود
نیک اعمال سے اے نیک انجام
اور وہی شیخ سیوطی والا
بدعتِ حسنہ مندوب ہے وہ
نعمۃ کبری میں ایسا ہے لکھا
اور ابو ذرعہ امامِ اشہر
حنبلیہ سے بھی شیخ ابنِ رجب
مجتہد انسے کوئی فی المذہب
شہ ولی اللہ بھی شہ عبدِ رحیم
اور ائمہ دو حدیثوں سے قیاس
نہ نظر آیا جو بولے ایسا
قسطلانی و سیوطی اے ذکی
اور جزری کا بھی بیشک وہ کلام
کئے تسلیم نہ انکار کئے
گر مخالف کوئی ہوتا ایسا
ہاں وہ محفل میں کئے زشت تمام

کیونکہ اس دن ہے تولد میرا
اصل میلاد کا دن تو گا ہے
وہ تعین بھی مہِ مولد کا
شیخ و علامہ سیوطی اے ہمام
کئے بے شبہ عقیقہ اپنا
شہرِ مکے میں کیا تھا پہلے
تھا وہ اظہارِ سپاسِ مولا
ذاتِ پاک اپنی پہ پڑھتے تھے درود
اب ہوا قول سیوطی کا تمام
دیکھ مصباحِ زجاجہ میں لکھا
فعلِ مشروع و مرغوب ہے وہ
قسطلانی بھی مواہب میں کہا
شافعی تھے یہ ائمہ یکسر
تھے محدث و ائمہ یہ سب
فی المسائل تھا کوئی با منصب
اور اخلاف بھی انکے اے فہیم
کم کئے ہیں جو صحیح بے وسواس
کہ قیاس انکا خطا پر ہی گیا
اور شیخ ابنِ حجر مکی بھی
یونہی وہ مان لئے تینوں امام
سنبذ اسکی بھی ہیں لیتے آئے
مسئلہ تب نہ خلافی ہوتا
فسق و بدعات کئے ہیں ایجاد

علما انکی برائی کا بیاں
فاکہانی بھی وہ بدعات کو دیکھ
ہے سیوطی نے لکھا اس کا جواب
فرحِ میلادِ نبی میں داور
قسطلانی نے مواہب اندر
کھانا کھلوائے بھی خیرات کرے
فضل سے حق کے بشارت ہو آئے
صاحبِ سیرتِ شامی آگاہ
عالمِ خواب میں میں نے ایکبار
کہے حضرت جو خوشی ہم سے کرے
کہ مرا پدر ولی اللہ نے
ماہ مولد میں رکھا تھا معمول
ماحضر گھر سے منگایا اپنے
اور اسی شب میں وہ در عالمِ خواب
اپنے دو دستِ مبارک میں رسولؐ
قال اب شاہ رفیع الدیں کا
اولیاؤں کے تو سچے ہیں منام
وہ جو ہے حضرتِ عباسؓ کا خواب
خاصگوں کے جو صحیح ہونگے خواب
عاتکہ جو تھی پھپھی حضرتؐ کی
جو تھے سننے میں اگر چاہیے صدا
آگے بعثت کے بھی جو مہینے
اور احادیث بہت آئے صحیح

کرتے آئے ہیں بلا شک و گماں
اصلِ مولد کو کیا منع اے نیک
اصلِ مولد کیا ثابت بہ صواب
خیر و برکات رکھا ہے اکثر
نعمتِ کبریٰ میں شیخ ابنِ حجر
اور احوال ولادت کا پڑھے
جلد بر آویں مقاصد اس کے
نقل لایا ز ابو عبد اللہ
پایا ہوں ختمِ رسلؐ کا دیدار
ہم بھی خوش ہوتے ہیں جانو اس سے
بعضے تصنیف میں لکھا اپنے
کہ پس از ذکرِ رسولِؐ مقبول
تب کئی سین بھنے آئے چنے
دیکھا ہے احمدِ مرسلؐ کا جناب
وہ چنے لیکے طبق سے مقبول
ہوا آخر اسے حق دیوے جزا
خواب انکے رکھے حکمِ الہام
مستند ہے وہ بلا شک بصواب
اعتبار انکو بڑا ہے در باب
خواب کیا بدر کے آگے دیکھی
انکے خوابوں کا بیاں آئیگا
دیکھے حضرتؐ نے منامات ایسے
حق میں رویائے صحیحہ کے صریح

جو بن الحاج وہ سب منع کیا
پر وہ بدعات سے جب اے عاقل
چاہیئے منع وہ بدعات کریں
تحریر ہو جو کہ بزرگوں نے کیا
لکھا ہے فرحتِ میلادِ نبیؐ
پاوے برکات وہ بے شبہ و گماں
اور مولد کی خوشی میں اے جاں
اور سنا ہے وہ ابو موسیٰ سے
جو کرے فرحتِ مولد ہر سال
اور مولانا رفیع الدیں نے
کہ مرا والدِ ماجد اے فہیم
کھانا لوگوں کے تئیں کھلواتا
پس مقرر بہ جمیع حضار
کہ ہیں تشریف رکھے وہ شہِ دیں
زیر و بالا اسے کرتے تھے تب
چند خوابوں کا ہوا یہ جو بیاں
اور جو ہیں سرورِ دیں کے اصحاب
دیکھے کیسے ائمہ ذی شاں
آگے ہجرت کے وہ خواب صدیقؓ
بعض اصحابِ اُحد کے آگے
دیکھے خوابِ براہیمؑ خلیل
عالمِ خواب میں دیکھے جیسا
یہ حدیث آئی انہیں سے در باب

اصلِ مولد کی فضیلت لکھا
اصلِ مولد نہیں ہوتا باطل
فرحِ مولد سے نہ انکار دھرا
دیکھیے اپنی کتابوں میں لکھا
پاک نیت سے کرے گر کوئی
اسکو اس سال میں حق دیوے اماں
مصطفےؐ کی بھی خوشی ہے پہچاں
ابو موسیٰ نے کہا یوں سنئے
کیا اس باب میں تب میں نے سوال
ایک فتویٰ میں لکھا ہے اپنے
شیخ علامہ دیں عبد رحیم
ایک سال ان کو میسر نہوا
کیا تقسیم انہی کو ناچار
اور حاضر ہے چنونکی وہ سیں
اس سے ظاہر تھا عجب نور طرب
سرسری انکو تو ہرگز مت جاں
معتمد کیسے نہوں انکے خواب
مستند اسکو کئے ہیں اے جاں
ہوا کیسا ہے مبشر تحقیق
کیسے رویائے صحیح دیکھے
اور یوسفؑ کا بھی رویا تعبیل
ہونا بیداری میں ظاہر دیکھا
کہ جو ہے مومنِ صالح کا خواب

امام سیوطی کا قول فرحِ مولد سے خیر و برکات

مولد کی خوشی سے حضرتؐ کو خوشی ہوتی ہے

چہل و شش جزوِ نبوت سے یقیں
کیونکہ اس شاہ نے یوں فرمایا
کیونکہ شیطاں کو نہیں یہ طاقت
اور جنوں کو وہ رسولِ والا
جونکہ بر جنگِ تبوک اے ذیشاں
خاص عثمانِ غنی اے فاخر
دس ہزار اور بھی دینار وہ لا
منقلب اسکو وہیں کرنے لگے
اور در سیرتِ شامی اے فتا
لیک ہی شرط وہ مجلس میں آ یار
اور بے شرع ہیں اس میں یا ہیں
اسکو اسطرح سے پڑھتے ہیں عوام
یہ تو ہے کفر نہیں اسمیں شبہ
اور الفاظ نہ ہوتے معلوم
پڑھنے سننے میں کہاں ایسے ثواب
پڑھنا سننا نہیں اس کا ہے روا
اور مجلس نہ سنوارے ایسا
اصلِ مقصود یہی ہے ہر حال
صدقہ و طاعت و اطعامِ طعام
ہادیِ پیر و جواں عبدِ عزیز
ایک سائل کو لکھا جو بجواب
فسق و بدعت سے رہیگی جب پاک
یعنے ہر سال جُڑے دو محفل

ایک حصہ ہے شبہ اس میں نہیں
کہ مجھے خواب میں جس نے دیکھا
کہ مری ہووے مثالی صورت
جو کئے ہاتھوں سے زیر و بالا
جب گئے قصد وہ سالارِ جہاں
جلد تر لا کے کیا ہے حاضر
سامنے سرورِ دیں کے ڈالا
اور اسطرح دعا حق سے کئے
اور کئی خواب ہیں ویسے ہی لکھا
کام بے شرع نہووے زنہار
نام اس شعر کا مولد رکھیں
راگ گاتے ہیں وہ گویا اے ہمام
اس سے مومن کو خدا دیوے پناہ
غیرِ آواز نہ ہو کچھ مفہوم
بلکہ ہے جرم و گناہ ہونکا نصاب
گرچہ قرآں میں ہو پھر شعر ہو کیا
کہ ہو لوگوں کو تماشے کی جا
کہ ہو معلوم نبیؐ کا احوال
وعظ و تذکیر درود اور سلام
عارف و قطبِ زماں عبدِ عزیز
اسمیں اسطرح لکھا ہے دریاب
ہے بلا ریب وہ جائز بے باک
ہوتے ہیں سیر کہاں اے کامل

اور حضرت کو جو دیکھیگا بخواب
جانیو مجھکو ہی دیکھا وہ یقیں
جب حدیث ایسی صحیح یہ آئی
یہ نشانی ہے سمجھ فرحت کی
جو مجاہد تھے مساکین و فقیر
مع سامان شتر ایک ہزار
شاہ خوش ہو کے بہت وہ دینار
اے خدا راضی تو رہ عثمانؓ سے
اس سے معلوم یہ ہوتا ہے نہ بھول
کئی بے علم جو شعرا ہیں آہ
نہ تو ہے مولدِ سرورؐ کا بیاں
کھینچتے اس طرح سے اللہ کا نام
کرتے ہیں نامِ نبیؐ میں ٹھہرے
راگ کا شوق ہے کر اسمیں ادا
گر صحیح شعر بھی اس طرح پڑھے
ہاں صحیح شعر کا پڑھنا ہے جواز
زیب و زینت میں ہی شاغل ہوکے
اور اکرام مہِ مولد کا
مخزنِ علمِ حدیث و تفسیر
ایک مکتوب ہدایت اسلوب
مجلسِ اقدسِ میلادِ نبیؐ
کچھ نہیں اسمیں قباحات و خلل
در مہِ پاکِ ربیع الاوّل

سچ ہے حضرت کا ہی دیکھا وہ جناب
اسمیں کچھ شبہ نہیں شبہ نہیں
پھر ہے کیا شبہ کی جا اے بھائی
اور علامت ہے قبولیّت کی
مدد انکی کئے اہلِ تیسیر
اور ہفتاد تر نگِ رہوار
اپنے دو دستِ مبارک سے اے یار
میں بھی راضی ہوں تو نیک عنواں سے
فرحِ مولد ہے نبیؐ کی مقبول
لکھے اشعار غلط خاطر خواہ
نہ تو اخلاقِ مطہر کا بیاں
جسکا معنی ہو یقیں استفہام
اور کئی ہوتے ہیں اس کے نزدیک
لوگ آواز کی ہی کرتے ثنا
کہ کبھی راگ کے حد کو پہنچے
پھر نہ ہو راگ کا اسمیں انداز
اصلِ مقصود نہ کھو دیں گا ہے
نیک اعمال ہی سے لائے بجا
فردِ علامہ و فیاضِ کبیر
اندریں باب بہ وجہِ مرغوب
خواجۂ خلقِ محمدِؐ عربی
اور ہیں ایسی اسی پر سے عمل
بزمِ میلادِ رسولِؐ اکمل

جسمیں مذکور احادیث و سیر / معجزات اور شمائل خوشتر
اور اخلاق و فضائل کا بیاں / ہووے سالار دو عالم کا عیاں

اور محرم میں بروز عاشور / دوسری بزم ہے اسمیں مذکور
ہووے اخبار شہادت بے مین / کہ جو وارد ہے بشان حسنین

اور مناجات کدورت اندوز / جو کہ دیکھے ہیں صحابہ اُس روز
درد و غم روح نبی کا وافر / بالیقیں جس سے کہ ہووے ظاہر

آتے ہیں شرح و بیاں اندر جب / ہونی حضار کو ہر رقت تب
لا یجوز ہوتے اگر ایسے کام / میں کبھی اسپہ نہ کرتا اقدام

اب ہوا حاصل مکتوب آخر / اور لکھے یونہی بہت آ فاخر
اور یہ مطلب کے دلائل ہیں کثیر / طول ہو نسخہ کروں گر تحریر

آب ہی شہ کی رضاعت کا بیاں / جو تھا آغاز میں لکھتا ہوں یہاں
وہ ثویبہ کہ رسول اللہ کو / سات دن دودھ پلائی تھی جو

جب خدیجہ کے مکاں آتی تھی / عز و انعام بہت پاتی تھی
کرکے خاتون بہت عز و وقار / مال و زر دیتی تھی اسکو بسیار

اور حضرت بھی شفقت کی نظر / اُسپہ رکھتے تھے بہت شام و سحر
جنگ خیبر سے پھرے جب سرور / تب سنے موت ثویبہ کی خبر

پوچھے لوگوں سے ہو غمگیں زیاد / اسکے کیا باقی ہیں کوئی اولاد
تا کرے لطف و کرم اسپہ وہی / بولے اب کوئی نہیں ہے باقی

اور بہ اسلام ثویبہ اے جاں / مختلف آئیں روایات یہاں
الغرض اس نے بہ بخت فیروز / دودھ اس شاہ کو دی سات ہی روز

بعد مکے کو حلیمہ آئی / شاہ عالم کی ہوئی ہے دائی
دودھ اس شہ کو پلانے کا بیاں / دیکھ آغاز میں کرتا ہوں یہاں

اُن ارہاصات و عجائبات کا بیان جو حضرت کے ایام رضاعت میں ظاہر ہوے

شہر مکے میں ہوا گرم تھی جب / مکے والوں کی یہ عادت تھی تب
کہ وہ بچوں کو مقرر اپنے / دائیوں کے تھے حوالے کرتے

گرد طائف کی تھے قریے اکثر / معتدل انکی ہوا تھی خوشتر
دائیاں پس انہیں قریوں سے ایا / سال میں آتے تھے مکے کو دو بار

اس ہی عادت پہ حلیمہ اس سال / آئی مکے کے طرف ہے خوشحال
ہے وہ بی بی سے روایت منقول / قبل میلاد رسول مقبول

قحط تھا ملک عرب میں ہر جا / تھی مجھے فاقہ کشی صبح و مسا
پیتا جنگل کا ہی میں کھاتی تھی / شکر مولا کا بجالاتی تھی

آہ یکبار مرے پر یہ الم / تین دن رات تھا فاقہ بہم
حمل تھا مجھکو میں جنگل میں تھی / ہوئی بیہوش مجھے نیند آئی

دیکھی یک شخص کو آیا در خواب / اور دیا مجھکو وہ غوطہ در آب
پانی وہ دودھ سے بھی تھا اُجلا / مجھکو اُس شخص نے اس طرح کہا

نوش اس پانی کو تو اب کیجے / تا ترا دودھ زیادہ ہووے
دیوے حق عزت دارین تجھے / اور ملے دولت کونین تجھے

پانی پیتی تھی میں وہ خوش ہو کے / جہد سے اور پلاتا تھا مجھے
پوچھا وہ مجکو تو کیا پہچانی / میں کہی تجھکو نہیں میں جانی

وہ کہا شکر ہوں بیشک میں وہی / تو جو محنت میں بجا لائی تھی
جب تو مکے کو یہاں سے جائیے / رزق کی اپنے کشائش پائیے

نور یک ہووے وہاں سے رخشاں / اس نے کچھ ساتھ ترے آوے یہاں
اور یوں مجھکو کہا وہ آگہہ / واقعہ یہ تو کسی سے مت کہہ

اور سینے پہ مرے مارا ہات / ہوئی بیدار میں فرحت کی ساتھ
بھوک اور پیاس گئی ہے میری / اور بہت دودھ مجھے آیا تھی

اس عجب خواب کی تعبیر کا نور — دمبدم کرنے لگا مجھ پہ ظہور
بولتے لوگ مجھے تھے دُبلی — یکبیک آج ہی اس طرح پھلی

چہرۂ خوش پہ ترا آتا ہے نظر — ہے کسی شاہ کی گویا دختر
جبکہ تھا منع کیا وہ فاخر — خواب کو اپنے نہ کی میں ظاہر

دائیاں ایسی میں قریب سے مرے — حسبِ معمول جو مکے کو چلے
تب نکل میں بھی چلی انکے ساتھ — تھا مرا مرد بھی تب میرے ساتھ

ساتھ تھے میرے دو مرکب لاغر — اونٹنی یک دگر مادۂ خر
چل نہ سکتے تھے وہ دونوں بھی راہ — تھی ہمیں فاقہ کشی شام و پگاہ

تھا ملے ساتھ میں ملنا جنھیں — لیک عاجز تھی نہ مل سکتی تھی
چلی ہر حال سے افتاں خیزاں — سنی یک غیب سے آواز وہاں

اے حلیمہ یہ بشارت ہو تجھے — خیر و برکت ہو بشاشت ہو تجھے
کوہ سے آیا تب یک مردِ جلیل — قد و قامت میں بلند اور جمیل

مادۂ خر وہ جو تھی میرے ساتھ — اسکے مارا ہے شکم پر وہ ہاتھ
اور بولا اے حلیمہ سن اب — کہ بشاشت تجھے بھیجا ہے رب

اور کیا حکم مجھے وہ دادار — ہانکوں نیزے سے شیاطین کو مار
اتری پھر آگے منزل میں جا — مکہ اس جا سے دو فرسنگ پہ تھا

سبز یک خواب میں دیکھی میں شجر — دائیاں تھے وہ شجر کے اکثر
وہ کیا سایہ مرے سر اوپر — اور خرمے کا بھی تھا ایک شجر

عورتیں جتنی بنی سعد کی تھیں — سب کھڑی تھیں وہ مجھے گھیری ہوئیں
اور وہ کہتی تھیں مجھکو خوشتر — مَلِکہ تو ہے ہماری یکسر

اور بہت سے تھے لگے اسکو رطب — یک گرا خرما مری گود میں تب
اور اٹھا لیکے اسے کھائی میں — شہد سے شیریں اسے پائی میں

تھی حلاوت مجھے اسکی تبتک — سرورِ دیں تھا مرے گھر جبتک
واقعہ یہ نہ کسی سے میں کہی — پیر کے روز بمکہ پہنچی

دائیاں میرے سے آگے جاکر — لئے اطفالِ عرب کو یکسر
حمل جب چار مہینوں کا تھا — تھا پدر شاہ کا تب نقل کیا

جب یتیمی تھی نبی پر اے فہیم — نا سمجھ رتبہ آن دُرِّ یتیم
دائیوں نے نہ لیا تھا اس کو — بے نصیب انکو رکھی طمع کی خو

میں بھی تالاش بہت کی ہوں چلا — کوئی بچہ بھی نہیں مجھ کو ملا
اور سنی عبدِ مطلب کو مگر — کسی دایہ کی ہے تالاش اکثر

پہلے جا اس سے ملی میں اے ہمام — اور اکرام سے کی اسکو سلام
دیکھکر وہ مجھے مسرور ہوا — آمنہ سے وہ ملایا لیجا

دیکھی اُس بی بی کو تھی شانِ کبیر — چہرۂ پاک تھا جوں بدرِ منیر
عاقلہ اور خلیقہ تھی وہ — پاک خو پاک سلیقہ تھی وہ

کہی سہ روز کی آگے کوئی آ — غیب سے مجھکو یہ تاکید کیا
قوم سے سعد کے از آلِ زہیب — دائی اس طفل کی ٹھہرا لے رہیب

بستے میں سن کے کہی شکرِ خدا — ہے وہی قوم و قبیلہ میرا
مرحبا کہتی ہوئی خوش ہو اٹھی — اور مرا ہاتھ پکڑ کر بہ خوشی

لائی اس گھر میں جہاں تھا سرور — صوف اجلا تھا اڑائے اس پر
اور ایک سبز بچھائے تھے حریر — بوئے مشک اس سے مہکتی تھی کثیر

خواب میں تھا وہ شہِ موجودات — اسکے سینہ پہ رکھی ہوئیں ہاتھ
کھول آنکھیں وہ تبسم ہی کیا — نور یک اس سے پڑا تب چمکا

نور وہ جبکہ ہوا ہے تاباں — جلوہ گر اس سے ہوا ہے وہ مکاں
دودھ جو مجھکو نہایت کم تھا — غیب سے جوش وہیں کرنے لگا

شہ کو لے گود میں جب دودھ دی — وہ پیا داہنے جانب سے ہی
بائیں جانب سے میں دی وہ نہ پیا — میرے بچے کیلئے چھوڑ دیا

بس یہی اسکا تھا معمول سدا
عالمِ حمل و ولادت میں بھی
آمنہ سے بس اجازت پائی
فربہ ہونے بھی لگی مادۂ خر
حملِ مولد کے عجائب فیروز
سبز پوشاک تھا پہنا خوشحال
ہو کے بیدار میں دیکھی یہ جب
ہو رہیں اس طفل سے برکات و نور
باب میں اس شہِ دیں کے بی بی
گود میں لیکے نبیؐ کو بہ وقار
ہمرہاں میرے لگے کرنے عجب
تب خدا اس کو کیا ہے گویا
کون ہے دیکھئے اب مجھپہ سوار
جبکہ پہنچی ہوں وطن کو جاکر
اسکا گہوارہ ہلاتے تھے ملک
شست و شوئی بھی تھی اسکو ضرور
نور یک مہر کے مانند اکثر
اور دو اُجلے پرندے فیروز
ایک دن گود میں میری وہ تھا
اور ترقی بھی شہِ عالم کی
ہوا دو مہ کا جب وہ پاک صفات
اسپہ جب گذرے مہینے ہیں چار
ہوا چھٹے ماہ کا جب شاہِ جہاں

عدل یہ اسکو سکھایا تھا خدا
جو عجائب کہ بہت دیکھی تھی
اپنی منزل کی طرف میں آئی
برکتیں آئیں بہت میرے گھر
مجھسے کرتی تھیں بیاں وہ ہر روز
اس سے ظاہر تھا جمال اور جلال
مرد کو اپنے جگائی ہوں تب
مفلسی ہوگی ہمارے سے دور
عہدلی چند وصیت بھی کی
اپنے مرکب پہ ہوئی جبکہ سوار
اور اسطرح لگے کہنے تب
یوں فصاحت سے وہ مرکب بولا
شاہِ لولاک رسولِ مختار
ہوی گھر میرے ترقی اکثر
اس سے کرتا تھا سخن ماہِ فلک
غیب سے پاک ہی رہتا پُر نور
بس اُترتا تھا ہمیشہ اُس پہ
غیب سے آتے تھے اُسپر ہر روز
راہ سے بکروں کا منہ گزرا
دوسرے بچوں کے مانند نہ تھی
رینگنے کو ہے لگا چوں سانہ
تب لگا چلنے پکڑ کر دیوار
ہر طرف ہوتا تھا تب جلد رواں

میں ہو خوش اُس سے اجازت چاہی
آمنہ نے کہے تھوڑے لیسے
اونٹنی کو جو نہ تھا میری شیر
تین دن کے میں تھی میں مسرور
ماجرا اس شہ سے شب کا نادر
بیٹھ اس شہ کے سرہانے اوپر
وہ بھی حیران ہوا دیکھ اسکو
تین دن بعد غرض میں جا کے
اور وہ مجھکو بہت دی انعام
کرکے سات بار طوافِ کعبہ
کہ یہ مرکب تو وہی ہے دُبلا
کہ دیا آج خداوندِ کریم
میں جہاں میں اُترتی تھی کہیں
دیکھتی تھی میں عجائب ہر روز
اور نہ کرتا تھا کبھی بول و براز
کپڑا اُنکو سے سرکتا تھا اگر
اور اُس شاہ کو بوسہ دیکر
اور گریباں ہیں نبیؐ کے جاتے
شہ کو آ سجدہ کیا ایک بکرا
وہ ترقی نہیں عادت کی تھی
ہوا سات ماہ کا جب وہ شہِ دیں
جبکہ وہ پانچ مہینوں کا ہوا
اور ہوا آٹھ مہینے کا جب

تاکہ منزل میں مری جاؤں ابھی
کہی آئندہ کہونگی دُسرے
دودھ اس روز سے ہی دی ہے کثیر
جاتی ہر روز تھی خانوں کے حضور
غیب سے شخص ہوا ایک ظاہر
بوسہ دیتا تھا اُسے ہو خوشتر
اور کہا یہ نہ کسی سے کہہ تو
بولی خانوں سے اجازت دیجے
کی ہے رخصت بھی مجھے باکرام
کیا کعبہ کو وہ مرکب سجدہ
جو قدم ایک نہ چل سکتا تھا
لطف سے اپنے مجھے شانِ عظیم
سبز و شاداب وہ ہوتی تھی زمیں
اور حالاتِ غرائب فیروز
فرش میں اپنے شہِ پاک انداز
جلد آتا تھا غضب میں سرور
ہوتا تھا پھر متجلی بجسم
غیب ہوتے نہ نظر پھر آتے
بعد ازاں منہ کے ہمراہ چلا
بلکہ اعجاز و کرامت کی تھی
تب کھڑے رہنے لگا ہی زمیں
تب لگا چلنے کو دیوار سوا
ہر طرف ہی وہ لگا دوڑنے تب

وہ ہوا آٹھ مہینے کا جب
جبکہ آغاز کیا بات وہ شاہ
اور جب چلنے لگا وہ مقبول
اور کہتا تھا یقیں ہمکو خدا
شیخ ابو القاسم تیمی کی کتاب
کہ روایت ہے نبیؐ کے آپاس
تھے جب گہوارے میں آپ اے سرور
قصد کرتا تھا میں جب رونے کا
آورہے مروی کہ کہے شاہِ عرب
جتنی سبزی کہ زمیں پر ہے اب
یا نبیؐ چشمِ مبارک سے ترے
کرکے امت پہ میں شفقت فی الفور
عمر حالانکہ چہل روز کی تھی
جو کہ لکھتا تھا میں اسکی آواز
سنکے عباسؓ ہوئے ہیں حیراں
شہ کہے اسکی قسم میری جاں
کوئی طفلی میں نبوت اپنی
کیا کہوں اس سے عجب اور زیاد
کردیا سات پہاڑوں کو خدا
حشر تک جو کہ کریں وہ تسبیح

تب کلام اسکا سمجھتے تھے سب
تب کہا لا الٰہ الا اللہ
کھیل بازی میں نہ ہوتا مشغول
کھیل خاطر نہ کیا ہے پیدا
نام ہے جسکا ولآئل درباب
ایک دن کہنے لگے یوں عباسؓ
چاند آتا تھا بلاتے تھے جدھر
چاند آمنع مجھے کرتا تھا
قصد رونے کا کیا میں نے جب
جائیگی نیچے زمیں کے وہ سب
ایک قطرہ بھی گرے گر نیچے
قصد رونے کا نہ لایا میں اُوس
کہے عباسؓ سے اس طرح نبیؐ
خوب سنتا تھا سمجھتا تھا وہ راز
اور ارشاد کئے شاہِ جہاں
دستِ قدرت میں ہے جسکے مرِ آں
غیرِ عیسیٰؑ نہیں جانا ہے نبیؐ
وہ کہے ہاں تو کئے شہ ارشاد
سات اطباقِ سما میں پیدا
انکی تسبیح کا سب اجرِ صحیح
بھیجیگا صدقے سے مجھ پر درود

ہوا نو ماہ کا جب پاک صفات
اور الحمد سے کھولا ہے زباں
اور جو کھیلتے رہتے طفلاں
ہیں بہت ایسے عجائب مسطور
اس سے لایا ہے معارج میں مگر
آپکے جو ہیں نبوت کے نشاں
شاہِ عالم نے کہا تب اے عم
نزد گہوارہ وہ کرتا تھا سجود
ماہ بولا کہ ترے اشک سے گر
دوسرے بار میں رونا چاہا
اور کوئی سبزی بھی تا روزِ شمار
کہے عباسؓ تعجب کے ساتھ
ہے قسم حق کی بلاشک اے عم
عرش کے پاس جو کرتے تھے سجود
کیا کہوں اس سے عجب تر اے عم
کہ وہ پیدا جو کیا ہے داوار
دو سمر اتنے سر ابرا درزادہ
کہ ہیں پیدا جو ہوا میری شب
اُن پہاڑوں پہ ملک ہیں اتنے
دیوے اُس بندۂ مومن کو رب
رحمتِ حق کا وہ پاوے مقصود

تب فصاحت سے لگا کرنے بات
کہتا بسم اللہ بھی ہر کام پہ جاں
اُنسے لیتا تھا کنارہ ہر آں
پائے جو شہ سے رضاعت میں ظہور
ذمہ صحت کا ہے بس ڈراوی پر
اُنسے ہے ایک نشاں یہ بھی عیاں
ہم دو نو کرتے تھے باتیں باہم
اسکی آواز میں سنتا تھا زود
گرے یک قطرہ زمیں کے اوپر
چاند تب مہر سے یوں کہنے لگا
اس زمیں سے نہ اُگیگی زنہار
آپکو کیوں ہوئی معلوم یہ بات
لوحِ محفوظ پہ اس وقت قلم
مہر وسہ حق کو وہ سنتا تھا زود
کہے فرمائے اے بحرِ کرم
انبیا یک لکھ چوبیس ہزار
یعنے میں جانا ہوں از فضلِ الٰہ
جانے بیشک و ریب اس ہی شب
غیرِ حق جانے نہ کوئی ہیں کتنے
کہ مجھے یاد کریگا وہ جب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ فِی الْاَوَّلِیْنَ وَ الْاٰخِرِیْنَ وَ فِی الْمَلَاِ الْاَعْلٰی اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ

حضرت سیدِ انام کا احوالِ فطام یعنی دودھ چھڑائی کا بیان

اب میں لکھتا ہوں کچھ احوالِ فطام
چار سالہ سا وہ آتا تھا نظر

جو عجائب کہ میں دیکھی اس سے
ہیں وہ برکات کو رکھ پیشِ نظر

مصلحت جانی نہیں میں تو سواس
الغرض اس سے میں رخصت لیکر

کیا کہوں حالِ ترقی اپنی
چارویں سال فرشتے آکر

وہ سدا دشت کو اپنے گھر سے
ایسے میں آئے پرندے دو وہاں

کوہ پر ایک لجائے ہر دو
چاک پھر اسکو کئے واہر دو

کہ یہ خون حصۂ شیطانی ہے جاں
بس ملک ایک وہ دوسرے سے کہا

آبِ ژالہ سے بھی دل کو دھوئے
پھر کہا ایک نے دوسرے سے تب

شکمِ اطہر کو جو وہ چیرے تھے
سینۂ پاک سے حضرت کے عیاں

اور وہاں سینہ بھی چیرے جو بہم
جسکو سنتے ہی وہ چھوٹی ہے ہوش

دیکھ رقت سی بہت رونے لگی
میں قدم پر ترے قرباں ہوئی

سنکے یہ قصہ وہ حیران ہوئی
یعنے وہ دودھ چھڑائی اے ہمام

دودھ اس عمر میں چھڑوا دیکر
اور برکات مرے گھر میں ہوئے

تھی جدائی سے جو اسکے مضطر
چند روز اور رہے میرے پاس

لائی اس شاہ کو پھر اپنے گھر
کر دیا ہم کو غنی ربِّ غنی

شق کئے شاہ کا صدرِ انور
جایا کرتے تھے چرانے بکرے

شکلِ کرگس سے ملک تھے وہ جاں
اور سرور کو لٹائے ہر دو

اسمیں تھا خون سیہ بستہ جو
رہے ہر دل میں وہ انساں کے نہاں

کہ تو اب برف کا پانی لے آ
پھر فرشتے وہ سکینہ لائے

اس دلِ پاک کو تو سی دے اب
کر دئے جلد برابر بھی اسے

نظر آتا تھا وہ سیون کا نشاں
دودھ بھائیوں نے یہ دیکھا جسدم

ساتھ لے مرد کو دوڑی پر جوش
ہوش کو اپنے وہیں کھونے لگی

میں تصدق بدل و جان ہوئی
پس اٹھا لیکے وہ حضرت کو گئی

اور حلیمہؓ سے ہے سن یوں منقول
آمنہؓ پاس اُسے لائی ہیں

کی ہیں تفصیل سے سب انکا بیاں
کی ہوں تب ایک بہانہ ایسا

عرض اس طرح سے جب میں نے کی
پھر عجائب و غرائب بسیار

نقل ہے عمرِ نبیؐ سے خوشحال
یعنے بچے جو حلیمہؓ کے تھے

شاہِ دیں انکے ہی ہمرہ بیرون
ایک دوسرے سے وہ پوچھا میاں

بیچوںبیچ سے شکم مبارک چیرے
پس نکال اسکو تبھی پھینک دئے

آپکے دل سے نکالا ہم نے
لایا ہے برف کا پانی وہ بھی

تھا وہ مانندِ سفوفِ اطہر
سیکے پھر مہرِ نبوت سے ہی

خادمِ خاص انسؓ بن مالک
الغرض جب وہ فرشتے آکر

روتے اور دوڑتے آئے مضطر
دیکھی حیراں ہیں کھڑے شاہِ ہدیٰ

اے مرے لختِ جگر میں صدقے
حال سے اپنے مجھے دیجو خبر

اور حفاظت میں لگی سب اوقات
ہوئی دو سال کی جب عمرِ رسولؐ

اُس سے انعام بہت پائی ہیں
آمنہؓ سنکے ہوئی بس شاداں

کہ ہے مکہ کی بڑی گرم ہوا
آمنہؓ پاس وہ مقبول ہوئی

نظر آتے تھے ہمیں لیل و نہار
فضل سے حق کے ہیں گذرے سہ سال

دودھ بھائی و بہن حضرت کے
ہوئے جنگل کی طرف جلوہ فروز

کیلئے ہی شخص ہے وہ بولا ہاں
دل نکالے ہیں وہیں سینے سے

اور یوں عرض پیمبر سے کئے
تا نہ وسواس کو جا ہو اُسکے

دھوئے اس پانی سے وہ شکم نبیؐ
چھڑکے ہیں اسکو نبیؐ کے دل پر

مہر اُس پر وہیں دوسرے نے کی
سبکو دیتا تھا خبر وہ سالک

لیکے حضرتؐ کو گئے کوہ اُپر
اور دئے بی بی حلیمہؓ کو خبر

رنگ بھی آپکا ہے سبز ہوا
اے مرے نورِ بصر میں صدقے

ماجرا سارا کہے ہیں سرور
مثلِ سایہ کے رہی شاہ کے ساتھ

چار بار عمر میں آنحضرت کے / شق کئے صدر فرشتے آکے
آگے آئیگا وہ ہر سر کا بیاں / ایک حکمت تھی ہر یکبار میں جاں

بار اوّل میں جو حکمت تھی خفی / یونہی تفسیر عزیزی میں لکھی
یعنے عمر میں سمجھ اطفال کے سب / بالیقیں چار برس کی ہوں جب

دلمیں ہوتا ہی تب انکے پیدا / کھیل بازی کا ہی بس شوق بڑا
اسلئے دھوئے مبارک دل کو / کھیل کی تاکہ نہ رغبت ہو کبھو

بس اسی واسطے وہ شاہِ کبار / طفلگی میں بھی نہ کھیلے زنہار
الغرض ایسے عجائب حالات / جبکہ دیکھی ہے حلیمہ دن رات

خوف تب دل میں بہت کچھ لائی / شہ کو لے جلد یہ مکہ آئی
آمنہ پاس ہوئی ہے حاضر / شہ کا احوال سبھی کی ظاہر

دے خاتون اُسے مال وفور / لے حلیمہ وہ گئی ہے مسرور

گلدستہ

نقل ہے بعدِ نبوّت یک بار / آکے مکے کو حلیمہ ناچار
فقر و فاقے کی شکایت اپنے / کی ہے اظہار جب آنحضرت سے

تب دے اسکو خدیجہ نے کرم / یک شتر نقد بھی چالیس درم
اور یہ ایمان حلیمہ کے میاں / مختلف آئے روایات ہیں جاں

اسکو اور مرد کو اسکے اے یار / کیا اصحاب سے بعضوں نے شمار
اور عبداللہ حلیمہ کا پسر / جو تھا ہمشیر نبی کا اشہر

وہ نہ پایا ہے زمانِ بعثت / کرچکا قبلِ نبوّت رحلت
اور اس شہ کی رضاعی خواہر / نام شیما ہے جسے اے ماہر

بہن تھی ایک حلیمہ کی جو / پائے ایمان سے شرف یہ ہر دو

دوسرا گل بیان میں پہنچا دینے حلیمہ کے اس سید الناس کو آپکے والدۂ ماجدہ کے پاس اور حضرت آمنہ کی رحلت اور عبدالمطلب کی کفالت اور عبدالمطلب کی رحلت اور ابوطالب کی کفالت بموجب وصیت عبدالمطلب کے

جب غرض شہ کو حلیمہ دائی / آمنہ پاس ہو لا پہنچائی
شاہ کے والدِ ماجد کی کنیز / آمنہ پاس تھی یک باتمیز

اُمِ ایمن تھا سمجھ اُس کا نام / شہ کی خدمت وہی کرتی تھی مدام
یوں وہ کرتی ہے روایت اے یار / شہ کی خدمت میں تھی میں لیل و نہار

بھوک اور پیاس کا شکوہ زنہار / نہیں کرتے تھے کبھی وہ سالار
صبح کو پیتے تھے زمزم وہ مدام / اسپہ کرتے تھے قناعت تا شام

دیتے ہم کھانے کی جس دم رغبت / بولتے مجھکو نہیں ہے حاجت
آمنہ شاہ کو لے چھٹویں سال / جب گئیں سوئے مدینہ خوشحال

یک مہینہ تھے مدینے میں ہم / تیرنا سیکھے وہیں وہ اکرم
بعد مکے کے طرف جبکہ پھرے / اور آ منزلِ ابوا پہنچے

آہ بیمار ہوئی ہے خاتون / شاہ بیٹھا تھا سرہانے محزون
یک بیک اسکو ہوئی بیہوشی / بعد پھر ہوش میں آکر دیکھی

کہ وہ بیٹھا ہے سرہانے غمگیں / دیکھکر اسکو لگی رونے وہیں
پس کئی بیت پڑھی وہ پُر غم / مشعرِ بعثتِ سالارِ اُمم

حق کی توحید سے تھی وہ مشحون / بت پرستی کی بدی سے مقرون
خوبیٔ دینِ براہیم خلیل / تھی وہ بیتوں میں صریحاً بتفصیل

پس وہ خاتون کی تقریر جلیل / اسکے ایمان پہ ہے بے شبہ دلیل
اور والد بھی نبی کا یونہی / سارے جدات اور اجداد اُنہی

تھے مسلمان موحد اس شہر
مجتہد شرع کے علمائے فحول
ابن شاہین و سیوطی اے میر
وہ بہت لائے دلائل مقبول
لائے ہیں اس میں احادیث صحیح
اندریں باب رسالہ میں ایک

وفات حضرت آمنہ

الغرض حضرت خاتون بہشت
یوں تھا مذکور اُن ابیات اندر
اُم ایمن جو تھی ہمراہ رکاب
اسکو جب عبد مطلب دیکھا

ساتواں سال

شاہ جب سات برس کا ہے ہوا
بو قبیس ایک جو ہے کوہ بڑا
جس سے سرورِ عالم کے خدا

آٹھواں سال

شاہ کو اپنے بٹھا سینے پر
عمر ہے میری صد و بیس برس
اب میں جیتا ہوں کہ جانوں تقلیل
آپ حق دیوے تجھے عمرِ طویل
یوں کہا عبد مطلب در حال

وفات عبدالمطلب

یونہی سب شہ کے چچایاں چار
باب میں سرورِ دیں کے اے یار
ابو طالب سے کہا بس وہ ملول
بس پکڑ ہاتھ نبی کا ہیہات
دے سر دردیہ نبی کے بوسے

تھے وہ سب دینِ براہیم اوپر
اور حفاظِ احادیث رسول
قرطبی ابن حجر شیخ کبیر
کہ مسلماں تھے سب آبائے رسول
رد کئے قولِ مخالف کو صریح
لکھا تنویرِ عقول اسکو دیکھ
کی ہے ابوا میں انہی روز وفات
کہ موئی والدۂ پیغمبر
دیتی تھی شہ کو تسلی دریاب
لگا رونے کو گلے اپنے لگا
شہرِ مکے میں بڑا قحط پڑا
اُسپہ تب عبد مطلب نے چڑھا
تب ہی برسات بہت برسایا
آہ رویا ہے بہت ہو مضطر
دلمیں کچھ میرے نہ باقی ہے ہوش
کون ہو اسکا مرے بعد کفیل
دیکھے تا شاہ کی تو شانِ جلیل
گرچہ ہے تجھکو بہت مال و منال
کہ ہمیں اسکی کفالت دیجے
لطف سے کرکے وصیت بسیار
کہ وصایا کو مرے کر تو قبول
ابو طالب کے دیا ہاتھ میں ہاتھ
ذائقہ اسکے لیا خوشبو سے

گرچہ ہیں مختلف اس میں اقوال
حق دیا جنکو مدارج عالی
شیخ حفاظ محدث سبکی
مستقل اسمیں رسائل مبسوط
اور مواہب و معارج میں بھی
کہ دلائل جو ہیں اس مطلب کے
کہتے ہیں آہ بہت سے جنات
تھا بہت سرورِ عالم دلگیر
بس حفاظت سے بمکہ لائی
اُسپہ الطاف بہت دھرتا تھا
لوگ سب عبد مطلب سے کہے
شاہ کو اپنے بٹھا کندھے پر
جب ہوا آٹھ برس کا وہ حبیب
خویش و اولاد ہوئے جمع تمام
شوق دلمیں تھا یہی شام و سحر
بولہب پسرِ کلاں اسکا تب
کیجئے اب اِسے میرے تحویل
سخت بے رحم ہے پر تیرا دل
ابو طالب کے سوا وہ دانا
اُسکو ہے شہ کی کفالت بخشا
وہ کہا ہاں کہ قبول اے پدر
اور لگا کہنے کو ہو کر شاداں
شہ کی ہی مدح تھی جاری بزباں

پر صحیح قول یہی ہے بے قال
اولاً قدوۂ دیں غزالی
اور سوا انکے بہت علما بھی
بھی لکھے ہیں وہ مطول مضبوط
اور مدارج میں بھی لائے یونہی
تجھپہ بے شبہ وہ ظاہر ہووے
اُس کے نوحہ میں تھے تب ابیات
کہ ہوا آہ یتیم اور اسیر
اُسکے جد پاس اُسے پہنچائی
اُسکی دلجوئی بہت کرتا تھا
کہ دعا مینہ کے خاطر کیجے
حق سے مانگی ہے دعا وہ بہتر
ہوئی موت عبد مطلب کی قریب
یوں لگا درد سے کرنے وہ کلام
کہ میں کچھ دیکھوں عروجِ سرور
یوں کیا عرض کہ اے میرِ عرب
تا دل و جاں سے رہوں اسکا کفیل
کیوں یتیموں کا تو ہووے کافل
نہ کسی کو ہے مناسب جانا
مایۂ گنجِ سعادت بخشا
ہے گواہ خالقِ یکتا اے میر
کہ ہے اب موت مری پر آساں
دارِ دنیا سے سدھارا وہ جاں

اُمِ ایمن کہی سرور گریاں　　پیچھے تھا اُسکے جنازے کے رواں
پس چچا شہ کا سگا بوطالب　　دل دیا اُس سے لگا بوطالب
دیکھتا تھا وہ عجائب ہر روز　　خرقِ عادات نبیؐ سے فیروز
ابن حبان بھی حاکم اسے سیر　　یوں روایت یہ دیتے ہیں خبر
شاہ فرمائے مثال اُنکی کہیں　　خوب رو میں کسے دیکھا ہی نہیں
یعنی یک اُنمیں سے ملک تھا جبرئیل　　اور تھا دوسرا مَلک میکائیل
بعد ازاں چیرے ہیں وہ میرا شکم　　خون نکلا نہ ہوا کچھ بھی الم
ایک دوسرے سے کہا دل کو چیر　　دور کر غلّ و حسد کو اے خبیر
چیر کر دل کو مرے پس وہ ملک　　جوں وہ بولا تھا کیا بیشک
پس پکڑ میرا انگوٹھا وہ کہے　　جا تو اب فرح و سلامت سے رہے
حکمت اس شرحِ صدر کی اے پیر　　یوں ہے تفسیرِ عزیزی اندر
اقتضا کی ہے خدا کی حکمت　　کہ جو ہے زنگِ غضب اور شہوت

بارہویں سال کا احوال

قافلے ساتھ تجارت کیلئے　　عازمِ شام ہوا مکے سے
اُسمیں رہتا تھا بحیرا راہب　　جو کہ مدت سے تھا شہ کا طالب
کہ سفر آوے یہاں تک یکبار　　پس اسی واسطے وہ نیک اطوار
دیکھا جب قافلۂ بوطالب　　جلد آ شہ سے ملا وہ راہب
ہوویگی ختم نبوت اس پر　　سب رسولوں کا یہی ہے سرور
اور کہا شاہدی دیتا ہوں بحق　　کہ ہے تو حق کا رسولِ برحق
اس پیمبر کی نبوت بیشک　　پھیلے گی شرق سے لے غرب تلک
پس کیا شہ کے چچا سے اظہار　　شام تک اسکو نہ لیجا زنہار
جو میں جانا ہوں وہ جانینگے اگر　　چاہینگے اسکی ہلاکت یکسر
پھر بحیرا سے وہ لیکر رخصت　　کیا مکے کو وہیں سے رجعت

دفن حجوں میں کئے اسکو لجا　　مقبرہ تب وہی مکے کا تھا
دل سے اس شہ کو بہت چہیتا تھا　　خدمت اسکی وہ بجا لاتا تھا
جب پیمبر کو ہوئے گیارہ سال　　شقِ صدر اسکو ہوا خوش منوال
شاہ یکروز تھے جنگل میں کہیں　　آئے اس جائے پہ دو مردِ حسیں
عطر سے انہیں تھی زائد خوشبو باس　　تھا بہت پاک و نفیس اُن کا لباس
مجھکو وہ دونوں لٹائے ایسا　　کہ نہ ہرگز مجھے معلوم ہوا
طشتِ زریں میں تھا یک لاتا آب　　دوسرا دھوتا تھا ساماں شتاب
خونِ بستہ کو تو کر دل سے دور　　مہر و شفقت سے بھی کر اُسکو پُر
خشک تھا ایک سفوف اُنکے پاس　　دل پہ چھڑکے مرے وہ پاک اساس
شہ کہئے تب سے ہی شفقت اکثر　　خلق پر پاتا ہوں دل کے اندر
کہ جب ایام بلوغیت کے　　شاہِ کونین کے نزدیک ہوے
جو جوانی کے لوازم ہیں وے　　تا کہ ہو دور نبیؐ کے دل سے
بارہویں سال میں اے نیک صفات　　شاہ کو لیکے ابو طالب سات
کوفہ اور بصرہ کے درمیاں یکجا　　صومعہ ایک تھا مشہور بڑا
وہ کتابوں میں تھا دیکھا اکثر　　دورِ آخر کا جو ہے پیغمبر
ہو کے اس شاہ کا مشتاقِ لقا　　آکے اس صومعہ میں رہتا تھا
کرنے آثار یہ سرور کے نظر　　بولا یہ ہو دیگا سچ پیغمبر
اور جب مہرِ نبوت دیکھا　　اُسپہ رو رو کے بہت بوسے دیا
پس یہ اقدامِ شریفِ سرور　　بوسے دے کہنے لگا ہو نوشتر
اور اس سرورِ عالم کا دیں　　ہو دیگا ناسخِ ادیان یقیں
کیونکہ سب قومِ یہودِ مردود　　دشمنِ سخت ہیں اسکے بیسود
ابو طالب نے یہ سن خوف کیا　　مال بصرے ہی میں اپنا بیچا
چودہویں سال میں اے اہلِ ادب　　حربِ فجار ہوا تھا بہ عرب

جاہلیت میں ہوا تھا وہ جدال
ہے معارج میں مفصل یہ حال

طول ہے وہ نہ ضرور اس کی رقم
اسلئے میں نہ لکھا ہوں اے فہیم

ہفدہ سالہ ہوئے وہ جبکہ بخیر
تب چچا اس شہ عالم کا زبیر

جب تجارت کو یمن کی نکلا
سرور دیں کو بھی ہمراہ لیا

یمن و برکت سے نبی کے کرتار
منفعت اسکو دیا ہے بسیار

اس سفر میں بھی کرامات و فتوح
پائے ہیں سرور عالم نے ظہور

ہوئے انیس برس کے وہ جب
عازم شام ہوئے شاہ عرب

پر مواہب میں کہا ہے یہ سفر
بیسویں سال کئے ہیں سرور

تھا ابوبکر بھی شہ کے ہمراہ
عمر تب اسکی تھی ہجدہ سالہ

بیر کے جھاڑ کے نیچے یک جا
رہ میں تشریف رکھے شاہ ہدیٰ

ایک راہب جو وہاں رہتا تھا
وہ ابوبکر سے مل کر پوچھا

بولے کون محمد ہے وہ
کہا بوبکر محمد ہے وہ

کہا راہب نے قسم کھا حق پر
کہ وہ اس عصر کا ہے پیغمبر

کیونکہ پہنچی ہے خبر مجھکو صحیح
کہ یقیں کوئی بشر بعد مسیح

نیچے اس جھاڑ کے نا بیٹھے گا
اے ابوبکر پیمبر کے سوا

بس یہ سنتے ہی وہ صدیق رفیق
شاہ دیں کی کیا دل میں تصدیق

تھا وہی صدق ترقی میں سدا
تا وہ ایمان کی دولت پایا

اور اسی سال میں اس سرور کو
نظر آتے تھے فرشتے خوش رو

اور رسالت سے نبی کی اکثر
وہ ملک دیتے تھے آ کے انہیں خبر

تیسرا گل سفر کرنا سرور انام علیہ الصلوٰۃ والسلام کا طرف شام کے اور ملاقات کرنا ایک راہب کا اور ایمان لانا اس کا حضرت پر اور تزویج آنحضرت صلعم کی ام المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے

شاہ پچیس برس کے جو ہوئے
تب خدیجہ سے نکاح اپنا کئے

مختصر قصہ وہ سن لکھتا ہوں
کہ تھی مکہ میں خدیجہ خاتوں

ذی نسب پاک حسب خوب خصال
صاحب مال و جمال و اجلال

کوئی تونگر نہ تھا اس کا ہمسر
ملکہ تھی وہ عرب کی اشہر

قافلے اپنی تجارت کے مدام
بھیجتی تھی وہ بہت جانب شام

مرد بی بی کا کیا تھا رحلت
کرتی تھی خفگی بہت وہ طاعت

آسمانی تھی کتب سے آگاہ
پڑھتی تورات کو تھی شام و پگاہ

اور انجیل مقدس بھی تمام
خوب جانی تھی پڑھتی تھی مدام

خواب میں دیکھی تھی اپنے چندر
آیا تھا اسکے اتر گود اندر

گھر ہوا نور سے اسکے معمور
پس کیا ساری جہاں کو پر نور

ایک راہب یہ کہا تھا تعبیر
جو ہو پیغمبر این عصر اخیر

وہ تجھے عقد میں اپنے لاوے
پہلے دیں اس کا ترے گھر آوے

سارے عالم میں کرے بعد ظہور
سن یہ تعبیر ہوئی وہ مسرور

اور تھی مشتاق دل و جان سے سدا
تا اس امید کو بر لاوے خدا

جبکہ تھا شاہ کو پچیسواں سال
وہ لگی سننے بہت اسکے کمال

جو علامات رسالت اکثر
ذات اقدس میں تھے شہ کے اشہر

یعنے تن کا نہیں پڑتا سایہ
جسم ہے نور کا ہی سرمایہ

اور اس شہ کے مبارک تن پر
نہ ہے مکھی کا مچھر کا گذر

ابر اس شہ کے مبارک سر پہ
دھوپ کے وقت ہی سایہ گستر

اور سدا بول و براز شہ دیں
غیب ہوتا نظر آتا نہ کہیں

جب اوصاف وہ سننے کو لگیں　پھول تسکین کے چننے کو لگیں
اندنوں لکھتے ہیں یوں اہلِ سیر　بہت افلاس تھا بوطالب پر
اندنوں ہی میں خدیجہؓ ایکبار　چاہتی تھی ایک امینِ ذی شاں
تھی بہت شہ میں امانتداری　تھی سزاوار انہیں سرداری
جب خدیجہؓ نے سنی یہ حالات　اور بھی آپ کے پاکیزہ صفات
نفع میں حصہ وہ اپنا لیوے　اور مجھکو بھی جو چاہے دیوے
کیونکہ اجداد جو تھے اسکے تمام　ہوتے آئے ہیں رئیسانِ کرام
دیکھ سرور نے چچا کا افلاس　چاہا کرنا یہ سفر بے وسواس
عزم بالجزم یہ دیکھ آخرِ کار　ابوطالب بھی قبولا ناچار
کرکے آراستہ وہ اپنا مکاں　فرش یک عمدہ بھی بچھوائیں وہاں
اور مسند پہ انہیں بٹھلا کر　لگی تورات میں کرنے کو نظر
قافلے کی دے حکومت فی الحال　بھیجی ہے شام کو وہ نیک خصال
دی ہے دونوں کو وہ کر تابعدار　تا رہیں شاہ کے فرماں بردار
اور کی حکم کہ کر شہ کو سوار　میسرہ لیکے چلے ہاتھ مہار
الغرض مکے سے جب شاہِ انام　رونق افروز ہوئے جانبِ شام
صومعے پاس ہی اسکے جاکر　قافلہ جبکہ ہے اترا یکسر
دیکھ یہ دونوں کے راہب آیا　کر سلام آپ کو یوں عرض کیا
مجھکو عیسیٰؑ ہی دیا تھا یہ خبر　کہ محمدؐ ہے رسلؑ کا سرور
سو کبھی یک جھاڑ تلے بیٹھیگا　جھاڑ اس وقت ہرا ہو دیگا
یہاں یک آوے گروہِ تجار　انکا بلشبہ وہ رہیگا سردار
اور تب کیجو ضیافت اسکی　اور بجا لائیے خدمت اسکی
وہ جنازے کے پڑھے تیرے نماز　کفن اور دفن بھی دیویگا نواز
شہ نے کی عرض قبول اسکی جب　قافلے کو وہ کیا مہماں سب
کہ جو ہے خواب کی اپنے تعبیر　سو ظہور اسکا ہے اب بے تاخیر
فکرِ تزویج میں سرور کے مدام　تھا شب و روز بہت بے آرام
تا اسے ساری حکومت دیکے　قافلہ شام کو اپنا بھیجے
آپکو ملکِ عرب بیچ یقیں　کہتے تھے آگے نبوت کے امیں
پاس اس شہ کے یہ بھیجی پیغام　کارواں ساتھ لیجاوے تا شام
ابوطالب کو سنائے شہِ دیں　سن یہ پیغام ہوا وہ غمگیں
کیوں کرے شاہ کو پس تابعِ غیر　جسکے تابع ہیں دو عالم بالخیر
تا وہ افلاس چچا سے ہو دور　تھا یہی سرورِ دیں کو منظور
جب خدیجہؓ نے سنی ہے یہ خبر　شہ کو بلوائیں بہت ہو خوش تر
لائے تشریف وہ جب با اجلال　با ادب آئی ہیں خود استقبال
جو کہ تھی ختمِ نبوت کی نشاں　پائی وہ شاہ میں بے ریب و گماں
میسرہ ایک غلام اسکا جو تھا　بھی خزیمہ تھا سگا یک اسکا (قرابتدار)
دیکے یک عمدہ لباس انکے پاس　کبھی پہنائیو شہ کو یہ لباس
خرقِ عادات جو دیکھیں رہ میں　وہ بیاں آکے سب بیبی سے کریں
راہب یک راہ میں تھا اہلِ کمال　سن زیادہ اسکی تھی از ششصد سال
سو کبھی یک جھاڑ تلے بیٹھے نبیؐ　جھاڑ سرسبز ہوا ہے وہ تبھی
آپ ہو ختمِ رسل عالی شاں　منتظر آپکا ہی تھا میں یہاں
گذرے چھ سو سے زیادہ کئی سال　آوے کیا رہ یہاں وہ خوشحال
ابر کا سایہ ہو سر پر اس کے　سایہ اسکا نہ زمیں پر بھی پڑے
ذات میں جسکے ہو یاد یہ نشاں　جلد لا اسپہ تو دل سے ایماں
تو پڑھے کلمہ شہادت جس آں　کرے پرواز ترے جسم سے جاں
خدمتِ عالی میں تو اسکے سلام　پہنچا جانب سے مرے بااکرام
جبکہ فارغ ہوئے کھانے سے تمام　روبرو شاہ کے آکر وہ ہمام

صدق سے کلمہ شہادت کا کہا
قافلہ شام کو پس جب وہ گیا
نفع اسکا بھی زیادہ دو چند
قصر پر اپنے خدیجہؓ خورسند
دو ملک اُڑتے ہوئے آتے تھے
الغرض آن کے بی بی کے حضور
دستِ پاک اپنا رکھے اُنپہ نبیؐ
قصہ راہب کا بھی بولے یکسر
چاہی تزویج میں شہؐ کی آؤں
مال و زر رکھتی تھی اور جود و کرم
کئی اُمرا و سلاطین ذی نام
دیکھی جب شہؐ میں نبوت کے نشاں
میں کہی نزدِ نبیؐ جاؤں ابھی
ابوطالب اُدھر اس شہؐ کا چچا
ہوگئے تزویجِ خدیجہؓ کے ولی
تین جامے تھے نفیس اے ہشیار
تھا دیا آپ کی تزویج لئے
اور خدیجہؓ بھی روانہ کی تب
قیمتی تھاں بہت اے دمساز
شاہؐ تشریف یہاں جب لائے
رونق افروز ہوے جب سالارؐ
مہر خاتون کا با صد اجلال
اور خدیجہؓ بھی تکلف سے تمام

مرغِ جاں جسم سے پرواز کیا
یمن سے شہؐ کے بہت نفع ملا
پائے مکہ میں ہوئے سب خورسند
بیٹھی تھی ساتھ لیے عورات کو چند
سایہ سرورؐ کے اوپر ڈالے ہوے
میسرہ اور خزیمہ مسرور
جلد اُٹھ چلنے لگے راہ بھی
سُن وہ خاتون ہوئی بس مضطر
میں ہی اوّل یہ سعادت پاؤں
عقل و علم و ادب و نیک شیم
کئے تزویج کا اُس کے پیغام
آپ سے چاہی نکاح اے ذیشاں
اسکو اسباب پہ لے آؤں ابھی
ہوا داعیٔ نکاح والا
شہؐ کو بلوائے ہیں با عیشِ دلی
مول ہر اک کا تھا پانصد دینار
شاہؐ پہنے وہ لباس اُس سے لے
بادشاہانہ لباس ایک عجب
کردی حضرتؐ کیلئے پا انداز
وارئیے اسکو قدم پر اُن کے
کئے خدام وہ طبقوں کو نثار
چار سو زر کے ہیں باندھے مثقال
اہلِ مکہ کو ہے کی دعوتِ عام

پڑھ جنازے کی نماز اسکو وہیں
پس مع الخیر یہ مکہ آئے
ہے روایت کہ شتر پہ ہو سوار
شاہِ عالمؐ پہ پڑی اسکی نظر
دیکھ خاتون یہ ہوئی بہر دلشاد
بولے دو اونٹ بہت سست ہوے
اور کرامات جو اس سرورؐ سے
اور کی جزم و یقیں دل اندر
نقل کرتی ہے نفیسہ یہ مبیں
اور تھا اسکو بڑا حسن و جمال
پر وہ خاتون نہ قبولی حاشا
عزمِ دل ہے یہ مرے تب بولی وہ
پس وہیں شاہؐ کی خدمت میں گئی
اور خاتون کا چچا جو تھا عمر
تب ابوبکرؓ گیا ہے حاضر
الف دینار بھی لایا خوشحال
مال بوبکرؓ کا ہی وہ سب تھا
بادشاہانہ لوازم سے بھی
اور جواہر سے طبق بھر کے گئے
غرض اس عزت و شوکت کیساتھ
خطبۂ عقد پڑھا عمِ رسولؐ
سب قبائل کے رئیس و اُمرا
مال خیرات کی اس روز زیاد

دے کفن دفن کئے سیدِ دیں
جنس کچھ شام سے بھی تھے لائے
واردِ مکہ ہوئے جب سالارؐ
سایۂ ابر سے دیکھی سر پر
معتقد شہؐ کی ہوئی اور زیاد
راہ میں یک جگہ بیٹھ گئے
دیکھے تھے رہ میں گئے جا سب وہ
اِس زماں کا ہے یہی پیغمبرؐ
کہ خدیجہؓ تھی نجیب الطرفین
زن نہ تھی عصر میں کوئی اسکی مثال
دل نہ تھا بیاہ پہ ہرگز اُس کا
مجھ سے یہ رازِ نہاں کھولی وہ
اور ترغیبِ نکاح اسکو دی
ابنِ عم ورقہ بھی نوفل کا پسر
واسطے شہؐ کے لباسِ فاخر
بولا یہ عبدِ مطلب کا ہے مال
دفعِ مدت کیلئے یوں وہ کہا
گھر کو آراستہ وہ کروائی
بولی ہاں اپنی کنیزوں کو جو تھے
خویش اور یاروں کو لے اپنے ساتھ
بعد ورقہ بھی پڑھا ہے مقبول
تہنیت ہر دو طرف لائے بجا
سارے مردوں کو بھی کی ہے آزاد

اور وہ مال و متاع اپنا سب
نذر حضرتؐ کے ہی کر دی بہ طرب
تا نہو شاہ پہ اپنا احساں
آپ ممنون ہے سر و عیاں
پر تھا کب مال سے اس شاہ کو کام
دو جہاں جس کے دل و جاں سے غلام
ذات میں جسکی تھی استغنائی
مالِ دنیا سے تھی بے پروائی
اور جب عمرِ شہِ عالم کی
تیس پر پانچ (۳۵) برس کی ہے ہوی
تب نئے سر سے عرب بے تاخیر
کعبۃ اللہ کی کئے ہیں تعمیر
کام میں اسکے تھے حضرتؐ بھی دخیل
مثلِ جد اپنے براہیمؑ خلیل
حجرِ اسود کے لگانے کو اٹھا
کعبۃ اللہ کی دیوار میں لا
سب قبائل میں عرب کے ور حال
تب بہت آیا خلاف اور جدال
تا کہ آپس میں انہوں کے بسیار
پہنچی ہے نوبتِ جنگ و پیکار
ہر قبیلے کا یہی تھا دعویٰ
سنگ دیوار میں ہم دیویں لگا
متفق ایسے ہوئے سب باہم
کہ محمدؐ ہوں ہمارے میں حکم
جو کرے حکم کریں سب وہ قبول
بس کئے حکم یہ ان سے رسولؐ
کہ بڑی ایک بچھا دیں چادر
اور رکھیں اسمیں مبارک وہ حجر
شخص ہر ایک قبیلے سے یک
آکے چادر کو وہ پکڑے بیشک
پاس دیوار کے وہ لائیں اٹھا
سب قبائل بھی وہ لائے گویا
کریں سب مل کے وکیل اپنا مجھے
میں ہی دیوار میں رکھدونگا اسے
حکم حضرتؐ کا کئے سب وہ قبول
سنگ میں آپ لگائے ہیں رسولؐ
غایتِ عقل پہ شہؐ کی بے قیل
علما بولے یہ قصہ ہے دلیل
عمرِ پچیس (۲۵) برس سے اے عفیف
سال چالیس (۴۰) تلک عمرِ شریف
غیب کی سنتے تھے آواز نبیؐ
پر نہ آتا تھا نظر شخص کوئی
تیس پر تین سے لے تا چالیس
شاہؐ کو دکھتے تھے انوار نفیس
گیارہویں سال سے تھا تا تینتیس (۳۳)
ساتھ اس شاہؐ کے جبریلؑ انیس
اور ز تینتیس (۳۳) چہل (۴۰) تک بنقیل
تھا رفیق آپکا بس اسرافیلؑ
کہا حضرتؐ نے کہ خلاقِ صمد
کی مری چار وزیروں سے مدد
آسماں کے دو وزیران جلیل
ایک جبریلؑ دگر اسرافیلؑ
دو وزیرانِ زمیں نیک سیر
ایک ابوبکرؓ عمرؓ ہے دیگر
چھٹے مہینے ز نبوت آگئے
خواب ہوتے تھے نبیؐ کو سچے
دیکھتے خواب میں یعنے جیسا
پاتے بیداری میں اسکو ویسا

زمانِ نبوت کے قریب حضرتؐ کی خلوت اور عبادت کا بیان

جب نبوت کے مبارک ایام
ہوئے نزدیک آں شاہِ انام
خلق سے خوش نہیں آتی صحبت
خلوتِ حق سے ہی پاتی انست
غار میں کوہِ حرا کے شہؐ دیں
جا کے تب ہونے لگے گوشہ نشیں
ذکر اور فکر میں رہتے شاغل
ذکرِ لب گاہ کبھو فکر بدل
تھے کبھی ذاکرِ سبحان اللہ
اور کبھی لا الٰہ الا اللہ
رہتی عزلت کبھی یک ماہ تمام
کم بھی کرتے تھے کبھی چند ایام
ہوئے پھر مکے میں رونق افروز
خانۂ پاک میں رہ یک دو روز
توشہ کچھ اور لے اپنے ہمراہ
پھر اسی غار کو جاتے تھے شاہؐ
اسی خلوت کے دنوں میں یکروز
تھے لبِ آب پہ جلوہ افروز
یکبیک ایسے میں اے اہلِ نیاز
یا محمدؐ سے ہوی ایک آواز
دیکھے سر اپنا اٹھا تب سرورؐ
کچھ بلندی میں نہ آیا ہے نظر
یونہی آواز دو بار اور ہوے
چوطرف جلد نظر کرنے لگے
تھی بہت شاہ کو تب حیرانی
شخص یک ایسے میں بس نورانی
تاج یک نور کا تھا سر پہ دھرا
سبز پوشاک بھی وہ پہنا تھا

مثل خورشید کے بشکل بشر
میں ہوں جبرئیل امیں اے سرور
یک روایت ہے کہ جبرئیل بھی
اور کیا عرض کہ پڑھ اے شہ دیں
صورت حرف نہیں ہے معلوم
کہ بہت شہ کو ہوئی ہے تکلیف
دابتے ہی اثر یک شہ بلے
عائشہ سے ہے روایت آئی
طشت زریں میں ز آب زمزم
دلکو پھر اسکے ہی جگہ میں رکھے
جیسے برتن میں کسی چیز کو رکھ
حکمت اس شق صدر کی یونہی
وحی کا بار اٹھانے کیلئے
ہے روایت کہ تھی روح امیں
شہ کو جبرئیل امیں بتلائے
پیر کا روز تھا وہ اے اکمل
الغرض تمام تلک شہ کو وہی
اور خدیجہ کو کہے اے باہوش
پوچھی بی بی نے کہ کیا ہے احوال
عرض کی بی بی نے تب اے سالار
جو ضعیفوں پہ ترحم سر آں
اور ایسے ہی صفات اقدس
بھی امید قوی مجھکو ہے اب

آگھرا جلد بہ پیش سرور
آپ اس عصر کے ہو پیغمبر
نامہ یک لا کے دکھا پیش نبی
شہ کہے اسکو کہ اے روح امیں
اور نہ نامے میں بھی ہے کچھ مرقوم
اور بہت غرق کیا جسم شریف
پانچوں آیت بھی فصاحت پڑھے
کہ خبر مجھکو پیمبر نے دی
دھوے ہیں دل کو مرے وہ اسلام
اور سینے کو مرے وصل کئے
منقلب کرتے ہیں اسکو بیشک
ہے یہ تفسیر عزیزی لکھی
تقیہ سرور دیں کا ہووے
مارا ہے اپنے قدم کو بہ زمیں
سورہ الحمد کا بھی سکھلائے
دوسری تھی ز ربیع الاول
شکل جبرئیل نظر آتی تھی
کہ اڑھا جلد مجھے بالاپوش
شاہ تفصیل سے بولے سب حال
خوف و اندیشہ نہ کیجے زنہار
اور خویشوں سے سلوک و احسان
ذات میں آپکی ظاہر ہیں سب
کہ کرے خیر ہی بس آپکا رب

تیسری بار شق صدر کا بیان

تاریخ بعثت

شہ نے تو کون ہے اسکو پوچھا
لایا پانچ آیت اقرا وہ وہیں
تھا وہ نامہ ز حریر جنت
لکھنے پڑھنے سے نہیں مجھکو خبر
شہ کو جبرئیل نے سینہ سے لگا
یونہی دابا وہ نبی کو سہ بار
نقل ہے شہ کو تھی اے ہوشیار
آکے جبرئیل بھی اور میکائیل
دل سے کچھ پھیر نکالے باہر
دست و پا میرے پکڑ کر بہ ادب
پس کئے مہر مری پشت اوپر
کہ نبوت کا گرامی منصب
قوت تازہ بھی پاوے سرور
چشمہ پانی کا ہوا ایک ظاہر
اور دو رکعت بھی پڑھائیں نماز
یک روایت ہے کہ تھی وہ سوم
اور لرزاں تھا بہت جسم شریف
پس لحاف یک اڑھائی وہ لا
اور کہا خوف ہے اب میرے تئیں
کیونکہ رحمت کی صفات اپنی خدا
اور مہمانوں کی مہمانی بھی
رحم جو خلق خدا پر لائے
اپنے ہمراہ وہ بس شاہ کو لی

عرض خدمت میں وہ اس طرح کیا
اور کیا عرض کہ پڑھ اے شہ دیں
در و یاقوت سے اسکی تھی بنت
میں تو امی ہوں پڑھوں پس کیونکر
زور و قوت سے تب ایسا دابا
پس کیا عرض کہ پڑھ اے سالار
شق ہوا صدر کا بھی تیسرے بار
شق کئے سینہ کو میرے بے قبیل
کچھ نہ پہچانا میں اسکو آخر
سر دو گردش میں دئے مجھکو تب
قلب میں جسکا میں پاتا ہوں اثر
جب دیا شہ کو خدا چاہا تب
تا گراں بار اٹھاوے سرور
غسل و استنجا و وضوئے طاہر
ہوکے جبرئیل امام اے دمساز
اور بعضوں نے لکھا تھی وہ دہم
گھر کو پس اپنے لے آئے تشریف
لرزہ پس جبکہ وہ موقوف ہوا
تا ہلاکت ہو یہ صدمے سے کہیں
ذات والا میں کیا ہے پیدا
اور تائید بھی محتاجوں کی
رحمت اسپر بھی خدا فرماوے
پاس ورقہ بن نوفل کے گئی

جو تھا بی بی کا چچیرا بھائی
علما میں تھی اسے یکتائی

خوب توراۃ سے انجیل سے بھی
آگہی اور خبر اسکو تھی

دینِ عیسیٰ پہ تھا وہ اہلِ کمال
اُس سے خاتوں نے کہی سب احوال

پوچھا حضرت سے بھی ورقہ نے تب
آپ تفصیل سے فرمائے وہ سب

وہ کہا حق کی قسم اے شہِ دیں
وہ جو آیا تھا ہے جبریل امیں

سب رسولوں پہ وہی آتا تھا
وحی مولیٰ سے وہی لاتا تھا

آپ مرسل ہو خدا کے تحقیق
میں دل و جاں سے کیا ہوں تصدیق

مشرکاں آپ کے ہونگے دشمن
پس اسی واسطے چھوڑ دگے وطن

کاش تب تک میں رہوں گر جیتا
آپکو نصرت و یاری دونگا

دست و پیشانی پہ بوسہ دیکے
رخصت اس شاہ کو دی ورقہ نے

نقل ہے تھوڑی ہی گزری مدت
کیا دنیا سے بھی ورقہ رحلت

علما اس کو گنے در اصحاب
اسکو دیکھے ہیں پیمبر درخواب

پہنکر سبز لباسِ جنت
تھا وہ جنت میں بہت با فرحت

گرچہ دعوت کا نہ پایا وہ زماں
پر وہ لایا ہے بلا شک ایماں

جلد ورقہ کی ہوئی جو رحلت
کہتے ہیں حق کی یہی تھی حکمت

کہ نہ لاوے کہیں کفار گماں
کہ وہ سکھلاتا ہے شہ کو قرآں

راہباں یونہی بہت اور احبار
شہ کی بعثت کا کئے ہیں اقرار

جو کہ اس فن میں کتابیں ہیں طویل
انمیں مذکور ہے انکی تفصیل

مختصر اب میں وہ لکھتا ہوں بیاں
لائے جو شہ پہ صحابہ ایماں

اُمّ المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا ایمان لانا

جب نبوت کی مبارک خلعت
شہ کو پہنایا خدا با عزت

گر خدیجہ نے ہی سب سے تقدیم
پائی ایمان کی اوّل تکریم

کیا شرف اسکو دیا ہے داور
کوئی نہ اس امر میں اسکا ہمسر

سابقہ سارے وہ سبّاق کی ہے
سیدہ انفس و آفاق کی ہے

کیا لکھوں اسکے مقاماتِ جلیل
کیا کہوں اُس کے کرامات جلیل

پہلی زوجہ ہے وہی اُس شہ کی
پہلی محبوبہ حبیب اللہ کی

مومنہ پہلی و پہلی ہے وہ
اور ہے پہلی صحابیہ وہ

جس سے پیدا ہوئی زہرا جمیل
بس یہی اُسکی فضیلت پہ دلیل

ایک دن شاہ سے جبریل ہمام
آکہا حق سے ہے خاتوں کو سلام

مرتبہ بی بی کا بس عند اللہ
ہووے کس درجہ میں سبحان اللہ

تا ابد اسپہ سلام و رضواں
حق تعالیٰ سے ہو ہر آن و زماں

امیر المومنین حضرت مرتضیٰ علی کرم اللہ وجہہ کا ایمان لانا

بعد خاتوں کے بلا شبہ علی
لائے ایمان بہ تصدیقِ دلی

شاہ مبعوث ہوئے پیر کے روز
لائے منگل کو وہ ایماں فیروز

ہے روایت کہ وہ تھے سنِ صغیر
ابو طالب کو علائق تھے کثیر

قحط مکے میں پڑا تھا یکبار
کہے عباسؓ کو یوں تب سالار

ابو طالب کو عیال و اطفال
ہیں بہت وہ نہیں رکھتے ہیں مال

قحط سالی ہے بڑی اے عم
چاہیے اُنکی مدد کرنا ہم

انکے ایک ایک پسر کو لیوے
خرج اطفال کا تا کم ہووے

حکم سرور کا قبولے عباسؓ
پس کہے جاکے ابو طالب پاس

ابو طالب نے کہا بے وسواس
کہ عقیلؓ ایک کو چھوڑ مجھ پاس

باقی چاہتے ہو جسے لیجواب
کیا عباسؓ نے جعفرؓ کو طلب

اور حضرتؐ نے علیؓ کو ہے لیا — تربیت کرنے لگے صبح و مسا
پس علیؓ شہ کے بجائے فرزند — تھے دل و جاں سے نہایت خورسند
دیکھے یک روز کہ پڑھتے ہیں نماز — مصطفیٰؐ اور خدیجہؓ بہ نیاز
پوچھے سرورؐ سے یہ کیا ہے فرما — کہا حضرتؐ نے ہے یہ دینِ خدا
اے علیؓ تجھکو بھی اس دین طرف — میں بلاتا ہوں تو لے اس سے شرف
ہے خدا ایک نہیں اسکو شریک — مجھکو اسکا ہی نبیؐ جان تو ٹھیک
پس یہ سنتے ہی نبیؐ سے کرارؓ — ہوئے ایماں سے مشرف اے یار

حضرت زید بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایمان لانا

بعد ازاں زید نے لایا ایماں — متبنّیٰ پسرِ شاہِ جہاں
اسکا قصہ ہے یہی سن اے فہیم — تھا بھتیجا جو خدیجہؓ کا حکیم
جب تجارت کو گیا تھا وہ بشام — شام سے لایا تھا وہ چند غلام
تہنیت واسطے خاتوں آئے تشریف — لے گئی اُس کے مکاں کو تشریف
وہ خدیجہؓ سے کہا ہو خورسند — لے غلاموں سے جو ہو تجھکو پسند
زید کو حضرتِ خاتوں بیگر — نذر کی ہے بجنابِ سرورؐ
کرکے آزاد وہیں اسکو رسولؐ — کئے فرزندی میں اپنے مقبول
اور حارث جو پدر زید کا تھا — ڈھونڈھتا اس کو بہت پھرتا تھا
جب خبر پہنچی ہے اسکو آخر — کہ ہے نزدیکِ رسولِؐ فاخر
جلد خدمت میں نبیؐ کی آیا — اور فرزند کو اپنے پایا
اسکو سینے سے لگا کر اپنے — بوسے دے دیکے لگا ہے رونے
دیکھکر شاہؐ نے یہ درد و ملال — اختیار اسکو دیا ہے فی الحال
کہ اگر چاہے یہیں رہ جاوے — ورنہ اب باپ کے ہمراہ جاوے
عرض کی زیدؓ نے اے خیرِ بشرؐ — آگئی مجھکو غلامی بہتر
باپ کے ساتھ کی ہی دولت سے — میں نہ ہوؤنگا جدا حضرتؐ سے
عذر کر باپ کو پس بھیجدیا — قصہ یہ آگے نبوت کے تھا
وحی جب شاہؐ پہ کی شرفِ نزول — دینِ اسلام کیا جلد قبول
زید ہی مومنِ سوم ہے جان — رکھکے ایمان تینوں یہ نہاں
وادیٔ مکہ میں با شاہِؐ ہدا — خفیہ کرتے تھے نمازوں کو ادا

جناب امیر المومنین افضل الخلائق بعد المرسلین حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا ایمان لانا

زیدؓ کے بعد ہی صدیقِؓ عتیق — ہوئے ایماں سے مشرف تحقیق
آگے بعثت کے سمجھ اے بھائی — عمر تھی بیسؓ برس جب اُسکی
دیکھے بوبکرؓ مکرم یہ خواب — کہ گرا کعبے کے اوپر مہتاب
ٹکڑے ٹکڑے ہوئے پھر اسکے تبھی — منتشر ہوگئے مکے میں سبھی
یونہی یک اس کا مبارک ٹکڑا — گھر میں صدیقؓ معظم کے گرا
بعد ازاں ٹکڑے وہ پھر جمع ہوے سب — مثل اول کے گئے چرخ پہ تب
ٹکڑا ایک گھر میں جو صدیقؓ کے تھا — انکے ہی گھر میں رہا وہ نہ گیا
ایک روایت ہے وہ ٹکڑے کثیر — جمع ہو آئے ہیں صدیقؓ کے گھر
پھر کئی روز کے بعد از وہ ہمام — جب تجارت کو گئے جانبِ شام
مل بحیرا سے کہے اپنا خواب — یوں کہا اسکی وہ تعبیر شتاب
شہرِ مکے میں قریب اے ماہر — ہوویگا ایک پیمبر ظاہر
بالیقیں اسکی ہدایت کا نور — سارے مکے میں کرے شرف ظہور
تم وزیر اسکے رہیں حینِ حیات — اور خلیفہ ہوں یقیں بعدِ ممات
یوں ابوبکرؓ کہے ہیں پہچان — کہ میں اس خواب کو رکھتا تھا نہاں

جب سُنا شہ کی رسالت کی خبر — آپکے پاس گیا میں خوشتر
جب کئے مجھکو وہ دعوت تقبیل — میں کہا کیا ہے رسالت کی دلیل

شہ کہے خواب کی میرے تعبیر — کہ تجھیرا جو کیا تھا تقریر
کیا تجھے وہ نہیں کافی ہے دلیل — میں کیا عرض کہ اے شاہ جلیل

آپکو کس نے خبر دی یہ یقیں — شہ نے فرمایا کہ جبریل امیں
میں کہا کوئی دلیل اس کے سوا — آپ سے اور نہ چاہوں اصلا

بس پڑھے کلمہ شہادت کا وہیں — لائے ایمان بصد صدق و یقیں
یک روایت ہے کہ وہ باعزت — سنتے ہی سرور دیں سے دعوت

بے تامل تبھی لائے ایماں — کچھ نہ چاہے ہیں دلیل و برہاں
اور دیتے ہیں خبر وہ فیروز — جاہلیت کے دنوں میں یک روز

نیچے یک جھاڑ کے میں بیٹھا تھا — شاخ اس جھاڑ کی یک جھکتی آ
کہی پھر ہے کہ یک حق کا نبی — بالیقیں ہوویگا مکے میں ہی

اُسپہ ایمان تو لا با اکرام — میں کہا کیا وہ نبی کا ہے نام
کی وہ پس نام سے مجھکو آگاہ — کہ محمد ہے بن عبداللہ

جبکہ حضرت نے نبوت پائی — پھر اسی جھاڑ سے آواز آئی
کہ محمد ہوا مبعوث عیاں — جلد جا اسپہ تو اب لا ایماں

جاہلیت میں بھی اک نیک اندیش — تھے ابوبکرؓ ز اعیان قریش
مرجع خلق تھے ہر کام میں وہ — معتمد خاص میں اور عام میں وہ

فرد ایسا ہو مسلماں اول — جب ہوا دیں کا معاون اکمل
جان اور مال سے بر وجہ سدید — جب لگا دین کی کرنے تائید

اسکی ترغیب مدد ہی سے شتاب — لائے ایمان بہت سے اصحاب
جبکہ سابق میں انہی سے تشہیر — نفع اسلام کو پہنچا اکثر

سب صحابہ پہ فضیلت اسکی — ہوگئی شرع میں ثابت ازکی

روایت

بنت صدیق معظم اسما — رضی اللہ تعالیٰ عنہا
اس طرح بولتی ہیں اے فیروز — لائے بوبکر ہیں ایماں جس روز

گھر کو آئے ہیں بہت با فرحت — دین کی ہمکو کئے ہیں دعوت
لائے ایمان نہ ہم سب جبتک — وہ نہ مجلس سے اٹھے ہیں تبتک

انکی ترغیب سے اسدن ہی شتاب — لائے ایمان بھی پانچ اصحاب
سعدؓ اور طلحہؓ زبیرؓ و عثماںؓ — اور پسر عوف کا عبدالرحمنؓ

بعد ازاں اور بہت سے یاراں — اسکی ترغیب سے لائے ایماں
وجہ ایمان کی ان کے تفصیل — یک بڑی چاہتی ہے طول طویل

نسخہ ذکر صحابہ میں اے جاں — گر خدا چاہے لکھونگا وہ بیاں

عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایمان لانا

اپنے ایمان کا سبب اے ذیشاں — اس طرح کہتا ہے عبدالرحمن
کہ بہ تقریب تجارت بہ یمن — میں گیا قبل نبوت ز وطن

عسکلاں نام تھا یک حبر کبیر — کہ یمن بیچ تھا وہ پیر شہیر
جب یمن کا میں سفر کرتا تھا — اول اس ہی سے میں ملتا تھا جا

ہر ملاقات میں وہ نیک شعار — مجھ سے کرتا تھا یہی استفسار
کہ تمہارے ہیں ہوا کوئی پیدا — جسکو ہو شہرت و اکرام بڑا

یا مخالف ہو تمہارے دیں کا — کہتا تھا میں نہ ہوا کوئی ایسا
جب گیا تھا میں یمن کو اس بار — ضعف تھا اسکو ز اول بسیار

جمع کر اپنے وہ اولاد کو سب — قوم اور خویش و اعقاد کو سب
مجھکو پوچھا کہ نسب کیا ہے ترا — میں تمام اپنا نسب اس سے کہا

سب سنا پس وہ کہا بیرے سے — ایک خوشخبری میں دیتا ہوں تجھے
گئے جہینے میں ہو اپنے رسولؐ — سارے عالم سے کیا اسکو قبول
بت پرستی کو وہ رد کرتا ہے — دین حق ایک نیا لایا ہے
میں کہا اسکو کہ وہ پیغمبر — کس قبیلے سے ہوا اے بہتر
اسکو تو مخبر صادق ہے جان — اسکا ہونا صرف تابع ہے آن
تین ابیات سُن تو اُن سے — ہیں شواہد و معارج میں لکھے
اے محمدؐ تو نبی ہے حق کا — کہ خبر جسکی دیا تھا موسیٰ
تو دکھا خلق کو راہ اسلام — کر شفاعت میری در روز قیام
جبکہ میں مکے کو آکر پہنچا — پہلے بوبکرؓ سے یہ حال کہا
جلد جا پہنچ تو اب اُس کے حضور — اُسنے لاصدق سے ایما بہ ضرور
اور بولے کہ ترے سے فی المحال — خیر کی پاتا ہوں امید کمال
شعر و پیغام کو سب سنوایا — تب ہی حضرتؐ پہ میں ایمان لایا
بعد ازاں تین برس تک اے جان — فترت وحی ہوئی ہے پہچان
شاہؐ پس غار حرا میں جا کر — ہوتے تھے گوشہ نشیں شام و سحر
کیونکہ وہ وحی سے پاتے تھے ذوق — غلبہ جب کرتا تھا پس اسکا شوق
آتے اُس حال میں جبریل امیں — اور دیتے یہ قرار و تسکیں
ہوا ایسا ہی کئی بار اے یار — دی ہے جبریلؑ نے تسکین بار بار
اور تین سال تلک دعوت دیں — علی الاعلان گئے شاہؐ نہیں
اور بروقت نبوت بے قیل — جو پڑھائے تھے دو رکعت جبریلؑ
اور پوشیدہ ہی کرتے تھے ادا — مصطفیٰؐ اور صحابہؓ بھی سدا
کہ تری قوم سے حق اے ماہر — یک پیمبر کو کیا ہے ظاہر
اُسپہ بھیجا ہے خدا ایک کتاب — سب کتب کی ہے وہ ناسخ در باب
پڑھ سناتا ہے وہ یکسر کا کلام — کرتا ہے دعوت دین اسلام
وہ کہا ہے وہ بنی ہاشم سے — جلد جا دیکھ قدم تو اُس کے
یہ کئی بیت مرے آب تو لیجا — خدمت عالی میں اُس کے پہنچا
انکا حاصل ہے یہی سن اے جاں — کہ خدا ایک ہے بے شبہ و گماں
اب میں لایا ہوں ترے پر ایماں — تیری تصدیق کیا سر و عیاں
جب نبیؐ نے ہیں وہ مرے ہاتھ دیا — لیکے میں جلد وہاں سے نکلا
وہ کہا ہاں کہ خداوند جہاں — کیا مبعوث محمدؐ کو یہاں
شاہؐ تب گھر میں خدیجہؓ کے تھے — میں گیا دیکھ کے وہ مجھکو ہنسے
وہ کہا کیا وہ کہے شاہ انام — کس کا لایا ہے تو بہم پہنچا پیغام
اور اُسی سال ہوئی ہیں پیدا — فاطمہؓ بنت نبیؐ خیر نساء
یعنے اللہ کی طرف سے بتفصیل — وحی حضرتؐ پہ نہ لائے جبریلؑ
منتظر وحی کے رہتے ہر حال — اور اُس بات کا رہتا تھا ملال
کوہ پر جاتے تھے وہ شاہ ہدیٰ — تا ہلاک آپ کو کر دیوے گرا
آپ بے شبہ خدا کے ہو رسول — پس نہ ہو وحی نہ آنے سے ملول
بعد ۳ سال کے خلاق ورا — لطف سے سورہ مدثر بھیجا
بلکہ تھی دعوت خفیہ جاری — شہؐ کو ایسا ہی تھا حکم باری
پس یہی فرض تھے دو رکعت جاں — صبح اور شام کو بے شبہ و گماں
شب معراج میں یہ پانچ نماز — فرض مولا نے کیا اے دمساز

چوتھا گل نبوت سے چوتھے سال کے احوال میں اظہار دعوت آنحضرتؐ کی آیات و بینات سے قرآن مجید کی

سال چارم میں بلاشک رسولؐ — آیتیں پائے ہیں یہ شرف نزول
فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَاَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ — یعنے اظہار کرا اے پیغمبر — حکم اب جو کہ ہوا ہے تجھ پر

معجزہ

ولادت مبارک فاطمۃ الزہراؓ

تین سال تک دعوت بے اعلان

اور منھ پھیر لے لے پیمبر نبی　　مشرکوں سے تو بلا شبہ سبھی
کہتے ہیں آن کے مسجد میں نبی　　دعوت دیں کئے ظاہر تب ہی
بعد ازاں کوہ صفا پر آئے　　سب قریشوں کو وہاں بلوائے
جب ہوئے جمع قبائل یکسر　　تب یہ فرمانے لگے ہیں سرور
کیا کبھی جھوٹ سنے ہو مجھ سے　　بولے واللہ کبھی ہم نہ سنے
شاہ فرمائے کہ اب میرا رب　　دے رسالت کا مجھے پاک منصب
تمہیں سمجھا ہے کرو دل سے قبول　　پس لگے پڑھنے اس آیت کو رسول

قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللّٰهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا الَّذِي لَهُ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ يُحْيِي وَيُمِيتُ فَآمِنُوا بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ الَّذِي يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَكَلِمَاتِهِ وَاتَّبِعُوهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ ۝

یعنی کہدے میں خدا کا ہوں رسول　　لوگو تم سب کی طرف کیجو قبول
وہ خدا جسکی حکومت بدوام　　آسماں اور زمیں پر ہے تمام
کوئی نہ معبود سوا ہے اس کے　　وہی بے شبہ جلاوے مارے
لاؤ ایمان بس اب اے مردم　　حق پر اور اس کے پیمبر پر تم
وہ پیمبر ہے نبی امی　　غیب سے پایا فیوض علمی
لاتا ایماں ہے خدا پر وہ رسول　　اور کلام اسکا بھی کرتا ہے قبول
اسکے تابع بدل و جان ہوؤ　　شاید اس وقت میں تم رہ پاؤ
بولہب کافر ملعون بدکار　　جب اس آیت کو سنایا ہے یار
یوں لگا کہنے وہ بے شرم و حیا　　کہ بھتیجا مرا دیوانہ ہوا
مت کرو بات کوئی اسکی قبول　　بات یہ سن کے ہوئے شاہ ملول

وَأَنذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ

اور جب آیت انذر کامل　　شاہ عالم پہ ہوئی ہے نازل
شاہ تب کوہ صفا پر آئے　　سب اقارب کو وہیں بلوائے
جمع کر خویش و اقارب کو تمام　　شہ کئے دعوت دین اسلام
حق کی توحید سنائے ان کو　　اور دوزخ سے ڈرائے ان کو
اور ڈرانے لگے ان کو نبی　　میں کہوں تم سے اگر بات ایسی
عقل میں وہ نہ تمہارے آوے　　عقل اسکو نہ تمہاری پاوے
جیسے گر تمکو کہوں گا ایسا　　ایک لشکر یہاں آیا ہے بڑا
اور اس کوہ کے پیچھے ہے کھڑا　　چاہتا ہے وہ تمہیں لوٹے آ
تم یقیں اسکو کروگے کہ نہیں　　سب کہے ہم اسے جانینگے یقیں
کیونکہ یکبار بھی جھوٹی گاہے　　آپ سے ہم نہ سنے ہیں آرے
سن یہ حضرت نے انہیں فرمایا　　کہ ہے اب حکم خدا کا آیا
کہیں دوزخ سے ڈراؤں تمکو　　تم جہنم کے عذابوں سے ڈرو
لاؤ اللہ پہ ایماں اب ٹھیک　　ایک ہے کوئی نہیں اسکا شریک
اور مجھے جانیو تم اس کا رسول　　اور اطاعت بھی کرو میری قبول
اور قرآں پہ لاؤ ایماں　　اور عمل آپ پہ کرو از دل و جاں
ورنہ آئیگا یقیں تم پہ عذاب　　پاؤگے اپنا کیا تم بہ شتاب
غرض اس روز یہاں تک حضرت　　عام اور خاص کئے ہیں دعوت
حق انذار جو نبھا لائے بجا　　یوں روایت ہے کہ مسلم نے کہا
شہ کے اجداد قریب اور بعید　　جو قریشوں سے تھے مشہور رشید
نام ہر ایک قبیلے کا لے　　شہ پکار ان کو یہ فرماتے تھے
کعب و مرہ کے سبھی اے اولاد　　عبد الشمس کے بھی اے اولاد
اے بنی عبد مناف و ہاشم　　اے بنی عبد مطلب سالم
اپنی جانوں کو بچا لیجو تم　　نار دوزخ سے اے سارے مردم

اللہ اللہ وہ بشیر اور نذیر — کئے اس روز یہاں تک تذیر
یونہی عمات اور اعمام کو سب — اور اولاد کو بھی ان کے نسب
(پھوپیاں ۱۲ — چچایاں ۱۲)
بلکہ انذار کئے حق کے نبی — اپنے اولادِ مطہرہ کو بھی
انکو بھی بولے اے میری دختر — جان کو اپنی بچالے ز سقر
یعنے بے اذنِ خدا سترِ عیاں — نہ تصرف کا ہے مجھکو امکاں
کہ کروں تم سے میں نرمی و رعایت — صلہ رحمی بھی کروں میں تم سا نسبت
کیونکہ دیکھ حق کی جلال و عظمت — ہوئے نیکوں کو بھی خوف و دہشت
الغرض آئی ہے جب وہ آیت — اور تنذیر کئے ہیں حضرت
بھڑکی ہے اسکی وہیں نارِ غضب — اور ماری ہے حماقت کی لہب
یعنے اس طرح کہا ہو کے بیباک — اے محمد کہ تو ہو جائے ہلاک
شہ کا دل سنکے یہ آزردہ ہوا — حق نے پس سورۂ تبت بھیجا

نزولِ سورۂ تبت

الغرض بولہب اور اسکی زن — ابو سفیان کی تھی جو کہ بہن
بولہب شہ کو ستاتا ہی رہا — رنج پر رنج دیا کرتا تھا
پر خدا آپ کا حافظ تھا دوام — شر سے محفوظ رکھا اسکے مدام
اسکی زن جبکہ سنی ہے یہ خبر — آئی ہے لیکے بڑا ایک پتھر
عرض حضرت سے کئے دیکھ اُسے — کہ یہ آتی ہے بہت غصے سے
ہے مناسب کہ نہاں ہوں اس سے — بے ادب آپ سے تا نا ہووے
آنکر ایسے میں وہ پہنچی ہے — اور ابوبکر سے یوں پوچھی ہے
یہ خبر پہنچی ہے اب میرے تئیں — کہ مری ہجو کیا ہے وہ یقیں
جانئے ہجو کسی کی زنہار — نہیں پیغمبرِ حق کا ہے شعار
وہ نہیں آپکو دیکھی ہے مگر — کہا حضرت نے کہ ہاں اب داور
اور حضرت کی جو تھیں دو دختر — امِ کلثوم بھی رقیہ دیگر
انکا عتبہ اور عتیبہ تھا نام — وہ ملاعین بھی نہ لائے اسلام

آپ کے جو تھے چچا اور پھپی — یعنے عباس و صفیہ کو بھی
نارِ دوزخ سے ڈرائے ہیں بہت — حق کی تعذیب سنائے ہیں بہت
فاطمہ دخترِ آن شاہ انام — حق کیا نارِ سقر جن پہ حرام
کہ میں اللہ کے عذابوں سے سنو — نہیں مالک ہوں تمہارا جانو
ہاں مگر رحم و قرابت کا حق — مجھپہ ثابت ہو تمہارا الحق
جانئے غایتِ انذار ہے یہ — خوف میں حق کے سزاوار ہے یہ
لاابالی یہ ہی کر حق کے نظر — خاصگاں بھی رہیں در خوف و خطر
بولہب کافرِ ملعون اشقیٰ (بدبخت ۱۲) — کہ جو حضرت کا تھا بیاد چچا
پس بہت غصہ میں آ وہ مردک — حق میں حضرت کے کہا تبا لک
کیا کیا جمع ہمیں اس ہی لیے — پس تجھے جلد ہلاکت ہووے
حق نے لفظ اسکا اسی پر پھیرا — اور خبر اس کی ہلاکت سے دیا
باندھے حضرت کی عداوت میں کمر — آپکو دینے لگے رنج اکثر
قتل حضرت کا بھی چہتا تھا وہ — اسکے قابو میں ہی رہتا تھا وہ
جب وہ دونوں کی مذمت میں خدا — کہتے ہیں سورۂ تبت بھیجا
کہتے ہیں نزدِ رسول فاخر — تھے ابوبکر بھی اس دم حاضر
ہے یہ گستاخ بڑی بد اطوار — اور ہے کلہ دراز و بدکار
کہا حضرت نے یہ سن اے صدیق — کہ نہ دیکھیگی وہ مجھکو تحقیق
کہ اے صدیق ترا یار کہاں — دیکھئے اب تو مجھے اسکا نشاں
کہا صدیق نہ شاعر ہے نبی — شعر کہتا نہیں ہرگز وہ کبھی
سن یہ خاموش گئی وہ ابتر — عرض صدیق نے کی اے سرور
یک فرشتے کو یہاں بھیجا تھا — پر سے وہ اپنے مجھے ڈھانپا تھا
آگے بعثت کے وہ دونو تھے تئیں — انہیں کے بیٹوں کو وہ نے تھے نسبت دیں (ابو لہب کے)
بولہب کافر و ملعون ناداں — جب ہوا دشمنِ سالارِ جہاں

اپنے بیٹوں کو تب اسطرح کہا
ورنہ جبتک میں رہونگا جئیا
پور جو تھا وہ لعیں کا چھوٹا
بے ادب ہوکے کیا زشت کلام
ایک کتے کو ترے کتوں سے
اُنہیں ایام میں وہ زشت انجام
بد دعا شہ جو کئے تھے اُس پر
اسکے اطراف بھی سوئے ہیں سب
اُس شقی پاس وہ پس آیا ہے
یونہی ماں باپ کو بھی اسکے خدا
جیسا حق سورۂ تبت اندر
مال اسکا نہ اُسے کام آیا
اور زن اُسکی بھی ہوا اُسکی رفیق
یہ عذاب اُسکا ہے بدلہ بے ریب
خار تا دامنِ اشرف میں لگیں
اور اُس پشتہ کی لیبی رہتی
یک فرشتے کو کیا حکم خدا
اور باقی ہے عذابِ محشر
خوار کر ڈالا انھوں کو مولا
الغرض بولہب اور اُس کی زن
کافراں دیکھے کہ دعوت دیں کی
ابوطالب کی حمایت سے مگر
عتبہ و شیبہ و بوجہلِ لعیں

کہ اگر چاہتے ہو تم میری رضا
منھ تمہارا نہ کبھی دیکھونگا
وہ نبھی شرم و حیا چھوڑ اُٹھا
ہوئے رنجیدہ بہت شاہِ انام
اس شقی پر تو مسلط کر دے
قافلے ساتھ گیا جانبِ شام
حق میں تھا اُسکے بڑا اسکو خطر
ناگہاں آیا ہے اِک شیر بہ شب
اور اُسے پھاڑ وہیں کھایا ہے
دو جہاں میں ہے ہلاکی بخشا
دیتا ہے انکی ہلاکی سے خبر
اور جو کچھ کہ کسب اُس نے کیا
آویگی حشر میں در نارِ حریق
کہ یہ دنیا میں سدا وہ پُرعیب
آپکے پائے مبارک میں چبھیں
اپنی گردن میں وہ پیٹی تھی
پیٹھ کے پیچھے دیا اس کو گرا
آہنی سلسلۂ نارِ سقر
دو جہاں میں بھی ہلاکی بخشا
ایسا حضرت کو دئے رنج و محن
کیا کرتے ہیں علانیہ نبی
کچھ نہ کر سکتے تھے وہ زشت سیر
مشرکاں اور بہت سے بیدیں

جلد یہ رشتہ و صلت توڑ دو
وہ جو عتبہ تھا بڑا اُس کا پسر
آیا ہے نزدِ حبیبِ خلاق
خفگی درگاہ میں اُٹھا دستِ دعا
ہوئی مقبول یہ حضرت کی دعا
ایک جنگل میں وہ پہنچے ہیں جب
جمع کر سب کا وہ ساماں یکسر
سونگھا سب یہ کیا ہے وہ گذر
الغرض حق نے ہلاک اسکو کیا
کہ وہ حضرت کے ہوئے تھے دشمن
کہ ابولہب لعین و ناپاک
پس وہ مرتے ہی اُسے بے تاخیر
ہے وہ ہیزم کی اُٹھانیوالی
جمع کر کانٹے جو لے آتی تھی
پشتہ ہیزم کا وہ یک روز بڑا
سنگ پر ایک اُتاری ہے اسے
پڑ گئی سخت گلے میں پھانسی
یونہی جو کافر و مشرک بدفن
اور دیا غلبہ نبی کو اپنے
لیک حضرت نہیں دعوت چھوڑے
آپکے ہو گئے دشمن وہ تمام
کہتے ہیں جمع ہو سب بداندیش
متفق ہو کے سبھی پُر وسواس

سرد و دختر کو نبی کے چھوڑ دو
بسکہ خاموش رہا یہ سنکر
اور دیا آپ کی دختر کو طلاق
بد دعا ایسی کئے ہیں اے خدا
حق تعالیٰ اُسے مقہور کیا
اُترے سب خیمہ وہاں کر کے نصب
پس عتبہ کو سُلائے اُس پر
اور کسی کو نہ دیا رنج و ضرر
کہ دیا تھا وہ نبی کو ایذا
اور دئے آپکو تھے رنج و محن
ہو گیا آپ تباہ اور ہلاک
خوار کر ڈالینگے در نارِ سعیر
رنج دوزخ میں ہے پانیوالی
رہ میں حضرت کے بچھا دیتی تھی
سر پہ رکھ اپنے لے آتی تھی اٹھا
تا کچھ آرام و تسلی پاوے
اسی حالت میں وہ دوزخ میں گئی
آہ حضرت کو ہوئے تھے دشمن
دن بدن چمکا یا دیں کو اسکے
بلکہ اظہار میں ہی تھے اس کے
اور ہوئے دشمنِ اصحابِ کرام
یک جماعت ز رئیسانِ قریش
آئے غصہ سے ابوطالب پاس

عقوبت زنِ ابی لہب

یوں لگے کہنے تو ہی میر عرب　　عمر و دانائی میں ہے پیر عرب
کہ بھتیجے نے ترے اے آگاہ　　یہ محمد پسر عبد اللہ
پر نیا دین وہ یک لایا ہے　　قوم سے اپنی وہ باز آیا ہے
کفر اور شرک ہی رکھا ہے نام　　اور بتوں کو بھی ہے دیتا دشنام
تین سو ساٹھ خدا کے چھوڑو　　سر بسر اُن سے عقیدہ توڑو
ابو طالب نے سُنا جب اے یار　　انکی بیہودہ سرائی ناچار
انکی فریاد کو پر وہ ہشیار　　نہیں حضرت کے کیا گوش گزار
ابو طالب کے مکاں پھر آئے　　شاہِ عالم کی شکایت لائے
ابو طالب نے مگر اے اکرم　　نہیں چھوڑی ہے اعانت کوئی دم
باندھے حضرت کی عداوت پہ کمر　　آپکو دینے لگے رنج اکثر
کہتے کوئی آپکو شاعر ہے یہ　　کہتے کوئی کاہن و ساحر ہے یہ
کوئی بولے کہ نہیں حق کے نبی　　اور نہیں وحی کلام اللہ بھی
اور کوئی مٹی اُڑاتا سر پر　　آپ پر پھینکتا کوئی پتھر
شہ کے ہمسائے میں تھے جو کفار　　دیتے اقسام کے رنج و آزار
کہتے ہیں جب وہ شہِ خلق نواز　　جاتے مسجد کی طرف بہر نماز
کیسی ہمسائگی ہے یہ ہیہات　　کہ ادا کرتے ہیں جو سید سادات
ایک دن شاہِ ہدیٰ سر افراز　　روبرو کعبے کے پڑھتے تھے نماز
اونٹ کاٹے ہیں قبیلہ میں فلاں　　کون ہے تم میں کہ اب جاوے وہاں
عقبہ یک کافر بدبخت جو تھا　　جاکے وہ پوٹھا اُٹھا لے آیا
کافراں دیکھ کے یہ ہنستے تھے　　ہنستے اور ایک پہ یک گرتے تھے
فاطمہ ایسے میں اس جا آئیں　　دور اس پوٹھے کو حضرت سے کیں

اَللّٰھُمَّ عَلَیْکَ بِقُرَیْشٍ

ہوئی مقبول یہ حضرت کی دعا　　انکو سب بدر میں حق نے مارا

ہم ہیں سرکام میں تیرے منقاد　　اب بھی لائے ہیں ہم سب فریاد
عقل و اخلاق میں ہے گرچہ طاق　　سب فضائل میں شہیر آفاق
باپ دادوں کے ہمارے دیں کو　　سب ہمارے یہ قدیم آئیں کو
کہتا ہے ایک جہاں کا ہے خدا　　طاعت اسکی ہی کرو دل سے ادا
ہم کو اس بات کا ہے رنج و الم　　کر نصیحت تو اسے اے اکرم
آتش فتنہ بجھانے کو مگر　　انکو بھیجا ہے تشفی دیکر
دیکھا کفار نے پھر آنحضرت　　ترک کرتے نہیں ہرگز دعوت
جد و کد گرچہ کئے وہ بیحد　　تا کرے ترک وہ سرور کی مدد
ابو طالب سے ہوئے جب نومید　　ہوکے ناچار وہ کفار عنید
بہت اُس شہ کو ستانے کو لگے　　آپکے دل کو دکھانے کو لگے
کوئی کہتے تھے کہ دیوانہ ہے　　اور کلام آپ کا افسانہ ہے
رب کو کوئی آپکے دیتا گالی　　جبرئیل اور فرشتوں کو بھی
راہ میں کانٹے بھی دروازے پر　　ڈالتے خون و نجاست لاکر
رات کو شاہ گزرنے کی جا　　ڈالتے لاکے بہت سا کچرا
راہ سے وہ خار و خس کو سرکاتے　　اور نرمی سے تھے یوں فرماتے
ظلم کفار میں ایک قصہ عجیب　　کی بخاری نے روایت اے لبیب
وہاں بیٹھی تھی جو یک جمع قریش　　انہیں کہنے کو لگا یک بدکیش
اونٹ کا پوٹھا اُٹھا لے آئے　　اور محمد کے اوپر رکھ دیوے
جب گئے سجدے میں وہ شاہِ ہدیٰ　　آپکی پشت پہ وہ رکھ ہی دیا
شہ کے تھا پیٹھ پہ ہی وہ پوٹھا　　سر سجدے سے اُٹھائے اپنا
کر نماز اپنی تمام آنحضرت　　یہ دعا اُنپہ کئے با رقت
خاص اور چند ہیں پر بھی کئے　　کہ ابوجہل بھی تھا اُن سے
دیتے تھے ایسی ہی ایذا کفار　　صبر کرتے تھے رسول مختار

انواع طرح سے ایذا و اذیت کفار کی جناب رسول مختار کو

بلکہ

لیک دعوت سے نہ باز آتے تھے
حق تبلیغ بجا لاتے تھے

طارقی اس طرح کہتا ہے پُرسوز
میں تھا بازارِ عرب میں یکروز

اَیُّہَا النَّاس نہ ہو تم گمراہ
بولیو لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ

پاؤں کو شہؐ کے نکھے لگتے تھے
اور کہتا تھا یہی وہ ابتر

شاہؐ اس بات پہ ہوتے تھے ملول
اور دعوت میں ہی تھے بس مشغول

تھے شکایت میں ہی حضرتؐ کی تمام
آئے ایسے میں وہ سالارِ انام

تب جو کفار وہاں بیٹھے تھے
ناسزا شاہؐ کو کچھ کہنے لگے

دوسرے تیسرے طواف اندر بھی
تا سزا انکی وہی سُن کے نبیؐ

گر قبولوگے نہ تم میری اوریں
ذبح یکروں سا کروں تمکو یقیں

روایت

کہتا ہے روز جب آیا دُسرا
کعبۃ اللّٰہ میں میں بیٹھا تھا

کل مذمت وہ جو کرتے تھے ہم
آئے ایسے میں محمدؐ جس دم

وہ خدایوں کو ہمارے دشنام
دیکھو دیتا ہے علانیہ مدام

لائے ہیں ایسے میں تشریف وہ شہؐ
اور لگے کرنے طوافِ کعبہ

کہے کیا آپ ہی کہتے ہو بد
سب خدایوں کو ہمارے بیحد

گرچہ کفار رہے سب خاموش
ایک کتّے نے کیا لیکن جوش

کرکے غصہ بہت اُس ملعون پر
شہؐ سے دور اسکو کیا وہ رہبر

تمیہ لایا ہے وہ حق سے قرآں
ایک کہتا ہے خداوندِ جہاں

لیک صدّیقؓ کو وہ سب بدذات
دیئے تکلیف بہت کچھ بہہات

سنکے زہرا نے وہ تدبیر کہیں
آ گئی روتی ہوئی از شۂ دیں

کافراں قتل کیجو تھے خواہاں
دیکھ حضرتؐ کو ہوئے بے امکاں

شاہتِ الوجوہ

الغرض شہؐ کی ترقی فیروز
دیکھی کفار نے جب روز بروز

روایت

شاہ تمکین سے چلے جاتے تھے
اور لوگوں کو یہ فرماتے تھے

بولہب شاہ کے پیچھے تھا رواں
پھینکتا جاتا تھا پتھر ناداں

کہ محمدؐ کی نہ کیجو تصدیق
بلکہ تکذیب کرو بالتحقیق

اور کفارِ صنادیدِ قریش
جمع کعبے میں تھی یکدن بدکیش

رکن کا کرکے اداس وہ شہؐ
جب لگے کرنے طوافِ کعبہ

شہؐ کی پیشانی پہ تب لے ماہ
ہوئے آثار کراہت ظاہر

یوں کہے کہ انکو اے جمع قریش
کفر کا ترک کرو یہ بدکیش

یہ سنتے ہی وہ لرزاں ہوئے تمام
لگے کرنے کو تملق سے کلام

عمرؓ بن عاص کا بیٹا آگاہ
نام تھا جس کا یقیں عبداللّٰہ

جمع کفار وہی ہو یکسر
اس طرح کہتے تھے با یک دیگر

بند ناگہ ہوئی ہم سب کی زباں
بات کرنے کا نہیں تھا امکاں

آج بے شبہ اگر وہ آئے
ہم سے ہاں کل کا وہ بدلہ پائے

آہ کفار وہ سب جمع ہوئے
سنکے سب آپکو آگھیر لئے

شہؐ کہے ہاں کہ میں کہتا ہوں بجا
اور کہتا ہی رہوں یونہی سدا

ڈالا اُس شاہؐ کی چادر پہ ہاتھ
تھا ابوبکرؓ جو تب شاہؐ کے ساتھ

یوں کہا اور وہ سب گمرہ سے
بے ادب مت ہو رسول اللہ سے

سنکے بوبکرؓ سے اس بات کو سب
وہ مزاحم تھے ہوئے شاہؐ کے تب

نقل ہے جمع ہو یکدن وہ لیام
قتلِ سرور کی کئے فکر تمام

شاہ بس سنتے ہی یہ بات اُٹھے
اور طرف کعبۂ اقدس کے چلے

خاک ایک مٹھی پیمبرؐ نے اٹھا
پھینک کر اُنپہ پڑھی ہے یہ دعا

جنہنے کفار پہ پہنچی وہ خاک
وہ ہوئے بدر کے غزوہ میں ہلاک

سب ہے تزایدؔ میں جماعت اُسکی
عزت و حرمت و شوکت اُسکی

لیام: پشیماں ۱۲
تزاید: زیادتی ۱۲

مشورت ایسی کرے سب انتشار
کہ کوئی شخص بڑا ہو ہوشیار

شعر اور سحر میں ہووے یکتا
اور کہانت میں بھی ہووے یکتا

اور تقریر میں ہووے مشہور
بھیجیں ایسے کو پیمبر کے حضور

تا کسی وجہ سے وہ با انداز
شہ کو اس کام سے اب لاوے باز

متفق ہو کے کہے سب گمراہ
شخص ایسا ہے مقرر عتبہ

تھا عرب میں وہ بڑا ہی عاقل
تھا ہر ایک فن میں بڑا ہی کامل

بھیجے پس اس کو حضور سرور
شہ سے وہ کہنے لگا یوں آکر

اے بھتیجے مری سن عرض اب
تیرا اعالی ہے حسب اور نسب

اختیار ایسا کیا تم نے کام
جس سے گمراہی کا آوے الزام

باپ دادوں پہ ہمارے بے ریب
کب روا انکو لگانا یہ عیب

لوگ کرتے ہیں ملامت یہ مجھے
کہ میں سمجھاؤں تمہیں اب جا کے

گر کریں کام یہ شہوت کے سبب
ہووے عورت جو پسند آپکو اب

تو ز اشراف قریش اے اکرم
میں کرا دیتا ہوں ترویج بہم

زر ہے مطلوب تو دوں اپنا مال
آپ ہو جائیں تونگر فی الحال

سلطنت آپکو گر ہے مقصود
بادشہ اپنا بنا دیں ہم زود

اور ہے بیماری اگر کچھ لاحق
تو میں لاتا ہوں طبیب حاذق

شاہ دیں باتیں یہ جب اس سے سنے
سورۂ فصلت آغاز کرے

پیٹھ پر باندھ کے وہ ہاتھ اپنے
غور سے اسکو لگا ہے سننے

شاہ عالم نے شروع سورت
پہنچے جس وقت کہ تا این آیت

فَاِنْ اَعْرَضُوْا فَقُلْ اَنْذَرْتُكُمْ صٰعِقَةً مِّثْلَ صٰعِقَةِ عَادٍ وَّثَمُوْدَ

یعنے منہ پھیریں یہ کفار اگر
بول انکو اے مرے پیغمبر

کہ ڈرایا ہوں تمہیں میں عذاب
سخت بیہوشی جو کر دیوے شتاب

مثل آں سخت عذاب اے لوگو
آیا تھا عاد و ثمود او پر جو

عتبہ یہ سنتے ہی مبہوت ہوا
حسبک حسبک ہی کہنے لگا

یوں ہوا ہے اثر قرآنی
کہ اسے ہو گئی یک حیرانی

بات کرنے کی نہ پایا طاقت
ہو کے خاموش پھر آیا حیرت

قوم سے اپنے کہا جا کے تمام
میں محمد سے سنا ایسا کلام

جسکی عظمت ہی مجھے یاد ابھی
میں کسی سے نہ سنا تھا یہ کبھی

اب اسی میں ہے صلاح اے لوگو
اسکی ایذا میں نہ تم ہار پڑو

حال پر اس کے اسے تم چھوڑو
رشتۂ خویشی کا نہ اس سے توڑو

اسپہ تم ہو دینگے غالب گر زود
پائیں بے رنج تم اپنا مقصود

تم پہ گر ہووے وہ غالب بیشک
ملک اسکا بھی تمہارا ہے یک

اسکی عزت سو تمہاری عزت
اسکی حرمت سو تمہاری حرمت

یوں مجھے دکھتے ہیں آثار اسکے
دن بدن اسکو ترقی دیوے

غلبۂ آخر اسی کو ہوگا
دین چمکیگا جہاں میں اس کا

کافران سن کے کہے عتبہ کو
کہ محمد نے کیا ہے جادو

کہا عتبہ نے کہ مختار ہو تم
رائے میری یہ کہا اے مردم

کہتے ہیں جیتا تھا جبتک اے یار
ابو طالب بصد اعزاز و وقار

پائے امکاں نہیں کفار یکسر
کہ رسول اللہ کو پہنچاویں ضرر

اور اشراف صحابہ کو بھی سب
قوم و خویشوں کی حمایت کے سبب

رنج و تصدیع نہ دے سکتے تھے
دشمنی دل میں بہت رکھتے تھے

مفلس اب جو تھے صحابہ میں مگر
باندھے تھے انکی اذیت میں کمر

ایک کافر کا امیہ تھا نام
تھا بلال حبشی اس کا غلام

جبکہ حضرت پہ وہ ایمان لایا
بت پرستی سے بدل باز آیا

جب امیہ کو سے پہنچی یہ خبر
باندھا ہے اسکی عداوت میں کمر

کہا اسلام سے تو اب پھر جا
وہ کہا میں نہ پھرونگا حاشا

تب وہ ملعون بہت ہو برہم
ہے لگا کرنے بہت ظلم و ستم
نہیں تفصیل کا اُس کے امکاں
اس سے تھوڑا بیاں کرتا ہوں یہاں

تھے وہ ملعون کے یاں اُنکے غلام
حکم یہ کرتا تھا وہ اُمیہ نام
کہ اسے مچھیوں سی ماریں سب
ایک کے بعد ہی اک ساری شب

ایک لمحہ نہ ہو موقوف آواز
رہے مظلوم وہ در سوز و گداز
دن کو پھر دھوپ بہت گرم ہو جب
ہاتھ اور پاؤں کو باندھ اسکی تب

گرم کنکروں پہ ہی بس سلواتا
آگ بھی ہر دو طرف سلگاتا
اور سینہ پہ بڑا ایک پتھر
لا کے رکھواتا وہ ملعون ابتر

ایسی حالت میں بلالؓ آگاہ
بولتے ایک ہے اللہ اللہ
اور ایسا ہی بہت سخت عذاب
ایکدن دیتا تھا وہ زشت صفات

ناگہاں ایسے میں اس جگہ پر
ہوا صدیقِ معظمؓ کا گذر
دیکھ یہ حال اُمیہ سے کہے
اسقدر ظلم نہ اس پر کیجے

اور کہا جرم و گنہ اس کا ہے
اس قدر ظلم جو تو کرتا ہے
وہ تو کہتا ہے کہ اللہ ایک ہے
یہ تو سچ ہے نہیں اس میں شک ہے

تب لگا کہنے کو وہ زشت انجام
اے ابوبکرؓ یہ میرا ہے غلام
رحم گر اس پہ تجھے کچھ آوے
مول لے اس کو کہ دیتا ہوں تجھے

تب ابوبکرؓ نے خوش ہوکے کہا
بول اب اسکی تو قیمت ہی کیا
مول جو اس کا وہ ملعون بولا
دے کے صدیقؓ نے تب اسکو لیا

اور خدمت میں نبیؐ کے لائے
ماجرا اِس کا سبھی عرض کئے
اور کئے عرض کہ اسکو دلشاد
یا رسول اللہؐ کیا میں آزاد

خوش بہت ہوکے کئے شاہِ ہدا
حق میں صدیقؓ معظم کے دعا
مدح میں حضرتِ صدیقؓ کے رب
بھیجا ہے سورۂ واللیل کو تب

اپنے رضواں کی بشارت ہے دیا
اور اُمیہ کی مذمت بھی کیا
فضل سے حق کے بلالِؓ فاخر
پایا یہ رتبۂ اعلیٰ آخر

کہ نبیؐ دیکھے ہیں در عالمِ خواب
خلد میں اپنے ہی ہمراہِ رکاب
اور عمارؓ کے ماں باپ کو آہ
جب بہت رنج دئے وہ گمراہ

آسرا آکے وہ کعبہ کا لئے
آہ کفار وہیں قتل کئے
ہیں اِس اُمت میں وہی پہلے شہید
دیوے حق اُن کو جزائے جاوید

اور اسی سال میں از پیغمبرؐ
ہو چکا معجزۂ شقِ قمر
معجزۂ شق قمر کا پُر نور
شمسِ تاباں سے ہے زائد مشہور

پانچواں گل نبوت سے پانچویں سال کے احوال میں ہجرت صحابۂ کرام کی طرف حبش کے

پانچویں سال میں کفارِ عرب
رنج دینے کو لگے بے حد جب
اپنے یاروں کو حبش بھیجے نبیؐ
تھے اٹھارہؓ وہ زن و مرد سبھی

اور اُس سے ہوا ہے عثمانؓ
ساتھ لے حضرت رقیہؓ کو رواں
شہ کہے لوط کے بعد عثمانؓ ہی
کیا ہجرت ہے لے ہمرہ بی بی

تھا نجاشی جو حبش کا سلطاں
انکی تعظیم کیا ستر و عیاں
پائے آرام وہاں خاطر خواہ
سنے ایسے میں خبر یہ ناگاہ

کہ کئے صلح نبیؐ سے کفار
آئے مکے کو یہ سنکر بلغار
صلح کی یہ جو سنے تھے وہ خبر
تھی حقیقت میں غلط وہ یکسر

پس بفرمانِ رسولِؐ مختار
پھر گئے دوسری ہجرت ناچار
نکلے سات انکے بہت سے اصحابؓ
وہ سبھی اسی پہ دو تھے بہ حساب

سب کو بھیجے یہ حبش سیدِ ابرار
رہے بوبکرؓ و علیؓ حضرت پاس
اُن مہاجر کا تھا جعفرؓ سردار
ابو طالب کا پسر نیک شعار

کہا ہم جاکے حبش جب پہنچے
عیش و راحت سے وہاں رہتے تھے
کافراں مکے کے جسدم یہ سنے
غم کی آتش میں جلے دل انکے

وروشاہ حبش نجاشی کی اور صحابہ میں گفت و قال

پس بہت تحفے نجاشی کیلیے
اور امیروں کیلئے بھی اس کے

طارقہ نام جو تھا ایک امیر
جلد جا اُس سے ملے بے تاخیر

تحفے لائے سو وہ سب پہنچائے
اور احوال سب اظہار کیے

دل میں سمجھا ہے نہیں وہ آگاہ
کہ یہی ختم رسل ہے واللہ

تب نجاشی نے عمرو سے پوچھا
کونسا دین ہے اِن لوگوں کا

تب نجاشی نے کہا اُٹھ کے نہیں
جنکا معلوم نہ ہو مذہب و دیں

غیر دریافت میں کیوں انکو دوں
بلکہ انکو بھی بلا کر پوچھوں

لیکے ہمراہ صحابہ کو سبھی
آئے ہیں جعفر طیار بھی

غیر حق کو نہ کریں ہم سجدہ
یوں پیمبر نے ہمیں حکم کیا

اور فی الفور اٹھا کر تقدیم
اسکے علما بھی کیے سب تعظیم

بولیو کیا ہے تمہارا احوال
تب کہے جعفر فرخندہ خصال

بت پرستی میں ہی تھے خاص و عام
اور مردار بھی کھاتے تھے تمام

اپنے افضال و عنایت سے خدا
یک پیمبر کو کیا ہے پیدا

بہ امانت و دیانت موصوف
سب کمالوں میں نہایت معروف

حکم کرتا ہے نمازوں کو پڑھو
صلہ رحمی بھی قرابت سے کرو

اسلئے لوگ ہوے سارے دشمن
ہمکو بس دینے لگے رنج و محن

جب نجاشی نے سنا یہ احوال
بولا جعفر سے کہ اے با اجلال

تب لگے پڑھنے کو جعفر ابن علی
سورہ مریم کا ز قرآن میں

فَكُلِي وَاشْرَبِي وَقَرِّي عَيْنًا

اتنا روئے علما بھی اُس کے
کہ کتب بھیگ گئے ہیں انکے

پایا یعنی نے جو مشکوۃ سے نور
یہ بھی پایا ہے وہ مشکوۃ سے نور

کر دیا تحفے سب انکے واپس
ہو کے شرمندہ اٹھے وہ ناکس

ام سلمہ نے روایت یوں کی
کہ مہاجریں تھے بھی داخل میں بھی

عمرو بن عاص وہ عمارہ کیساتھ
دیکے بھیجے ہیں حبش کو بد ذات

اور رسالت سے اسی کے وہ سب
بس نجاشی سے ملے جا کر تب

پڑھا تھا جبکہ نجاشی انجیل
سنتے ہی نام محمد بتقبیل

الغرض بول وہ احوال کو سب
اہل ہجرت کو کئے اُس سے طلب

پسر عاص عمرو بولا تب
کہ نہیں انکو مقرر مذہب

ویسے لوگ آ کے ترے ملک اندر
جب پناہ میری لئی ہوں یکسر

علما کو سبھی کر اپنے طلب
اور صحابہ کو بھی بلوایا سب

نہ نجاشی کے تئیں سجدہ کئے
پوچھا جب اس کا سبب یوں بولے

بس سنتے ہی نجاشی اے یار
رعب و ہیبت میں پڑا ہے بسیار

سب مہاجر کو باکرام بٹھا
اس طرح حضرت جعفر نے کہا

اے ملک قوم ہماری یکسر
جاہلیت میں پڑی تھی اشہر

ہم تھے سب کھیلتے جوا بسیار
اور بہت ایسے ہی تھے بد اطوار

بسکہ ممتاز ہے وہ قوم میں سب
از رہ شرف نسب اور حسب

حق کے ہی طاعت و توحید اوپر
وہ بلاتا ہے سبھونکو اشہر

لائے ہم اُسپہ بلا شک ایماں
انکے محکوم ہوے از دل و جاں

ظلم ہم اُن کا نہ سہکر واللہ
لئے اِس ملک میں آپ کے پناہ

کہ پیمبر پہ تمہارے جو کتاب
آئی ہے پڑھ کے سنا مجکو شتاب

جب اس آیت پہ وہ پہنچے اے یار
لگا رونے کو نجاشی بسیار

اشک سے ریش ہوئی اسکی تر
شوق احمد سے ہوا بس مضطر

پس لگا کہنے نجاشی اسدم
ہے وہ واللہ رسول اکرم

پس عمرو اور عمارہ سے کہا
جائیو تم نہ میں انکو دونگا

بولا جعفر کو نجاشی بہ طرب
رہو خوش حال تم اِس ملک میں اب

جب بن عاص عمر اٹھ کے چلا
راہ میں غصے سے یوں کہنے لگا

کہ نجاشی سے کہونگا یکبات
باب میں حضرت عیسیٰ کے بھی

جس سے اُن لوگ پہ سب اوپرے گھات
ہیں تمہارے بھی مخالف یہ سبھی

پس بہت زور سے جا دُسرے روز
پوچھا بلوا کے نجاشی اُس حین

یوں نجاشی سے کہا ہے پُرسوز
پڑھا جعفر نے اس آیت کو وہیں

اِنَّمَا الْمَسِيحُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَسُولُ اللّٰهِ وَكَلِمَتُهُ أَلْقَاهَا إِلَىٰ مَرْيَمَ وَرُوحٌ مِّنْهُ

یعنے عیسیٰؑ جو ہے مریم کا پسر
سن نجاشی نے کہا تب واللہ
میں یہ دیتا ہوں گواہی وہ نبی

وہ خدا کا ہے یقیں پیغمبر
راست یہ بات ہے نہیں شک و شبہ
ہے بشارت دیا عیسیٰ جسکی

اور وہ ایک کلمہ ہے اُس کا
آفریں تم پہ ہوا جمع عرب
بولا جعفرؓ کو رہو تم خوش حال

جس کو مریم کی طرف ڈالدیا
اور پیغمبر یہ تمہارے خوش صحب
ملک میں میرے نہیں تمکو ملال

گلدستہ بیان میں بحث کرنے جعفر طیار کے علمائے نصاریٰ کے ساتھ اور ملزم ہونا اُن کا

علما جمع ہوا اُس کے یکبار
جمع احبار کو کروا کے سبھی

آنجاشی سے کئے یوں گفتار
اور بلا جعفرؓ طیار کو بھی
تھوڑے عرصے کے ہی آگے پہ رسول

بحث کروا تو ہمیں جعفرؓ سے
بحث کروایا نجاشی اُسدم
آیتیں پائی تعین شرف نزول

جھوٹ سچ تا سبھی ظاہر ہووے
اُن کو جعفرؓ نے کیا سب ملزم

قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَىٰ كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا مِّن دُونِ اللّٰهِ ۚ فَإِن تَوَلَّوْا فَقُولُوا اشْهَدُوا بِأَنَّا مُسْلِمُونَ ۝ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لِمَ تُحَاجُّونَ فِي إِبْرَاهِيمَ وَمَا أُنزِلَتِ التَّوْرَاةُ وَالْإِنجِيلُ إِلَّا مِن بَعْدِهِ ۚ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ۝ هَا أَنتُمْ هَٰؤُلَاءِ حَاجَجْتُمْ فِيمَا لَكُم بِهِ عِلْمٌ فَلِمَ تُحَاجُّونَ فِيمَا لَيْسَ لَكُم بِهِ عِلْمٌ ۚ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَأَنتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ۝

آل عمران

ترجمہ کہو اے کتاب والو آؤ ایک سیدھی بات پر ہمارے اور تمہارے درمیانکی کہ بندگی نہ کریں مگر اللہ کو اور شریک نہ ٹھہراویں اسکا کسی چیز کو اور نہ کریں آپس میں ایک ایک رب سوائے اللہ کے پھر اگر وہ قبول نہ رکھیں تو کہو شاہد رہو کہ ہم تو حکم کے تابع ہیں اے کتاب والو کیوں جھگڑتے ہو ابراہیمؑ پر اور توریت و انجیل تو اُتریں اُن کے بعد کیا تم کو عقل نہیں سنتے ہو لوگ جھگڑ چکے جس باب میں تم کو کچھ خبر تھی اب کیوں جھگڑتے ہو جس بات میں تم کو خبر نہیں اور اللہ جانتا ہے تم نہیں جانتے

آیتیں بھیجے تھے یہ خیر الناس

بہ حبش جعفرؓ و اصحاب کے پاس
سارے احبار ہوئے ہیں خاموش

بحث میں جعفرِ فرخندہ صفات
پھر اِس آیت کو پڑھا وہ باہوش

جب فصاحت سے پڑھے یہ آیات

مَا كَانَ إِبْرَاهِيمُ يَهُودِيًّا وَلَا نَصْرَانِيًّا وَلَٰكِن كَانَ حَنِيفًا مُّسْلِمًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ۝

آل عمران

نہ تھا ابراہیم یہودی اور نہ تھا نصرانی لیکن تھا ایک طرف کا حکم بردار اور نہ تھا شرک کرنے والا

تب نجاشی نے کہا ہے بخیل

کہ بلاشبہ براہیمؑ خلیل

نہ نصاریٰ تھے یقیں اور نہ یہود

سچ یہ فرماتا ہے وہ ربِّ ودود

جب یہ اقرار نجاشی نے کیا
وہیں جعفر نے اس آیت کو پڑھا

اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِاِبْرٰهِيْمَ لَلَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ وَهٰذَا النَّبِيُّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝

لوگوں میں زیادہ مناسبت ابراہیمؑ سے اُن کو تھی جو اُسکے تابع تھے اور اِس نبیؐ کو اور ایمان والوں کو اور اللہ والی ہے مسلمانوں کا

نجاشی کا ایمان لانا

جب نجاشی نے اس آیت کو سنا
صدق و اخلاص سے یوں کہنے لگا

اے خداوند کریم بے چوں
مستحق اب میں براہیمؑ کا ہوں

کیا ظاہر وہیں اپنا اسلام
اور بھیجا ہے نبیؐ کو پیغام

بعد ازاں جلد حبش سے اے میر
علما بیش نصارا کے شہیر

آئے در خدمت سالار جہاں
انکو حضرت نے سنایا قرآں

روئے اسقدر وہ قرآں سنکر
داڑھیاں ہو گئیں ہیں انکے تر

لائے ایمان بھی سیکھے قرآں
جا نجاشی سے کئے سب وہ بیاں

چھٹا گل نبوت سے چھٹویں سال کے احوال میں اور کفار کا ظلم اور ایمان لانا حمزہؓ کا

حضرت حمزہ کو ہرنی کی ترغیب دینی

سال ششم میں بصد عزت و شاں
حضرت حمزہؓ نے لایا ایماں

اُسکے ایمان کا سبب اے دلبر
لکھے اس طرح سب ارباب سیر

کہ ابوجہل لعین بدکار
ایک دن شہؐ کو دیا تھا آزار

آکے تب گوشہ مسجد میں رسولؐ
آہ بیٹھے تھے بہت ہوکے ملول

کہتے ہیں حضرت حمزہؓ اے یار
گیا اُس روز تھا از بہر شکار

ایک آہو پہ چلایا وہ تیر
حق دیا اس کو زباں تا نخچیر

پھر کے حمزہ کی طرف وہ آہو
یوں فصاحت سے کہا ہے اُسکو

آہ اب مکے میں کفار شریر
کرتے ہیں قتل نبیؐ کی تدبیر

کاش گر انپہ چلاتا تو تیر
پاتا دو جگ میں سعادت اے خبیر

مجھسے بے جرم کو گر تو مارے
نفع کیا تجھکو ملیگا بارے

سن کے حیران ہوا وہ فی الحال
جلد آ مکے کو پوچھا احوال

ظلم بوجہل کا ہے جب وہ سنا
تب حمیت سے غضب میں آیا

جا ابوجہل کو ایسا مارا
سانٹ جا سر پہ اُسے زخم لگا

آیا پس نزد رسول مقبول
شاہ تب بیٹھے تھے مسجد میں ملول

وہ سلام آکے کیا دو سہ بار
ملتفت شہ نہ ہوئے ہیں زنہار

پس لگا کہنے کو یا ابن اخی
کہہ جو چہتا ہے نرکھ اب مخفی

شاہ تب یوں اسے فرمائے ہیں
چھوڑ دے مجھکو کہ بیکس ہوں میں

آہ میرے نہیں پدر و مادر
ہے یتیمی و بیسیری مجھ پر

آہ زندہ نہ رہا میرا جد
کرے اس حال میں تا میری مدد

نہ چچا ہے نہ برادر میرا
حق سوا کون ہے یاور میرا

تب قسم کھا کے ہے حمزہؓ نے کہا
بدلہ میں آپکے دشمن سے لیا

شاہ عالم نے کہا تب اے عم
خالق ارض و سما کی ہے قسم

کہ نہ ایمان کا پا کر منصب
گرچہ کفار کو تو مارے سب

نفع کچھ تجھکو نہ دیوے وہ جدال
شرط ایمان ہے اوّل نہ قتال

وہ کہا میں نے سنا ہو اے رسولؐ
آپ پڑھتے ہو کلام مقبول

صید کرتے ہو دلوں کو اُس سے
کیا ہے وہ اور لئے وہ کس سے

کہا حضرت نے وہ ہے حق کا کلام
وہ کہا اُس سے سنا کچھ اے امام

پڑھکے بسم اللہ رسول اکرم
پڑھے یہ آیت قرآں اُسدم

حٰمٓ ۝ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ۝ غَافِرِ الذَّنْبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِيْدِ الْعِقَابِ

ذِی الطَّوْلِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ اِلَیْہِ الْمَصِیْرُ اتارنا کتاب کا اللہ سے ہے جو زبردست ہے خبردار گنہ بخشنے والا اور توبہ قبول کرنے والا سخت عذاب دینے والا قدرت والا صاحب کسی کی بندگی نہیں سوائے اسکے اسی کی طرف پھر جانا ہے

سن اس آیت کو کہے حمزہ تب	اس سے معلوم ہوا آپ کا رب	بخشنے والا نہیں کا ہے گناہ	جو کہے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ
شاہ تب آپکو کہے ہاں اچھا	وہی توبہ بھی قبولے اُن کا	عرض کی حمزہ نے یوں اے شاہ	کلمہ لا الٰہ الا اللہ
نہ پڑھے جو کہ بتصدیق شتاب	دیویگا اسکو خدا سخت عذاب	شاہِ عالم نے کہا ہاں اچھا	وہ کہا اور بھی کچھ پڑھکے سنا
	کر شروع سورۂ طٰہٰ کو نبی	پڑھ سنائے ہیں یہ آیات تبھی	

طٰہٰ مَآ اَنْزَلْنَا عَلَیْکَ الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰٓی اِلَّا تَذْکِرَۃً لِّمَنْ یَّخْشٰی تَنْزِیْلًا مِّمَّنْ خَلَقَ الْاَرْضَ وَالسَّمٰوٰتِ الْعُلٰی اَلرَّحْمٰنُ عَلَی الْعَرْشِ اسْتَوٰی لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ وَمَا بَیْنَھُمَا وَمَا تَحْتَ الثَّرٰی اس واسطے نہیں اتارا ہم نے تجھ پر قرآن کو کہ تو محنت میں پڑے مگر نصیحت کیواسطے جسکو ڈر ہے اوتارا ہے اس شخص کا جس نے بنائی زمین اور آسمان اونچی وہ بڑے مہر والا ہے عرش پر غالب ہوا اسیکا ہے جو کچھ آسمان و زمین میں ہے اور ان دونوں کے بیچ اور نیچے گیلی زمین کے

عرض کی حمزہؓ نے پھر اے سالار	کہیں گلے میں تناں دیڑھ ہزار	تین سو سات ہیں کعبے میں کھڑے	ایک بالشت نہ حکم انکا چلے
آپ کہتے ہو کہ در ارض و سما	ہے جو کچھ سب ہے وہ میرے رب کا	کہے حضرت کہ ہے ایسا ہی ہاں	بلکہ ہے اس سے زیادہ پہچاں
تب ہی حمزہ کے ہوا دل کو اثر	عرض یوں کرنے لگا اے سرور	فکر میں آج کروں با دل و جاں	اور کل آپ یہ لاؤں ایماں

گلدستہ بیان میں نزول چار فرشتوں کے حضور میں رسول مقبول کے واسطے ہلاک کفار کے

شاہ کے پاس آئے روز خدا	نقل ہے چار فرشتے بھیجا	عرض کی ایک نے اے پیغمبر	کہ مؤکل ہوں میں دریاؤں پر
حکم اب آپکا گر میں پاؤں	تو ابھی نوحؑ کا طوفاں لاؤں	مشرکاں آپکے جو دشمن ہیں	سبکو یک پل میں ڈبا ہی دوں میں
دوسرا عرض کیا اے سرور	میں مؤکل ہوں یقیں بارش پر	حق میں اعدا کے اگر ہو ارشاد	قوم سا عاد کی کر دوں برباد
تیسرا عرض کیا اے سرور	کہ مؤکل ہوں میں سورج اوپر	حکم گر ہو اُسے اے حق کے حبیب	سر کفار کے لے آؤں قریب
تا کہ سر پھوٹ ہی جاوے اُنکے	مغز ٹکڑے ہو گریگا نیچے	عرض کی چوتھے نے اے شاہِ انام	میں مؤکل ہوں پہاڑوں پہ تمام
حکم گر ہو تو پہاڑ اک لاؤں	سر کفار کے اُسکو ڈالوں	حکم یہ ہمکو کیا ہے وہ رب	آپ کا حکم بجا لاویں سب
سنکے فرمائے ہیں یوں شاہِ ہدا	بولو آمین میں کرتا ہوں دعا	بس دعا کرنے لگے اے وہاب	دور کر خلق سے تو قہر عذاب
قوم کو میری ہدایت دیجے	نہ انھیں آفت و زحمت دیجے	ہیں رسالت سے مری وہ انجاں	اسلئے لائے نہیں وہ ایماں
حسبِ فرمانِ ملائک وہ یقیں	عجز سے کہتے تھے آمیں آمیں	بس لگے کہنے کو یا شاہِ اُمم	مرحبا مرحبا اے بحرِ کرم

انبیا جبکہ ہوئے تھے مضطر
ہمکو بھیجا تھا خدا نے اُن پر

قوم پہ اپنی وہ جب چاہے عذاب
قوم مقہور ہوئی اُن کی شتاب

آپنے قوم کی یوں بخش خطا
چاہیے پھر انکی ہدایت زخدا

شہ کہے خلق کی رحمت کیلئے
آیا ہوں میں نہیں زحمت کیلئے

الغرض جبکہ وہ گذرا ہے روز
شب فیروز ہوئی جلوہ فروز

جب دلِ پاک شہِ عالم کا
متعلق تھا بہ ایمانِ چچا

شب گزارے ہیں تمامی بہ نماز
اور کرتے تھے دعا بھی بہ نیاز

ابنِ مسعودؓ کہا ہے یہ بات
کہ یقیں حضرتِ حمزہؓ اُس رات

در پہ سرورؐ کے بہ حبِّ وافر
آج چل یار ہوا ہے حاضر

پھر جب سے ہوئی روشن یہ جہاں
پھر ایماں سے ہو روشن جوں جاں

آئے حمزہؓ بہ حضورِ سرورؐ
یوں کہے اُن کو رسولِ رہبر

اے چچا تم نے کیا تھا اقرار
کہ میں کل پاؤنگا ایماں سے وقار

اُسنے کی عرض کہ اے شاہِ جہاں
آج بھی اور سنا کچھ قرآں

شاہِ دیں سورۂ الرحمٰن سے
نبی یہ آیات پڑھے قرآں سے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ اَلرَّحْمٰنُ ۝ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ۝ خَلَقَ الْاِنْسَانَ ۝ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ ۝ اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ ۝ وَّالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ يَسْجُدٰنِ ۝ رحمٰن نے سکھایا قرآن بنایا آدمی کو پھر سکھایا اس کو بات، سورج اور چاند کو ایک حساب ہی بیلدار اور جھاڑ اور درخت لگے ہیں سجدے میں

لگے کہنے کو کہ جیسی جیسی
یعنے بس مجھکو یہ اے خلقِ نبی

عقل کرتی ہے دلالت ایسے
کہ یقیں نجم و شجر یہ سارے

غیرِ حق کو نہ کریں سجدہ کبھی
بس پڑھے کلمہ شہادت کا تبھی

دین کو انسے ہوی نسبت زیں
ہو گیا روز وہ کفار پہ زیں

گلدستہ بیان میں خطبہ پڑھنے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے اور ظاہر کرنا توحیدِ ربّ الوحید کا اور رنج دینا کفارِ عنید کا اُس صدیق رشید کو

نقل ہے اُسکے ہی یکدن آگے
عرض صدیقؓ نے کی حضرت سے

کہ مسلماں ہیں قریب چالیس
ہم کریں دین کو ظاہر اے رئیس

کہے بوبکرؓ سے تب یوں حضرتؐ
ہمکو پورا نہ ابھی ہے قوت

پر بصد جد و کد اُس شاہ کو لے
کعبۃ اللہ میں صدیقؓ آئے

اور پڑھے خطبۂ غرّا و فصیح
اُسمیں تھی دعوتِ اسلام صریح

کافراں سنتے ہی ہو مثلِ کباب
سب گرے آکے بصدیقؓ شتاب

چہرۂ پاک پہ وہ ناکارے
آہ اُس روز یہاں تک مارے

چہرہ بینی سے لئے تا پیشانی
سو جگہ بجسیاں ہوائے گیانی

سُنکے اِس صدمے کو ابنا تمیم
آ چھڑا اُن کو ز اعدائے لئیم

لے گئے اُنکو اُٹھا کر اُسدم
تھے وہ مرنے کے قریب اے اکرم

شام تک یونہی پڑے تھے بیہوش
آخرِ روز میں جب پائے ہوش

تھی وہ اول جو کئے بات ہی
بولو مجھ سے کہ ہے کیا حالِ نبی

ہاتھ رکھہ حاضراں منھہ پر اپنے
یوں لگے اُن کو ملامت کرنے

جس کے خاطر تو اٹھایا یہ الم
مارتا ہے تو ابھی اُس کا دم

انکی ماں آئی ہے لیکر کھانا
تا کھلاوے تو کہے وہ دانا

جب تلک شہ کا نہ معلوم ہو حال
نکروں کھانیکا ہرگز میں خیال

بس وہ دریافت بہت کی جا کر
بولی بوبکرؓ سے پھر یوں آکر

دارِ ارقم میں شہنشاہِ عرب
خیریت سے ہیں تو کھانا کھا اب

اپنی مادر سے کہنے تب صدیقؓ ۔ کہ میں نے نذر کیا ہوں تحقیق

دیکھوں جبتک نہ نبیؐ کے اقدام ۔ نہ کروں نوش میں کچھ آب و طعام

دن گزر جا کے جب آئی ہے شب ۔ انکو کھانا دنیہ اٹھا لیکر تب

لائے در خدمتِ سالارِ اُمم ۔ شاہ دیکھ انکو کئے چشم کو نم

بعد ازاں انکو لگا اپنے گلے ۔ جوشِ الطاف سے بوسہ بھی دیئے

اقتدا شہؐ کا صحابہؓ بھی کر ۔ بوسہ انکے دیئے سب اعضا پر

درد و رقت سے لگے رونے کو ۔ اشک سے منہ کو لگے دھونے کو

شہؐ سے صدیقؓ نے پھر عرض کیا ۔ دید سے آپکے سب رنج گیا

اب یہی عرض ہے اے شاہِ ہدا ۔ ماں مری آئی ہے بس کیجے دعا

تا کہ حق اس کو مسلمانی سے ۔ بہرہ دے خلعتِ ایمانی سے

شہؐ دعا حق میں کئے تب اس کے ۔ اور اسے دعوتِ اسلام کئے

پس وہیں جلد وہ ایمان لائی ۔ دو جہاں کی ہے سعادت پائی

ہے روایت کہ اسی روز عیاں ۔ لائے ہیں حضرتِ حمزہؓ ایماں

مومناں جو تھے ملول و رنجور ۔ ہوگئے اس سے زیادہ مسرور

گلدستہ ایمان لانے میں حضرت عمرِ فاروق رضی اللہ عنہ کے

بعد شہؐ روز عمرؓ بن خطاب ۔ ہوئے ایماں سے مشرف بہ صواب

وجہِ ایماں ہیں عمرؓ کے اے سیر ۔ ہیں روایات و حکایاتِ کثیر

مختصر ایک روایت کا بیاں ۔ نقل کرتا ہوں معارج سے یہاں

ہے روایت کہ وہ سالارِ ہدا ۔ حق تعالیٰ سے کئے تھے یہ دعا

یا الٰہی یہ عمرؓ بن خطاب ۔ یا عمر ابنِ ہشام اب تو شتاب

دینِ اسلام کو بس غالب کر ۔ کیونکہ وہ دو نو قوی تھے اشہر

ہے ابوجہلِ لعین ابنِ ہشام ۔ تھا شقی وہ تو ازل کا ناکام

حق میں کیونکر ہو دعا اسکی قبول ۔ ہوگئی حق میں عمرؓ کے مقبول

جاہلیت میں بھی ہرگز وہ کبھو ۔ رنج و ایذا نہ دیا تھا شہؐ کو

بہن و بھونائی عمرؓ کے پنہاں ۔ لائے تھے سرورِ دیں پر ایماں

فاطمہ اس کی سمجھ بہن کا نام ۔ تھی بڑی عابدۂ نیک انجام

اُسکا بھونائی جو تھا سعدؓ ایار ۔ جسکو ہے عشرۂ مبشر میں شمار

جبکہ اسلام سنے ان کا عمرؓ ۔ جلد تر آن کے وہ بہن کے گھر

پوچھے اسطرح سنا ہوں میں یقیں ۔ باپ و دادوں کا تو چھوڑی ہے دیں

ہوئی خاموش نہ کی وہ انکار ۔ تب کئی بہن کے سر پر ایک وار

آہ سر پھوٹ گئے تب اسکا وہیں ۔ منہ ہوا خون سے اس کے رنگیں

تب وہ کہنے کو لگی با توفیق ۔ میں مسلماں ہوئی ہوں تحقیق

تو جو چہتا ہے سو کر مجکو قبول ۔ ہے خدا ایک محمدؐ ہے رسول

بہن کی جب یہ دلیری دیکھے ۔ ہوگئے ناچار اسے چھوڑ دیئے

کہتے ہیں سو رہے وہ رات کو جب ۔ بہن بھونائی ہو بیدار یہ شب

کئے قرآں کی تلاوت آغاز ۔ پڑھتے تھے سورۂ طٰہٰ با نیاز

سنے جب اسکو عمرؓ ہو بیدار ۔ ہوگئے سنتے ہی بے صبر و قرار

بہن کے پاس کہے آکے شتاب ۔ دے مجھے دیکھوں یہ کیسی ہے کتاب

وہ کہی ہاں یہ کتاب اللہ ہے ۔ جو منزل بر رسول اللہ ہے

بے وضو اسکو نہ چھونا ہے روا ۔ وصف میں اس کے ہے فرمایا خدا

لَا یَمَسُّہٗ اِلَّا الْمُطَہَّرُوْنَ

شرک کی تو ہے نجاست میں بھرا ۔ دو نہیں کس طرح تیرے ہاتھ بھلا

وہ کہی ہے یہ کتابِ مولیٰ ۔ بے ادب اس کو دکھیں تو ہوگا

پس وہیں جلد عمرؓ غسل کئے ۔ آکے پھر بہن سے اپنی مانگے

تب عمرؓ عہد کئے کھا کے قسم ۔ ہاتھ میں انکے وہ دی ہے اسدم

پس وہ اُس سے لگے ہیں پڑھنے
جب اِس آیت پہ ہیں آ کر پہنچے

وَاِنْ تَجْهَرْ بِالْقَوْلِ فَاِنَّهٗ يَعْلَمُ السِّرَّ وَاَخْفٰى اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ۝

اور اگر بات کہے پکار کر تو اس کو خبر ہے چھپی بات کی اور اس سے چھپی کی اللہ ہے جسکے سوا نہیں اسکے ہیں سب نام خاصے

پس لگے کہنے کو رو رو وہ تمام
کہ ہے بے شبہ خدا کا یہ کلام
ہے روایت کہ رسولِ یاراں
دارِ ارقم میں ہی تھے تب پنہاں
ڈھونڈتے پھرتے تھے صحابہ کو تمام
تا ہلاک انکو کریں وہ ناکام
اور پوشیدہ ہی پڑھتے تھے نماز
ظلمِ کفار سے سب اے دمساز
یعنے سب جمع ہو کعبہ میں شریر
کرتے ہیں قتلِ نبیؐ کی تدبیر
یہ فقیرانِ شکستہ خاطر
یہ انیسانِ رسولِ فاخر
جاں فدا کرنے پہ حضرت کیلئے
ہوئے تیار شہادت کیلئے
تاکہ اس گوشہ سے اب جا باہر
دینِ اسلام کریں اب ظاہر
پہنچے آواز ہماری یکساں
تا بہ ملکوتِ معلّے اس آں
روبرو لینے شہادت پاویں
مایۂ فخر سعادت پاویں
مطمئن دل کو کرو صبر کرو
اور امید کو ہی حق سے دھرو
اور حلقومِ ذبیح اسمٰعیلؑ
ذبح سے جس نے بچایا تھا قبیل

روایت

حق کی درگہ میں دعا کرنے لیے
عجز و زاری سے بہت جلد اٹھے
یوں لگے کہنے اُٹھا عجز کے ہات
اے خداوند مجیب الدعوات
سارے بیکس ہیں مساکین و پریش
سر بسر سارے ہیں غمگین و ریش
کوئی سوا تیرے نہیں یار نہیں
کوئی معاون و مددگار نہیں
اپنے ایک فضل کی کر اپنی نگاہ
شر سے کفار کے دے ہمکو پناہ
کوئی جوانمرد کو بھیج ایسے رب
دین کو جس سے ہو قوت یا رب
یعنے جبریلِ معظم آئے
شہ کی خدمت میں بشارت لائے

بس تھے کلمہ شہادت کا یقیں
اور پوچھے کہ کہاں ہیں شہِ دیں
کیونکہ سب جمع ہو کفارِ عرب
قتلِ سرور کی ہی تھی فکر میں تب
اسلئے سارے صحابہ ذی شاں
تھے حفاظت میں نبیؐ کی ہر آن
یونہی اصحاب ہیں مظلوم ادھر
اور کفار کا ہے دھوم ادھر
اور بجاتے تھے طبل وہ بے دیر
قتل پر خلق کو کرتے تھے دلیر
جب لگے سننے وہ آوازِ طبل
سب کے سب ہو گئے مضطر بیکل
عرض یوں کرنے لگے ہیں آ کے
یا رسول اللہ اجازت دیجے
اور علانیہ زباں سے یکبار
یوں پڑھیں کلمہ طیب کو پکار
پڑھ کے یوں کلمہ طیب یکبار
جان و تن اپنے کریں بعد نثار
شاہ تب انکو دئے یوں تسکیں
اے فقیران و مساکین غمگیں
جس نے موسیٰ کو کیا نیل سے پار
اور براہیمؑ پہ آتش گلزار
وہی قادر ہے یقیں سرّ و جہار
کہ رکھے تمکو نگاہ از اشرار
یک روایت ہے کہ جب پیغمبر
دیکھے یوں یاروں کو اپنے مضطر
سر سے عمامہ اُتار اپنے وہیں
ڈال چادر کو گلیمینِ شہِ دیں
بندگاں تیرے یہی انتالیس
اہلِ توحید ہیں اور میرے انیس
جب وہ کرتے ہیں عبادت تیری
دل سے رکھتے ہیں محبت تیری
اشکِ غم آنکھوں سے انکے ہیں رواں
سوزشِ دل ہی ہیں لیے تاب و تواں
ان ضعیفوں کی مددگاری کو
انکی غمخواری و دلداری کو
تھے اسی عرض میں وہ شاہِ ہدیٰ
آئے ہیں ایسے میں وہ پیکِ خدا
یوں کئے عرض کہ اے حق کے رسول
کی دعا آپ کی مولا نے قبول

عمر فاروقؓ کا گھر سے کعبہ تک تشریف آنا

دین اسلام کی اب کرنے کمک
آپ جو مانگے جوانمرد کو یک

کہ کھڑے ہو دیں وہ از بیت حرم
صف بصف تا بہ سرائے ارقم

آسمانوں کے فرشتوں کو تمام
اس طرح حکم کیا ربِ انام

اپنے محبوب مکرم کے پاس
سیدِ عالم و آدمؑ کے پاس

اے ملک بہر تم اب عرش سے
طرقوا طرقوا سب کہتے ہوئے

یا نبیؐ دیکھئے آتا ہے جلدی عمرؓ
شرف ایمان کا پاتا ہے عمرؓ

تھے اسی بات میں جبرئیلؑ ابھی
آئے ایسے میں عمرؓ در پہ تبھی

دالے اس زور سے خوش ہو بسیار
کہ گری دست عمرؓ سے تلوار

شاہؐ خوش ہو کے کہے تب تکبیر
اور صحابہ بھی کہے سب تکبیر

تھے جو اصحاب نبیؐ انتالیس
ہوئے فاروقؓ سے پورے چالیس

پھر عمرؓ عرض کرے اے سالار
لات و عزیٰ کی پرستش کفار

ساتھ حضرت کو لیے بس اس ہی روز
سب چلے کعبے کو فرحت اندوز

اور عمرؓ پیچھے تھے آگے کرار
سبکے ہاتھوں میں علم تھے تلوار

حضرتِ حمزہؓ علیؓ اور عمرؓ
کرکے حملات وہ کفار اوپر

انکا سردار جو تھا ایک لعیں
اسکو فاروقؓ گرائے بہ زمیں

دیدے حدقے سے گرے جب باہر
تب کیا شور بہت وہ کافر

لے صحابہ کی جماعت کو سب
ظہر مسجد میں گزارے شہؐ تب

پس عمرؓ عرض کئے ہیں اے شہؐ
چاہیں کیا جانا درونِ کعبہ

کعبۃ اللہ میں تب جو تھی بتاں
یوں عمر کہنے لگے ان کو عیاں

گر پڑھے جلد بتاں اوندھے سب
تجھی بھیجا ہے اس آیت کو رب

اے نبی کافی ہے اللہ تجھے
اور جو تابع ہیں مسلمانوں سے

لائے جب حضرتِ فاروقؓ ایماں
دین اسلام کیا عزت و شاں

دینِ اسلام کی عزت شوکت
دن بدن پانے لگی ہی شہرت

حق نے اس عرض کو مقبول کیا
حکم اس طرح فرشتوں کو دیا

ہوویں ہاتھوں میں مثلِ پُرانوار
تا بہ تکریم کریں اسکو نثار

دیکھو تم اے ملائک بڑے
ہم جوانمرد کو یک بھیجیں گے

تاکریں دینِ متیں کی یاری
دیویں دلریشوں کو وہ دلداری

اس جوانمرد کو اب رہ دیکھو
پاس احمدؐ کے اسے لیجاؤ

ہمنے بھیجا ہے اسے ہو خوشحال
تو بلا اسکو کر اب استقبال

آن کے سرورِ دیں استقبال
ہاتوں کو اُن کے کمر اندر ڈال

سرجھکا اپنا عمرؓ با آواز
پس پڑھے کلمہ شہادت بہ نیاز

سب لگے کرنے سرور و شادی
اور لگے دینے مبارکبادی

بولے جبرئیلؑ ز ایمانِ عمر
خوش ہوئے اہلِ سما اے سرور

کیا کرتے ہیں بلاشبہ عیاں
خلق طاعت کریں کیوں ہم پنہاں

شاہ کے سیدھے طرف تھے صدیق
ڈانویں جانب میں بھی حمزہ تحقیق

آئے کعبے کو بصد عزت و شاں
دیکھ کفار ہوئے سب حیراں

منتشر انکی جماعت کو کئے
داد مردی و شجاعت کی دئے

چڑھکے سینہ پہ بصد خشمِ دلی
اُسکی آنکھوں میں ہیں ڈالے انگلی

جلد آ اسکو چھڑائے کفار
چھوڑ کعبے کو ہوئے سارے فرار

ہے وہی اول روز اے پرنور
جو ہوا دینِ مقدس کا ظہور

کہے ہاں پس پکڑ اس شاہ کا ہاتھ
لیگئے کعبے میں وہ اپنے ساتھ

اے بتاں آیا ہے یہ خلق کا نبیؐ
جلد تم سجدہ کرو اسکو ابھی

یٰاَیُّهَا النَّبِیُّ حَسْبُكَ اللّٰهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ

اہلِ تفسیر کہے ہیں رکھ یاد
تابعداروں سے ہے فاروقؓ مراد

کافراں ہوگئے سارے عاجز
قوتِ ظلم نہ پائے ہرگز

کافروں اور مسلمانوں کے
درمیاں فرق جو آیا ان سے

ہوا فاروق لقب جانو تم رضی اللہ تعالےٰ عنہم

ساتواں گل نبوت سے ساتویں سال کے احوال میں قطعِ رحمی کفار کی بنی ہاشم اور سرورِ عالم اور حضرتؐ کے صحابہ کرامؓ سے اور حضرتؐ مع صحابہؓ و بنی ہاشم غار میں تشریف رکھنا نہایت رنج و تصدیع سے تین سال تک اور مضمون قطع رحمی سے کفارِ اشرار کعبۃ اللہ پر ایک عہد نامہ جو لٹکائے تھے غیب سے ایک کیڑا وہاں آنا اور کھا جانا اُس مضمونِ بد کو اور چھوڑ دینا نام اللہ تعالیٰ اور رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پس غار سے تشریف لانا حضرتؐ کا

ساتویں سال میں کفار تمام دیکھے جب رونقِ دینِ اسلام
دن بدن سرورِ دیں کی رفعت اور صحابہؓ کی ہمیشہ کثرت
اور جلنے انکو ہے ہجرت کی جگہ راحت و عشرت و فرحت کی جگہ
ابوطالبؓ کی حمایت سے ادھر بنی ہاشم کی اعانت سے ادھر
دو جوانمرد شجیعان عرب یعنے حمزہؓ و عمرؓ پاک نسب
بھی مسلمان ہوئے از دل و جاں جن سے اسلام کو ہے رفعت و شاں
اور حضرتؐ کی نبوت کی خبر چوطرف پائی ہے شہرت اکثر
ہر قبیلے میں عرب کے سر جا دینِ اسلام نے پایا چرچا
سارے کفار لگے جلنے کو ہاتھ حسرت کے لگے ملنے کو
باندھکر سارے عداوت میں کمر ابوطالب سے کہے یوں آکر
کہ یہ دو کام سے کر تو یک کام یہی مقصود ہمارا ہے تمام
کہ بھتیجے کو ترے ہم کو دے قتل کر دیوینگے بے شبہ اُسے
یا تو کر منع اُسے جلد ابھی تا خدایوں کو ہمارے وہ کبھی
بد نہ بولے بھی اہانت نہ کرے بت پرستوں کی شناعت نہ کرے
یہ سخن گر نہ کریگا وہ قبول ہوگا ہاتھوں سے ہمارے مقتول
بس یہ بولے سو اوٹھے سب وہ شتاب تاکہ کل دیوے خبر اسکا جواب
ابوطالب جو سُنا قتل کی بات فکر اور غم میں پڑا کر ہیہات
شاہِ عالم کو وہیں بلوائے بات کفار کی وہ سنوائے
پر لگا کہنے کو اے نور العین تیری دعوت ہے یقیں حق لیکن
پر ہیں کفار شقاوت معمور پُر جہالت ہیں ہدایت سے دور
دشمنِ جان ہوے ہیں تیرے فکر بس اُنکی ہے دل میں میرے
رحم کر اپنے تو جاں پر اسدم اور اس بوڑھے پہ کر لطف و کرم
انکے معبودوں کی مت کر توہین فتنہ برپا نہ کریں تا وہ کہیں
یوں جواب اسکا دیئے شاہِ انام اے چچا میں جو کرتا ہوں کام
حکم سے حق کے یہی بس کرتا ہوں لوم لائم سے نہیں ڈرتا ہوں
قوم و خویشوں کی رضا کے سبب کافرِ دنی یہ عداوت کے سبب
کسطرح ترک کروں حکمِ خدا حکم پر اسکے مری جان ہے فدا
تو بھی ابلاغِ رسالت میں مرے گر مدد اپنے دل و جاں سے کرے
ہے یقیں اسمیں سعادت تیری گر نہ ہوویگی اعانت تیری
مجھکو تائیدِ خدا کافی ہے اُسکی نصرت ہی مجھے وافی ہے
جب آپ ارشاد کئے سرورِ دیں جلد مجلس سے اٹھے سرورِ دیں
جبکہ یہ بات سُنا بوطالب درد و رقت ہوئی اُسپر غالب
شاہِ عالم کو وہ پھر بہلا کر اسطرح کہنے لگا مدد روکر
ہے دل و جاں مری تجھپہ فدا کر ادا تجھکو جو ہے حکمِ خدا

بسکہ جب تک جان مرے تن میں رہے
دشمناں کر نہ سکینگے کچھ گھات
بنی ہاشم کا قبیلہ ظاہر
متفق ہو سبھی کفارِ قریش
قطع کر دیویں سلام اور کلام
انسے کوئی شئی نہ خریدیں ہرگز
عہد نامہ اسی مضموں کا لکھے
اسکو لٹکائے ہیں پھر کعبے پر
ابوطالب نے یہ سُن اے اکرم
بولہب کافرِ ملعون اصلا
غار سے گر کوئی آتا باہر
مکیوں سے تو یقیں بیع و شرا
گرچہ بس آتے نہیں تھے وہ مگر
تاجروں کو بھی ڈرانے کو لگے
آہ گر دیکھتے کفار کسُے
آہ پھرتے تھے صحابہ محروم
انکے اطفال جو تھے بیخور و خواب
ہے روایت کہ حکیم خوش خو
دیکھ بوجہل اسے تنگ کیا
بولا بوجہل کو وہ اے ابتر
اور ایک رات ہشام ابن عمر
بولا اب کیجے یہ تقصیر معاف
پھر گئے تنگ اسے مردوداں

تیری الفت بھی مرے تن میں رہے
مثل سایہ کے رہوں تیرے ساتھ
اور بنی عبد مطلب بھی دگر
اسطرح عہد کئے بد اندیش
نہ رکھیں اُنسے بھی ہرگز کچھ کام
اُنکو کوئی چیز نہ بیچیں ہرگز
شخص چالیس بھی مہر اسپہ کئے
ہے روایت کہ جو ملعون ابتر
جمع کر دونوں قبیلوں کو بہم
نہیں وہ ہر دو قبیلوں میں ملا
رنج دے اسکو ستانے کافر
بسبب عہد کے سو خوف ہی تھا
سال بھر انمیں ہی کرتی وہ گذر
تا نہ کوئی چیز انھوں کو بیچے
کہ خریدی میں ہی کوئی مومن
یونہی رہتے تھے ہمیشہ مظلوم
اسقدر روتے تھے ہو کر بے تاب
کہ خدیجہؓ کا بھتیجا تھا جو
بلکہ وہ اُس سے بہت جنگ کیا
صلۂ رحمی کو تو اب منع نہ کر
تین مزدور پہ ساماں لیکر
اور آئندہ کرونگا نہ خلاف
دیکھ تب اُنکو کہا بوسفیاں

میں مددگار رہونگا تیرا
آہ جب دیکھے ہیں کفارِ قریش
ابوطالب کے ہی تابع ہو تمام
کہ بنی عبد مطلب کے ساتھ
صلۂ رحمی کا شیشہ پھوڑیں
بیٹا بیٹی بھی نہ دیویں لیویں
اور لپیٹ اسکو حریر اندر تب
عہد نامہ وہ لکھا تھا اجہل
شہؐ کو اور یاروں کو اُسکے لیکر
کہتے ہیں غار بھی جا کفار
حج کے موسم کے سوا کوئی ایجاں
حج کو تجار جو آیا کرتے
دیکھ یہ حال ابوجہل لعیں
اُنکو دیوینگے اگر تم سودا
جمع کفار وہاں ہو دو چار
رنج گیا اُنکا لکھوں نہیں آیا ر
شور اور غل سے ہی بس انکے سب
سر پہ مزدور کی دے کچھ اسباب
دیکھ اس حال کو تب ابنِ ہشام
تب بھی مانا نہیں وہ ناکارا
جانب غار چلا جاتا تھا
دوسری شب کو بھی لے دو مزدور
صلۂ رحمی وہ بجا لاتا ہے

یارِ غمخوار رہونگا تیرا
ابوطالب کی مدد بیش از بیش
شہ کی تائید میں رہتے ہیں مدام
بنی ہاشم سبھی ایسے نیک صفات
سب رہ و رسم قرابت چھوڑیں
چھوڑ تا مکہ وہ جنگل میں بسیں
سوم سے اسکو کئے محکم تب
حق تبھی ہاتھ کیا اسکا شل
جا لگا رہنے کو یک غار اندر
ہو گئے آہ محاصر اشرار
باہر آنے کا نہ پاتے امکاں
چیزیں کچھ انسے لیا کرتے تھے
اور کئی دوسرے مشرک بدیں
لوٹے جاوینگے تم ابکی دفعا
اسکی قیمت کو بڑھاتے بسیار
تھی اونھیں فاقہ کشی لیل و نہار
مکے والونکو نہ تھی نیند یہ شب
جلد جاتا تھا وہ بی بی کے جناب
گرچہ تھا وہ بھی عدو بد انجام
پس ابوجہل کو آ وہ مارا
مشرکاں دیکھ گئے ہیں بلوا
جانب غار وہ کرتا تھا عبور
اور بھلے کام طرف جاتا ہے

ہے بھلا اِس پہ یہ سختی نہ کرو / اسقدر اِس سے کر سختی نہ کرو
بس حکیم اور دگر ابن ہشام / جو کئے رحم یہ اصحابِ کرام

بالیقیں موجب ارحم ترحم / پائے اسلام کا وہ ملک و حشم
خیر خواہی جو کیا بوسفیاں / اسقدر پایا وہ شرفِ ایماں

اور ابو العاص نبی کا داماد / مرد زینبؓ کا جو تھا نیک نہاد
کئی شتر بھر کے گیہوں اور کھجور / گاہ گہ لاتا بشب شہ کے حضور

ہوکے مسرور بہت شاہِ ہدا / حق میں بو العاص کے کرتے تھے دعا
الغرض آہ بصد رنج و ملال / غار میں گذرے ہیں یونہی سہ سال

ایک دن حضرتِ سالارِ امم / یوں لگے کہنے چچا سے اے عم
عہدنامہ وہ جو لکھوائے قریش / اور اُسے کعبہ پہ لٹکائے قریش

حق نے کیڑے کو وہاں یک بھیجا / عہد نامے کو وہ سب کھا ہی لیا
نام اللہ کا اور میرا نام / چھوڑ مضمون کو کھایا ہے تمام

ابوطالب نے کہا ہو حیراں / یہ خبر کون دیا تجھکو یہاں
بولے جبریلِ معظم آیا / وحی یہ حق کی طرف سے لایا

ابوطالب نے کہا اے شہ دیں / تو بھی سچا ہے ترا رب بھی یقیں
پس جماعت کو لے اپنے ہمراہ / آیا وہ کعبے کو باعزت و جاہ

ابوطالب کو جو دیکھے ہیں قریش / سمجھے نادانی سے یوں وہ بدکیش
غار میں رنج بہت پایا ہے / پس محمد سے وہ باز آیا ہے

اُسکو تکریم سے بٹھلائے لجا / ابوطالب نے یہ تب اُنسے کہا
عہدنامہ وہ تمہارا لاؤ / وہ تبھی لائے بہت ہی خوش ہو

پوچھے تم لے گئے تھے جیسا / کیا ہے ویسا ہی کہے ہاں ویسا
پس وہ کفار سے اِسطرح کہا / دیا آگاہی محمد کو خدا

غیب سے کیڑے کو یک بھیجا رب / کھایا مضمون وہ نامے کا سب
کچھ بھی اُس نامے میں باقی نہ رہا / نامِ حق نامِ محمد کے سوا

گر نہ سچا ہو سخن یہ بے قیل / شہ کو کرتا ہوں تمہارے تحویل
اور اگر ہووے گی یہ سچی بات / عہد سے تم اب اٹھا دیجو ہات

بات یہ سن کے کہے سب کفار / کہ ہے انصاف یہی بے تکرار
کھول نامے کو کئے جبکہ نظر / پائے سچ مخبرِ صادق کی خبر

سارے کفار وہ شرمندہ ہوئے / قطع رحمی کو تبھی قطع کئے
پر ابوجہل و توابع اُس کے / توڑنے عہد کو راضی نہ ہوئے

الغرض اٹھکے ابوطالب تب / ساتھ لے اپنے رفیقوں کو سب
آ کے کعبے میں اٹھا دست دعا / یہ دعا کر کے سوئے غار گیا

اَللّٰهُمَّ انْصُرْنَا عَلٰى مَنْ ظَلَمَنَا وَقَطَعَ اَرْحَامَنَا وَاسْتَحَلَّ مَا يُحَرَّمُ عَلَيْنَا

یعنے بار خدایا نصرت دے ہمکو اُنپر جو ظلم کئے ہمارے پر اور کاٹے ہمارے ارحام کو اور حلال کئے وہ چیز کو جو حرام تھی ہمارے پر

پس دو فرقے ہوئے کفارِ قریش / ایک ابوجہل و توابع بدکیش
عہد شکنی یہ نہیں چاہیے کبھی / لیک چاہی ہے جماعت دوسری

توڑنے عہد جو چاہی ہے گروہ / وہی غالب ہوئی باشان و شکوہ
پس وہی لوگ ہو سب با ہتھیار / آئے ہیں جلد وہیں جانبِ غار

معذرت کر کے بہت کچھ ظاہر / لائے ہیں غار سے سب کو باہر
سال دسواں ہے ہوا جبکہ شروع / واقعہ جان یہ پایا ہے وقوع

نام الٰہی کے سوا عہدنامہ کو کیڑوں کا کھا جانا

حضرت کا معہ صحابہ غار سے نکل کر تشریف لانا

گلدستہ روم پر فارس کے غلبہ سے کفارِ قریش فال لینا تب نازل ہونا سورۂ روم کا کہ بضع سنین میں رومیاں غالب ہونگے اور مسرور ہونا مسلمانوں کا اُس خبر سے

اور

اور اسی سال میں در فارس و روم
جب مچی جنگ و جدل کی یک ہوم

یوں لگے کہنے بہت ہو خوشحال
مومنوں سے کہ لئے ہم یک فال

روم کے لوگ ہیں سب اہلِ کتاب
اور تم سب بھی ہیں جب اہلِ کتاب

اہلِ اسلام ہوئے سن یہ ملول
پائی آیت یہ بھی شرفِ نزول

فارس والے ہوئے غالب آخر
یہ خبر سن کے عرب کے کافر

فارس والے تو نہیں اہلِ کتاب
ہو گئے جنگ میں غالب وہ شتاب

اور کتابی تو نہیں ہم یکسر
ہم بھی ہو جائینگے غالب تم پر

الٓمّٓ غُلِبَتِ الرُّوْمُ فِیْٓ اَدْنَی الْاَرْضِ وَھُمْ مِّنْ بَعْدِ غَلَبِھِمْ سَیَغْلِبُوْنَ فِیْ بِضْعِ سِنِیْنَ (سورۂ روم)

دب گئے روم لگتے ملک ہیں اور وہ اس دبنے پیچھے اب غالب ہونگے کئی برس میں

یعنی فرمایا خدائے وہاب
فارسی گرچہ ہوئے اب غالب

رومیاں ہو وینگے غالب تحقیق
سنکے اس وعدۂ حق کو صدیقؓ

آگے دس سال کے بیشک واللہ
روم کو فارس پہ ہووے غلبہ

اس سے اقرار کئے تب صدیقؓ
کہ اگر بات نہ ہو یہ تحقیق

تب ہوئے سر دو طرف دو ضامن
پس حدیبیہ کے جب صلح کے دن

جب ابی جنگ احد میں آیا مار
ہو کے مقتول گیا تھا فی النار

کہ ان اونٹوں کو تو کردی خیرات
وہ تصدق کئے تب فرح کیسا

اور در دارِ حرب بے وسواس
بو حنیفہؒ و محمدؒ کے پاس

ابو طالب کی رحلت

غار سے نکلے کے بعد از وہ رئیس
آٹھ مہینے ہی رہا دن اکتیس

وہ بنی عبدِ مطلب کو تمام
بنی ہاشم کو بھی آئے یک انجام

کیا تاکید و وصیت بسیار
اور قریشیوں کو بھی سب وہ ہشیار

کہ محمدؐ کو یقیں ربِ کریم
دیویگا جانیو تم شانِ عظیم

شرق سے غرب تلک بھی تا دور
ہو ویگا اسکی رسالت کو ظہور

سرکشی اس سے کرے جو پر کین
ہو ویگا خوار و ذلیلِ دارین

پاوینگے اسکی اطاعت سے امین
دیکھینگے اسکی عداوت سے محن

تم بھی دیکھو گے وہ سب حالات جب
تب مری یاد کرو گے یہ بات

آگے دس سال کے در بضعِ سنین
طاق بر سو نہیں ہی یعنی یہ یقین

بولے کفار کو تب یوں جا کے
دید کے تا ہو دیں تمھارے کھنڈ سے

سنکے اس بات کو مردود ابے
جبکہ صدیق کو جھٹلایا ہے

سو شتر آپ ابی کو دیوے
ورنہ سو اونٹ ابی سے لیوے

روم کی فتح کے سنے جب تحقیق
لئے سو اونٹ جنابِ صدیقؓ

وارثاں اس کے وہ سو اونٹ دئے
انکو تب سرورِ دیں فرمائے

جانِ صدیقؓ کا تو وہ اقرار
پہلے تھا بعد ہے تحریمِ قمار

عقد فاسد ہیں روافض میں دیکھ
یونہی لایا یہ مدارج اے نیک

اور دسویں برس آیا عزت
ابو طالب کی ہوئی ہے رحلت

موت کے وقت میں سب اسکے خویش
اور حاضر تھے صنادیدِ قریش

شاہ کی حفظ و حمایت کیلئے
اور امداد و اعانت کیلئے

اسطرح کہنے لگا اے مردم
بات یہ یاد رکھو میری تم

علما اور سلاطینِ مخول
اسکی دعوت کو کریں ویسے قبول

ہو سعادت سے دو جگ کے ہمدوش
یک جہاں اسکی رہے حلقہ بگوش

تم کو کرتا ہوں وصیت یہ صاف
مت کرو اس سے بدی اور خلاف

گویا آنکھوں سے یقیں اپنے ابھی
دیکھتا ہوں میں یہ حالات سبھی

ہے روایت کہ رسولِ اکرمؐ
بیٹھ کر اسکے سرانے اس دم

شرح بخاری

اسطرح کہنے لگے ہیں مرے چچا / کہ تجھے دیوے خدا نیک جزا
کیا بچپن میں کفالت میری / اور جوانی میں حمایت میری

شاد کر اب مجھے از ایک کلمہ / لا الٰہ کہو اور الّا اللہ
تا کروں تیری شفاعت اے عم / حشر میں نزدِ خدائے اکرم

ابو طالب نے کہا اے سالار / خیر خواہ ہے تو مرا سر و جہار
کیا کروں خوف یہی اب ہے مجھے / سرزنش خلق کرینگے یہ مجھے

موت سے ڈر کے چچا نے تیرا / آخری وقت میں ایمان لایا
خوف گر یہ نہیں رکھتا واللہ / کہہ کے البتہ وہ کلمہ اے شاہ

چشم کو تیرے خنک کرتا میں / کرکے خوش دل کو ترے مرتا میں
شاہ اس بات سے غمگین ہوا اٹھے / اور اسطرح سے تب فرمائے

مغفرت تیری خدا سے چاہوں / جب تلک منع کئے نا جاؤں
ابن اسحاق ہی سن اے بھائی / اسطرح ایک روایت آئی

دیکھا جسوقت جنابِ عباس / ابو طالب کی طرف بے وسواس
دمِ آخر وہ ہلاتا تھا لب / سن کے عباس کہی شاہ سے تب

اے نبی بھائی مرا یہ واللہ / آپ بولے سو پڑھا ہے کلمہ
اہلِ سنت کی یہاں پر آئیں / یہ روایت ہوئی ثابت ہی نہیں

کہ معارض ہیں روایات دگر / اور مخالف ہیں دلائل اکثر
ہے ازانجملہ علی فرمایا / جاکے حضرت سے یہ میں عرض کیا

یا نبی یہ جو چچا آپ کا تھا / آہ دنیا سے ہے گمراہ گیا
سن کے یہ رونے لگے پیغمبر / اور یہ حکم کئے اے حیدر

غسل دے کفن بھی اسکو پہنا / اور کر دفن اسے جلد تو جا
پھر میں اس شاہ سے یہ عرض کیا / یا رسول اللہ وہ مشرک ہے مرا

پھر مجھے حکم کئے پیغمبر / یا علی جا کے اسے دفن تو کر
اور کہا اسکو خدا بخشے اب / اور رحمت بھی کرے اسپر رب

ہے روایت کہ نبی ہوگریاں / پیچھے تھے اسکے جنازے کے رواں
اور کہتے تھے کہ اے میرے چچا / صلہ رحمی کو تو لایا ہے بجا

حق میں میرے نہ کیا کچھ تقصیر / دیوے حق خیر جزا تجھکو کثیر
اور چچا سے جو کئے تھے اقرار / کہ کروں تیرے لئے استغفار

کئی دن آئے نہ باہر سرور / مغفرت خواہی میں تھے شام و سحر
کئی اصحاب بھی یہ دیکھ اے یار / آپ بھی کرنے لگے استغفار

اپنے ماں باپ کے حق میں یکسر / موت تھی جنکی ہوئی کفر اوپر
مغفرت باپ کی اپنے جو خلیل / چاہے تھے نزدِ خداوندِ جلیل

اس سند سے ہی ابو طالب کی / مغفرت خواہی کئے تھے نبی
تب ان آیات کو حق بھیجدیا / شہ کو اور یاروں کو وہ منع کیا

مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَن يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ وَلَوْ كَانُوا أُولِي قُرْبَىٰ مِن: بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُمْ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ وَمَا كَانَ اسْتِغْفَارُ إِبْرَاهِيمَ لِأَبِيهِ إِلَّا عَن مَّوْعِدَةٍ وَعَدَهَا إِيَّاهُ الآية

نہیں پہنچتا نبی کو اور مسلمانوں کو کہ بخشش مانگیں مشرکوں کی اگرچہ وہ ناتے والے ہوں، جب کھل چکا ان پر کہ وہ دوزخ والے ہیں اور بخشش مانگنا ابراہیم اپنے باپ کے واسطے سو نہ تھا مگر وعدے کے سبب وعدہ کر چکا تھا اس سے

علما لکھتے ہیں یہ آیت بھی / اسی قصے میں نبی پر اتری

[1] إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَن يَشَاءُ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ

[1] ترجمہ: تو نہیں ہدایت کرتا جسکو چاہے اور لیکن اللہ تعالیٰ ہدایت دیتا ہے جسکو چاہے اور وہی خوب جانتا ہے ہدایت پانے والوں کو ۱۲ یہاں ہدایت سے مراد مقصود تک پہنچانا ہے ورنہ دنیا ہدایت کیلئے ہی مبعوث ہیں ۱۲

آیتیں جبکہ یہ آئیں آئے یار — شاہ موقوف کئے استغفار
کہ خدا انکی نہ بخشش چاہا — انکی بخشش طلبی منع کیا

وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ

جب کہ شرک سے با ایمان ہو — اسکے مغفور سبھی عصیاں ہو
ہے روایت کہ جناب عباسؓ — ایک دن عرض کیا شہ کے پاس
دی ہی کچھ نفع اسے کیا وہ ملک — شہ کہی نفع دیئے ہاں وہ بیشک
آگ ٹخنوں ہی تلک ہی اُسکے — جوش کرتا ہے دماغ اب جس سے
بھی روایت ہے کہے پیغمبر — کہ قیامت میں عذاب کمتر
مغز سر جوش کریگا اُسکا — اور اسطرح سے وہ سمجھیگا
واسطے تیرے نبی کے یا رب — نار دوزخ سے بچا ہمکو سب
پر بہت شہ کی کیا وہ خدمت — اور رکھتا تھا بدل وہ اُلفت
اسکا لازم ہے ہمیں حفظ ادب — باعث حب شہنشاہ عرب
اور کیا نفع ہے ہمیں آیار — کام عقبیٰ کا تو بس اپنے سنوار

یاں مسلماں کو بشارت ہے لطیف — اہل ایماں کو اشارت ہے لطیف
مغفرت چاہنے مسلمانوں کی — جبکہ مامور ہوئے حق کے نبی
پس ہے امید قوی رب انام — بخشیگا انکے گناہوں کو تمام
دیوے یا اسکو ندیوے ہی عذاب — ہے مشیت میں خدا کے در باب
ابو طالب نے جو ہر امر میں ہاں — آپکی کی ہے مدد از دل و جاں
تھا وہ در کار سفر میں نیچے — لایا با سر میں اُسے آتش سے
یک روایت ہی دماغ اسکا جاں — ہی طرف پاؤں کے کرتا سیلاں
ابو طالب کو رہیگا بے میں — کہ رہیں آگ کے اُس کو نعلین
کہ بڑا سخت اُسیکو ہے عذاب — اور کسیکو بھی نہ ہوگا یہ عذاب
ابو طالب کا اگرچہ ایماں — نہیں ثابت بدلیل و برہاں
مال و جاں اپنا کیا شہ پہ نثار — اور کیا دین کی تائید آیار
کفر و ایماں کی یہاں لا تکرار — بے ادب اس سے نہ ہو تو زنہار
یوہیں آگاہ لکھائے ذیشاں — نسخۂ تحفۂ احباب میں جاں

ام المومنین حضرت خدیجہ علیہا السلام کی وفات اور فضائل و مناقب اُس زوجہ سید کائنات کے

اور اسی سال میں اے نیک صفات — ہو چکا بی بی خدیجہؓ کا وفات
یعنی دونوں کا بہت اے اکرم — شاہ عالم کو ہوا درد و الم
گھر میں خاتون چچا تھے باہر — مطمئن اُنسے تھی شہ کی خاطر
بو امامہ سے ہے مروی یہ بات — کہ وہ خاتون نے بوقت وفات
سنکے روئے ہیں بہت شاہ ہدا — اور بی بی کے کئے حق میں دعا
تیری مشتاق ہے فردوس بریں — اور خاتوں ہی تو جنت کی یقیں
خواہراں تیرے ملینگے ہیں دو — مریم و آسیہ ہیں وہ خوشخو
خوف و ہیبت سے کبھی وہ کوئی دم — حق تعالیٰ انہیں کھائے قسم
نقل ہے جبکہ خدیجہ یہ سنی — گرچہ سکرات میں تھی لیک ہنسی

تیسرے دن بعد ابو طالب کے — گئیں فردوس کو وہ دنیا سے
کیونکہ تھے دونوں مددگار و معیں — دینے ہر امر میں شہ کو تسکیں
اسلئے آپ بہت تھے مغموم — سال غم سے وہ برس تھا موسوم
موت کی کرت و سختی کا بیاں — عرض کی جبکہ زرسالار جہاں
بعد حضرت نے اُنھیں فرمایا — اے خدیجہ تو ہے سردار نسا
بہن اور مال سے ملے لیتے جا — بہن اشارہ ہے تری ماں حوا
خلق میں مثل نہ تھے جن کے تئیں — پاک تھے عذر نسا سے وہ یقیں
حق بہت انکو دیا تھا عزت — سو کناں ہیں وہ ترے در جنت
اور یوں عرض وہ کی اے امجد — کہ ترا ہر دو مبارک باشد

بہتر وہ آپ سے حق اُن کو کرے
رشک سوکن کی نہ ہوگی آن سے

پس کیا روح مقدس رحلت
اور اولاد یہ بھی اُس کے سدا

طول نسخہ ہو اگر تھوڑے لکھوں
تھی بہت اُسکی نبیؐ کو خاطر

بکر تھا جب عقد اس کو نبیؐ
اور چوتھا یہ خصیصہ ہے جلیل

پانچواں یہ کہ جیے تک وہ کبھی
دختراں چار پسر دو دلخواہ

ساتواں شہ کی ہیں جتنے اولاد
آٹھواں اُسکو دیا ربّ انام

حشر تک جتنے ہوں عامل اُس کے
اجر اُمت کا سبھی بس جتنا

بہر خوشنودی خلّاق و نبیؐ
دیکھ کر اُنکو نبیؐ تھے مغموم

اور ڈلوائی بڑی یک انبار
شخص تھا اسکے جو یک جانب پر

جو کہ چاہے سو کرے ہی مختار
حق میں کرتے تھے بہت اُسکے دُعا

آئی سوکن کی مجھے بس غیرت
اُس سے ازواج جوان بہتر

دیکھ وہ غصہ ہوئے ہیں لرزاں
خوش رہیں آپ بھی اُن ہر دو سے

اور ملالت بھی نہ ہو دیگی مجھے
دارِ دنیا سے بسوئے جنّت

ہووے رضوان و تحیّاتِ خدا
اکتفا دس پہ خصائص پہ کروں

اس سے رکھتے تھے محبت کا فزوں
یہ شرف پائی نہیں کوئی بی بی

بوساطت شہِ دیں کے جبرئیل
ایک دم شہ کو نہ آزردہ کی

ایک قاسمؓ ہے دوم عبدُاللّٰہ
سلسلہ اُنکے نسب کا رکھ یاد

دولتِ سبقتِ دینِ اسلام
جسقدر اُنکو جزا حق سے ملے

ہووے بی بی کو ملے گا اُتنا
خرچ کرتی تھی بہت وہ بی بی

بات خاتوں کو ہوی یہ معلوم
تھے زرِ سرخ کے ہی سب دینار

دوسرے جانب میں آتا تھا نظر
شہ نے تصدّق کئے وہ سب دینار

ذکرِ خیر اُس کا بھی کرتے تھے سدا
عرض کی شاہ سے میں کر جرأت

آپکو اب تو دیا ہے داور
اور بیخود ہو گرے ہوش آں

اور کی عرض وہ کر حمدِ الٰہ
عوض اُن کے بہتر وہ بلکہ دو ہیں

حقتعالیٰ سے تحیّات و سلام
بے نہایت ہیں فضائل اُس کے

پہلا جبتک کہ تھے زندہ بی بی
ہے خصیصہ یہ دوم ابھائی

تیسرا اُس کو کہے ہیں سرورؐ
حقتعالیٰ کی طرف سے اے ہمام

چھٹواں یہ ہے کہ نبی کو اولاد
دختراں اُنکی زینبؓ رقیہؓ

منتہی ہے اُنہی خاتوں سے جہاں
ہے خبر نیک چلن اے وسناں

اُسقدر اجر و ثواب اے دلبر
جان نواں یہ خصیصہ اے یار

قحط مکے میں پڑا تھا یکبار
تب قریشوں نکو بُلائی ہے وہ

کہا صدیقؓ نے تھا میں بھی وہاں
بولی تم لوگ گواہ ہو سبھی

دسواں یہ ہے کہ نبی حینِ حیات
عائشہ بولی کہ وہ شاہِ عباد

یا نبیؐ وہ تو ضعیفہ ہوگی
آہ جب مجھسے ہوئی یہ جرأت

یوں دعا کرنے لگی میں اے رب
سوکناں سے رہیں وہ اے شاہ

اُنسے خوشنود رہو نگی بس میں
روضۂ پاک پہ ہو اُس کے مدام

اور کمالات و شمائل اُس کے
دوسری نہ کئے عقد نبیؐ

شہؐ کے وہ پہلے نکاح میں آئی
ساری اُمت کی زناں سے بہتر

بولا ہے حضرتِ خاتونؓ کو سلام
بطن سے اسکو ہوئے ہیں رکھ یاد

اُمِ کلثومؓ و جنابِ زہراؓ
بسکہ عظمیٰ یہ خصیصہ ہے کہ جہاں

اوّلا جو کہ کریگا آغاز
اُسکے بانی کو ملے در محشر

مال و زر رکھتی تھی خاتون بسیار
خلق تھے رنج و الم میں بسیار

اور خزانے کو کھلائی ہے وہ
ایسی انبار پڑی تھی وہ عیاں

ہے یہ سب مالِ خدا ملکِ نبیؐ
اُس کے اور یار رہا ہیں بعدِ وفات

جب بہت کرتے خدیجہؓ کو یاد
یاد فرماتے ہو بس اُسکو ابھی

آئے غصے میں بہت ہی حضرت
جاوے گر تیرے نبیؐ یہ غضب

عہد کرتی ہوں کہ آئندہ کبھی نا کروں ذکرِ خدیجہؓ بہ بدی پس کیے حق کی قسم شاہِ زمن اُس سے بہتر نہیں پایا میں زن

لائی اوّل وہ مرے پر ایماں کافراں جبکہ تھے سب لوگ عیاں اور کی اُس نے ہے میری تصدیق لوگ تکذیب کیے جب تحقیق

اور دی مال مجھے وہ اکثر لوگ محروم کیے جب یکسر اور دیا مجھکو اُسی سے اولاد کر بہت فضل و کرم ربِّ عباد

عائشہ کہتی ہیں از شاہِ عربؐ میں سُنی اُس کے فضائل یہ جب عزّت و قدر و بزرگی اُس کی بالیقیں جائے مرے دل میں کی

پھر کبھی یاد نہ کی بے تعظیم نام بھی اُس کا نہ لی بے تکریم

ظلمِ کفّارِ قریش کا اور تشریف فرمانا حضرتؐ کا طرف طائف کے اور ظاہر کرنا دعوتِ اسلام کا اور ظلمِ طائف کے کفّارِ بد انجام کا

نقل ہے جبکہ مُوا ابو طالب بولہب شہ کی طرف ہو راغب بولا اسطور سے کہ تم مت ہو ملول کام میں ہی رہو اپنے مشغول

ابو طالب کے نبیؐ کا مانند یقیں آپکا ہوں میں مددگار و معیں جب لگا کرنے وہ سرورؐ کی مدد کافراں کرکے بہت مکر و حسد

اسکو بولے کہ کہے پیغمبرؐ ہے مقرِّ عبدِ مطّلبؑ کا سقر بس یہ سُنتے ہی نبیؐ سے بدلا ساتھ کفّار کے ہی جا کے مِلا

متفق ہو کے تمامی کفّار پھر لگے شاہ کو دینے آزار اِسقدر جور و جفا آہ کئے کہ نبیؐ مکہ میں ٹک نہ سکے

گئے طائف کی طرف مکے سے دعوتِ دین وہاں کرنے لگے اِک مہینا تھے بدعوت مشغول پر نہ کفّار کئے کوئی قبول

جمع ہو وہاں کے بھی سارے کفّار دئے حضرتؐ کو بہت کچھ آزار تھے چلے راہ اسی یک دن سرورؐ پیچھے بیٹھ لگے وہ ابتر

مثلِ کتوں کے وہ کرتے غوغا پھینکتے تھے وہ بہت سنگِ جفا پائے اشرف ہوئے جب خون آلود پونچھتے خون کو اپنے وہ زود

نہ گرے خونِ نبیؐ تا بہ زمیں صدمۂ قہر و عذاب آوے کہیں زیدؓ متبنّٰی پسر حضرتؐ کا جبکہ تھا ہمرہِ آں شاہِ ہدا

ہوتا اُس حال میں حضرتؐ کا سپر لیتا تھا آپ پہ ہی وہ پتھر زیدؓ کے سر کو بہت زخم لگے اور بہت خون بہا ہی اُس سے

اُس مصیبت میں رسولؐ والا درگہِ حق میں گئے مانگے دعا یک دعا یہ بھی ہی اُس سے تلقیں ہے اُس آفت کے ضعیفونکی نکیر

اَللّٰهُمَّ اَشْكُوْ اِلَيْكَ ضُعْفَ قُوَّتِيْ وَقِلَّةَ حِيْلَتِيْ وَهَوَانِيْ عِنْدَ الْمَخْلُوْقِيْنَ اَنْتَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ وَاَنْتَ رَبُّ الْمُسْتَضْعَفِيْنَ وَرَبِّيْ اِلٰى مَنْ تَكِلُنِيْ اِلٰى عَدُوٍّ بَعِيْدٍ يَتَحَصَّنِيْ وَمَلَّكْتَهُ اَمْرِيْ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَكَ بِيْ غَضَبٌ فَلَا اُبَالِيْ وَلٰكِنْ عَافِيَتُكَ اَوْسَعُ لِيْ اَعُوْذُ بِنُوْرِ وَجْهِكَ الَّذِيْ اَشْرَقَتْ لَهُ الظُّلُمَاتُ وَصَلُحَ عَلَيْهِ اَمْرُ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اَنْ يَّنْزِلَ بِيْ غَضَبُكَ وَيَحِلَّ عَلَيَّ سَخَطُكَ لَكَ الْعُتْبٰى حَتّٰى تَرْضٰى وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِكَ یا اللہ شکایت کرتا ہوں میں درگہ میں تیرے اپنی قوت کے ضعف اور حیلے کی کمی اور ذلیل و خوار ہونیکی اپنے لوگوں کے پاس تو رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والا ہے اور تو پروردگار ہر ضعیف کا اور میرا ہے

اور مجھکو کس پر چھوڑتا ہے ایسے دشمن دور طرف کہ جو مجھے دیکھتے ترشرو ہوتے اور تو اُسے میرے کام کا مالک گردانا ہو اگر غضب تیرا مجھپر نہو تو کچھ خوف نہیں کرتا ہوں میں لیکن عافیت تیری وسیع ہی پنہ لیتا ہوں نور وجہ تیری جس سے روشن ہوے اندھارے اور درست ہوا کام دنیا اور آخرت کا اُترنے سی تیرے غضب اور ناخوشی کے مجھپر تجھکو پہنچتا ہے عتاب کرنا آپ خوش ہوتے تک اور حول و قوت نہیں مگر تجھ ہی سے

عدّاس کا ایمان لانا

یہ دعا آہ کرکے جب وہ رسولؐ — ہو گئی درگہِ حق میں مقبول
بھیجا تب ایک ملک کو داور — جو موکل ہے پہاڑوں اوپر
اور کیا عرض کہ اے نیّرِ ورا — آپکا تابع ہوں از حکمِ خدا
حکم گر آپکا ہو اے اکمل — دو طرف مکے کے جو دو ہیں جبل
اُنکو ٹکرادوں ابھی میں لاکر — ہوں ہلاک آپکے دشمن یکسر
شہ کہے یہ نہیں چہتا ہوں میں — بلکہ اُمید یہ رکھتا ہوں میں
اُنکے اصلاب سے شاید کہ خدا — ایسی اولاد کریگا پیدا
وہ عبادت کریں مولا کی ٹھیک — نہ کریں اُس سے کسی کو وہ شریک
الغرض شاہؐ بصد رنج و الم — چلے طائف سی بمکہ جس دم
رہ میں یک باغ میں پہنچے ہیں آ — باغ وہ عتبہ و شیبہ کا تھا
آہ آثارِ پریشانی کے — اور علامات بھی حیرانی کے
دیکھکر چہرۂ اقدس پہ مگر — لائے کچھ رحمِ قرابت شہ پر
ایک نصرانی جو تھا اُنکا غلام — تھا جو عدّاس یقیں اسکا نام
ہاتھ دے اسکے طبق یک انگور — جلد بھیجے ہیں وہ حضرت کے حضور
جب کہے خوشۂ انگور پہ ہاتھ — کہے بسم اللہ شہِ موجودات
شہ کا منھ دیکھ کہا تب وہ غلام — اس بلد میں نَیں کبھی ایسا کلام
نہ کسی سے بھی سُنا تھا واللہ — کیا عجب ہی یہ کلامِ دلخواہ
پوچھے شہ کونسا ہے شہر ترا — بول اور دین بھی رکھتا ہی کیا
بولا ہے دین مرا نصرانی — نینوا میرا بلد اے گیانی
شہ کہے قریۂ یونسؑ ہے تو — پوچھا کیا جانتے ہو یونسؑ کو
کہے ہاں ہے وہ برادر میرا — تیرے مانند پیمبر حق کا
پوچھا کیا آپکا ہے نامِ ہمام — شہ کہے سیدِ احمدؐ ہی نام
کہا توریت و انجیل میں صاف — آپکے دیکھے ہیں میں نے اوصاف
آپکو مکے میں بھیجیگا خدا — مکیاں آپکے ہونگے اعدا
اِسلئے آپ کرینگے ہجرت — آپکو اُنپہ ہے آخر نصرت
آپکا دینِ مقدس پُر نور — سارے آفاق میں پاویگا ظہور
ہاتھ اور پاؤں پہ شہ کے اُس آن — جلد بوسہ دے وہ لایا ایماں
بس گیا عتبہ و شیبہ سر دو — پوچھے کیوں بوسہ دیا تو اُسکو
وہ کہا حق کا ہے وہ پیغمبرؐ — لایا ایمان بدل میں اُس پر
الغرض آگے روانہ ہو رسولؐ — بطنِ نخلہ میں کیے شرفِ نزول
ایک منزل ہے وہاں سے مکہ — جب ہوی رات وہاں آئے آگہ
ہوکے تب شاہؐ نے مشغولِ نماز — جبکہ کی قرأتِ قرآں آغاز
ناگہاں پہنچے ہیں جنّات وہاں — نو نفر تھے وہ سبھی نیک عنواں
آئے تھے شہرِ نصیبین سے وے — سبب آنیکا یہی ہے اُنکے
شہ کا دنیا میں ہوا جبکہ ظہور — جن ہوے چرخ کے جانے سی دور
جانے اوپر ہے وہ جب جاتے تھے — رہتے تھے شعلۂ آتش پیچھے
مشورت یوں کئی جنّاں یکسر — کچھ نیا حادثہ ہے جگ میں مگر
شرق سی غرب تلک دیکھو جا — وجہ کیا اِسکا ہے تم پاؤ بھلا
اسلئے نکلے وہ جنّاں اے یار — ہر جگہ کرتے ہوے استفسار
آئے اُس وقت میں اُس دن ناگاہ — اور سُنے شہؐ سے کلامِ اللہ

یوں لگے کہنے کو آپس میں تمام / ہم کبھی ایسا سنے تھے نہ کلام
کہ یہ قرآں ہے کلام رحماں / میں بھی اسکا ہوں لاؤ ایماں
اور جنات فلک پہ جانا / جو کہ موقوف ہوا لے دانا
کہ جہاں بیچ جو ہو دینگے کام / یک برس آگے وہ ہونے کو تمام
ذکر رہتا ہے ملک میں اُس کا / شہرۂ عام فلک میں اُس کا
اقتضا حق کی یہ کی ہے حکمت / کہ نہ آیات میں ہووے سرقت
الغرض آئے تھے جو نو جنات / لا کے حضرت پہ وہ ایماں اُس رات

ہے یہی حادثہ دنیا میں نیا / شہ سے پوچھے وہ انہیں فرمایا
وہ تبھی دل سے مسلمان ہوئے / شہ پہ قربان بدل و جان ہوئے
اپنی تفسیر میں لے با تمیز / یوں لکھا قطب زماں عبد عزیز
جو ملائک ہیں مدبر بہ فلک / اُنسے وہ سنتے ہیں آگاہ بیشک
یوں ہی از بعثت نزولِ قرآں / ذکر تھا اُسکا فلک پر ہر آں
اسلئے چرخ پہ چڑھنے سے خدا / منع جنات کو سب کر ہی دیا
قوم سے اپنے کہے ہیں جا کر / چونکہ قرآن میں آئی یہ خبر

إِنَّا سَمِعْنَا قُرْآنًا عَجَبًا يَهْدِي إِلَى الرُّشْدِ فَآمَنَّا بِهِ وَلَنْ نُشْرِكَ بِرَبِّنَا أَحَدًا ۝

ہم نے سنا ہے ایک قرآن عجب بتلاتا نیک راہ پھر اُس پر ہم ایمان لائے اور ہرگز شریک نہ ٹھہرائینگے اپنے رب کا کسی کو

پس وہ جنات کی یک فوج بڑی / شہ سے ملنے کو بہ مکہ آئی
اُنکے آنے سے خبر شہ کو دیا / آئے مکہ سے بروں شاہِ ہدیٰ
دائرہ کھینچ کے تب یک اس جا / ابنِ مسعود کو اس میں بٹھلا
ابن مسعود یہ دیتا ہے خبر / کہ وہ جنات پہ تھی میری نظر
پس پیمبر ہوئے مشغولِ نماز / اور کئے سورۂ طٰہٰ آغاز
جبکہ حضرت ہوئے فارغ ز نماز / لائے ایمان وہ سب نیک طراز
نقل ہے چاہے وہ تب آئے آگہ / شاہِ عالم کی رسالت پہ گواہ
بھی روایت ہے کہ وہ حضرت سے / توشہ بر طور تبرک مانگے
کر دئے آپ مقرر یہ تب / استخواں انکے لئے زاد عجب
اسپہ قدرت سے خدائے قادر / گوشت کرتا ہے ہویدا وافر
تا کہ سرگین پہ ہو دانے پیدا / ذائقہ لیوے دواب اس سے سدا
دیا سرور نے انھیں ایسا زاد / کام آتا ہے جو تا یوم تناد
یوں ہی جنات بہت سی آئے / سرورِ دین پہ ایماں لائے
اور فاروقِ معظم ذی شاں / اس روایت کا کیا یوں تبیاں

آگے حجون میں اُترے یکسر / تب حرم بیچ جو تھا ایک شجر
ابنِ مسعود بھی تھا تب ہمراہ / جبکہ حجون میں پہنچے وہ شاہ
بولے دیکھ انکو تو کچھ خوف کر / دائرے سے بھی نہ باہر ہو مگر
ایک اک شخص تو ہیکل تھا / اور سیاہ رنگ بہت تھا اُنکا
وہ بہت شوق سے ہی سننے لگے / اور سعادت کے ہی گل چُننے لگے
ہے روایت کہ وہ تھے سب چھ لک / الف بار اُتھے روایت ہے اک
یک شجر ہو کے وہاں تب گویا / شاہدی شہ کی رسالت پہ دیا
واسطے اپنے وہ سب آ ماہر / اپنے بھی جانوروں کے خاطر
ہے حدیث آئی کہ جس ہاڑ اوپر / ہووے بولا گیا بسم اللہ اگر
چارپایوں کے لئے اُنکے یقیں / بھی ہوا زاد مقرر سرگیں
یُمن سے شہ کے دعا کی کر کر / لذت ہر دو میں رکھا ہی بسیار
پس اسی واسطے اے اہل صفا / منع ان چیزوں سے ہے استنجا

ابلیس کا پوتا ہامہ ایمان لانے کا بیان

کہ تھے ہم ہمرہِ سالارِ بشر / ایک دن کوہِ تہامہ اوپر

یک بیک ایسے میں تب یک بوڑھا
چلدیا ہاتھ میں لے اپنے عصا

آ کے حضرت کو کیا جلد سلام
دے جواب اسکا کہے شاہِ انام

اسکا آواز ہے جن کا آواز
پوچھے نام اسکا شہِ خلق نواز

وہ کیا عرض مرا ہامہ نام
ہیم ہے باپ مرا عنبر کلام

ہیم کا باپ ہے بیشک لاقیس
باپ لاقیس کا ہوگا ابلیس

شہ کہے تیری اور ابلیس کے بین
پشت گزرے ہیں یہی دو بے مین

عمر گذری ہے تری کس مقدار
وہ کیا عرض اے سالارِ خیار

جیونگا آخرِ دنیا تک میں
طفلگی میری سنو اے شہِ دیں

مارا ہابیل کو قابیل نے جب
بچپنا مجھکو تھا اے سرورِ تب

بات لوگوں کی سمجھتا تھا ہاں
اور پھرتا تھا پہاڑوں میں دواں

اور لوگوں کا طعام اور اناج
میں چراتا تھا بہت اے سرتاج

ڈالتا لوگوں کے دلمیں وسواس
بدسلوکی تھی مری خلق کے پاس

شہ کہے تیری جوانی پیری
اور طفلی بھی بدی میں گزری

عرض یوں کرنے لگا حضرت سے
کہ مجھے اب نہ ملامت کیجے

توبہ کرنے کیلئے میں آیا
اور خدمت سے سعادت پایا

نوحؑ سے بھی میں ملاقات کیا
انکی مسجد میں بھی ساتھ انکے رہا

ہاتھ پر اُن کے کرا اوّل توبہ
تا بیک سال رہا در سجدہ

صحبتِ یوسفؑ و یعقوبؑ و ہودؑ
بھی کیا مجھکو میسر معبود

اور موسیٰؑ سے ملاقات کیا
اور توریت کو اُنسے سیکھا

اور تحیات و سلام موسیٰؑ
میں کہا ہوں بجنابِ عیسیٰؑ

اور عیسیٰؑ بھی تحیات و سلام
خدمتِ عالی میں بولے ہیں پیام

آپ سے عرض یہی کرتا ہوں
اور امید یہی دھرتا ہوں

یا رسول اللّٰہ ز قرآنِ کریم
مجھکو اب کیجئے کچھ یک تعلیم

اُسکو سکھلائے رسولِ اکرم
سورۂ واقعہ اور سورۂ عم

کہے حاجت تجھے کچھ ہووے
آ تو نزدیک بلا شک میرے

بشارت دینا جنات کا بعثت سے سیدِ کائنات علیہ الصلوٰۃ والتحیات کے

اور جنات بہت لوگوں سے
شہ کی بعثت سے بشارات دیے

ہے از انجملہ سعید ابن عمرؓ
یوں روایت سے یہ دیتا ہے خبر

جاہلیت میں یقیں باپ مرا
نذر یک بت کی کیا تھا بچرا

پاس اُس بت کے اُسے ذبح کیا
پیٹ سے اُس کے یہ آواز ہوا

کہ بنی عبدِ مطلب سے خدا
یک پیمبر کو کیا ہے پیدا

کر دیا منع و حرام اُس نے ٹھیک
نذر اور ذبح بتوں کے نزدیک

اور ممنوع ہوا اُس سے زنا
اور جنات فلک پر جانا

جب سُنا باپ مرا یہ آواز
فکر و حیرت سے ہوا ہے دمساز

آیا مکے کو یہ کرنے تحقیق
جا کے پہنچا یہ جنابِ صدیق

کہے صدیقؓ بلا شبہ و گماں
ہوئے مبعوث محمدؐ ہیں یہاں

آپ پر بھیجا ہے حق نے قرآں
لاؤ اب جلد تم اُس پر ایماں

روایت

نقل کرتا ہے زباب اے اکرم
کہ مرے پاس کبھی تھا ایک صنم

اسکا کرتا تھا میں پوجا ہر دن
اور یک دوست بھی تھا میرا جن

روز و شب ملکِ عرب کی اخبار
مجھکو پہنچاتا تھا لے آکے سبا

بت کے نزدیک میں سویا یکدن
یک بیک مجھکو پکارا وہ جن

لے مرا نام کیا مجھکو خطاب
کہ ہے نکلا یہ عرب ایک نجیب

اُس کو قرآن دیا عز و جل
یعنے نکلا ہے محمدؐ مرسل

شہر مکے میں ہے دعوت اسکی
بسکہ سچی ہے نبوت اسکی

ہو رسالت کا ہے اُس کو منکر
جائے دوزخ میں یقیں وہ کافر

جب یہ آواز سنا میں اظہر
قوم کو اپنی دیا اس سے خبر

ایسے میں مکہ سے کوئی آیا
کیفیت سرورِ عالم کی کہا

بت کو پس اپنے وہیں پھوڑا میں
رشتۂ کفر وہیں توڑا میں

اونٹ پر اپنے ہوا جا کے سوار
آکے پہنچا بہ حضورِ سالار

سرگزشت اپنی کیا عرض تمام
اور اسی وقت میں لایا اسلام

ایسے ہی آئے ہیں قصے بسیار
ہیں تفاسیر و سیر میں اظہار

یہ روایات ہوئیں جو مذکور
ہیں بہ تفسیرِ عزیزی مسطور

اور اسی سال سودہ اے جاں
اپنی تزویج کئے شاہِ جہاں

اور اسی سال میں با فوز و فلاح
عائشہ سے بھی کئے اپنا نکاح

طفیل بن عمر رضی اللہ عنہ کا ایمان لانا

اور اسی سال طفیل ابن عمر
دوس کی قوم کا جو تھا بہتر

آیا جب مکے کو جا استقبال
یوں کہے اسکو قریشِ بدحال

کہ نہ ملنا شہ سے نہ سن اسکا کلام
اسکے جادو کا پڑے تجھ پہ نہ دام

اسکو جب ہوتا تھا مسجد پہ گزر
اسلئے رکھتا تھا روئی کان اندر

نقل کرتا ہے طفیل فیروز
گیا مسجد میں میں ناگہ یک روز

شاہ تب پڑھتے تھے قرآں بہ نماز
کان میں میرے پڑا کچھ آواز

یک بڑی اس سے حلاوت پایا
جلد پس شاہ پہ ایمان لایا

پس کیا عرض وہیں اے سرور
میں قبیلے کا ہوں اپنے بہتر

معجزہ سات مرے یک ہو نشاں
دیکھ تا قوم بھی لاوے ایماں

دی دعا شاہ نے کی ہے رخصت
جب چلا سوئے وطن باسرعت

درمیاں میرے دو ابرو کی عیاں
ہو گیا نور عجب یک رخشاں

میں ڈرا قوم مری دیکھ اسے
کہیں آتش کا گماں نا لاوے

التجا حق سے تبھی میں لایا
نور وہ چھڑی میں میرے آیا

مثل قندیل کی تھا اس رخشاں
لوگ وہ دیکھ کے ہوتے حیراں

جب پدر گھر میں ملا ہی پہلے
میں کہا دور تو ہو میرے سے

باپ حیراں ہو سبب کیا پوچھا
میں کہا کہ میں مسلماں ہوا

تو ہے کافر بھی ترا دیں باطل
دین سچا ہے مرا اور کامل

تب کہا باپ جو دیں ہے تیرا
میں بھی اب دل سے قبول اسکو کیا

غسل کر پاک وہ پہنا کپڑے
ہوا ایماں سے مشرف پہلے

پھر کہا زن کو وہ لائی ایماں
پھر مسلماں ہوئے سب خویشاں

اور قبیلے کو گیا جب دعوت
تھوڑے ایمان کی پائے دولت

بعد چند روز کے جا پھر شہ پاس
یوں کیا عرض کہ اے خیر الناس

قوم میں میرے ہوئے دو فرقے
نہیں ایمان قبول کے بعضے

کیجئے انکی ہلاکت کی دعا
بد دعا پر نہ کئے شاہِ ہدیٰ

کر دعا انکی ہدایت خاطر
یوں کئے حکم مجھے وہ فاخر

جا تو کر نرمی سے دعوت اب وہاں
میں کیا وونہی وہ لائے ایماں

جب ہوا جاکے میں خیبر کی روز
شہ کی خدمت میں سعادت اندوز

تب مرے ساتھ تھے اسی گھر بار
مرد و زن لائے تھے ایمان بسیار

مجھکو یکتا قوم پہ بھیجے شہ نے
توڑ ڈالا میں بتاں انکے سب

آگ میں ان کو جلا ہی ڈالا
فتح و نصرت سے مدینے کو گیا

سوالات بیہودہ کرنا کفارِ قریش کا جنابِ رسالتمآب میں اور شرفِ نزولِ آیاتِ قرآن کا مذمت میں کافروں کے

اور اسی سال جمع نادید قریش
جمع ہو کعبے میں سارے بدکیش

یوں کئے عرض کہ اے شاہِ انام
تم جو دیتے ہو بتوں کو دشنام

کفر سے کرتے ہو ہم کو منسوب ۔ بولو کیا اس سے ہے اپنا مطلب
مال و زر کی ہے طلب گر فی الحال ۔ لیجیے حاضر ہے ہمارا زر و مال

شاہی گر چاہتے ہو باعزت و جاہ ۔ متفق ہو کریں ہم آپ کو شاہ
اور ہے بیماری اگر کچھ لاحق ۔ ہم لے آتے ہیں طبیب حاذق

تم بہر حال ہمارے دین کو ۔ مت کہو بد یہ قدیم آئین کو
شہ کہے مال تمہارا زنہار ۔ میں نہ چاہتا ہوں نہ شاہی درکار

میں ہوں بے شبہ رسولِ دوراں ۔ ہے بھلا لاؤ اگر تم ایماں
ورنہ میں صبر کرونگا آخر ۔ حق جو چاہا سو کریگا ظاہر

سنکے یہ کہنے لگے وہ ابتر ۔ کہ اگر حق کے ہو تم پیغمبر
چشمے پانی کے رواں کیجو آپ ۔ تا کریں باغ و زراعت ہم سب

یا ملک ایک فلک سے اترے ۔ اور رسالت پہ گواہی دیوے
یا تمھیں دیوے خدا گر کے پسند ۔ مال و باغات و عماراتِ بلند

یا خزانے اور زمیں تم کو ملیں ۔ تم ہی سب لوگ میں ممتاز ہیں
آپکو ایسی ہو جب شوکت و شاں ۔ آپ پر لاوینگے ہم تب ایماں

ایسے بیہودہ کئے جب وہ کلام ۔ یوں جواب انکو دیے شاہِ انام
تم جو چاہے سو ہیں سب اُنکی کام ۔ حقکی قدرت میں ہیں بیشک وہ کام

صدہزار ایسے اگر وہ چاہے ۔ کہ عیاں پل میں ہی یک تبلاوے
پر مجھے حکم نہیں ہے از رب ۔ ایسی چیز انکو کروں اس سے طلب

ہے یہی حکم کہ احکامِ خدا ۔ تمکو پہنچاؤں دکھاؤں رہِ ہدا
بولے یہ چیزیں نہ گر تبلاویں ۔ آپ پر ہم بھی نہ ایماں لاویں

کیجیو حق سے طلب ہم پہ عذاب ۔ تب دیا شاہ نے یوں انکو جواب
حق ہے مختار وہی چاہے جب ۔ جانو بے شبہ عذاب آوے تب

سنکے یہ بات بھی وہ بد انجام ۔ پھر کئے ویسے ہی بیہودہ کلام
شاہ عالم اٹھے تب ہوکے ملول ۔ تب یہ آیات کئے شرف نزول

وَقَالُوا لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ حَتّٰى تَفْجُرَ لَنَا مِنَ الْاَرْضِ يَنْبُوْعًا اَوْ تَكُوْنَ لَكَ جَنَّةٌ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّعِنَبٍ فَتُفَجِّرَ الْاَنْهٰرَ خِلٰلَهَا تَفْجِيْرًا اَوْ تُسْقِطَ السَّمَآءَ كَمَا زَعَمْتَ عَلَيْنَا كِسَفًا اَوْ تَاْتِيَ بِاللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ قَبِيْلًا اَوْ يَكُوْنَ لَكَ بَيْتٌ مِّنْ زُخْرُفٍ اَوْ تَرْقٰى فِي السَّمَآءِ وَلَنْ نُّؤْمِنَ لِرُقِيِّكَ حَتّٰى تُنَزِّلَ عَلَيْنَا كِتٰبًا نَّقْرَؤُهٗ قُلْ سُبْحَانَ رَبِّيْ هَلْ كُنْتُ اِلَّا بَشَرًا رَّسُوْلًا یعنے اور بولے ہم نہ مانینگے تیرا کہا جبتک تو بہا نکالے ہمارے واسطے زمین سے ایک چشمہ یا ہو جاوے تیرے لئے ایک باغ کھجور اور انگور کا پھر بہاوے بیچ اسکے نہریں چلا کر یا گرا دیوے آسمان ہم پر جیسا کہا کرتا ہے ٹکڑے ٹکڑے یا لے اللہ کو اور فرشتوں کو ضامن یا ہو جاوے ایک گھر ستھرا یا چڑھ جا تو آسمان میں اور ہم یقین نکرینگے تیرا چڑھنا جبتک نہ اتار لاوے ہمپر ایک لکھا جو پڑھ لیویں تو کہہ سبحان اللہ میں کون ہوں مگر ایک آدمی ہوں بھیجا ہوا

ابولہب بعث کا منکر ہو عیاں ۔ کہتا تھا جسم سے جب جاوے جاں
پھر کے وہ جسم میں کیونکر آئے ۔ جسم کو خاک تو سب کھا جاوے

ماسوا اس کے وہ اور اسکی زن ۔ دیتے حضرت کو جو کچھ رنج و محن
اور مذمت میں وہ دونوں کے خدا ۔ بالیقیں سورۂ تبت بھیجا

اور ہلاکی وہ جو دونوں پائے ۔ گزرا ذکر اسکا بہ تفصیل آگے
شہ کو اور ایک جو آتا تھا لعیں ۔ چشم و ابرو کو ملا اپنے یقیں

اسکا منھ ہوگیا وہیں ٹیڑھا ۔ حق نے تبھی سورۂ ہمزہ بھیجا
عاص معروض جو خباب کا تھا ۔ قرض خباب جو اس سے مانگا

عاص بولا کہ تمہارا تو نبی
وعدہ جنت کا دیا تم کو سبھی

چاہے جو چیز ملے وہاں ہر ایک
بولا خباب کہ ہاں ہے بیشک

بولا وہ تجھکو ملے جب جنت
مجھکو تیرے سے نہیں کم ثروت

میں بھی جنت میں وہ جب آؤنگا
قرض تیرا وہیں پہنچاؤنگا

مسخری ایسی کیا جب وہ لعیں
حق نے بھیجا ہے اس آیت کو ہیں

أَفَرَأَيْتَ الَّذِي كَفَرَ بِآيَاتِنَا وَقَالَ لَأُوتَيَنَّ مَالًا وَوَلَدًا أَطَّلَعَ الْغَيْبَ أَمِ اتَّخَذَ عِندَ الرَّحْمَٰنِ عَهْدًا

بھلا تو نے دیکھا جو منکر ہوا ہماری آیتوں سے اور کہا مجکو ملتا ہے مال اور اولاد کیا جھانک آیا ہے غیب کو یا لے رکھا ہے رحمٰن کے یہاں اقرار

بحث یکروز کیا شہ سے نضر
اور کفار تھے حاضر اکثر

شاہِ عالم نے دلائل سے بہم
کر دیا اس کو اسی دم ملزم

کافراں ہو گئے شرمندہ تمام
تب اس آیت کو پڑھے شاہِ انام

إِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ أَنتُمْ لَهَا وَارِدُونَ

یعنی اے کافرو تم روزِ جزا
اور تم پوجیں جسے حق کے سوا

یہ سبھی جائینگے در نارِ سقر
اور دوزخ میں تمہارا ہو گزر

جا زبعری سے کہے تب کفار
وہ کیا شاہ سے آیوں تکرار

کہ اس آیت سے یہ معلوم ہوا
کہ ملک اور عزیرؑ و عیسیٰؑ

جائینگے آتشِ دوزخ اندر
کہ اونھیں پوجتے ہیں لوگ اکثر

شہ کہے اپنی پرستش اوپر
جو ہے راضی سو وہ جاوے بہ سقر

انبیا اور ملائک تو سبھی
اپنے پوجے سے نہ راضی ہیں کبھی

بعد موت انکے وہ شیطانِ شریر
ایک ہر اک کے خیالی تصویر

نام رکھ انکا عزیر و عیسیٰ
آپ کفار سے یوں ہے پوجا

حشر میں پس انہی شیطانکے ساتھ
جاوے دوزخ میں وہ کرتے ہیہات

اور یے شبہ عزیرؑ و عیسیٰؑ
صدرِ جنت میں رہیں زیب افزا

یہ بیاں شہ سے سنے جب کفار
پائے ہرگز نہ مجالِ انکار

حسب تقریرِ رسولِ مقبول
تب اس آیت کا ہوا شرفِ نزول

إِنَّ الَّذِينَ سَبَقَتْ لَهُم مِّنَّا الْحُسْنَىٰ أُولَٰئِكَ عَنْهَا مُبْعَدُونَ

اور نضر جبکہ تجارت خاطر
ملکِ فارس کو گیا تھا فاجر

قصہ رستم و اسفند شہیر
لایا مکے کو وہ ملعونِ شریر

شاہ جب پڑھکے سناتے قرآں
لوگ سوتے تھے وہ سنکر قرباں

بعد ملعون وہ کر یک محفل
بس سناتا تھا وہ قصہ جاہل

چند اوباش ہو عاشق اس کے
فخر اس طرح کیا کرتے تھے

کہ نبی گر قصص عاد و ثمود
اور سلیمانؑ و شعیبؑ داؤدؑ

پڑھ سنائے تو نضر ابہم
پڑھتے ہیں قصہ شاہانِ عجم

تب ان آیات کو جبریلِ امیں
لایا ہے حق سے بر آں سرورِ دیں

وَمِنَ النَّاسِ مَن يَشْتَرِي لَهْوَ الْحَدِيثِ لِيُضِلَّ عَن سَبِيلِ اللَّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَيَتَّخِذَهَا هُزُوًا أُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِينٌ وَإِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِ آيَاتُنَا وَلَّىٰ مُسْتَكْبِرًا كَأَن لَّمْ يَسْمَعْهَا كَأَنَّ فِي أُذُنَيْهِ وَقْرًا فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ

اور ایک لوگ ہیں کہ خریدار ہیں کھیل کی باتوں کے تا بچلاویں اللہ کی راہ سے بن سمجھے اور ٹھہراویں اسکو ہنسی وہ جو ہیں انکو ذلت کی مار ہے اور جب سنائے اسکو ہماری باتیں پیٹھ دیجاوے غرور سے گویا انکو سنا ہی نہیں گویا اسکے دو کان بہرے ہیں سو تو خوشخبری دے اسکو دکھ والی مار کی

اور ولید ابنِ مغیرہ بدکار
اسطرح کہتا تھا اکثر اے یار

کہ ہے مکے میں مرے سا مہتر
اور طائف میں ہے مسعود شہیر

یہ تعجب ہی بہت پر وسواس | کہ نہ جبریل ہے آیا ہم پاس
ابو طالب کا جو ہے ایک یتیم | آئے کیوں اسپہ یہ حیرت کی عظیم

جبکہ قرآں کو وہ مردودِ لئیم | یوں کیا ہی دو بلد پر تقسیم
پس مذمت میں وہ ملعوں کی خدا | آیتِ پاک یہ نازل ہے کیا

وَقَالُوْا لَوْلَا نُزِّلَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْقَرْيَتَيْنِ عَظِيْمٍ اَهُمْ يَقْسِمُوْنَ رَحْمَتَ رَبِّكَ نَحْنُ قَسَمْنَا بَيْنَهُمْ مَّعِيْشَتَهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَرَفَعْنَا بَعْضَهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ اور لگے کہنے کیوں نہ اترا قرآن کسی بڑے مرد پر ان بستیوں کیطرف کیا وہ بانٹتے ہیں تیرے رب کی مہر ہم بانٹتے ہیں انمیں روزی انکے دنیا کی ہمنے اور اونچے کئے ہمنے درجے ایک کے ایک سے (سورہ زخرف)

اور اُبی ابنِ خلف کافرِ دوں | ہاڑ بوسیدہ اُٹھا کے ملعوں
پھونک دیتا تھا رگڑ کر بہوا | اور حضرت سے وہ یوں کہتا تھا

تم جو کہتے ہو کہ مُردوں کو خدا | حشر کے روز اُٹھاویگا جلا
جبکہ اجزائے بدن گرد ہوں یوں | جان اُس گرد میں پھر آوے گی کیوں

جمع کر دیوے کے وہ سارے اجزا | اُسمیں پھر لاویگے اُس جان کو کیا
شہ نے کہا ہاں کہ ترے سب اجزا | جبکہ گلجاویں تو اُن سبکو خدا

جمع کر جان پھر اُنجھکو اُٹھا | نارِ دوزخ میں یقیں بھیجیگا
حسبِ فرمانِ رسولِ اصدق | تب ان آیات کو بھیجا ہے حق

اَوَلَمْ يَرَ الْاِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنٰهُ مِنْ نُّطْفَةٍ فَاِذَا هُوَ خَصِيْمٌ مُّبِيْنٌ وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَّنَسِيَ خَلْقَهٗ قَالَ مَنْ يُّحْيِ الْعِظَامَ وَهِيَ رَمِيْمٌ قُلْ يُحْيِيْهَا الَّذِيْٓ اَنْشَاَهَآ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِيْمٌ کیا دیکھتا نہیں آدمی کہ ہمنے اس کو بنایا بوند سے پھر تبھی وہ ہو گیا جھگڑتا بولتا اور بٹھایا کہاوت اور بھول گیا اپنی پیدائش کہنے لگا کون جلاویگا ہاڑوں کو جب گھر گرے ہوگئے تو کہہ ان کو جلاوے جس نے بنایا ان کو پہلے بار اور وہ سب بنانے جانتا ہے (سورہ یٰسین)

آکے عقبہ نے سفر سے یکبار | کیا اسبابِ ضیافت تیار
جبکہ سرور کو بھی وہ بلوایا | شہ نے اسطرح اُسے فرمایا

کلمہ جبتک نہ پڑھے تو یکبار | میں ترے گھر کو نہ آؤں زنہار
تب پڑھا کلمہ وہ کر حکم قبول | اپنے گھر تا کہ قدم لاوے رسول

جب اُبی ابنِ خلف ناہنجار | دوست عقبہ کا بڑا تھا اک یار
یہ خبر سُن کے وہیں منہ موڑا | رشتۂ الفتِ عقبہ توڑا

وہ لعین عقبہ سے پھر یوں پوچھا | دینِ آبائی کو تو کیوں چھوڑا
وہ کہا میں نہیں چھوڑا ہوں اسے | پر ہے ہمسایہ محمد سے مجھے

میری مجلس میں نہ آنا اُس کا | مجھکو زنہار گوارا نہ ہوا
اسلئے کلمہ کہا ہوں مجبور | مجکو اس بات میں کر تو معذور

یوں ہی عقبہ نے سنایا بسیار | پر نہ مانا ہے وہ ملعون زنہار
بے ادب ہو کے بہت وہ احمق | بولا ایک بات بری نالائق

یعنے بولا وہ لعین عقبہ کو | دوستی گر مری چہتا ہے تو
روبرو جاکے محمد کے اے یار | تھوک کر آ تو حضور اکبار

آہ عقبہ نے کیا اس کو قبول | اور گیا جلد وہیں نزدِ رسول
سُن وہ کافر کا کہا یہ کافر | آہ تھوکا ہے رکھ اسکی خاطر

جب پیمبر سے کیا بے ادبی | عقبۂ کافرِ ملعونِ شقی
وہیں از حکمِ خدائے قہار | تھوک ہو جاکے وہ شعلۂ نار

دونو رخسار جلائے اُس کے | مرتے تک اسکو وہ دو داغ رہے
غزوۂ بدر کے دن پس سرکارؐ | مار کر اُسکو کیا داخلِ نار

تھوک

تھوک ناپاک ہو دو جگہ یاں　منہ کو جب اسکے جلائیں عیاں
پس وہیں اسکی مذمت میں خدا　شتہ یہ آیت قرآں بھیجا

یَوْمَ یَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰی یَدَیْہِ یَقُوْلُ یَا لَیْتَنِیْ اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِیْلًا یَا وَیْلَتٰی لَیْتَنِیْ لَمْ اَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِیْلًا لَقَدْ اَضَلَّنِیْ عَنِ الذِّکْرِ بَعْدَ اِذْ جَآءَنِیْ وَکَانَ الشَّیْطٰنُ لِلْاِنْسَانِ خَذُوْلًا (سورۂ فرقان)

جسدن کاٹ کاٹ کھاویگا ظالم اپنے ہاتھ کہے گا کسی طرح میں نے پکڑی ہوتی رسولؐ کی راہ اے خرابی میری کہیں نہ پکڑی ہوتی میں نے فلانے کی دوستی اُسنے بہکا دیا نصیحت سے مجھ تک پہنچی پیچھے اور ہے شیطان آدمی کو قوت پر دغا دینے والا ۔

اور صنادیدِ قریشِ ابتر　ایکدن شہ سے کہے یوں آکر
پوجینگے آپ کے معبود کو ہم　شرط ہے آپ بھی اے شاہِ امم
سب خداؤں کو ہمارے پوجیں　نزع طرفین میں پھر کچھ نہ رہے
وہ ملاعین کہے جب ایسا　سورۂ کافروں تب حق بھیجا
یونہی تصدیق ہیں سُوَر کے یقیں　اور در ذمِ ضلیلانِ لعیں
بیشتر سورۂ و آیاتِ جلیل　بار ہا پائے پیاپے تنزیل
دیکھ آیات کے اسبابِ نزول　کہ تفاسیر میں جو ہیں منقول
تا وہ احوال ہو تجھ پر مکشوف　کہ تفاسیر پہ ہے وہ موقوف

غنچہ

الغرض دین کے خاطر حضرتؐ　پائے کفار سے کیا کیا زحمت
کوئی نبیؐ حق کا مصائب الیسی　نہیں پایا کہ جو حضرتؐ پائے
یاں تلک اُنکا ستم بڑھنے لگا　ظلم سے اُن کے شہؐ ہر دوسرا
مکّے میں رہ نہ سکے تب زخدا　حکم ہجرت کا مدینے کو ہوا
تیرہویں سال میں پس آنحضرتؐ　شہرِ مکّے سے کئے ہیں ہجرت
بعد ہجرت کے خدائے اکبر　جانئے عرصہ دسؐ سال اندر
سارے کفار پہ غلبہ بخشا　شرق سے غرب تلک دین چمکا
اُسکی تمہید ہی وہ ربِ عُلا　گیارہویں سال سے کرتا ہے بنا
یعنے لوگ آکے مدینے کے یہاں　تھوڑے تھوڑے لگے لانے ایماں

آٹھواں گُل نبوت سے گیارہویں سال کے احوال میں اور ابتدائے ایمانِ انصارِ کرام رضی اللہ عنہم

گیارہویں سال کے آخر اے یار　لائے ایمان چھہ شخص از انصار
قافلے حج و زیارت کیلئے　چوطرف سے جو وہاں آتے تھے
سب ایماں کا یہی ہے انکے　حج کے ایام جب آیا کرتے
اُنکے تب جا کے نبیؐ استقبال　دعوتِ اسلام کی کرتے ہر حال
پس دریں سال اُسی عادت پر　چڑھ کے اک ٹیلے کے اوپر سرورؐ
دعوتِ دین میں بس شاغل تھے　آئے چھہ شخص مدینے والے
رافع و اسعد و عوف و عقبہ　قطبہ جابر پسرِ عبد اللہ
پائے جب رویتِ سالارِ جہاں　اور سُنے آپ سے اُس دم قرآں
یوں لگے کہنے وہ آپسمیں زود　کہ مدینے میں جو احبارِ یہود
برملا دیتے تھے اکثر یہ خبر　دورِ آخر کا جو ہے پیغمبر
جانو اولادِ لوی غالب سے　تھوڑے ایام میں ظاہر ہووے
لاوے یک حق کیطرف سے وہ کتاب　بُت پرستی بھی کرے منع شتاب
یہ ہو واللہ وہی پیغمبرؐ　اور وہی ہے یہ کتابِ داور
واقعی یہ نہیں انساں کا کلام　ہے بلاشبہ یہ رحمٰن کا کلام
چاہیے لاویں ہم اِسپر ایمان　اِسپہ قرباں کریں ہم دل و جاں
تا مدینے کے سبھی لوگو نمیں　ہم ہی سب سابق الاسلام رہیں

بیعتِ عقبۂ اولے ۱۱

پس وہیں جلد وہ ایمان لائے — دولتِ سبقتِ ایمان پائے — یعنے اُس ٹیلے پہ ہی اے دمساز — ہوئے بیعت سے نبی کے ممتاز

ہوئے یہ چھ بھی زانصارِ کرام — سابقِ دولتِ دینِ اسلام — بیعتِ عقبۂ اولی اے امین — بولتے ہیں اسی بیعت کو یقین

سیکھ کر شاہِ دیں کے احکام — جب مدینے کو گئے ہیں وہ کرام — چوطرف ڈالے ہیں اسلام کا غل — جوں گلستاں میں گلوں پر بلبل

ہوئے انوارِ نبوت روشن — پھولا ازہارِ نبوت کا چمن — سابقیں جیسے مہاجریں تھے — سابقین یہ بھی زانصار ہوئے

پس یہ حرمین کے اگلے اصحاب — جو ہیں انصار و مہاجر بصواب — تابعیں انکے بھی تا یومِ قیام — جو کہ ہوئیں گے زاہلِ اسلام

ہیں اسی آیت کے مبشر یکسر — کہ ہوا راضی انہوں سے داور — اور کیا انکے لئے حق تیار — نعمتیں دارِ جناں میں بسیار

اور خلود انکا ہے در دارِ نعیم — انکو ہے حق سے یہ بس فوزِ عظیم

وَالسَّابِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهَارُ خَالِدِيْنَ فِيْهَا اَبَدًا ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ (سورۂ توبہ) اور جولوگ قدیم ہیں. پہلے وطن چھوڑنے والے اور مدد کرنے والے اور جو اُن کے پیچھے آئے نیکی سے اللہ راضی ہوا اُن سے اور وہ اُس سے اور رکھے ہیں انکے واسطے باغ نیچے آبہتے ہیں نہریں رہا کریں ان میں ہمیشہ یہی ہے بڑی مراد ملنی.

تمت

شکر للہ یہ گلزار بہام — اب لیا رنگِ بہارِ انجام — جس سے گلزارِ نبوت کی نسیم — اور ازہارِ رسالت کی شمیم

مغزِ ایماں کو معطر ہے کرے — اور دل و جان کو معنبر ہے کرے — جس میں احوالِ رسولِ اکرم — سیدِ عرب و عجم شاہِ اُمم

ہے ولادت سے یقیں تا معراج — جسمیں ہے کشورِ بعثت کا راج — حسنِ انجام کی پائی ہے ضیا — رنگ و بو ختم کی حق ایکو دیا

شہ کی ہجرت سے برس بارہ سے — ساٹھ پر پانچ برس تھے گزرے ۱۳۶۹ — اسکے ابیات تمامی اے انیس — ایک ہزار اور ہوئے نو سو بیس ۱۹۲۰

ذکرِ معراج کا انشاء اللہ — اب لکھوں تیسرے چمن میں دلخواہ — اے خداوند کریم کرتار — بحرِ رحمت کو نہیں تیرے شمار

تیرا ایک بندۂ ادنے ہوں میں — تیرے بندونمیں کمینہ ہوں میں — عمر میری ہوئی گرچہ ستی سال — نہ ہوئے میرے سے کچھ نیک اعمال

میرے اعمال پہ مت کر تو نظر — کر نظر اپنی کریمی کے اوپر — بخشدے میرے گنہ سرّ و عیاں — نام تیرا ہے رحیم و رحمان

اپنے الطاف و کرم سے یارب — میرے حاجات روا کیجے اب — جب تلک ارض و فلک ہیں قائم — فیض تیرے سے یہ پہنچا دائم

تو مرا ہو بھی مجھے تیرا کر — خاتمہ خیر یہ ہی میرا کر — مصطفٰے واسطے اے رب نام — واسطے آل و صحابہ کے تمام

تیرے محبوبِ مکرم کے لئے — محیِ دین غوثِ معظم کیلئے — ہے یہی عرضِ دعائے احقر — اب تو بر لا یہ رجائے احقر

بھیج میرے سے صلوٰۃ اور سلام — روح پر سرورِ عالم کے مدام

تمت

چمنِ سوم در بیانِ معراجِ شریف

الموسوم بہ

بہارِ نبوت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد اور نعت کر ادا اوّل
یہ بڑا معجزہ تھا حضرت کا
بارھواں سال تھا نبوت سے
اور یہ رتبہ دلیل و برہاں سے

لکھوں معراجِ احمدِ مرسلؐ
اور خصایص سے اُس جناب کے تھا
بست و ہفتم رجب کی شب تھی کہ یہ
ہوا ثابت حدیث و قرآں سے

رتبہ معراج کا کرم سے خدا
یہ خصیصہ وہ شاہِ دیں کے سوا
قول اکثر ہے عالموں کا یہی
حق تعالیٰ بہ سورۂ اسرا

جو کیا شاہِ انبیا کو عطا
انبیا سے نہیں کسی کو ملا
اور سارے محدثوں کا یہی
دیکھئے اس طرح سے فرمایا

سُبۡحٰنَ الَّذِیۡۤ اَسۡرٰی بِعَبۡدِہٖ لَیۡلًا مِّنَ الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ اِلَی الۡمَسۡجِدِ الۡاَقۡصَا الَّذِیۡ بٰرَکۡنَا حَوۡلَہٗ لِنُرِیَہٗ مِنۡ اٰیٰتِنَا ؕ اِنَّہٗ ہُوَ السَّمِیۡعُ الۡبَصِیۡرُ ﴿ (سورۂ بنی اسرائیل)

تفسیر:- پاکی سزاوار ہے اُس ذاتِ پاک کیلئے جو سیر کروایا اپنے بندۂ اکرم یعنے محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایک شب مسجدِ حرام سے طرف مسجدِ اقصےٰ کے وہ ایسی مسجد ہے کہ برکت دی ہمنے اُسکے اطراف میں جو زمینِ شام ہے برکتِ دینی جو اُسکو ہم نزولِ وحی کی جگہ اور انبیا علیہم السلام کی عبادت گاہ ٹھرائی اور برکت دنیوی جو وہاں بہت سے اشجار اور باغات میوہ دار اور معیشت کی فراخی حاصل ہے ہم اپنے رسولِ مقبول کو وہاں لیگئے تا دکھلاویں ہم اسکو اپنی قدرت کی نشانیاں جو وہاں سب انبیائے عظام سے ملاقات ہوی پھر وہاں سے آسمانوں پر لیگئے اور عالم بالا کے عجائبات و غرائب بتلائے مقرر وہی ہے سننے والا. اور دیکھنے والا سُنایا اپنے حبیب کو اپنا کلام اور بتلایا اپنی قدرت کے نشان

ازحرم تا بہ مسجدِ اقصےٰ
اور سمٰوات کا جو سیر کئے

سیر سرور کو حق جو کروایا
ہوا ثابت وہ سب حدیثوں سے

نصِّ قرآن یہ ہے گواہ اُسپر
وہ احادیثِ پاک ہیں مشہور

اِسکا منکر ہے کافرِ اکفر
جیسے کتب میں حدیث کے مسطور

اس کا منکر ہے بدعتی گمراہ — ہم کو اللہ اس سے دیوے پناہ
ہوا خبرِ احاد سے معلوم — اس کا منکر ہے جاہلِ محروم
یہی قولِ صحیح ہے مشہور — اور اسی پر ہیں متفق جمہور
یعنے بوبکرؓ اور عمرؓ عثمانؓ — چاروں میں مرتضیٰ علیؓ ہیں جان
ابنِ ادنیٰؓ و ابنِ عامر ہے — بوہریرہ ہے اور جابرؓ ہے
اور حذیفہؓ جو ہے یمانی ہے — جسکو حضرت کی رازدانی ہے
مالکؓ و بوسعیدؓ اور بلالؓ — اور عمرانؓ بن حصین و بلالؓ
ام کلثومؓ بنتِ پیغمبر — اور ابیؓ بن کعب انکو محصر

اور حضرت بہ عالمِ بالا — دیکھے جو جو عجائباتِ علا
اور یہ معراج روح و تن کیساتھ — حالِ بیداری میں ہوئی اس رات
اور معراج کی حدیث کے بھی — تیس صحبِ کرام ہیں راوی
ابنِ مسعودؓ اور ابنِ عمرؓ — اور ابنِ زبیرؓ پاک سیر
اور ابوذرؓ زقومِ غفاری — ابو ایوبؓ جو ہے انصاری
اور عباسؓ عمِ مصطفویؐ — اور انسؓ خاص خادمِ نبویؐ
ابودرداؓ و بوامامہؓ ہے — ام سلمہؓ ہے اور اسامہؓ ہے
عائشہؓ زوجۂ شہؐ دوران — ام ہانی علیہم الرضوان

حاضر ہونا جبرئیلؑ کا حضور پُر نور میں سید المرسلینؐ کے اور لیجانا آپؐ کو مسجدِ اقصےٰ تک

ہے روایت کہ پیر کی تھی شب — بست و ہفتم تھی وہ زمانہ رجب
جلد از بارگاہِ ربِ جلیل — حکم ایسا ہوا ہے بر جبرئیلؑ
اور اطلس کا رکھ تو سر پہ تاج — آج کی شب ہی لیلۃ المعراج
کیلِ ارزاق سے ذرا ہو باز — خدمتِ احمدیؐ سے ہو ممتاز
ملک الموت کو بھی کہہ یہ بات — قبضِ ارواح سے ذرا رکھ ہاتھ
اور مالک کو بول کہ یہ بات — بند دوزخ کے تا کرے درکات
اور دریا کو بول بافرحت — موجزن تا نہووے یک ساعت
آسمانوں کو بول دیجے اب — باز گردش سے تا رہیں وہ سب
اور زیور سے انکو دے سنوار — صف بصف سب کھڑے رہیں بقطار
چرخِ اطلس کو خوب زینت سے — تا مقدس لباس پہناوے
آدمؑ و نوحؑ اور خلیلؑ کو اب — موسیٰؑ و عیسیٰؑ جلیل کو اب
اور ارواح سے قدس کے یکسر — انکی ارواح کو معطر کر
اور اس مرغزارِ جنت سے — برق رفتار یک براق کو لے
حق نے تجھ کو سلام فرمایا — اور درگہ میں اپنے بلوایا

کئے آرام پڑھ عشا سرورؐ — امِ ہانی علیؓ کی بہن کے گھر
چھوڑ کر صومعہ عبادت کا — اب کمر بند باندھ خدمت کا
اور دیجے خبر بہ میکائیلؑ — کہ وہ تیار ہووے باتعجیل
اور اسرافیلؑ کو یہ کہدیجے — ایکدم ہاتھ صور سے رکھے
اور رضوان کو یہ کہدے اب — تا سنوارے وہ جنتوں کو سب
شعلہ زن جو ہے آگ دوزخ کی — بس بجھا دیوے جلد اسکو بھی
اور کہدے ہوا کو تا نہ چلے — تھوڑا چلنے سے آج باز رہے
اور حوروں کو بول جنت کے — پہن لیں تا لباس عزت کے
عرش کے حاملوں کو لے جبرئیلؑ — بولدے جا کے اب تو باتعجیل
اور کرسی کو حکم یہ کیجے — زیب دیں سر کو تاجِ اقدس سے
اور سب انبیائے اکرم کو — اس بشارت سے کر مبشر تو
ساتھ ستر ہزار لیکے ملک — اب تو جنت کو جا طرف بیشک
پاس میرے حبیب کے اب جا — اور کر عرض یا رسولِ خدا
ہے تجھے آج یہ شبِ معراج — ہو مبارک کہ یہ منصبِ معراج

الغرض حکم سُن یہ روح امیں
اور انکی پشانیوں میں تمام
پوچھے جبرئیل کیا ہے غم کا سبب
آپکے شوق دید سے ہی یقیں
پس اُسیکے تئیں وہ اے فاخر
کر ادا کر کے میں نمازِ عشا
دیکھا بستر سے اُٹھ کے با تعجیل
اور بولا کرامتیں ایسی
میں اُٹھا اور وضو بھی جلد کیا
مجھ کو جبرئیل پیکِ ربّانی
سرخ یاقوت کا بھی یک ٹیکا
چار سو دانہائے مروارید
آبِ زمزم سے کر وضو مطاف
لائے تھے وہ بہ کوزہ جوہر
اور وہ دستارِ پاک پر از نور
سطرِ اول میں یعنی اے آگاہ
اور حبیب اللہ اور خلیل اللہ
خلقِ ارض و سما کے آگے سے
لیا رضوان وہ عمامہ تب
پس مشرف تو کیجے آجکی شب
پس جو لائے تھے سلسبیل کا آب
اور اس نے دیا بہ عزرائیل
حکم حق نے کیا بہ حور العین

جبکہ پہنچے ہیں آ بہ خلدِ بریں
دیکھے مرقوم ہے محمدؐ نام
اس طرح کہنے وہ لگی ہی تب
تب سے ایسی کھڑی ہوئیں غمگیں
شہ کی درگاہ میں گئی حاضر
اُمِ ہانی کے گھر میں خواب کیا
پاس میرے کھڑا ہے آ جبرئیل
پاؤگے اور نعمتیں ایسی
اور دو رکعت کیا نماز ادا
ایک چادر اڑہائے نورانی
اُسنے میرے کمر میں باندھ دیا
تھے منور لگے اُسے اے رشید
آکے کعبہ کا میں کیا ہوں طواف
طشتِ یاقوت بھی تھا یک احمر
چار سطریں تھیں با صفا مسطور
تھا محمدؐ لکھا رسول اللہ
تسری چوتھی میں تھا لکھا دلخواہ
وہ ملایک درود پڑہتے تھے
عرض حق سے کئے ملک وہ سب
اُسکی دیدار سے ہیں یارب
اُس سے حضرت وضو کئے ہیں شتاب
اُسنے پہنچا دیا بہ اسرافیل
ترکریں اُس سے اپنے منھ کتنے

دیکھے اُس مرغزار میں مشتاق
پر بہت اُنمیں ایک براقِ حزیں
کہ میں گزرے چہل ہزار برس
داغِ عشقِ محمدی بے قیل
ابنِ عباسؓ سے روایت ہے
قلب بیدار خواب میں آنکھیں
مجکو پہنچا طرف سے حق کے سلام
کوئی پایا نہ آپ سے آگے
میں جو فارغ نماز سے ہوکے
اور زمرد کے سبز لا نعلین
تازیانہ ہرا زمرد کا،
پس پکڑ جبرئیل ہاتھ مرا
یک روایت ہے سلسبیل کا آب
اور سندس کا حلّہ و دستار
تھا ہر ایک سطر میں محمدؐ نام
دوسری سطر میں گرامی جاہ
لایا رضوان اُسنے اے پاک صفات
حکمِ حق سے بہ صاحبِ دستار
یا الٰہی بہ صاحبِ دستار
حق نے مقبول کر کے اُنکی دعا
پھر وہ پانی بحکمِ حق جبرئیل
اور کیا وہ حوالۂ رضواں
تا زیادہ اِس آب سے ہووے

چر رہے ہیں چہل ہزار براق
سر جھکا اپنا ہی کھڑی غمگیں
سُنکے نامِ محمدِ اقدس
دیکھے ہیں دلیہ اُسکے جب جبرئیل
کہ کہے سرورِ رسالت ہے
آئی آوازِ روح ایسے میں
بعد معراج کا کیا پیغام
نہ کوئی بعد آپکے پاوے
آیا باہر جب اپنے حجرے سے
میرے پہنائے پاؤنمیں بازین
ہاتھ میں میرے ایک اُس نے دیا
گھر سے بیت الحرام میں لایا
لائے جنت سے تھے ملک دریاب
لائے تھے سبز رنگ پُر انوار
یک لقب بھی تھا اُسکے ساتھ ارقام
تھا محمدؐ لکھا نبی اللہ
اور ملایک چہل ہزار تھے ساتھ
پس وہ آئی جو رات جب ای یار
پڑھ رہے تھے درود ہم بسیار
پاس حضرت کے اُنکو سب بھیجا
لیکے پہنچا دیا بہ میکائیل
اور رضوان لے گیا بہ جناں
حسن اور انکے منھ کا خوروں کے

چوتھی بار شق صدر ہونا حضرتؐ کا

یوں ہی زہر آلریاض میں مذکور
تب یہ پیر دو فرشتگانِ جلیل
میرے دل کو نکال کر باھر
جو ہوا شقِّ صدر یہ اے یار
سیرِ ملکوت اب تو کرنا ہے
اور ملایک بڑے قوی ہیکل
اور ایک قوتِ عظیم و فخیم
وہاں دیکھا کھڑے ہیں میکائیلؑ
وہ مجھے دیکھ سب سلام کئے
پس دیا یار کاب کو جبریلؑ
منتظر آپ کے ہیں اہلِ فلک
یعنے اسّی ہزار سید ھے طرف
حکمِ حق کا ہوا بروحِ امیںؑ
ایک پردے کو وہ اٹھائے تب
میں کہا یوں کہ اگر امی جاوٗ
کہ یہ میری بڑی سعادت ھے
پس کمالِ کرم ہی اپنے رب
کودنے ہے لگی براق وہیں
پر حبیبِ خدا محمّدؐ ہے
جلد اس قدر ہو گئی ہے خم
بیقیں از چہل ہزار برس
بھی سواری ہی اپنے روزِ جزا
پھر رواں یوں ہوی براق اے یار

روضِ افکار میں بھی ہے مسطور
یعنے جبریلؑ اور میکائیلؑ
طشت میں زر کے دہوئے وہ ما
اس شہِ انبیا کو جو تھے بار
عرش کے بھی پرے گزرنا ہے
اور عظیم و مہیب اے اکمل
قلب میں پاوے وہ رسولِ کریم
اور ہیں ساتھ انکے اسرافیلؑ
اور بہت سی بشارتیں بھی دئے
باگ پکڑا ہے اسکی میکائیلؑ
حور و غلماں مقربینِ ملک
اور اسّی ہزار چپ کے طرف
کہ جو نورِ محمدیؐ کو یقیں
ہویں لے نور مشعلیں وہ سب
تم ہو بیشک مقربِ درگاہ
ایسی خدمت سے مجھکو عزت ھے
وہ عنایت کیا ہے آجکی شب
بولے یوں اسکو جبرئیلِ امیںؑ
سرورِ انبیا محمّدؐ ہے
کہ لگا اسکا جانے میں سے شکم
میں تھی مشتاق آپکی ہی بس
کیجئے عز و شان مجھ کو عطا
مثلِ بجلی کے اسکی تھی رفتار

الغرض مصطفےٰؐ نے فرمایا
حکمِ حق سے مجھے سُلا بہ زمین
پھر رکھے دل کو اسکی جا میں جب
اسکی حکمت بھی کیجئے معلوم
اور انواع کے تجلیات
شاہِ عالم کو جبکہ آوے نظر
الغرض شاہِ دیںؐ نے فرمایا
ساتھ ہر یک کے تھے ملک اے یار
اور میں دیکھا براق ہے حاضر
اور اس طرح وہ مرسے کہے
میں ہوا ہوں براق پر اسوار
انکے ہاتھوں میں مشعلیں تھیں تب
ہم رکھے ہیں ہزار پردو میں
ہاتھ رکھے رکاب پر جبریلؑ
پس شہ میرے ہو غاشیہ بردار
حق سے چاہتا تھا میں کہ یکساعت
ایک روایت ھے وہ شہِ اکرمؐ
ہاں خبردار با ادب ہشیار
ہو گئی سن براق یہ لرزاں
یک روایت ھے آپ سے اے یار
شکر ہے آج فضلِ باری سے
الغرض عرض اسکی کر کے قبول
پکڑے اس دم رکاب تھے جبریلؑ

جب میں بیت الحرام کو آیا
میرے سینے کو شق کئے ہیں وہیں
وصل سینے کا کر دئے ہیں تب
یوں ہی فتح العزیز میں مرقوم
اور انواد دیکھنا اس رات
خوف و دہشت نہ آئے تا دلبر
بعد باہر حرم سے میں آیا
آئے ستّر ہزار تک بہ شمار
لائے مجھ پاس اسکو وہ فاخر
ہو کے اسپر سوار اب چلئے
تھے ملایک مرے یمین و یسار
نور سے عرش کی درخشاں سب
ایک پردے کو اب اٹھا دیویں
غاشیہ کو اٹھائے اسرافیلؑ
تب وہ میرے سے یوں کئے اظہار
تا بجا لاؤں آپ کی خدمت
رکھے جب در رکاب اپنا قدم
کون ہوتے ہیں دیکھ تجھ پہ سوار
عرق اسکے ہوا بدن سے رواں
کی وہ یوں عرض اے شہِ ابرار
لی شرف آپکی سواری سے
ہاتھ میں جب لئے ہیں باگ رسولؐ
باگ پکڑے تھی اسکی میکائیلؑ

جب مدینے کے پاس جا پہنچے
عرض کی جبرئیلؑ نے شہ سے

آپکی ہووے گی یہاں ہجرت
پڑھ ہوا سجا نماز دو رکعت

پس دو رکعت اُتر نماز پڑھے
اور مدین کو جبکہ آ پہنچے

کہے جبریلؑ اے رسولِ خدا
ہے یہ بیت لحم مولدِ عیسےٰ

پڑھ سو دو رکعتیں یہاں بھی اُتر
پڑھے دو رکعتیں وہاں سرورؐ

بعد اثنائے راہ اے بھائی
اک طرف بوڑھی اک نظر آئی

پوچھے یہ کون ہے اے روحِ امیں
بولے وہ آگے چلئے اے شہِ دیں

اور آگے بھی رہ میں اے اشرف
کوئی پکارا نبیؐ کو ایک طرف

پوچھے یہ کون ہے کہے جبریلؑ
چلئے آگے یہاں نہ کریئے ڈھیل

آگے گذرے جب اک جماعت پر
روبرو آپکے وہ تب آ کر

یوں کہی ہیں سلام اے اکمل
السّلام علیک اے اوّل

السّلام علیک اے آخر
السّلام علیک یا حاشر

کہے جبریلؑ دو جواب سلام
تب دئے ہیں جواب شاہِ انام

کہا جبریلؑ نے کہ وہ بڈھیا
جو نظر آئی ہے وہی دنیا

سب جوانی گذر گئی اسکی
عمر اتنی ہی اسکی ہے باقی

جو پکارا ہے آپکو اے رئیس
تھا وہ ملعون اور شقی ابلیس

ہے بھلا جو نہیں جواب دئے
آپ اُسکا جواب گر دیتے

اُمتی سارے آپکے اے رسولؐ
کرتے دنیا کو آخرت پہ قبول

اور مکر و فریب سے ابلیس
کرتا گمراہ اُن کو پر تلبیس

جو کئے وہ سلام آپ کو آ
ہیں براہیمؑ و موسیٰؑ و عیسیٰؑ

بھی روایت ہے شہ کہی ہیں گذر
راہ میں جبکہ قبرِ موسیٰؑ پر

قبر میں وہ نماز پڑھتے تھے
پس وہ فارغ نماز سے ہو کے

کہے اس شاہِ دین یہ کر کے نگاہ
اَشہدُ اَنَّکَ رسولُ اللہ

پہلے آکر کئے سلام وہ جو
روح آئی مگر مجسّم ہو

الغرض بعد ازاں نبیؐ حق کے
نیک و بد قوم پر کئے گزرے

اپنے اعمال کی جزا و سزا
اپنے برزخ میں پاتے تھے اُسجا

پھر وہاں سے چلے رسولِ خدا
پہنچے آکر بہ مسجدِ اقصےٰ

بابِ مسجد کا ایک تھا حلقہ
باندھے اُسکو براق اے آگہ

اب بھی باب محمدؐ اسکے تئیں
اسلئے ہی سمجھ تو کہتے ہیں

آکے مسجد میں سرورِ اُمت
تب تحیت کے دو پڑھے رکعت

اور ملا ایک بہت سے با اجلال
وہاں آئے تھے شہ کے استقبال

اور پیغمبراں بھی سب آئے
حق کی حمد و ثنا بجا لائے

اور اُس شاہِ دوسرا یہ تمام
بھیجے ہیں صدق سے صلوٰۃ و سلام

فضل کا آپکے کئے اقرار
اور بشارات بھی دئے بسیار

پھر ہوی ہے اذان بخوش آواز
اور اقامت ہوی برائے نماز

کئے اُس شاہِ انبیا کو امام
مقتدی تھے رسلؑ ملک بھی تمام

یوں دئے ہیں خبر وہ خیرِ بشر
کہ میں فارغ نماز سے ہو کر

دیکھا مسجد سے جبکہ باہر آ
کہ کھڑی اک ہے سیڑھی ہے تا بہ سما

سرخ یاقوت سے تھا اُسکا پر
اور زمرد کا سبز تھا دیگر

ایک پایہ تھا اس کا روپے کا
پایہ سونے کا اُسکا تھا دُسرا

دو پراں سبز تھے زمرد کے
آسمان و زمین تھے جیسیں چھپے

جان معراج ہے اُسی کا نام
کہتے ہیں اُسکے تھے پچاس مقام

ہر مقام ایسا تھا بڑا عجب ہو
راہ ستّر ہزار سال کی ہو

اور ہر یک مقام پر بیشک
تھا معین یقیں ملک ہر یک ایک

اور ہر اک ملک کے تابعدار
بھی تھے ستّر ہزار اے ہشیار

میری جانب اشارتیں کر کے
وہ بشارات سارے دیتے تھے

پس سواری ہی اُس براق کے جان
جبکہ اُسپر ہوا میں آگے رواں
سر پہ معراج کے نظر میں کیا
یک معظم بڑا ملک ایسا

سات آسمان بھی ستاں زمین
ہاتھ میں پنج وہ لیا تھا یقین
اُسنے آکر مجھے سلام کیا
اور اِس طرح سے کلام کیا

بیس پر پانچ ہزار سال آگے
میں مقرر یہاں ہوں آدم سے
منتظر آپ کا تھا تب سے مدام
بھیجتا آپ پر درود و سلام

شکر ہے فضل ہے خدا کے آج
کشورِ آرزو پہ پایا راج
اور میں اُس سے آگے جبکہ بڑھا
ایک دریائے قاصیہ دیکھا

وہ معلق وہاں ہوا میں تھی
اُسکی دو سو برس کی گہرائی
جانور خشکی اور تری کے کثیر
پیرتے تھے وہ بحر میں بے خبیر

نیلگوں رنگ تھا وہ دریا کا
آسماں پہ اُسی ہی رنگ لیا
اور بھی اُس سے آگے جب میں بڑھا
خازنِ باد پر وہیں پہنچا

اُسکو ستر ہزار زنجیریں ،
تھے لگے بند تھا وہ باد ہمیں
اور ستر ہزار حق کے ملک
اُسکی زنجیر پکڑے تھے ہر یک

رکھ کر اُس باد او پر اپنا قدم
اُس فلک پر چڑھا ہوں میں اُس دم
مثل پردے کی تھا وہ دریا
آسماں پر فلک وہ پہنچا تھا

اور دامن زمین کو اُسکا لگا
ہر سما کو فلک سے یک ایسا
اور وہ بحرِ فلک میں میں دیکھا
پیرتے تھے ستارگانِ سما

حکم حق کا ہوا اُسے یوں تب
اے فلک جلد ہو تو ساکن اب
وہ کھڑا اُسپہ میں قدم کو رکھا
جلد تر پہلے آسماں پہ گیا

احوالِ آسمانِ اوّل

حال بس آسمانِ اوّل کا
جو کہے ہیں بیاں رسولِ خدا
اُسکو لکھتا ہوں مجملاً قبل
بر معاج میں اُسکی ہے تفصیل

شاہ فرمائے ہیں کہ جب میں جا
پہلے اُس آسماں تک پہنچا
اُس کا دربان جو تھا اسمٰعیل
کون ہی پوچھا بس کہا جبریل

میں ہوں جبریل آگرامی ذات
اور محمد نبی ہیں میرے ساتھ
پوچھا وہ کیا انہیں بلایا رب
بولے ہاں حکم حق سے آئے ہیں اب

جبرئیلِ امیں یہ جب بولا
در کو وہ آسماں کے تب کھولا
دیکھا بارہ ہزار حق کے ملک
تابعان اُس ملک کے تھے بیشک

اور ہر یک ملک کے تابعدار
تھے ملائک بھی اُتنے ہی بشمار
حق کی تسبیح سب وہ کرتے تھے
اور وہاں میں ملا ہوں آدم سے

ہر دو جانب میں اُنکے تھے دو در
گاہ دیکھے اِدھر بھی گاہ اُدھر
ہوتے مسرور دیکھ سوئے یمیں
ہوتے بائیں طرف وہ دیکھ حزیں

پوچھا یہ دیکھ میں نے اُسکا سبب
مجھکو جبریل نے کہا یوں تب
ہی بہشت اُنکے سیدھے جانب پر
اور بائیں طرف سے اُنکے سقر

دیکھ جنت میں ہیں وہ اولاد
خوش ہوں دوزخ میں دیکھ ناشاد
اور عجب ملک کی یک دیکھا
کہ صفیں باندھی ہیں کھڑے ہو اُسجا

مجھکو جبریل نے بشارت کی
یہی طاعت سے اِن فرشتوں کی
مجھکو خوش آیا حق سے میں چاہا
فرض اُمت پہ تب قیام ہوا

پھر جماعت پہ گزرا یک آگے
کہ تبھی تخم کو وہ بوتے تھے
ہوتے اُس تخم کے تھے جھاڑ تبھی
تبھی خوشے وہ کاٹتے تھے بھی

یعنے بدلے میں ایک دانے کے
سات سو دانے اُنکو حاصل تھے
پوچھا جبریل سے میں اُنکا حال
کہے اِن بندگوں کی ہے یہ مثال

صدقہ للہ جو یک درم دیویں
سات سو ایک کے عوض لیویں
یہ جو دیکھے وہ سیدھا کواں
دیکھ اُسپر گواہ ہے قرآں

مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ یعنے مثال اُن لوگوں کی جو خرچ کرتے ہیں اللہ کی راہ میں اپنا مال كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِىْ كُلِّ سُنْبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ، جیسے اچھی زمین میں ایک دانہ بودیویں اور اُس سے ایک جھاڑ اُگے اور اُسے سات شاخیں نکلیں اور ہر شاخ کو ایک خوشہ رہے اور ہر خوشے میں سات سو دانے رہیں پس ایک دانے کے عوض سات سو دانے حاصل ہوویں (سورۂ بقر)

میں کیا اور اک گروہ پہ نظر
کہ ملک اُنکے تھے کچلتے سر
کہے جبریل یہ کہالت سے
سُست تھے جمعہ اور جماعت سے

کر رکوع و سجود میں جلدی
نہیں تعدیل کرتے ارکان کی
اور کرتے تھے سستی و تاخیر
یعنے پڑھتے نماز وقتِ اخیر

اتنو قرآن حدیث سے دریاب
ثابت ایسو کا ہے عذاب و عقاب
حق تعالیٰ کہا ہے قرآں میں
دیکھئے ایسے لوگ کی شانمیں

فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ

ویل ہے اُن نمازیوں کے تئیں
جو نمازوں سے اپنے غافل ہیں

کہے حضرت مراد ساہوں سے
ہیں وہی لوگ بالیقیں سُنئے
کرادائے نماز میں تاخیر
کرکے سُستی پڑہیں بوقتِ اخیر

ویل سے ہے مراد سخت عذاب
ایسے لوگوں کو ہو جو روزِ حساب
کہا بعضوں نے اسطرح سُن لو
ویل کہتے ہیں جان وادی کو

کہ وہ دنیا کے اسمیں گر ڈالیں
اسکی گرمی سے سارے گلجاویں
ویسے لوگونکو خالقِ اکوان
ڈالے اُس وادئ عذاب میں جان

اور رسولِ خدا نے فرمایا
کہ میں آگے وہاں سے جبکہ چلا
اور یک قوم پر کیا میں گزر
بھوک اور پیاس سے تھے وہ مضطر

ہانکتے تھے ملائکِ جبار
اور لیجاتے تھے اُنکو جانبِ نار
کہا روح الامیں نے میرے ساتھ
کہ ہیں یہ سب نہ دینے والے زکوٰۃ

دل کو اپنے نہ نرم کرتے تھے
مفلسوں پر نہ رحم کرتے تھے
کہا قرآں میں ربِ موجودات
شانمیں اُنکے جو نہ دیویں زکات

وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ هُوَ خَيْرٌ لَّهُمْ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ (سورۂ آلِ عمران)

یعنے کہتا ہے قادرِ متعال
جنکو ہم فضل سے دئے ہیں مال
بخل کرتے ہیں اُسمیں وہ ذرات
یعنے دیتے نہیں ہیں اُسکی زکات

سو نہ سمجھیں وہ لوگ یہ اصلا
بخل یہ اُنکے واسطے ہی بھلا
بلکہ یہ اُنکے واسطے ہے بُرا
کیونکہ نزدیک ہے کہ روزِ جزا

ہوگا اک طوق مال و زر اُنکا
اور گلے میں لپیٹ لیوے گا
اور آیا حدیث میں اے یار
مال و زر اُنکا لیکے صورتِ مار

جب گلے کو لپیٹ لیوے گا
کاٹے گا اور عذاب دیوے گا
اور بولیگا میں ہوں تیرا مال
اور ترا کنز پھر کہے زشت خصال

آئیں ایسی کئی حدیث اے یار
غرض ارشاد کرتے ہیں سالار
کہ میں گذرا ہوں پھر باعتبار
نعمتیں اُنکے پاس تھیں بہتر

نعمتیں ایسی وہ نہیں کھاکے
گوشت مردار آہ کھاتے تھے
کہا جبرئیل یہ ہیں وہ بدحال
چھوڑ کر اپنی عورتانِ حلال

یونہی مردونکو چھوڑ کر عورات
آہ فعلِ زنا میں تھی دن رات
رکھ کے مالِ حلال بد انجام
کھایا کرتے تھے آہ مالِ حرام

حق تعالیٰ کہا ہے قرآں میں
پس زناکار لوگ کی شانمیں

یعنے نزدیکی مت زنا کی کرو
کہ بہ تحقیق فاحشہ ہے وہ

اور جماعت پہ یک گیا میں گذر
تھے وہ آتش کے سولیوں اوپر

کہ وہ لوگوں کے پھاڑ دیں کپڑے
کہا روح الامیں نے میرے سے

اور کنایہ بھی طعن کرتے تھے
اور اشارے سے گالیاں دیتے

ویل یعنے کمالِ خواری ہے
اور خرابی عذابِ ناری ہے

وَلَا تَقْعُدُوْا بِكُلِّ صِرَاطٍ تُوْعِدُوْنَ (سورۂ اعراف)

اور فرمائے ہیں وہ خیرِ وریٰ
کہ وہاں سے میں آگے جب گذرا

باوجود اسکے بولتا تھا پکار
اور میرے پہ لا چڑھاؤ بار

خلق کے رکھ حقوق اپنے سر

وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰٓى اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً ؕ وَّسَآءَ سَبِيْلًا ۵ (سورۂ بنی اسرائیل)

اور بلاشبہ وہ بری ہے راہ
دیوے حق اس سے مومنوں کو پناہ

سولیاں آتشیں تھیں وہ ایسے
رہ میں کانٹوں کے ہوں شجر جیسے

بیٹھ کر راہ میں یہ لوگ سدا
آہ دیتے تھے خلق کو ایذا

وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةِ (سورۂ ہمزہ)

واسطے اسکے جو کہ طعن کرے
اور لوگوں کا عیب چیں ہووے

یعنے ہر راہ میں نہ تم بیٹھو
کہ ڈراتے ستاتے لوگوں کو

ایسے یک شخص کو وہاں دیکھا
بار تھا اسپہ ہل نہ سکتا تھا

مجھکو روح الامیں نے دی ہے خبر
یہ امانت میں تھا خیانت گر

پھر کبھی کرتا تھا ظلم لوگوں پہ

يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَخُوْنُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ وَتَخُوْنُوْٓا اَمٰنٰتِكُمْ (سورۂ انفال)

یعنے اللہ نے کہا ہے سنو
مت خیانت کرو مسلمانو

اور فرمائے سرورِ والا
میں وہاں ایک قوم کو دیکھا

کٹتے تھے درست ہوتے تھے
یوں عذابوں میں عمر گھٹتے تھے

کرتے تھے انکے فعلِ بد پہ نظر
منع کرتے نہ تھے انہیں ڈر کر

یعنے وہ ہیں مشائخ و علماء
اور قضات طالبِ دنیا

آ دوا یک قوم کا تراش کے گوشت
تھے کھلاتے ملک انہیں اے دوست

دیکھو تشبیہہ زشت غیبت کی
لحمِ مردار ساتھ حق نے دی

کیا تمہارے سے یہ رکھے کوئی دوست
کہ مرے بعد اپنے بھائی کا گوشت

یعنے حاضر نہ بھائی جب ہوگا
وہ تو رکھتا ہے حکم مردے گا

تو جو مردار گوشت اسکا ہے
کاٹ کھاتا ہے کاٹ کھاتا ہے

تیری سب نیکیاں اسے جاوے
اور گنہ اسکے سب تجھے آوے

ہونٹ اوپر کے تھے لگے بر سر
ہونٹ نیچے کے انکے پاؤں پہ

حق تعالیٰ کی اور نبیؐ کی کبھی
اور امانت میں ایک دوسرے کی

کہ فرشتے خدا کے حکم سے تب
پس انہوں کے لب و زبان کو سب

کہا روح الامیں نے میرے سے
یہ امیروں کے پاس جاتے تھے

بات بے شرع وہ جو کرتے تھے
اس کو سنتے تھے یہ خوشامد سے

جو امیروں کے تھے خوشامد گر
حق نہ کہتے تھے آہ ان سے ڈر

دیا روح الامیں مجھے یہ خبر
کہ یہ غیبت گراں ہیں زشت سیر

اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ ۵

نعش سے اسکے کاٹ کر کھاوے
تم ہی مکروہ بس رکھو گے اسے

بات ہرگز نہ وہ تمہاری سنے
پس بدی سے جو اسکو یاد کرے

کئے ارشاد یوں خدا کے نبیؐ
کہ تو غیبت کبھی کرے جس کی

اور فرمائے قوم یک دیکھا
چشم ازرق تھے منہ سیہ انکا

ریم اور خون رواں تھا ہونٹوں سے
اہلِ دوزخ کا خوں وہ پیتے تھے

	شور کرتے تھے وہ گدہوں سا تب	بولے جبریل یہ شرابی ہیں سب	

اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ (سورۂ مائدہ)

یعنے اللہ نے یہ فرمایا	کہ قمار شراب اور جوا	اور کفار کے پوجے جو چیزیں	اور ایسا ہی فال کے تیریں
ہے پلید اور عمل ہی شیطاں کے	کرو پرہیز ایسی چیزوں سے	ان سے جب آپکو بچاؤ گے	دو جہاں میں فلاح پاؤ گے
چار چیزیں جو یہ ہوئیں مذکور	کرتے ہیں درگہ خدا سے دور	ایک کا بھی جو مرتکب ہوگا	سخت پاویگا وہ عذاب اسکا
الغرض وہ رسول جن و بشر	اور اس طرح سے دئے ہیں خبر	کہ میں دیکھا گروہ یک بدحال	کہ تھے سب انکی خوف سے انکال
کہا جبریل نے یہ ناکارے	دیتے تھے جھوٹی شاہدی سارے	شاہدی جھوٹی جانئے دینا	شاہدی راست بھی چھپالینا
ہیں کبیرہ گناہ یہ ہر دو	سخت اسکا عذاب ہے سمجھو	اِلَّا مَنْ شَهِدَ بِالْحَقِّ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ (سورۂ زخرف)	
اور ہے ایک گروہ میں دیکھا	زرد تھا رنگ انکے چہروں کا	شکم انکے پکھال سے تھے پھلے	سانپ اور بچھو انہیں بھرے تھے
طوق گردنمیں ہاتھ میں تھے کڑے	اٹھتے اوندھے بھی منہ پہ گرتے تھے	نیچے اوپر عذاب میں تھے ذلیل	سود خواراں ہیں یہ کہا جبریل

اَلَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ الرِّبٰوا لَا يَقُوْمُوْنَ اِلَّا كَمَا يَقُوْمُ الَّذِيْ يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ (سورۂ بقر)

یعنے جو لوگ کھاویں مال ربا	نہ کھڑے رہ سکینگے وہ سیدہا	مگر اسطرح وہ رہینگے کھڑے	خبط ہو جس کو مس شیطاں سے
یعنے آسیب جبکہ شیطاں کا	ہو کسی کو بہ عالم دنیا	کھڑے رہنے ہی نہیں وہ سکتا ہے	جبکہ اٹھتا ہے گر ہی جاتا ہے
حشر کے روز اے نکو منوال	سود خواروں کا سب یہی ہو حال	شب معراج میں بھی سرور دیں	اسی حالت سے دیکھے انکے تئیں
ہے خبر سود خوار زشت خصال	جانیو بت پرست کے ہے مثال	سود کے مال سے بدن جس کا	جو کہ دنیا میں پرورش پایا
وہ نجاوے کبھی بہشت اندر	جبتک اس کو نہ کھاوے نار سقر	ایسی ہی آئی ہیں حدیث کثیر	الغرض یوں کہے رسول بشیر
اور جماعت کو میں نے دیکھا ایک	نشتر آگ سے انہوں کو ملک	مارتے خون سیہ نکلتا تھا	پھر جلاتا تھی انہوں کو خدا
	بولے جبریل یہ سب اہل جفا	خون ناحق کئے مسلماں کا	

وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خٰلِدًا فِيْهَا (سورۂ نسا)

یعنے قصداً کسی مسلماں کو	قتل ناحق کرے کوئی بدخو	پس جہنم ہے جانو اسکی جزا	پاویگا وہ عذاب اس میں سدا
یعنے مومن کا قتل جان حلال	گر کرے قتل کوئی زشت خصال	تو ہمیشہ وہ کافروں کیساتھ	پاوے دوزخ میں رنج سب آفات
گر کرے قتل پر نجانے حلال	ہے حرام و کبیرہ در ہر حال	تب خلود سقر سے اے دلشاد	ہووے گی مدت طویل مراد
اہل سنت کا ہے یہی مذہب	معتبر ہے کتب میں یہ مطلب	اور کہے یک جماعت عورات	کی نظر میں نے اس برائی کیتا

نافرمان عورت کا عذاب

منہ تھے کالے بہت ہی اُنکے سبھی　اور آنکھیں نھیں گارے اُن کی
خوک و سگ کے مثال زشت طراز　سر سب روتے تھے کر بلند آواز

اَلرِّجَالُ قَوَّامُوْنَ عَلَی النِّسَآءِ (سورہ نسا)

کہیے حضرت کہیں کیا ہوں نظر　کہ تھیں دوزخ میں عورتیں اکثر
کہ وہ مردونکو دیتی ہیں گالی　اور کرتی ہیں اُنکی ناشکری
اور کہیے قوم اِک نظر آئی　دنیا عقبیٰ کے دو سیاہ قیدی
دو ملک انکو حکم سے حق کے　مارتے تھے عمودِ آتش کے
اور ہر ایک شاخ ایسی تھی　راکھ کر دے گئے پہاڑ کو بھی

منافقوں کا عذاب

یعنے کہلانے مومن ظاہر　اور باطن میں تھے یہ سب کافر
یعنے جگہ منافقونکی یقیں　ہے جہنم میں طبقۂ پائیں
دیکھا اور آگ میں جماعت ایک　تھے جلاتے جلاتے انکو ملک

انکو پہنا کے آتشی کپڑے　مارتے تھے بھی گرزِ آہن سے
بولے جبریل یہ ہیں وہ عورات　دُئے مردونکو رنج جو ہیہات
چاہیئے عورتوں کو سرّ و عیاں　رہیں مردوں کے تابعِ فرماں
پوچھا یاروں نے یا رسولِ خدا　کیا سبب اسکا ہے تو فرمایا
اس سبب سے ہی عورتیں اکثر　سخت پاویں عذابِ نارِ سقر
تھی معلّق ہوا میں آویزاں　چشم و بینی سے جھڑتی آگ عیاں
اس کے ہر ایک عمود کو رکھ یاد　میں نے دیکھا کہ شاخ تھے بفساد
میں کہا کون ہیں کہیے جبریل　ہیں یہ سارے منافقانِ ذلیل

اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ فِی الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ (سورہ نسا)

کہ ہے اس طبقہ کا عذاب بڑا　الغرض شاہِ دیں نے فرمایا
کہا جبریل نے کہ یہ ناداں　اپنے ماں باپ کے ہیں نافرماں

وَقَضٰی رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِیَّاهُ وَبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا (سورہ بنی اسرائیل)

ماں باپ کی نافرمانی کا گناہ

یعنے مولانے تیرے حکم کیا　کہ کریں بندگی اُسی کی سدا
دیکھ طاعت کے ساتھ اپنے خدا　اُنکی نیکی کا حکم فرمایا
اور فرمائے ہیں رسولِ خدا　رنج ماں باپ کو جو دیوے گا
اور جب موت اُسکی آوے یقین　اور مدفون کرے اُسے بہ زمین
الغرض مصطفےٰ نے فرمایا　اور آگے وہاں سے جب میں چلا
ضرب کرتے تھے گرزِ آہن سے　سخت تر دے عذاب پاتے تھے
ہے روایت انس سے یہ کہ یاد　کہ رسولِ خدا کئے ارشاد
اُس کے کانو میں حشر میں مولا　شیشہ ڈلوا دیگا یقیں پگھلا
کہ خدا سے ہوا ہوں میں مامور　طبل و مزمار[1] توڑ دوں میں ضرور
ایک دیکھا بہت بڑا دریا　پانی اُسکا تھا دودھ سے اُجلا
پانی اسکا ہی حق نے برساکر　مردگوں کو اٹھا دیگا یکسر

طاعتِ غیرِ حق کریں نہ کبھی　اور ماں باپ سے کریں نیکی
پدر و مادر کی پس حقوق کی شان　دیکھ کیسی بلند ہے ایجان
تو گنہگار وہ ہوا حق کا　اور اُس کے رسولِ برحق کا
قبر ایسا کریگی تنگ اُس کو　اُسکے ملجائیں پسلیاں ہر دو
پاک جماعت کے دیکھا سینے پہ　رکھ فرشتے طبق زِ نارِ سقر
بولے روح الامیں نے سنیے مُجیں　کہ یہ گانے بجانے والے ہیں
جو کہ نزدیک گانیوالے کے　جا کے بیٹھے کہ راگ اُس سے سُنے
ابن عباس سے روایت ہے　کہ کہیے سرورِ رسالت ہے
اور شہِ انبیاء نے فرمایا　کہ میں آگے وہاں سے جبکہ چلا
بولے اسطرح جبرئیلِ امین　بحرِ حیواں یہی ہے اے شہِ دیں
الغرض ہاں وہ بحر سے گذرا　دوسرے آسمان پر پہنچا

[1] باجے کی چیزیں

احوالِ آسمانِ دوم

آسمانِ دوم تھا یوں نور — کہ نہیں اس پہ ٹھیرتی تھی نظر
مثلِ اول کے جبرئیلِ امیں — اسکا دروازہ بھی کھلا کے یقیں
وہ بھی اور اسکے تابعان بھی تمام — جلد آکر کئے ہیں مجھکو سلام
کہ ملک جب سے یہ ہوئے پیدا — تب سے یونہی رکوع میں ہیں سدا
اور ملے مجھ سے عیسیٰؑ و یحییٰؑ — اور عجائب وہاں بہت دیکھا
تیسرے آسمان کا احوال — کئے حضرتؐ بیاں برین منوال
ہے بنایا اُسے وہ ربِ وحید — جانئے از سفید مروارید
اسکے دربان کے تابعان املاک — تھے بلا حد و عد یقیں کئے لاکھ
اور جانب سے حق تعالیٰ کے — مجھکو اکثر بشارتیں بھی دئے
بولے اسطرح مجھ سے روحِ امین — کہ یہی ہے عباداتِ انکی یقین
فرض ہیں دو سجود جو بہ نماز — وجہ اسکی یہی ہے اے دمساز
سر اٹھا وہ دئے جوابِ سلام — پھر وہ سجدے میں سر رکھے ہیں تمام
اور ملے مجھ سے یوسفؑ و داؤدؑ — جب وہاں سے چلا ہوا آگے زود
کہ تھے ستر ہزار اسکو سر — اور تھے ستر ہزار اُسکو پر
جانئے راہِ دو لک و نود — الف سالہ کی انکے تھے سب قد
ٹکڑے ٹکڑے ہی ہوتے تھے وہ بھی — پھر جلاتے ملک تھے انکو تبھی
حشر تک انکو یہی ہو دے عذاب — ایک دریا پہ پھر گیا میں شتاب
یعنے از شرق تا بہ غرب یقین — اور ساتوں یہ آسمان و زمین
اِسی دریا کا ایک ذرہ سا آب — حق نے بھیجا تھا اِس جہاں میں شتاب
چارویں آسمان کا احوال — کئے حضرتؐ بیاں برین منوال
اس کو تھا نور کا ہی دروازہ — قفل تھا نور کا ہی اُسکو لگا
در کو روح الامیں نے کھلوایا — پس میں چڑھ کر اُس آسمان پہ گیا

حال یہ آسمانِ دوم کا — سرورِ انبیاء نے فرمایا
اس کا دروازہ ایک موتی کا — قفل یک نور کا تھا اُسکو لگا
اُس کا دربان یک بڑا تھا ملک — تابعان اسکے تھے ملک دو لک[۲۰۰۰۰۰]
یک جماعت رکوع میں تھی وہاں — مجھکو دی جبرئیلؑ نے یہ نشاں
میں بھی عبادت وہ حق سے تب چاہا — فرض امت پہ یہ رکوع ہوا

احوالِ آسمانِ سوم

چرخِ سوم پہ جبکہ میں آیا — در کو روح الامیںؑ نے کھلوایا
نور کا قفل اور نور کا در — نام زیلون اُسکا ہے اشہر
میں کیا ہوں سلام میں اقدام — سب دئے وہ جواب با اکرام
یک گروہِ ملک بھی دیکھا تب — کہ صفیں باندھے ہیں سجود میں سب
وہ بھی جب میں طلب کیا حق سے — فرض اُمت پہ دو ہوئے سجدے
تھے جو سجدے میں وہ ملائک سب — کئے حضرتؐ سلام اُنکو جب
جب اُنہوں کے ہوئے ہیں دو سجدے — فرض امت پہ دو سجود ہوے
یک فرشتے کو میں وہاں دیکھا — ایسی کرسی پہ ایک بیٹھا تھا
شرق سے غرب تک تھا ہر یک پر — اور ملک اُسکے پاس تھے اکثر
ایک جماعت کو مارتے تھے تب — لیکے آتش کی ہی عمود وہ سب
کہا روح الامیںؑ نے یہ بد کار — منکرِ حشر اور ہیں جبار
تھا وہ ایسا یقیں بڑا دریا — ساتواں حصہ ہو یہ سب اُس کا
کہا جبریلؑ نوحؑ کا طوفاں — یا رسول اللہ جو ہوا بجہاں

احوالِ آسمانِ چہارم

جبکہ میں چوتھے آسماں پہ گیا — دیکھا وہ آسماں تھا دُرّ پے کہ
اور اُس قفل پر بھی تھا مسطور — کلمۂ طیبہ بہت پُر نور
اسکے خازن کا نام موضائیل — وہ ملا مرے سے با تعجیل

فضیلت رکوع

وجہ سجدے فرض ہونیکا سبب

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

تھے جو تابع فرشتگاں اسکے
دے بشارت مجھکو بولے تب
درگہِ حق سے آپ کو جو ملے
پھر میں آگے وہاں سے جبکہ چلا
پوچھا جبریل سے تو بولا تب
بعد ازاں آئے میرے استقبال
سیدھے بازو ملک تھے نورانی
تھکی تسبیح سب وہ کرتے تھے
اسکے ہاتھوں میں ایک تختی تھی
گاہ دیتا ملک کو سیدھے طرف
کہ یہ آیا ہے احمدِ مرسل
مرحبا مرحبا اے خیرِ بشر
میں کہا انکو تب اے عزرائیل
ہے اجل نامہ تختیٔ اظہر
سیدھے جانب ملک ہیں رحمت کے
دوسرے جانب لکھی سعادت ہے
موت آوے تو ٹوٹتا ہے وہیں
انکے ارواح کو میں لیتا ہوں
علم اتنا مجھے دیا ہے خدا
یونہی ہر اک کو آتے ہیں تازے
وہ کہا جب سے حق بٹھایا ہے
اور ستر ہزار ملک کے تابعدار
ملک الموت کا پکڑ کر ہاتھ

چار لکھ تھے وہ سب ملے مجھ سے
یا محمدؐ حضور کی ہے یہ شب
حصہ امت کا بھی طلب کیجے
اور ملائک کی اک گروہ دیکھا
کہ عبادت یہی ہے انکی سب
مریم و آسیہ بہت خوشحال
اور بائیں پہ اسکے ظلمانی
آگ جھڑتی تھی انکے سب منھ سے
پس نظر اسکی سب اسی پر تھی
کبھی دیتا تھا اپنے چپ کے طرف
جلد اٹھا مسکرا کے وہ اکمل
اپنی امت امم سے ہے بہتر
خوش کیا تم نے اب مجھے بے قیل
اور ہے روزنامہ یہ دفتر
بائیں جانب عذاب و زحمت کے
یا لکھی انکی سب شقاوت ہے
اور گرتا ہے لوح پر یہ یقیں
سیدھے جانب ملک کو دیتا ہوں
قبض جاں کرنے ایک بندے کا
یونہی تا روزِ حشر آویں گے
نہ یہاں سے مجھے اٹھایا ہے
بھی ہیں ستر ہزار اے سالار
میں نے بولا کہ ہے مری یکبات

اور موسیٰ وہاں مرے سے ملے
اپنی امت کے ناتوانوں کو
اور تخفیف ہونے در اعمال
کہ دو زانو ادب سے بیٹھے تھے
آپ بھی چاہو حق سے میں چاہا
ملک الموت کو بھی میں دیکھا
سیدھے بازو پہ تھے ملک خوشخو
ملک الموت کے بھی پیشِ نظر
اسکے آگے تھا ایک جھاڑ بڑا
ڈر مجھے اسکے دیکھنے سے ہوا
مجھ سے تعظیم سے ملا بسیار
انکے ماں باپ سے بھی شام و سحر
اب خبر دیجئے یہ کیا ہے حال
اور نشاں زندگی کا ہے یہ شجر
اور پتوں پہ جھاڑ کے یہ تمام
جبکہ بیمار کوئی ہووے فرد
یہ نشانی میں دیکھتا ہوں جب
میں نے پوچھا کیا ملک کا عدد
جاتے رحمت کے ہیں ملک چھ لک
میں کہا قبض تو کرے ہے سبھی
ہیں ملک میرے تابعاں بسیار
کھینچ ارواح کو وہ لاویں جب
وہ کہا مجھکو جان و دل سے قبول

اور ملنے سے میرے شکر کئے
آج لطف و کرم سے مت بھولو
بارگاہِ خدا سے کیجے سوال
اور تسبیح حق کی کرتے تھے
فرض تب قعدۂ اخیر ہوا
کہ وہ کرسی پہ اپنے بیٹھا تھا
روسیہ زشت جانبِ چپ کو
طشت تھا یک دہر ابھی یک دفتر
چیز کچھ طشت سے اٹھاتا تھا
اسکو روح الامین نے جاکے کہا
کہا آپ انبیا کے ہو سردار
میں زیادہ رحیم ہوں ان پر
وہ کہا طشت ہے جہاں کے مثال
اور ملک جو ہیں سیدھے بائیں پر
ایک جانب لکھے ہیں خلق کے نام
نام کا اسکے برگ ہووے زرد
قبض کرتا ہوں اسکی روح کو تب
وہ کہا حق ہی جانے ان کا عدد
اور چھ لک عذاب کے بھی ملک
یا کہ ہے دخل دوسروں کو بھی
کہ ہے ستر ہزار ان کا شمار
قبض کرتا ہوں ہاتھ سے میں تب
کیا ہی فرمائے اے خدا کے رسول

میں کہا قبض جب کریں تم جان / میری اُمت کے کیجئے آسان

خلعتِ ختمیت پنہایا ہے / اپنی درگہ میں اب بُلایا ہے

کہ محمدؐ کی خاص اُمت پر / رحم و آسانی اور شفقت کر

بیتِ معمور میں وہاں دیکھا / کہ وہ کعبہ ہے سب ملائک کا

اور تھے آویزاں اک ہزار اسمیں / لعل و یاقوت کے بھی قندیلیں

اور طولِ منار اے آگاہ / تھی یقیں پانسو برس کی راہ

اُس کے ہر در سے اُٹھا ہر روز / عابدانِ ملائکِ فیروز

کہا روح الامین نے میرے سے / یاں امامت ملک کی اب کیجے

اس جماعت کو میں نے دیکھا جب / آرزو دل میں یہ ہوئی ہے تب

تیری اُمت میں بھی جہاں میں ضرور / ہووے ایسی جماعتوں کا ظہور

اور اُس آسمانِ چارم پر / دیکھے ہیں آفتاب کو سرور

کہ ہے اُس آفتاب کا مقدار / راہِ اسّی ہزار سال اے یار

تختِ یاقوتِ سرخ یک بنوا / تین سو ساٹھ پائے اسکو لگا

بیچ زورق کے پھر کو رکھا / پھر وہ زورق کو تخت پر سے دھرا

اسکو بحرِ فلک میں لیجا دیں / اور ہر صبح شرق میں لادیں

پھر اُسی آسمان پر وہ سب / رہتے ہیں شاغلِ عبادتِ رب

کرتے اس کام پر ہیں آکے قیام / رہے تا حشر بس یہ جاری کام

اسکی تفسیر میں اے نیک انجام / لکھے ہیں بعضے مفسرینِ کرام

عرش کے نیچے لاکے بعدِ غروب / اسکو سجدے میں ڈالتے ہیں خوب

صاف ایسی حدیث سے آئی / جو مدارک کے درمیاں لکھی

پانچویں آسماں کا حال یقیں / یوں کئی ہیں بیاں وہ سرورِ دیں

در کھلایا ہے اُسکا پس جبرئیل / اُسکے درباں کا نام سقطائیل

اُس فرشتے کو جب کیا میں سلام / وہ دیا ہے جواب با اکرام

کہا کیجے نہ فکر اُن کی کبھی / ہے قسم اسکی جو تھیں اے نبیؐ

حکم کرتا ہے روز و شب میں سدا / مجھ کو ستّر ہزار بار خدا

اسلئے اُنپہ ہوں زیادہ شفیق / انکے مانباپ سے بھی بالتحقیق

دو زمرّد کے سبز دروازے / خانۂ پاک کو تھے اُسکے لگے

اور زرِ سُرخ کا تھا یک منبر / بھی روپیلی منار تھا انور

اور جس روز وہ خدائے خبیر / کی وہ کعبہ کی اُس جگہ تعمیر

جانو ستّر ہزار جاتے ہیں / حشر تک پھر نہ باہر آتے ہیں

پس دو رکعت پڑھا ہوں میں ہو امام / مقتدی تھے مرے ملک وہ تمام

کہ ہو اُمت میں میرے ایسا ہی / حق نے ارشاد یوں کیا ہے تبھی

اِن فرشتوں کی طاعتوں کا ثواب / پاوے اُمت تری بجمعہ شتاب

ابنِ عباس کی روایت سے / لائے علما کتب میں ہیں اپنے

جبکہ پیدا کیا اُسے جبّار / زورقِ زرّیں یک کیا تیّار

اور اُٹھانے کو پائے کے ہر یک / ہے مقرر کیا ہزار ملک

بھی کیا حکم اُن فرشتوں کو / تین سو اور ساٹھ ہزار ہیں جو

یونہی ہر شام لاکے مغرب میں / غرق اِس آفتاب کو کردیں

دوسرے دن پھر نئے ملک اے یار / تین سو ساٹھ ہزار پاک شعار

اور والشمس تجری اے ذیشان / جو کہ آئی ہے آیتِ قرآن

کہ مستقر آفتاب کا اے فہیم / ہے بلاشبہ زیرِ عرشِ عظیم

صبح کے وقت شرق میں لادیں / غرب میں شام کو ڈبا دیویں

احوالِ آسمانِ پنجم

پانچویں آسماں پہ جبکہ گیا / سرخ یاقوت کا تھا وہ دیکھا

اسکے محکوم پانچ لاکھ ملک / اور ہر سر کے تا بغل پنج لک

اور مجھ کو بشارتیں وہ دیا / پھر وہاں سے میں آگے جبکہ گیا

ملے مجھسے خلیلؑ و اسمعیلؑ
لوطؑ و یعقوبؑ و اسرائیلؑ
ایک جگہ تھی سب کیا میں سلام
سب دئے ہیں جواب باکرام

کرمصافحہ مرے سے ابراہیمؑ
ہے جیسا کہئے تھے آگے کلیمؑ
اب تو جاتے ہو در حضور شریف
چاہو امت کے واسطے تخفیف

اور آگے مرا ہوا ہے گذر
پھر فرشتوں کی یک جماعت پر
تھے وہ تسبیح میں کھڑے تکبیر
پاؤں کی انگلیوں پہ کرکے نظر

ہیں نے روح الامیں سے پوچھا جب
کہا طاعت یہی ہے انکی سب
آپ بھی جاہو حق سے میں چاہا
کی خشوع نماز حق نے عطا

جیسے قرآن پاک میں مولا
اَفلحَ المومنون فرمایا
قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ هُمْ فِیْ صَلَاتِهِمْ خَاشِعُوْنَ (سورۂ مومنون)

یعنے وے مومنان بخیر وصلاح
پائے ہر دو جہاں میں فوز و فلاح
خوبیاں دو جہاں کے وہ پاویں
کہ نمازوں میں جو خشوع کریں

یعنے خوف خدا رکھے در دل
تاکہ ہووے حضور دل حاصل
اور معنے خشوع کے اے یار
یہ بھی لکھے مفسرین کبار

کہ چپ و راست کو نہیں اپنے
نہ وہ حال نماز میں جانے
اور ہو ساکن حواس و راعضا
دلمیں خطرات کو نہووے جا

اور فرمائے ہیں وہاں دیکھا
ایک عظیم و بڑا ملک ایسا
سب جہاں کو وہ اک نوالہ کرے
پاس اسکے فرشتے ایسے تھے

سر توانکے لگے تھے عرش کو جا
اور قدم انکے تھے بہ تحت ثری
انکے ہاتھوں میں آگ کے تھے عمود
قوم قیدی تھی یک وہاں موجود

انکو الٹے وہاں تھے لٹکائے
جامۂ آتشیں بھی پہنائے
مارتے تھے عمود آتش سے
انکو بیحد عذاب دے دیکھے

ٹکڑے ٹکڑے بہت وہ ہوتے تھے
باہر آتی تھی آگ بھی ان سے
بولے جبرئیل یہ نصاریٰ ہیں
سخت ہے یہ عذاب انکی تئیں

اس جماعت سے جبکہ میں گذرا
ایک دریائے آتشیں دیکھا
صاعقہ اور برق اے ماہر (گرج، بجلی)
اسی دریا سی ہوتے ہیں ظاہر

احوال آسمان ششم

ذکر ہے آسمان ششم کا
یوں کہے ہیں بیان رسول خدا
چھٹویں جب آسمان پر میں گیا
اسکو دیکھا کہ تھا وہ موتی کا

نام عادوس اس کا ہے بقبیل
اسکے درباں کا نام روعائیل
در کو اسکے کھلایا روح امیں
پس میں اوپر گیا ہو چڑھکے وہیں

اسکے درباں کو میں سلام کیا
تب وہ اکرام سے جواب دیا
تابعاں اسکے تھے ملک چہ لاک
اور ہر ہر کو اتنے ہی املاک

اور بھی آگے جب میں اسکے گیا
عابدوں کی گروہ یک دیکھا
باخضوع و خشوع تھے بہ قیام
طاعت حق میں شیفتہ تھے تمام (فریفتہ)

اور آگے چلا تو میں دیکھا
ایک کافور کا تھا در اُجلا
آستانہ بڑا تھا اس در کا
عرش اعظم سے تا بہ تحت ثرا

آسمان و زمین کے مقدار
قفل اسکو لگا تھا اے ہشیار
دیکھ اسکو کیا ہوں میں نے عجب
جبرئیل ہیں سے پوچھا تب

جبرئیل امیں نے مجھ سے کہا
باب ایماں ہے نام اس در کا
حق نے دوزخ کو کرکے جب پیدا
اسمیں انواع کے عذاب رکھا

اور جو گنہگاریاں ز دار سقر
آہ کرنے لگے ہیں جب اکثر
آسمان و زمین کے املاک
چاہے حق سے پناہ سب لے چاک

تب کمال کرم سے وہ رحمن
دوزخ و کائنات کے درمیان
در یہ کافور کا کیا حائل
تاپنہ ان سبھوں کو ہو حاصل

میں کہا تب کہ تو کھلا دے در
دارِ دوزخ یہ تا کروں میں نظر

کہا جبرئیل نے اے شاہِ انام
دارِ دوزخ سے آپ کو کیا کام

یہ ہی شب آپکی کرامت کی
آپکی جاہ و عزّ و حرمت کی

اُسکو پھر دیکھنا ہی ہیں چاہا
درگہِ حق سے تب یہ حکم ہوا

تیری انگشت کے اشارے سے
اے مرے دوست در یہ کھل جائے

پس اشارہ کیا ہو میں نے جب
جلد دروازہ کھل گیا وہ تب

یک فرشتہ مُہیب میں دیکھا
نہیں کوئی فرشتہ اُس سے بڑا

اُس مَلک کا تھا منہ بہت ہی بڑا
یعنے مقدار ہفت ارض و سما

ایک لوہے کا تھا دھرا منبر
پائے اسّی ہزار تھے اُس پر

اُس پہ بیٹھا ہوا تھا غصّے سے
اُسکے آگے کئے فرشتے تھے

تھے سیہ پوش سب وہ خشم آلود
اُنکے ہاتھوں میں آتشی تھے عمود

حق کی تسبیح میں تھے وہ یکسر
اور جھڑتے تھے منہ سے اُنکے شرر

کوہ مانند تھے شرر اُس کے
اور نکلتی تھی آگ بینی سے

شعلہ زن اُسکی چشم ایسی دراز
مثل دنیا کے جس کا تھا انداز

آیا حیرت میں دیکھ اُسکو وہیں
میں نے پوچھا ز جبرئیلِ امیں

کہا جبرئیل یا رسولِ خدا
نام مالک ہے اِس فرشتہ کا

یہی داروغہ سقر ہے یقیں
جب سے پیدا ہوا ہنسا ہی نہیں

اس فرشتے کو میں سلام کیا
کام میں ہی وہ اپنے شاغل تھا

بولے جبرئیل اُس کو میرا نام
سر اٹھا تب مجھے کیا وہ سلام

جلد اُٹھ ہاتھ وہ مرا پکڑا
دے بشارات مجھکو کہنے لگا

گوشت اور پوست آپکا اے نبیؐ
آپکے سارے تابعوں کا بھی

نارِ دوزخ پہ حق کیا ہے حرام
حکم مجھ کو کیا ہے ربِّ انام

نہ ہوے آپکے جو تابعدار
دوں میں اُنکو عذابِ سخت بنار

اور دارِ سقر کے سب درکات
سر بسر میں نظر کیا اُس رات

دوزخی لوگ کو بھی سب دیکھا
اُس سے فارغ ہو جبکہ آگے چلا

نوحؑ و ادریسؑ آملے مجھ سے
مجھ سے ملنے کا بس وہ شکر کئے

اور وہاں آملے ہیں میکائیل
یک ترازو تھا اُنکے پاس طویل

اُس ترازو کا بس ہر یک پلڑا
تھا بلا شبہ مثلِ ارض و سما

اُس ترازو کی جو کہ تھی ڈنڈی
شرق سے تا بہ غرب تھی لنبی

اور وہاں یک حساب کا طومار
روبرو اُن کے تھا دھرا اے یار

اُس مَلک کو میں جب سلام کیا
اُٹھ کے اس نے مجھے جواب دیا

ہاتھ میرا پکڑ کے کہنے لگا
مرحبا مرحبا اے خیرِ وریٰ

دیا اُمّت کو آپ کی جو خدا
برکتیں وہ نہیں کسی کو دیا

اور گراں تر ہے اُنکا میزان بھی
آپکے تابعوں کو ہووے خوشی

اور دریائے سبز نورانی
دوسرا بحر ایک ظلمانی

جا کے آگے گیا ہوں میں جو نظر
اُن میں موجود تھے مَلک اکثر

احوالِ آسمانِ ہفتم

ساتویں آسمان کا مذکور
یوں کئے ہیں شفیعِ روزِ نشور

ساتویں آسمان کا دروازہ
جبرئیلِ امیںؑ نے کھلوایا

اُوپر اُسکے گیا میں اور دیکھا
وہ سما جوہرِ سفید کا تھا

اُس کے خازن کا نام روحائیل
وہ کیا ہے بہت مری تبجیل

میں نے اُسکو کیا سلام شتاب
بس خوشی سے دیا وہ مجھکو جواب

دیکھ مجھکو وہ خوش ہوا بیحد
اور بشارات بھی دیا بیحد

اُسکے تابع مَلک تھے ستّر لک
اُنمیں ہی تابعان ہر یک کے تک

ایک ایسا بڑا مَلک دیکھا
عرش کے ساق کو سر اُسکا لگا

تھا زمیں ساتویں میں اُس کا قدم
ایک لقمہ ہوا اُس کا سب عالم

اور ہر ایک سر میں بھی اس کے
جان ستر ہزار تھے چہرے

اور ہر یک دہن کے بھی درمیاں
بھی تھے ستر ہزار اُس کے زباں

اور ہر آن ہر لغت سے سدا
حق کی تسبیح بس وہ کرتا تھا

خلد کے نہرِ نور میں ستو بار
ڈوب کر وہ ملک بصد تکرار

جو ٹپکتے ہیں اس سے تب قطرے
یک ملک ہووے ایک قطرے سے

اور ہیں یک ملک کو واں دیکھا
چار منھ اُسکے تئیں دیا تھا خدا

حق کی تسبیح چار سے بھی تب
کرتا اور رزق مانگتا تھا زرب

اور ملکر جنابِ ابراہیمؑ
یوں کہے مجھ سے اے رسولِ کریم

پاک و سادہ زمیں ہے جنت کی
اور لائق ہے وہ زراعت کی

شجرِ تحمید و شجرۂ تکبیر
اسمیں بودیں بہ اہتمامِ کثیر

شیخِ عارف محققِ جامیؒ
قدّس اللہ سرّہُ السّامی

عرضِ فانی ہیں گرچہ یہ کلمات
کہ نہیں ہے انہیں بقا و ثبات

لیویں جنت میں صورتِ اشجار
اور ہر ایک شجر بھی لاوے بار

مجھکو جبریل نے وہاں سے لجا
سِدرۃ المنتہیٰ کو پہونچایا

بعض شاخ اسکے تھے زمرد ارید
سُرخ یاقوت کے تھے بعض سدید

تھی مقرر پچاس سال کی راہ
جو تھے اسپر فرشتگانِ الٰہ

تھے ستاروں سے بھی وہ روشن تر
سب یہ پڑھتے تھے آیتِ انور

آ زیارت کئے وہ میری تمام
اور ادب سے کئے ہیں مجھ کو سلام

حشر تک اپنی طاعتوں کا ثواب
میری اُمت کو دیدیئے بصواب

راہ تھی لاکھ سال کی اظہر
برگ یک اُس کے ایسا تھا سر پر

سرخ یاقوت کا بھی یک محراب
اسپہ ایسا بلند تھا پُر تاب

اور وہیں تھا مقامِ روحِ امینؑ
اور کرسی بھی یک دہری تھی وہیں

اور ملک پر کیا ہوں ایک نظر
کہ تھے ستر ہزار اُسکو سر

اور ہر چہرے بیچ اسکے عیاں
جان ستر ہزار بھی تھے دہاں

اور ہر یک زباں میں تھی صفت یہ
کہ وہ ستر ہزار جانے لغت

اور ستر ہزار پر بھی خدا
اُس فرشتے کو جانو بخشا تھا

اور ہر بار وہ ملک خوشحال
جب جھٹکتا ہے اپنے سب پر و بال

جو ملک ہودیں یونہی تا محشر
حق کی تسبیح میں رہیں یکسر

آدمی کا بھی گائے کا دُسرا
اور درندے کا مرغ کا چوتھا

اُسکے ہی برکت و دعا سے خدا
رزق اِن چار کو کرے ہے عطا

اپنی اُمت کے تئیں بعدِ سلام
کہو میرے طرف سے یہ پیغام

شجرِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ
اور تسبیح کے شجر دلخواہ

فائدہ

یوں لکھا اپنی مثنوی اندر
سلسلہ جو ذہب کا ہے اشہر

پر خدا از کمالِ خلاقی
کرے اِن کو جواہر باقی

الغرض اس طرح کئے ارشاد
سرورِ انبیا شہِ افراد

وہ شجر ایک ہے عظیم الشان
سرخ سونے سے اُسکے تھے شاخاں

اور کیتاک سبز تھے زمرد سے
جڑ سے لے شاخ تک سمجھ اُس کے

اُن فرشتوں کا کوئی حساب و شمار
حق سوا جانتا نہیں زنہار

اِذْ يَغْشَى السِّدْرَةَ مَا يَغْشَىٰ　سورۂ النجم

اور دیے ہیں بشارتیں بسیار
کئے طاعات اپنی مجھ پہ نثار

یک زمرد کے سبز دانے کی
یک بڑی شاخ اُس کو ایسی تھی

اسکی چوڑائی مثلِ ہفت سما
فرش یک نور کا تھا اسپہ بچھا

کہ اٹھارہ ہزار سال کی راہ
تھی درازی میں اسکے اے آگاہ

نام پر وہ دہری تھی میری ہی
اس پہ بیٹھا نہ تھا کبھی کوئی

اُس پہ بٹھلائے مجھ کو روح امیں
از رہِ شان و عزت و تمکیں

اُن پہ توریت تھی تمام لکھی
اُسکے دوسرے طرف بھی اُتنے ہی

کرسیاں تیسرے طرف میں بھی
تھے زبرجد کے سبز اُتنے ہی

سرخ یاقوت کے بہت رخشاں
بھی تھی چودہ ہزار کرسی جاں

گرد کرسی کے جانئے ہر یک
پس مودب چہل ہزار ملک

کہ دو رکعت یہاں دا کیجو
تاکہ میرے مکاں میں برکت ہو

اور دیکھا بھی چار نہر وہاں
دو عیاں اور دو نہاں تھے رواں

اور دنیا میں دو رواں ہیں عیاں
یعنے وہ نیل اور فرات ہی جاں

اُس پہ یاقوت اور زبرجد کے
اور موتی کے تھے ظروف دھرے

آب تھا اس کا دودھ سے اجلا
اور لذت میں شہد سے میٹھا

دو جماعت وہاں بھی آئے نظر
منہ سفید ایک اور سیاہ تھی دگر

بولے جبریل ہے یہ اُنکی مثال
اپنی امت میں کر جو بد اعمال

تین کاسے وہاں رکھے مجھ پاس
شہد و شیر و شراب کی خوش باس

دودھ اسلام ہے یہ بس انور
نوش فرمائے آپ ہی بہتر

یک فرشتے کو میں وہاں دیکھا
قد و قامت میں تھا بہت ہی بڑا

اور ہر موتی میں بحکمِ کریم
یک رواں نور کا تھا بحرِ عظیم

پُشت پر اُنکے تھا لکھا دلخواہ
کلمۂ لآ اِلٰہ اِلاَّ اللہ

آگے آدم کے دس ہزار برس
کیا پیدا بقدرتِ اقدس

یوں تھا مشغول وہ بہ طاعتِ رب
کہ نپایا خبر مری مطلق

آسمان و زمین کو ڈھانپ لیا
پھر مجھے لے بغل میں وہ چوما

کہ دیا آپ کو خدائے جہاں
خیر و برکاتِ روزۂ رمضاں

نور کے قفل لاکھ سربمہر پر
تھے مجلا لگے ہوئے انور

میں نے پوچھا تو وہ مرے سے کہا
جو ہیں اُمت کے آپ کے صلحا

یک طرف اسکے تھے زمرد ابد
کرسیاں دوسرے دس ہزار سفید

کرسیاں سبز تھیں زمرد کی
اُن پہ انجیلِ پاک لکھی تھی

تھی لکھی اُنپہ سب کتابِ زبور
دو تھے جانب میں اُسکے بس پُرنور

اُنپہ لکھا ہوا تھا سب قرآں
کرسیاں تھیں وہ بس عظیم الشاں

تھے تلاوت میں مشتغل بے قیل
بولے تب اسطرح مجھے جبریل

میں دو رکعت وہاں گذارا تب
مقتدی سدرہ کے تک تھے سب

میں نے پوچھا تو بولے روح امیں
ہیں رواں دو نہاں بخلدِ بریں

اور یک نہر مجھکو آئی نظر
سبز بیٹھے پرندے تھے اُس پر

کہا جبریل نے یہ ہے کوثر
جو عطا آپ کو کیا داور

اسکی خوشبوئی مشک سے تھی زیاد
یک پیالہ پیا میں ہو کر شاد

روسیہ نہر میں وہ غسل کئے
منہ تھے اُنکے سب سفید ہوئے

کرتے ہیں پھر وہ لوگ جب توبہ
پاک ہوتے ہیں یوں ز جرم و گنہ

چھوڑ دونوں کو میں نے دودھ پیا
دیکھ جبرئیل نے میرے سے کہا

اُمتِ پاک آپ کی بدوام
رہے قائم بجادۂ اسلام

اسکو ستر ہزار گیسو تھے
موتی ہر ایک میں بھی اُتنے تھے

تیرتے اسمیں تھے کئے ماہی
سال دو سو کی اُنکی لمبائی

مجھکو جبریل نے یہ دی ہے خبر
اِس فرشتے کو خالقِ اکبر

اب سلام اس کو اے نبی کیجے
میں نے جا کر کیا سلام اُسے

اُس کو جبرئیل جا کے تب بولا
میری تعظیم کو وہ پر کھولا

اور کہا آپ کو بشارت ہو
اور اپنی تمام اُمت کو

میں ہوا شاد اُس بشارت سے
دو تھے صندوق اُسکے پاس دھرے

پوچھا جبرئیل سے یہ کیا ہے تب
وہ کہے پوچھو اِسی سے اب

اُنکی سب آتشِ سقر سے نجات
یہ دو صندوق میں ہیں بابرکات

یہ بشارت ہو آپ کو خوشتر — اور امت کو آپ کے یکسر
الغرض یوں کہے ہیں سرورِ دیں — کہ پکڑ میرا ہاتھ روحِ امیں
اور رخصت کئے میرے پاس سے طلب — میں نے اس طرح ان کو بولا تب
بولے میرے سے جبرئیل وہاں — آگے بڑھنے مجھے نہیں امکاں
حق کی ہیبت سے وہ ہوئے لرزاں — اور یوں بولنے لگے گریاں
یک قدم آگے اور گر آؤں — ہیبتِ حق سے اب ہی جل جاؤں
تو جلا دیگا مجھکو شوقِ وصال — پس اشارہ کیا میں یک دنبال
قطع کر جبرئیل اس کو تمام — جلد پہنچے ہیں جا کے اپنے مقام
یک سے دوسرے حجاب تک مقدار — پانسو سال کی تھی رہ بشمار
مثلِ خورشید وہ منور تھا — ہو سوار اس پہ عرش تک پہنچا
آگے اس طرح ہی مرے سے کہا — کہ ہے اب وقت میری خدمت کا
آب و آتش کے پھر بہت دریا — اور بہت سے حجاب قطع کیا
رہ گئے تب وہاں ہی میکائیل — جلد حاضر ہوئے ہیں اسرافیل
کئے پردوں کو اور قطع کیا — سات دریا سے اور آگے گیا
ارض و افلاک سے زیادہ تھا — الغرض انسے جبکہ آگے گیا
تھا وہ آوازِ با صفا ایسا — کوئی ملک سے نہیں سنا ویسا
عظمتِ حق میں دونوں جہاں گویا — مضمحل ہو گئے ہیں کچھ نہ رہا
عمرِ دنیا تلک بھی وصف کرے — حرف اک اس سے نا ادا ہووے
وہ حجاباں جو اٹھے تھے آگے — جلد گذرے ہیں مجھکو لے انسے
جب کیا قطع دونوں با تعجیل — رہ گئے عذر کرکے اسرافیل
کلمۂ لا الٰہ الا اللہ — اور سبحان اللہ اے آگاہ
اپنے اوپر وہ مجھ کو بٹھلایا — ساق تک عرش کے ہے پہنچایا
ان حجابوں سے مجکو اے شرف — لیکے گذرا ہے جلد تر رفرف

اور جو دیکھے عجائبات وہاں — ہے بہت انکا طول شرح و بیاں
بڑھکے اپنے مقام والا سے — آخرِ سدرہ تک ہیں لے آئے
کہ اے میرے رفیق اہلِ وفا — کیا مجھے چھوڑتے ہو آپ تنہا
ہاتھ انکا پکڑ لے میں اس دم — جبکہ آگے گیا ہوں ایک قدم
یا رسول اللہ جلد تر مجھ کو — میری اس جا پہ ہی پہنچا دو
کہاں میں سنکے بات یہ ان کی — پیچھے گر یک قدم ہٹوں میں بھی
راہ پانصد برس کی از سدرہ — یک قدم میں ہی میں جو آیا تھا
پھر چلا ہوں جو آگے میں تنہا — جلد ستر حجاب قطع کیا
پس اسی جا پہ رہ گئی ہے براق — بھیجا رفرف کو تب وہاں خلاق
یک روایت ہے جس جگہ جبرئیل — رہ گئے تب ہی جلد میکائیل
میں نے اس پر قدم کو اپنے رکھا — پس وہ آگے ہی جلد چلنے لگا
ایک پردے سے دوسرے تک بہ نگاہ — تھی مقرر ہزار سال کی راہ
شرطِ تعظیم وہ بجا لائے — اپنے بازو پہ مجھکو بٹھلائے
پاٹ ہر بحر کا وہ اے ہشیار — درجے ستر ہزار بے تکرار
وہاں تسبیح کی سنی آواز — اور تہلیل کی اے اہلِ نیاز
اور میں اس مقام میں لاریب — اس طرح خلق سے ہوا ہوں غیب
ایسے پردوں پہ اور میں گذرا — اور عجائب بھی ایسے میں دیکھا
غرض اپنے پروں پہ اسرافیل — مجھ کو بٹھلا بعزت و شانِ جلیل
پھر ملا ہے حجاب قدرت کا — بعد اسکے حجاب عظمت کا
بھیجا رفرف کو جلد پھر یزداں — صلۂ نور سے تھا وہ رخشاں
وہ جو کہتا تھا اسکی صوت سے تب — وہاں ملکوت گونجتا تھا سب
ایک حرکت میں عرش تک پہنچا — کئے پردے ہوئے وہاں پیدا
مجکو زر کے وہاں ملے جو حجاب — تھے وہ ستر ہزار تک بحساب

اور ستر ہزار نیلم کے / اور موتی کے بھی ملے اتنے
اور ضخامت ہر ایک پردے کی / راہ ستر ہزار سال کی تھی
جانو ستر ہزار تھے وہ حجاب / اور اتنے ہی تھے ہر ایک کے طناب
ان سے ہر ایک بڑا تھا ایسا ملک / ایک شانے سے اس کے دوسرے تک
بعضے پردے تھے وہ مروارید / رنگ ان کا بہت تھا خوب سفید
اور ملازم حجاب پر ہر یک / جان ستر ہزار بھی تھی ملک
جبکہ رفرف یہ سارے پردوں سے / جلد تر پار کر دیا ہے مجھے
میرے زیر قدم سے تب رفرف / ہوا ناگاہ غیب اے اشرف
یاد کرتا تھا حق کو پاکی سے / نور گرتا تھا منھ سے تب اس کے
عرش کے ساق پر گیا ہوں شتاب / کبریائی کا اک رہا ہے حجاب
حق کی درگاہ سے ہوا ہے خطاب / کر گذر اس حجاب سے بھی شتاب
جب کیا قطع تب وہ بھی حجاب / پھر یہ درگاہ سے ہوا ہے خطاب
جبکہ ایسا خطاب آتا تھا / میں قدم ایک ایک اٹھاتا تھا
اس میں سے وہاں تلک سن تو / میں گیا تھا جو طے مسافت کو
پھر پہنچا دنیٰ کے رتبے کو / فتدلیٰ کے پایا درجے کو
ہوا اوحیٰ کا پھر میں محرم راز / راز و اسرار سے ہوا دمساز
اور تشہد کا جو ہوا الہام / کروں اس کا بیان کچھ ارقام
وہیں پیچھے رہے تھے جو جبریل / اور ہمراہ ہوئے تھے اسرافیل
راہ ہفتاد سال کی بہ شمار / اور دو پردوں میں اسی مقدار
اور کئی ان سے تھے زمرد کے / سیم کے اور زر کے تھے بعضے
اور فرشتوں کی فوج پاک صفات / بھی تھے ستر ہزار اس کے ساتھ
کون ہے پردہ دار نے پوچھا / تب سرافیل اپنا نام لیا
کھول کر پردہ آگے ہاتھ بڑھا / بس خوشی سے ہے لے گیا اندر

اتنے ہی نور اور اندھیرے کے / آب و آتش کے اور بادے کے
ان حجابوں سے جبکہ میں گذرا / پردہ داروں پہ خوش کے پہنچا
اپنی گردن پہ وہ طناب ہر یک / لئے ستر ہزار بھی تھے ملک
راہ ستر ہزار سال کی تھی / ان کے اجسام تھے بلند و قوی
سرخ یاقوت کے بھی تھے بعضے / اور کئی ان میں تھی جواہر کے
اور ہر اک ملک کے بھی تابع / تھے وہ ستر ہزار اے سامع
باقی پردہ ہی یک رہا ہے وہاں / میرے اور عرش پاک کے درمیاں
جلد بھیجا ہے تب وہ رب وحید / خوشنما ایک اسپ مروارید
بیٹھ پر اپنے مجھ کو کرکے سوار / کر دیا اس حجاب سے بھی پار
ہوا ایسے میں غیب وہ رہوار / تب وہاں رہ گیا میں بے اسوار
میں وہاں جبکہ یک نگاہ کیا / یک لحظہ میں گذر ہی اس سے گیا
ادن منی اے میرے محبوب / یعنے نزدیک ہو میرے سے خوب
آئے ایسے خطاب یک ہزار / طے کیا میں مسافت بسیار
اسقدر ہی مسافت اے اکرم / قطع کرتا تھا میں بہ ایک قدم
قاب قوسین کی جو تھی خلوت / اس میں داخل ہوا میں باعزت

بیان تشہد

نقل ہے شاہ دیں نے فرمایا / جب میں اسرار عرش کو پہنچا
پردے ستر ہزار میں دیکھا / دل تھا ان سے ہر ایک پردے کا
بعضے یاقوت کے تھے وہ پردے / اور بعضے بھی تھے جواہر کے
اور ہر پردے پر بحکم خدا / یک معظم ملک موکل تھا
پہلے پردے پہ پہنچا جب جا کے / اور سرافیل نے ہلایا اسے
اور پوچھا ہے کون ہے تیرے ساتھ / وہ محمد کہا ہے میرے ساتھ
اور بولے مرے سے اسرافیل / تھا مرا وعدہ گاہ ہی بہ قبیل

پس وہیں سے پھر سے رخصت لے
اور بلایا ہے جبکہ وہ پردا
وہ کہا ہے محمدؐ مرسل
یونہی ستر ہزار پردوں سے
اور فرشتہ جو تھا وہ پردہ کا
اور جو پائے لگے تھے کرسی کے
ہوا بیہوش مارے دہشت کے
پس وہ قطرے کو میں نے نوش کیا
اس سے کھولا ہے مجھ پہ ربّ نام
اور درگاہ سے یہ حکم ہوا
یک روایت ہی حق نے یوں پوچھا
حق تعالےٰ نے تب کہا آ نیک
تب کہے وہ رسولِ عالیجاہ
لفظ مفرد نہیں کہے تحقیق
بعد اسکے کہے ہیں پیغمبر
ہوئے مبہوت اور بہت حیران
صوت سے کلمۂ شہادت کے
نقل اس طرح آئی ہے کہ خدا
لوح اور قلم لکھائے یار
پس لکھا نام احمدِ مختار
بولا میرے حبیب کا یہ نام
کر نیابت نبی کی ربّ نام
شبِ معراج میں کرم سے خدا

پہلے پردے سو بازگشت کئے
کون ہے پردہ دار نے پوچھا
کھولا دروازہ جلد وہ کمل
گذرا اس فضل سے ہی مولا کے
لے گیا وہ پکڑ کے ہاتھ مرا
سرخ یاقوت کے مزین تھے
کہ تھا گرنا قریب کرسی سے
پس وہ ایسا لذیذ و شیریں تھا
اوّلین آخرین کا علم تمام
کہ بجا لاؤں اب ثنائے خدا
کیا تو تحفہ مرے لئے لایا
اے نبی میرے السّلام علیک
السّلام علینا یا اللہ
یہ لطیفہ ہے اسمیں با تدقیق
حق کے سب بندگانِ صالح پر
اور مدہوش ہوگئے اُس آن
صدقِ توحید اور رسالت کے
جبکہ لوح و قلم کیا پیدا
گذرے اسکو برس چہار ہزار
گذرے اسکو بھی سال چار ہزار
سرورِ انبیا ہے خیر انام
تب قلم کو دیا جوابِ سلام
یہ امانت نبی کو پہونچا یا

وہ فرشتہ ہی میرے ساتھ ہوا
کہا نام اپنا وہ گرامی ذات
آکے پکڑا ہے ہاتھ کو میرے
جبکہ پہنچا اخیر پردے پر
ایک کرسی پہ مجھ کو بٹھلایا
اور وہ پردے کے پشت سے اُسجا
قطرہ تب یک آبِ رحمت کا
اُس سے شیریں تر اور شئی کوئی
اور وہ دہشت ہی میں ہوئی زائل
پس بہ الہامِ ربِّ موجودات
سرورِ دیں کمالِ عجز کے ساتھ
اور رحمت خدا کی اور برکات
یعنے تیرا اسلام ہو ہم پر
اپنی اُمت کے خاص و عام کو سب
ملاءِ اعلیٰ کے جب ملک وہ تمام
غلغلہ یک پڑا ہے در ملکوت
کہ مقرّب یہ حق کا ہے ایسا
تب بہ فرمانِ بارگاہِ الٰہ
پھر ہوا حکم حق کا اے آگاہ
پس وہ پوچھا اے ربِّ ارض و سما
کہا مشتاق ہو قلم بے حد
اُس سلام و جواب کو کرتار
اس لئے ہی سلام ہے سنت

دوسرے پردہ پہ لاکے پہنچایا
اور پوچھا ہے کون تیرے ساتھ
لے چلا ہے وہاں سے پھر آگے
نور کا تھا وہ پردۂ النور
تھی وہ کرسی زلولوئی بیضا
یا محمدؐ کی آئی ایک ندا
عرشِ اعظم سے ناگہاں ٹپکا
نہیں واللہ میں چکھا ہوں کبھی
اور ہوئی ہے طمانیت حاصل
تب تحیات کے پڑھا کلمات
التحیات کے پڑھے کلمات
اے نبیؐ ہووے تجھ پہ سب وقات
جو کہے لفظِ جمع وہ سرورؐ
ہمیں داخل کئے ہیں لطف سے تب
ہوئے آگاہ ازیں جوابِ سلام
ولولہ یک مچا ہے در جبروت
کوئی محبوب پھر نہ ایسا ہوا
کلمۂ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ
کہ محمدؐ ہے لکھ رسولُ اللہ
نامِ نامی یہ کس کا ہے فرما
السّلامُ علیک یا احمد
جو امانت رکھا تھا اے شہ ابرار
فرض اسکا جواب با عزت

اور بھی اسمیں یک اشارت ہے / ساری امت کو یہ بشارت ہے
پس ہے ہمکو بھی یہ قوی امید / کہ کرم سے ہی اپنے ربِّ وحید
پس ہمارے بھی سب درود و سلام / شہ کو پہونچائیگا بروزِ قیام
تو درود و سلام لا معدود / دمبدم صبح و شام لا محدود
نقل ہے حق کہا ز پیغمبر / جب کے کوئی مراجعت ز سفر
کہے حضرت جو کچھ عنایت ہو / میں لیجاؤنگا اپنی امت کو
اپنی امت کو دے اک نیک انداز / تا ہمیشہ پڑھا کریں یہ نماز
الغرض مصطفےٰ شہِ والا / جب معزز ہوئے بہ قربِ خدا
چشم سے سر کے پائے ہیں دیدار / اور سنے گوشِ سر سے بھی اسرار
لب کشائی کا یاں نہیں امکان / عقل حیراں ہے بے زباں ہے زبان
اس لئے عالمانِ نیک اطوار / احتیاط اسمیں کرتے ہیں بسیار
پس مقفل یہ بابِ رازِ نہاں / کیوں کھلے آہ از کلیدِ بیاں
کئے انسے لطائف و نکات / لائے ہیں شرح اور بیاں کے سات
ہے از انجملہ جو کہے سالار / کہ ہوا حق کا جب مجھے دیدار
میں کیا عرض تو ہے دانا تر / دستِ بے کیف اپنا تب داور
تب اثر اسکی لطف و رحمت کا / اپنے سینے میں میں بہت پایا
پوچھا پھر مجکو ربِّ ارض و فلک / کہ جھگڑتے ہیں کس بحث میں ملک
کہ وہ طاعات کونسے ہونگے / آدمی کے گناہ جن سے مٹے
میں کیا عرض حق سے کفارات / ہیں بلا شبہ تین وہ طاعات
شوقِ دل سے بموسمِ سرما / تا ہو سختی بہ نفس صبح و مسا
اور فارغ ہوں یک نماز سے جب / منتظر دوسرے کے رہنا تب
پاک ہو یوں گناہ سے گویا / کہ ہوا ماں کے پیٹ سے پیدا
پس کیا حکم یوں ملائک کو / پوچھو احمد سے تم جو پوچھتے ہو

کہ یقیں جبکہ وہ خدائے انام / نہیں ضائع کیا قلم کا سلام
ہم جو امت کے خاکسار ہیں / امتی شہ کے جاں نثار ہیں
یا الٰہی ز بندۂ احقر / خاکِ نعلینِ امتِ سرور
بھیج اس بادشاہِ عالم پر / خاص اپنے حبیبِ اکرم پر
تحفہ کچھ دوستوں کو پہنچانے / کیا لیجاوے وہی حبیب مرے
حق کہا جو کہ آج میں نے کہا / اور ملک جو کہے بھی تو جو کہا
یہ تشہد تمہی سے اے رب / ہوگیا ہے نماز میں واجب
آپ کا حق کیا بہت اکرام / اور بلا واسطہ کیا ہے کلام
شرح میں جسکی ہے زبان قاصر / حدِ بشری سے ہے یقیں باہر
آئے ہیں اس بیاں میں جو آیات / وہ بھی مبہم ہیں سب کے نیک صفات
مجملاً اس کی کرتے ہیں تفسیر / اور معین ہے لفظ بھی تحریر
لیک بعض عالموں نے بالتصریح / جو کہ پائے روایتیں ہیں صحیح
کئے اقوال انسے لاؤں بیاں / جو ہیں ثابت حدیث سے ایجاں
پوچھا اس طرح حق ذی میرے تئیں / کس بحث میں ملک جھگڑتے ہیں
دو نو شانوں کے درمیاں میرے / رکھا اپنے کمالِ رحمت سے
اور مجھے ہوگئے ہیں کشفِ غیوب / جو تھے ارض و سما کے درمیاں خوب
میں کیا عرض ہاں سو جانا ہیں / وہ کفارات میں بحث کرتے ہیں
حکم پس یوں کیا ہے رب مجھکو / کیا عبادات ہیں وہ بول اب تو
پہلے آبِ وضو جو ہے اپنا / سب مقاموں پہ اسکو پہنچانا
اور جماعت کیساتھ پڑھنے نماز / چل کے مسجد کو جاوے ہو بے نیاز
کرے ان تین چیز پر جو قیام / دو جہانیں وہ ہووے نیک انجام
کہا اللہ نے سن کے میرے سے / سچ کہا ہے تو اے حبیب مرے
کہ یہ میرا حبیبِ ذی اجلال / ہے یقیں مشکلات کا حلال

پس سرافیل آکے یوں پوچھا — کیا ہے کفارہ اب مجھے فرما
اے محمد تو سچ کہا بے قیل — تب سوال آ کیا ہے میکائیل
میں نے بولا کہ کھلانا ہے طعام — اور ایک دوسرے کو کرنا سلام
حق کہا سچ کہا تو یہ بھی یقین — تب کیا آ سوال روح امین
میں کہا اسکو ہر زماں ہر آں — حق سے ڈر رکھنا ہے خوف سر و عیاں
اور خوشی اور غضب کے حال اندر — راستی رکھنا اپنے پیش نظر
اے نبی مہلکات کیا ہیں یقین — میں کہا اس کو مہلکات ہیں تین
پہلا خواہش پہ نفس کے دوم — نیک اپنے کو جاننا سوم
نقل کرتے ہیں پس یہ چار ملک — چار رکن سال ہے یقین بیشک
شب معراج میں سن سے اکمل — شاہ عالم سے ہو گیا ہے حل
ہے روایت ز حضرت زہرا — کہ میں پوچھی ہوا ز رسول خدا
کہے حضرت کہ حق نے میرے سے — کے شکوے کیا اس امت کے
بس یہی ہے شکایت اول — کہ کہا یوں خدائے عز و جل
تیری امت مری ضمانت پر — اعتماد دلی نہ کی ہے مگر
اور ارشاد یوں کیا ہے خدا — کیا ہم نے بہشت کو پیدا
پر بلا شبہ یہ تری امت — نہیں کرتی ہے خواہش جنت
اور دوزخ کو ہم کئے پیدا — انمیں داخل ہوتا ترے اعدا
یعنے ہوتے ہیں میرے نافرمان — خوف رکھتے نہیں سقر کا جان
شرم میرے سے کچھ نہیں کرتی — خوف خلوت میں کچھ نہیں دہرتی
پردہ میرے سے رزق برسوں کا — مانگتے ہیں بحرص صبح و مسا
پر مرے غیر کو مری طاعت — دیویگی گمرہی سے یہ امت

تنبیہ

شرک سر ہے تمام عصیاں کا — شرک ضد ہو نشان ایماں کا

میں نے اس سے کہا تو ہی سچ چیز — تب کہا ہی مجھے وہ رب عزیز
یا نبی کون سے ہیں وہ اعمال — جن سے درجے بلند ہوں ہر حال
اور ادائے نماز کرنا تب — سو رہے ہوویں لوگ شب کو تب
کون سے ہیں عمل وہ نیک صفات — کہ عذابوں سے حق کی دیوے نجات
سبھی حالت میں ہو میانہ روی — فقر ہو یا فراغت اے بھائی
کہا حق نے تو سچ کہا بے قیل — تب سوال آ کیا ہے عزرائیل
بخل کی انقیاد ہے اول — کہ کریں اسکے ہی کہے پہ عمل
بولا یہ بات سن کے رب انام — اے محمد کہا تو سچ یہ کلام
بحث کرتے تھے اسکا وہ بہ صواب — پر نہیں جانتے تھے اسکا جواب
شہ کی معراج میں یقین کر تار — حکمتیں ایسی رکھا تھا بسیار
شب معراج میں اے بابا جان — باتیں کیا آپ سے کیا رحمن

اللہ تعالی امت کی شکایتیں کیا سو بیان

اے پیمبر تمام بندوں کا — ضامن رزق میں ہوں صبح و مسا
رزق کی فکر میں ہے وہ بسیار — رہتے ہیں بھول مجھکو لیل و نہار
واسطے تیرے اے حبیب مرے — واسطے اور تیری امت کے
یعنے کرتی نہیں عمل ایسے — جن کے باعث بہشت میں جاوے
تیری امت یقین شام و سحر — دل سے رکھتی ہی شوق دار سقر
اور فرمایا یہ تری امت — کرتی ہے بس گناہ در خلوت
اور کہا میں نے تیری امت سے — آج چہتا نہیں عمل کل کے
اور کہا جو کہ انکی ہے روزی — غیر کو انکے میں نہ دیوں کبھی
غیر کو کرتے میرے ساتھ شریک — دین اسلام پر نہ رہتے ٹھیک
شرک سارے گناہ سے ہے خراب — اور ہے سخت مشرکوں کو عذاب
شرک سے جاوے دولت اسلام — دار دوزخ ہے شرک کا انجام

نہیں مشرک کو رستگاری ہے　　اُس کو دائم عذاب و خواری ہے

مَادُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ

گر وہ چاہے تو بخش دیویگا　　پر کبھی شرک کو نہ بخشے گا

حق تعالیٰ کے جو ہیں خاص صفات　　شرک ہے انکا غیر میں اثبات

درد و غم رنج و مرض اور رحمت　　صحت و فرح و بہجت و راحت

خاص ہیں ایسے کام حق کو ہی ایک　　کوئی انمیں نہیں ہے اسکا شریک

کرے آگاہ بعضے غیبوں پر　　دیا کرتے ہیں تب وہ اُن سے خبر

یہ نہ عادت ہی خرق عادت سے　　نہیں غیب اُنکو وہ شہادت سے

غیرِ حق سے اُسے بجا لانا　　بوجہ شرکِ جلی ہے اے دانا

ہے وہ ہر اِک عبادت ایک جدا　　ہے مدارج میں دیکھ یونہی لکھا

جب ہے آداب سے زیارت کے　　اور نہیں راہ سے عبادت کے

شرک کے انواع

شرک فی الذات و فی الصفات ہے جان　　شرک فی الفعل تیسرا پہچان

اور شرکِ جلی و شرکِ خفی　　اور آیا ہے شرکِ اخفی بھی

حکم ہر شرک کا جدا ہے مگر　　کوئی اکبر ہے اور کوئی اصغر

شرک اکبر تو کفر ہے بے مین　　شرک اصغر کبیرہ ہے پر شین

اس کے اقسام نام اور احکام　　ڈھونڈئیے معتبر کتب سے تمام

سارے اقسام شرک سے یا رب　　مومنوں کو پناہ دیجے سب

رہ گئیں جو شکایتیں باقی　　اُس شراب بیاں کا ہو ساقی

سب کو دیتے ہیں ہم یقین عزت　　جانیے ہے غیر سے تری اُمت

پھر کہا حق گنہ وہ کرتے ہیں　　نہیں کرتا شکایت اُنکی میں

مومنو اب تو غور و فکر کرو　　ان شکایات کو نظر میں دھرو

نو شرطیں

کہ ہیں نو شرطیں اے نبی ذیشان　　تیری اُمت کے اور مرے درمیان

اپنی طاعت نہ زد کرونگا تب　　حسب طاعت کرونگا اسکی طلب

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ

حق نہ زنہار شرک کو بخشے　　اور گنہ جو کہ شرک سے ہیں ورے

شرک کے معنے

جیسے دینا کسی کو نفع و ضرر　　مال و اولاد و رزق و روزی زر

مینھ کا آسمان سے برسانا　　اور اُگانا زمین سے دانہ

ہاں وہ پروردگار چاہے جب　　انبیا اولیا کو اپنے تب

وحی الہام اور کرامت سے　　راہِ اعجاز اور فراست سے

اور اپنے لئے ہی ربِ انام　　خاص فرما دیا ہے جو جو کام

جیسے سجدہ قیام اور رکوع　　نذر و منت خضوع اور خشوع

پر زیارت میں مصطفےٰ کے قیام　　دست بستہ خضوع با اکرام

ہے روا بلکہ مستحب اے میاں　　پاس جا بار دل ماہ کے کبھی جاں

شرک کے جان چند ہیں اقسام　　رکھئے ان سب سے احتراز مدام

شرک فی العلم شرک فی الطاعات　　شرک فی القسم شرک فی العادات

اور ایسے ہی شرک کے ہیں نام　　کتب اعتقاد میں ارقام

شرکِ اخفی ریا ہے جانئے ٹھیک　　ہے وہ چیونٹی کے پاؤں سے باریک

شرک کوئی قسم کا ہو ہے وہ خراب　　کہ ہی مستوجبِ عذاب و عقاب

سربسر وضع اس رسالے کا　　بالیقین اس بیان سے ہے جدا

اَحقر اب عنانِ اسپ قلم　　پہلے میدان میں پھیر جلد بہم

الغرض شہ کہے کہ ربِ منن　　یہ شکایت کیا ہے پھر چھوٹوں میں

بعضے کہتے ہیں رزق و مال و منال　　بادشہ ہی دیا ہمیں فی الحال

اور اگر اُن پہ کچھ بلا آوے　　ہیں وہ میری شکائتیں کرتے

دلمیں خوفِ خدا رکھو بیحد　　ان شکایات کے نہ ہو مورد

اور حضرت کہی ہیں یوں ارشاد　　کہ کیا وحی مجھ پہ ربِ عباد

شرطِ اول جو امتی تیرا　　جب عبادت مری کریگا ادا

اور جزا اسکی سب عبادت کا　　قدرِ طاعت پہ ہی نہیں دونگا

بلکہ اُس کو مرے بہ قدرِ کرم
اور وہ اُس گنہ سے ہو نادم
کہ گناہ ہی نہیں کیا گویا،
مبتلا گر وہ سب گنہ میں ہیں
شرط چوتھی یہی ہے اے آگاہ
اسکے عصیاں بہ بیں تبھی بہ کرم
دونگا بیماری اور رنج اُسے
سردی گرمی کے یعنی موسم میں
حشر میں پھر نہیں ہو آفات
فضل سے ہی معاملہ میں کروں
گر عبادت زیادہ ہو اُن کی
آٹھویں اُنپہ مہ کئے فاضل
شرط نویں حساب بھی اُن کا

دونگا بیشک جزا بہ فضلِ اعم
اُس سے بچنے کا ہووے گر عازم
پاک ایسا میں اسکو کر دونگا
اور نیک انسے ہو عبادت میں
دل پہ بندے کے میں کرونگا نگاہ
عفو بخشش کا کھینچ دونگا قلم
تا وہ کفارہ گنہ ہووے
تا کہ دنیا کے ہی یہ عالم میں
ان دونوں کے عذاب سے ہو نجات
گر کرم اُن پہ عدل سے گزروں
دونگا اُنکو جزا بھی زائد ہی
نیک رائیں کرونگا میں نازل
میں بہ آسانی ہی فضل سے لونگا

شرط دوم جو کوئی با ایمان
اسکے توبہ کو میں کرونگا قبول
شرط سوم یہی میں کرونگا نظر
تو بدل یک کے چھے کو بخشونگا
گر گنہ کرکے وہ پشیماں ہو
پانچویں گر گناہ پر بندہ
چھٹویں دو بار ہر برس اندر
دوزخ و زمہریر کی تاثیر
ساتویں یہ کہ تیری اُمّت سے
گر کروں فضل اُنکو ہووے نجات
اور گناہاں زیادہ ہووے اگر
تا زیادہ اُنکے نیکیاں ہو کر
فضل سے اُنکے جرم کو بخشوں

گر زنا اتنی کرے عصیاں
پاک اس طرح سے کروں اے رسولؐ
اے نبی اسکے سئات اعضا پر
سا دوزخ سے بھی بچاؤں گا
اور ندامت سے سر گریباں ہو
نامُصِر ہوئے گا شرمندہ
ہاویہ کا کھلاؤنگا میں در
پہنچے اُمت کو نہیں پر تاسیر
حشر کے روز تیری حرمت سے
ور کروں عدل پاوینگے آفات
تو رکھوں اسکو اُنکی گردل پر
ہو وہیں غالب اُنہوں کے عصیاں پر
اُن کو رحمت سے خلد میں پاؤں

پانچ پیغام حضرتِ ربّ العالم کے جو بہ وساطت حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس اُمّت کو پہونچے

اور ایسا کہا ہے ربِ انام
کہ تم احسان کے سبب سے اگر
دوسرا یہ کہ گر کسی سے ڈریں
تیسرا امید گر کسی سے رکھیں
اور مانگو سدا مرے سے دعا
رات دن اُس سے ہوویں شرمندے
پانچواں گر کسی کی تم خدمت
جسم و جاں سے نہ اپنے ہو قاصر
شکر للہ یہ نسخہ والا
ذکر سیرِ جہاں سے تا آخر
بھیج احقر ہے اب درود و سلام

یا محمدؐ یہ پانچ ہیں پیغام
دوست رکھتے کسی کو ہیں اکثر
تا کہیں اسکے نا غضب میں پڑیں
تا کہ اپنی مراد کو پہنچیں
حاجتیں میں کروں تمہاری روا
تو رکھو شرم مجھ سے اے بندے
مال و جاں سے کرینگے با رغبت

اپنی اُمت کو تو لجا پہونچا
تو رکھو دوست مجھکو سر و عیاں
تو ڈرو مجھ سے باطن و ظاہر
تو ہے لائق رکھیں مرے سے آب
اور پیغام ہے یہی چوتھا
ہاں تو تم بھی بہت جفا کاری
تو کرو صرف میری راہ میں مال

انسے پیغام ہے یہی پہلا
کہ کیا تم پہ میں بہت احساں
کہ بہت تم پہ میں ہی ہوں قادر
میں ہی پہونچاؤنگا مرادیں سب
حق میں تم گر کسی کے کرے جفا
ہوئی ہم سے بہت وفاداری
صرف میں اسکے کچھ نہ لاؤ ملال
میری خدمت میں ہی ہو حاضر
ختم اِن فقرہ پہ ہی اس کو کیا
اس رسالے کو کیجئے مقبول
بہ محمدؐ و آلؐ و صحبِ کرام

خاتمہ

جبکہ سیرِ جہاں تلک پہنچا
تکملہ میں لکھونگا اے فاخر
میں یہاں خامۂ بیاں کو رکھا
یا الٰہی بہ یمنِ جاہِ رسولؐ

تمت

تکملۂ بہارِ نبوت صلی اللہ علیہ وسلم

سوالات حضرت رسالتؐ وجوابات وعطیات ربّ العزت وسیر گلستانِ جنت وملاحظۂ درکاتِ دوزخ ودیگر حالاتِ معراج مبارک کے بیان میں تا شرف نزول رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ
دین کے سب دُرّ وجواہرِ خدا
کنگرۂ قرب پہ کرنے عروج
اور بلاشبہ یہی نردبان
اور شبِ معراج میں اُنکے تئیں
شکر ہے یارب بہ طفیلِ نبیؐ
درج ہیں ہر حرف میں اسکے یقین
جو تو پیمبرؐ کو ہمارے دیا
کر اُسے برہانِ نبوت مُدام
نعمتیں ایسی ہیں تری بیکراں

سُلّمِ معراجِ رسولِ کریم
قلزمِ قرآں سے نبیؐ کو دیا
واسطۂ نیک یہ سُلّم ہے بوج
راہ نما موصل و منزل رساں
دیکھے ہیں بے شبہ وگماں شاہِ دیں
تو نے ہمیں نعمتِ قرآن دی
جنکے کرامات کو غایت نہیں
اور ہمیں آپکے تابع کیا
آپکی اُمت میں رکھا لا کلام
اسکے ہیں شکر کا یارا کہاں
بھیجتے ہیں سب ہم درود و سلام

قربِ الٰہی کے جو ہیں نعمتیں،
بسملہ یہ پایۂ قرآن ہے
اور اِسی مفتاح سے بے ارتیاب
نہریں بھی وہ چار ہیں جو خلد میں
جانو اگر چاہے خدائے مجیب
نعمتیں سب دین کے ایمان کے
ایسی کتاب اپنی جو ہے بیگماں
اور وہ قرآن کا بھی جاودان
اور اِس آیت کو سدا بالصواب
شکر و ثنا میں ترے عاجز ہیں ہم
آپ پر اور آل و صحب پر تمام

درج ہے وہ سب اسی عنوان میں
اور یہ سرمایۂ فرقان ہے
دین کے ہر امر کا ہو فتح باب
حرف سے چار اسکے حیاذی ہوئیں
آگے بیاں آئیگا اُس کا قریب
منزلتیں قرب کے عرفان کے
جامع کل کتبِ آسماں
معجزہ باقی تو رکھا در جہاں
سرّ و عیاں اُس سے رکھا فیض یاب
نعتِ نبیؐ میں ہیں ترے دمبدم

قصۂ معراجِ رسولِ خدا
دیکھے ہیں اس شب جو شہِ انبیا

تیسرے چمن بیچ جو ہیں لکھا
ہمیں وہ تفصیل سے ہے آچکا

ساتوں سما کے وہ عجائب کثیر
جنت و دوزخ کی مگر حالتیں

سدرہ کے اور عرش کے کھلے ضمیر
آپ جو دیکھے ہیں وہ باقی رہیں

اور سوالاتِ رسولِ کریم — اور جواباتِ خدائے علیم
لکھتا ہوں اس نسخۂ ثانی میں یاں — تکملہ یہ تیسرے چمن کا ہے جناں
— از پئے قرآن و جنابِ رسولؐ

اور جو درگاہِ خدا سے رسول — عالمِ دنیا میں کئے ہیں نزول
کر اسے مقبول تو اے میرے رب — اور روا کر مرے حاجات سب
وز پئے اولاد و صحابِ رسولؐ — آمین

فَاَوْحیٰ اِلیٰ عَبْدِہٖ مَا اَوْحیٰ

معنے میں اس آیتِ قرآن کے — بعض مفسر نے لکھا بسط سے
کہ شبِ معراج میں از فضلِ رب — پہنچا ہوں درگاہِ مقدس میں جب
پہلے کیا عرض کہ اے دادگر — تو دیا جبرئیل کو چھ لاکھ پر
پاس مرے ایک ترا موئے سر — اُس پہ کشش ایک سے بھی ہے دو ستر
حشر کے دن کر نہ شفاعت طلب — گیسوئے پاک اپنے تو کھولیگا جب
پس مرے نزدیک عزیز و جلیل — گیسو ترے یا ہیں پر جبرئیل
اور میں کیا عرض ز ربِ ودود — جو کئے آدم کو ملائک سجود
نور مقدس ہی ترا جلوہ گر — تھا الیقیں آدمؑ کی پیشانی اوپر
نور محمدؐ کے بدل اے غفور — دیکھے مرے چشمِ بصیرت کو نور
اور میں کیا عرض ز ربُ الورا — خلد میں آدمؑ کو تو داخل کیا
تجھکو بھی اُمت کو ترے اے رسولؐ — ہو ویگا جنت میں سبھی جب دخول
احقرِ عاصی کو بھی اے پاک ذات — خلد میں بھیجیے سرورؐ کے ساتھ
کہ کئے ارشاد شفیع الورا — میں نے مرے رب سے کیا التجا
حق نے کہا اس سے بھی بہتر کہیں — نعمتیں میں تجھکو دیا ہوں یقیں
سارے سموات کے ابواب پر — جنتِ ماویٰ کے ہر اک باب پر
نام پیمبرؐ کا ترے اے خدا — جوں نہ کیا نام سے اپنے جدا
تا بہ ابد کر نہ جدا اے قدیر — اُس پہ مرا کیجے کلام اخیر
حق نے کہا اس سے بلند تر مقام — میں نے عطا تجھکو کیا لا کلام
قربتِ قوسین اے مرے حبیب — خاص ہوئی ہی یہ تجھی کو نصیب

کہ کئے ارشاد رسولِ خدا — ختمِ رسل شافعِ روزِ جزا
میں جو کیا عجز سے کتنے سوال — مجھکو جواب اسکے دیا ذوالجلال
اسکے مقابل تو مجھے کیا دیا — تب مجھے ارشاد خدا نے کیا
کھولے اگر اپنے پراں جبرئیل — شرق سے ہو غرب تلک اے خلیل
شرق سے تا غرب جو ہیں عاصیاں — بخشونگا میں اُن کو بہ پیر و عیاں
احقرِ حیران کو بھی اے مجیب — کیجئے حضرتؐ کی شفاعت نصیب
اسکے عوض مجھکو عطا کیا کیا — خالقِ متعال نے تب یوں کہا
اصل میں بیشک تو ہی مسجود تھا — وہ تھا وسیلہ تو ہی مقصود تھا
تاکہ تری ذات ہی مشہود ہو — غیر نظر سے مرے مفقود ہو
حق نے تب ارشاد کیا ہے مجھے — لے گیا باہر بھی لے آیا اُسے
پھر نہ میں باہر انہیں لاؤں کبھی — بلکہ رکھوں تا بہ ابد اس میں ہی
اور خلف حضرتِ عباسؓ کا — دیکھئے اسطرح روایت کیا
تو یہ قدرت سے بنایا اُسے — سجدہ فرشتوں سے کرایا اُسے
نام و نشاں بھی نہ تھا آدم کا جب — تجھکو فرشتوں نے پہچانا ہے تب
اور سرادق و حجب پر تمام — قصر پہ ہر ایک لکھا تیرا نام
یونہی مرے دل سے وہ ذو نام کو — کلمۂ طیب کے سرانجام کو
اور کہا میں نے خدائے جہاں — تو دیا ادریسؑ کو عالی مکاں
یعنے عطا میں نے کیا تجھکو بوج — وحدتِ ذاتی تلک اپنے عروج
حاجتیں تیری میں کیا ہوں روا — اور تری اُمت کی بہ لطف و عطا

اور

اور کیا دور بہت آفتیں　　میں تری امت سے بڑی زحمتیں
ذکر کو پھر تیرے میں رفعت دیا　　دیکھ وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکْ کہا
اور سدا ذکرِ نبی ہیں تیرے　　دل کو مرے ذکر سے ہی انس دے
صدمۂ طوفاں سے بچایا ہی تو　　لطف سے پانی پہ چلایا ہی تو
عرش سے تا فرش تو لمحے میں ایک　　شرق سے تا غرب تو گذرا ہے دیکھ
جب ہو سقر حشر میں شعلہ فگن　　قلزمِ آتش ہو بہت موجزن
اور مساجد کے تئیں انکے سب　　نوح کی کشتی کے ہی مانند تب
صدمۂ طوفانِ عذاب و بلا　　شعلۂ امواجِ یمِ ابتلا
کیا یہ بڑی یا ہے بڑی وہ نجات　　یہ ہے کہاں اور کہاں ہے وہ بات
مسجدِ نبوی میں مجھے دخل دے　　حشر میں کر پار وہ پل ہی مجھے
سرد تو گلزار کیا بے مثیل　　اور کیا اسکو تو اپنا خلیل
گرچہ کیا اسکو ہیں اپنا خلیل　　تجھکو کیا اپنا حبیبِ جمیل
اور براہیم کو اے مصطفےٰ[1][2]　　بعد عبادت کے ہیں خلت دیا
یعنے کریں بعدِ گنہ توبہ جب　　دوست یقیں انکو ہیں رکھتا ہوں تب
بندۂ احقر کو یہ تو اے خدا　　جو ہے گناہوں میں سراپا بھرا
توبہ یہ کر اسکا کرم سے قبول　　اپنے محبوں میں کر اسکا شمول
فدیہ بھی بھیجا تو اسے کر پسند　　جنتِ فردوس سے یک گو سفند
گرچہ دیا فدیہ اسے گو سفند　　روزِ قیامت میں بہ لطفِ دو چند
امتی یک یک کا ترے فدیہ کر　　بھیجونگا در آتشِ دارِ سقر
احقرِ تشنہ کو بھی اے بے نیاز　　زمزم و کوثر سے تو کر سرفراز
اور میں کیا عرض کہ اے کبریا　　صالح پیمبر کو تو ناقہ دیا
اور کیا مالِ غنیمت حلال　　حب تری امت کے دیا دل میں ڈال
موت مجھے اسکے مدینے میں دے[1]　　چین و سکوں اسکے سکینے میں دے

گرچہ وہ ادریس کو عالی مقام　　جسم سے ہی میں اس کے دیا لاکلام
یمن سے اس ذکر کے اے میرے رب　　ذکر میں رکھ اپنے مجھے روز و شب
اور کیا عرض مرے رب سے میں　　نوح پیمبر کی وہ کشتی کے تئیں
حق نے کہا تجھکو دیا میں براق　　طے کیا تو جس سے یہ نیلی رواق
اور مساجد تری امت کے تئیں　　عالمِ دنیا میں دیا ہوں جو میں
تب تری امت کو اے میرے رسول　　انکی مساجد میں ہی دیوں دخول
قلزمِ دوزخ پہ کرونگا رواں　　برق سے زائد وہ رہینگے دواں
انکو نہ پہونچیگا سمجھ کچھ وہاں　　انکو یہ طوفاں سے دونگا اماں
احمدِ مرسل کے بدل اے کریم　　شرع کے کر رکھ پل پہ مجھے مستقیم
اور میں کیا عرض کہ اے دادگر　　آتشِ نمرود براہیم پر
حق نے کہا میں تری امت اوپر　　آتشِ دوزخ کو کیا سرد تر
کیا وہ براہیم کی خلت بڑی　　یا یہ محبت کی فضیلت بڑی
دونگا یقیں پر تری امت کے تئیں　　بعدِ گنہ درجہ محبت کا میں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِينَ ۚ (سورۂ بقر)

تیرے پیمبر کے جو ہیں نائباں　　توبہ کیا ہاتھ پر انکے بجاں
اور کہے عرض میں حق سے کہا　　تو نے ذبیح اللہ کو زمزم دیا
حق نے کہا اسکو ہیں زمزم دیا　　تجھکو عطا کوثرِ اطہر کیا
ایک یہودی کو بلا شبہ و شک　　ایسا ہی نصرانی کو بے شبہ شک
امتی کو تیرے یہ دارِ نعیم　　بھیجونگا رحمت سے بہ فضلِ عمیم
صاحباں زمزم و کوثر بدل　　دے اسے جنت میں مقام و محل
حق نے کہا تجھکو مدینہ دیا　　نقدِ سعادت کا خزینہ دیا
یمن سے اس تیرے نبی کے اے رب　　کر تو اجابت یہ مری عرض اب
اور میں کیا عرض وہ دربار میں　　لوط پیمبر کو شبِ تار میں

[1] الحمد للہ کہ حضرت کی دعا قبول ہوئی ۲ رجب سنہ ۱۳۰۰ھ کو عازم حرمین شریفین ہوئے اور سرزمین مدینہ منورہ میں ۲۳ محرم الحرام سنہ ۱۳۰۱ھ کو وفات ہوگئی۔

اُمتِ حاسد سے دیا ہے نجات
احقرِ عاجز کو بھی اے کردگار
اور میں کیا عرض یہ معبود سے
حق نے کہا روزِ قیامت میں جب
کافرِ گمرہ کو سقر میں گرا
بات کیا اُس ہی سرِ طورؔ پر
اور میں کیا رب سے مرے التجا
اور میں کہا بحر سے اس کے تئیں
اُمتِ اطہر کا زے بس گذر
احقرِ عاصی کو اے ربِ کریم
اور کرم دنیا سے چلاؤں اُسے
حق نے جواب اُس کا دیا یہ مجھے
اور میں کیا عرض کہ اے کبریا
مجھکو کہا حق نے کہ در روزِ حشر
اور ملے اُنکو جنت شتاب
رحمتِ نبوتؐ سے اے ربّ العلا
حق نے یہ ارشاد کیا تب مجھے
اسکو زمیں کی ہے خلافت ملی
اپنی عبادت میں مجھے گرم کر
حق نے کہا مجھکو بصد مرحمت
اور میں کیا عرض اے ربِ الورا
حق نے کہا تجھکو بدوشِ ملک
سیرِ سلیماںؑ کو یہ سرعت کہاں

مجھکو کہا خالقِ کُل کائنات
پہنچا تو قوم اُس غار تلک ایک بار
باد کو تابع تو کیا ہودؑ کے
بر سرِ پُل خلق سب آویں میں تب
پار مسلماں کو کریگا اُڑا
بات کیا تجھ سے سرِ لوز پر
اسکو تو توریت عنایت کیا
قوم سمیت اُس کے انار الیقیں
حشر کے دن ہوویگا جب بر سقر
رکھ تری توحید پہ بس مستقیم
کہ نہ قدم آب سے اسکے بھگے
درجہ شفاعت کا دیا میں تجھے
موسیٰؑ کو یک سنگ تو ایسا دیا
لاکھوں گنہگار چھٹینگے ز قہر
شیر و شہد آب و خمر بے حساب
حشر کے دن مجھکو وہ کوثر پلا
سورۂ انعام دیا میں تجھے
ہونگے خلیفے تری اُمت میں سبھی
دل کو مرے ڈر سے ترے نرم کر
میں تجھے جنت کی دیا مملکت
باد کو تو اُن کا مسخر کیا
میں نے بٹھا مارے فلک یک بیک
اور یہ رفعت بھی یہ قربت کہاں

تجھکو بھی محفوظ رکھوں غار میں
غار میں کبھی تب کے بس ہر زماں
سارے ہلاک اس سے ہوئے کافراں
قعرِ جہنم میں چلاؤں گا باد
اور میں کہا تو کیا موسیٰؑ سے بات
تھی جبلِ طور پہ وہ بات جان
حق نے جواب اُس کا مجھے یوں دیا
انکے قدم کو نہ لگا اس کا آب
دامنِ ترا اُنکا تب اے مصطفےٰؐ
آیت کرسی کے بھی برکات سے
اور میں کہا اسکو دیا تو عصا
جس سے قیامت میں ہزاروں گناہ
بارا جھر ہوتے تھے چشمے رواں
اور وہ بیتاب رہیں تشنہ لب
کیا یہ مشابہ ہیں معظم بڑے
اور میں کیا عرض زربّ الغفور
نرم کیا ہاتھ میں اس کے لُہا
حرمتِ انعام سے اے دادگر
اور میں کیا عرض. دیا اے کریم
دیکھ سلیماںؑ کی وہ دولت کہاں
ایک شب و روز میں بے اشتباہ
راہ کٹے لاکھ برس کی بخیر
احقرِ ناداں کو بھی اے خدا

شر سے شریروں کے شبِ تار میں
تنگی و تعذیب سے دیجو اماں
راحت و آرام لئے مومناں
باد سے برباد ہو سب بد نہاد
حق نے کہا مجھ سے تو ملطف کیساتھ
بات یہ تیرے سے ہے در لامکان
کہ میں تجھے آیتِ کرسی دیا
حق نے دیا مجھکو تب ایسا جواب
خشک نہو اس سے تو خوش ہوویگا
اسکو بچا شر سے آفات سے
ساحروں کا سحر ہے جس سے گیا
ہوں تری اُمت کے فنا اور تباہ
بارا قبیلوں کیلئے بے گماں
کوثرِ پاک اُنکو پلاوے تو سب
یا ہیں بڑے سنگ کے بارا جھرے
تو دیا داؤدؑ نبی کو زبور
نرم بھی اُمت پہ ترا دل کیا
مجھ پہ تری نعمتیں اکرام کر
تو نے سلیمانؑ کو ملکِ عظیم
اور یہ جنت کی ریاست کہاں
ہوتی تھی طے ایک مہینے کی راہ
اپنے کرم سے میں کرایا ہوں سیر
یمن سے اس سیرِ نبیؐ کے سدا

له ایک پہاڑ کا نام جہاں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے کلام کیا تھا ۱۲

یم

سیرِ اِلَی اللہ وفی اللہ دے
حق نے کہا تری اُمّت کے تئیں
بندۂ احقر کو بھی ربِّ اجل
اور میں کیا عرض اے ربُّ الورا
چشمۂ حیواں کہاں یہ کہاں
ذکر میں بھی اپنے اسے زندہ رکھ
حق نے کہا لطف سے تب یوں مجھے
طاعت و اخلاق میں اعمال میں
مجھکو کہا حضرتِ پروردگار
اے نبی اسبات سے رہ فرحمند
یُمن سے ان پانچ اذانوں کے رب
اور میں کہا مائدہ ان کو دیا
حشر لئے اس کو ذخیرہ کیا
مائدہ احقر کو تو عرفان کا
سر پہ یقیں ابر کا سایہ دیا
نعمتِ دارین دیا ہوں بہت
احقرِ عاصی کو بھی اے ذوالجلال
اور کہا آلِ اسرائیل میں
اور تری اُمت سے گنہ ہو اگر
دل کو بھی احقر کے بہ اوصافِ بد
کہ نہیں جسکی ہے کتب میں مثال
باپ سے اور ماں سے بھی اُسکے شتاب
اُسکو بھی ماں باپ کو اُسکے نجات

سیرِ فنا سیرِ بقا دیجئے
قبر کی اور حشر کی آفت سے میں
ماہی گناہوں کی گئی ہے نگل
خضر کو تو چشمۂ حیواں دیا
یہ ہے حیاتِ ابدی بے گماں
نور کے ہی ذکر سے تابندہ رکھ
سورۂ اخلاص دیا ہوں تجھے
اور سب افعال میں ہر حال میں
صبح و مسا نام ترا پنج بار
ذکر کو ہم تیرے کئے ہیں بلند
پانچ حواس احقرِ عاصی کے اب
حق نے یہ ارشاد مجھے تب کیا
نعمتیں ایسی نہ کسی کو دیا
دے اے خدا قوت ہو تا جان کا
اور من و سلویٰ بھی عنایت کیا
فضل و عنایات کیا ہوں بہت
رزق بلا واسطہ دیجے حلال
مسخ کیا لوگ کی ہیں صورتیں
شامتِ عصیاں سے انہوں کے مگر
بہرِ نبی مسخ نہ کر اے صمد
اسکو پڑھے جو بہ خلوصِ کمال
لطف سے تخفیف کرونگا عذاب
دیکھے جہنم سے تو رحمت کے ساتھ

میں کہا یونس کو بچایا ہے تو
پُل کے بھی آفات سے دیوں بچا
بطن سے جلد اسکے تو باہر نکال
حق کہا جنت میں تجھے اے خلیل
قلب کو احقر کے بھی آیا کذات
اور میں کیا عرضِ جنابِ خدا
یُمن سے اُس سورۂ اخلاص کے
اور میں کیا عرض کہ تو کر پسند
ساتھ مرے نام کے بس در اذاں
جسم کی پایا ہے بلندی مسیح
اپنی عبادت میں ہی مصروف رکھ
مائدۂ فضل اے میرے حبیب
مائدہ وہ عالمِ دنیا کا ہے
میں نے کہا آلِ اسرائیل کو
حق نے کہا تجھکو اے میرے حبیب
حشر میں بھی دونگا میں انکی تئیں
بہرِ نبی فضل کا سایہ ترے
یعنی کئے جب وہ گنہ بیکراں
مسخ نہ دنیا میں کرونگا شتاب
اور یہ ارشاد کیا حق نے مجھے
فضل سے میں اُسکے بدن کو تمام
تن بھی احقر کے اے ربُّ الانام
جنتِ ماویٰ میں عطا کر دخول

پیٹ سے ماہی کے نکالا ہے تو
داخلِ جنت کروں روزِ جزا
دودھ اسے عفو کا دے اپنی پال
دونگا میں وہ چشمۂ خوش سلسبیل
فضل کا دے اپنی تو آبِ حیات
عیسیٰ کو انجیلِ مقدس دیا
بندۂ احقر کو بھی اخلاص دے
لے گیا عیسیٰ کو بہ چرخِ بلند
لیوے بہ آوازِ بلند در جہاں
جسم کی ہے یہ تو بلندی صریح
خیر کے کاموں سے ہی مالوف رکھ
دونگا میں اُمت کو ترے عنقریب
مائدۂ فضل یہ عقبیٰ کا ہے
فضل سے اپنے ہی بیا یا نمیں تو
اور تری اُمت کو بھی کر خوش نصیب
سایۂ ممدود بہ خلدِ بریں
رکھ دو جہاں بیچ تو سر پر مرے
خوک و بندر کے بنے صورتاں
حشر میں ہی اُن سے میں لونگا حساب
سورۂ الحمد دیا ہوں تجھے
آتشِ دوزخ پہ کرونگا حرام
فضل سے کر آتشِ دوزخ حرام
بہرِ رسولؐ اور علیؓ و بتولؓ

روایت

خلد میں جب تک کرے تو خرام — سارے رسولوں پہ ہی جانا حرام
اور یہ ارشاد خدا نے کیا — میں تیری اُمت کو بہت ہیں لئے دیا
عمرِ دراز ان کو میں بخشا نہیں — دل نہ ہو دنیا پہ تو محکم کہیں

روایت

میں نے کیا بخششِ اُمت طلب — حق کہا یک ثلث میں بخشا ہوں اب
پوچھا خدا اور تو کیا چاہیے اب — میں نے کہا بخششِ اُمت اے رب
اور کہا مانگ تو جو چاہیے اب — میں نے کیا بخششِ اُمت طلب
راوی کہا آپ کو درگاہ سے — ایسے خطاب آئے ہیں تب سات سے
حق نے تب ارشاد مجھے یہ کیا — کب تلک ایسا ہی تو مانگے بھلا
مجھکو تب اسطرح سے فرمایا رب — بخشوں اگر آج ہی اُمت کو سب
بخشونگا کر تیری شفاعت قبول — روزِ قیامت میں اے میرے رسولؐ
اور یہ فرمائے نبیؐ اور ا — عرض کیا میں بہ حضورِ خدا
کہ میں تری عرض قبولا ہوں اب — اور میں کیا عرض کہ اے میرے رب
لطف سے یوں لونگا حساب انسے ہاں — کہ نہ خبر تجھکو بھی ہووے وہاں
حق سے جو باتیں ہوئیں معراج میں — کیجئے ارشاد کچھ ان سے ہمیں
کہ وہ گنہ کرتے ہیں خلوت میں جا — اور عبادت مری جلوت میں آ
پوچھے علیؓ آکے نبیؐ کے حضور — کہ شبِ معراج میں ربّ الغفور
تب کئے ارشاد شہِ انبیا — غایتِ رحمت سے خدا نے کہا
شامتِ عصیاں سے نہوں کے نشیں — میں نے دھسایا ہے بہ قعرِ زمیں
پر تری اُمت کے گناہوں کے تئیں — قعرِ زمیں بیچ دھساتا نہیں
اے نبیؐ اُمت کی ترے بد عمل — کرتا ہوں حسنات سے آخر بدل
پر تری اُمت پہ اے میرے رسولؐ — بعدِ گنہ ہوتی ہے رحمت نزول
اور شبِ معراج میں ربّ الورا — وحی وہ سالارِ اُمم پر کیا
جاوے نہ جبتک تری اُمت تمام — سارے اُمم پر بھی ہے جانا حرام
تا نہ قیامت میں ہو زائد حساب — دیونگا جنت میں بہت کچھ شتاب
اور کیا اُن کو میں خیرِ اُمم — قبر میں تا یکث رہے ان کا کم
کہتی ہیں یوں حضرتِ زہرا بتول — کہ مجھے ارشاد کئے یوں رسولؐ
بخشونگا دو ثلث بروزِ قیام — اور یہ فرمائے رسولِ انام
مجھکو کہا لطف سے پروردگار — بخشا ترے واسطے ستر ہزار
فضل سے پھر مجھکو کہا کردگار — اور دیا بخشش میں ستر ہزار
آپنے ہر بار کیا ہے طلب — بخششِ اُمت ہی ز درگاہِ رب
میں نے کہا مانگنے والا ہوں میں — بخشنے والا ہی تو ہی انکے تئیں
ہو نہ عیاں بخشش و رحمت مری — خلق پہ سب عزت و حرمت تری

روایت

حشر میں اُمت کا حساب و کتاب — ہو مرے تحویل ہوا یہ خطاب
حشر میں اُمت کو فضیحت نہ کر — حق مجھے اسطرح دیا تب خبر
حضرتِ فاروقؓ نے دی ہے خبر — کہ میں کیا عرض اے خیر البشرؐ
تب کئے ارشاد رسولِ خدا — حق نے اِس اُمت کی شکایت کیا
ڈھانکتا ہوں انکے گناہوں کتئیں — اور نہیں سوا نہیں کرتا ہوں میں
لطف سے جو باتیں کیا آپ سے — اُس سے کچھ ارشاد ہمیں کیجئے
اُمتیاں اگلے گنہ جب کئے — قہر و عذاب اُنپہ تب ہی آگئے
قوم کو جوں عاد کے میں نے کمال — قعرِ زمیں بیچ دھسایا ہو جا ماں
صورتیں میں اُمتِ داؤدؑ کے — مسخ کیا شومیٔ اعمال سے
فعلِ گنہ جب کئے اگلے اُمم — برسے ہیں پتھر تب انہوں پر بہم
یعنے وہ جب جرم سے توبہ کریں — برسے وہیں اُنپہ مری رحمتیں

روایت

کہ شب معراج کے اسرار سے　اب کوئی نکتہ مجھے فرمائیے
ہووے اگر لائقِ نارِ سقر　تو وہ مرے پاس لے پیغامبر
حق میں اس امت کے بفضلِ کریم　آئے بشارات ہیں ایسے عظیم
خوف رکھیں حق کا بسر و جہار　اور رہیں فضل کے امیدوار
اصل میں امت کے خواص امیاں　ایسے بشارات کے مورد ہیں جاں
حال یہ خاصوں کے کریں کچھ نظر　خوفِ خدا رکھتے تھے وہ کس قدر
باپ مرے حضرتِ صدیق جب　پڑھتے تھے قرآن بکمالِ ادب
کہتے تھے جب دیکھیں پرندے کتیں　کہ نہیں کیرسا ہو آہ میں
ہوتے تھے بیمار بھی ایسے وہ تب　آتے عیادت کیلئے لوگ سب
اور تھے اک روز شتر پر سوار　سنکے اس آیت کو ہوئے بیقرار
اونٹ سے اترے ہیں عمر جلد تر　جاکے گرے ایک وہ دیوار پر
روتے تھے عثمانِ غنیؓ اس قدر　ریش شریف ہوتی تھی بس انکی تر
نفس سے بس لیتے تھے اپنے حساب　درد سے روتے تھے بخوفِ عذاب
ایسا ہی اصحابِ شہِ انبیا　ایسا ہی پرخوف تھے سب اولیا
اور وہ چالیس برس کے میاں　آہ نہ دیکھے ہیں سوئے آسماں
اور سرا کر انہیں وہ پاک ذات　دیکھتے چہرے پہ پھرا اپنا ہاتھ
خلق میں جب قحط پڑے یا بلا　بولتے اس طرح سے وہ برملا
موت مری آتی اگر آگے ہی　خلق ان آفات سے بچتے سبھی
اس طرح فرمائے رسولِ جلیل　آئے نہ مجھ پاس کبھی جبرئیل
پیدا کیا جبکہ جہنم کو رب　رونے لگے خوف سے املاک سب
کیونکہ وہ سمجھے کہ انہیں کیلئے　ہے یہ جہنم نہ ہمارے لئے
دلکو وہیں لگے جو ہوتا تھا جوش　کوس تلک سنتے تھے انکا خروش

حضرتِ صدیقہ قدسی مآب　آن کے کی آپ سے عرض جناب
آپ نے فرمایا کہ مجکو خدا　کرکے گنہ امتی کوئی تیرا
امتِ سابق کے بہشتی سے بھی　افضل و بہتر ہے کہاں جنتی
ایک نظر اس پہ کرلے باشعور　لاوے نہ زنہار عمل میں قصور
جانیو ایمان بغیرِ گماں　خوف و رجا کے ہے یقیں درمیاں
اور طفیلی ہیں انہوں کے عوام　داخل ایں امتِ خیر الانام
آئی بخاری میں حدیثِ صحیح　عائشہؓ دیتی ہیں خبر یوں صریح
روتے تھے تب خوف سے یوں زار زار　چشم نہیں رہتے تھے در اختیار
سنتے تھے قرآن کی گر آیت عمرؓ　گرتے تھے بیہوش وہیں پرخطر
اور رونے کے سبب سے کثیر　چہرے پہ تھے انکے سیہ دو لکیر

اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ لَوَاقِعٌ (سورۂ طور)

لوگ اٹھا لائے ہیں انکے مکان　ایک مہینہ رہے بیمار جان
رات کو محراب میں جا کر علیؓ　ہاتھ میں لے ریش مبارک کو بھی
یونہی امامین حسینؓ و حسنؓ　حقسے تھے یوں خائف سر و علن
شیخ عطا حق سے تھے خائف بڑے　وہ نہیں چالیس برس تک ہنسے
چرخ پہ اکبار نظر جب کئے　بس وہیں دہشت سے زمیں پر گرے
شامتِ عصیاں سے بحکمِ خدا　چہرہ کہیں مسخ ہوا ہو دیگا
میرے گناہوں کے جو ہیں شامتیں　اسکے سبب سے ہی یہ ہیں آفتیں
ایسے ہی پرخوف تھے سب اولیا　بلکہ مقرب ملک و انبیا
انکے بدنمیں مگر از خوفِ رب　لرزہ بہت رہتا تھا ہر شب تب
اور جب انسان کو پیدا کیا　چین و سکوں سارے ملک کو ہوا
اور براہیم خلیلِ کریم　کرتے جب آغاز نماز اے فہیم
خردگی تھی حضرتِ یحییٰ کو جب　ہیبتِ معبود میں وہ آروز و شب

حق کی عبادت میں ہی رہتے مدام — انکو نہ تھی خواہش آب و طعام — کھیلنے کو اُن کو بلاتے شتاب — بڑکوں کو اس طرح سے دیتے جواب
کھیلنے ہم کو نہیں پیدا کئے — پیدا کئے بلکہ عبادت لئے — آہ وہ جب پانزدہ سالہ ہوئے — خلق سے دنیا کے کنارہ لئے
رہنے لگے دشت و بیابان میں — ذکر میں طاعات میں ہر آن میں — اور وہ از خوفِ عذابِ خدا — روتے تھے اس طرح صباح و مسا
اشک کی کثرت سے اے نیکو سیر — گوشت نہ باقی تھا دو رخسار پر — دانت نظر آتے زسوراخ جاں — بھرتی تھیں ٹھنڈی آہیں وہیں انکی ماں
جب ہو یہ حالِ ملک و انبیا — کیسا ہمیں چاہئے خوفِ خدا — خوفِ خدا چاہئے لیل و نہار — اور ہیں رحمت کے بھی امیدوار
کہتے تھے اس طرح عمرؓ باصفا — حشر کے دن گر یہ کرینگے ندا — آجکے دن جنتِ ماوی میں جا — ایک مسلماں ہی یقیں پائے گا
کرکے نظر فضلِ خدا پر وہیں — سمجھونگا وہ جنتی میں ہوں یقیں — اور منادی یہ کرے گر ندا — ایک ہی عاصی بہ سقر جائے گا
خوف سے تب حق کے ہراساں ہوں — دوزخی میں ہی ہوں گنہگار ہوں — جنت و دوزخ کے نعیم و عذاب — رحمتیں اور زحمتیں ہیں بے حساب
جو نظر اس شب کئے حضرت وہاں — دیکھئے کرتا ہوں میں اسکا بیاں

سیرِ گلستانِ جنت

شہ نے خبر دی کہ کیا حکم رب — تیرے پہ بھی اور تیری امت پہ سب — فرض ہیں پنجاہ نمازیں دوام — سال میں چھ ماہ کے رکھنا صیام
میں نے کمی کیلئے تب عرض کی — فرض نمازیں ہوئیں پنجگانہ ہی — تین مہینے کے مقرر صیام — پوچھا ہے بس میرے سے ربِّ انام
کیا تو کیا اسکو قبول اے رسول — میں نے کیا ہاں کہ کیا ہوں قبول — حق نے کہا جو مجھے جانیگا ایک — شرک سے اپنے کو بچاوے وہ نیک
اسکے لئے جنتِ ماوی ہے گھر — جو کہ کرے شرک ہے اسکو سقر — اور غضب پر ہے رحمت مری — جانے سبقت کی اے میرے نبیؐ
پاس مرے تو ہے گرامی زیاد — خلق سے سب اور تجھے یوم التناد — ایسی کرونگا میں عطا نعمتیں — خلق اُنہیں دیکھ تعجب کریں
تیرے لئے اور تیری امت لئے — نعمتیں جو ہم ہیں مہیا کئے — کیا تو اسے دیکھنا چاہتا ہے اب — عرض کیا میں کہ ہاں اے میرے رب
حکم کیا حق نے سرافیل کو — حکم یہ پہنچائے جبرئیل کو — احمدِ مرسل کو بجنت لیجا — اسکے عجائب و غرائب دکھا
پس مجھے اروحِ امیں لے گیا — جا کے میں جنت میں تماشا کیا — پانسے برسونکی مسافت کا در — اسکو زرِ سرخ کا تھا خو بتر
اسکی درازی تھی رہِ الف سال — خانۂ بالا بھی تھا اک بے مثال — سال ہو پنجاہ ہزار اسکی راہ — قبر سے اٹھ کر کرے مومن نگاہ
دیکھے گا بے شبہ اسے بالضرور — اور نظر آویں گے حور و قصور — پنج زمرد کے بھی موتی کے جان — چار صد اس در کو لگے تھے عیاں
حلقۂ یاقوت بھی تھا اسمیں ایک — قصر تھے چالیس ہزار اسمیں نیک — اور ہر اک قصر میں بے ریب و مین — کنگرے چالیس تھے بازیب و زین
اور ہر اک کنگرے میں باصفا — ایک فرشتہ تھا معظم کھڑا — نور کے حلّے کے عجب دو طبق — ہاتھ میں ہر اک کے تھے حکمِ رب
پوچھا میں حال انکا کہے جبرئیل — کہ یہ فرشتوں کو نشانِ جلیل — آگے ہی آدم کے برس ایک ہزار — پیدا کیا حضرتِ پروردگار

اور اسی خدمت پہ مقرر کیا
تاکہ کریں اُنپہ طبق پہ نثار
روحِ امین اُسکو کہا میرا نام
اور کیا مجکو خوشی سے سلام
آٹھ خلیفے ہیں جو رضوان کے
تھے سیرِ جنت کا کرانے لگا
جنتِ ماویٰ کے جو دیوار ہیں
لولوئے بیضا کی بھی اک خشت تھی
اسکی جو چوڑائی ہے وہ وشمار
اور مکانات بھی دیکھا وہاں
بعضے محل روپے کے اُجلے بھی تھے
بعض محل اُنکے تھے جوں آفتاب
اور ہر اک قصر میں ستّر ہزار
اور ہر اِک خانے میں اک تخت تھا
فرش ہر اک تخت پہ ستھرا اچھا
رنگ وہ حُلّے کا ہر اک تھا جُدا
مغز بھی آتا تھا نظر جسم سے
اور ہر اِک قصر میں ستّر ہزار
مشک سے خوشبو میں زیادہ تھی سب
دیکھا شجر ایسے بڑے آشکار
پیڑھ زرِ سرخ سے اشجار کے
ایک ہی پتّے سے یہ سارا جہاں
اور ہر اک میوے کی دانے کی جا

آپکی اُمّت کو بروزِ جزا
عزّت و شان اُنکی ہو تب آشکار
سنتے ہی رضوان ہوا شاد کام
اور بشارت یہ دیا وہ ہمام
آٹھ وہ دروازوں پہ جنت کے تھے
اور بشارات سُنانے لگا
نور فزا مطلعِ انوار ہیں
سبز زبرجد کی بھی تھی دوسری
راہ برس کی وہ ہے تیس ہزار
سرخ تھا یاقوت کا کوئی مکاں
سرخ تھے سونے کے اُسے کنگرے
کنگرے گویا تھے اُسے ماہتاب
بھی تھے سراجا نوزِ روی شمار
زر کا کہیں اور کہیں یاقوت کا
اور ہر اک فرش نئی طرح کا
پوست بھی شفاف تھا یوں حور کا
تاجِ مرصع بھی تھے سر پہ دھرے
نہریں مصفّا تھیں رواں آشکار
اور یہ چشمے بھی ہیں دیکھا ہوں تب
سائے میں اک جھاڑ کے گر کوئی سوار
ڈالیاں یاقوت و زبرجد کے تھے
ہوویگا پوشیدہ لغیبِ گماں
بیٹھی تھی اک حورِ جناں باصفا

بھیجیگا جب خلد میں از رحمت
روح نے پس در کو ہلایا ہے جب
فرح سے تحمید بھی بولا ہے وہ
آپ کی اور آپ کی اُمّت لئے
تابع تھے ہر اک کے ملک سات لاکھ
نعمتیں جنّت کی جو ہیں بیکراں
سونے کی اک اینٹ تھے روپے کی ایک
مشک بھی کافور کے کیچڑ سے ہی
اور اُسے شفاف ہیں ایسے بنائے
کنگرے اُس قصر کے سب خوشنما
بعض مکاں سرخ جواہر کے تھے
بعضے مکانات تھے مثلِ قمر
حجرے تھے اتنے ہی بہ ہر اک سرا
اور کہیں موتی کے ہر اک تخت پر
حور ہر اک فرش پہ فرحت شعار
گوشت تمام آوے نظر پوست سے
نہریں بھی جنّت میں ہیں دیکھا چہار
رنگ میں کافور سے زائد سفید
ایک رحیق اور دوم سلسبیل
تیز رواں ہوویگا ہفتاد سال
برگ تھے سب سندس و دیباج کے
اور ہر اک میوے میں اُس خلد کے
جنتی جب خواہشِ میوہ کرے

کرکے ادا تب یہ ملک تہنیت
پوچھا ہے رضوان کہ ہے کون تب
پس درِ جنّت وہیں کھولا ہے وہ
اکثرِ جنت ہی خوشی کیجئے
پس مجھے تکریم سے رضوانِ پاک
گر کروں تا عمر نہ ہووے بیاں
سُرخ ہی یاقوت کی اک خشتِ نیک
اُسکے ہی دیواریں بنائے سبھی
ارض و سما عرش نظر جس سے آئے
لولوئے بیضا کے عجب خوشنما
سبز زمرّد کے جسے کنگرے
کنگرے تھے پھر بس خوبتر
خانے بھی ہر حجرے میں اتنے بجا
خیمۂ زربفت کھڑا پاک تر
پہنی ہوئی حُلّے تھی ستّر ہزار
جسم بھی سب آوے نظر گوشت سے
شیر و شہد آب و خمرِ خوشگوار
شہد سے شیریں ہے بہت آبِ سعید
تیسری تسنیم ہے اور زنجبیل
پہنچے نہ آخر کو بلا قیل و قال
اور وہ پتّے بھی تھے ایسے بڑے
حق رکھا ہفتاد عجب ذائقے
شاخِ شجر منہ تلک اُسکے جھکے

بیانِ صفتِ جنت

انہارِ جنت

گو کہ شجر ایسا ہو بے قیل و قال
شتر کے مقدار طیورِ جناں
پاس بہشتی کے تبھی آئے گا
تیسری بہا ہے جنتِ ماوی عظیم
ساتویں جنت ہے وہ دار القرار
روح کہا ہے یہ فلاں کا محل
بولے اے بوبکرؓ ہیں تیرا مکاں
صاحبِ آں قصر بھی اور قصر بھی
اسمیں بہت حوریں تھیں اے باصفا
اور کہے عثمانؓ سے ہیں تیرا نام
اور علیؓ سے کہے خیر الوریٰ
اے نبیؐ دیدارِ علیؓ کے ملک
تاکہ ملک اس کی زیارت کریں
اور ترے قصر میں داخل ہوا
چہرے پہ وہ کھینچی تھی اپنے نقاب
کہ ہیں علیؓ آپ کے جو ابنِ عم
شیر و شہد آب و خمر ہیں چہار
اسکے کنارے تھے زبرجد سے ہی
ظرف رو پہلی تھی دہرے خوبتر
دارِ جہاں میں نہیں کوئی بوستاں
روحِ امیں مجکو دئے یہ نشان

اسکی درازی ہو رہِ الف سال
شاخ پہ تھیں اسکی خوش بولیاں
کھاتے ہی پھر جھاڑ یہ اڑ جائیگا
اور چہارم ہے بہشتِ نعیم
آٹھویں ہے خلد ہمیشہ بہار
اور یہ فلاں کا ہے دگر بے بدل
تھا زرِ احمر کا میں دیکھا وہاں
آپ پہ ہر دم ہو فدا اے نبیؐ
میں تری غیرت سے نہ اسمیں گیا
دیکھا سمٰوات پہ لکھا تمام
کہ تری تصویر کو اے مرتضیٰؓ
جبکہ ہیں مشتاق ہوئے بر فلک
فرح و طرب اسکی زیارت سے لیں
پھل وہاں توڑا ہو میں اک جھاڑ کا
اسکو میں اس طرح کیا ہوں خطاب
زوجہ ہو مومنیں انکی اے شاہِ امم
جاری تھے از قدرتِ پروردگار
اور تھے سنگریزے جواہر سبھی
جیسے ستارے ہیں لگے چرخ پر
نہر پہ تھے اس سے بہی اسمیں محل
آپکے ازواجؓ کے ہیں یہ مکان

ہووے ہر اک میوہ میں لذت عجب
چاہیگا جب کوئی بہشتی شتاب
جنتیں وہ آٹھ ہیں جانو یہی
پانچویں ہی جنتِ دار السلام
دارِ عدن میں ہی بہت حوریاں
چاروں خلیفوں کے بھی اپنے مکاں
اسکے لطائف بھی ہیں دیکھا ہوں سب
اور کہے فاروقؓ سے ہیں در جناں
سنکے عمرؓ رونے لگے اور کہے
اور ترا قصر بھی اک اے امیں
چرخِ چہارم پہ نظر میں کیا
ایک فرشتے کو خدائے جہاں
اور میں جنت میں بھی اے مرتضیٰؓ
سونگھا میں اسکو وہ ہو اشتیق وہیں
کسکے ہے تو بتا سے کہہ دیجئے
اور عجب نہر بھی اک در جناں
بہتے تھے وہ چاروں بھی یکجائے پر
مٹی بھی عنبر سے تھی اسکی وہاں
روحِ امیں بولے ہے کوثر یہی
اور کنارے پہ بھی اس نہر کے
اور میں انہار بھی دیکھا ہوں تب

کھانے سے وہ بس جسکے ملے لب سے لب
ہوکے وہیں مرغ ہوا پر کباب
ایک ہے فردوس عدن دوسری
چھٹویں جو ہے دارِ جلال اسکا نام
میرے صحابہ کے میں دیکھا عیاں
دیکھے بترتیب شہِ انس و جاں
حضرتِ صدیقؓ نے کی عرض تب
دیکھا ہوں یاقوت کا تیرا مکاں
سب سے بھی غیرت ہے سو آپکے
دیکھا ہے میں نے بہ بہشتِ بریں
میرے سے جبریلِ امیں نے کہا
پیدا کیا شکلِ علیؓ پر یہاں
دیکھا ہوں اک قصر ترے نام کا
نکلی ہے حور اس سے بس اک نازنیں
بولی ہے وہ حور تب اس طرح سے
دیکھا جو تھی عرشِ بریں سے رواں
اور نہیں ملتے تھے بایک دگر
اور گیاہ اسکا تھا از زعفراں
جو کہ دیا آپ کو حق اے نبیؐ
خیمے کھڑے تھے دُر و یاقوت کے
ذکر اس آیت میں کیا جنکا رب

فِيهَا أَنْهَارٌ مِّن مَّاءٍ غَيْرِ آسِنٍ وَأَنْهَارٌ مِّن لَّبَنٍ لَّمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهُ وَأَنْهَارٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ لِّلشَّارِبِينَ وَأَنْهَارٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى

(سورۂ محمدؐ ۱۲)

شیر و شہد آب و خمر پاک تر
پوچھا میں جبرئیل سے انکی خبر
کیجئے درگاہِ خدا سے سوال
اور بہت اسکو تھے پُر لا کلام
میں نے رکھا اسکے پر وں پر قدم
محکہ نظر آیا شجر اک بڑا
آویگا اس طرح سے جانو نظر
پس اسی قبہ سے وہ نہریں جہا
چلکے یہ قبہ میں نظر کیجئے
کونجی بھی ہے اسکی تو پاس آپکے
میں نے پڑھا قفل وہیں کھل گیا
قصد میں جنت کا وہاں سے کیا
کونے پہ اک میں نے کیا جب نظر
میم سے اس بسم کے بے ارتیاب
اور تھی رواں شہد کی نہرِ عظیم
جو کہ ترا امتی اخلاص سے
اور کہے جنت ہیں کیا ہیں نظر
کھو لکے اسکو بھی گیا میں اندر
حور کے سر سے لے سر سے آخف کے حبیب
حلے ہیں پیچیدہ عجب خرقہ ایک
میں نے کیا اسکو خدا سے طلب
دوست میں جس بندے کو میرا کہے

اور تھی ہر ایک بڑی اسقدر
آئیں کہاں سے یہ چلے ہیں کدہر
عرض ہیں کرنے کا کیا تب خیال
بولا ہے یوں کرکے وہ مجکو سلام
پس وہ فرشتے لے اڑا ہے بہم
قبۂ دُر زیرِ شجر ایک تھا
بیضۂ اک مرغ ہو جوں کوہ پر
بہتی تھیں از قدرتِ پروردگار
آپ پہ تا اسکی حقیقت کھلے
پوچھا میں کیا ہے وہ کہا تب مجھے
اُسکے اندر جاکے نظر میں کیا
پھر وہ فرشتے نے مرے سے کہا
"بسم" تھا مرقوم وہاں خوب تر
حکم خدا سے تھی رواں جو کہ آب
حکم سے خالق کے ز میمِ رحیم
یاد یہ کلمہ سے کرے گا مجھے
قصر تھا یاقوت کا اک سرخ تر
ایک تھا صندوق وہاں پاک تر
اک ہے یہ صندوق میں سرِ عجیب
داخلِ صندوق تھا بر وجہ نیک
حکم ہوا مجکو ز درگاہِ رب
فقر اسی کو میں عنایت کروں

روبرو اک نہر کے یہ سب جہاں
بولے وہ کوثر کی طرف ہیں چلے
ایسے میں اک آیا فرشتہ بڑا
اپنے قدم بازو پہ آپ کھ مرے
جبکہ گیا ایک ہی لمحہ گذر
قبہ وہ ایسا تھا بڑا لا کلام
سبز زبرجد کا تھا اک اسکو باب
قصد میں پھرنے کا وہاں سے کیا
میں نے کہا قفل ہے اسکو لگا
بسم اللہ الرحمن الرحیم
کونے سے اس قبے کے چاروں وہاں
غور سے کچھ اور یہاں دیکھئے
دوسرے پہ "اللہ" لکھا اے سلیم
ہا سے وہ اللہ کے رواں ہے شیر
قدرتِ حق کو میں دیکھا ہوں جب
چار یہ نہروں سے بھی روزِ جزا
کھو لکے دروازہ میں اندر گیا
پوچھا میں جبرئیل سے ہے اس میں کیا
چاہا میں دیکھوں تو بحکم خدا
مجکو ہوا درگہِ حق سے خطاب
اے نبی یہ خرقہ ہے تیرے لئے
پاس مرے اے مرے پیغامبر
ا لہی لئے وہ شہ عالی مکان

اک سرِ سوزن کے ہیں مانند عیاں
آئے کہاں سے نہ خبر ہے مجھے
جسکی جسامت کو نہیں انتہا
چشم بھی اب بند ذرا کیجئے
کھو لکے آنکھیں میں کیا ہوں نظر
اسپہ رکھیں گر یہ جہان کو تمام
قفل زرِ سرخ کا با آب و تاب
تب وہ فرشتے نے مرے سے کہا
تب وہ فرشتے نے مرے سے کہا
اسکی ہے بے شبہ کلیدِ عظیم
چار طرف چار ہیں نہریں رواں
اور تامل سے نظر کیجئے
تیسرے پہ "رحمن" یہ چہارم "رحیم"
میم سے رحمن کے خمر اے ضبیر
مجکو ہوا حکم ز درگاہِ رب
بس اسی سیراب میں کردیوں گا
خانہ تھا اک اسکے اندر دوسرا
مجکو خبر روحِ امیں یوں دیا
خود ہی وہ صندوق وہیں کھل گیا
خرقہ ہے یہ فقر کا بے ارتیاب
اور تری امت سے ہی اسکے لئے
اس سے کوئی چیز نہیں دوست تر
دوست بہت فقر کو رکھتے تھے جان

تنبیہ

فقر کی تفصیل ہیں بس اے خبیر
دیکھئے آئیں ہیں حدیثیں کثیر

فقر کی ہے ایسی فضیلت بڑی
دیکھئے ثابت ہوئی قرآن ہی بھی

زمرۂ اصحاب سے عالی وقار
جو کہ تھے فقرائے مہاجر اے یار

صاف و صریح انکے سبھی شان ہیں
آیتیں آئیں کئے قرآن میں

فقر کو جب دوست رکھے ہے خدا
اپنے رسولوں کو کیا ہے عطا

صرف غِنا اسکا ہے مبغوض جب
زمرۂ اعدا کو دیا اپنے سب

کافرِ فرعون کو. نمرود کو
اور بہت ایسے ہی مردود کو

ہاں جسے اللہ دیا ہووے مال
خیر میں وہ صرف کرے بے ملال

مال کی اُلفت میں نہیں ہے اسیر
تو ہے حقیقت میں وہ بیشک فقیر

اور کہے حضرت کہ بدارِ جہاں
دیکھا میں سات ایسے بڑی بہاڑیاں

ایسی تھی ہر ایک میں وسعت عیاں
مشرق و مغرب کے جو ہیں درمیاں

کہنے لگے روحِ امیں میرے ساتھ
کہ کسی اندھے کا پکڑ کوئی ہاتھ

سات قدم گر کوئی لیجائے گا
بہریاتِ حشر میں وہ پائے گا

پوچھا میں جبرئیل سے اے باصفا
مژدہ یہ اُمت کو میں پہنچاؤں کیا

بولے بلا شبہ یہ پہنچایئے ،
اور یہ بشارت بھی اُنہیں دیجئے

صبح کو جو خواب سے ہو ہوشیار
کلمۂ طیب کو پڑھے سات بار

اور وضو کر کے بعجز و نیاز
فجر کی پھر جلد گذارے نماز

خلد میں اتنی اُسے جائے ملے
مشرق و مغرب کو وہ سب گھیر لے

اور کہا حضرت نے وہیں آن کے
مجھ سے ملاقات کی ادریسؑ نے

اور کہا مجھ کو ادب سے سلام
میں نے جواب اسکو دیا شاد کام

پھر میں کہا اسکے تئیں مرحبا
ایسے مکاں بیچ تو پہنچا ہے آ

سختی سکرات سے پایا نجات
درد سے تب اس نے کہا میرے ساتھ

کاش کہ سب خلق کی سکرات بھی
پاتا میں سب انکے صعوبات بھی

آپکی اُمت کی بھی دیدار سے
ہوتا مشرف تو بھلا تھا مجھے

پوچھا میں کیا اسکا ہی فرما سبب
یوں کہا ادریس نے میرے سے تب

میں کروں جس قصر کی جانب نظر
اور نظر میں کروں جس حور پر

ایک ندا مجکو یہ ہوتی ہے تب
کہ تو گذر جلد تر اس جا سے اب

کیونکہ یہ حصہ ہے بحسنِ عمل
اُمتِ احمدؐ کا ز روزِ ازل

اور مجھے ادریسؑ نے دی یہ خبر
کہ میں کیا ایک جبل پر نظر

کہ جبلِ رحمت اُسے بولتے
سر وہ جبل کا ہے لگا عرش سے

مشک بھی عنبر سے بنا ہے تمام
اور ہیں لگے اسکو درِ سیمِ خام

بارہ ہزار اسکے ہیں دروازے جان
اتنی مسافت ہے دو دو در کے میاں

برق سے مرکب پہ ہو کوئی سوار
پانسو برس ہووے دوان برق وار

پہنچے نہ اک در سے دوم در کنے
اسکو غرض دیکھ کے پوچھا ہوں میں

کہ یہ جبل کون پیمبر کا ہو
یا کسی صدیق و ملک کا کہو

آئی ندا اُن سے کسی کا نہیں
بلکہ یہ ہے کوہ اُسی کے تئیں

اُمتِ احمدؐ سے کوئی با نیاز
فجر کی بے شبہ دو رکعت نماز

ساتھ جماعت کے کریگا ادا
فضلِ خدا سے یہ جبل پاوے گا

کاش یہ ادریسؑ حبیبِ خدا
آپکی اُمت کو اگر دیکھتا

انکے ہی زمرے میں ہو محشور کل
جنتِ ماویٰ میں یہ پاتا جبل

ع الفقر فخری (حدیث)

وفات ادریس علیہ السلام

ع یعنی لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ ۱۲

جماعت کی فضیلت

نقل یہ طبرانی کیا انسؓ سے
انسؓ نے بولا کہ نبی یوں کہے

فرض جماعت لئے جو جاوے چل
حج کا اسے اجر ملے بے خلل

جاویگا جو نفل جماعت لئے
عمرے کا اک اجر ملے گا اُسے

احمد و مسلم نے ہیں عثمانؓ سے
لائے روایت کہ نبی یوں کہے

پاوے جماعت سے عشا جو ہمام
رات کیا نصف وہ گویا قیام
صبح جماعت سے کیا پھر ادا
گویا وہ سب رات عبادت کیا

لایا ہے ماجہ کا پسر از عمرؓ
کہ ہمیں فرمائے ہیں خیر البشر
کوئی نمازیں پڑھے از بہر رب
ساتھ جماعت کے جو چالیس شب

رکعت اولے ز نماز عشا
فوت نہ زنہار کبھی وہ کیا
اسکے سبب اسکو خدائے کریم
لکھے ہے آزادی ز نار جحیم

اور صحیحین میں آئی خبر
کہ کئے ارشاد شہ بحر و بر
کہیں کیا عزم یہ اے مومنو!
لوگ نہ آوینگے جماعت کو جو

انکے مکانوں کو لگادوں میں نار
دیوے پنہ اس سے ہمیں کردگار
اور ابن عباسؓ کی خدمت میں آ
کہتے ہیں یک شخص سوال یوں کیا

کوئی رکھے دن کو ہمیشہ صیام
اور کرے شب کو ہمیشہ قیام
پر نہ جماعت سے پڑھے وہ نماز
ویسے کا کیا حکم ہے اے سرفراز

بولا انہوں نے کہ اگر وہ مرے
اپنی جگہ نار سقر میں کرے
الغرض ایسا کہے شاہ جہاں
اور میں دیکھا ہوں بدار جناں

بیٹھا تھا رضوان جو اک تخت پر
گرد ملک اسکے کھڑے تھے دگر
شرط وہ تعظیم کی لایا بجا
پوچھا میں رضوان کو اے باصفا

بولتے کیا ہے مری امت کا حال
تب کہا میرے سے وہ فرخندہ فال
حصے خدا تین کیا خلد کے
حصے ہیں دو آپ کی امت لئے

انکے سوا جو ہیں امم دوسر
تیسرا حصہ ہے انہوں کیلئے
اور بہشتوں کی جو ہیں کنجیاں
روبرو رضواں کے دھرے تھے وہاں

پوچھا میں یہ کیا ہیں تو اسنے کہا
امتی اک صدق سے جب آپ کا
کلمۂ طیب کو پڑھے در جہاں
قصر نے اسکے لئے اک یہاں

اور خدا قفل لگادے اسے
کنجی کرے اسکی حوالے مرے
حشر کے دن جبکہ اٹھے مومناں
قبر سے میں دوں انہیں کنجیاں

اور کہا حضرت نے کہ جب خیر سے
گلشن جنات کی ہیں سیر سے
فضل سے مولا کے کیا جب فراغ
حاضر درگاہ ہوا باغ باغ

حق نے کیا مجکو خطاب اے حبیب
آج مقامات عجیب و غریب
اپنی جو امت کے تو دیکھا تمام
اپنے دل و جان سے خوش رہ مدام

میں کیا تب عرض اے رب الورا
میں ترا بندہ ہوں تو مولی مرا
بندہ جو ہے اپنے خداوند سے
اپنے دل و جاں سے نہ کیوں خوش رہے

تب مجھے ارشاد کیا از کرم
عزت و اجلال کی میرے قسم
جو ہیں دل و جان سے ترے دوستاں
انکے مقامات ہیں یہ بے گماں

اور جو عدو تیرے ہیں شر الانام
سب یہ مقامات ہیں انپر حرام
اب ترے اعدا کے مقامات بھی
دیکھئے دوزخ کے عقوبات بھی

درکات دوزخ ملاحظہ کرنے کا بیان

سرور عالم نے کہا جبرئیل
مجھ کو بفرمان خدائے جلیل
لیگیا جب مالکِ دوزخ کے پاس
کہنے لگا میرے لئے وہ حق شناس

زیر قدم دیکھئے اپنے یہاں
میں وہیں دیکھا تو پھٹا آسماں
آئی نظر مجکو زمیں جلد تر
بیت مقدس بھی تب آیا نظر

اور جہنم کے بھی درکات سب
آئے نظر اہل عقوبات سب
نقل ہے فرمائے شہ انبیا
وار سقر پر میں نظر جب کیا

ایک فرشتے کو میں دیکھا عجیب
کہ تھا نہایت وہ طویل و مہیب
ارض و سما کے تھا کھڑا درمیاں
ہاتھ سے وہ آگ اچھالے عیاں

اک سر سوزن کے ہی مقدار پر
کھولا ہے مالک نے جہنم کا در (درواز)
ہوگئی شق پہلی زمیں یکبیاں
دیکھا میں ہر جنس کی خلقت وہاں

چیرے گئی بعد زمیں دوسری
پھٹ گئی بعد اس کے زمیں تیسری

چیرے گئی چوتھی زمیں بعد ازاں
اسمیں تھی پتھر کے پہاڑاں کلاں

پھٹ گئی بعد اسکے زمیں پانچویں
اسمیں بہت سانپ بچھو تھے یقیں

پھٹ گئی بعد اسکے یہ چھٹویں زمیں
کہتے ہیں سجین اسی کے تئیں

حشر میں وہ اُن کو دئے جائینگے
دیکھ کے وہ روئیں گے پچھتائینگے

چیری گئی بعد زمیں ساتویں
نام اسی کا عجبا ہے یقیں

آپ نے دیکھ سکو گے نہ اب
کیونکہ اس اُمت کے گنہگار سب

آگ جہنم کی وہ آئی نظر
تھی شبِ تاریک سے تاریک تر

درمیاں دو در کے جو تھا فاصلہ
پانسے برس کی وہ ہوگئی راہ

طوق بھی زنجیر تھی وہاں نشیں
پہنائے جو دوزخیوں کے تئیں

کافر و مشرک کے جلینگے جو ساتھ
انکو نہ آتش سے کبھی ہو نجات

کاٹیں گے وہ بدکاروں کو روزِ شمار
زہر ہے انکا برس یک ہزار

نامۂ اعمال بہت بیکراں
اہلِ جہنم کے دہر تھے وہاں

کافر و مشرک کے بھی روحیں تمام
رہتے ہیں سجین میں ہی لاکلام

اُسمیں تھے آتش کدے ہی پیارے
مالکِ دوزخ نے کہا تب مجھے

پاویں یہی طبقے میں رنج و نکال
کھولا ہے بس اک سرِ سوزن مثال

اور نظر آئے ہیں دوزخ کے در
بعضے تو نیچے تھے بھی بعضے اُپر

جب درِ اول پہ نظر میں نے کی
اُسپہ تھی یہ آیتِ قرآں لکھی

فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّينَ الَّذِينَ هُمْ عَن صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ (سورۂ ماعون)

بعضے کہا حق نے اے فرخندہ پے
ایسے نمازی کو یقیں ویل ہے

ویل کے معنے ہی عذاب شدید
یا کہ ہے وہ جا کہ عذاب رشید

اپنی نمازوں سے ہی جو غافل رہے
کرے نہ ادا وقت پہ سستی کرے

دوسرے دروازے پہ اسکے یقیں
ویل ہی مرقوم تھا للمشرکین

یعنے کریں شرک جو کوئی بے خبر
پاویں ہمیشہ وہ عذابِ سقر

وَيْلٌ لِّلْمُشْرِكِينَ

اور درِ سیوم پہ نظر میں نے کی
آیتِ قرآن یہ مرقوم تھی

یعنے جو ہے حکمِ خدا و رسول
اسکو جو جھٹلا دیں نہ کرکے قبول

بابِ چہارم پہ لکھی ہوی
آیتِ پُر نور یہ قرآن کی

یعنے کوئی ماپ میں اور تول میں
کمی سے نہ در کم و زائد کریں

ڈالیگا دوزخ میں خدا انکو جال
تولیں وہ آتش کے پہاڑاں وہاں

پانچویں دروازے پہ دیکھا بہم
آیتِ قرآں یہی تھی رقم

یعنے جو کوئی طعن و کنایہ کریں
اور اشارے سے بھی دشنام دیں

اور درِ ششم پہ نظر میں نے کی
آیتِ قرآن یہ مسطور تھی

یعنے کہ دل سخت ہوں جن لوگ کے
ذکر سے اللہ کے غافل رہے

اور درِ ہفتم پہ بھی اسکے لکھی
آیتِ قرآنِ معظم یہی

وَيْلٌ لِّلْمُكَذِّبِينَ

انکو بھی دوزخ میں بلا ارتیاب
دیویگا حق سخت عذاب و عقاب

وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِينَ

لیویں زیادا آپ خریدیں اگر
دیویں کبھی کم اور کو بیچیں اگر

سخت عذابوں میں رہیں روز و شب
دیکھو مسلماں کو بچائے اُس سے رب

وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ

ڈالیگا دوزخ میں انہیں کردگار
سخت عذاب انکو ہے بے شمار

فَوَيْلٌ لِّلْقَاسِيَةِ قُلُوبُهُم مِّن ذِكْرِ اللَّهِ (سورۂ زمر)

انکو بھی دوزخ میں کیے کردگار
پاویں عذاب اسمیں وہ لیل و نہار

فَوَيْلٌ لِّلَّذِينَ يَكْتُبُونَ الْكِتَابَ بِأَيْدِيهِمْ (سورۂ بقر)

یعنے جو لکھا ہاتھ سے اپنے کتاب
کرتے تھے منسوب اسی سوئے رب

مالکِ دوزخ نے یہ فرمانِ رب
ہاویہ جو اسفلِ درکات ہے

پہلے یہ در مجکو نظر آیا جب
اور ہے ہامانِ لعیں اُسکے ساتھ

آپکی اُمت کے منافق تمام
طبقۂ پنجم ہے جحیم اسکا نام

اسکے بھی اتباع و مجوسِ لعین
طبقۂ دوم تھا لظٰی اشتہر

دوسرے درکات میں جو تھے عذاب
ایک میں گر ہفت زمین و سما

جوش و خروش اسکا دنیا اگر
سر کو جھکایا ہے یہ سُن پُر ملال

اے نبیٔ مالک سے کہا عذر خواہ
مالکِ دوزخ نے یہ سُنکر وہیں

کیجئے اُمت کو نصیحت ضرور
اور نہ لوڑھوں پہ رعایت کروں

درگہِ حق میں بہ نیاز و خضوع
روحِ امین اور ملایک سبھی

تیری شفاعت میں کرینگا قبول
الغرض ارشاد کئی میں نے جب

اے نبی سب جنت و دوزخ کا حال
حق کی کتاب اُسکو کہیں ماصوب

ہووے عذاب اُنکو وہاں روز و شب
پردہ جہنم کا اُٹھایا ہے جب

اور وہی پائیں مقامات ہے
مالکِ دوزخ سے میں پوچھا ہوں تب

تھا جو وزیر اُسکا شقی بد صفات
پاویں عذاب اسی جگہ پر مدام

بولا ہیں اسمیں ہی صابی تمام
انکے جو مانند ہوں بدعاد و دین

بول نصاری کا یہی ہے مقر
اسکے بہ نسبت تھی یہاں کم عقاب

ڈالکے گر بولے ٹک کو خدا
آوے نہ جیتا ہے کوئی بشر

اور وہی اُس سے کیا میں سوال
دے نہیں سکتا ہی جواب اسکا آہ

بولا ہے ناچار مرے سے حزیں
تا وہ رہیں آپکو دوزخ سے دور

اور نہ جوانوں پہ بھی شفقت کروں
گریہ و فریاد کیا میں شروع

جلد ہوئے میرے موافق تبھی
روزِ قیامت میں نہ رہ تو ملول

دیکھا جہنم کے وہ درکات سب
دیکھا تو کیا بول تمام و کمال

یعنے یہود اور نصارا سدا
دوسری آئی یہ روایت ہے جاں

اہلِ جہنم کے عذاب و عقاب
دوسرے درکات کے جو ہیں عذاب

توم یہ منزل کی تو کہہ کون ہے
کافر نمرود بھی مغضوبِ رب

طبقۂ ششم جو ہے سجین یقیں
طبقۂ چہارم ہے منفر سعیر

طبقۂ سوم ہوا حُطمہ نمود
طبقۂ اولیٰ کا جہنم ہے نام

بحر بڑے آگ کے ستر ہزار
ڈھونڈھ وہ ڈھونڈیگا برس کہزار

پوچھا میں کون اسمیں ہیں کہہ شتاب
بولا ہے مالک سے یہ روحِ امین

میں کہا کیا حال ہے کیجے بیاں
آپکی اُمت کے ہیں جو عاصیاں

کہ میں کسی پر بھی بروزِ جزا
سُنکے میں یہ بات ہوا بے قرار

عجز سے زاری سے ہی درگاہِ رب
بارگہِ حق سے یہ آیا خطاب

بخشیں یہاں تک تری اُمت کو ہم
حاضر درگاہِ الٰہی ہوا

میں کیا تب عرض اے ربِ رحیم
حقلی کتابوں میں پڑھا اور گھٹا

کہ کئے ارشاد شہِ انس و جاں
سارے نظر آئے ہیں مجکو شتاب

سخت ہیں اُن سب سے وہاں کے عقاب
وہ یہ کہا منزلِ فرعون ہے

مائدۂ عیسیٰ کے بھی لوگ سب
بولا سبھی اس میں ہیں مشرکیں

منزلِ ابلیسِ لعینِ شریر
بولا کہ سب اسمیں رہینگے جحود

جبکہ میں اُس طبقے میں دیکھا تمام
ایسے نظر آئے مجھے آشکار

پاوے نہ وہ اس کا نشاں زینہار
اسکا نہ مالک نے دیا ہے جواب

روحِ امین نے کہا میرے نہیں
فکر مگر آج ہو آپکی یہاں

حشر کے دن ہونگے داخل یہاں
رحم نہ زنہار کروں گا ذرا

جلد وہیں سر سے عمامہ اُتار
کرنے لگا بخشش اُمت طلب

اے نبی تیری ہی دعا مستجاب
کہ تو بدل ہو دیگا راضی بہم

حق نے تب ارشاد مجھے یوں کیا
دیکھا میں دونوں کے عذاب و نعیم

طبقاتِ دوزخ

نعمتِ جنت کو نہیں ہے حساب	یونہی جہنم کے ہیں بیحد عذاب	جاننے ہے اُن دونوں کا توہی شمار	توہی بچاوے زعقوباتِ نار
حق نے کہا جاکے تو دنیا میں اب	دیکھ بخبر خلق کو دونوں سے سب	جنت و ایمان سے ترغیب دے	معصیت و نار سے ترہیب دے
	پس مجھے رخصت دیا ربِ جہاں	اب تو رخصت کا یہ تھوڑا بیاں	

ذکرِ رخصتِ آنحضرتؐ از بارگاہِ ربُّ العزّت

سُنۂ کہے جب حق مجھے رخصت دیا	لطف سے تب چند نصیحت کیا	پہلی نصیحت ہے یہی جانو اب	اے نبیؐ تو ہو ویگا غمگین جب
یاد مجھے کیجے اے میرے حبیبؐ	کہ ہیں تری جان سے بھی ہوں قریب	دعوتِ مظلوم سے ڈر ہر زماں	اُسکی دعا کے بھی مرے درمیاں
جانئے زنہار نہیں ہے حجاب	ہے مرے پاس اُسکی دعا مستجاب	صبر مصیبت پہ تو کر جاوداں	دور تو رہ کبر سے در ہر زماں
اور نہ ہو دنیا پہ تو مغرور بھی	اور نہ آرام لے اُس سے کبھی	فخر نہ کر اُس پہ کہ بے قیل و قال	وہ تو ہے غدّار سریع الزّوال
سُن یہ نصائح کو دل و جان سے	عرض کیا میں کہ اے خالق مرے	بندگی کرتا ہوں تری ہی مدام	اور میں ڈرتا ہوں تجھی سے دوام
رکھتا ہوں تیرے ہی سے اُمّید بھی	اور سمجھتا ہوں یقیں میں یہی	کہ ہے توہی خالق و مالک مرا	میں ہوں دل و جان سے بندہ ترا
اور نبوّت کے شرف سے یقیں	توہی مشرف کیا میرے تئیں	پھر کیا یوں حکم مجھے دادگر	کر تو نمازوں کو ادا وقت پر
امر و نہی خلق پہ کر بالدّوام	دینِ متیں کا ہے اِسی پر قیام	اور جو دیکھا بھی سُنا آج شب	اُسکا بیاں کیجیے امّت سے سب
میں کہا تصدیق کرے کون اے رب	بولا ابوبکرؓ صداقت لقب	شرط میں تعظیم کی لا کر بجا	عزم جو رجعت کا وہاں سے کیا
تاب جدائی کا نہ باقی رہا	رونے لگا میں تو خدا نے کہا	کہ اے مرے دوست ازل ہی سے ہاں	ہمنے مقرّر یہ کیا ہے تو جاں
کہ مرے اور بندوں کے سب درمیاں	واسطہ بس تیرا رہے درجہان	پس ہو یہاں کیونکہ اقامت تری	لیک ہے خوشنودی اِسی میں مری
کہ مرے بندے نمیں زمیں پر رہے	راہ نمائی تو انہوں کی کرے	لیک مرا شوقِ لقا جب تجھے	عالمِ ناسوت میں مضطر کرے
تب تو ہو مشغولِ نماز و نیاز	پاویگا معراج کا تو اُس میں راز	تب میں کروں لطف سے رفعِ حجاب	خواب کے عالم میں بھی ہو کامیاب
پس وہیں مولا مجھے رخصت دیا	درد سے ناچار میں رجعت کیا	عرش کے جب پاس میں پہنچا ہوا	اُس نے تحیّت مری لایا بجا
بعد میں گذرا ہوں بکرّوبیاں	اُترا باطباقِ سما بعد ازاں	پوچھا ہے موسیٰؑ نے علیہ السّلام	مجھ سے ملاقات کر اپنے مقام
آپ پہ اور آپکی اُمّت پہ رب	کیا ہی کیا فرض وہ فرماؤ اب	میں کہا پنجاہ نمازیں دوام	فرض ہوئیں سال میں شش مہ صیام
بولا ضعیف آپکی امّت سے سب	کیجیے تخفیف خدا سے طلب	پھر وہیں درگاہ میں ہو لا کے جا	عرض میں تخفیف کی خاطر کیا
حق کیا پچیس نمازیں مدام	فرض بھی ہر سال میں سہ مہ صیام	اور میں آیا تو کہے ہیں کلیم	یہ بھی اک امّت پہ ہے بارِ عظیم
اور میں درگاہ میں حق کے گیا	عرض بہت عجز سے میں نے کیا	فرض کیا بیس نمازیں خدا	سال میں دو ماہ کے روزے سدا

اور کہا موسیٰ نے مل مجھ سے تب
انہیں بھی کروائے تخفیف اب
یونہی کئے بار گیا بانیاز
تاکہ یہ مفروض ہوویں پنج نماز

اور صیام اک مہِ رمضاں کئے ہی
موسیٰ نے کہا چاہو کمی اور بھی
یں کہا اب شرم ہے اے باوقار
عرض یہ کرنے کے لئے بار بار

کرکے قبول اسکو جو میں آگیا
عرش سے تا فرش ہوی یہ ندا
فرض کیا حق نے محمدؐ پہ اب
اور مدام اسکی بھی امت پہ سب

پانچ نمازیں ہیں بہ لیل و نہار
اور مہِ رمضاں کے صیام آشکار
تب یہ ہوی غیب سے مجکو ندا
پانچ نمازیں جو کرے یہ ادا

تو ہی پنجاہ کا پاوے ثواب
جسکا مقدر تھا ازل میں نصاب
ایک مہینے کے جو روزے رکھے
اجرِ دہ چھ ماہ کا اسکو ملے

ایک روایت ہے کہ دس ماہ کے
صوم کا حق اجر یقیں دے اُسے
اور چھے روزے مہِ شوّال میں
جب کوئی لِلّٰہ رکھے سال میں

اجر ہیں دس ایک نیکی کو جب
صوم کا اک سال کے ہو اجر تب
ایسے عبادات و ثوابِ کثیر
کیجے عطا ہم کو اے ربِ قدیر

رسولِ مقبول کے شرفِ نزول کا بیان

اُترے جو دنیا میں شہِ دو جہاں
مختلف اسمیں ہیں روایات جاں
بر پرِ جبرئیل وہ جھکے رسولؐ
عالمِ دنیا میں کئے ہیں نزول

اکثر روایت ہے ہو سوار براق
پہنچے سموات پہ اے باوفاق
اور وہیں چھوڑ براق اے امین
شرف نزول آپ کئے بر زمین

تھی وہ کرامات نشانِ شہ کی جان
اور یہ تھی قدرتِ حق کی نشان
ایک روایت ہے کہ وہ لطفِ رب
دیکھے وہاں حق میں نبی اپنے جب

شکر کے سجدے میں رکھے سر وہاں
فرش پہ تھے سر جو اٹھائے وہاں
فرش بھی گرم تھا اُس شاہ کا
آبِ وضو آپکا جنبش میں تھا

عرشِ معلی تلک اُس فرش سے
ایک ہی دم میں گئے اور آگئے
جانا اور آنا تھا وہ اک آن کا
تھا یہ سفر بس کہ عجب شان کا

دریافت کرنا کفار کا آثار بیت المقدس کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے

مادرِ ہانی ہے کہی میرے گھر
پائے ہیں معراج وہ خیر البشر
صبح کو جب اسکا کئے ہیں بیاں
میں نے کی عرض اے شہِ دو جہاں

کیجے نہ آپ اسکا کسی سے بیاں
تاکہ نہ تکذیب کریں کافراں
آپنے فرمایا خدا کی قسم
یں اسے ظاہر ہی کرونگا بہم

پس وہیں در مسجدِ بیتِ حرام
آکے بیاں اسکا کئے ہیں تمام
سُنکے اُسے ہنسنے لگے کافراں
اور بجانے کو لگے تالیاں

اور ابوجہلِ لعیں بد گہر
دوڑا ابوبکرؓ کے گھر جلد تر
کہنے لگا کیا نہیں تمنے سُنا
ایک غریب اور عجب ماجرا

کہتے محمدؐ ہیں کہ کل رات میں
آیا ہوں جا بیتِ مقدس تئیں
قوم میں ہی اپنے ہے اب دیکھ لیں
کیسا گئے آئے ہوا اک رات میں

بیتِ مقدس کا ہی وہ ذکر تھا
تھا نہ ابھی ذکرِ سموات کا
سُنکے وہ دوڑا تھا ابوبکرؓ پاس
بولا ابوبکرؓ صداقت اساس

ذکر ہے کیا بیتِ مقدس کا ہاں
گر کہیں جا آیا میں بر آسماں
آپکی تصدیق کرونگا میں اب
ہوگیا بوجہل پشیماں تب

پس کہا بوبکرؓ نے شہ پاس آ
میں نے سنا ہے اے رسولِ خدا
بیتِ مقدس نکلا از حکمِ رب
لیگئے تھے آپکو بس کل کی شب

بولے نبی ہاں وہاں کیا عرض تب
اسپہ بدل لایا میں ایمان اب
اور جو حالات ہیں تفصیل سے
اسکا بیاں میرے سے اب کیجئے

حال سمٰوات کا شاہِ جہاں
دیکھ یہ فرمائے خدا کے نبیؐ
روحِ امیںؑ کو جو بلا شک خدا
وہ کیا معراج کی تصدیق جب
جمع ہو آئے گئے کفار تب
جو کہ گئے بار گئے ہیں بہ شام
آئی روایت کہ نبیؐ نے کہا
روحِ امیں مسجدِ اقصیٰ کو تب
پس میں نظر کرکے دیں اُسپہ تب
قافلے مکے سے ہمارے اُدھر
جانیو یک قافلہ رہ میں تھا
قدح وہاں پانی کا تھا یک دہرا
نام ہے ذی مرہ جو یک جا کا
ایک نفر اُن سے گرا بر زمیں
اونٹ تھا خاکستری یکجانئے
اُنپہ بٹے دار تھے دو قرجیاں
میری وہ آواز پہچانے ہیں تب
جیسا کہ فرمائے تھے شاہِ جہاں
مروی ہے فرمائے تھے خیر الوریٰ
کھینچے طنابیں ہیں زمیں کے وہیں
قید کیا تھا وہیں خورشید کو
قافلہ پہنچا ہے غرض صبحدم
آگے جو فرمائے تھے خیر الانام

جبکہ لگے کرنے کو یک یک بیاں
کیا کرے تصدیق تو ہر امر کی
چرخ سے لاوے بہ زمیں بارہا
تب سے ہی صدیق وہ پایا لقب
اور گئے عرض یہ حضرت سے تب
دیکھے ہیں وہ مسجدِ اقصیٰ تمام
بات یہ سن انسے میں غمگین ہوا
پر پہ لے اپنے وہیں از حکمِ رب
جو کہ وہ پوچھے سو کہا اُن تب سے
جو ہیں گئے دیکھے اُن ہی خبر
انسے وہاں اونٹ تھا یک گم ہوا
تب میں پیاسا تھا لے اسکو پیا
دیکھا وہاں قافلہ میں دوسرا
ٹوٹ گیا ہاتھ بھی اسکا وہیں
اُسپہ فلاں و فلاں تھے چڑھے
اونٹ تھی وہ پیش رو کارواں
پوچھو تم اُن سے یہاں آویں جب
آیا اسی روز ہے وہ کارواں
صبح یہاں قافلہ وہ آئے گا
قافلہ تا جلد کرے طے زمیں
تا کہ طلوع اسکا نہ تب جلد ہو
جیسا کہ فرمائے تھے شاہِ اُمم
راست تھے سچے تھے وہ باتیں تمام

کرکے وہ تصدیق دل و جان سے
بولے ابوبکرؓ اے مقبولِ رب
یونہی محمدؐ کو زمیں سے وہ رب
نقل ہے جب ذکر یہ معراج کا
ہمکو نہیں آگہی از آسماں
اسکا بیاں کیجئے ان سے سبھی
کیونکہ مجھے یاد نہ تھے خوب تب
مکے میں لا جلد بلا قال و قیل
سن وہ علامات کو قایل ہوئے
انکو تب ارشاد کئے شاہِ دیں
قافلے والے سبھی حیران تھے
لوگ اُسے ڈہونڈ کے جب آئے ہیں
دو نفر ایک اونٹ پہ اسوار تھے
خاص تمھارا جو تھا وہ کارواں
اور تھے دو اونٹ سفید و سیاہ
اُنپہ گذر جبکہ ہوا ہے مرا
اور فلاں روز وہ آویں یہاں
پیشرو انکے تھے وہی اشتراں
قافلہ وہ گرچہ ابھی دور تھا
ایک روایت ہے کہ بر آفتاب
اور زمیں کو تھے لپیٹے ادہر
قافلے والوں سے وہ کفار تب
قافلے والوں نے خبر یہ بھی دی

لب سے صَدَقْتَ وَصَدَقْتَ کہے
کیوں نہ میں تصدیق کروں اسکی اب
چرخ پہ لیجائے تو کیا ہے عجب
مکے میں مشہور ہوا جابجا
لیک یہ مکے کے کئی تاجراں
آپ وہاں تو نہ گئے ہیں کبھی
مسجدِ اقصیٰ کے علامات سب
اسکو رکھے نزدِ مکانِ عقیل
پھر وہیں سیر سے وہ مائل ہوئے
قافلے تین ایسے میں دیکھا یقین
ڈہونڈہنے میں اسکے پریشان تھے
قدح میں وہ پانی نہیں پائے ہیں
دوڑا وہ مرکب کو مرے دیکھ کے
دیکھا میں تنعیم میں اُسکو عیاں
غلہ لدا انپہ تھا لے اشتباہ
دیکھ سلام انکو وہاں میں کیا
منتظر اُسکے ہی تھے سب کافراں
جن پہ بٹے دار تھے دو قرجیاں
روحِ امیں جلد بحکمِ خدا
تھا جو موکل ملک ای باصواب
پہنچے وہ جا قافلہ تا جلد تر
پوچھے ہیں تفصیل سے حالات اب
ایک بیاباں میں تھے ہم سبھی

لے تصدیق کرنے والا، لقب صدیق
بیت مقدس کو جبرئیل پر و پر لانا
لے راکھ کے رنگ والا
لے سرخی رو۔ آگے آگے چلنے والا

دیکھے محمدؐ کی سواری وہاں
برق کے مانند ہوئی جو رواں

جبکہ ان اخبار کو سچ پائے ہیں
ایماں کئی شخص تبھی لائے ہیں

سحر کہے انکو شقاوت کے ساتھ
لائقِ دوزخ ہوئے لعنت کیساتھ

اور شبِ معراج کی بعد اے خلیل
دوسرے دن آکے بیقیں جبرئیل

دوسرے دن کعبہ کی پاس اے خبیر
پانچوں نمازیں پڑھے وقتِ اخیر

اور کمان ہاتھ میں ایک شخص کے
جبکہ گری ہو وہ اٹھا کر دئے

لیک بوجہلِ لعین نابکار
تا لبِ اسکے کبھی جو تھے بدشعار

جو کہ ازل میں تھے سعیدالمیاں
وہ کئے معراج کی تصدیق جاں

ساتھ لے حضرت کو یہ پانچوں نماز
اول اوقات پڑھے بانیاز

اول و آخر وہ ہر یک وقت کا
تاکہ ہو ظاہر برسولِ خدا

معراج کی حکمت

اور سمٰوات پہ اے باصفا
سیر ہوا شہ کو جو معراج کا

شاہ ہونکا معمول ہے اے باخبر
کہ وہ رکھیں دوست کسی کو اگر

یونہی پیمبرؐ کو دکھایا وہ رب
پہلے خزینے جو زمیں کے ہیں سب

حکم سے مولا کے زمیں پہ بھی
میرے لئے جانیو لپٹی گئی

بعد ازاں حضرتؐ کو خدا نے عروج
بخشا سمٰوات پہ ہی سب تو لوج

جنت و دوزخ کی بھی کنجی خدا
اُس شہِ عالم کو عنایت کیا

حکمتیں اسمیں ہیں بہت جانیو
لکھتا ہوں اب اُن میں سے یہاں ایک دو

جو ہیں خزینے و دفینے نہاں
آگہی دیتے ہیں اُسے اُسپہ جاں

جیسا کہ آئی ہے حدیثِ صحیح
یوں کئے ارشاد وہ سرورؐ صریح

اس کے مشارق بھی مغارب کتئیں
فضل سے اللہ کے دیکھا ہوں میں

اور سمٰوات کے ملکوت بھی
کردیا اس شاہ پہ ظاہر سبھی

حشر میں تا آپ شفاعت کریں
مومنوں کو داخلِ جنت کریں

اور بھی یہ حکمتِ معراج ہے
لکھتے ہیں علما جو اے فرخندہ پے

حکمت دوم مناظرۂ آسمان و زمین

جب ہوئے پیدا یہ زمین آسمان
بحث ہوا دونوں کے ہے درمیان

بولی زمین بسط ہے میرے لئے
حق نے بساطاً کہا حق میں مرے

اس دُرِ پُر آب کو لیتا ہوں جب
رکھتا نہیں بخش ہی دیتا ہوں سب

چرخ کہا کہ مجھے انوار ہیں
بولی زمیں کہ مجھے اسرار ہیں

تاروں سے ہی زیب و زینت مجھے
آیت زَیَّنَ السَّمَا دیکھئے

کیا تو نہ قرآن پڑھا ہے ابھی
کیا نہیں دیکھا ہے تو زینت مری

میرے پہ کیا خوشنما اشجار ہیں
گلشنِ خنداں گل و گلزار ہیں

منبرِ گل پر بھی ہر یک شاخ کے
خطبۂ خوش الحان ہی بلبل پڑھے

باتیں یہ جب چرخ زمیں سے سنا
غصہ بہت ہو کے زمیں سے کہا

کیجے نظر فوجِ ملک کے طرف
دیکھئے عُبّادِ فلک کے طرف

چرخ کہا حق مجھے رفعت دیا
رَفَعَهَا قرآں میں کہا ہے خدا[1]

آسماں پھر کہنے لگا میرے تئیں
جلنے یک دُر جو دیا کرتے ہیں

بولی زمیں کیسا ہی بارِ گراں
ڈالیں جو مجھ پر تو اٹھاتی ہوں جاں

آسماں بولا کہ ز شمس و قمر
روشن و پر نور ہوں میں خوبتر

اسکو زمیں بولی کہ اللہ نے
دی ہے نباتات سے زینت مجھے

مجھ پہ ہیں کس رنگ کے باغ و بہار
کیا نہیں دیکھا تو مرا لالہ زار

ہر گل و غنچے کا ہی یک طور ہے
رنگ و بو ہر ایک کی کچھ اور ہے

قمریاں اور دوسرے طیور آ میاں
ہیں بہ ہر یک صبح ترنم کناں

کہ تو پرندوں کے ہی آواز سے
کب تلک اس طرح لڑائی کرے

ذکر ہی اللہ کا صبح و مسا
کرتے فرشتے ہیں بہ سوز و ادا

۱؎ وَمَا عَلَى الْأَرْضِ زِينَةً لَّهَا

عُلّ کہیں تسبیح کا تحمید کا
ذکر میں اللہ کے مشغول ہیں

پس کہاں وہ صوتِ ملائک کا غُل
گو گل و گلزار ہیں تیرے لئے

شکل ستارے کی ہی ہر اک جدی
پس کہاں یہ نور کے کوکب مرے

دیکھئے دیتا ہے فلک کیا بہار
عالمِ ملکوت ہے عالم مرا

چرخ سے باتیں یہ سُنی جب زمیں
بعدازاں پیدا ہوئے وہ شاہِ دیںؐ

خوش ہو زمیں سارے سمٰوات پر
شان ہیں جنکے کہا لولاک رب

لیک یقیں قالبِ پاک آپ کا
الغرض اُس نسبتِ عالی سے ہی

بارگہِ حق میں ہزاروں سے سال
حق نے کیا اُسکی دعا مستجاب

ہے کہیں تہلیل کا تمجید کا
اُنکی سبھی طاعتیں مقبول ہیں

گونجتے ہیں جس سے سمٰوات کُل
مجھ پہ حدائق ہیں بس انوار کے

مختلف ہر اک کی ہے تاثیر بھی
اور گل و گلزار کہاں وہ ترے

جسپہ ہو صد گلشنِ خنداں نثار
عالمِ ناسوت ہے عالم ترا

ہوگئی شرمندہ بہت اور حزیں
ختمِ رسل رحمۃ للعالمیں

فخر لگی کرنے کو یوں بیشتر
جنکے لئے ارض بھی افلاک سب

خاک کے مرکز سے ہی پیدا ہوا
فخر زمیں اس طرح کرنے لگی

زاری کیا آہ بدرد و ملال
اُسکے یہ مقصد کا کیا فتح باب

رفع حجابات کی تحقیق

ف

آیا جو معراج میں اے باصفا
حق تو منزہ ہے بلا ارتیاب

جو کہ ہیں اسماء و صفاتِ خدا
خلق سے ہر اک کو ہے بے ارتیاب

حصہ بھی اک ایک ہے اُن کیلئے
جانئے اللہ کی عظمت کا نور

ذکر و بیاں رفعِ حجابات کا
کہ اُسے ڈھانکے کبھی کوئی حجاب

اور جو افعال ہیں اے باصفا
ظلمت و انوار سے اک اِک حجاب

معرفت و دانش و ادراک سے
اُسکے جلال اور مہابت کا نور

ایک وجب کی بھی جگہ اے زمیں
صومعے پڑے ہیں ہر چرخ پر

تیرے پرندوں کا ترنم کہاں
نور کے ہی شاخ و گل و برگ ہے

تجھ پہ ہیں جیسے کہ رنگا رنگ گُل
چرخ کی ساحت پہ جب آیا خبر

پس کہاں گلزار کا میرے بہار
مجھ پہ ہے ارواح کا راز و نیاز

اُسی خجالت میں ہزاروں سے سال
باعثِ ایجادِ جہاں جسکی ذات

کہ یہ نبیؐ خاتمِ پیغمبراں
گوہرِ پاک اُس شہِ کونینؐ کا

میرے سے نسبت ہے بس اک آپ کی
آسماں بس ساکت و ملزم ہوا

کہ قدمِ پاک سے اُس شاہؐ کے
پس شبِ معراج نبیؐ کو بخیر

اپنی مدارج میں ز بعض عارفین
حق میں وہ مخلوق کی ہے اے میاں

کیونکہ حجاب ہو وے محیط اے عزیز
اُنکے معانی بھی جو ہیں باصواب

اور اسی طرح سے اک اک مقام
عرش کے اطراف ملک جو ہیں جاں

ہے وہی بے شبہ انہوں کا حجاب
خالی ملک سے ہو فلک پر نہیں

حق کی عبادت میں ہی شام و سحر
قمری و بلبل کا نغمہ ہے کہاں

پھولا ہے گلزار مرا دیکھئے
میرے پہ ویسے ہی ستارے ہیں گُل

شگفتہ ستارے ہوں مرے جلوہ گر
اور کہاں وہ تیرا جو ہے لالہ زار

تجھپہ ہی اشباح کا ہی تگ و تاز
گذرے ہیں بس اُسپہ بدرد و ملال

سرورِ عالم شرفِ کائنات
جنکے طفیلی ہیں یہ کون و مکاں

ارض و سما کے ہے اگرچہ سوا
آپکی بعثت کبھی ہو میرے پہ ہی

ہو کے خجل سر کو وہیں خم کیا
آپ کو اکبارگی عزت ملے

سارے سمٰوات پہ بخشا ہے سیر
دہلوی یہ نقل کیا ہے یقین

حق میں وہ خالق کے نہیں ہے پچھان
ہووے محاط آئینہ جو ڈھنپتی ہی چیز

خفی سے وہی خلق کو ہو دیں حجاب
حق میں مقرب ہیں انہوں کے تمام

اور مقرب جو ہیں کرّوبیاں
اُنہیں وہ محجوب ہیں اے کامیاب

مختلف انکے سبھی طبقات ہیں
اور جدا انکے مقامات ہیں

خلق میں محبوب خدا سے سبھی
مختلف انکے ہیں حجابات بھی

اور کوئی ایسا ہی سمجھ بیگمان
علم و خرد سے ہو محجوب جان

کوئی با اولاد و زر و نقد و مال
جانئے محجوب ہے در کلِ حال

درجہ بھی ہر اک کا یعنی ہو جان
وہ اسی درجے میں رہے جاوداں

جانئے نعمت ہی کسی کے تئیں
ہوگئی منعم ہی حجاب اے امیں

اور کوئی شہوات مباحہ کیتیا
ساتھ معاصی کے کوئی بد صفات

دنیا وہ عقبیٰ ہیں ہمیں آپ سے
لطف سے محبوب خدا نا کرے

خاتمہ

شکر ہے صد شکر خدائے انام
کہ لیا یہ تکملہ حسن ختام

از پئے اصحاب و ہمہ اولیا
وز پئے اتباع و ہمہ اتقیا

بھیجے اس احقر سے درود و سلام

حق کرے مقبول بجاہِ رسول
از پئے اولادِ بتول و بتول

خاتمہ بالخیر ہمارا کرے
غایتِ الطاف و عنایات سے

دمبدم اس سرورِ دیں پر مدام

ضمیمہ

اُن فضیلتوں اور نعمتوں کے بیان میں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عالم آخرت میں دیئے جائینگے

گلدستہ

اس بیان میں کہ بعث و نشر و اعطائے کسوت و دخول جنت میں حضرت کو سب انبیا پر اولیت ہے علیہ وعلیہم الصلوٰۃ والتحیۃ

جانیو سب خلق سے پہلے خدا
روح کو حضرت کی ہے پیدا کیا

بعد کیا انکو خطاب آشکار
کیا میں تمہارا نہیں پروردگار

پہلے دیا ہے جو جواب آ میاں
احمد مرسل کا ہی ہے روح جاں

عالمِ ارواح میں بیشک سبھی
اولِ پیغامبراں ہے وہی

دیویگا ہر امر میں پروردگار
اس شہِ دیں کو ہی عز و وقار

آئی انس رضی سے یہ روایت یقیں
کہ کئے ارشاد شہِ مرسلیں

اور بدرگاہِ خدا آویں جب
میں ہی خطیب انکا رہونگا جانو تب

اور لواء حمد کا اے اہلِ دیں
ہاتھ میں میرے ہی رہیگا یقیں

یعنے نہیں کہتا ہوں یہ فخر سے
واقعی ہیں سب یہ فضائل مرے

انکا میں قاید ہوں بروزِ نشور
جمع وہ جب آئینگے حق کے حضور

خلق کے ارواح کو سب جدا ازاں
پیدا کیا اپنی ہی قدرت سے جان

لفظ بلےٰ بولے سب ارواح تب
یعنے کہے تو ہی ہمارا ہے رب

اور لیا عہد جب از انبیاء
عہد وہ سرور سے ہی پہلے لیا

جیسی ہے یہ اولیت آپ کی
اولیت روزِ قیامت میں بھی

آئیں ہیں اسباب میں دیکھو صریح
سرورِ عالم سے حدیثیں صحیح

قبروں سے جب اپنی اٹھیں مردگاں
پہلے اٹھوں میں ہی سبھوں سے عیاں

اور وہ مایوس ہوں اس روز جب
جانو مبشر میں انھوں کا ہوں تب

اکرم اولاد ہوں آدم کا میں
پاس مرے رب کے یہ کچھ فخر نہیں

آئی ہے اور ایک روایت اے یار
کہ کئے ارشاد شہِ باوقار

اور خطیب انکا ہونگا میں نزدِ رب
ہوونگے جس وقت وہ خاموش سب

اور شفیع انکا ہو نہیں لا کلام   قید کئے جاوینگے جب وہ تمام

خوبرو خدام یقیں اک ہزار   وہ بصدف ہوں درِ ناسفتہ وار

جنت ہادی کے بھی سیدھے طرف   تب میں کھڑا ہوؤنگا با شرف

اور کہیے حضرت کہ اٹھاؤنگا میں   حشر کے دن حمد کے جھنڈے کتئیں

میرے لئے جنتِ ہادی کا در   جانئے کھلجائے گا جب جلد تر

جتنے رہیں اولیں اور آخریں   فخر نہیں انمیں ہوں کرم یقیں

اور میں پہنائے بھی جاؤں لباس   اس سے ہوا ظاہر اے نیکو اساس

دوسری حدیث آئی ہے اے حق شناس   پہلے براہیم کو دیویں لباس

پس مجھے اعزاز سے بلوائیں گے   حلۂ جنت مجھے پہنائیں گے

پس مجھے جھلائیں بعز و شرف   کرسی وہ عرش کی سیدھی طرف

بات یہ لازم نہیں آتی کبھی   کہ ہو فضیلت انہیں حضرت پہ بھی

اور ہے اس بات کا بھی احتمال   کہ شہِ کونین بلا قیل و قال

حلۂ جنت انھیں پہنائیں جو   واسطے تکریم کے ہے جانیو

اور ملے گا جو براہیم کو   برہنگی کا ہی سبب جان تو

پوشش پوشاک میں بھی ہے انہیں   پوشش سرور ہو نہایت نفیس

ظالم و نمرود لعیں نابکار   ڈالا تھا ان کو برہنہ بنار

اور ہوا ہے میں زا ابن عمر   مروی ہے فرمائے شہِ بحر و بر

نزد بقیع[1] آؤنگا میں بعد ازاں   سارے وہاں کے بھی اٹھیں مردگاں

مکے مدینے کے ہی ہیں درمیاں   ہوئنگا محشور بغیر گماں

حضرتِ صدیق و عمر با شرف   آپکے تھے داہنے بائیں طرف

اور ہے مروی تو حسن کے باوفاق   ہوئینگے محشور نبی بر براق

ناقے دو حضرت کے جو تھے اے ہمام   غضبا و قصوا ہی یقیں جنکا نام

ناقۂ جنت پاک سے با کمال   ہوکے سوار آئینگے اسدن بلال

ہاتھ میں میرے ہو کرم کا لوا   اور مرے اطراف پھرنگے وہ آ

اور شہِ ابرار خبر یہ دے   حلۂ جنت مجھے پہنائیں گے

میرے سوا خلق میں سب لا کلام   نا ہو میسر وہ کسی کو مقام

اور درِ جنت پہ جو حلقہ رہے   پہلے یقیں میں ہی ہلاؤں اسے

زمرۂ فقرائے مسلمان سب   ساتھ مرے آئینگے جنت میں تب

اور یہ فرمائے کہ از حکمِ حق   پہلے مری قبر ہی ہوگی شق

آپ ہی مرقد سے اٹھیں اولاً   پہلے لباس آپ ہی کو دیگا خدا

کرسی بھی اک لاوینگے بعد از یقیں   اسکو رکھیں عرش کے سوئے یمین

حلۂ پاکیزہ وہ ایسا رہے   کہ اسے قیمت کبھی نا ہو سکے

جان وہ تخصیصِ براہیم سے   انکو جو کسوت میں تقدم ملے

جزوی فضیلت ہے یہ اے باصفا   کلی فضیلت ہی رکھے مصطفیٰ

قبر سے جب ذی اٹھے پاک ذات   اپنے اٹھیں جامۂ اشرف کے ساتھ

برہنگی کا وہ نہیں ہے سبب   عزت و شاں کا وہ یقیں ہے سبب

وہ شہِ دیں بعد براہیم کے   اولیت خلق پہ سب پائینگے

بعضے کہے اولیت کا سبب   ہے یہ براہیم کا اے با ادب

انکی جزا میں ہے خداوند ناس   آگے سبھوں کے نہیں کھنچے لباس

پہلے اٹھوں قبر ہی میں حشر میں   بعد ابوبکر و عمر بھی اٹھیں

پس میں ہوں منتظر مکیاں   تا کہ وہ سب آپ کے ملینگے وہاں

اور اسی راوی نے کہا ایک روز   دیکھا میں حضرت کے ہو رونق فروز

تب کئے ارشاد رسولِ امین   حشر میں ایسا ہی اٹھونگا یقین

یونہی نبی اپنے مراکب پہ سب   حضرتِ صالح رہے ناقہ پہ تب

حضرتِ حسنین[2] بعز و وقار   آوینگے ان دونو پہ ہو کر سوار

اور ہے روایت کہ ملک باوقار   آتے ہیں ہر صبح کو ستر ہزار

[1] جنت البقیع ہے مدینہ منورہ کے قبرستان کا نام ۱۲

[2] یعنے امام حسن و امام حسین رضی اللہ عنہما

پھرتے ہیں اطرافِ مزارِ نبیؐ
آتے ہیں پھر دوسرے دن آشکار
قبر سے نکلیں وہ شہِؐ نامدار
اور کہے حضرت کہ ہیں در یومِ دین
اوّلِ شافع بقیامت ہوں میں
کثرتِ اتباع کی رو سے بھی
سارے رسولوں سے مقدم ہوں میں
کھولنا دروازے کو چاہونگا جب
کہ مجھے اس طرح ہو فرمانِ رب
اپنے صحابہ کو کہے شاہِؐ دین
یعنی براہیمؑ و مسیحِؑ گزین
حق سے کیا تھا میں دعا جانئے
اور کہیں عیسیٰؑ کہ رسولاں تمام
بھائی ہیں عیسیٰؑ تو مرا بیگماں
چرخ سے جب عیسیٰؑ کا ہوگا نزول
بندہ جو آ ایسا مرے سے ملے
کون ہے فرمائیے احمدؐ اے رب
اس سے بزرگ اور کوئی دوسرا
میں نے لکھا عرش پہ اسکا ہی نام
جانئے ظاہر یہ خبر سے ہوا
جبکہ ہو ہمانِ مطہر عزیز
کیونکہ رسولوں پہ کبھی اے امین

مارتے ہیں اپنے وہ بازو سبھی
یونہی ملک چرخ سے ستّر ہزار
ساتھ ملک ہووینگے ستّر ہزار
سب بنی آدم کا ہوں سید یقین
اوّلِ مقبولِ شفاعت ہوں میں
میں ہوں یقین بڑھکے رسُل سے سبھی
ٹھوکونگا دروازۂ جنت کہیں
پوچھیگا داروغۂ جنت یہ تب
اے شہِؐ ابرار ترے ہی سبب
کہ تم اس باب پہ کیا خوش ہیں
میرے ہی اُمت ہیں ہیں اہل یقین
مکے میں مبعوث تجھے تا کرے
واقعی بیمار ہیں بھایا تمام
میرے بھی اور اسکے یقیں درمیاں
ہو ہی اُمت میں تب اسکا دخول
احمدِؐ مرسل کا وہ منکر رہے
حق نے کہا حضرتِ موسیٰؑ کو تب
جان یقیں ہیں نہیں پیدا کیا
نام کے نزدیک مرے لا کلام
بسکہ یہ اُمت ہی بہ فضلِ خدا
ہووے بھی مقرر عزیز
جان اس اُمت کو فضیلت نہیں
ملتِ اسلام کا یہ اعتقاد

کہتے ہیں حضرت پہ درود و سلام
حشر تلک آوینگے یونہی یقین
شان و تجمّل سے بہت باادب
پہلے مری قبر ہی ہووے گی شق
اور یہ فرمائے شہِؐ انس و جاں
یعنی میری اُمتِ نیکو نہاد
اور یہ فرمائے ہیں خیر الورا
کون ہے بولوںگا محمدؐ ہوں میں
کھولوں نہ زنہار میں جنت کا در
روحِ خدا اور خدا کے خلیل
آکے براہیمؑ کہیں مجھ حضورؐ
بس تو مجھے آج کے دن آشکار
باپ سے یک در بہت مادراں
کوئی ہوا ہے نہیں پیغامبر
اور یہ فرمائے شہِؐ انبیا
ڈالونگا میں اُس کو بنارِ جحیم
احمدِؐ مرسل سے زیادہ یقین
اور یقیں خلعتِ ارضِ فلک
خلد میں جبتک نہ کرے وہ خرام
حشر کے دن آگے رسولوں سے سب
یہ بھی ہے محمول تو رکھ خوب یاد
ہووے گا کیسا ہی معظم ولی
جان ہے اجماعی تو رکھ خوب یاد

جانتے ہیں پھر چرخ پہ جب ہووے شام
تا کہ بلاشبہ ہو شق یہ زمین
لاوینگے حضرتؐ کو بدرگاہِ رب
یعنی اُٹھوں سب سے میں کرکے سبق
حشر میں ہو میرے بہت تابعاں
حشر میں ہو سارے اُمم سے زیاد
خلد کے دروازے پہ میں آؤنگا
بولیگا اس طرح وہ تب میرے تئیں
آپ سوا اور کسی شخص پر
ہووے تمہارے میں ہی تقالِ و قیل
تو ہے یقیں میری دعا کا ظہور
کیجئے اُمت میں ہی اپنے شمار
پھر کئے ارشاد شہِؐ انس و جاں
میں ہی طرف اسکے ہوں نزدیک تر
وحی یہ موسیٰؑ پہ خدا نے کیا
عرض کیا حق سے وہیں تب کلیم
کوئی مرے پاس گرامی نہیں
ہو نہ سکے آگے ہی بلاشبہ و شک
سارے خلائق پہ ہے جنت حرام
جائیگی جنت میں نہیں ہے عجب
خلق سے ہے غیرِ رسولاں مراد
ہووے نہ افضل وہ نبی سے کبھی

بیان اُن عطیات و کرامات کا کہ قیامت کے روز مخصوص حضرتؐ کو ہی عنایت ہوں گے

اس میں پانچ نسایم ہیں پہلی نسیم لوائے حمد کے بیان میں

سرورِ عالم کو عطا یائے رب
جو کہ ملیں حشر میں اے باادب

پس وہ لوا حمد کا بحکمِ رب
حشر کے میدان میں ملک لاویں جب

لاوینگے تشریف شفیعِ اُمم
لیوینگے خود ہاتھ میں اپنے عَلَم

واسطے ہر ایک کے با احترام
لاوینگے اک تاج و لباسِ ہمام

سرورِ عالم کے رکھیں سر پہ جب
نور فشاں ہووے وہ عالم پہ سب

اور لوا لاوینگے ستّر ہزار
اور ہو عَلَام بھی اُس ہی شمار

حمد کا جھنڈا وہ نشانِ جلی
ہوویگا دردستِ علیؓ ولی

اور وہ عَلَام و لوا آشکار
جو کہ جلو میں ہیں وہ ستّر ہزار

آئی ہے اس طرح روایت تو جان
کہ کہی ارشاد شہِ انس و جان

پہلے بُلاوینگے تجھے از کرم
ہاتھ ترے حمد کا دیویں عَلَم

طول ہو اُس جھنڈیکا بقیل و قال
فاصلہ شش صد و اک الف سال

تین اُسی نور کے گیسو رہیں
شرق میں اک دوسرا ہو غرب میں

سطر یہ پہلی ہو لکھی اے فہیم
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سطرِ سوم کلمۂ طیب جلیل
اور ہر اک سطر ہو ایسی طویل

اسکو تو لے آویگا اے جانِ من
ہوویں چپ و راست حسینؓ و حسنؓ

حلۂ جنت بھی وہاں لائیں گے
اور تجھے اکرام سے پہنائینگے

سایہ وہ جھنڈیکا وہی پائینگے
خلد میں حضرت کے ہی ساتھ آوینگے

بعض تفاسیر میں اسکا سبب
لائے ہیں اس طرح سے اے باادب

حکم سے تب جھکتے اُسے آئی چھینک
جلد وہ الحمد کہے لب سے ٹھیک

کہتے ہیں آدم کی پیشانی پہ تب
نورِ نبی سیّد والا نسب

ایک وہ آواز سنے اس طرح
موتی کو موتی پہ گھسیں جس طرح

حق نے کہا انکو اے فرخندہ پے
یہ ترے فرزند کی آواز ہے

نورِ محمدؐ کے تئیں دیکھنے
آرزو جب حضرتِ آدمؑ کئے

حمد کا ہے شبہ لوائے عظیم
ہے وہ عطیات سے ہی اے فہیم

ایک منادی یوں کریگا ندا
کہ ہیں کہاں خاتمِ کُل انبیا

زیرِ لوا آویں رسولاں تمام
صالح و صدیق و شہیداں تمام

واسطے حضرت کے بحکمِ خدا
لائینگے اک تاج عجب نور کا

لائینگے اک سبز مقشّر حریر
آپ کو پہناویں بشانِ کبیر

لاویں وہ حضرت کے جلو میں تمام
شان و تجمل سے بصد احترام

اور وہ افواجِ رُسل کے سبھی
صالح و صدیق و شہید کے بھی

حمد کے جھنڈے کے ہی نیچے ہوں سب
عزّ و شرف فخر بڑا پائیں تب

ہوئے بشارت یہ تجھے اے علیؓ
مژدۂ فرحت یہ تجھے اے علیؓ

ڈھونڈ ہینگے تب آدمؑ و عالم تمام
سایہ وہ جھنڈے کا مرے لاکلام

سرخ ہو یاقوت سے اسکی سنان
قبضہ نقرہ ہو سفید اے میاں

بیچ میں ہو گیسوِ سوم یقین
لکھی ہوئی آئیں ہو یہ سطر تین

آیتِ اوّل جو ہے الحمد کی
سطر ہے اسکی سمجھ دوسری

کہ ہو درازی میں پر وہ الف سال
اور ہو چوڑائی بھی اُسی ہی مثال

میرے براہیم کے درمیان تو آ
عرش کے سایہ میں کھڑا ہوویگا

جو بطریقِ سُننِ احمدی
چل کے سعادت ہیں لئے سرمدی

اور لوا حمد کا اے نیک خو
ساتھ ہو احمد کے منسوب جو

کہ تنِ آدمؑ میں بحکمِ خدا
کہتے ہیں جب نفخ ہوا روح کا

غیب سے تب انکو یوں آیا جواب
رحمتِ حق ہووے ترے پر شتاب

تھا متحرک نہ اُسے تھا قرار
چھینکے ہیں جب آدمِ عالی وقار

حضرتِ آدم نے کہی عرض تب
کس کی یہ آواز ہے فرمائے رب

ہوویگا پیغمبرِ آخر زمان
نام محمدؐ ہے یقیں اسکا جان

انکی پیشانی سے وہ نورِ نبی
کلمے کی انگلی میں ہے آیا تبھی

دیکھا ہے اس نور کو آدمؑ نے جب
کلمۂ شہادت کا وہیں پڑھ لئے تب
چشم پہ انگشت کو اپنے رکھا
شوق و تمنا سے ہے بوسہ دیا

انکو خطاب حق سے ہوا ہے وہیں
گر ہو پسر ایک کسی کے تئیں
ہدیہ وہ دیوے عوضِ اس پسر
ہدیہ ترا کیا ہے یہ دلبند پر

عرض کئے حضرت آدمؑ یہ تب
کلمۂ الحمد کو اے میرے رب
تو جو مرے لب پہ ہے جاری کیا
اجر کا بھی اسکے تو وعدہ کیا

اجر اسی حمد کا اے کبریا
میں نے یہ فرزند کو ہدیہ کیا
اجر سے اس حمد کے رب لوا
ہے وہ لواء حمد کا پیدا کیا

جو ہوئی مذکور حدیث لوا
بعضوں نے موضوع ہی اسکو کہا

ف

بعضوں کے نزدیک ولی اے پسر
ٹھہر گئی موضوع اگر کوئی خبر
اس سے نہ لازم ہو یہ اے حق شناس
کہ یقیں موضوع وہ ہو سب کے پاس

بحث یہ چھپتا ہے طوالت بڑی
پر نہ سما وہ یہاں اے ذکی
کتاب سفر سعادۃ کی شرح کے اخیر
دیکھ یہ مبحث ہے لکھا دلپذیر

دوسری نسیم مقام محمود و شفاعت محمدیؐ کے بیان میں

اور جو محمود مقامِ علا
دیویگا حضرتؐ کو کرم سے خدا
ہے وہ مقام ایک عظیم و جلیل
خاص ہے حضرت کو ہی بے قال و قیل

وعدہ دیا انکو خدائے عظیم
آپ کو قرآں میں دیکھ اے فہیم

عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا (بنی اسرائیل)

آیا احادیث میں اک نیک نام
کہ ہے شفاعت کا وہ عالی مقام
لوگوں نے پوچھا ابن مسعودؓ سے
جب وہ مقامِ شرف اندوز سے

بولا شفاعت کا مقام ہمام
ہے وہی حضرتؐ کا یوم القیام
عرش معلی کے ہی سید ہے طرف
آپ کھڑے ہونگے بعز و شرف

آپ سوا اور کوئی اس مقام
روزِ قیامت نہ کریگا قیام
بسکہ تمام اولین و آخرین
دیکھ کے وہ رشک کرینگے یقین

حمد و ثنا حق کی وہاں مصطفےٰ
ایسی کرینگے کہ نہ کوئی کیا
بلکہ نہ دنیا میں کئے آپ بھی
ڈالیگا حق آپکے دل میں تبھی

ایسے عرض کرکے محامد ادا
سر کو رکھیں سجدے میں خیرالوریٰ
لطف سے فرماویگا ربِ مجیب
سر کو اٹھا اپنے اے میرے حبیبؐ

مانگ جو چہتا ہے دیا جائیگا
اپنا جو مقصد ہے یقیں پائیگا
لب شفاعت میں کھولیں رسولؐ
آپکی ہوویگی شفاعت قبول

ہوگا شفاعت کا یہی فتح باب
جو کریں وہ سرورِ عالی جناب
پہلی شفاعت ہے یہی عامہ
کہتے ہیں کبریٰ بھی اسے تامہ

کہتے ہیں عظمیٰ بھی اسکو پہچان
خاص ہے حضرتؐ کو ہی وہ بیگمان
شرح میں مشکوٰۃ کے یوں دہلوی
دیکھئے لکھا ہے بوجہ قوی

جانئے انواعِ شفاعت کے سب
انکو ثابت ہیں بدرگاہِ رب
بعضے شفاعت تو ہیں حضرتؐ کے خاص
بعض ہیں ہونگے شریک اور خواص

قسم شفاعت کے ہیں سب دس پہچان
پہلی شفاعت وہی کبریٰ ہے جان
ہونے لئے جلد حساب و کتاب
جو کہ کریں احمدِ مرسل شتاب

عظمیٰ بھی کہتے ہیں اسکو یقین
پہلی بھی کہتے ہیں اسی کے تئیں
ہے یہ شفاعت شہِ عالم کو خاص
آپ سے ہی رکھتی ہے بس اختصاص

دوسری شفاعت ہے بغیرِ حساب
جانئے گروہ ایک جنت شتاب
وہ بھی ہے مخصوصِ شہِ مرسلیں
تیسری شفاعت ہے یہی بایقین

ایک گروہ حشر کے دن ہوویگی
نیکی بدی جنکی برابر ہوی
اسکی شفیع ہونگی شفاعت سے جب
جنتِ ماوی میں وہ جائیگی تب

چوتھی شفاعت ہے وہی یاد رکھ
مستحقِ نار ہوی قوم اک
انکو جہنم کی بچا آگ سے
بھیجئے جنت میں شفاعت کرکے

پانچویں وہ ہے کہ خدا کر پسند / نیکوں کو دے خلد میں درجے بلند
جان شفاعات ہیں یہ مشترک / سارے نبی اور رسول و ملک
ساتویں ہوگی شفاعت سنو / کھلنے لئے جو درِ جنت کے ہو
انکی شفاعت بھی کریں نزدِ رب / تا کرے تخفیفِ عذاب انکا سب
قبرِ پیمبر کے جو ہیں زائرین / دسویں شفاعت سے انہوں کو یقین
پہلی بھی اور دوسری شفاعت اے یار / نویں بھی دسویں شفاعت چہار
باقی شفاعات ہیں جتنے مشترک / سارے شفیعوں میں بلا شبہ و شک
آپ شفاعت نہ کریں جب تلک / پاوے نہ امکان کوئی تب تلک
عجز وہیں لا کے بدرگاہِ رب / کھولیں گے سب بابِ شفاعت میں لب
کعبہ و قرآن بھی روزہ نماز / نیک عمل دوسرے اے با نیاز
بچے مسلمانوں کے چھوٹے سبھی / وہ بھی شفاعت کریں ماں باپ کی
خاصکر از آل و صحابِ نبی / حشر کے دن ہوگی شفاعت بڑی
کہ ابن عباس رض روایت کیا / یوں کئے ارشاد شہِ انبیا
چھوٹینگے تم جانیو ستر ہزار / فضل سے حق انکو کرے رستگار
کہتے ہیں حضرت کہ بروزِ جزا / ہووے شفیع امتی ایک مرا
حشر کے دن انکے عدد پر چھپاں / اسکی شفاعت سے اٹھیں عاصیاں
پر وہ شفاعات میں داخل سبھی / احمدِ مرسل کی شفاعت میں ہی
اس شہِ عالم کی شفاعت کے بعد / گرچہ شفاعت کرے آکے کوئی سعد

چھٹویں گنہ گار جو ہوویں بہ نار / انکو شفاعت سے نکالیں خیار
عالم و حفاظ و شہیداں بھی سب / ہوویں شفاعات میں داخل تب
آٹھویں جان وہی لا کلام / مستحقِ نار ہوئے جو دوام
نویں شفاعت ہے وہی جانئے / ہووے گی جو اہلِ مدینہ لئے
ہر دو شفاعت بھی یہ با اختصاص / سرورِ عالم کے ہی خاطر ہیں خاص
خاص ہیں حضرت کے ہی خاطر یقین / دخل الغیر اسمیں کسی کو نہیں
سرورِ عالم ہی بصد عز و شان / اولِ شافع و مشفع ہیں جان
جب وہ شفاعت کا کریں فتح باب / دوسرے اخیار بھی اے باصواب
جو ہیں مقرب ملک و انبیا / اور شہید اہل علما اولیا
کعبہ کی دیواریں جو ہے حجر / اور مساجد بھی اے نیکو سیر
نیک غرض حق کے ہیں جو بندگاں / ہوویں گنہ گاروں کے شافع وہاں
لایا صواعق میں ہے ابنِ حجر / ابنِ عساکر سے صحیح یہ خبر
حشر میں عثمان کی شفاعت سے جاں / لائقِ تعذیب جو ہیں عاصیاں
احمدِ حنبل نے روایت کیا / شیخ حسن بصری سے اے باصفا
سعد و مضر کے دو قبیلے بڑے / لوگ بھی ان دونوں میں جتنے کہ تھے
ایسے ہی اخیار یہ امت کے سب / ہوویں شفیع آ کے بدرگاہِ رب
کیونکہ شفاعت کا یقین فتح باب / پہلے ہوا آپ سے بے ارتیاب
پس وہ شفاعت بتحقیق یقین / عین ہے حضرت کی شفاعت یقین
لایا ہوں تحقیق شفاعت میں دیکھ / اسکا بیاں نہ اور مفصل اے نیک

تیسری تنسیم حوضِ کوثر کے بیان میں

سورۂ کوثر میں وہ ربّ العلا / سرورِ دیں کو یہ بشارت دیا
حشر میں حوضِ مبارک سنو / ملک میں اس سرورِ دیں کے ہی ہو
بلکہ تمامی رسل و انبیا / اسکے ہوں محتاج بروزِ جزا
ایسا بڑا ہے وہ بلا اشتباہ / اسکی مسافت ہے مہینے کی راہ
مشک سے خوشبو میں زیادہ رہے / ہو در و یاقوت کا مجرا اسے

کہ اے مرے خاص پیمبر تجھے / فضل سے ہم چشمۂ کوثر دئے
خلق ہو محشر میں پیاسے بڑے / ہوونگے محتاج اسی حوض کے
اور احادیثِ صحیحہ میں جان / آیا ہے اس حوض کا ایسا بیان
دودھ سے زائد ہے سفید اسکا آب / شہد سے میٹھا ہے بلا ارتیاب
اور کناروں پہ ہیں اس حوض کے / موتی کے خیمے ہیں مجوف کھڑے

شفاعت صغریٰ

کوزے پیالے بھی زر و سیم کے
مثل تاروں کے ہوں اُس پر دھرے

سونیکی پیڑ اُسکی لگے ہے بگیاں
اور زمرد کی رہیں ڈالیاں

جتنی درازی ہے اُس حوض کی
اتنی ہی اس کی ہو چوڑائی بھی

گھونٹ بھی ایک اس سے یقیں پیوے جو
تا بہ ابد تشنگی اُس کو نہ ہو

ایک ہے بوبکرؓ یہ دوم عمرؓ
ہوویں یہ عثمانؓ و علیؓ دو دگر

اُس کو ابوبکرؓ صداقت انتساب
جانیو زنہار نہ دیویگا آب

پانی نہ دیوینگے اُسے مرتضیٰؓ
شرفِ نبوۃ میں ہے یونہی لکھا

دشمن صدیقؓ کو بے ارتیاب
پانی نہ دیوینگے وہ عالیجناب

آئی ہے بے شبہ حدیث صحیح
کر گئے ارشاد پیمبرؐ صریح

دوسری حدیث آئی ہے اے باصفا
کہ ہوں کھڑے پل پہ شہؐ انبیا

بھی ہے روایت کہ ملک ذو الوقر
تب ہوں کھڑے پل کے پر چپ و راست

یونہی تمامی رُسل و انبیا
حق میں کریں اپنے امم کے دعا

مضطر و ناچار ہو سب آہ آہ
جلد پکارینگے کہ وا احمداہ

یہ مری اُمت ہے اے ربِ کریم
اِنکو بچا پل سے بلطفِ عمیم

واسطے اُمت کے مرا ہے سوال
فضل سے اِس پل سے تو انکو سنبھال

تولینگے میزان میں اعمال جب
یونہی شفاعت وہ کریں نزدِ رب

انکی مقبول ہو یہ بھی دعا
بھاری کرے نیک عمل کو خدا

کرتے رہینگے یہ دعا اے خدا
جلد اِس اُمت کو سلامت لیجا

پُل کی مسافت وہ سنو در شمار
راہ ہے سال کی پندرہ ہزار

پنجہزار اُس کا بھی ہموار ہو
اُس پہ گذر خلق کو دشوار ہو

بال سے باریک ہو پُل سربسر
تیزی ہے تلوار سے بھی تیز تر

طولِ و خوفِ حشر میں پر اضطرار
بعضوں کو جوں سال ہو پنجاہ ہزار

جان تفاوت ہے یہ اعمال کا
قوتِ ایمان کا اے باصفا

جلد تر اس پل سے گذر جائیگا
آفت و تصدیع نہ وہ پائے گا

گرد بھی اس حوض کے اے باصفا
ایسے ہوں اشجار عجب خوشنما

کنکر و پتھر جو ہیں اُس حوض کے
خوب ہوں سب موتی و یاقوت کے

ہووے عمق اُسکا بڑا در شمار
آیا ہے تا فرسخ ستر ہزار

یوں کئے ارشاد شہؐ نامدار
رکن مرے حوض کے ہوویں چہار

جسنے رکھا دوست ابوبکرؓ کو
اور عمرؓ کا ہے و لیکن عدو

اور جو ہو دوست علیؓ کا مگر
دشمن عثمانؓ ہے وہ بدگہر

ساقی وہ کوثر کے بہ شان جلی
ہوونگے اس روز علیؓ ولی

چوتھی نسیم صراط اور میزان کے بیان میں

پُل کو رکھیں لا کے جہنم پہ جب
پہلے میں گذروں میری اُمت بھی سب

عرض کریں حق سے کہ اے کردگار
کر سلامت مری اُمت کو پار

حق میں مسلمانوں کے یونہی دعا
سب کریں درگہ ربِ العلا

اور ہے روایت کہ اِس اُمت کے پا
پھسلینگے اس پُل پہ جب اے باصفا

آہ یہ سنتے ہی رسولِ عرب
حق سے یہ فریاد کرینگے اے رب

میرے لئے اور مری دختر لئے
میں نہیں چاہتا ہوں کچھ اے رب مرے

کرکے دعا آپ کی مقبول رب
پار کرے پُل سے اِس اُمت کو سب

جو کہ عمل نیک اس امت کے ہیں
بھاری کرے لطف سے حق انکے تئیں

آئی روایت ہے دگر یاد رکھ
پُل کے دو جانب کھڑے ہوں ملک

اور فضیل ابنِ عیاض اے میاں
لایا روایت یہ بلا شبہ جان

اُسکی بلندی ہو رہِ پنج ہزار
پنجہزار اس کا رہے گا اُتار

خوف سے جو حق کے تھا لاغر نزار
جلد وہی ہوویگا اُس پُل سے پار

بعضوں پہ ایسا ہے بقیل و قال
دستوں یہ صحرائے کشادہ مثال

بعضونکو برقدرِ دو رکعت نماز
ہووے یقیں از کرمِ کارساز

اور خبر ایسی صحیح آئی ایک
صدقہ رہِ حق میں جو دے مردِ نیک

اور یہ آئی ہے حدیثِ دگر
ہوویگی مسجد جو مسلماں کو گھر

یعنے عبادت کیلئے صبح و شام   جو ہے مسجد میں ہی اکثر مدام
اور کبھی اس پل سے اسے زود تر   راحت و آسانی سے دیوے گذر
اور حدیث آئی ہے روز شمار   عرش معلیٰ کے یمین و یسار
کفۂ حسنات وہ میزان کا   ہوویگا جنت کے مقابل بجا
اور جو بن العم ہے شہ ناس کا   یعنے پسر حضرت عباسؓ کا
چاہینگے جب حشر کے دن آشکار   حکم کرے خلق پہ تا کردگار
سن یہ ندا ہووں کھڑا میں تبھی   پیچھے مرے آئیگی امت مری
یعنے یہ پانچ اعضا یقیں جانئے   دست و پا اور چہرہ درخشاں رہے
دیکھینگے امت کی فضیلت یہ جب   حشر کے دن لوگ کہینگے یہ تب
پہلے عبادت میں اے بانیاز   ہوویگا لوگوں سے سوال نماز
اور یہ منقول ہے اے باتمیز   پوچھینگے جبتک نہ یقیں چار چیز
عمر سے ہووے یہ سوال اوّلا   عمر تو کس چیز میں فانی کیا
مال سے یہ ہوویگا تیسرا سوال   پیدا تو کس طرح کیا ہے یہ مال
ہے یہ حدیث حسن اے باصفا   ترمذی ہے اسکی روایت کیا
قرطبی لایا یہ روایت دگر   پل سے نہیں جاویگا کوئی گذر
لایا ہے اخلاص سے ایمان اگر   آگے بڑھیگا یہ مقام دگر
آگے وہ جائے سے گذر جائیگا   تیسری جائے میں وہ جب آئیگا
موضع پنجم میں سن اے باکمال   حج سے بھی عمرے سے یقیں ہو سوال
ساتویں منزل میں یقیں لا کلام   پوچھینگے لوگوں سے مظالم تمام
اور کوئی بالفرض بروز حساب   گر رکھے ہفتاد نبی کا ثواب
داخل جنت نہ کرینگے اسے   خصم کو جبتک نہ وہ راضی کرے
خصم کو دلوائینگے سب آشکار   اس سے نہ دیکھو ہمیں کردگار
دیویگا مولا اسے جنت میں جا   بہتر یہ دولت ہمیں دے خدا
بھائی مسلمان کی حاجت روا   تھا کیا دنیا میں جو کوئی باصفا
ویسے کا ضامن ہے خدا بے نیاز   کہ اسے رحمت سے کرے سرفراز

روایت

جنت و دوزخ کو رکھینگے عیاں   لاوینگے میزان کو پھر بعد ازاں
کفۂ سیّات جو ہے اسکا جاں   ہوویگا دوزخ کے مقابل وہاں
لایا ہے اسطرح روایت یقین   کہ کہے ارشاد شہ مرسلین صلعم
ہووے ندا تب کہ محمد کہاں   اسکی تمام امت امجد کہاں
اثر وضو انکا ہو ظاہر وہیں   غرّ و محجّل کہیں جس کے تئیں
امتیں سب ہوینگے تب اکطرف   دیوینگے رہ ہم کو بعزّ و شرف
بات یہ نزدیک تھی بس بیگماں   کہ ہو یہ امت سبھی پیغمبراں
اور قضایا میں بلا قیل و قال   ہووے یقیں خون سے پہلے سوال
اپنی جگہ سے جو کھڑے ہوں جہاں   آگے اٹھا دیں نہ قدم بندگاں
ہووے سوال علم سے پھر دوسرا   علم یہ تو اپنے عمل کیا کیا
اور کہاں اسکو تو خرچا ہے بول   نیکی میں یا فعل بدی میں سے کھول

روایت

سات جگہ میں ہو جبتک سوال   پہلے اسے پوچھینگے ایماں کا حال
دوسری جگہ میں ہے سوال نماز   گر ہو گذارا بخلوص و نیاز
روزۂ رمضان کی پوچھینگے بات   چوتھے میں ہوویگا سوال زکات
موضع ششم میں ز غسل و وضو   پوچھینگے بندوں سے ملک جان تو
سب سے ہی سخت ہے رکھ خوب یاد   کیونکہ ہے بیشک یہ حقوق العباد
آدمی ہی نے مری کیلئے امیاں   جبکہ پڑے اس سے خصومت وہاں
واسطے اک دانگ کے اے بانیاز   سات سو سے مقبول ہے اسکے نماز
اور خبر ہے کہ کلام اخیر   کلمۂ توحید ہو جس کا اے میر
اور روایت ہے ز ابن عمر رضہ   کہ کہے ارشاد شہ بحر و بر
وزن کریں اسکے جب اعمال کا   پاس میں میزان کی کھڑا ہوونگا

خوش ہوں گر اسکی بڑھیں نیکیاں — اور شفاعت میں کرونگا وہاں

آیا ہے اخبارِ مشائخ میں جان — خواب میں اک شخص بغیرِ گمان

کہنے لگا وزن عمل کا کئے — میرے گناہ آہ زیادہ ہوئے

کفۂ حسنات نہ وہ غالب ہوا — کھول میں تھیلی کو وہ دیکھا اٹھا

اور یہ روایت بھی ہے آفرخندہ پے — دیکھ ہوا ہب میں صحیح آئی ہے

صاف اُسے بولینگے تب اے بشر — تجھکو نہ جنت ہے نہ دوزخ مقر

اُف کا بھی اک لفظ ہو اس میں یقین — کفۂ سیات ہو غالب وہیں

لائینگے پھر اسکو بحکمِ خدا — پوچھیگا یوں اسکو وہ ربّ الورا

عاق جو تھا باپ کا دنیا میں یہ — دیکھا ہوں اب راہ میں اسکے تئیں

کر تو مرے پر ہی دوچنداں عذاب — چھوڑ مرے باپ کو اب از عقاب

عاق تو دنیا میں جو تھا پدر کا — عقبیٰ میں اب بارِ والد ہوا

ہاتھ پکڑ پدر کا اب باطرب — جنتِ ماویٰ میں دونو جاؤ اب

اور کسی شخص کے میزان کے — کفّے برابر ہی دونو ہووینگے

مانگ کے اک نیکی کسی سے تولا — تاکہ تجھے دیوُں میں جنت میں جا

ہوویگا مایوس وہ ہر ایک سے جب — ایک جوانمرد ملے اسکو تب

فائدہ اُس سے نہ مجھے ہوویگا — پس وہ تجھے اب میں ہبہ کر دیا

نیکی وہ لیجاویگا بس ہو کے شاد — پوچھیگا تب اسکو وہ ربّ العباد

بولیگا تب حال وہ اپنا تمام — سنکے وہ سب حضرت ربّ الانام

میرا کرم تیرے کرم سے بیقین — ہوگا زیادہ اس کو نہایت نہیں

روایت

حشر کے دن ہوویگا روح الامین — تولے وہی سب کے عمل کے تئیں

ہوویگا اس سرورِ کُل کے حضور — شاہِ امم ختمِ رسل کے حضور

روایت

دیکھکے اک شخص کو پوچھا اے یار — ساتھ ترے کیا کیا پروردگار

ایسے میں اک تھیلی پڑی ناگہاں — کفۂ حسنات میں میری وہاں

مٹی تھی یکمشت ہی ہمیں آئے نیک — قبر مسلماں میں جو ڈالا تھا ایک

کفۂ میزاں میں کسی شخص کے — وزن میں متساوی دو نو ہوویگے

لائینگے پھر ایک صحیفہ ملک — تولینگے تب اسکو وہ میزاں میں رکھ

جانبِ دوزخ لے چلیں اسکو تب — جاہیگا رحمت وہ بدرگاہِ رب

کس لئے پھر آیا ہمارے تو پاس — بولیگا وہ عجز سے اے ربِّ ناس

اسکو بھی لیجاتے تھے سوئے سقر — میرے ہی مانند ملک قید کر

عرض یہ سُن اسکی ہنسیگا خدا — اور اُسے یوں لطف سے فرماویگا

یعنے کیا دنیا میں اس سے بدی — آج کیا اس سے بھلائی بڑی

روایت

ہووے اُسے حکم زدرگاہِ رب — جاکے تو محشر کے خلائق میں اب

جاکے وہ مانگیگا سبھوں سے مگر — بولینگے ہم تجھ سے ہیں محتاج تر

بولیگا وہ میرے صحیفے میں ہاں — ایک ہی نیکی ہے لکھی ایمیاں

لیکے وہ نیکی تو چلا جا ابھی — نفع وہ شاید کہ تجھے دیویگی

بولئے اب کیا ہے ترا حال سب — حالانکہ رکھتا ہی خبر اُس سے رب

یوں وہ جوانمرد کو فرماوے تب — نیکی دیا تو مرے بندے کو اب

اب تو پکڑ اپنے برادر کا ہاتھ — جاؤ دونوں خلد میں فرحت کیساتھ

اور حذیفہؓ نے یہ روایت کیا — صاحبِ میزان بحکمِ خدا

اور یہ اُس روز حساب و سوال — وزن بھی اعمال کے بقیل و قال

لطف و شفاعت سے خدا آپکے — مخلصی بندوں کو عنایت کرے

پانچویں نسیم وسیلہ کا مقام اور دیدارِ الٰہی جل شانہ کے بیان میں

دیویگا حضرت کو وسیلہ خدا — ہے وہ ہمہ ایک مقامِ علا

اس سے بلند تر نہیں کوئی مقام — خاص ہی حضرت کو دی لا کلام

مصطفےٰ فرمائے کہ نزدِ خدا
اور ہے روایت ز علیؓ ولی
فاطمہؓ زہرا بھی حسینؓ و حسنؓ
کوفے کی مسجد میں وہ عالیجناب
جانیو یک قسم سفید اُس سے تم
اور اُسے غرفے ہیں ستّر ہزار
احمدِ مرسل کو خدائے انام
زرد جو لولو سے ہے دُسرا مقام
جنّتِ فردوس ملے آپ کو
شہ کیلئے خاص رہے یک مکان
تخت جڑاؤ کا ایک عمدہ ترین
اور بھی دیدارِ خدائے کریم
کوئی نعیم ایسی بجنّت نہیں
شوقِ لقا سیرِ فنا و بقا
غرق ہو کوئی لذّتِ دیدار میں
انہیں کئی ایسے رہیں خاصگاں
ہم کو بھی فضل سے اللہ کے
شکر ہے یہ نسخہ باحترام
اسکے نسائم سے معطّر مشام
بخش گنہ میرے صغیر و کبیر
قاضیِ حاجات ہے جب تیرا نام
بدرقۂ راہ یقینی مرا

جانو وسیلہ تو ہے درجہ بڑا
لوگوں نے کی عرض ای حق کے نبیؐ
اور علیؓ شیرِ خدا پاک تن
بر سرِ منبر یہ کئے ہیں خطاب
اور یقین زرد ہے قسمِ دوّم
نور فزا جلوہ نما زیب دار
لطف سے ہوئیگا وہ مبارک مقام
وہ بھی ہے اتنا ہی سمجھ لا کلام
ہے وہی جنات میں اعلا سنو
موتی و یاقوت کا ہی بس وہاں
اُسپہ ہی تشریف رکھے شاہ دین
ہوویگی حضرت کو بشانِ عظیم
پر ہے تجلّی میں تفاوت یقیں
جذبِ شہود اور فناء الفنا
بھولیگا جنّت کی سبھی نعمتیں
کہ جو کہیں حالتِ کرو بیاں

اُس سے بڑا اور کوئی درجہ نہیں
آپ کے ساتھ اور رہیں اُسمیں کون
ابنِ ابی حاتم والا گہر
جنّتِ ماوی ہیں یقیں ہو سنو
جو کہ ہے محمودِ معلّےٰ مقام
خانہ ہر اک اُسکا ہی تا تین میں
اور وہ سالار کے سب اہلِ بیت
پاوے براہیم وہ از فضلِ رب
ساتھ رہیں آپ کے ازواجؓ بھی
خیمے بھی اطراف رہیں ہوں کھڑے
نور کا ایک تاج بھی سر پر رہے
پھر بطفیل آپ کے سب خاص و عام
علم و عمل ورع و تقا معرفت
ایسے کمالات رہیں جس قدر
ایسا ہو کوئی عاشقِ نورِ جمال
اوّلِ نظارۂ دیدار ہیں

میرے لئے مانگو وہ حق سے یقین
تب کئے ارشاد وہ سالارِ کون
دیتا ہے اس طرح علیؓ سے خبر
لولو ہیں دو قسم کے بہتر سنو
ہے وہ ز لولوئی سفید اے ہمام
نام اُسکا ہے وسیلہ جلیں
پاوینگے فردوس میں وہ پاک بیت
اور بھی گھر والے سمجھ اُسکے سب
فاطمہؓ و حسینؓ ہیں اور علیؓ
جسکو چہار اطراف ہیں موتی لگے
خاص ہے یہ اُس شہ دین کیلئے
ہوینگے بعد اسکے مشرف تمام
قرب و درایمان کی نورانیت
لذّتِ دیدار ملے اُس قدر
مست کرے جسکو ہے جامِ وصال
شیفتہ و ہایم و بیخود رہیں
لذّتِ دیدار کی نعمت ملے
ایک یہ گلزار ہمیشہ بہار
غایتِ رحمت سے بلطفِ عمیم
لطف سے دے میری مرادات سب
دستِ تہی باز نہ گردانیم
ازکہ بغیر از توجہ جوید کسے

خاتمہ

پایا ہے اب رنگِ بہارِ ختام
ہوویں محبانِ نبیؐ کے مدام
بہرِ نبیؐ شاہِ بشیر و نذیر
رکھتا ہوں امید ترے سے مدام
چارہ کُنی زانکہ تو ہستی مرا
بھیج اس احقر سے درود و سلام

ہو گا فضائل کا نبیؐ کے اے یار
کیجئے مقبول اسے اے کریم
اور روا کر میرے حاجات سب
دارم امید یکہ بخود خوانیم
جز غمِ تو با توجہ گوید کسے
سرورِ عالم پہ سدا صبح و شام

اخبارِ نبوت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بعد حمد و نعت کے اے مومنو / اب بیاں ہجرت کا لکھتا ہوں سنو
آپکی میلاد سے بعثت تلک / بعد گیارہ سال کی مدت تلک
اور برس تھا بارہواں بعثت سے جب / شاہِ عالم کو ہوی معراج تب
اِس چمن میں اب میں کرتا ہوں رقم / کہ پس از معراج سالارِ امم

خلقتِ نورِ پیمبر کا بیاں / میں لکھا پہلے چمن کے درمیاں
جو ہے احوالِ شہِ جن و بشر / وہ لکھا دوسرے چمن میں مختصر
پس مفصل وہ بیاں معراج کا / بسط سے تسرے چمن میں ہیں لکھا
جو وقائع رو دئے ہجرت تلک / اور ز ہجرت آپکی رحلت تلک

نبوت سے بارہویں سال کا احوال

بارہویں سال اندر آئیکو شعار / بعد معراج رسولِ باوقار
پانچ شخص انمیں دہی تھے ایمیاں / گیارہویں جو سال میں آئے تھے جاں
او حضرت سے کئے بیعت سبھی / عقبۂ ثانی کی بیعت ہے یہی
بھیجے اپنے یک صحابیؓ کو بخیر / نامِ پاک انکا ہے مصعبؓ بن عمیر
اور چہل مومن سے واں وہ باصفا / ہے نمازِ جمعہ کو قائم کیا
ایکدن ابن زرارہؓ نیکذات / حضرت مصعبؓ کو لیکر اپنے ساتھ
سُن وہ سعدؓ ابن معاذ باصفا / اوس کے جو قوم کا سردار تھا
کہ وہ بہکاتا ہے لوگوں کو سبھی / منع کر تو جا کے پڑھنے سے ابھی

شخص بارہ از مدینہ آئے ہیں / سرورِ عالم پہ ایماں لائے ہیں
سات اشخاص اور تھے انکے سوا / لائے وہ ایمان بشاہِ انبیا
انکے سکھلانے لئے احکامِ دین / ساتھ انکے وہ امام المرسلین
جب مدینے کو وہ پہنچا آن کر / دعوتِ اسلام میں باندھا کمر
کام میں دعوت کے ہی لیل و نہار / تھا بہت سرگرم وہ عالی وقار
ایک باغ اندر ہوا رونق فزا / اور وہ قرآں وہاں پڑھنے لگا
وہ نہ ایماں سے ابھی تھا بہرہ یاب / بھانجے کو اپنے یوں بولا شتاب
جاکے تب مصعبؓ کو وہ غصہ کیا / اسکو مصعبؓ اسطرح کہنے لگا

کہ ذرا تو بیٹھکر سن یہ کتاب
گر ہو بہتر کر قبول اسکو شتاب
ورنہ مجھکو منع کر اے پیش بین
وہ کہا یہ بات بہتر ہے یقین

ڈالدے ہتھیار کو بیٹھا وہ جب
چند آیت ہی پڑھا مصعبؓ نے تب
سنتے ہی یہاں وہ لایا جلد تر
قوم کو پس جا دیا اپنے خبر

اور ماموں سے بھی جا اپنے کہا
وہ بھی آ مصعبؓ پہ تب غصہ کیا
اسکو بھی مصعبؓ کہا اے نیکنام
بیٹھکر انصاف سے سن یہ کلام

گر پسند ہو تو اجابت کیجیو
ورنہ جو ہووے مناسب وہ کرو
سعد پس اسکو کہا اے نیکذات
تو کہا انصاف کی بہتر یہ بات

ڈال کر ہتھیار وہ بیٹھا وہیں
تب یہ سورۃ کو پڑھا مصعبؓ یقین

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

حٰمٓ ۚ وَالْكِتَابِ الْمُبِيْنِ ۙ اِنَّا جَعَلْنَاهُ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۚ وَاِنَّهٗ فِيْٓ اُمِّ الْكِتَابِ لَدَيْنَا لَعَلِيٌّ حَكِيْمٌ ۙ اَفَنَضْرِبُ عَنْكُمُ الذِّكْرَ صَفْحًا اَنْ كُنْتُمْ قَوْمًا مُّسْرِفِيْنَ ۝ وَكَمْ اَرْسَلْنَا مِنْ نَّبِيٍّ فِي الْاَوَّلِيْنَ ۙ وَمَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ نَّبِيٍّ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝ فَاَهْلَكْنَآ اَشَدَّ مِنْهُمْ بَطْشًا وَّمَضٰى مَثَلُ الْاَوَّلِيْنَ ۝ ان آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ قسم ہے کتاب مبین کی یعنے قرآن روشن کی مقرر بھیجے ہیں ہم اس قرآن کو عربی لغات پر تا شاید کہ تم جو عربی زبان والے ہو اسکو سمجھیں اور مقرر یہ قرآن لوحِ محفوظ میں ہمارے پاس البتہ بزرگ تر اور محکم کیا گیا ہے یعنے اس میں تناقض نہیں اور اگلے کتابوں کا ناسخ ہے۔ آیا کیا ہم پھیر لیوینگے تمہارے سے قرآن بہ سبب تم مشرک ہونے کے یعنے تم شرک میں گرفتار رہنے اور قرآن سے منہ پھیرنے کے اور اسکو جھٹلانے کے باوجود ہم وحی نہیں پھیر لیوینگے۔ قرآن کو پھر آسمان پر نہ لیجا دینگے۔ کیونکہ ہم اپنے علمِ قدیم سے جانتے ہیں کہ ایک قوم آویگی کہ اِس پر ایمان لاوینگے اور اِس کے احکام پر عمل کرینگے۔ اور بھیجے ہم بہت سے انبیا کو اگلوں میں جو مشرک تھے۔ اور ان کے کفر کے سبب سے ہم پیغمبروں کو بھیجنا موقوف کئے نہیں۔ آیا انکی طرف ہمارا کوئی نبی مگر اُس کے ساتھ کفار ٹھٹھا کرتے تھے۔ پس ہم ہلاک کردئے اُن کے سخت تر دشمنوں کو اُنکے قصے جو انبیا سے دشمنی کئے اس قرآن میں گذرے ہیں (تفسیرِ حسینی) (سورۂ زخرف)

سعدؓ جب اس کو سنا ہے با نیاز
جلد ایمان سے ہوا ہے سرفراز
قوم میں پس جلد اپنے وہ گیا
اور انہیں ترغیب ایمان کی دیا

عبدِ اشہل کے قبیلے کے تمام
لائے ایمان لوگ اسی دن لاکلام
حضرتِ مصعبؓ جو با شانِ عظیم
گھر میں تھا ابنِ زرارہ کے مقیم

اور تھا مشغول دعوت میں مدام
لوگ بھی لاتے تھے ایماں صبح و شام
اوس و خزرج کے قبیلے سے وہیں
لوگ لائے ہیں بہت ایمان یقین

کوئی گھر ایسا نہیں تھا زینہار
جسمیں نا ہوں چند مومن نیککار
ملتِ اسلام باشانِ علا
مشتہر شہرِ مدینے میں ہوا

اور لوگ اُس شہر کے بھی ہمگیاں
ہو کے مشتاقِ رسولِ انس و جاں
ذکر میں تھے آپکے لیل و نہار
اور جدائی سے تھے سارے بیقرار

تیرہویں سال اندر از بعثت یقین
قافلہ حجاج کا یک اے امین
جب مدینہ سے چلا مکے طرف
حضرتِ مصعبؓ بھی با عز و شرف

ساتھ ایک انصار کی جمع کثیر　　لیکے آیا نزد سالار بشیر
اوس و خزرج کے مقرر قوم سے　　پانسو شخص جو اسد من آئے تھے
نقل ہے گذری تھی جب دو ثلث رات　　ہو نہاں کفار سے وہ پاک ذات
وہ جبل نزدیک اسی عقبہ کے تھا　　کہ جہاں بیعت لئے تھے مصطفےٰ
گرچہ وہ ایمان ابھی لایا نہ تھا　　لیک تھا جب عاقل و دانا بڑا
الغرض حضرت کے دست پاک پر　　شرف ایماں سے ہوے وے بہرور
جانتے ہو تم کہ یہ سالار دین　　کیسی عزت ہم میں رکھتا ہی یقین
پر نیا یک جب سے یہ لایا ہے دین　　قوم سب ناخوش ہی اس سے یقین
پر ہمارا وہ کہا نا مان کر　　متفق ہوتا ہی تمسے سربسر
ورنہ اب بھی جو کہ چاہو بولیو　　تاکہ آئندہ پشیماں تم نہو
بولے یا عباس تم نے جو کہا　　راست ہے ہم سب نے سمجھے بجا
آپ جو چاہتے ہو لو ہم سے قرار　　بہر ذات خویش و بہر کردگار
کر نصیحت انکو فرمائے ہیں تب　　کہ یہی ہے عہد او پیمان رب
اور یہی ہی عہد میرا کلام　　میں جو پہنچاؤں رسالت کا پیام
منع جو اسکو کرینگے بد نہاد　　کیجیو للہ تم ان سے جہاد
تم سنو فرماں مرا لاؤ بجا　　رنج و راحت شادی و غم میں سدا
امر بالمعروف کیجیو جاودان　　نہی منکر بھی کرو سر و عیاں
شہ سے یہ باتیں سنے انصار جب　　باادب ہو یوں کئے وہ عرض سب
آپ کو اس بات کی تو ہے خبر　　جد و آبا سے ہمارے سربسر
پر ہمارے اور یہود میں یقین　　عہد پیماں ہے قدیم اے شاہ دین
اور ہماری بھی یک غرض اب　　آپکو جب فتح و نصرت دیوے رب
سرور عالم سنے یہ بات جب　　مسکرائے اور فرمائے ہیں تب
تن سے تن اور جان ہووے جاں کیتا　　ہو تمہارے میں مری موت و حیات

خدمت عالی میں شہ کے بانیاز　　سب مسلماں ہوے ہیں سرفراز
یک جماعت انسے کی یہ وعدہ تب　　کہ ملیں آکر نبی سے وقت شب
ایک ایک دو دو وہ منزل سے نکل　　ہو گئی ہیں جمع آکر در جبل
لائے پس تشریف سالار امم　　ساتھ تھا عباس بھی اس شہ کا عم
ساتھ لائے تھے اسے خیر الانام　　کام کو تا دیویں حسن انتظام
یوں لگا کہنے انہیں عباس تب　　جانیو اس بات کو اے قوم اب
اسکے آبا تھے رئیساں سرفراز　　اسکے ہیں محکوم سب اہل حجاز
گرچہ اسکو منع بیحد ہم کئے　　باز آوے تا کہ وہ اس کام سے
عہد جو اس سے کریں تم برملا　　گر وفا اسکو کریں تو ہے بھلا
اور نا ہو وے عداوت کا سبب　　ورنہ تم سے ہم کریں بدلہ طلب
پس کئے سب عرض زخیر الورا　　یا رسول اللہ فرماتے ہو کیا
عرض کو جب انکی حضرت نے سنا　　چند تب آیات قرآنی پڑھا
تم کرو اسکی عبادت دل سے ٹھیک　　مت کرو تم اسکی دوسرے کو شریک
اسمیں میری نصرت و یاری کرو　　جان اور دل سے مددگاری کرو
اور کرو بیعت بھی تم اس بات پر　　میں کروں جب حکم تم پر جلد تر
حق کی رہ میں مال و زر خرچو مدام　　اپنی تنگی اور فراخی میں دوام
اور جو حق بات ہے اسکو کہو　　اس کے کہنے میں کسی سے مت ڈرو
آپکے احکام اے حق کے رسول　　جان و دل سے کر چکے ہم سب قبول
ہے ہمارا کام ہی جنگ و جدال　　اور پیشہ ہی ہمارا ہے قتال
وہ عہد اب توڑتے ہیں ہم سبھی　　آپ سے دل جوڑتے ہیں ہم سبھی
ہمکو تنہا چھوڑ کر اے شاہ دین　　قوم میں اپنی نہ جاویں خود کہیں
کہ کبھو ایسا نہ ہوگا بیگماں　　میں ہوں تمسے تم مرے سے جاوداں
گھر تمہارے میں مرا ہو آشکار　　اور تمہارے میں میرا ہووے مزار

ایمان انصار کا [illegible]

عہد و پیمان درمیان آنحضرت و انصار [illegible]

اور تمہارے سے کرینگے گو جنگ / جنگ میں انسے کرونگا بیدرنگ
اور کرینگے صلح جو تم سے عیاں / صلح میں اُنسے کرونگا بیگماں
اور کئے یوں عرض ای شاہِ اُمم / آپکی اُلفت میں جب مر جائیں ہم
مال و جاں جب تمہ کر دیویں فدا / کیا ہے پھر فرمائے اسکی جزا
شہ نے فرمایا کہ جنت ہے جزا / اور تب یہ آیۂ اشرف پڑھا

جَنَّاتٌ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهَارُ

سُن کے یہ آیت بہت ہی خوش ہو / اور یوں سب عرض حضرت سے کئے
دستِ اشرف کیجیے اپنا دراز / ہوتے ہیں بیعت سے اب ہم سرفراز
دستِ اطہر تب دئے خیر البشرؐ / ہوگئے بیعت سے وہ سب بہرہ ور
بارگاہِ کبریا سے بر رسولؐ / آیۂ اقدس یہ پائی تب نزول

اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ ۵ سورۂ توبہ

عقبۂ کبری اُسے کہتے ہیں جاں / اور اسی کو ثالثہ کہتے ہیں ہاں
سہ مہینے آگے ہجرت کے اے یار / یہ مدینے میں ہوا عہد و قرار
اُنمیں بارہ شخص کو شاہِ انام / سروری بخشے بر انصارِ کرام
ہے روایت آکے جبرئیلِ امینؑ / نام جن جن کے کئے ظاہر یقین
اُنکو ہی حضرت نے ٹھیرایا امیر / اُنکو تھی انصار میں شانِ کبیر
نقل ہے یک شخص تب انصار سے / یوں کہا ہے سیّدِ ابرار سے
یا رسول اللہ اکثر کافراں / آج حاضر ہیں منا کے درمیاں
حکم دیجے تا کریں ہم اُنسے جنگ / قتل کر دیویں سبھوں کو بیدرنگ
شہ کہے حق سے نہیں مامور ہوں / تا جدال و جنگ اب اُنسے کروں
سنکے یہ سب تابعِ فرماں ہوے / حکم لیکر اپنے ڈیروں کو گئے
واسطے رخصت کے پھر آئے ہیں جب / عرضِ خدمت یوں کئے ہیں باادب
آپکے مشتاق ہم سرّ و جہار / ماہیِ بے آب سا ہیں بیقرار
پس مدینے کو بھی رونق دیجیے / اُسکو اب رشکِ گلستاں کیجیے
جان و دل سے بندۂ فرماں ہیں ہم / آپکے ہی منتظر ہیجاں ہیں ہم
ہم سبھوں کے واں ہیں چشمِ انتظار / ہیں قبولِ عرض کے اُمیدوار
عرض ہے ہر دم یہ حضرت کیطرف / گر قبول افتد زہے عزّ و شرف
شہ کہے ابتک نہ درگاہِ خدا / حکم ہجرت کا نہیں مجھکو ہوا
جسطرف جب حکم دیوے کردگار / میں کروں ہجرت یہی ہے انتظار
پس وداع انکو کئے شاہِ جہاں / وہ مدینے کو ہوے سارے رواں
کافروں کو جب ہوئی ہے یہ خبر / ڈالے خاک آہ و حسرت اپنے سر
حکم ہجرت کا ہی تھا جو انتظار / خواب دیکھے ایکشب شاہِ خیار
درمیاں دو کوہ کے نخلستاں ہے ایک / شہ کئے ہجرت وہاں بروجہِ نیک
پس صحابہ کو کہے یوں شاہِ دین / ہے وہ ہجرت گہ مدینہ کی زمیں
اور بعض اصحاب کو خیر البشرؐ / حکم ہجرت کا کئے ہیں جلد تر
تب گئے اصحاب مکے سے نہاں / ہوگئے شہرِ مدینے کو رواں
حضرتِ فاروقؓ لیکن ہے امیں / ہے علانیہ کئے ہجرت یقیں
تھے حرم میں کافراں جو جمع ہو / انکو یوں کہنے لگے اے کافرو
زن کو بیوہ کرنا چاہے جو لئیم / اور جو اطفال کو اپنے یتیم
وہ کرے اب آکے میرسے جدال / بات کرنیکا نہ کوئی پایا مجال
کر طوافِ کعبۃ اللہ سات بار / اور دو رکعت پڑھکے با صبر و قرار
چلدئے شہرِ مدینے کے طرف / باشجاعت باشہامت باشرف
اسطرح اعیانِ اصحابِ کبار / سب مدینے کو گئے با صد وقار
غیر صدیقؓ و علیِ مرتضیٰؓ / کوئی جلیل الشان نہ سفر رہا تھا
پر سکیں تب کئے اصحاب سے / رہ گئے اس شاہ کے احباب سے

عمر فاروقؓ کا ہجرت کرنا

اجمل

انکو بعد ہجرت شاہِ زماں — رنج پھر دینے لگے ہیں کافراں
تب جو مانگیں وہ مظلوماں دعا — حقنے قرآں میں اشارہ یہ کیا

رَبَّنَا اَخْرِجْنَا مِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ اَهْلُهَا

الغرض صدیق از خیر البشر — جبکہ چاہے آپ بھی اذنِ سفر
انکو فرمائے نبی ٹھہرو ذرا — منتظر ہوں میں بھی حق کے حکم کا
مشرکاں دیکھے کہ اصحابِ کرام — عازمِ شہرِ مدینہ ہیں تمام
سمجھے پیغمبر بھی جاوینگے ادھر — فکرِ ایذا میں پڑے پھر سر بسر
دارِ ندوہ یک مکاں شوریکا تھا — مشورت کرنے لگے سب اسمیں آ
آیا ہی ایسے میں شیطانِ لعیں — شکل پر یک شیخ نجدی کی وہیں
کون ہے پوچھے اُسے کفار تب — وہ کہا میں نجد سے آیا ہوں اب
نا تمہاری مشورت میں ہوں شریک — تمکو میں بتاؤنگا تدبیر ٹھیک
کافراں اُسکو غنیمت جان کر — سرگروہ اپنا اسی کو مان کر
رائے اپنی اور تدبیر نہاں — ایک یک کرنے لگے اُس سے بیاں
یوں کہا ہے تب ہشام ابن عمر — کہ محمدؐ کو رکھو تم قید کر
بولا ابلیس لعیں اُسکے صحابؓ — جنگ کر اسکو چھڑائینگے شتاب
دوسرا کافر کہا یہ سُنکے تب — اس کو مکے سے کریں اخراج اب
یوں کہا تب اسکو ابلیس لعیں — رائے بھی تیری مناسب یہ نہیں
کیونکہ ہیں اُسکے بہت شیریں کلام — جو سنیں وہ شیفتہ ہونگے تمام
کثرتِ اتباع سے وہ بیدرنگ — پھر کریگا جلد آکر تم سے جنگ
تب لگا کہنے ابوجہلِ لعیں — یہ مجھے تدبیر سوجھی ہے یقیں
ہر قبیلے سے نکلکر یک جواں — جمع ہو کر جاویں سب اُسپر نہاں
اور چلاویں ملکے سب یکبار تیغ — قتل کردیں اُسکو ہلیں بیدریغ
ایک قبیلے سے نہیں جب اختصاص — کس طرح مانگیں بنی ہاشم قصاص
خوں بہا پر تب وہ راضی ہوینگے — خوں بہا تب اسکا ہم سب دیوینگے
جب بنا یہ باتِ ابلیسِ لعیں — اُس لعین پر نب کیا ہے آفریں
متفق اسپر ہوئے کفار سب — قتل کر دیں تا دغا سے وقتِ شب

وَاِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِيُثْبِتُوْكَ اَوْ يَقْتُلُوْكَ اَوْ يُخْرِجُوْكَ وَيَمْكُرُوْنَ وَيَمْكُرُ اللّٰهُ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمَاكِرِيْنَ ۝

حضرتِ صدیقِ اکبر باصواب — ہر روایت ایک شب دیکھے بخواب
آسماں سے ماہِ انور اے پسر — شہر میں مکے کے آیا ہے اُتر
مکۂ اشرف کا میدانِ تمام — نور پیدا ہو گیا اُس سے تمام
پھر وہاں سے آسماں پر چڑھ گیا — پس مدینے میں بہم نازل ہوا
سب مدینے کو منور کر دیا — نور سے اپنے زمین کو بھر دیا
اور اس شہر مدینے کی زمین — تھی منور جلوہ گر یونہی یقین
آیا جب مکے طرف وہ ماہتاب — پھر منور ہو گیا مکہ شتاب
کرکے یوں مکے کو روشن ہمیاں — پھر ہوا سوئے مدینہ وہ رواں
عائشہؓ کے گھر میں آیا از یقیں — کر زمیں کو شق گیا اندر وہیں
جب ہوئے بیدار وہ عالی وقار — درد و غم سے ہو گئے ہیں زار زار
علم میں تعبیر کے وہ اے خبیر — تھے یقیں ملکِ عرب میں بے نظیر
پس ابوبکرِ مکرم اے زکی — سمجھے یوں تعبیر اپنے خواب کی
وہ مہِ تاباں ہیں سالارِ انام — اور ستارے آپکے صحبِ کرام
ساتھ پیغمبر کے ہوکر جاں نثار — غربت و ہجرت کرینگے اختیار
یعنے مکے سے نکلکر جائیں گے — اور مدینہ میں اقامت لائینگے
پھر کے جو مکے کو آیا ماہتاب — ہے دلیل فتحِ مکہ بالصواب
عائشہؓ کے گھر میں آکر بعد ازاں — جو ہوا غائب زمیں کے درمیاں
گھر میں جانا اُسکا اے نیکو نہاد — شرفِ خلوت سے ہے بی بی کے مراد

(سورۂ انفال) مشورات کفار در قتل آنحضرت صلعم [illegible]

جو ہوا غائب زمیں میں پا وفات
دفن ہی گھر میں ہو شاہِ کائنات

الغرض صدیق اکبر اے امین
ہو گئے اِس خواب سے اندوہگیں

اور یقیں تب انکو ہجرت پر ہوا
کہ نبی کو حکمِ ہجرت آئے گا

اور چاہیے آپ ہی خدمت گذار
اس سفر میں ہو رفیقِ جاں نثار

متفق ایسے میں ہو کفار سب
قتل پر شہ کے ہوئے تیار جب

لائے اِس آیت کو جبریلِ امین
حکمِ ہجرت شہ کو سُنوائے وہیں

قُلْ رَّبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّیْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِیْرًا

اور اسی ہی شب کو کفارِ لعیں
مشورت میں قتل کے تھے جو یقیں

قصد انکا سب بنائے جلد تر
اور کئے یوں عرض از خیر البشرؐ

خوابگاہِ خاص میں کے شاہِ دیں
حضرت آپ فرماتا نہیں

ہو مدینے کیطرف رونق فزا
آپکو نصرت وہاں دیگا خدا

جمع ہو ایسے میں وہ کفار سب
اور با ہتھیار ہو اشرار سب

در پہ سرورؐ کے کھڑے تھے آن کر
تا کہ جب سو جائے شاہِ بحر و بر

داخلِ دولت سرا ہو کر تمام
قتل کر دیویں دغا سے لاکلام

جب سُنے آواز اُن کی مصطفےؐ
اس طرح فرمائے ہیں با مرتضیٰؓ

حکم ہجرت کا مجھے بھیجا ہے رب
میں مدینے کیطرف جاتا ہوں اب

جو ہیں لوگوں کی امانت میرے پاس
سب تو پہنچا دے انہوں کو بے ہراس

کافراں سب جمع ہو آئے ہیں اب
قتل میرا آج وہ چہتے ہیں سب

پس ابھی جاتا ہوں میں باہر شتاب
کہ انہیں ہے حق سے مجھکو حکمِ خواب

سبز چادر یہ تو میری اوڑھ کر
جلد سو جا اب یہ میرے فرش پر

اور رہ بیفکر خاطر جمع رکھ
رنج کچھ پاوے نہ تو بے شبہ و شک

اور مدینے کو تو بعد از جلد آ
حافظ و ناصر ترا بس ہے خدا

شاہِ مرداں شیرِ یزداں مرتضیٰؓ
جاں نثارِ شاہِ اکواں مرتضیٰؓ

حکم یہ سُن کر بہت شاداں ہوئے
جان و دل سے شاکرِ یزداں ہوئے

اور طمانیت سے با خاطر فراغ
بسترِ اطہر پہ سوئے باغ باغ

یہ توکل اُن کو تھا اللہ پر
کہ انہیں نیند آگئی ہے جلد تر

جب ہوئے حضرت پہ ایسا جاں نثار
خوش ہوا اُنسے بہت پروردگار

آئے تب انکی حفاظت کو وہیں
جلد میکائیلؑ و جبریلِؑ امیں

تھے سرہانے اُنکے بیٹھے جبرئیلؑ
اور میکائیل پائیں اے خلیل

بولتے تھے اے علی تیرے مثال
کون ہے کہ تجھسے خوش ہو ذوالجلال

ملاءِ اعلیٰ کے ملائک ہیں تمام
کر رہے تھے فخر اب وہ لاکلام

جب رسول اللہ پر شیرِ خدا
کردئے یوں نفس کو اپنے فدا

آیۂ اشرف یہ پائی ہے نزول
شان میں اس با صفا کے رسول

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِیْ نَفْسَهُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ ط وَاللّٰهُ رَءُوْفٌ بِالْعِبَادِ

اوڑھکر حضرت کی چادر کو علیؓ
فرش پر جب سوئے با شانِ جلی

گھر سے باہر آکے سالارِ عربؐ
اور لیکر ایک مشتِ خاک تب

پھینک ڈالے کافروں پر تبھی
وہ اُسی دم ہو گئے اندھے سبھی

ہے روایت کہ پڑی جسپر وہ خاک
بدر کے دن ہو گئے وہ سب ہلاک

شاہِ عالم جب روانہ ہو چکے
یوں کہا اک شخص آ کفار سے

منتظر کس کے یہاں ہو تم کھڑے
وہ کہے قتلِ محمدؐ کے لئے

وہ کہا صد وائے تم پر اے گروہ
اب تو آگے سی تمہارے با شکوہ

ہو گیا رونق فزا حق کا نبیؐ
اور تمہارے سر پہ ڈالا خاک بھی

سر پہ دیکھے ہاتھ اپنے پھیر سب
جو کہا وہ پائے وہ مٹی کو تب

پس لگے ملنے کو وہ حسرت کا ہاتھ
سر پہ ڈالے خاک پھر وہ بدصفات

احوالِ ہجرتِ شریف

جاکے پھر دیکھے کہ سوتے ہیں علیؓ / شہؐ کی چادر اوڑھ باشانِ جلی
وہ کہے واللہ اعلم بالصواب / جانے حق حالِ نبیؐ بے ارتیاب
بولی بی بی عائشہؓ دوپہر کو / سرورِ عالمؐ نہ آئے تھے کبھو
کسلئے اس دھوپ میں آئے ہو آب / کیا ہے اب فرمائے اِس کا سبب
پوچھے ہیں کیا ہوؤں ہمراہِ رکاب / شاہ فرمائے کہ ہاں آ باصواب
تیزرو تھے اونٹ انکے پاس دو / تھے خریدے انکو ششو درہم سے جو
اور کہے یوں عرض اے حق کے رسولؐ / جو پسند ہو ایک اب کیجے قبول
وہ کئے ہیں گرچہ عجز و انکسار / پر نہیں حضرتؐ قبولے زینہار
ہے سنو قصوا اسی ناقے کا نام / قول ہے دوسرا اُسے جدعا تھا نام
اور امانتدار بھی تھا وہ خبیر / اس سفر میں اُس کو ٹھہرائے اجیر
اور تھا یک شخص عبداللہ نام / عاقل و ہشیار و زیرک لا کلام
اور شب کو آکے غارِ ثور پر / حال سے کفار کے دیوے خبر
اور ہم سفرہ بچھائے تا ابھی / بس تناول سے ہو فارغ نبیؐ
پھاڑ کر اپنا کمر بند جلد تر / نصف باندھی اور دی نصفِ دگر
بس شباشب شاہ کو لے اپنے ساتھ / اور وہ بیسہ بھی لیکر اپنے ہاتھ
خوف سے اعدا کے صدیقِ زکیؓ / آگے رہتے شاہ کے پیچھے کبھی
آہ جب اس شاہِ عالی جاہ کو / راہ چلنے کی نہ تھی عادت کبھو
شاہ کے پائے مبارک نازنیں / جس سے پایا تھا شرف عرشِ بریں
اُس سے ہو صدیقِ اکبرؓ دل فگار / اپنے کھاندوں پر کئے شہ کو سوار
پاؤں بھی صدیقؓ کے زخمی ہوئے / پر نہیں حضرت سے وہ ظاہر کئے
غار میں سوراخ تا ہفتاد تھے / دیکھ وہ صدیقؓ بس مضطر ہوئے
بند سب سوراخ کپڑوں سے کئے / ایک دو سوراخ تب باقی رہے
پھر کئے یوں عرض اے مقبولِ رب / لائیے اس غار میں تشریف اب

حضرت کے ساتھ رفاقت صدیق اکبرؓ کی

تب اٹھا کر انکو پوچھے کافراں / اے علیؓ کہہ دو محمدؐ ہیں کہاں
پس ہوئے ہیں شہ بوقتِ نیمروز / گھر طرف صدیقؓ کی رونق فروز
یوں کہے صدیقؓ اے شاہِ ہدا / آپ پر ماں باپ ہوویں میرے فدا
شاہؐ سب احوال گذرا سو کہے / حکم ہجرت سے بھی آگاہ کر دئے
اسقدر صدیقؓ جب شاداں ہوئے / غایت شادی سے بس گریاں ہوئے
اور کھلا کر فربہ کرکے تھے رکھے / چار مہ سے انکو تب حاضر کئے
شاہ فرمائے کہ قیمت دیوں گا / اِسکو بے قیمت نہیں میں لیو نگا
پس کئے ہیں یک شتر اُنسے خرید / قیمت نہ صد درم سے اے رشید
شخص اک نامی جو عبداللہ تھا / رہبری کے فن میں بس آگاہ تھا
تا دو اشتر بعد سہ دن جلد تر / لاکرے حاضر وہ کوہِ ثور پر
کردئے اس کو مقرر تب یہ کام / دن گذارے کافروں میں وہ تمام
عائشہؓ کہتی ہیں سامانِ سفر / ہم کئے تیار اُس دن جلد تر
باندھنے توشہ نہ تب کپڑا ملا / جلد تر اسماؓ مری خواہر نے آ
نقل ہے تب نقد درہم پنجہزار / گھر میں تھے صدیقؓ کے اے ہوشیار
ثور کے جانب ہوئے گھر سے رواں / آہ تھی وہ شب اندھیری ایمیاں
اور کبھی سیدھے کبھی بائیں طرف / دوڑتے ہو جاں فدا وہ باشرف
تھی اندھیری رات راہ خار دار / ٹھوکریں لگتی تھیں اور چبتے تھے خار
ہو گئے زخمی ہوا ہے خوں رواں / آئے لرزے میں زمین و آسماں
انگلیوں پر ہی لگے چلنے بہم / تا نہ ظاہر ہو کہیں نقشِ قدم
یونہی پہنچے غار پر وہ آکے جب / پہلے اُترے غار میں صدیقؓ تب
بیش قیمت وہ جو پہنے تھے لباس / پارہ پارہ کر اُسے وہ حق شناس
اپنے دو پاؤں سے بند انکو کئے / غار کو جاروب بھی وہ تب دئے
غار میں تشریف لا پیغامبرؐ / انکے رکھ زانو پہ سوئے اپنا سر

لہ [illegible] انکا نام ذات النطاقین ہوگیا ۱۲

غار میں صدیق اکبرؓ کے پاؤں کو سانپ کا کاٹنا

پاؤں کو صدیقِ اکبر کے وہاں
تا نہو بیدار سالارِ خیار
ہوگئے بیدار شاہِ مرسلین
ڈالے حضرت زخم پر اُنکے لعاب
شاہِ دیں فرمائے تب اُس مار کو
منتظر تھا آپکا شام و سحر
تاکہ آپ اس غار میں کرکے نزول
حضرتِ صدیق اے شاہِ انام
روکتا تھا مجھکو بس وہ باکمال
پر وہ اپنے پائے اشرف کتئیں
آفریں اُسپر ہزاراں آفریں
جبکہ ایسا آزمائے ہیں گئے
حق کہا صدیقِ اکبر کو سلام
اور اُجلے پاک مروارید سے

جبرئیل کا شربت لانا

پس بہت مسرور ہو خیر البشر
اسمیں شربت برف سے تھا سرد تر
نوش فرمائے اُسے صدیق جب
یہ روایت گرچہ نادر ہے ولے
وہ لعابِ پاک در سرّ و جہار
جب پئے صدیق وہ شربت شتاب
ایک تھی کشتی وہ دریا میں عیاں
اے ابوبکرِ مکرّم باوقار
تو عجائب اور غرائب بیحساب

کاٹتا تھا سانپ آ آکر نہاں
نیند میں تا ہو خلل کچھ زینہار
اور کہے روتا ہے کیوں تو اے امیں
وہ شفائی الفور پایا ہے شتاب
کیوں دیا تو رنج میرے یار کو
آپکے تا دید سے ہوں بہرہ ور
رشکِ جنت جب کرو گے اے رسول
پر کیا جب بند یہ روزن تمام
اور بڑھتا تھا مجھے شوقِ وصال
یک سرِ مو بھی ہلایا ہی نہیں
رحمتِ حق اُسپہ ہو تا یومِ دیں
ہیں پسند آئے بہت اللہ کے
اُسکو پہنچا اور یہ فرمایا پیام
یک پیالہ ہم وہ پتھر میں رکھے
یہ دئے صدیقِ اکبر کو خبر
شہد سے میٹھا زیادہ اے پسر
حق دیا ہے چین اُنکے دلکو تب
کچھ عجب اسپر نہ ہرگز کیجئے
آبِ کوثر سے ہے بہتر لاکھ بار
ہوگیا ہے اُنسے تب کشفِ حجاب
اور اس کشتی کے اندر یک جواں
دل کو اپنے تنگ مت رکھ زینہار
اسمیں دیکھے صنعتیں حقکی شتاب

آہ تب صدیقِ اکبر اے امیں
اشک آنکھوں سے رواں ہوں اُنکی تب
عرض تب صدیق نے شہ سے کیا
سانپ بعد از آکے باہر جلد تر
وہ کیا یوں عرض اے سالارِ دیں
اور یہ ستّر دریچے چوطرف
بند گر دیوے اک روزن کتئیں
ہوگیا مجبور اور لاچار میں
میں ہوں بیتاب و تواں اور بیقرار
کیا ہے اُنکی یہ شجاعت بیعدیل
یک روایت ہے کہ صدیقِ ہمام
جلد آئے غار میں روح الامیں
آگے آدم کے یقیں چار الف سال
اور پیالہ ہے وہ شربت سے بھرا
سنگ وہ فی الحال حاضر ہوگیا
اسمیں تھی کافور سی خوشبو بڑی
پس معین الدین ہروی نے یہاں
کیونکہ ڈالے شاہ جو اپنا لعاب
پس وہ شربت اُنکو ملنا کیا عجب
شق وہیں اک غار کا کونا ہوا
اور وہ دریا کے کنارے باغ تھا
گر تو چہتا ہے تو اس کشتی میں آ
دب سنا صدیق اُس سے یہ ندا

پاؤنکو اپنے ہلائے ہی نہیں
آپکے رخسار پر ٹپکے ہیں جب
سانپ میرے پاؤں کو ایذا دیا
پائے بوسی سے ہوا ہے بہرہ ور
کہ میں عیسیٰ کے زمانہ سے یہیں
میں بنایا تھا یہاں اے باشرف
آؤں بیشک دوسرے روزن سے میں
پاؤں کو اسکے دیا آزار میں
پاؤں کو کاٹا ہوں اسکے بار بار
کیا ہے اُسکی یہ صداقت کی دلیل
باب میں حُبِّ نبیؐ کے لاکلام
اور کہی ہیں عرض یوں اے شاہِ دیں
ہم کئے اک سنگ پیدا باکمال
ہے وہی تریاق اسکے زہر کا
اور تبھی حکمِ خدا سے شق ہوا
اور بہت بہتر تھا اُس کا رنگ بھی
یوں کیا ہے معارج میں بیاں
وہ روایت ہے صحیح کامیاب
ہے یہ قدرت حقکی اے اہلِ ادب
اور نظر آیا ہے اک دریا بڑا
وہ جواں کشتی سے کرتا تھا ندا
تا تجھے اس باغ میں چھوڑ دوں لیجا
جلد تب اسکو جواب ایسا دیا

ایک دیدار نبیؐ پر بے گماں
ہیں فدا ایسے ہزاروں جسم و جاں

ان کو فرمائے ہیں یوں سالار دیں
اے ابوبکرؓ مکرم پیش بیں

وہ کئے ہیں عرض اے شاہ انام
آپ ہی کیجے بیاں اس کا تمام

اور وہ کشتی محبت ہے چھپان
اور رضواں ہی جو تھا امین جنان

غار سے گر تم نکلنا چاہتے
باغ میں وہ تم کو لیجا چھوڑتے

ہو وے گر دیئے ہماری کشتیں
ہم یہ روزن سے نکل جاویں یقیں

اور روایت ہے کہ حضرت آنکلے
جب کہ غار ثور میں داخل ہوئے

الغرض صدیقؓ جب اے باشعور
آئے ہیں غیبت سے در حال حضور

واقعہ تم پر کھلا ہے جو یہاں
تم کہو یا میں کروں اسکا بیاں

تب کئے ارشاد یوں شاہ دیں
حوض کوثر ہے وہ دریا بالیقیں

اور تم دیکھے جو وہ باغ و بہار
ہے وہ جنت کا بلا شک مرغزار

ہے روایت دوسری شاہ خیار
یوں کہے صدیقؓ سے اے باوقار

اور اس کشتی میں چڑھ کر جلد تر
باغ جنت میں کرینگے اب گذر

حکم حق سے ایک کیکر کا شجر
ہو گیا پیدا ابھی اس غار پر

آکے اک مکڑی بھی از حکم غنی
غار کے سر پر بھی اک جالا تنی

ڈھونڈھنا کفار لعین کا حضرت سید المرسلین کو گھر میں صدیقؓ اکبر کے اور غار ثور تک جاتا اور سر غار پر مکڑی کے جالے اور کبوتر کے انڈے اور کیکر کا جھاڑ جو ایک ہی شب میں قدرت الٰہی سے موجود ہوئے تھے دیکھ کر واپس ہونا

دختر صدیقؓ اسما پاک ذات
یوں روایت کی ہے اے نیکو صفات

صبح کو سب کافراں پر اضطراب
ڈھونڈھتے آئے ہمارے گھر شتاب

میں کہی اس کی خبر مجھ کو نہیں
سنتے ہی یہ بات بوجہل لعیں

پھر وہ ملعون اس طرح کہنے لگا
شہر مکہ میں کروا ایسی ندا

جو کہ ان ہر دو کو لا دیگا یہاں
یا کہ دکھلائے ہمیں اسکا نشاں

ڈھونڈھنے شہ کو بطمع مال و زر
کوہ و صحرا میں گئے ہیں منتشر

لے قریشیوں کی جماعت اپنے ساتھ
جب چلا مکے سے باہر بد صفات

لیک کچھ آثار انگشت قدم
دیکھ کر اس راہ میں اے محترم

پس قریشیوں سے کہا ہے وہ لعیں
آئے ہیں دونوں یہاں تک بالیقیں

وہ کہانت سے یہ جانا ہو مگر
کردیا باایں لئے حق بے خبر

جلکے وہ کفار دیکھے غار پر
کہ کھڑا ہے اس پہ کیکر کا شجر

ڈال انڈے اسی تھے بیٹھے ہوئے
کافروں کو دیکھ وہ ہر دو اڑے

کہ مرا والد بھی اور شاہ جہاں
آہ جس شب کو ہوئے گھر سے رواں

مارے در کو پس میں باہر آئی جب
پوچھے وہ والد کہاں تیرا ہے اب

اک طمانچہ مجھ کو مارا بے حیا
کان سے جھمکا مرے نیچے گرا

کہ رسول اللہ اور صدیقؓ کو
عندلیب گلشن تصدیق کو

اس کو ہم سو اونٹ دیویں گے یقیں
یہ ندا سن کر بہت سے مشرکیں

شخص اک قائف جو اس کا نام تھا
ڈھونڈھتے نکلا ہے جب وہ بے حیا

راہ میں صدیقؓ کا وہ نقش پا
گرچہ پورا تو نظر آتا نہ تھا

ظن غالب ان کے وہ جانے پر
غار تک آیا وہی کرتا نظر

پر نہ جانوں وہ گئے یہاں سے کہاں
ہیں زمیں میں یا گئے بر آسماں

قول دوسرا ہے کہ وہ بولا وہاں
کہ ہیں وہ اس غار کے ہی درمیاں

اور ہیں مکڑی کے جالے بھی وہاں
اور اک جفت کبوتر بے گماں

کافراں بولے یہ کیکر کا شجر
عمر احمدؐ سے بڑا ہے سربسر

دیکھ مخلوقات حق میں اے شریف ۔ کہ ہے مکڑی ایک مخلوق ضعیف
جبکہ وہ مچھر سے وہ قہار پاک ۔ کر دیا نمرود کو پل میں ہلاک
ہے روایت تب ابو بکرؓ گزیں ۔ سن کے وہ آواز کفار لعیں
کہ نہ غمگیں ہو تو اے فرخندہ پے ۔ حق تعالیٰ تو ہمارے ساتھ ہے
حق کیا نازل سکینہ جلد تر ۔ قلب پر صدیقؓ کے اے باخبر
اور عبد اللہ ہمیشہ لا کلام ۔ کافروں کے ساتھ ہی رہتا مدام
ہے روایت بادشاہ انبیا ۔ اس کبوتر کے کئے حق میں دعا
جو کبوتر اب حرم میں ہیں چھپاں ۔ اس کے ہی اولاد سے ہیں بیگماں
تین دن گذرے کے بعد اے خبیر ۔ اشتراں حاضر کیا ہے وہ اجیر
تھا ربیع اول وہ اے باصفا ۔ غرہ تھا یا دوسرا دن پیر کا
جو وقائع راہ میں پائے ظہور ۔ اک عجب ان سے ہے یہ اے باشعور
ام معبد اسکی کنیت اے سعید ۔ راہ میں تھا اس کا خیمہ در قدید
جبکہ گذرے اس کے خیمہ پر رسول ۔ اس کی منزل میں کئے شرف نزول
اس نے کی تب عرض اے شاہ کریم ۔ ہے یہاں اس سال میں قحط عظیم
ہوتے گر حاضر یہ چیزیں بے قصور ۔ میہمانی بس میں کی ہوتی حضور
اس سے یوں پوچھے رسول انس و جاں ۔ باندھ رکھی کیوں تو اس بکری کو یہاں
ہے وہ مدت سے ضعیف و ناتواں ۔ دودھ کا اسمیں نہ ہو نام و نشاں
وہ کہی گر دودھ اب اسمیں نہ ہو ۔ میں فدا ہوں آپ پر بس لیجیو
بول بسم اللہ پڑھے ہیں یہ دعا ۔ رَبَّنَا بَارِكْ لَهَا فِي شَاتِهَا
سرور عالم یہ کرتے ہیں دعا ۔ کاسہ اس کا دودھ سے یوں بھر گیا
وہ گھڑا بھر کر نچوڑا اس سے دودھ ۔ خیمے والوں کو پلائے سب وہ دودھ
پھر نچوڑے دودھ دوسری بار جب ۔ گھر کے برتن بھر گئے ہیں اس سے سب
کر وضو کانٹے پڑے تھے جو وہاں ۔ اس پہ ڈلوائے وہ پانی امیاں

ایسے اک مخلوق سے حق نگہباں ۔ یوں دیا فتح و ظفر کا فرماں
معجزہ ہے یہ بڑا اس شاہ کا ۔ وہ نبوت کے فلک کے ماہ کا
ہو گئے ہیں مضطرب اور بیقرار ۔ ان کو فرمائے رسول باوقار
جب معیت یہ سنے وہ یار غار ۔ دل کو جب ان کے ہوا چین و قرار
الغرض ہو کر پشیمان و حزیں ۔ غار سے واپس ہوئے جب مشرکیں
اور شب کو آکے غار ثور پر ۔ کافروں کے حال سے دیتا خبر
حق نے دی ہے اس کو جگہ در حرم ۔ فضل سے اس کو کیا ہے محترم
بھی رہیں جاری وہ تا یوم القیام ۔ اور ہے کھانا اس کا امت پر حرام
سرور عالم نکل کر غار سے ۔ تب مدینہ کی طرف راہی ہوئے
شاہ قصویٰ پر ہوئے اپنے سوار ۔ اور تھے پیچھے آپ کے وہ یار غار
ایک عورت عاتکہ تھا جس نام ۔ دختر خالد مروت الیتام
تھی وہ عورت بس خلیق و عاقلہ ۔ اور مہماں دوست تھی وہ کاملہ
شیر و خرما گوشت سالار عرب ۔ ام معبد سے کئے دریافت جب
اور منڈا بکریوں کا دور ہے ۔ اس لئے یہ عاجزہ معذور ہے
اس کے پھر خیمہ میں دیکھے ہیں نبی ۔ لاغر اک بکری تھی بن باندھی ہوئی
بولی لاغر ہو کے یہ بکری یقیں ۔ ساتھ منڈے کے ہے جا سکتی نہیں
شہ کہے کیا اذن تو دیتی ہے زود ۔ تا نچوڑوں میں اس بکری سے دودھ
پاؤں بکری کے ملایا اک دگر ۔ دست اطہر اس کے پھیرے کاچھ پر
یعنی اس بکری ہیں اے عالم کے رب ۔ دیکھئے برکت ام معبد کو تو اب
پاؤں اس کے ہو گئے ہیں دو جدا ۔ شاہ دیں منگوا کے اس وقت اک گھڑا
اپنے ہمراہوں کو پلوا بعد ازاں ۔ خود کئے ہیں نوش سالار زماں
بعد ازاں خیمہ میں کچھ آرام کر ۔ سرور عالم اٹھے ہیں جلد تر
صبح اس جا پہ اگا ہے اک شجر ۔ بھی کرامت سے ہوا ہے مشتہر

حضرت صدیقؓ کی طرف خطاب لازم ہونا

بکری کا دودھ دینا اور معجزہ

معجزہ کرامت

اس شجر کا طول ہے قصہ بڑا
شام کو گھر اپنے آیا بو سعید
وجہ پوچھا اس کا حیراں ہو کے جب
وہ کہا واللہ پیغمبر ہے وہ
گر میں ہوتا اس جا ہوتا جاں نثار
مل کے آنحضرتؐ سے ہر دو جلد تر
نقل ہے بکری سے وہ اے باخبر
قحط آیا عصر میں اس کے زیاد
دودھ دیتی تھی بہت از فضل رب
ہاتف غیبی کئے دن بعد آ
جانیو وہ کون ہیں ہر دو رفیق
اور اس خیمے میں برکات وفور
دست پیغمبر کی برکت سے عیاں
جلد جا کر تم اے ابنائے کعب (قبیلہ کا نام)
اور مذمت میں بھی کفاروں کے سب
یکساں سمجھے کہ وہ سالار دیں
وہ ابھی ایمان لایا تھا نہیں
طے کیا ہوں جلد اکثر منزلیں
میں زمیں پر گر کے پھر ہو کر سوار
دونوں اگلے پاؤں میرے اسپ کے
یہ نہیں طاقت تھی گھوڑے کے تئیں
دیکھ کر صدیقؓ نے مجھ کو قریب
اور کہے حق سے میرے پر کر نگاہ

میں نے گلزار شہادت میں لکھا
مرد جو تھا ام معبد کا رشید
ام معبد نے کہی وہ قصہ سب
سب رسولوں کا یقیں سرور ہے وہ
اور کرتا اس کی صحبت اختیار
شرف ایماں سے ہوئے ہیں بہرہ ور
دیکھتے تھے برکتیں شام و سحر
سال اک کہتے ہیں عام الرماد
سیر تھے بس اہل خانہ اس سبب
بیتیں اس مضموں کی مکے میں پڑھا
ہیں محمدؐ اور صدیق عتیق
شاہ کے مقدم سے پائی ہیں ظہور
دودھ دی ہے اس قدر وہ بکریاں
بہن سے اپنی یہ پوچھوں حال سب
اور کئے بیتیں پڑھیں ہاتف نے جب
عازم شہر مدینہ ہے یقیں
پس وہ نکلا ڈھونڈھنے شہ کے تئیں
اور ملایا شاہ کو جا راہ میں
جلد دوڑا یا ہوں پھر بے اختیار
قدرت حق سے زمیں میں دھنس گئے
کہ نکالے پاؤں باہر از زمیں
مضطر و حیراں ہوا ہے اے لبیب
یا الٰہی اس کے شر سے دے پناہ

الغرض وہ بادشاہؐ دو جہاں
دیکھا برتن گھر کے سب چھوٹے بڑے
کی ہے حضرت کی شمائل کا بیاں
ہے محمدؐ نام اس کا مشتہر
ساتھ لے بس اپنی عورت کو وہیں
اور کئے دن تک وہ خدمت میں رہے
تھی زمانے تک عمر کے وہ یقیں
تھی بڑی تصدیق عالم پر تمام
دختر صدیقؓ اسماؓ یوں کہی
کہ جزائے خیر رب العالمیں
ام معبد کے وہ خیمے تک گئے
ایک بکری ام معبد کی حقیر
اس کے گھر جتنے تھے برتن وہ تمام
معجزے سے شہؐ کی دی وہ بھی خبر
حضرت اسماؓ کہی اے باصفا
جا سراقہ پاس کفار عرب
نقل یوں کرتا ہے وہ آ باوقار
پر جب ہوا نزدیک شاہ مرسلیںؐ
اس قدر نزدیک سرورؐ کے ہوا
پھر زمیں پر جلد تر میں گر پڑا
مصطفیٰؐ کے اور میرے درمیان
شہؐ کہے اس کو نہ ڈر اے بے ادب
یہ دعا کرتے ہیں وہ سالار دیں

جب وہ خیمے سے ہوئے آگے رواں
شیر خالص سے بھری یاں دو ہی
اور اوصاف و خصائل کا بیاں
اس کے جویا ہیں قریش بدسیر
جلد آ پہنچے مدینے کے تئیں
بعد ازاں پھر اپنے خیمے کو گئے
دودھ میں اس کے کمی آئی نہیں
لیک وہ بکری ہمیشہ صبح و شام
کہ مدینے کو سدھارے جب نبیؐ
دیوے ان ہر دو رفیقوں کے تئیں
اور وہ شرف نزول اس جا کئے
کہ نہیں دیتی تھی جو اک قطرہ شیر
بھر گئے اس دودھ سے ہی لاکلام
شاہدی بکری بھی دیگی سر بسر
ہاتف غیبی یہ بیتیں جب پڑھا
بھیجے ہیں سوئے مدینہ اس کو تب
کہ میں گھوڑے پہ تب اپنے ہو سوار
اسپ میرا ہو گیا سر بر زمیں
آپ کی آواز قرأت میں سنا
غصہ اپنے اسپ کرنے لگا
فاصلہ تھا ایک نیزے کا ہی جان
رب ہمارا ہے ہمارے ساتھ اب
پاؤں گھوڑے کے دھنسے جا در زمیں

سراقہ کا گھوڑا زمین میں دھنس گیا معجزہ ۵

میں کیا تب عرض اے مقبول رب
کہ اس آفت سے بچاؤ مجھکو اب

میں نہ بدخواہی تمہارے سی کروں
بلکہ رہ میں جسکو پاؤں پھیر دوں

سرور عالم کہے اے رب مرے
گر یہ سچا ہو تو اس کو چھوڑ دے

یہ دعا کرتے ہی ختم المرسلین
پاؤں باہر آئے گھوڑی کے وہیں

میں کیا تب نذر توشہ مال و زر
پر قبولے ہی نہیں خیر البشر

اور فرمائے ہمیں حاجت نہیں
کچھ نہ چہتے ہیں تیسی ہم یقیں

پر کسی سے یہ خبر ہرگز نہ بول
راز مخفی کا یہ عقدہ تو نہ کھول

پس وہاں سے جب سراقہ پھر گیا
وہ کئی دن تک یقیں مکار رہا

شاہ جب پہنچے مدینہ کو عیاں
تب کھلی ہے اسکی مکہ میں زباں

فتح مکہ جب کئے شاہ عرب
قوم اپنی کے سراقہ ساتھ تب

خدمت عالی تب حضرت کے آ
شرف ایماں سے مشرف ہوگیا

نقل ہے آگے چلے جب مصطفیٰ
تب بریدہ اسلمی آکر ملا

بریدہ اسلمی کا حضرت سے ملنا اور ایمان سے مشرف ہونا

وہ بھی اپنے ساتھ لے ستر نفر
ڈھونڈھنے نکلا تھا شہ کو سربسر

نام پوچھا اس کا جب شاہ انام
تب کہا ہے وہ بریدہ میرا نام

شاہ اس کے نام سے ای باکمال
تب لئے اس طرح سے ہیں نیک فال

جانئے لفظ بریدہ اے امیں
ہے برودت سے ہی نکلا بالیقین

بھی سلامت اور سکون بالدوام
ہے بنا اس کا سمجھ اے نیک نام

پوچھے پھر تیرا قبیلہ کونسا
میں بنی اسلم سے ہوں کہنے لگا

بولے ہیں خیر و سلامت کا نشاں
کس بنی اسلم پوچھے بعد ازاں

وہ کہا اولاد سے ہوں سہم کے
تب رسول اللہ فرمائے اسے

جانئے معنی ہے حصہ سہم کا
حصہ ایک اسلام سی تو لیوے گا

عرض خدمت میں بریدہ نے کیا
آپ کا کیا نام ہے شہ نے کہا

میں محمد ابن عبد اللہ ہوں
اور بیشک میں رسول اللہ ہوں

پس یہ سنتے ہی بریدہ باصفا
جلد تر کلمہ شہادت کا پڑھا

اور ستر شخص جو تھے اسکے ساتھ
وہ بھی سب اسلام لائے نیک ذات

پھر بریدہ نے کہا تب اے رسول
آپ کا جب ہو مدینہ میں دخول

چاہیئے ہمراہ ہووے ایک علم
پس عمامہ اپنا لے وہ محترم

اپنے نیزے پر عمامہ وہ چڑھا
ساتھ اس جھنڈے کو لے چلنے لگا

حضرت کا مدینہ منورہ کو پہنچنا

شاہ کے آنے کی اخبار اے ہمام
جب سنے تھے سارے انصار کرام

صبح کو ہر دن مدینہ سے وہ سب
آگے استقبال باہر پر طرب

اور پہاڑوں کے اوپر چڑھ کر تمام
منتظر دوپہر تک رہتے مدام

اور بہت جب گرم ہوتا آفتاب
وہ گھروں کو لیتے پھر آتے شتاب

یونہی اک دن کر بہت کچھ انتظار
لوٹ آئے اپنے گھر سب نا ملال

اک یہودی نے خبر دی آکے تب
کہ محمد لاتے ہیں تشریف اب

سن کے یہ آواز انصار کرام
ہو گئے با ہتھیار دوڑے ہیں تمام

شہ سے سب حرہ کے اوپر جا ملے
پھول کے مانند خوشی سے سب کھلے

اور کہتے تھے مبارکباد سب
اور دیتے تھے خوشی کی داد سب

عورتاں مرداں سبھی پیر و جواں
لڑکیاں لڑکے بھی ہو کر شادماں

بولتے آیا رسول اللہ ہے
یہ حبیب اللہ عالی جاہ ہے

اور بنی نجار کی سب دختراں
دف بجا یہ بیت کہتے تھے عیاں

نَحْنُ جَوَارٍ مِنْ بَنِي النَّجَّارِ
يَا حَبَّذَا مُحَمَّدٌ مِنْ جَارِ

اور مستورات انصار کبار
ہو کے بعض ان سے حصاری پر سوار

اور بعضے گھر کی دیواروں کے پاس
بعضے گلیوں میں بصد شکر و سپاس

شعر یہ پڑھتے تھے با فرح و طرب
اور بجا لاتے تھے سارے شکر رب

طَلَعَ الْبَدْرُ عَلَيْنَا مِنْ ثَنِيَّاتِ الْوَدَاعِ
وَجَبَ الشُّكْرُ عَلَيْنَا مَا دَعَا لِلّٰهِ دَاعِ

شرف نزول رسول مقبول کا قبا میں اور چودہ روز اقامت فرمانا اور مسجد کا بنا کرنا پھر وہاں سے نکل کر داخل مدینہ ہونا۔ اور گھر میں ابو ایوبؓ کے نزول فرمانا اور مسجد نبوی بنانا

اس طرح لایا روایت ہے انسؓ — اندنوں تھی عمر میری نو برس
یاد ہے جس دن کہ سالار دیں — ہیں مدینے کو گئے رشک چمن

یوں مدینے میں کھلے انوار تب — ہو گئے روشن در و دیوار سب
جس طرح ہوا طلوع آفتاب — آسماں سے تا زمیں روشن شتاب

اور جس دن شاہ کی رحلت ہوئی — سب مدینے میں اندھیری چھا گئی
جوں غروب مہر سے ہووے گماں — شب اندھیری از زمیں تا آسماں

ماہ مولد پیر کا دن ہے فصیح — بارہویں تھی جان بر قول صحیح
مولد و بعثت و ہجرت اور وفات — اسی ہی ماہ و دن میں ہے اے نیکذات

بست و ہفتم شب تھی از ماہ صفر — غار میں داخل ہوئے خیر البشر
اور پہلی کو وہاں سے ہو رواں — بارہویں پہنچے مدینہ شادماں

پس فضیلت ایسے ماہ و روز کی — دوسرے ایام پر ثابت ہوئی
الغرض اس دن قبا میں ہی رسول — جلنے آکر کئے شرف نزول

تین دن کے بعد آئے ہیں علیؓ — ان کے ملنے سے ہوئی شہ کو خوشی
وہ پیادہ جلد تر آئے تھے تب — آبلے لائے تھے پاؤں لگے تب

دست پاک اس پر پھرائے مصطفیٰ — جلد وہ فی الحال پائے ہیں شفا
شہ قبا میں پہنچے جس دن آن کر — بیٹھے تھے خاموش زیر اک شجر

لوگ ملنے کے لئے آئے کثیر — تھا ہجوم خلق بے حد اے خبیر
جب پہچانت شہ کی لوگوں کو بھی نہ — وہ سمجھ صدیق اکبرؓ کو نبی

باادب کرنے لگے ان کو سلام — گرم تھی تب دھوپ بھی اے نیکنام
پس کھڑے صدیق تب اٹھ کر وہاں — شاہ پر کر اپنی چادر سائباں

پہنچی تھی دھوپ پہ شہؐ کے جب — اس لئے سایہ کیا وہ باادب
ابر جو کرتا تھا سایہ آپ پہ — آگے بعثت کے وہ تھا اے باخبر

ہے وہ ارہاصات سے اے باصفا — دیکھ ایسا ہی مدارج میں لکھا
اور اترتے ہی پیمبر در قبا — ایک مسجد کی کئے اس جا بنا

مسجد اول یہی ہے بالیقیں — کہ بنا جس کو کئے سالار دیں
یہ وہی مسجد ہے قرآں میں خدا — مسجد تقوی سمجھ جس کو کہا

ہے خبر جو کوئی وضو کامل کرے — اور نماز آکر جو مسجد میں پڑھے
تو ملے گا اس کو عمرے کا ثواب — اور کہا فاروق اعظمؓ باصواب

کہ یہ مسجد دور تر ہوتی اگر — ہم زیارت کے لئے کرتے سفر
پس عمرؓ اپنے مبارک ہاتھ سے — جانئے جاروب ہیں اس کو دیئے

سعدؓ وقاص معظم پاک باز — بولے اس مسجد میں دو رکعت نماز
دوست تر رکھتا ہوں میں دو جہاں — جانے سے بیت المقدس کو دوبار

الغرض حضرت قبا کے درمیاں — جانو چودہ دن رہے ہیں شاہ واں
پس نکل کر جمعہ کے دن ہی رسولؐ — بطن وادی میں گئے آکر نزول

اور نماز جمعہ وہاں قائم کئے — اور بلاغت سے بہت خطبہ پڑھے
در فشانی یوں مواعظ میں کئے — نور ایماں لوگ سب جس سے لیے

پس نماز جمعہ بعد از ہو سوار — چل دیئے سوئے مدینہ باوقار
قوم سے انصار کے سب شیخ و شاب — تھے خواص و عام ہمراہ رکاب

اور مدینے میں ہوے داخل وہ جب — عرض یوں کرنے لگا ہر شخص تب
لائے تشریف میرے گھر طرف — میرے گھر کو کیجئے بیت شرف

شاہ نے تب حق میں سب کے کر دعا — حکم اور ارشاد یوں سب کو کیا
حق سے ہے ماموریہ ناقہ مرا — میں وہاں اتروں جہاں بیٹھے وہ جا

مسجد نبوی کی بنا

رشتۂ در گردنم افگندہ دوست
پس وہاں بیٹھی ہے وہ بے اعتنا
آگے چل کتنے قدم وہ پھر گئی
تھا ابو ایوبؓ انصاری کا گھر
اس لئے انصار میں سب ای فہیم
آگے مسجد کے جہاں وقت نماز
خشک خرمے کو کرتے تھے وہیں
پر نہ بے قیمت بنی ان سے لئے
اور وہاں تھا ایک انصاری کا گھر
اور اک جانب تھا نخلستاں وہاں
اور کھدوائے قبور مشرکیں
کہ زمیں کو صاف کر قبریں کھدا
الغرض بر حکم سالار خیار
شاہ عالم اور اصحابؓ آ کے
اسکی دیواریں بھی کچی اینٹ سے
اینٹ وہ اپنے طرف سی ایک تھی
اک گروہ باغیہ پس عنقریب
وہ لڑائی میں معاویہؓ کے جان
اور ز مشرق تا بہ مغرب ہے امیں
اور یہ محراب مسجد بے گماں
وہ مجدد اور بڑا حامی دین
جو ہوا خالی سمجھ از اصواب
بو ہریرہؓ بھی انہیں اصحابؓ سے

می برد ہر جا کہ خاطر خواہ اوست
سرورِ دیں تھے ابھی اس پر سوار
آ کے بیٹھی موضع اول پہ ہی
روبرو اس جائے کے اے باخبر
تھی ابو ایوبؓ کو شان عظیم
ہلو وہاں کرتے او اسپ بانیاں
چاہے مسجد کے لئے وہ شہ زمیں
بلکہ دس مثقال زر ان کو دیے
اس کو عثمانؓ نے خریدا جلد تر
اور ویرانہ بھی گورستاں وہاں
اور لیے مسجد کی خاطر وہ زمیں
باندھنا ہے مسجدیں بیشک روا
اینٹ ڈالے اسکے اصحابؓ کما
اینٹ لاتے تھے سب اپنے ہاتھ سے
بو رگ خرما سے کئے سایہ اسے
اور حضرتؐ کے طرف سے دوسری
قتل کردیگی تجھ کو اے حبیب
ہو گیا مقتول بے شبہ و گماں
عرض اس کل سا بطہ گر تھا یا یقیں
اب مساجد میں جو ہے معمول جان
تھا ز اعلام گروہ تابعین
اس میں ہیں تہم تھے کئی ایسے صحاب
ہے سمجھ اس شاہ کے احباب سے

اونٹنی پس آ کے گذری وہاں
وحی کی حالت ہوئی ہی تب نمود
مسجد نبوی کے ہے مقدار سے
آ گئے تب عرض وہ حق کے رسول
بعد اس کے وہ شہ عالیجناب
اور اک میدان وہاں تھا اے فہیم
تب کئے ہیں عرض وہ ہر دو یتیم
مال ہے صدیقؓ کے ای پاک ذات
دیکے قیمت اسکی درہم دس ہزار
قطع کروائے ہیں پس اشجار سب
بولتا ہے یوں مدارج میں یہاں
ہاں قبور کا فراں پر ہی مگر
آج بھی وہاں ہی بقیع میں وہ مکاں
اونٹنی سرورؐ کی بیٹھی تھی جہاں
ہر صحابی اینٹ اک لاتا تھا جب
شہ کہے ہر ایک کو ہے اجر ایک
یعنے تو پاوے شہادت کا صواب
طول مسجد کا ز قبلہ تا شمال
اور بعد فتح خیبر جانئے
تب وہ مسجد تھا لے با تمیز
جب ہوا تحویل قبلہ با شرف
جو تھے فقرا اور مساکین با کمال
کہتے ہیں ہفتاد تن تھے وہ بھی

مسجد نبوی بنی ہے اب جہاں
پھر اٹھی ہے اونٹنی اس جا سے زود
تھا اشارہ جلسہ و رفتار سے
گھر میں نکلے ہی کئے شرف نزول
مسجد خاص اپنی بنوائے شتاب
مالکاں تھی اسکے دو لڑکے یتیم
ہم نہ لیویں قیمت اے شاہ کریم
وقت ہجرت کے جو لائے تھے ساتھ
داخل مسجد کیا وہ باوقار
اور کروائے زمیں ہموار سب
کہ ہوا معلوم اس سے بے گماں
حکم رکھ سکتی ہیں بس یہ منحصر
پھر مسجد اینٹ ڈالے تھے جہاں
منبر مسجد بنا ہے اب وہاں
اور وہ عمارؓ لاتا با شرف
اور بیشک ہی تجھے دو اجر نیک
پس کہے تھے جیونکہ وہ عالیجناب
جان چوبیں گز کا تھا مقبل و قال
دو طرف سے اسکو صد در صد کہے
اس کا بانی ہے عمر عبد العزیز
ایک صفہ قبلہ اول طرف
اور نہیں تھے انکے تئیں اہل و عیال
چار سو تھے ہے روایت دوسری

اصحاب صفہ کا عدد

ان سے جب مرتے تھے یا کرتے نکاح — انہیں ہوتی تھی کمی اے بافلاح
جنگ میں بیر معونہ کے سعید — ہوگئے ہفتاد مردان سے شہید
باصفا اصحاب صفہ جو کہ تھے — ہیں بلا ہوں ان سے ستر شخص سے
اور کسی کو تو فقط تھی اک ازار — یا کسی کو ایک کملی تھی شعار
آدھی پنڈلی تک کسی کو وہ گلیم — رہتی ٹخنوں تک کسی کو اے سلیم
کام جب مسجد کا پایا انصرام — پہلوئے مسجد میں تب شاہ انام
زید و بو رافع جو تھے با اختصاص — سرور عالم کے وہ مولائے خاص
اور زن و اولاد بھی صدیقؓ کے — جو تمامی شہر مکے میں ہی تھے
تب نبی گھر سے ابو ایوبؓ کے — اپنے وہ دولت سرا میں آرہے
اور وہ تھا اولاد میں یوسف کے جان — شاہ پر لایا ہے ایمان بےگمان
کہ مدینہ کو جب آئے مصطفیٰ — آپ سے ملنے کی خاطر میں گیا
اے مسلمانوں تحیات سلام — تم کرو ہر خویش و بیگانہ تمام
اور شب کو لوگ سب سوتے ہیں جب — تب گذارو تم نمازیں با ادب
پند یہ مجھ کو بہت آئی پسند — میں گیا پس اپنے گھر کو فرحمند
کوئی پیغمبر سوائے باصواب — بالیقیں نا دے سکے انکے جواب
دوسرا یہ اہل جنت کو تمام — حق تعالیٰ دیوے کیا پہلا طعام
وحی تب آئی ہے حضرت پر شتاب — اس طرح فرمایئے وہ تینوں جواب
جانب مشرق سے اک آتش پڑی — حکم سے مولا کے ظاہر ہوویگی
مومنان جنت میں جب جاویں تمام — دیویگا حق انکو جو پہلا طعام
اور کبھی ماں کی منی ہووے زیاد — باپ کی ہووے منی گر ہے زیاد
جب سنا تینوں جواب باصواب — شرف ایماں سے ہوا میں کامیاب
ہے روایت وہ مہ شوال تھا — عمر سے بی بی کے نواں سال تھا
میں نے اک دن لڑکیوں کے ساتھ مل — کھیلتی تھی بافراغ جان و دل

اور داخل دوسرے ہوتے تھے جب — تو عدد میں وہ زیادہ ہوتے جب
یوں بخاری میں ہے ای فرخندہ پے — بوہریرہؓ سے روایت آئی ہے
آہ ایسے تھے وہ سارے مفلسیں — کہ نہ تھی چادر کسی کو بھی یقیں
آہ وہ کمل کے تئیں وہ باصفا — اپنی گردن میں ہی تھا بس باندھتا
وقت سجدے کے ستر کے واسطے — دو کناروں کو پکڑتا ہاتھ سے
ہے روایت اپنے دو بنوائے گھر — عائشہؓ سودہؓ کے خاطر جلد تر
نہ پہنچ سکتے کو نہیں اے باکمال — اپنے بلوائے ہیں سب اہل و عیال
ان کے بھی صدیق اکبر کے خلف — ساتھ لے آیا مدینے کی طرف
اور اسی ہی سال میں ابن السلام — جو یہود ان کا تھا عالم اور امام
اپنے ایماں کا سبب اے باادب — اس طرح کہتا ہے وہ عالی نسب
اور حاضر تھی وہاں خلق کثیر — اس نصیحت میں تھے سالار بشیر
اور محتاجوں کو کھلواؤ طعام — صلۂ رحمی کیجیو خویشوں سے مدام
تھی یہی پہلی نصیحت ای امین — جو مدینے میں کئے وہ شاہ دین
آزمایش کے لئے پھر میں گیا — اور سوالات تین حضرت سے کیا
ان سوالوں سے ہی پہلا ہے جان — کہ ہے کیا پہلی قیامت کی نشان
تیسرا کیا ہے سبب دختر پسر — مثل مادر ہو کبھی مثل پدر
ہے یہی پہلا قیامت کا نشان — ہوویگا واقع بلا شک و گماں
ہانکتی لیجاوے وہ عالم کو سب — قہر سے مغرب کے جانب جان تب
ہووے ماہی کے جگر کا وہ کباب — جو اٹھائی ہے زمیں نے ارتیاب
پس منی جسکی ہو زائد ای امین — اس کے ہو مانند بچہ بھی یقین
اور اسی ہی سال میں اے باصواب — عائشہؓ سے بھی ہوا شہ کا لاپ
عائشہؓ سے نقل ہے اے محترم — جبکہ پہنچے ہیں مدینہ جا کے ہم
لائے ہیں تشریف ایسے میں نبیؐ — مرد و زن انصار تھے ہمراہ بھی

عبد اللہ ابن سلام کا ایمان لانا

حضرت کی پہلی نصیحت

حضرت کی خلوت بی بی عائشہؓ سے

ناگہاں پکڑی مری مادر مجھے
خوف تب آیا بہت دل میں مرے

شانہ کر مجکو سنواری بے ہراس
منہ دھلا بہتر پہنائی ہے لباس

پس پکڑ کر ہاتھ میرا شادماں
لے گئی ہے نزد شاہ دو جہاں

تب بہت دل میں مرے دہشت ہوئی
میری مادر نے مجھے تسکین دی

جب تسلی میں نے پائی بے قصور
لیگئی مجھ کو پیمبر کے حضور

تھے نبی اک تخت پر رونق فزا
آپ کے تب گود میں مجکو بٹھا

عرض کی اے بادشاہ انبیا
کہ مبارک ہو یہ جوڑا آپ کا

آپ ہر دو کا ہو حافظ کردگار
خوش رکھے ہر آں سدا لیل و نہار

اور اس ہی سال میں شاہ جہاں
باندھے یاروں میں اخوت اپنے جاں

تھے مہاجران میں پینتالیس تن
اتنے ہی انصار سے تھے پاک فن

اک علیؓ مرتضیٰؓ باقی رہے
لطف سے تب ان کو یوں فرمائیے

کہ تو میرا ہے برادر بالیقیں
دنیا و عقبیٰ میں بیشک اے امیں

اور اس ہی سال میں اک لاڈگا
ایک چرویا سے آ باتیں کیا

اور دیا ترغیب وہ ایمان پر
تب مسلماں وہ ہوا اے جلد تر

اور اسی سال میں اے بانیاز
ہوگئی مشروع اذاں بہر نماز

اور نماز فرض اس ہی سال میں
چار ٹھیرے ہیں حضر میں رکعتیں

اس کے آگے ظہر اور عصر و عشا
فرض تھے دو دو ہی رکعت اے فتا

دو مہینے بعد ہجرت کے یقیں
فرض ٹھیرے چار رکعت اے امیں

لیک ہے جب فجر میں قرأت دراز
دو ہی رکعت فجر کی ٹھیری نماز

اور مغرب طاق سہ کعت کی تھی
اس لئے اس میں نہ افزایش ہوئی

یوں ہی لایا ہے مواہب میں تو دیکھ
اور بھی اقوال آئے ہیں اے نیک

اور اس ہی سال سلمان باصفا
شرف ایماں سے مشرف ہوگیا

نقل عبد اللہ بن عباسؓ سے
آئی ابن عم خیر الناس سے

دی مجھے سلمانؓ فارس نے خبر
کہ تونگر تھا بڑا میرا پدر

قوم سے دہقانوں کے تھا وہ جان
شہر تھا اس کا یہ ملک اصفہاں

تھی ہمیں آتش پرستی صبح و شام
دیں جلانے تھے اسی کو لا کلام

ایک دن دیر نصاریٰ پر گذر
ناگہاں میرا ہوا اے باخبر

سن کے میں آواز انکی باصفا
شوق سے اس دیر کے اندر گیا

پڑھتے تھے انجیل وہ سب با نیاز
اور تھے بعض ان میں مشغول نماز

طور یہ ان کا مجھے آیا پسند
میں نے پوچھا وہ کہے اے ارجمند

دین ہے یہ عیسوی تو کر قبول
جان و دل سے میں کیا اسکو قبول

باپ میرا اس سے جب آگاہ ہوا
جلد تر تب قید مجھ کو کر دیا

میں نکل کر قید سے اسکے نہاں
شام کی جانب ہوا واں سے رواں

ایک راہب سے ملا جا کر بہ شام
شرع عیسیٰ اس سے میں سیکھا تمام

جب ہوا وہ شام میں اے باخبر
جانشیں اس کا ہوا اسقف دگر

تھا وہ اسقف عابد و زاہد بڑا
میں کئی دن اس کی صحبت میں رہا

اس کے مرتے دم کہا میں درد سے
پاس کس کے میں رہوں بعد از ترے

وہ کہا موصل میں اے آگہ ہے ایک
ہے بڑا عابد یقیں وہ مرد نیک

اسکی جا صحبت میں رہ تو با ادب
پس رہا میں جا کے اسکے پاس تب

وہ بھی تھا عابد بڑا نیکو شعار
موت آئی اس کو بھی جب آخر کار

ایک عابد سے دیا مجھ کو نشاں
تھا وطن اس کا نصیبین اے میاں

پاس اس کے بھی میں چند روز
وہ بھی وقت مرگ بلا یوں بہ سوز

ہے بملک روم یک اسقف بڑا
اب یہاں ہی اسکی رہ صحبت میں جا

اسکی صحبت میں رہا میں جا کے میں
الغرض جب موت آئی اس کے تئیں

پوچھا جب مر جائے تو اے نامور
پاس کس کے میں رہوں اب دے خبر

وہ کہا پیغمبر آخر زماں
ہوگا ظاہر عنقریب اے بھائی جاں

سلمان فارسی کا ایمان لانا

ملت ابراہیم کی سرو جہار
او رہیں صدقے کو کھاوے وہ رسول
بعدِ رحلت اُسکے اے اہلِ ادب
آہ کرکے مکر اہلِ کاروال
اور کئے دن بعد اُسکا ابنِ عم
کام میں تھا اُسکے میں لیل و نہار
جمع کرکے میں نے تب تھوڑے کھجور
شہ صحابہ کو دئے تقسیم کر
لیگیا بعد اُسکے اور تھوڑے کھجور
میں نے اپنے دلمیں سچ جانا تبھی
کہ گئے دیکھا میں جو لایا تھا کھجور
تھے بلاشک وہ مقر ریک ہزار
اور گئے تب حکم وہ سالارِ ناس
باسوم جب گیا میں شاہ پاس
تا کروں مہرِ نبوت پر نظر
اور پڑھا کلمہ شہادت کا پکار
نقل کرتے ہیں کہ سلماں اے ہمام
خفگی طاعت میں نہ لایا تھا قصور
وہ مکاتب کر اسے کہنے لگا
جبکہ تو یہ کام سب کر دیوے گا
تب مجھے صحابہ شہ کے حکم سے
میں نے سب آلے وہیں تیار کر
یوں کہا سلمانؓ کہ واللہ اشکار

وہ کرے زندہ یقیں اے کامگار
اور فرمائے گا ہدیے کو قبول
کاروان جاتا تھا ملک سوئے عرب
مجھ کو بردہ کرکے بیچے ہیں وہاں
مول لیکر اُس سے پھر مجھ کو بہم
مصطفےٰ کا تھا بدلِ اُمیدوار
لے گیا اُس شاہِ عالم کے حضور
آپ کچھ اُس سے نہیں کھائے مگر
بولا یہ ہدیہ ہے حضرت کے حضور
بالیقیں ہے یہ علامت دوسری
وہ بھی سب پچیس ہی تھے بے قصور
معجزہ تھا یہ بڑا اے باوقار
تا کہ پہنا وے مجھے تب یک لباس
یک جنازے ساتھ تھے سالارِ ناس
وہ فراست سے یہ پاے جلد تر
دولتِ ایمان سے پایا وقار
تھا معمر اور یہودی کا غلام
پر سدا شہ کا نہ ملتا تھا حضور
تین سو گر نخل خرما بووے لا
بالیقیں آزاد اُسدم ہو ویگا
تین سو خرمے کے نخلیں لا دیئے
خدمتِ عالی میں دی جا کر خبر
سالِ اوّل ہی میں وہ سب لائے بار

ہوویگا مبعوث مکے میں یقیں
دو مبارک اسکے شانوں کے میاں
میں بھی ہو ہمراہ انکے جلد تر
یک یہودی نے مجھے کرکے خرید
ساتھ لے اپنے مدینے کو گیا
الغرض پیغمبرِ آخر زماں
اور کیا میں عرض اے حق کے رسول
میں کہا دلمیں کہ ہے یہ یک نشاں
تب تناول اُس سے فرمائے نبیؐ
اور کہا مجلس میں تب اُس شاہ کے
اور کھائے بعد وہ اے کامیاب
اور علیِ مرتضیٰ الطاف سے
حکم یہ صدیق اکبر جب سُنے
اُسکے آگے جا کیا میں نے سلام
اور وہیں چادر اُٹھائے پشت سے
روبرو پھر آپ کے آ بعد ازاں
تھے بہت سے کام اُسے صبح و مسا
اپنے آقا سے کہا یک روز جا
اور وہ اشجار ہووے بارور
شہ صحابہ سے کہے یہ سُنکے تب
شاہ فرمائے بنا آلے تمام
پس رسول اللہ نے تشریف لا
شاخ اک لیکن جو بوئے تھے عمرؓ

اُنکی ہجرت گہ مدینہ اے امین
ہوویگا مہرِ نبوت کا نشان
پہنچا وادیِ القریٰ کو آنکر
باغ میں اپنے رکھا تھا وہ عنید
بحرِ مقصد کے سفینے کو گیا
جب مدینے کو گئے رشکِ جناں
یہ ہے صدقہ کیجئے اسکو قبول
جو کہا میرے سے اُس قف بگماں
او صحابہ کو دئے اپنے سبھی
سب صحابہ بیس یا پچیس تھے
تخم کا اُس کے کیا ملنے حساب
میری پیشانی پہ تب بوسہ دئے
پیرہن اپنا مجھے پہنا دیئے
بعد ازاں پیچھے گیا اے نیکنام
میں لگا رونے خوشی سے دیکھ کے
ماجرا اپنا کیا سارا بیاں
باوجود اُسکے وہ مردِ باصفا
کر مکاتب مجکو از راہِ عطا
اوقیہ چالیس بھی لا دیوے زر
بھائی کی اپنے کرو تائید اب
جلد دے مجکو خبر اے نیکنام
رو بدستِ پاک سے سب بو دیا
سالِ اوّل میں نہ تھی وہ باردر

بعد ازاں اُس باغ کو خیر البشرؐ　　آکے فرمائے نظر ہر جھاڑ پر
اور پوچھے کسلئے لایا نہ پھل　　جھاڑ یہ بھی دیکھ جھاڑوں کے مثل

تب عمرؓ نے عرض کی یوں بالیقیں　　میں لگایا تھا یہ نخل اے شاہ دیںؐ
جو ہیں پیغمبرؐ کے اعمال کرام　　اور امت کے عمل اے نیکنام

فرق ان دو نو میں ہے ایسا عیاں　　چونکہ ہے فرق زمین و آسمان
الغرض حضرت زمیں سے پھر نکال　　ہاتھ سے اپنے لگائے وہ نہال

ہوگیا فی الحال وہ بھی بار ور　　اور کثرت سے ہے لایا وہ ثمر
اور ایک انڈے برابر کوئی زر　　لا کیا ہے نذر سالار بشر

تب بہ بانِ پاک سے وہ شاہ دیںؐ　　پھر کر فرمائے ہیں میرے تئیں
اور کہے یہ زر تو دے انکو لجا　　آپکو انکی غلامی سے چھڑا

پھر کئے ہیں اسمیں برکت کی دعا　　بولے بس یہ تجکو کافی ہوویگا
میں نبی واللہ انکو دیکھا تول کر　　اوقیہ چالیس نکلا وزن زر

اسکو پہنچا کر ہوا آزاد دیں　　شہ کی خدمت سے ہوا دلشاد دیں
اور ہمرہ رکاب مصطفےٰؐ　　تھا بہت غزوات میں با صفا

نقل ہے حضرت کے بعد انتقال　　ہوئے تھے عرب و عجم میں جدال
حضرت سلمانؓ تھا ئیں شریک　　جنگ کفار سے کرتا تھا وہ ٹھیک

اور بفارس یزدجرد کے ملک پر　　پائے ہیں جب مومناں فتح و ظفر
بادشاہان عجم کے تخت گاہ　　حضرت سلمانؓ سے پائی عز و جاہ

مملکت نوشیروان کی وہ تمام　　ہاتھ میں سلمانؓ کے آئی لا کلام
عمر باقی رہی بس انکی ذات　　بادشاہی وہ کیا خوبی کیساتھ

اور سن چھتیس ہجری میں یقیں　　وہ ہوا ہے عازم خلد بریں
عمر سلمانؓ کی بوقت انتقال　　تھی مقرر سنہ صد و پنجاہ سال

دوسرا سال ہجرت سے

سال دوم میں ہوا اے بافلاح　　حضرت زہراؓ کا حیدرؓ سے نکاح

صفوة الصفوہ سے اے فرخندہ پے　　ابن جوزی کی جو وہ تصنیف ہے
جو معارج میں کیا ہے نقل جان　　ترجمہ کرتا ہوں میں اسکا یہاں

نقل ہے اعیان اصحاب کرام　　نام سے بی بی کے جب بھیجے پیام
التفات انپر نہ فرمائے نبیؐ　　کہتے ہیں بوبکرؓ اور فاروقؓ بھی

لائے اُس کا ذکر نزد مصطفےٰؐ　　شہ کہے میں منتظر ہوں وحی کا
پس ابوبکرؓ و عمرؓ سعدؓ ہمام　　مرتضےٰؓ سے جاملے اے نیکنام

یوں کہے صدیق اکبرؓ اے علیؓ　　ہے تہیں اس امر میں شان جلی
تمکو ایسی قدر نزد شاہ دیں　　ہے یقیں ویسی کسی کو بھی نہیں

بھیجئے پیغام زہرائے بتولؓ　　ہے مجھے امید ہوویگا قبول
بات یہ سُنکر علیؓ مرتضےٰؓ　　یوں کہو صدیقؓ سے آ باصفا

تنگدستی ہے مجھے شام و صباح　　پھر کروں میں کس طرح قصد نکاح
دے انہیں تسکین صدیقؓ خبیر　　عقد کی رغبت دلائے ہیں کثیر

پس علیؓ تب اپنے گھر آکر شتاب　　شاہ عالم کے ہوئے حاضر جناب
اور گئے سالار عالم کو سلام　　سر جھکا بیٹھے ادب سے کر سلام

بولنا چاہتے تھے اپنا مدعا　　پر نہ کہہ سکتے تھے از شرم و حیا
انکو فرمائے ہیں تب خیر البشرؐ　　جو کہ چاہتا ہے تو کہہ مت شرم کر

تب کئے ظاہر وہ پیغام بتولؓ　　مسکرائے عرض وہ سنکر رسولؐ
اور پوچھے پاس تیرے کیا ہے اب　　عقد کا خطبہ میں تہیا ہو و سب

تب کئے وہ عرض یوں اے شاہ ناس　　اسپ و بکتر تیغ ہے یک میرے پاس
شاہ فرمائے کہ تو غازی ہے جب　　تجکو لازم تیغ اور تازی تھے اب

بھیج یک بکتر فقط اے بافلاح　　کر دھیا اُس سے اسباب نکاح
میں بھی دیتا ہوں بشارت یک تجھے　　مژدہ فرح و بشاشت یک تجھے

حضرت فاطمہؓ کے نکاح کا بیان

کہ ترا عقدِ نکاح باندھا خدا / فاطمہؓ کے ساتھ بالائے سما
تہنیت لایا بجا اس امر کی / حقتعالی کی طرف سے اے اخی
آکے میرے پاس وہ عالی مقام / با ادب بیٹھا بجا لاکر سلام
میں نے پوچھا اسکو یہ ما ہے کیا / مجھسے تب روح الامیںؑ نے یوں کہا
منعقد حق نے کیا بر آسمان / یا رسول اللہ سنئے یہ بیان
اور ہوا حوروں کو فرمانِ ہمام / پہنیں زیور اور مزین ہوں تمام
پھر کیا ارشاد مجکو یہ خدا / تا کروں سارے فرشتوں کو ندا
ایک رخشندہ ہی منبر نور کا / جسپہ تھا آدم صفی خطبہ پڑھا
یک ملک جو بسکہ خوش آواز ہے / اور فصاحت میں بہت ممتاز ہے
تاکرے حمد و ثنا حق کی ادا / بس کیا ہے وہ ادا حمد خدا
پس کہا حق مجکو یوں اے جبرئیل / حیدرؓ و زہراؓ کا اب عقد جلیل
حکم ہی خالق کے باخیر و صلاح / میں بھی بس باندھا ہوں وہ عقدِ نکاح
اور فرشتونکی گواہی بھی بہم / نامۂ اشرف پہ یہ کردا رقم
آپکے کر پہلے منظورِ نظر / دیوں رضوانِ جناں کو جلد تر
منتشر تا صلۂ زیور کریں / حور اور غلمان انکو چن لیں
ہیں وہی حلے وہی زیور یقیں / بس لگے کہنے کو یوں روح الامیں
اور بھی انکو بشارت دیجیے / دو پسر عالی قدر حسنینؓ سے
آسماں اوپر نہ رکھا ہو قدم / آیا تو مجھ پاس ایسے میں بہم
اور ملے رہ میں ابوبکرؓ و عمرؓ / پہنچے ہیں مسجد کو جب سب آنکر
جمع مسجد میں آکر جب ہوے / تب رسول اللہ منبر پر چڑھے
اب سنو تم اے گروہِ مسلمین / آخر مجکو دئے روح الامین
حکم حق دی میں بھی اس عالم میں آج / تازہ کرتا ہوں وہ عقدِ ازدواج
مہر باندھی تب علیؑ کا شاہ دیں / چار سو روپے کے درہم بالیقیں

تو ابھی آنیکے آگے یک ملک / میرے پاس آ کر زا ایوانِ فلک
کر رہا تھا وہ ابھی قال و قیل / ناگہاں ایسے میں آیا جبرئیل
لایا جنت سے ہی یک اجلا حریر / انمیں تھی دو سطر نوری بے نظیر
فاطمہؓ زہرا کا بس عقدِ نکاح / با علی مرتضیٰؓ اہلِ فلاح
حکم فرمایا ہے ہر جنت کو رب / تا سنوارے جائے ہر یک جلد اب
شجرِ طوبیٰ کو ہوا یہ حکمِ رب / نور کے حلے ہو تا اوراق سب
جب فرشتوں کو ندا کی میں نے تب / ہو گئے چوتھے سما پر جمع سب
بیتِ معمورِ معظم پاس جان / منبرِ اقدس دہرا ہے وہ عیاں
یوں ہوا تب اسکو حکم کردگار / نور کے منبر پہ ہو کر وہ سوار
سنکے وہ لذت لئے سارے ملک / آئے ہیں جنبش میں ارض و فلک
میں نے باندھا ہی بوجہ احترام / کر موکد تو ملک میں بھی تمام
اور فرشتوں کو گواہ اسپر کیا / واقعہ وہ اس حریر اندر لکھا
حاضرِ خدمت کیا ہوں آپکے / اور کیا ہے حکم یوں خالق مجھے
منعقد عقدِ نکاح جب یہ ہوا / شجرۂ طوبیٰ کو یوں حق نے کہا
تحفے اور ہدیئے جو انمیں ہیگیاں / حشر تک جاری رہینگے جاوداں
بعد ازاں مجکو کہا حق اب تجے جا / تہنیت آپکی نبیؐ سے کر ادا
پس کہی یوں شاہ دیں کے مرتضیٰؓ / کہ ابھی روح الامیںؑ با صفا
پس علیؑ کو ساتھ لیکر مصطفےٰؐ / جانب مسجد ہوے رونق فزا
بولے حضرت یا بلالؓ نیکنام / جمع انصار و مہاجر کر تمام
کرا دا حمد و ثنائے کردگار / یوں لگے کہنے با صحابِ کبار
کہ نکاح فاطمہؓ با مرتضےٰؓ / خانۂ معمور میں باندھا خدا
اس نکاح پر تم رہو اب سب گواہ / پس پڑھے خطبہ نبیؐ با عز و جاہ
اور علیِ مرتضےٰ کے سر پہ تب / یک طبق خرما اڑائے با طرب

سب کے سب کرنے لگے ہیں شادیاں — دے دونو جانب مبارکبادیاں
تھا وہ ایسا تیغِ جوہر دار بھی — کارگر اسپر نہ ہوتی تھی کبھی
پھر وہ بکتر لیکے آئے جلد تر — یوں لگے کہنے علیؓ سے سر بسر
آپکو ہدیہ ہے جانب سے مرے — دو شرف اسکی اجابت سے مجھے
جب سُنے یہ قصہ شاہِ انبیاؐ — حق میں عثمانؓ کے کئی خوش ہو دعا
تا جہیزِ فاطمہؓ تب اے سعید — جلد تر لاوے وہ پیسوں سے خرید
ہے روایت دوسری اے نیکنام — قیمتِ بکتر کے وہ درہم تمام
تا خریدے اس سے خوشبوئے حبیب — کہ عرب میں بولتے ہیں جسکو طیب
دو نہالی تھیں کتاں کے آشکار — چار بالش جنمیں تھا خرمیکا نار
یک کٹورا اور چکی اور گھڑا — مشک بھی ایک مشربہ آبِ صفا

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لِقَوْمٍ عَلٰى اِبْنَتِهِمُ الْخَذَفِ

اُنسے تیاری ولیمے کی گئے — بے تکلف شاہِ مرداںؓ فرح سی
اور یک درہم کا ستوا ے میاں — اور بنائے حیس اُن تینوں سے جاں
اور یک سفرے پہ چُنکر وہ طعام — مرتضیٰ کو یوں کہے شاہِ انامؐ
جمع تب آئے ہیں اصحاب کثیر — عرض حضرت سے کئے آکر امیرؓ
پس وہ دس دس کو بلانیکو لگے — اور وہ سفرے پر کھلانے کو لگے
پس پکڑ لے ہاتھ حیدر کا رسولؐ — اور دسر ہاتھ سی دستِ بتولؓ
اور زہراؓ کو لگا اپنے گلے — اُنکی پیشانی پہ تب بوسہ دئے
یا علیؓ یہ نیک جوڑا ہے ترا — ہے یہی جنت میں سردارِ نسا
دستِ زہراؓ سی منگا یک کاسہ آب — شاہ اپنا ڈال کر اسمیں لعاب
اسکے اور اولاد کو اسکے تمام — میں پنہ میں تیرے دیتا ہوں مدام
فاطمہؓ کو پھر کہے وہ با شرف — پھیر اپنی پیٹھ تو میری طرف
بعد یونہی کرکے ما شیرِ خدا — پس خدا سے یوں کئے ہیں التجا

نقل ہے وہ بکتر شیرِ خداؓ — چار سو درہم کو عثمانؓ نے لیا
جبکہ وہ بکتر کو عثمانؓ نے لیا — اُسکی قیمت شاہِ مرداںؓ کو دیا
یا علیِ مرتضیٰؓ عالی وقار — مجکو یہ بکتر نہیں ہے سازوار
قیمت و بکتر کو تب شیرِ خداؓ — حاضرِ خدمت گئے حضرت کے لا
اُس ہی تب یکمشت درہم شاہؐ لے — ہاتھ میں صدیقِ اکبرؓ کے دئے
یوں کہے صدیقؓ وہ درہم سبھی — میں گنا تھا تین سو اور ساٹھ ہی
چار سو ہی تھی بقیل و قال — شہ کئی یکمشت تحویلِ بلال
الغرض صدیقِ اکبرؓ اے رشید — یہ جہیزِ فاطمہؓ لائے خرید
اور بازوبند تھے دو نقرئی — یک قطیفہ ایک تکیہ اے اخی
اور کچھ مٹی کے باسن مصطفےٰؐ — دیکھ رو دئے اور کئے ہیں یہ دعا
اُن درہم سی تھے باقی دس درم — رکھتی تھی ام سُلیمؓ محترم
چار درہم کا کئے خرما خرید — پانچ درہم کا بھی روغن ای سعید
یُمن کی خاطر رسولِ کائنات — اُسپہ رکھے ہیں مبارک اپنا ہاتھ
جا تو باہر رہ ہیں جسکو پائے گا — لا بلا سفرے پہ یہ کھانا کھلا
شاہؐ فرمائے کہ دس دس کو بلا — اور وہ سفرے پر بٹھا کھانا کھلا
سات سو تک مرد و زن آئے تمام — کھائے ہیں سیری سی بیشک وہ طعام
اُنکے وہ دولت سرا تک لے گئے — خانۂ شیرِ خدا تک لے گئے
اور علیؓ کے ہاتھ میں دے اُنکا ہاتھ — یوں کئی ارشاد شاہِ کائنات
یونہی زہراؓ کو بھی فرمائے رسولؐ — نیک شوہر ہے ترا یہ اے بتولؓ
سینہ و سر پہ چھڑک پر انکے تب — یوں دعا حق سے کئے اے میرے رب
بالیقیں از شرِ شیطانِ رجیم — اِنکا حافظ رہ تو اے ربِ کریم
ڈالکر خاتونؓ کے کھادونپر آب — پھر وہی مانگے دعا حق سے شتاب
یا الٰہی یہ دونو تیرے سے ہیں — اور ہوں بے شک ان دونوں سے میں

۱؎ یعنی اے اللہ برکت دے اس قوم کو جنکی بیٹیاں باشان ہیں ۱۲ ۲؎ حیس اس کو کہتے ہیں کہ روغن اور کھجور اور ستو اور پنیر ملکے بنائے جاتے ہیں ۱۲

ہر پلیدی سے کیا جوں مجکو پاک
کیجئے اِن دونوں کو ایسا ہی تو پاک

پس کہے دونوں کو اے نور البصر
جاؤ تم اب ہر دو اپنے فرش پر

اور کہی اُسوقت اے ربّ العباد
دے محبت تو یہ دونوں میں زیاد

اور دیکھے انکو اولادِ کثیر
پاک کر انکو بھی اے ربِّ قدیر

ہے نہایت یہ ضروری گھر کے کام
شہ رکھے زہراؓ کے ذمہ پر تمام

پیسنا آٹا پکانا روٹیاں
جھاڑنا دستِ مبارک سے مکاں

اور باہر کے جو کچھ ہوتے ہیں کام
رکھے ذمے پر علیؓ کے لا کلام

اونٹ کو پانی پلانا اے عزیز
اور دکاں سے لے آنا کوئی چیز

نقل ہے وہ دخترِ سالارِ ناس
بیٹھنے سے روز و شب چکی کے پاس

گرد آلود آپکے کپڑے ہوئے
اور مبارک رنگ بدلا تعب سے

اور چھالے آئے دستِ پاک میں
آ وہ درگاہِ شہِ لولاک میں

اپنے خاطر ایک مانگی خادمہ
تب کہے حضرت نہیں اے فاطمہؓ

کیا تجھے میں دیوؤں یک بہتر کنیز
یا کنیز سے بھی بہتر کوئی چیز

عرض کی زہراؓ نے اے شاہِ عرب
کیا وہ بہتر چیز ہے فرماؤ اب

شاہ فرمائے کہ یہ وردِ مدام
وقت سونے کے پڑھا کر بالدّوام

یعنی پڑھ تسبیح تو تینتیس بار
اور پڑھ تحمید بھی اسہی شمار

اور کہہ تکبیر تو چونتیس بار
جملہ یہ ہوتے ہیں یکسو در شمار

تو عملنامے میں اپنے نیکیاں
پائیگی یک الف بیشک نیکیاں

حشر میں میزان بھاری ہو ترا
اجر بے حد تجکو مولا دیوے گا

کہتے ہیں حضرت علیؓ سالارِ دیں
یہ وظیفہ میں کبھی چھوڑا نہیں

جنگِ صفین کے بھی شب ہاں یقین
فضلِ حق سے مجھ سے وہ چھوٹا نہیں

ہے روایت شاہِ عالم ایک روز
فاطمہؓ کے گھر ہوئے رونق فروز

حالِ شوہر سے کئے انکے سوال
حضرتِ زہراؓ نے کی یہ عرض حال

یا رسول اللہ علیؓ مرتضیٰ
متصف ہے باکمالاتِ علیٰ

لیک بعضے آکے عوراتِ قریش
یوں ملامت مجکو کرتی ہیں ہمیش

کہ علیؓ شوہر تمہارے ہیں فقیر
فقر میں ہونگے سدا تم جاگیر

تب کئے ارشاد یوں خیر البشرؐ
اے مرے نورِ بصر لختِ جگر

کہ بلاشک باپ ہے تیرا فقیر
اور شوہر بھی ترا ہوگا فقیر

جب خزانے ہیں زمیں کے سب کے سب
عرض میرے پر گئے از حکمِ رب

میں نہیں اسکو قبولا زینہار
وہ قبولا جو ہے نزدِ کردگار

میں جو چاہا ہوں تو جانیگی اگر
تجکو دنیا بدنظر آوے گی نظر

ہے قسم حق کی ترا شوہر یقین
اقدمِ اصحاب ہے از روئے دین

یعنے سب سے سابق الایمان ہے
اور بعلم و حلم عالی شان ہے

اور سب اہلِ زمیں سے کردگار
بس کیا دو شخص کو ہی اختیار

یک پدر تیرا ہے اے لختِ جگر
دوسرا شوہر ترا انکو سیر

نیک شوہر ہے ترا وہ باوقار
اسکی بے فرماں نہو تو زینہار

بعد ازاں حضرتِ علیؓ کو کر طلب
یوں کہی اُن کو وصیت با طرب

کہ یہ زہراؓ ہے مری لختِ جگر
اس سے میں خوش ہوں بہت شام و سحر

اے برادر جب تو اسکو خوش رکھے
خوش رکھا ہے تو حقیقت میں مجھے

گر اسے غمگیں کریگا تو کہیں
تو حقیقت میں کیا مجکو حزیں

یہ وصیت کرکے وہ شاہِ ہدا
سونپ دے انکو گئے ہیں بر خدا

بولتے ہیں یوں علیؓ مرتضیٰ
کہ جنابِ فاطمہؓ خیر النساء

یوں مرے تمک اُس وصیت پر رہے
کہ کبھی مجکو نہ آزردہ کئے

اور نہیں ہیں بھی کیا انکو ملول
تا نہووے باعثِ رنجِ رسولؐ

حضرتِ خاتونِ جنتؓ کا نکاح
ماہِ رمضاں میں ہوا ہے با فلاح

عمر تب بی بی کی از فضلِ الٰہ
تھی یقیں پندرہ برس اور پانچ ماہ

اور تھی عمرِ علیؓ اکیس سال
تیسری تھی وہ مہِ رمضان کی
کہ رسول اللہ کے بعد وفات
وقتِ رحلت یوں کہے کرّار سے
یہ وصیّت مرتضیٰؓ لائے بجا
ہے روایت حشر میں آکے با ادب
موند لینگے آنکھوں کو اپنے سب وہیں
اور معین الدین ہروی آ ایں
مثلِ سبعیات اور انکے سوا
یا نبی جب پھر میرا ہے قلیل
تب خدا سے بات یہ چاہے رسولؐ
تھا یہی مضمون یقیں اُسمیں لکھا
نقل ہے وہ دخترِ سالارِ ناس
دفن کیجو اِسکو میری قبر میں
یہ بیان ہے سب معارج میں لکھا
ابنِ جوزی تو محدّث تھا بڑا
عدمِ صحت اور صحت کا جواب
اور فضایل کا بیاں ہے یہ یہاں
یا الٰہی از طفیلِ فاطمہؓ
یعنے جب آئے مدینہ شاہِ دیں
شوقِ کعبے کا تھا پر لیل و نہار
باجماعت ظہر کرتے تھے ادا

فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۚ (سورۂ بقرہ)

اور مہینے پانچ زائد باکمال
اُسپہ رحمت ہو سدا رحمان کی
نا کبھی ہرگز ہنسی اور کی نہ بات
غسل اپنے ہاتھ سے دیجے مجھے
اور بقیع اندر کئے دفن اُنکو لا
یوں کریگا خلق کو سب حکمِ رب
اہلِ محشر اوّلیں و آخریں
فردِ علّامہ رئیس الواعظیں
جو ہیں میں دیکھا ہوں اُنہیں ہے لکھا
مانگئے از درگہِ ربِ الجلیل
فضل سے حق نے کیا اُسکو قبول
کہ مقرر فضل سے اپنے خدا
رقعہ دایم رکھتی تھی وہ اپنے پاس
تا کہ میں جبدم اُٹھونگی حشر میں
وہ بھی ہے دُسری کتابوں سے لیا
اور علّامہ بڑا تھا عصر کا
ذمّہ راوی پہ ہی ہے ارتیاب
نہ ہے احکامِ عقیدہ کا بیاں
کر ہمارا خیر پر تو خاتمہ
سولہ یا سترہ مہینے تک یقیں
اور حکمِ وحی کا تھا انتظار
کہ رکوع وہ دوسری رکعت کا تھا

بعدِ شش ماہ از وفاتِ مصطفیٰؐ
درد و غم میں شاہِ عالم کے یقیں
چھے مہینے آہ و زاری میں کٹے
دفن مجکو رات ہی میں کیجیو
پر نہیں ہے قبر کا اُن کے نشان
موند لو سب آنکھوں کو اپنے جلد تر
حضرتِ زہراؓ کرینگے تب گذر
یوں معارج میں یہ اپنے ہے لکھا
کہ جنابِ فاطمہؓ خیر النساء
تا اس اُمت کی شفاعت ہی خدا
ایک حریری قطعہ بہتر وہیں
پھر زہرا دخترِ خیر الورا
وقتِ رحلت یوں کہی خیر النسا
تب اس اُمت کی شفاعت پر دہا
صفوۃ الصفوہ اور سبعیات سے
پس اُسی پر عہد اسکا ہے آیا
جب ہے تصنیف و مصنّف معتبر
ہیں وہ بی بی کے فضائل ہیں جیا
اور اُسی سال بےشک و گماں
قبلہ بیت المقدّس کی طرف
ایک صحابیہ کے گھر میں مصطفیٰؐ
تب یہ آیت پائی ہے شرفِ نزول
اور اُسی سال میں اے باوداد

پانی رحلت حضرتِ خیر النساءؓ
فاطمہؓ ایسی تھی مغموم و حزیں
بیقراری اضطراری میں کٹے
تا جنازے پر کوئی ناظر نہ ہو
تا نظر سے خلق کے ہووے نہاں
تا کرے خیر النساؓ پل پر گذر
داخلِ فردوس ہونگے جلد تر
کہ کتبِ تذکیر کے اے باصفا
عرض کی حضرت سے یوں یکروز آ
حشر کے دن پھر کر دلوے مرا
لائے نزدِ مصطفیٰؐ روح الامیںؑ
بس اس اُمّت کی شفاعت کر دیا
کہ یہ نامہ مت کرو مجھ سے جدا
لاؤں اس نامے کو حجت بیگماں
ابنِ جوزی کے ہی تصنیفات سے
ضعف و قوت کا وہی ہے ذمہ دار
ہم کئے ہیں نقل اُس سے سر بسر
گر لکھوں تو ہو مطوّل یک کتاب
ہو گیا تحویلِ قبلہ اے میاں
پس وہ پڑھتے تھے نمازیں باشرف
یا بنی سلمہ کی مسجد ہی میں جا
پھر گئے کعبہ کی جانب تب رسول
شاہِ عالم کو ہوا حکمِ جہاد

شاہ جن جنگوں میں تھے لشکر کے ساتھ
جنگ جو غزوات میں واقع ہوا
انکا ہے سینتالیس کرتے ہیں شمار
تھوڑے غزوات و سرایا کا بیاں
بدر کے آگے ہوئے واقع اے یار
اور عشیرہ بدرِ اولیٰ یہ چہار
انسے پہلی فوج بے شبہ و گماں
لایا تھا مکے میں ایمان پر رسول
یک علم اُجلا بھی اسکے ساتھ دے
فوج یہ ساٹھ کا روانسے جا ملی
آٹھ تیرہ تھیں چلایا وہ سبھی
اور ہے حمزہ کا سریہ دوسرا
تین سو تھے کافرانِ بے وفا
اور مجدی شخص یکتا اے شفیق
پس گیا مکے طرف وہ کارواں
لے مہاجر بیس سعدِ نامور
اور عبداللہ جحش کا اے امین
کہ عمر بن حضرمی کا کارواں
جبکہ نکلا ہے بحکمِ مصطفیٰ
حضرمی مارا گیا جب تیر سے
مومناں سمجھے تھے اُس دن کو یقیں
روز پہلا وہ رجب کا تھا مگر
تب یہود اور دوسرے مشرکاں

ہیں وہی غزوات انکو صفات
سب وہ دس غزوات میں آئے ہیں با صفا
اور ستاون کہے بعضے خیار
دیکھ با اجمال لکھتا ہوں یہاں
چار غزوے اور سرایا بھی چہار
پر نہ چاروں میں ہوا ہے کارزار
ہے عبیدہ ابنِ حارث کی یہ شان
دارِ ارقم کے یقیں پیش دخول
قافلے پر بھیجے بوسفیان کے
تیر اندازی ہی دونو میں ہوئی
نہ خطا کی اسکی کوئی تیر بھی
کافروں کے کارواں پر جو گیا
اور ابوجہلِ لعیں بھی نمیں تھا
تھا وہ ہم سوگندِ ایں ہر دو فریق
اور مدینے کی طرف سب مومناں
کافروں کے کارواں کا قصد کر
جانئے چوتھا سریہ ہے یقین
جب ہوا طائف سے مکے کو رواں
بطنِ نخلہ میں ملایا اُسکو جا
اور اسیر ان کافروں سے دو ہوئے
ہے جمادی الآخرہ کی تیسویں
چاند انتیسا نہ آیا تھا نظر
مومنوں کے طعن میں کھولے زباں

یعنے سب غزوات ستائیس ہیں
شہ جو فوجوں کے نہیں ہمراہ تھے
شرح اُن سبکی ہے طومارِ عظیم
سالِ دوم میں ز ہجرت جانئے
انسے پہلا غزوۂ ابوا ہے نام
اور سرایا یعنے فوجیں جنگ پر
شاہِ دیں کا وہ چچیرا بھائی تھا
بیس مہاجر ہی ساٹھ اصحاب پر
تھا علم بردار مسطح با صفا
جو چلایا راہِ حق میں اپنا تیر
جنگ سے عاجز ہو بھاگے مشرکیں
ساحلِ دریا تلک وہ کارواں
غازیاں سب تیس تھے حمزہ کے ساتھ
درمیاں ہر دو گروہ کے جلد آ
اور سریہ سعد کا ہے تیسرا
پہنچا تا خرّار پر وہ کارواں
وہ پھوپھیرا بھائی تھا شہ کا یقین
تب یہ عبداللہ جحش والا صفات
تاخت لایا کارواں پر جلد تر
بھاگے باقی کافرانِ بد خصال
اسلئے جلدی کی وہ بیدرنگ
جب رجب کا ماہ ہے ماہِ حرام
کہ نبی اور مومناں ہے قتل و قتال

اور دو ہے سر قول سے چوبیس ہیں
اُنکو کہتے ہیں سرایا جانئے
گر لکھوں تو ہووے اک دفتر ضخیم
چند غزوے اور سرایا دو دیئے
اور بواط ان سے ہے دسرا اہتمام
جو کہ بھیجے حضرتِ خیر البشر
اور بڑا تھا شاہ سے دس سال کا
دیکے سرداری اُسے خیر البشر
عائشہ کا جو خلیرا بھائی تھا
تھا صحابی سعد وقاصِ خبیر
پر نہیں پیچھا کئے ہیں مسلمیں
پہنچا تھا جا کر ملائے مومناں
جنگ پر تیار تھے سب یکذات
جنگ باہم وہ نہیں ہونے دیا
جو سوئے خرار بھیجے مصطفیٰ
ہو چکا تھا ایک دن آگے رواں
بہن زینب اسکی اُمّ المومنین
آٹھ یا بارہ اصحابہ کو لے ساتھ
حق دیا اسکو وہاں فتح و ظفر
اور غنیمت میں ہے آیا انکا مال
تا نہ واقع ہو رجب میں انسے جنگ
جنگ اُسمیں ناروا تھا لا کلام
کر دئے ماہِ رجب کے تئیں حلال

غزوات و سرایا
پہلا سریہ
دوسرا سریہ
تیسرا سریہ
سریۂ عبداللہ بن جحش

له ہم سوگند اس کو کہتے ہیں کہ دونوں ملکر اس پر قسم کھائیں کہ اگر ایک پر کوئی حملہ یا لڑائی کرے تو دوسرا بھی اسکی مدد میں دشمن سے جنگ کرے ۱۲

اُنکی حرمت پر نہیں رکھے نظر　قتل اور تاراج میں باندھی کمر
ہو خفا اُس سے اور اسکے لوگ سے　اُنکو سب اس طرح فرمانے لگے
وہ پشیماں ہوکے لائے عذر تب　ہم نہ سمجھے تھے یہ ہی ماہِ رجب
پس رکھے موقوف کر ان کو نبی　اور تھے پُرخوف وہ اصحاب بھی
اور کچھ اسباب میں آکے باکمال　کافراں مکّے کے حضرت سے سوال

جب سُنی ہیں یہ خبر شاہِ ہدا　جلد عبداللہ جحش کو تب بلا
کیا نہیں بولا تھا میں تمکو تمام　کہ نہ کرنا جنگ در ماہِ حرام
اور غنیمت کا جو وہ آیا تھا مال　اور وہ دونوں اسیران و قتال
کہ جو ہمسے ہوگئی ہے یہ خطا　کیا غضب سے حکم کرتا ہے خدا
اور جواب اُنکے وہیں تب اعلا　آیتِ قرآن یہ نازل کیا

وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيْهِ یعنے اور سوال کرتے ہیں تیرے سے اے پیغمبر حرام مہینے سے کہ لڑائی اسمیں جائز ہے یا نہ قُلْ قِتَالٌ فِيْهِ كَبِيْرٌ تو کہدے کہ لڑائی اسمیں بڑا گناہ ہے، پھر اللہ تعالیٰ ان کافروں کو الزام دیتا ہے کہ جو گناہ تمہارے سے سرزد ہوے وہ اُس سے بھی اکبر اور بدترین ہیں یعنے تم جو مکہ معظمہ میں لوگوں کو اسلام لانیسے روکتے تھے اور اللہ کی عبادت سے باز رکھتے تھے اور مسلمانوں کو مسجدِ حرام میں آنیسے منع کرتے تھے اور میرے پیغمبر کو اور اس کے جانبازوں کو مسجدِ حرام سے بلکہ مکہ معظمہ سے جو نکالدیئے یہ اس سے بھی بڑا گناہ ہے اللہ کے پاس. چنانچہ فرماتا ہے وَصَدٌّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَكُفْرٌۢ بِهٖ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَاِخْرَاجُ اَهْلِهٖ مِنْهُ اَكْبَرُ عِنْدَ اللّٰهِ یعنے روکنا اللہ کی راہ سے اور کفر کرنا ساتھ اُسکے اور روکنا مسجدِ حرام سے اور نکالنا اسکے لوگوں کو اس مسجد سے بڑا گناہ ہے اللہ کے پاس وَالْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ اور تمہارا شرک و کفر قتل سے بھی بدتر ہے یعنے ابن حضرمی کا قتل رجب کے مہینے میں وہ بھی سلخ جمادی الاخریٰ کے تصوّر سے جو مسلمانوں کے ہاتھ سے واقع ہوا اس سے تمہارا کفر و شرک نہایت بدتر ہے پھر کسلئے تم طعن و تشنیع کرتے ہو جب یہ آیت نازل ہوی عبداللہ بن جحش کے فوج والوں کو تسلّی حاصل ہوی رسُولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم اس مالِ غنیمت کو جو موقوف کر رکھے تھے قبول فرمائے اور اُس سے خُمس نکال کے باقی اُن مجاہدوں پر تقسیم کئے. ایک روایت ہے کہ جنگِ بدر کی غنیمت کیساتھ جو اُسکے دو مہینے کے بعد ہوا تقسیم کئے اور دو قیدیاں جو آئے تھے انمیں سے حکم بن کیسا ایمان لاکے مدینے میں رہے اور بیرِ معونہ کے جنگ میں شہید ہوے اور عثمان بن عبداللہ کو چھوڑدئے، وہ مکے کو گیا. اور کفر پر مرا اور یہ آیت منسوخ ہوئی. یعنے حرام مہینوں میں جنگ نہ کرنے کا حکم اٹھ گیا. اور اسکی ناسخ یہ آیت ہے جو سورۂ توبہ میں آئی ہے فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ یعنے پس قتل کرو تم مشرکوں کو جہانکہ پاؤ تم حلال دنوں میں ہو یا حرام دنوں میں.

غزوۂ بدر

اعظمِ غزوات یہ غزوہ ہی جان　فتح و نصرت پائے جسمیں مومناں
اکثر گمراہ کفارِ شریر　ہوگئے ہیں اسمیں مقتول و اسیر
مال تھا اسمیں قریشوں کا کثیر　تھا ابوسفیان ہی انکا امیر

اور اُسی سال میں اے باصفا　بدر کا غزوہ سمجھ واقع ہوا
قوّت و شوکت ہوی اسلام کو　اور شکست اعدائے کفر انجام کو
نقل ہے اک قافلہ از ملکِ شام　عازمِ مکّہ ہوا تھا اے ہمام
اور سواراں ساتھ اُسکے تیس تھے　یک روایت ہی کہ سب چالیس تھے

بدر کے نزدیک وہ پہنچے ہیں جب

تم چلو اسکے طرف اب جلد تر

کہ پیادہ ہیں یہ سب اے کردگار

حق کیا مقبول حضرتؐ کی دعا

بہرِ استفسارِ حالِ کارواں

اور اہلِ کارواں بھی آ میاں

بدر کو بائیں طرف ہی چھوڑ دے

کہ نبیؐ رکھتا ہے قصدِ کارواں

یہ خبر ضمضم سنایا جا کے جب

کہ ہے شاید یہ ہمارا کارواں

کہتے ہیں مکے میں یک شب ناگہاں

کہ یقیں در شہرِ مکہ آشکار

قتل گہ پر اپنے تم آؤ شتاب

یوں کہا عباسؓ سے از گمرہی

کرتے ہیں دعویٰ نبوت کا ابھی

خواب دیکھا ایک شب وہ بیقرار

کہ قریشوں پر مصیبت اک بڑی

کہ گواہ ہے خوب اُسکا بیگماں

سب ہوے راضی رئیسانِ قریش

جانے مکے سے نہیں راضی ہوا

ماردینگے میرے صحبؓ باصفا

پر ابوجہلِ لعین ناحق شناس

جب نکلے تو یقیں ہے آ ہوشیار

یہ خبر پہنچی بہ سالارِ عربؐ

تمکو کچھ ساماں خدا دیوے مگر

فضل سے اپنے تو کر ان کو سوار

وہ جو مانگے اُنکے یاروں کو دیا

تب گئے شہرِ مدینے سے رواں

پا سواروں کے تجسس کے نشاں

رہ سے ساحل کے وہ مکے کو چلے

کارواں ہے یہ متاعِ بیکراں

سنکے یوں کہنے لگا بوجہل تب

کاروانِ حضرمی سا بیگماں

آگے اس ضمضم کی آنے کی ہی چال

آنکر ابطح میں ایک اشتر سوار

اور کیا اپنا یہاں پاؤ شتاب

تم میں یہ عورت پیمبر کب ہوئی

کیا وہی دعویٰ کریں عورت ابھی

کہ ہے آپ کی اونٹ کا اوپر سوار

آجکل بے شبہ ہوویگی گھڑی

عاتکہ کی صدقِ رویا پر عیاں

عذر لیکن بولہب نے لا کے پیش

کیونکہ پایا تھا خبر وہ بے وفا

نارِ دوزخ کا وہ کندہ ہوویگا

یوں لگا کہنے کو جا کر اُسکے پاس

کوئی نہ نکلے اہلِ وادی زینہار

تب صحابہؓ کو کہے حق کے حبیبؐ

یک روایت ہے کہ وہ شاہِ ہدا

بھوکے ہیں تو سیر کر انکو اے رب

دو صحابی جو تھے طلحہؓ اور سعیدؓ

برق سا ہر دو سواراں جلد تر

خوف و دہشت سے ہراساں ہو گئے

اور ضمضم بن عمرو کو جلد تر

قافلے سے آملو تم جلد تر

کہ نبیؐ اور اُسکے یاراں با مجال

جانیو واللہ یہ ایسا نہیں

خواب دیکھی عاتکہ والا نسب

یک ندا آہی کیا وحشت فزا

جب سنا یہ خواب بوجہل لعیں

کیا تم اب اس بات سے راضی نہیں

نقل ہے ضمضم بھی جب ہو کر جدا

اور بیاباں خون سے رنگین ہے سب

سُن بنی ہاشم نے یہ ضمضم کا خواب

اور ابوجہلِ لعین نے بے درنگ

عاص کو اپنے بدل بھیجا وہیں

سعدؓ سے فرمائے تھے شاہِ خیار

جانتے تھے سب یہ کفارِ لعیں

اے ابوصفوان تو سردار ہے

جبکہ پھسلایا ہے بوجہلِ لعیں

قافلہ کفار کا آیا قریب

یوں صحابہؓ کے کئے حق میں دعا

ہیں برہنہ دیجے پوشاک انکو سب

انکو وہ پیغمبرِ ربِّ وحید

کارواں کی جا کے لے آئے خبر

پھر گئے ہیں جلد سیدھی راہ سے

بھیجے ہیں مکے میں تا دیوے خبر

اور بچا لیجو تم اپنا مال و زر

بایقیں ایسا گئے ہونگے خیال

اُس پہ غالب ہووینگے ہم بایقیں

بنتِ عبدالمطلب نے یہ عجب

اے قریشِ گمرہانِ بے وفا

مسخری کرنے لگا نکبت قریں

کہ تمہارے بعض مردوں سے یقیں

قافلے سے اپنے مکے کو چلا

جب ہوا بیدار وہ سمجھا ہے تب

ہوگئی شاداں و فرحاں شیخ و شاب

جا دیا ہر یک کو بس ترغیبِ جنگ

اور اُمیہ بن خلف بھی آ کے ہیں

کہ اُمیہ بن خلف کو آشکار

کہ نبیؐ کی بات سچی ہے یقیں

قوم تیری تابعدار ہے

وہ لعیں بھی ہو گیا راضی وہیں

ایک دہشت ہو کہ تڑپھ کعبے پہ سب — یک بیک ندا ایسی کیا وہ بے ادب
کہ چلو تم جلد سب اے مکیاں — اور بچاؤ اپنا مال و کارواں

جمع آئے تب پیادہ اور سوار — جلد تر مردانِ جنگی ایک ہزار
اور لگے چلنے لو با صد کر و فر — باغرور و با تکبر بد سیر

عورتیں گانے بجانے والیاں — انمیں تھے انکو سرہانے والیاں
پہنچے پانی پہ جب اثنائے راہ — وہ اترتے دیکھے خیمے خواہ مخواہ

عورتیں گاتیں بجاتیں با طرب — ہجو کرتی تھیں مسلمانوں کی سب
اور پھر دن ایک سردارِ قریش — باتکلف کرتا مہمانی جیش

نحر کرتے دس شتر ہر دن شتاب — کھاتے کتنوں سا بہت پیتے شراب
جب لگے چلنے کو تو وہ بدگہر — شہ کو دی جبریل نے انکی خبر

تب کیے ہیں مشورت اصحاب سے — اور فرمائے ہیں یوں احباب سے
کہ کیا ہے تم سے وعدہ استوار — ایک دن دو بات سے پروردگار

فتح پاویں تم بکفارِ قریش — یا وہ مالِ کارواں ہاتھ آوے بیش
سن یہ مژدہ بعض یاروں نے کہا — تنگ کرنا کارواں کو انکے جا

مصطفےٰ فرمائے انکا کارواں — ہوچکا ہے راہِ ساحل سے رواں
فوج لیکر یک بیک ابوجہل لعیں — جنگ کرنے تم سے آتا ہے یقیں

بعض یاراں عرض خدمت یوں کیے — جنگ نا کر کارواں ہی لیجیے
بات یہ سنکر نبی غصہ ہوئے — تب ابوبکرؓ اور عمرؓ حاضر جو تھے

اٹھ کھڑے ہو کر کیے بہتر کلام — شہ کیے انکو دعا ہو شاد کام
سعدؓ عبادہ جو تھا تب اٹھ کھڑا — اور کہا حق کی قسم ہے سیدا

آپ کے انصار ہو سب تابعاں — حکمِ عالی پر ہیں سارے جاں فشاں
آپ جائینگے جہاں وہ آئیں گے — دین و دنیا میں سعادت پائینگے

عدنِ ابین تک بھی گر حضرت چلیں — جان و دل سے وہ سبھی ہمراہ ہیں
کی تب اسکے حقمیں حضرت نے دعا — پھر کہا مقدادؓ بھی رہکر کھڑا

یا رسول اللہ جہاں جاویں شتاب — آپکے ہیں ہم بھی ہمراہِ رکاب
ہم نہیں زنہار وہ بولینگے بات — قوم موسیٰ جو کہی موسیٰ کے ساتھ

کہ حکایت جس کی خلاق کریم — یہ کیا ہے جو بہ قرآنِ عظیم

سورہ مائدہ — اِذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا اِنَّا هٰهُنَا قَاعِدُوْنَ

یعنے تو جا اور تیرا رب پھر دونوں لڑو ہم یہیں بیٹھے رہتے ہیں
بلکہ یوں کہتے ہیں ہم اے نیکذات — چل تو اور تیرا خدا ہم بھی ہیں ساتھ

اِذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا اِنَّا مَعَكُمَا مُقَاتِلُوْنَ یعنے تو جا اور تیرا رب پھر دونوں لڑو ہم بھی تمہارے ساتھ ہو کر لڑتے ہیں۔

آپ گر جاؤگے تا برکِ غماد[1] — ہم بھی ہمراہ ہوئینگے با انقیاد
مسکرائے سنکے یہ شاہِ ہدا — اور کیے ہیں اسکے حقمیں تب دعا

اور سعدؓ ابنِ معاذ آیا کہ دیں — عمدۂ انصار سے جو تھا یقیں
یوں کہا اے سرورِ اہلِ کمال — کافروں سے یوں کرینگے ہم قتال

حق کریگا آپکی آنکھیں خنک — راہِ حق میں جان دینگے ہم بغیر شک
خوش بہت اِس بات سے حضرت ہوے — اور یوں ارشاد یاروں کو کیے

فتح و نصرت کی بشارت ہے تمہیں — فتح و عزت کی بشارت ہے تمہیں
حق تعالیٰ مجھ سے ہے وعدہ کیا — بالیقیں دو طائفوں سے ایک کا

ایک ان دو سے مقرر کارواں — اور دیگر قومِ قریش اے مومناں
اب میں گویا دیکھتا ہوں بالیقیں — بار میں جائے ہلاکِ مشرکیں

اور اشارہ تب کیے شاہِ جہاں — کہ فلاں جا پر مرے گا ذو فلاں
بولتا ہے یوں انسؓ فرخ صفات — کہ پیمبر رکھ زمیں پر اپنا ہاتھ

بولتے تھے اس جگہ کا ذو فلاں — اور فلاں اس جا مریگا بے گماں
اور لیتے تھے صریح ہر سر کا نام — بس خبر جیسی دئے شاہِ انام

[1] برکِ غماد ایک جگہ کا نام ہے پانچ رات دور مکہ سے ۱۲ — عرب کے حصہ خشکی کی طرف انتہائی شہر ساحل ہے ۱۲

اُس جگہ پر ہی مرے وہ کافراں
خواب میں دیکھا جُہیم باوقار
کہ مقرر ابوالحکم ابن ہشام
پس گلے پر اونٹ کے اپنے وہیں
خواب یہ بوجہل نے سن کر کہا
اور یوں بولا ابوجہلِ لعیں
تب ابوسفیانِ اموی جلد تر
کارواں تو اب خطرگہ قطع کر
تم محمدؐ سے تعرّض مت کرو
اور ایسا ہی وہ عدّاس ہمام
عتبہ و شیبہ کو مانع ہو کہا
اور اقسام بِالازلام جو
لیک ہر ہر کو ابوجہلِ لعیں
بالضرورت بدر تک اب جائیں ہم
تا ہماری شان و شوکت کی خبر
یہ نہ بولا وہ زبانِ قال سے
کافری اور مشرکی میں تھے سدا
یہ ہماری قتل و خواری کی خبر
الغرض وہ لشکرِ کفار سب
ساتھ لیکر اپنے فوجِ مومناں
تھے صحابی جو رسول اللہ کے ساتھ
عذر بیماری سے رقیہؓ کے ملول
یہ مہاجرین اور انصارؓ پنج

دخلِ دوزخ ہوئے وہ منکراں
مرد یک آتا ہی گھوڑے پر سوار
عتبہ و شیبہ اُمیہ لا کلام
مار کر چاقو گیا وہ اے امیں
کہ پیمبر ہے یہ شاید دوسرا
کون ہیں مقتول بجانبِ یقیں
ہے قریشوں کو یہ لکھ بھیجا خبر
ہے رواں بے دغدغہ شام و سحر
عزم بدخواہی کا اُسکے مت دھرو
جو کہ تھا عتبہ و شیبہ کا غلام
کہ نبیٔ حق کا محمدؐ ہے بجا
مستمر عادت تھی انکی زشت خو
جدّ و کد کرتا تھا جنگ اوپر بہ کیں
تین دن تک وہاں اُمنیت قالائیں ہم
ہو بہ اطرافِ قبائل منتشر
بلکہ وہ بولا لسانِ حال سے
فسق یہ اُس پر زیادہ کر ادا
جابجا ہووے جہاں میں منتشر
بدر کو آ پہنچکر اُترا ہے جب
بدر کے جانب چلے با عزّ و شان
تین سو تیرہ[۳۱۳] تھے وہ سب نیکذات
رکھے عثمانؓ کو مدینے میں رسولؐ
بدر میں حاضر نہ تھے اے فرح سنج

نقل ہی فوجِ قریشِ بے وفا
اونٹ تھی تب اسکے یک ہمراہ تھا
اور سوا اُنکے فلاں کافر جو تھے
کافراں کے جتنے ڈیرے تھے کھڑے
یعنے از ابنائے عبدِ مطّلب
نقل ہے اُن کافروں کا کارواں
کارواں کی ہی حفاظت کیلئے
جب تعرّض کوئی نہیں ہم سے کیا
عاقلاں اور ہوشمندانِ قریش
چھوڑ کر نصرانیت وہ پیش ہیں
جنگ پر اُسکے نہ ہرگز جاؤ تم
وہ بھی مانع آئی اُنکو بار بار
اور کہتا تھا نہ ہم آئینگے باز
نحر کر اونٹوں کو بنوا دیں کباب
ڈر ہمارا سب رکھینگے بعد ازاں
یعنے اب ہم بدر کو جانا ضرور
قتل ہو خاکِ مذلّت میں چلیں
پس وہ ملعون جو کہا وونہی ہوا
تب مدینے میں وہ شاہِ انبیاؐ
بارہویں[۱۲] رمضان کی تھی بقیل و قال
تھے مہاجر ستر اور پر سات جان
مشرکوں کے قافلہ کی جستجو
لشکرِ کفار تھا مکے طرف

منزلِ جحفہ میں جب اُتری ہے آ
وہ ہوا اس طرح سے کہنے لگا
بالیقیں مارے گئے مارے گئے
قطرے اسکے خون کے سب پر پڑے
تھا وہ عبدِ مطّلب سے منتسب
جب خطرگہ سے ہو آگے رواں
شہرِ مکہ سے مسافر تم ہوئے
تم بھی مکے کو ہے پھر جانا بھلا
یونہی یکسر منع میں آئے ہیں پیش
لایا تھا ایمان بہ شاہِ رسلیںؐ
مت غضب میں حقکے سر دو آؤ تم
گر یہ فعلِ شرک ہے وہ آشکار
مصطفےؐ کے جنگ سے کر احتراز
جشن کر گا دیں بجا دیں پی شراب
کوئی متعرض نہ ہو سرّ و عیاں
اور وہاں کرنا بہت فسق و فجور
اور ہمیشہ نارِ دوزخ میں جلیں
عاقبت بد سے نہ ڈیوے خدا
نائب اپنا ابولبابہؓ کو بنا
اور ستروں[۷۰] میں ہوا جنگ و جدال
دو صد و چھتیس[۲۳۶] انصار آئے و امیاں
تھے گئے کرنے سعیدؓ و طلحہؓ جو
فوجِ پیغمبرؐ مدینے کی طرف

۱؎ فال کاڑوں کی جو جاہلیت کے ایام میں دیکھتے تھے ۱۲ ۲؎ یعنے عثمانؓ و سعیدؓ و طلحہؓ ۱۲ ۳؎ یعنے اور پانچ انصارؓ کو حضرتؐ روانہ کئے تھے ۱۲

جس طرف اُتری تھی فوجِ مشرکیں
وسوسہ ڈالا ہے شیطانِ لعیں
کر لیئے سب غسل اہلِ احتلام
ہے روایت بدر کے میدان میں تب
کہ مرے اس جائے پر کافر فلاں
بھی روایت ہے کہ سعد ابنِ معاذؓ
خود رکھیں تشریف ہم لڑتے ہیں جا
ہو کے اپنے خاص مرکب پر سوار
حکمِ عالی پر رہینگے جاں فدا
ہے ابھی مسجد وہاں آنیکا نام
لشکرِ کفار میں ظاہر ہوا
کبر سے آتے ہیں یوں اب بے درنگ
پس تو اب اس لشکرِ کفار پر
لشکرِ کفار سے اوّل یقیں
لشکرِ اسلام سے بھی اے ہمام
کافراں پوچھیں انہیں تم کون ہو
ہم چچیرے بھائیوں کو اپنے اب
سن عبیدہؓ کا تھا اسّی سے زیاد
دستِ حیدرؓ سے مرا ہے تب ولید
حیدرؓ و حمزہؓ گئے اسکی مدد
ساق سے گرتا تھا اسکے مغز تب
بدر سے کہتے ہیں جب رجعت کیا
دیکھ بوجہلِ لعیں کو کر نہ دیر

چشمے پانی کے تھے کیچڑ کی زمیں
ہو گئے تب محتلم سب مسلمیں
چارپایوں کو دئے پانی تمام
گشت کرتے تھے وہ سالارِ عرب
اور فلاں اس جا مریگا بیگماں
جو تھا انصاروں کا ملجا اور ملاذ
اور یہاں مر کے رہیگا آپ کا
ہوں رواں سوئے مدینہ باوقار
شہ گئے تب سعدؓ کے حق میں دعا
چونکہ آثارِ مبارک میں تمام
شاہ تب کرنے لگے ہیں یوں دعا
تجھسے اور تیرے نبیؐ سے کرنے جنگ
مومنوں کو دیجئے فتح و ظفر
آئے ہیں میدان میں تینوں لعیں
جلد نکلے تین انصارِ کرامؓ
بولے ہم انصار ہیں اے کافرو
یعنے کرتے ہیں مہاجر کو طلب
وہ کیا عتبہ سے جنگ ای باوداد
ہاتھ سے حمزہؓ کے وہ شیبہ پلید
ہو گیا مقتول عتبہ مردِ بد
وہ کیا تب عرض از شاہِ عرب
وادیٔ صفرا میں وہ رحلت کیا
جا گرے ہیں اسپہ سرد و مثلِ شیر

لشکرِ اسلام میں پانی نہ تھا
حق نے برسایا ہے بارش بیکراں
اس طرف ہوی سخت بالو کی زمیں
دستِ اشرف رکھکے اپنا بر زمیں
وہ مقرّر جو کہ فرمائے تھے جا
یوں کیا ہے عرض اے شاہِ امم
فتح گر دیوے خدا ہم کو سبھی
دہاں جو ہیں بھائی ہمارے مسلمیں
پس وہاں ڈالے ہیں منڈوا جلد تر
ہیں بنائے ایک ایک مسجد وہاں
اے خداوندِ کریم کارساز
منتظر نصرت کے تیرے ہم ہیں اب
لشکرِ اسلام بھی با عز و شاں
عتبہ و شیبہ ولیدِ نابکار
یعنے وہ عوفؓ و معاذِ نامدار
تب کہے وہ کافرانِ زشت فام
حکم سے تب شہ کے باشانِ جلی
حضرت حمزہؓ نے شیبہ سے لڑا
اور عبیدہؓ ضرب عتبہ پر کیا
زخم زانو پر عبیدہؓ کے لگا
یا رسول اللہ ہوئیں کیا شہید
پس معوذؓ اور معاذِ باخبر
ضرب سے شمشیر کے وہ اہلِ دیں

اور تھی بالو کی زمیں آکے باصفا
بھر لیئے مشکوں میں پانی مومناں
اور ہوا کیچڑ بسوئے کافریں
اسطرح ارشاد کرتے تھے یقیں
یک وجب اس سے نہ زائد کم ہوا
کہ یہاں اب ایک منڈوا ڈالیں ہم
ہے بہت بہتر و گرنہ اے نبیؐ
آپکی الفت میں ہم سے کم نہیں
بعد یک مسجد بنی اس جائے پر
تا ہو آثارِ مبارک کا نشاں
یہ قریشی کافراں با فخر و ناز
جو کیا ہے کبر سے تو وعدہ آ رب
پس ہوا ظاہر بہ میداں آکے میاں
جنگ چاہے مومنوں سے آشکار
اور عبداللہؓ رواحہ باوقار
کہ نہیں ہے شبہ ہمکو تم سے کام
نکلے حمزہؓ اور عبیدہؓ اور علیؓ
اور ولیدِ بے حیا سے مرتضیٰؓ
ضربِ عتبہ کا بھی یک اسکو لگا
پاس سرور کے اُسے لائے اُٹھا
سرورِ عالم کہے ہاں اے رشید
یعنے عفرا کے جو تھے ہر دو پسر
مار کر اسکو گرائے بر زمیں

بولتا ہے یوں معاذِ باصفا
مار کر ساق اسکی ہے نے کی جدا

عکرمہ اُسکا پسر مارا مجھے
ہاتھ میرا کٹ گیا تب دوش سے

پر مرے پہلو سے وہ لٹکا ہی رہا
باوجود اسکے میں لڑتا ہی رہا

تب معوّذ نے کیا یک اُسپہ وار
تب گرا ابو جہلِ ملعون نابکار

لیک باقی تھی ابھی کچھ اسکی جاں
آئے حضرت پاس ہر دو غازیاں

جب معاذ آیا ہے نزدِ مصطفیٰؐ
ہاتھ لٹکا آہ وہ لٹکا ہی تھا

اُسپہ ڈالا شاہ نے اپنا لعاب
ہو گیا ہے وصل وہ تب ہی شتاب

تا زمانِ حضرتِ عثمانؓ وہ
نقل ہے زندہ رہا باشان وہ

اور جنگِ بدر ہی میں ہے رشید
ہو گیا آخر معوّذ بھی شہید

الغرض مروی ہے یوں بولے نبیؐ
کون اب لادے خبر بوجہل کی

تب گیا ہے ابنِ مسعودؓ دلیر
اور چڑھا سینے پہ اُسکے مثلِ شیر

سر تنِ ناپاک سے کردے جدا
شاہ کی خدمت میں اسکو لا رکھا

شہ بہت خوش ہو گئے شکرِ خدا
اور سجودِ شکر بھی لائے بجا

اور فرمائے ہیں وہ مقبولِ رب
کہ اس اُمت کا مرا فرعون اب

یک روایت ہے کہ دو رکعت نماز
شکریہ حضرت پڑھے ہیں بانیاز

بھی روایت ہے کہ شاہِ دیں پناہ
جب صفِ میداں میں فرمائے نگاہ

تب صحابہ کی کمی آئی نظر
اور کثرت کافروں کی بیشتر

آکے تب منڈوے میں ہاتھوں کو اُٹھا
رو بقبلہ یوں لگے کرنے دعا

یا الٰہی مجھ سے جو وعدہ کیا
فتح و نصرت کا اُسے کیجے وفا

یہ گروہ اسلام کی جو ہے قلیل
گر ہلاکت پاوے اے ربِّ الجلیل

کوئی موحّد اور ترا عابد کہیں
اب سوا انکے نہیں ہے بر زمیں

اور دعا میں اسقدر عجز و نیاز
درد سے اُس فن کئے وہ سرفراز

کہ گری ہی دوشِ اشرف سے ردا
دوش پر صدیقؓ نے ڈالا اُٹھا

بولتے ہیں یوں علیؓ باکمال
بدر کے دن جنگ کرتا تھا قتال

یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِیْثُ

دیکھا منڈوے میں پھر پھر بار آ
شاہ یہ سجدے میں کرتے تھے دعا

کہتے ہیں منڈوے میں تھے وہ شاہ جب
آپ کے ہمراہ تھے صدیقؓ تب

نیند تھوڑی آئی ہے اس شاہ کو
مسکرا فرمائے ہیں بیدار ہو

اے ابوبکرِ مکرّم دیکھ اب
فتح و نصرت آئی ہے از فضلِ رب

آئے جبریلِ امیں اے نامدار
آسماں سے ہو کے گھوڑے پر سوار

مصطفیٰ منڈوے سے باہر آکے تب
جنگ کی ترغیب ہیں دینے لگے

بہرِ حق جو جنگ کر ہووے شہید
جاوداں جنت میں ہووے وہ سعید

تب عُمیرؓ ابن الحمامِ باشعور
ہاتھ میں چند کھاتا تھا کھجور

سُنکے یہ کہنے لگا خوش ہو وہیں
کہ مرے میں اور جنت میں یقیں

اب نہیں کچھ واسطہ اسکے سوا
کہ شہادت پاؤں میں بہرِ خدا

وہ کھجوراں پھینک کر لڑنے لگا
اور وہیں پایا شہادت باصفا

ہے روایت از علیؓ مرتضیٰ
تین بارے بدر میں بھیجا خدا

سخت تر بارے تھے وہ آپیش بین
بادِ اوّل تھا یقیں روح الامین

بادِ دوم جان میکائیل تھا
بادِ سوم بوج اسرافیل تھا

ساتھ ہر ہر کے ملک تھے یک ہزار
ابلق اسپوں پہ تھے وہ تکبیر سوار

انکے کپڑے اور عمامے تھے سفید
پیٹھ پر تھے انکے شملے اے سعید

اور سوا انکے ملائک دو ہزار
پنج ہزار آئے ہیں جملہ باوقار

اہلِ ایماں کے معاون ہو یقیں
جنگ کرتے تھے زکفّارِ لعیں

سُنتے تھے آواز اسیاں مشرکیں
پر نہ آتے تھے نظر اُنکو کہیں

اور کسی کافر کا پیچھا اے میاں
جبکہ کرتا کوئی مومن بگماں

ضرب کے آگے اُسے پاتا وہیں
گر پڑا ہے سر کٹا وہ بر زمیں

مارتے تھے گردنوں پر وہ ملک
اور ہر مفصل پہ انکے یاد رکھ

یہ خبر قرآں میں حق نے دیا
دیکھ اس آیت میں فرمایا ہے کیا

جو تھے مقتولِ ملائک کافراں
گردن و مفصل پہ انکے یہ نشاں

غازیانِ بدر کو با میمنت
جب گئے اہلِ مدینہ تہنیت

بلکہ کفاروں کو یوں پاتے تھے ہم
کہ ہوے ہیں انکے سر تن سے قلم

کاٹتے تھے انکے سر ہم جلد تر
سنکے فرمائے نہیں خیر البشرؐ

اور فرشتے ہی نے مارے سبکو جان
بلکہ ہیں بعضوں کو مارے غازیاں

بولہب بھی اور دوسرے کافراں
سنکے متعجب ہوئے ہیں بیکراں

جو ابھی ایمان نہیں لایا تھا وہ
بھاگ جنگِ بدر سے آیا تھا وہ

وہ کہا تب ای چچا میں کیا کہوں
حالِ جنگِ بدر سے حیراں ہوں

رہگئے ہیں خشک ہم یک جائے پر
کوئی گویا ہمکو باندھے سربسر

اور ہاتھوں کو ہمارے جلد تر
باندھے ہیں کوئی ہمارے پشت پر

اور وہ پہنے تھے سب اُجلا لباس
ابلق اسپوں پر چڑھے تھے دہراس

یوں ابو رافع کہائے نیکنام
حضرتِ عباسؓ کا جو ہے غلام

مارے میرے منہ پہ اک تھپّی وہیں
اور گرایا جلد مجھکو بر زمیں

زوجۂ عباسؓ اُمِّ فضلؓ تب
سنکے یہ آئی ہے گھر سے پر غضب

سات دن کے بعد وہ ربُّ العلا
اسکو عدسہ میں کیا ہے مبتلا

اور بیماری کو اسکے سب عرب
جانتے تھے شوم اور منحوس جب

دستِ مزدوراں سے پس اسکو اٹھا
شہرِ مکہ سے کہیں باہر لیجا

جو ستایا تھا نبیؐ کو وہ لعیں
یہ سزا اسکی تھی دنیا میں یقیں

الغرض اس جنگ میں اے بھائیجاں
ہوگئے مقتول ستّر کافراں

اور شہادت پائے چودہ (۱۴) مومناں
حق رہے راضی انہوں سے جاوداں

بدر میں تھا ایک نجس کنواں خراب
اسمیں ڈالے اُن پلیدوں کو شتاب

قتلِ انساں وہ نہیں جانتے تھے جب
قتل ایسا انکو سکھلایا ہے رب

لہ فَاضْرِبُوا فَوْقَ الْأَعْنَاقِ وَاضْرِبُوا مِنْهُمْ كُلَّ بَنَانٍ

پس نظر آتی تھی یک کالی لکیر
ایسے ہی مقتول تھے انمیں کثیر

وہ کہے یہ فتح و نصرت بالیقیں
زور بازو سے ہمارے ہی نہیں

اور بعضے یوں زمیں پر ہیں گرے
انکے گویا مشکیاں باندھے ہوے

حکم سے خالق کے وہ آئے تھے ملک
اور کرتے تھے تمہاری وہ کمک

نقل ہے اس فتح و نصرت کی خبر
شہرِ مکہ میں ہوئی جب مشتہر

تب ابوسفیان حارثؓ کا پسر
ابنِ عمِّ حضرتِ خیر البشرؐ

اُس سے پوچھا بولہب سچی خبر
اے بھتیجے کہہ کیا جو تو نظر

کہ بہ اصحابِ محمد مصطفےؐ
جب مقابل ہم ہوے ہیں اے چچا

اور ہتھیار ہیں ہمارے سب کے سب
چھین لیتے ہیں کوئی بے شبہ تب

اور زمین و آسماں کے درمیاں
ہم کئی مردوں کو دیکھے ہیں عیاں

کوئی مقابل انکی ہو سکتا نہ تھا
اُن سے طاقت جنگ کی رکھتا نہ تھا

میں کہا واللہ ملائک تھے وہ سب
بولہب یہ سن کے آیا در غضب

اور چڑھا سینے پہ میرے بے حیا
پر تھا لاغر اس سے لڑ سکتا نہ تھا

ماری یک مسّل سے اسکے سر پہ آ
ہو پشیماں تب وہ اپنے گھر گیا

آہی بیماری میں پس وہ مر گیا
اور مقر اپنا سقر میں کر گیا

تین دن تک اسکی تب نعشِ پلید
سڑتی اور گلتی پڑی تھی اے رشید

اک گڑھے میں اُس لعیں کو ڈالکر
بھر دئے پتھروں سے اسکو جلد تر

آخرت کی تو سزا ہے بے حساب
تا ابد ہے سخت تر اسکو عذاب

اور ستّر ہوگئے انسے اسیر
اور بھاگے جو تھے باقی اے خبیر

اور جو کفار تھے مارے گئے
سخت کافر انمیں جو چوبیس (۲۴) تھے

اور تھی یہ عادتِ خیر البشرؐ
کافروں پر ہو جہاں فتح و ظفر

لہ ترجمہ: مارو ان کے گردنوں کے اوپر اور مارو ان کے پور پور ۱۲ (سورۂ انفال)

ابولہب کا [illegible] سے مرنا

تین دن ہیں جا کے ہیں کرتے قیام
بدر میں بھی پس رہے سہ دن تمام

تین دن کے بعد نکلے ہو سوار
آئے ہیں اس صوبہ یہ شاہِ نامدار

نام یک یک لیکے اُن کفار کا
اس طرح کرنے لگے اُن کو ندا

کہ خدا وعدہ کیا تھا تم سے جو
آج کیا پہنچا نہیں تم کو کہو

آرزو اسلام کی گر اب کریں
فائدہ ہرگز نہ دیوے وہ تمہیں

تم اگر حکمِ خدا حکمِ رسولؐ
جان اور دل سے کئے ہوتے قبول

یوں کبھی دنیا میں نہ ہوتے خراب
حشر میں بھی تم نہیں پاتے عذاب

غرض خدمت کی عمرؓ نے تب وہاں
یا نبیؐ سنتے ہیں کیا یہ کافراں

شہ کہے سنتے ہیں ہاں اعدا یقین
اے عمرؓ اس طرح تم سنتے نہیں

پر نہیں سکتے ہیں وہ اسے کامیاب
کہ زباں سے اپنے دیویں ب جواب

قیدیاں ستّر جو تھے اے باصفا
اُنمیں تھے عباسؓ حضرتؐ کے چچا

اور نوفلؓ ابن حارث اے پسر
ابنِ عمِ مصطفےٰؐ خیر البشر

اور عقیلؓ ابن ابی طالب دگر
ہو گئے ایمان سے یہ سب بہرہ ور

نقل ہے یاروں سے بولے تھے رسولؐ
از بنی ہاشم جماعت یک ملول

آئے ہیں آ کر راہ سے اس جنگ کو
قتل میں تم انکے جلدی مت کرو

خاص جو عباسؓ ہے میرا چچا
اُسکو لائے ہیں بصد جور و جفا

کہتے ہیں ایمان لائے تھے یقیں
لیک رکھتے تھے نہاں از مشرکیں

اور وہ مکّے کے خبریں جا دواں
شاہؐ کی خدمت میں لکھتے تھے نہاں

بوالیسرؓ تھا یک صحابی پس حقیر
وہ کیا عباسؓ کو اُس دن اسیر

اسکو پوچھا مصطفےٰؐ نے اے فہیم
کہ قوی عباسؓ ہے مردِ جسیم

کیوں کیا ہے بول تو اسکو اسیر
تو تو ہے حالانکہ لاغر اور حقیر

بوالیسرؓ بولا کہ اے خلقے حبیبؐ
خوبرو یک مرد با شکلِ مہیب

آ گیا میری اعانت با یقیں
میں کبھی دیکھا نہ تھا اسکو کہیں

شہ کہے اے بوالیسرؓ وہ تھا ملک
آ گیا تیری مدد وہ از فلک

نقل ہے جب مومنانِ باخبر
قیدیوں کو لائے ہیں سب قید کر

دن گذر جب آئی شب پس درد سے
حضرتِ عباسؓ ہیں رونے لگے

کیونکہ باندھے تھے نہایت سخت تر
درد سے روتے تھے وہ اے باخبر

آہ اسکی آہ و زاری کے سبب
نیند حضرتؐ کو نہیں آئی یہ شب

تب کہا یاروں نے اے عالیجناب
آپ کیوں ہوتے نہیں مشغولِ خواب

شہ کہے میرے چچا کا درد و غم
خواب کو مانع ہے میرے یک قلم

سن کے یہ انصار جلدی سے گئے
بند کو عباسؓ کے ڈھیلے کئے

پھر نہیں آواز آئی انکی جب
پوچھے یاروں سے نبیؐ اسکا سبب

تب صحابہ یوں خبر شہ کو دئے
بند ہم عباسؓ کے ڈھیلے کئے

شہ کہے سب بندیوں کے بند بھی
لطف سے کر دیجیو ڈھیلے ابھی

پس بہ حکمِ رحمۃ للعالمیں
بند ڈھیلے کر دئے سب کے وہیں

سرورِ عالم کو آئی نیند تب
شب وہ گذری اور ہوئی ہے صبح جب

قیدیوں کے باب میں شاہِ عربؐ
مشورت کی اپنے ہی یاروں سے تب

کیا بلاشک قتل ان سبکو کریں
یا کہ فدیہ لیکے انکو چھوڑ دیں

تب کہے صدیقؓ اے شاہِ اممؐ
چھوڑیں انسے لیکے فدیہ از کرم

شرک سے آئندہ شاید آویں باز
دولتِ اسلام سے ہوں سرفراز

اور کہیں ہیں عرض حضرتؐ سے عمرؓ
قتل ہی کر دیویں سبکو جلد تر

اور معاذِ باصفا کی رائے بھی
پس موافق تھی عمرؓ کے رائے کی

پیشوا ہیں یہ تو سب کفار کے
پس ہی کیا پروا انہوں کے مال سے

شہ کہے صدیقؓ کو اے باکمال
حالِ ابراہیمؑ سا تیرا ہے حال

پس پڑھے یہ آیتِ قرآں نبیؐ
حق سے ابراہیمؑ نے جو عرض کی

فَمَنْ تَبِعَنِي فَإِنَّهُ مِنِّي وَمَنْ عَصَانِي فَإِنَّكَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ [1]

[1] پس جو میرا تابع ہوا سو وہ میرے لوگوں میں سے ہے اور جس نے میری نافرمانی کی۔ الٰہی تو بخشنے والا ہے۔ کہ تو غفور رحیم ہے ۔ (سورۂ ابراہیم)

اور فرمائے عمرؓ کو مسکرا | حال تیرا نوح کے ہی حال سا
پس اس آیت کو پڑھے خیر الورا | نوح پیغمبر کئے تھے جو دعا

رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَی الْاَرْضِ مِنَ الْکَافِرِیْنَ دَیَّارًا ۵

وحی لیس نبی ہے از پروردگار | اے نبیؐ اصحابؓ کو دے اختیار
فدیہ لے اُن قیدیوں کو چھوڑ دیں | یا نہ لیکر فدیہ قتل انکو کریں
شرط ہے یہ فدیہ لینے میں مگر | شخص ستر تم سے اے نیکو سیر
سال آئندہ یقیں ہونگے شہید | اُسپہ ہی راضی ہوئے وہ سب سعید
کیونکہ اُمیدِ قوی تھی یہ انہیں | کہ بہتوں کو سبب کچھ چھوڑ دیں
شاید آئندہ مسلمان ہوینگے | رحم بھی خوشی پہ اُنکی وہ کئے
اور شہادت کے بھی وہ مشتاق تھے | اسلئے فدیہ پہ وہ راضی ہوئے
لیک نازل آیتیں پھر حق نے کی | حسب رائے حضرتِ فاروقؓ ہی
کہتے ہیں صدیقؓ اکبر اور رسولؐ | بیٹھے تھے روتے ہوئے دو ہر ملول
تب کہے فاروقؓ اے شاہ عرب | آپ اور صدیقؓ کیوں روتے ہیں اب
بولے تا اس سے میں بھی روؤں اب | گر نہ غم آئے تکلف لاؤں اب
شہ کہے میرے صحابہ آشکار | آہ جو فدیہ کئے ہیں اختیار
عرض میرے پر کئے انکا عذاب | تھا بہت نزدیک وہ بے ارتیاب
ایک شجر نزدیک تھا اس کو دکھا | شہ کہے اس سے بھی نزدیک تھا
اور فرمائے اگر آتا عذاب | کوئی رہائی سے نہ ہوتا کامیاب
غیرِ فاروقؓ اور معاذؓ پاک دیں | کہ موافق تھا عمرؓ سے وہ یقیں
کہتے ہیں حقنے دیا جو اختیار | قتل ور فدیہ میں وہ آشکار
تھا وہ الحق امتحاں کے واسطے | یہ عتاب آیا ہے بعد اُس ہی لئے
حق میں خاصوں کے یقیں ایسا عتاب | جو کہ اس دنیا میں ہوتا ہے شتاب
تربیت تھے تربیت تربیت | محض رحمت مصلحت تھے مصلحت
دیکھ تو یونہی مدارج میں لکھا | شیخ عبد الحق محدث با صفا
نقل ہے نزدیک تب عباسؓ کے | اُوقیہ سہنے کے حاضر بیس تھے
عرض وہ شہ سے کئے اے باوقار | یا نبیؐ فدیہ میں یہ کر لو شمار
شہ کہے لایا تو یہ زر اس لئے | کافروں کی تا کمک اس سے کرے
تیرے فدیہ میں نہ ہو اسکا حساب | تب کئے عباسؓ یوں عرضِ جناب
میں نہیں رکھتا ہوں زر اسکے سوا | آپ کیا چہتے ہو اے خیر الورا
خلق سے سائل جیا ہو آپ کا | انکو تب فرمائے شاہِ انبیا
کہ تو جب مکے سے نکلا ہے ادہر | اپنی عورت کو دیا جو مال و زر
مال و زر وہ کیا ہو کہہ بیگماں | وہ ہوئے حیراں یہ سن رازِ نہاں
اور کئے تب عرض اے شاہِ ہدا | رازِ مخفی آپ سے کس نے کہا
انکو فرمائے رسولِ نامدار | کہ مجھے واقف کیا پروردگار
تب کہے عباسؓ اے شاہِ جہاں | واقعی واللہ یہ رازِ نہاں
سب سے پوشیدہ رکھا میں بالیقین | حق سوا اسکا کوئی واقف نہیں
شاہدی دیتا ہوں میں بے شبہ و شک | ہے وہی معبود سب عالم کا ایک
اور بیشک آپ ہو اُسکے رسولؐ | جان و دل سے میں کیا ایماں قبول
معجزے ایسے بہت پائے ظہور | بدر میں اُس شاہؐ سے اے باشعور
ٹوٹی جب تیغِ عکاشہ آشکار | اُنکو یک لکڑی دئے شاہِ خیار
تیغ براں ہوگئی وہ بیدرنگ | وہ اسی تلوار سے کرتا تھا جنگ
تھی وہی تلوار پاس اُسکے مدام | تا شہادت کا پیا آخر وہ جام
دیدہ چشم قتادہؓ باوقار | ہوگیا صدمے سے باہر ایکبار
شہ لگائے اسکو جب اپنا لعاب | وصل اُسکی ہوگیا تب ہی شتاب
فضل میں اُن بدریوں کی سب صریح | آئے ہیں اکثر احادیثِ صحیح
ہے ازاں جملہ مبارک یہ خبر | جو کئے ارشاد شاہِ لا بشر

معجزہ

لہ اِنَّ اللّٰہَ قَدِ اطَّلَعَ عَلٰی اَھْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَکُمْ وَفِیْ رِوَایَۃٍ فَقَدْ وَجَبَتْ لَکُمُ الْجَنَّۃُ

ہے روایت ایکدن روح الامیںؑ   آ کے یہ عرض اے سالارِ دیںؐ
شہ کہے ہم جانتے ہیں انکو ہاں   بالیقیں فاضل ترین مومناں
جو فرشتے آئے تھے اس جنگ میں   افضل الاملاک گنتے ہیں انہیں
سب غنائم کی وہاں قسمت لئے   آپ سیف ذوالفقار اس سے لئے
اِس جگہ آئی حکایت اک غریب   کہ بہت مشہور ہے وہ اے لبیب
کہ جبالِ بدر سے ہے اک جبل   اس سے ہے مسموع آوازِ طبل
کہتے ہیں جو بدر میں آئے نامور   مومنوں کو حق دیا فتح و ظفر
اور بعضے عالموں نے یوں کہا   کہ ہے اس میدانمیں چلتی اک ہوا
اور مواہب کا مصنف باصفا   یعنے شیخ قسطلانی یوں کہا
اور کبھی تاویل کرتا اسکے تئیں   پس مدینہ کو گیا ہوں جبکہ میں
اور کہتے ہیں بدر سے وہ شاہ جب   حضرتِ رقیہؓ نے رحلت کی تھی تب
اور اسی سال میں آیا خبر   جنگِ فرقہ کو گئے خیر البشرؐ
پانسو شتر بھی اک انکا غلام   مومناں پائے غنیمت لاکلام
سالِ سوم میں ہوی جنگِ اُحد   ہے اُحد اک کوہ اے اہلِ خرد
شہ کہے حب ہم سے رکھے یہ جبل   دوست اسکو ہم بھی رکھیں بے خلل
نقل ہے وہ کافرانِ زشت خو   کہ ہزیمت بدر میں پائے تھے جو
عکرمہ ابنِ ابوجہلِ لعیں   اور صفواں بن امیہ آئے ہیں
سب ابوسفیاں سے بولے جا ابھی   کہ تو دے ترغیب لوگونکو سبھی
اور ابوسفیاں کھایا تھا قسم   کہ نہ جبتک لیویں بدلہ جا کے ہم
بدر میں اک حنظلہ اسکا پسر   تھا موا قیدی ہوا دوسرا عمر
رنجِ جنگِ بدر میں جو پائے ہو   تم وہ مکے میں لوگوں سے کہو
بس دیا ترغیب بوسفیاں تب   شہر اور دیہات کے لوگونکو سب

بدر کے غزوے میں تھے جو مومناں   انکی ہے کس طرح تم میں عزوشاں
تب کئے یوں عرض جبریلِ امیںؑ   ہم بھی یونہی اے امام المرسلیںؐ
بدر کی جب فتح سے شاہِ ہدا   وادئ صفرا تئیں پہنچے ہیں آ
غزوۂ خندق میں اس تلوار کو   شہ دئے ہیں حیدرِ کرارؓ کو

حکایت

یعنے جیسا وقتِ فتح و نصر کے   بادشاہاں پاس نقارہ بجے
پس وہی یہ فتح و نصرت کا نشاں   حق تعالیٰ نے رکھا ہے جاودان
اس سے آوازِ طبل بے ازنباب   آوے ہے واللّٰہ اعلم بالصواب
کہ بہت سے حاجیوں سے یہ خبر   میں سنا اور نہ کرتا تھا مگر
بدر میں یک دن کیا تھا جا مقام   میں سنا آواز وہ اس دن تمام
اولِ بعثت میں با فوز و فلاح   کر دئے تھے انکا عثمانؓ سے نکاح
پر نہ جنگ انمیں ہوی کفار سے   کہ وہ سب پنہاں ہوئے تھے خوف سے

اُحد کا غزوہ

وہ مدینہ کے ہے پاس آبادِ داد   فاصلہ دو میل ہے یا کچھ زیاد
اب یہاں سے قصۂ جنگِ اُحد   دیکھئے لکھتا ہوں مجمل مستند
اس سبب سے تھے ندامت میں تمام   فکرِ اسبابِ عداوت میں تمام
اور ایسی ہی صنادیدِ قریش   بدر میں مارے گئے تھے جنکے خویش
تا کریں تائید از مالِ خطیر   تا فراہم اس سے ہو فوجِ کثیر
سر کو نا روغن لگاؤں تب تلک   میلِ قربِ زن نہ لاؤں تب تلک
باوجود اسکے وہ لوگونکو شدید   یوں کیا تھا خوب تاکیدِ اکید
تا شماتت نا کریں سن دشمناں   ناخوش و بزدل نہووین دوستاں
مکۂ اشرف میں تب آئے کامگار   جمع مرداں ہو گئے تب سہ ہزار

یک جماعت نوحہ گر عورات کی
گرچہ بوسفیاں چند لائے سپر
بدر میں مارا گیا تھا اُنکا باپ
سات سو تھے اُنمیں بکتر پوش سب
اور سردار اُنکا بوسفیان تھا
یہ خبر سنتے ہی حضرت بیدرنگ
لشکرِ کفار کا تب وہ حساب
بطنِ وادی میں اُحد کے پاس آ
ہوکے باہتھیار اصحابؓ کرام
جمعہ کے دن وہ شہِ عالیجناب
دانت اک ٹوٹا ہے اُس تلوار کا
جو ہوئے مذبوح گائیں اے زکی
دانت جو تلوار کا ٹوٹا شدید
اور بکتر میں جو بکڑا استوار
پر جوانمرداں کئی اصحابؓ سے
ہم رہیں گر شہر ہی کے درمیاں
تب صحابہ میں خلافی آیا بہم
اور عبداللہ اُبی ابن سلول
سعدؓ و عبادہ ز انصارِ کرام
ضعف پر ہوگا ہمارے بت گماں
شکر حق اسکا ہے ہمیں فوجِ عظیم
فتح و نصرت یا شہادت اے رسولؐ
نا لڑوں کفار سے میں جب تلک

کافروں نے اِس سفر میں ساتھ لی
اور لا رضی نہ تھا اِس امر پر
اسلئے کینہ بہت رکھتی تھی آپ
تین ہزار اشتر تھے اے اہلِ ادب
پس مدینہ کو وہ لشکر لے چلا
ہیں لگے کرنے کو تیاریِ جنگ
دیکھ آ ظاہر کیا شہؐ کے جناب
لشکرِ کفار تھا اُترا ہوا
تھے حفاظت میں نبیؐ کے شب تمام
یوں کہے ہیں شہ کو اک دیکھا ہو خواب
یک زرہ[1] مضبوط ہیں پکڑا بھی تھا
اسکی حضرت نے یہی تعبیر کی
میرے خویشوں سے کوئی ہوگا شہید
ہے وہ یہ شہرِ مدینہ باوقار
بدر کے غزوہ میں جو حاضر نہ تھے
ناتواں جانینگے ہم کو کافراں
بعض بولے شہر میں رہتے ہیں ہم
جو منافق تھا کیا وہ بھی قبول
دو قبیلے اوسؔ و خزرجؔ کے تمام
کافراں پاوینگے جرأت بیگماں
آرزو ہے جنگ سے ہم کو قدیم
دوستی میں ہر دو ہیں ہم پر قبول
بالیقیں ز رہ نہ کھولوں تب تلک

کشتگانِ بدر پیٹا اپنے سب
بنتِ عتبہ ہندہؔ اسکی زن جو تھی
الغرض تھے اہلِ لشکر تین ہزار
اور ہوئے عورتوں کے آشکار
یہ خبر عباسؓ مکے سے تبھی
ذوالحلیفہ میں وہ آ اُترے ہیں جب
تھا وہ حسبِ خطِ عباسؓ جلیل
دسویں تھی تاریخ وہ شوال کی
اور باہتھیار ہو بعضے خیار
کہ ہوئے ہیں ذبح گاواں آشکار
اور بہت قوت ہی ایک بکری کتیں
کہ کئی مرداں میرے اصحاب سے
ضرب جو ہیں سخت بکرے پر کیا
پس مدینہ کو ہی مامن پائیں ہم
چاہیے مردی اپنی ظاہر ہو شتاب
پس یہی بہتر کہ ہے بے قیل و قال
گر یہاں کفار آئیں گے بہم
حضرتِ حمزہؓ مگر عمِ نبیؐ
یوں کئے ہیں عرض اے شاہِ کریم
بدر میں تھے تین سو تیرہ نفر
یوں کیا ہے عرض مالکؓ بن سنان
بولے حمزہؓ ہے قسم اللہ کی
اور نعمانؓ ابنِ مالک نیکنام

وہ کریں نوحہ ہمیشہ روز و شب
جد و کد اس کام میں ایذا ہی کی
اُنمیں سب گھوڑے نکلے تھے دو سو سوار
اُنمیں تھے پندرہ مقرر در شمار
لکھے خدمت میں رسول اللہ کی
ابنِ منذر کو نبیؐ بھیجے ہیں تب
حسبنا اللہ شہؐ کہے نعم الوکیل
اور روزِ جمعہ کی وہ رات تھی
تھے مدینہ کے نگہباں ہوشیار
اور مری تلوار جو ہے ذوالفقار
ایک تکر سخت تر مارا ہو نمیں
فی سبیل اللہ شہادت پائینگے
کوئی مارا جائے گا کافر بڑا
جنگ کے خاطر نہ باہر جائیں ہم
اسلئے کرنے لگے عرض جناب
جاکے میداں میں کریں جنگ و جدال
چڑھ گھروں پر تیر و پتھر ماریں ہم
اور مہاجر کی جماعت یک بڑی
گر مدینہ میں ہی ہم ہوویں مقیم
ہمکو بار اِس حق دیا فتح و ظفر
ہم کو دو نعمت سے یک ہی بیگماں
کہ نبوت آپکو ہے جس نے دی
جود لا اور تھا با انصارِ کرام

حضرتؐ کا خواب

[1] [illegible]

یوں کیا ہے عرض حضرت کے جناب
شاہِ عالم اُسکو پوچھے آئیں
معرکے میں جنگ کے از کافراں
الغرض باعث ہوئے اکثر صحاب
جمعہ کا پس شاہِ دیں خطبہ پڑھے
تمکو دیویگا خدا فتح و ظفر
پس نمازِ عصر پڑھ خیر الورا
سر پہ دستارِ مبارک باندھکر
اور کہے سعدؓ و اُسیدؓ باادب
آپکو کچھ جبر و اکراہ نا کریں
دیکھے میں دستار و بکتر آپ پر
دیکھکر اصحاب حیراں ہوگئے
حکمِ عالی کا ہو کب ہم سے خلاف
شہؐ کہے پہلے ہی میں تم سے کہا
اُسکے اور اعدا کے اُسکے درمیاں
اب بجالاؤ جو کچھ بولوں تمہیں
پس مہاجر کا علم شاہِ اُمم
اور قومِ اَوس کا جھنڈا یقیں
تھا جو عبد اللہؓ صحابیِ بصیر
لشکرِ اسلام میں اک نامگار
سعدؓ عبادہ صحابی نیک ڈھب
جب نبیؐ نجار کو پہنچے ہیں آ
اور پہنچے ہیں اُحد کو جبکہ آ

آپ ذبحِ گاؤ کا دیکھے جو خواب
کس سبب سے پاوے تو جنت یقیں
میں نہ منہ پھیرونگا اے شاہِ زماں
جنگ کو باہر نکلنے پر شتاب
اور بہت وعظ و نصائح بھی کئے
حکمِ تیاری کئے پس فوج پر
لیگئے تشریف در دولت سرا
پہنے ہیں بکتر بھی اُس دم جلد تر
وحیِ حق سے آتی ہی حضرتؐ پہ جب
بلکہ رائے پاک کے تابع رہیں
اور دو آلی سی بھی باندھے ہیں کمر
اور بہت دل سے پشیماں ہوگئے
ہم سے جرأت جو ہوی کیجے معاف
تم نہ مانے جد و کد لائے بڑا
حکم جب تک نا کرے حق بیگماں
کیجو صبر و استقامت جنگ میں
ہاتھ حیدرؓ کے دئے ہیں از کرم
سعدؓ عبادہ کو بخشے شاہِ دیں
اُمِ مکتومؓ اُنکی مادر ہے شہیر
تھے مجاہد غازیاں سب یکہزار
اور سعدؓ ابنِ معاذِ باادب
وہاں پڑھے مغرب امام الانبیا
وقت تھا وہ بس نمازِ صبح کا

قتل وہ میرا ہے اے شاہِ جہاں
وہ کہار کھتا ہوں میں شام و سحر
شہؐ کہے تو سچ کہا اے باخرد
لاعلاج آخر ہوے راضی رسولؐ
اور فرمائے اگر صابر رہیں
عازمِ میداں جو تھے صحبِ کرام
بھی گئے ہمراہ بوبکرؓ و عمرؓ
اور درِ حجرے پہ اک خلقِ کثیر
ہمکو لازم ہے زمامِ اختیار
اِنہی باتوں میں صحابہؓ تھے سبھی
اور حمائل بھی ہے تیغِ ذوالفقار
عرض سب کرنے لگے باانکسار
جو ہے ہنی رائے اشرف کیجئے
اب پیمبرؐ کو نہیں یہ سازوار
کھولے اپنے تن سے وہ ہتھیار کو
فتح و نصرت دے تمہیں ربِّ الجلیل
ہے روایت دوسری خیر الورا
اور تیسرا قومِ خزرج کا لوا
شہؐ مدینہ میں اُسے نائب کئے
ایکسو سب اُنمیں بکتر پوش تھے
پہنکر بکتر یہ دو سعد کرام
کہے شب باشی وہاں اے باخرد
تب اذاں کو لا بلالؓ بانیاز

ہو قسم خفگی میں پاؤنگا جناں
حق کو اور خفگی نبیؐ کو دوست تر
وہ شہادت پایا در جنگِ اُحد
اور کراہت سے کئے اُسکو قبول
اور رہیں ثابت قدم تم جنگ میں
ہوگئے مسرور و شاداں وہ تمام
ہوگئے تیار جب پیغامبرؐ
منتظر اُس شاہ کے تھے اے خبیر
ہاتھ میں دیں آپکے سر و جہار
لائے ہیں تشریف ایسے میں نبیؐ
اور نیزہ ہاتھ میں ہے آبدار
یا نبیؐ ہے آپ ہی کو اختیار
ہم دل و جاں سے ہیں تابع آپکے
کہ وہ باہتھیار ہو جب آشکار
چھوڑ دیں بے جنگ اُن کفار کو
ہوئینگے کفار سب خوار و ذلیل
ہاتھ مصعبؓ کے دئے ہیں وہ لوا
ابنِ منذرؓ کو ہیں فرمائے عطا
فوج لے جانب اُحد کے چلدئے
وہ دلیری میں بہت پُرجوش تھے
شاہ کے چلتے تھے آگے لاکلام
دوسرے دن آگے چلے سوئے اُحد
پڑھکے حضرت نے جماعت سے نماز

پہنا پھر بکتر پہ بکتر دُوسرا
اور مبارک سر پہ خود اپنے رکھا
جو کہ عبد اللہ تھا ابنِ جُبیر
دے سپاہ پنجاہ ساتھ اسکے بخیر

تھی شگافِ کوہ جو جائے خطر
وہاں کھڑا اُسکو کئے خیر البشرؐ
اور فرمائے بہ تاکیدِ اکید
آویں گر اِس رہ سے کفارِ عنید

اُن پہ سب تم تیر اندازی کرو
راہ میں مولا کے جانبازی کرو
تمکو جب تک میں نہیں بلواؤنگا
تم یہاں سے مت ہلو ہرگز ذرا

گرچہ مارے جاویں ہم سب جنگ میں
سیاپرندے لیکے ہم سب کو اڑیں
یا ہوں غالب دشمنوں پر بے ملال
اور یہاں کردیں انہیں ہم پائمال

پھر صفیں آراستہ کر فوج کے
فوجِ اعدا کے مقابل کردئے
میمنہ پر تھا عکاشہؓ باصفا
تھا ابوسلمہؓ بہ سمتِ میسرہ

بوعبیدہ سعدِ وقاصؓ امیاں
تھے مقدم فوج کے باعز وشاں
کافراں بھی فوج کو تیار کر
آئے سرورؐ کے مقابل بدگہر

اور طلحہ بن ابی طلحہ کے ہاتھ
وہ نشاں اپنا دئے تھے بد صفات
میمنہ پر اُنکے خالد بن ولید
میسرہ پر عکرمہ تھا اے رشید

فوج سے اُن کافروں کے اے خبیر
مومنوں پر پہلے پھینکا جس نے تیر
تھا وہ بوعامر لعین بد ذاتِ خام
ساتھ لے آیا تھا جو پنجاہ غلام

اوس کے تھا وہ قبیلہ سے یقیں
جا قریشوں سے مِلا تھا وہ لعیں
اور کہا تھا انکو یوں وہ بے ادب
قوم میری لائی ہے اسلام اب

جب ملوں تو میں انکو پھیروں بدرنگ
بول یوں اُنکو دیا ترغیبِ جنگ
جا کے مکے کو مدینہ سے وہیں
اُنکو لایا تھا اُحد تک وہ لعیں

بس پکارا قوم کو اے اوسیو
میں ابوعامر ہوں راہب جانیو
اسکو بولے اوس کے یوں مومناں
لَعْنَتُ اللّٰہِ عَلَیْکَ اے فلاں

آنکھ ٹھنڈی نا کرے تیری خدا
تب کہا ہے یوں وہ ملعون ہیجا
قوم میری یہ مرے بعد از شتاب
ہوگئی ایمان لا کر سب خراب

وہ بھی اور اُسکے جو تھی پنجاہ غلام
تیر اندازی لگے کرنے تمام
مومناں بھی جب لگے ہیں مارنے
تاب نا لا کر لگے ہیں بھاگنے

ہندہ اور ہمراہ اسکے عورتیں
دَف بجا کر جلد تر گانے لگیں
اور وہ کفار ہونے کو دلیر
بیتیں وہ پڑھنے لگی ہیں کیے نہ دیر

اور ابوعامر جو تھا وہ بدگہر
قبلِ بعثت بارہا شام وسحر
تھا وہ سرورؐ کی نبوت کا مُقِر
اور تھا بعثت کا ہر دم منتظر

بعد بعثت کے عدو ایسا ہوا
اُسکو فاسق بولتے تھے مصطفیٰؐ
جانکر شہؐ کو نبی اکثر یہود
رہگئے ہیں یونہی در کفر و جحود

الغرض طرفین سے جنگ و جدال
ہوگیا جب گرم اے نیکو خصال
ہاتھ میں سرورؐ کے اِک تلوار تھی
اور عجب یہ بیت تھی اسپر لکھی

فِی الْجُبْنِ عَارٌ وَفِی الْاِقْبَالِ مُکْرَمَۃٌ
وَالْمَرْءُ بِالْجُبْنِ لَا یَنْجُو مِنَ الْقَدَرِ

یعنے نامردی میں ہے ننگ و عار
اور بزرگی ہے بڑی در کارزار
جُبن نامردی کریگا گر کوئی
وہ مقدر سے نہ چھوٹیگا کبھی

مصطفیٰؐ فرمائے یہ تلوار سے
کون ہے جو حق ادا اِسکا کرے
چاہیے لینا وہ کئی اصحاب تب
پر نہیں اُنکو دئے شاہِ عرب

بُودجانہؓ نے کی عرض اُس شاہؐ سے
کیا ادا کرنا ہے حق فرمائیے
شاہؐ کہے مارے یہانتک بیدریغ
کہ بلاشک اب یہ خم ہوجائے تیغ

وہ کہا کرتا ہوں حق اِسکا ادا
دو مجھے اسکو دئے شاہِ ہدا
بودجانہؓ سرخ دوپٹہ اک نکال
سر پہ باندھا اپنے از بہرِ جلال

دیکھ یہ انصار بولے مرحبا
واہ یہ تیار مرنے پر ہوا
باندھتا تھا سرخ وہ دوپٹہ کو جب
جنگ بیشک سخت تر کرتا تھا تب

اُسکے جو آتے تھے آگے مشرکیں
دف بجا گاتی تھیں وہ سب کینہ ور
ننگ کرکے پھر لگا کہنے کہ حیف
شیرِ حق یعنے علیؓ مرتضیٰ
خواب میں مارے جو ٹکر مصطفےٰ
اُس پہ ایسا ضرب حمزہؓ نے کیا
سعدؓ بن وقاص فردِ نامور
پھر کے حارث ابن طلحہ نے لیا
نقل ہے ایسا ہی بارہ کافراں
ایک زن عمرہ تھا جسکا نام جاں
ہوگئی پل میں شکستِ منکراں
ہاتھ سے سب پھینک دے برزمیں
لشکرِ کفار سے تب اے رشید
تیر اندازانِ فوجِ مسلمیں
الغرض پائے مسلماناں ظفر
آہ ایسے میں کہ ایک اے میاں
آہ کرکے وہ بھی طمعِ مال و زر
حکمِ شہؐ کا یاد دلوایا نہیں
نزدِ عبداللہؓ فرزندِ جبیر
پس یہ فرصت کو غنیمت جانکے
پس لگے ہیں قتل کرنے اشقیا
غازیوں میں سب پریشانی ہوئی
مومناں ہی مومنوں کے ہاتھ سے

قتل کردیتا تھا وہ اُنکو ہیں
اور بیتیں بولتی تھیں نوحہ گر
خون سے عورت کے ہو آلودہ سیف
ضرب اک اُسپر کئے تلوار کا
ایک سکڑے کو سو وہ یہ شخص تھا
پھسلیاں کٹ بھیپسا ظاہر ہوا
کر دیا آ قتل اُسکو جلد تر
قتل اُسکو بھی وہی عاصمؓ کیا
یک کے بعد از یک اُٹھاتے وہ نشاں
لی نشاں آخر بفوجِ کافراں
بھاگنے کو ہیں لگے سب کافراں
ہیں لگے وہ بھاگنے اندوہگیں
اِک جماعت لیکے خالد بن ولید
جو کھڑے تھے وہ شگاف اندر کمیں
کافراں پائے ہزیمت سر بسر
تھے شگافِ کوہ میں جو مومناں
لوٹنے ... میں جا کر جا ... تے
کی تھی جو تاکید یہاں سے نہیں
رہ گئے ہیں دس صحابی ہی نخیر
جلد تر آیا سواراں ساتھ لے
کرکے پیچھا لشکرِ اسلام کا
آہ بیجا اُنکو حیرانی ہوئی
ہیں خطا سے آہ تب مارے گئے

جب گیا نزدِ جبل وہ پاکذات
بو دُجانہؓ دیکھکر ہندہ کو تب
طلحہ میداں میں گیا آکر ندا
مغز گرنے کو لگا اُسکا زسر
بھائی جو اُسکا تھا عثماں امیاں
آ اُٹھایا وہ نشاں پھر بعد از آں
پھر مسافع ابن طلحہ نے لیا
پھر اُٹھایا بو طلحہ کا کلاب
قتل کر ہر ہر کو صحابؓ کبار
بعد از آں سب مومناں مِل سر بسر
بھولکر گانا بجانا عورتیں
ساق اور پنجیں لگے آنے نظر
چاہا آکر وہ شگافِ کوہ سے
مار تیروں سے دئے اُسکو ہٹا
پس مسلماناں لگے ہیں لوٹنے
دیکھے اپنے بھائیاں سب مسلمیں
تب جو تھا اُنکا امیر ابنِ جبیرؓ
پر نہ ہرگز کچھ دیا ہے اُنکو سود
آہ تب ایسے میں خالد بن ولید
گرکے عبداللہؓ پر حملہ شدید
لشکرِ اسلام میں آ کامیاب
معرفت خویش اور بیگانہ کی بھی
آہ بعضے غازیاں بر طمعِ مال

تھی وہاں ہندہ کئی عورات سا
قتل کرنا اُسکو چاہا پُرغضب
جو اُٹھایا تھا لوائے کفار کا
تھوڑے عرصہ میں گیا وہ در سقر
کافرو نکا وہ لیا آکر نشاں
تھا جو بو سعد ابنِ بو طلحہ یہاں
قتل اُسکو حضرتِ عاصمؓ کیا
اُسکو مارا ہے زبیرؓ باصواب
اُنکو بھیجے ہیں سقر میں ایکبار
لائے حملہ لشکرِ کفار ... ر
نعرہ کر رونے پیٹنے کو لگیں
کوہ کے جانب وہ بھاگے جلد تر
لشکرِ اسلام کا پیچھا کرے
چاہا وہ کئی بار ایسا ہی ہوا
لشکرِ اعدا لگا ہے پھوٹنے
لوٹ میں مشغول ہیں فرحت گزیں
اُن کو اُس سے منع فرمایا بخیر
لوٹنے کو آہ وہ دوڑے ہیں زود
جو کہ قابو ڈھونڈھتا تھا اے سعید
کر دیا اُسکو بھی اُن دس کو شہید
پڑ گیا ہی تب بڑا اِک اضطراب
آہ آپس میں نہ کچھ باقی رہی
لوٹنے جلد تر کرکے خیال

جب خلاف حکم پیغمبرؐ کئے　　ہو گیا بالعکس قصہ جانئے
پر عنایات خداوند غفور　　ان صحابہؓ سے گئی ہرگز نہ دور
اور بہت اصحاب عالی اقتدار　　شرط اخلاص رسول کردگار
خاص وہ شیر خدا شیر رسولؐ　　شاہ مرداںؑ مرتضیٰ زوج بتولؑ
یوں وہ کہتے ہیں کہ اس غزوے میں جب　　کافراں غلبہ کئے ہیں ملکے سب
میں گماں ایسا کیا ہوں آہ تب　　اب غضب میں آ کے شاید ہمپہ رب
اب یہی بہتر کہ کر کے کارزار　　راہ حق میں جاں کروں اپنی نثار
ناگہاں آئے نظر شاہؐ ہدا　　میں نے یوں سمجھا کہ اب شاید خدا
ہے روایت اک گروہ کافراں　　قصد سرورؐ کر گئے تب ایمیاں
اور بہت سے مشرکوں کو قتل کر　　کر دئے ہیں سرنگوں وہ در سقر
کر اعانت آپکی وہ سربسر　　دور کرتے مشرکوں کو مار کر
بولے جبریل امیں اے شاہؐ دیں　　یہ نہایت ہی جوانمردی یقیں
سنکے یہ حضرتؐ نہایت خوش ہوئے　　اِنَّهُ مِنِّی اَنَا مِنْهُ[1] کہے
تب کہے جبریلؑ اے شاہؐ انام　　میں ہوں تم دونوں سے بیشک لاکلام
خامہ عاجز ہے اسکی تفصیل سے　　خوف اس نسخہ کی ہے تطویل سے
ابن قمیہ نے چلایا تیغ جب　　طلحہؓ پھیرا شاہؐ پر سے اسکو تب
کہ چلایا شہؐ پہ یک کافر نے تیر　　ہاتھ پر اپنے لیا تب وہ خبیر
کہتے ہیں روز احد وہ نامور　　طلحہؓ اسّی زخم کھایا سخت تر
اور جو اس شاہؐ پر آتا تھا تیر　　اپنے لیتا تھا بدن پر اے ضمیر
تب گرا بیہوش وہ نیکو سیر　　دیکھ یہ صدیقؓ آئے جلد تر
حال پرسی کیا ہی اے فرخندہ پے　　وہ کہا بالخیر ہے بالخیر ہے
اور کہا اب سر مصیبت اور الم　　سہل و آساں ہے مجھے اے محترم
سعدؓ سے بولا احد کے کوہ سے　　بوئے خوش جنت کی آتی ہے مجھے

وہ شکست آئی ہی جو بے ظفر　　تھی وہ بے حکمی کی شامت سربسر
کہ وہ تھا اتقائے ایمانکا سبب　　انکے توبہ کو کیا مقبول رب
کر ادا داد شجاعت دے چکے　　اور کئی نقد شہادت لے چکے
دیکھئے ایسی جوانمردی کی داد　　کہ قیامت تک زمانہ کو ہی یاد
میں نے دیکھا چو طرف جا کر کہیں　　سرور عالم نظر آئے نہیں
اپنے پیغمبرؐ کو از روئے زمیں　　لیگیا قدرت سے پہ چرخ بریں
پس کیا ایک حملہ ان کفار پر　　ہو گئے ہیں مشرکاں سب منتشر
بھیجکر اپنے فرشتوں کو یہاں　　شہؐ کی کرتا ہے حفاظت بیگماں
تب علی مرتضیٰؓ یک حملہ کر　　کر دئے انکو پریشاں جلد تر
اور کھڑے جبریل و میکائیل آ　　بر یمین و بر یسار مصطفےؐ
ہے روایت حیدرؓ والانژاد　　جب دئے ہیں یہ جوانمردی کی داد
اور مواسات و مروت ہی کمال　　آپ سے لکھے جو حیدرؓ خوشخصال
یعنے یوں فرمائے شاہ مرسلیںؐ　　میں علیؓ اس سے وہ مجھ سے ہے یقین
الغرض اس دن علیؓ والانژاد　　جو شجاعت کی دئے ہیں اپنی داد
اور طلحہؓ ہاتھ اپنا اے پسر　　کر دیا تھا شاہؐ عالم کا سپر
زخم سے اسکے ہوا شل انکا ہاتھ　　اور روایت آئی ہے انکے بذات
اسکی کن انگلی بہت زخمی ہوئی　　اور تبھی وہ کام جاتی رہی
باوجود اسکے وہ فرد نامدار　　شاہؐ پر ہوتا تھا ہر دم جاں نثار
اور دو کافر آہ دو تلوار سے　　دو طرف سے سر پہ مارے ہیں ایسے
چہرۂ اقدس پہ مارے اسکے آب　　ہوش میں آ کر دئے پوچھا شتاب
اور تیرے پاس بھیجا ہے مجھے　　وہ کہا الحمد للہ فرح سے
اور انسؓ ابن نضر اے باوداد　　بھی دیا یوں ہی جوانمردی کی داد
بولکر یوں جا گرا کفار پر　　جنگ کر پایا شہادت جلد تر

[1] یعنی علیؓ سے ہوں اور علیؓ مجھ سے ہے

اور سعد ابن ابی وقاص نے — بحرِ مردی کے عجب غواص نے
یوں کیا ظاہر شجاعت بالیقیں — کہ نبی کہتے تھے جبیرا آفریں

لشکرِ کفار پر اے پاک خو — ہے وہی اول چلایا تیر جو
تیر سے ہی اسکے کفارِ شریر — دارِ دوزخ کو گئے اُسدن کثیر

دیتے تھے ترغیب اُنکو شاہِ دیں — تیر اندازی پہ کر کے آفریں
اور کہتے تھے کہ تو تیریں چلا — ہو میرے ماں باپ تیرے پر فدا

اور کسی کے حق میں وہ سالارِ دیں — کہے ایسا لفظ فرمائے نہیں
کون پھر ایسا جلیل الشان ہے — یوں کہے جسکو شہؐ ذیشان ہے

اور ابو طلحہؓ جو یکتا انصاری تھا — تیر اندازی میں تھا ماہر بڑا
وہ کھڑا تھا شہؐ کے آگے باوقر — اور کیا تھا آپکو شہؐ کا سپر

تیر مارا ہے یہانتک ایمیاں — تین اسکے ہاتھ میں ٹوٹے کماں
جب چلاتا تیر وہ کفار پر — ایک نعرہ سخت کرتا سربسر

یا رسول اللہ کردیوے خدا — آپ پر یہ جان و تن میرا فدا
دیکھنے حضرت تیر جب آخر ہوئے — جو ملے لکڑی اٹھا دینے لگے

اور کہتے اے ابو طلحہؓ یہ تیر — کافروں پر پھینک از فضلِ قدیر
لے کماں میں اسکو وہ کھینچتا تھا جب — تیر ہی کی شکل وہ بنتی تھی تب

دیدۂ چشم قتادہؓ اے خبیر — آیا باہر جب لگا ایک اُسکو تیر
شاہِ دیں اسکو لگا اپنا لعاب — رکھے حدقہ میں شفا پائی شتاب

ازاول سے زیادہ روشنی — اس کی آنکھوں میں دیا ربِ غنی
اور عبد اللہ جحش کی تیغ بھی — ٹوٹی تھی جنگ میں جب اے زکی

شاخ خرمے کی دئے اسکو نبیؐ — ہوگئی ایک تیغ بہتر وہ تبھی
بدر میں جیسا عکاشہ کو دئے — ہوگئی وہ تیغ جب اعجاز سے

تیغ عبد اللہ کا عرجون تھا نام — عون اس تیغ عکاشہ کا تھا نام
معتصم باللہ کیا عرجوں خرید — مول دے دینار دو سو اے سعید

حنظلہؓ تھا جو صحابی یک جلیل — جسکو کہتے ہیں ملائک کا غسیل
نقل ہے جس شب میں حضرت فوج لے — جو مدینے سے اُحد جانب چلے

وہ اسی شب میں ہوا تھا کتخدا — اور اپنی زن سے ہم بستر ہوا
غسل کرنے صبح کو وہ نامور — جب بھگایا ایک جانب اپنا سر

غیب سے آواز ناگاہ ایک سنا — کہ سوار اب ہوئے فوجِ خدا
سنکے یہ آواز بے طاقت ہوا — چڑھ فرس میں گھوڑے پہ جا شہ سے ملا

کافروں سے جنگ وہ کرکر عظیم — بھیجکر بہتوں کو در نارِ جحیم
آپ بھی پایا شہادت بعد ازاں — اُسپہ ہو رضوان و رحمت جاودان

نعش پر اُسکی گئی حضرت نظر — غسل دیتے تھے ملائک آنکر
اُسکی بی بی تھا جمیلہ جس کا نام — اس سے پوچھا بھیجکے حال اسکا تمام

وہ لگی کہنے جنب تھا وہ یقیں — غسل کی فرصت کر پایا نہیں
شاہ فرمائے فرشتے اس لئے — آسماں سے آکے غسل اسکو دئے

کرتی تھی اُسکو ہی اے نیک نام — بو حنیفہؒ اور کئی دوسرے امام
غسل دینے کے ہیں قائل اے رشید — جب جنابت کی رکھے حالت شہید

نقل کرتی ہے جمیلہ نیکنام — کہ اسی شب میں دیکھی در منام
کہ ترا سو رخ یک در آسماں — حنظلہؓ اس سے گیا بر آسماں

میں نے تعبیر اسکی کی اسطرح پہ — کہ شہادت پاویگا وہ جلد تر
بولتا ہے بو سعید ساعدی — جب یہ حالِ حنظلہؓ بولے نبیؐ

نعش کو جا اسکی میں دیکھا شتاب — ریش و سر سے تھا ٹپکتا اسکے آب
آہ مصعبؓ بن عمیر اے محترم — جو مہاجر کا اٹھایا تھا علم

ابن قمیہ اسکو مارا بے حیا — ہاتھ سیدھا آہ اسکا کٹ گیا
دستِ چپ سے وہ اٹھایا تھا علم — وہ لعیں پھر اسکو آمارا بہم

ہاتھ بایاں آہ اُسکا کٹ گیا
پھر وہی ملعون چلایا اُسپہ تیر
جنگ سے فارغ ہو سالارِ انام
سرورِ عالم کہے بے شبہ و شک
ایک کافر تھا طعیمہ بن عدی
تھا جُبیر اُسکا بھتیجا زشت فام
گر کریگا قتل تو حمزہؓ کے تئیں
کہتی تھی حمزہؓ کو تو مارے اگر
جب صفیں باندھے اُحد کے درمیاں
آکے حمزہؓ جلد میداں میں وہیں
پس کیا اک ضرب اسپر وہ مُوا
نیچے یک پتھر کے وحشی اُس زماں
حضرتِ حمزہؓ کے وہ سر کو لگا
نا ملا ہرگز لگا ہے بھاگنے
آہ وحشی آنکر حمزہؓ کے پاس
اور دیا اسکو جا ہندہ کے ہاتھ
یا کہ خود وحشی سیاہ و سخت دل
مُثلہ کرکے آہ حمزہؓ کو تبھی
اور بنا کر ہار اُن کے خواہ نخواہ
ہے روایت پانچ کفارِ لعیں
ابن قمیہ لعنتی نے اسقدر
خون آلودہ ہوئے اُس ضرب میں
اسکے دو دندانِ پیشیں اے ہمام

تب بھی وہ چھوڑا نہیں ہرگز لوا
تب گرا پایا شہادت وہ خبیر
جبکہ مصعبؓ کو پکارے لیکے نام
یہ علمبردار تھا حق کا ملک
تھا سراپا غرق در بحرِ بدی
ایک وحشی نام تھا اُسکا غلام
تجھکو کر دونگا یقیں آزاد میں
دونگی تجھکو میں بہت کچھ مال و زر
تب سُباعِ دونِ فوجِ کافراں
اُسکو یوں کہنے لگے تب اے لعیں
سرنگوں دارِ جہنم میں ہوا
دیکھتا قابو ہی بیٹھا تھا نہاں
پار سر کے دوسری جانب ہوا
حضرتِ حمزہؓ زمیں پر گر گئے
اُنکے چیرا ہے شکم کو بے ہراس
اسکو وہ چابی بہت فرحت کیشا
طمع سے ایسا کیا با غش و غل
گوش و بینی اپنے ہمراہ لیگئی
اپنے ڈالے ہیں گلو میں آہ آہ
یوں کئے تھے عہد آپس میں یقیں
سنگ اندازی کیا اُس شاہؐ پر
آہنی کڑیاں خود کے دو دھنس گئیں
گر پڑے پایا سعادت کا مرام

پس وہ لے جھنڈے کو سینے پر کھڑا
یک فرشتہ صورتِ مصعبؓ میں آ
وہ فرشتہ تب کہا ہے یوں وہیں
آہ حمزہؓ کی شہادت کا بیان
حضرتِ حمزہؓ نے اُسکو قتل کر
نکلے جب جنگِ اُحد کو کافراں
ہندہ بوسفیاں کی زن بھی پُر غضب
آہ پس وحشی بطمعِ مال و زر
آکے میداں میں ندا ایسی کیا
آہ کیا لڑتا ہے تو اب تجھکے ساتھ
درمیاں دو فوج کے وہ مثلِ شیر
جب ہوا نزدیک حمزہؓ کا گذر
باوجود اُسکے وہ شیرِ کبریا
نوش فرما کر شہادت کا وہ جام
اور نکالا اُس معظم کا جگر
آہ ہندہ اسکو بولی کھتی مگر
نعش حمزہؓ کی کہاں پوچھی وہ جب
یونہی سب شہدا کی بینی اور کان
آہ اس غزوے میں سرور کو بہت
کہ کریں قتلِ پیمبرؐ بالضرور
جسکے رخسارِ مبارک باصفا
بوعبیدہؓ ابنِ جراح باادب
اور پیشانی شہؐ کی امیاں

داد وہ مردانگی کی ہے دیا
اُس مہاجر کا علم لیکر کھڑا
یا رسول اللہ میں مصعبؓ نہیں
کیا لکھوں لرزاں ہے خامہ اور زباں
بدر میں بھیجا تھا در نارِ سقر
بولا وحشی سے جُبیرِ بدنشاں
راہ میں وحشی سے وہ ملتی تھی جب
قتل پر حمزہؓ کے باندھا تھا کمر
کون ہے میرے مقابل ہووے آ
اور اُس کے مرسلِ برحق کیساتھ
ہاتھ میں لے تیغ پھرتے تھے دلیر
انپہ وہ پھینکا ہے حربہ جلد تر
جلد وحشی کا وہاں پہنچا کیا
باغِ جنت میں کئے ہیں پس خرام
عمِّ سالارِ دو عالم کا جگر
کہ تو لادے مجھکو حمزہؓ کا جگر
وہ لیجا اُسکو دکھایا نعش تب
قطع کی ہندہ و دیگر عورتاں
رنج پہنچا ہے پیمبرؐ کو بہت
تا ابد ہو لعن حق انپر صدور
والضحیٰ جسکی قسم کھایا خدا
دانت سے اپنے اسے کھینچا ہے تب
بھی ہوا خونِ مبارک تب رواں

حضرت حمزہؓ کی شہادت

ریشِ اطہر تک وہ پہنچا خون جب / پونچھتے اسکو گراتے تھے نہ تب
آہ کیوں یہ قوم پاویگی نجات / جو کئے یہ اپنے پیغمبرؐ کے ساتھ

ان کتیں حالانکہ وہ پیغامبرؐ / تھا بلاتا حق کی سیدھی راہ پر
تب یہ آیت[1] کو وہیں بھیجا خدا / منع یوں کہنے سے حضرت کو کیا

[1] لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُونَ ۵ (آل عمران)

تب لگے یوں عجز سے کرنے دعا / اے خداوندِ کریمِ کبریا
بخش میری قوم کو ناداں ہے وہ / حال سے میرے بہت انجان ہے وہ

اور لہو چہرہ سے اپنے وہ رسولؐ / پونچھتے تھے اور کہتے تھے ملول
پونچھتا ہوں خوں مرا اسواسطے / ایک قطرہ بھی زمیں پر گر پڑے

آسماں سے ہوویگا نازل عذاب / تا زمیں سے کچھ اُگے بے ارتیاب
سعد بن وقاص کا یک بھائی تھا / یعنے عتبہ وہ شقی بے حیا

پتھر اک پھینکا ہے بر روئے نبیؐ / نوک ٹوٹی یک مبارک دانت کی
پتھر اک پھینکا لعین ابن شہاب / شاہ کی کہنی ہوی زخمی شتاب

بوسعیدؓ خدری بولا اے میاں / باپ میرا یعنے مالکؓ بن سناں
خونِ اقدس شاہؐ کا چوسا ہے جب / یوں کہی ارشاد سالارِ عربؐ

خون میرا خوں سے جسکے ملے / نارِ دوزخ اُسکو ہرگز نا لگے
اور زہری سے روایت آئی ایک / ہے لکھا شرحِ بخاری میں تو دیکھ

آہ ستّر زخم اُسدن تیغ کے / چہرۂ اشرف پہ سرورؐ کے لگے
شر سے اعدا کے بچایا شہ کو رب / ہوگئے فی الفور چنگے زخم سب

اور کہتے ہیں کہ ستّر سے مراد / ہے حقیقت یا ہے کثرت کہہ گویا
جنگ کے آگے ہی اُس میدانمیں جاں / چند کھودے تھے گڑھے وہ کافراں

ایک گڑھے میں آہ سرورؐ گر پڑے / اور نظر سے خلق کے پنہاں ہوے
حضرتِ طلحہ گڑھے میں تب اُتر / شاہِ عالم کو اُٹھائے جلد تر

اور دئے اُوپر سے حیدرؓ اپنا ہاتھ / تب چڑھے اوپر وہ شاہِ کائنات
آپکے بدخواہ جو تھے پنج اشقیا / تب کئے ہیں حق میں اُنکے بددعا

وہ دعا پائی اجابت کا اثر / بعضے اسدن ہی موے با سقر
اور بعضے کافر اُسی سال میں / مرگئے ہو مبتلا جنجال میں

اور شقی کافر جو تھا ابنِ خلف / بالیقیں کم ظرف تھا و ناخلف
کرکے قصدِ قتلِ شہ پر چل دیا / اور زباں سے ناسزا کہنے لگا

عرض کی اصحاب نے تب شاہ سے / حکم دیجے قتل تا کردیں اُسے
شہ کے جب نزدیک آیا وہ لعیں / چھین لے اسکا ہی نیزہ شاہِ دیں

مارے ہیں گردن پہ اُسکے جلد تر / بھاگا وہ ملعون گھوڑا پھیر کر
بیل کے مانند چلّانے لگا / سر پٹکنے اور چلّانے لگا

کافراں کہنے لگے یوں دیکھکر / زخم یہ ایسا نہیں کچھ سخت تر
انکو یوں کہنے لگا وہ بیحیا / زخم یہ کسکا ہے تم سوچو ذرا

ہے قسم حق کی اگر وہ شاہِ دیں / تھوکتا گر مجھ پہ میں مرتا وہیں
زخم میرا گر بخلقِ ذوالمجاز / منقسم ہو تو مرینگے با نیاز

نقل ہے جب واں سے فوجِ کافراں / عازمِ مکّہ ہوی ہے المیاں
شہرِ مکّہ ایک ہی منزل پہ تھا / تب وہ کافر داخلِ دوزخ ہوا

روایت

ہے مواہب میں روایت اے پسر / واقدی راوی ہے از ابنِ عمرؓ

ایک شب میں اُس بیاباں میں گیا / کہ جہاں ابنِ خلف ملعوں ہوا
ماری ایک آتش کی بجلی ناگہاں / ڈرگیا میں دیکھکر اسکو وہاں

مرد اک اُس آگ سے نکلا اسیر / کھینچتا زنجیر روتا اے خبیر
کرتا تھا فریاد و زاری پیاس سے / کہتا تھا ایک شخص دُسرا دیکھ اُسے

[1] یعنے تیرا اختیار کچھ نہیں یا اُن کو توبہ دیوے یا اُن پر عذاب کرے کہ وہ ناحق پر ہیں ۱۲

کہ اسے پانی نہ دے تو کچھ ذرا
اور عبداللہ جو تھا ابنِ حمید
نقل ہے حضرت خدا کے فضل سے
شاہؐ جب چڑھنے کو چاہے کوہ پر
طلحہؓ آ بیٹھے رسولِ محترم
ضعف تھا اتنا رسولؐ اللہ پر
شاہ فرمائے نہ دو اس کا جواب
کیا عمرؓ ہے انہیں پھر پوچھا وہ تب
ہوتے گر زندہ تو وہ دیتے جواب
تب ابوسفیان کھولا ہے زباں
اپنے یاروں کو شہؐ عالیجناب
تب صحابہؓ سب بہ آوازِ بلند
یعنے عُزّیٰ ہمکو ہے تمکو نہیں
یعنے حق مولا ہمارا ہے سنو
کہ یہ بدلہ بدر کا ہے سر بسر
سالِ آئندہ یقیں بے قیل و قال
پس ابوسفیان لشکر ساتھ لے
شاہؐ فرمائے کہ سعدؓ ابنِ ربیع
سعدؓ کو پایا ہے وہ در کُشتگاں
بول پیغمبرؐ کو تو میرا سلام
اور کہہ اصحابؓ کو بعدِ سلام
تمہیں گر تقصیر تم سے ہو کہیں
شاہؐ کی خدمت میں آ کر باکمال

کہ نبیؐ نے زخم قتل ہے اسکو کیا
قصدِ حضرتؐ کا کیا وہ بھی عنید
اس گڑھے سے جب نکل باہر کھڑے
ضعف بیحد آپکو تھا تب مگر
چڑھ گئے رکھ پشت پر انکے قدم
کہ گذارے ظہر اُس دم بیٹھکر
بارِ دیگر پھر وہ پوچھا یوں شتاب
شہؐ کہے مت دو جواب اسکا بھی اب
تب عمرؓ کہنے لگے نالا کے تاب
شادماں ہو کر بہ توصیفِ بتاں
حکم فرمائے کہ دو اِس کا جواب
حمد یوں کرنے لگے ہیں فرحمند
عزّیٰ یک دیو تن عرب میں تھی یقیں
کوئی نہیں مولا تمہارا کافرو
ہے کبھی تمکو کبھی ہمکو ظفر
پھر تمہارا اور ہمارا ہے جدال
عازمِ مکہ ہوا اُس جائے سے
جسکی تھی انصار میں شانِ رفیع
یک رمق باقی تھی لیکن اسکی جاں
اور کہہ یہ سعدؓ بولا ہے پیام
انقیادِ حضرتِ خیرالانامؐ
عذر تمکو پاس حق کے کچھ نہیں
پس وہ انصاری کیا سب عرضِ حال

ہے اُبی ابنِ خلف اُس دوں کا نام
بو دُجانہؓ اسپہ کر یک ضربِ تیغ
دیکھ کر اُس شاہؐ کو بعضے صحاب
کیونکہ پہنے تھے دو بکتر مصطفٰےؐ
اور فرمائے کہ طلحہؓ سربسر
اور پوچھا آ کے بوسفیاں وہاں
کیا ہے ابنِ بو قحافہ یا نہیں
تب ابوسفیاں یوں کہنے لگا
اے عدو اللہ تو بولا جھوٹ اب
یوں کہا اُعْلُ ھُبَل اُعْلُ ھُبَل
بولیو اَللّٰہُ اَعْلٰی وَ اَجَل
پھر ابوسفیاں کہا بارِ دوم
شاہ فرمائے جواب اب دیجو تم
یونہی یاروں نے کہا فرحت کیسا
گر چہ حکم اسکا نہیں ہیں نے کیا
شاہ فرمائے کہ ہے بہتر کہو
پس لگے کرنے صحابہؓ میں تلاش
ہے کہاں لے آؤ کوئی اسکی خبر
اسکو پہنچایا سلامِ مصطفٰےؐ
یا نبیؐ حق آپکو دیوے جزا
جان و دل سے تم بجا لاؤ سدا
پس یہ بولا سو وہیں رحلت کیا
حق میں اسکے کی ہے حضرتؐ نے دعا

لَعَنَتُ اللّٰہِ عَلَیۡہِ بِالدَّوَامِ
اس کو ڈالا ہے زمیں پر بیدریغ
دوڑ کر آئے ہیں خدمت میں شتاب
اور بڑا ہی تعب بھی زخموں کا تھا
کر لیا جنت کو واجب آپ پر
کیا یہ لوگوں میں محمدؐ ہے یہاں
پھر کئے منعِ جوابِ وہ شاہِ دیںؐ
کوئی اب انمیں نہیں باقی رہا
سب یہ زندہ ہیں یقیں از فضلِ رب
یعنے ہو اونچا ہُبَل اونچا ہُبَل
ہے بزرگ اللہ و برتر بے خلل
کہ لَنَا عُزّٰی وَلَا عُزّٰی لَکُمۡ
اَللّٰہُ مَوۡلَانَا وَلَا مَوۡلٰی لَکُمۡ
پھر ابوسفیاں کہا آخر یہ بات
اور نظر آیا نہ وہ مجھکو بڑا
ہم بھی سب تیار ہیں اس پر کہو
لشکرِ اسلام کے مُردوں کی لاش
ایک انصاری گیا تب جلد تر
سعدؓ نے اسطرح تب اُس سے کہا
کر دئے حقِ رسالت آپ ادا
تم رہو حکمِ نبیؐ پر جان فدا
مرغِ روح پرواز جنت کو کیا
سعدؓ سے راضی ہوا ہے ربِ ورا

پس شہیدوں پر کئی حضرت گذر
آہ جب حمزہ کے پہنچے نعش پر

تھا شکم چیرا ہوا ان کا یقیں
اور نہیں مثلہ کئے تھے مشرکیں

دیکھ یوں انکو بہت غمگیں ہوئے
اور تب اسطرح فرمانے لگے

کہ کبھی غصہ نہ آیا اس قدر
مجھکو اب آیا ہے غصہ جسقدر

ہے قسم اللہ کی بے ارتیاب
گر قریشوں پر ہیں یوں دستیاب

در عوض حمزہ کے ہیں یہ مومنیں
شخص ستر کو کروں مثلہ یقیں

جب کہے اس طرح وہ شاہ ہدا
جلد یہ آیت خدا نازل کیا

وَاِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْتُمْ بِہٖ

وَلَئِنْ صَبَرْتُمْ لَھُوَ خَیْرٌ لِّلصّٰبِرِیْنَ ۵

کہ کیا ہیں صبر اے رب الانام
میں گواہ ہوں ان شہیدوں پر تمام

جب آیت پائی ہے شرف نزول
اسطرح کہنے لگے حق کے رسول

اور جو زائد ہو پڑھا قرآں سے
اسکی نعش پاک آگے کیجئے

حکم فرمائے کہ یک یک قبر میں
ایسے دو دو شخص کو مدفوں کریں

دفن اسکو حضرت حمزہ کیساتھا
کردئیے یک قبر میں ایکذات

حضرت حمزہ کا تھا یک بھانجا
یعنے عبداللہ جحش کان رضا

کوئی پہچانا نہیں اس کو مگر
بہن اُسے پہچانی انگلیاں دیکھکر

اور انس ابن نضر اے باخبر
آہ زخمی ہو گیا تھا اسقدر

باپ تھا اسکا بڑا ہی مالدار
سخت کافر دشمن شاہ خیار

اور علمبردار مصعب بن عمیر
جسکا کچھ گذرا ہے آگے ذکر خیر

عیش و عشرت ناز و نعمت چھوڑ دے
رشتہ پدری بھی اس سے توڑ دے

جبکہ وہ لایا ہے ایماں باکمال
باپ نے اسکو دیا گھر سے نکال

شاہ کی خدمت میں تھا لیل و نہار
آپکی الفت میں ہی تھا جاں نثار

سر بسر وہ تارک الدنیا ہوا
جان و دل سے طالب مولیٰ ہوا

کیا کیا تائید دین و شرع کی
دین احمد کے اصول و فرع کی

حکم شہ سے جب مدینے کو گیا
کیا وہاں اسلام کو رونق دیا

نور سے اسلام کے ہے سر بسر
ہو گیا سارا مدینہ جلوہ گر

دعوت اسلام میں وہ نامدار
جبکہ باندھا ہے کمر لیل و نہار

الغرض ایسا وہ فردِ نامور
فقر میں ذی فخر تھا شام و سحر

رہنمائی سے اسی کی اے خبیر
لائے ہیں ایمان انصار کثیر

کہ ہوا اس جنگ میں جب وہ شہید
دیکھے جاں جنت کیا ہے وہ خرید

داخل اصحاب صفہ تھا سدا
بینوا ایسا رکھا اسکو خدا

ایسی چھوٹی تھی وہ چادر سربسر
بس نہ آتی پاؤں سے لے تا بہ سر

کہ کفن کے خاطر اک چادر ہوا
پاس اسکے اور کچھ کپڑا نہ تھا

دیکھ اسکو شاہ ذی چشم نم
یوں کیا ہے حکم باد رد و الم

پاؤں کو ڈھانپے تو رہتا سر کھلا
سر کو ڈھانپے تو کھلے رہتے تھے پا

کہ اسی چادر سے ڈھانپو اسکا سر
اور ڈالو گھانس اسکے پاؤں پر

روایت

کہ یہ غزوے میں رسول انس و جاں
آہ پائے ہیں شہادت بے گماں

آہ شیطان لعین اس روز جا
یہ خبر شہر مدینے میں دیا

بی بیاں اطفال ہو کر بیقرار
دوڑے ہیں سوئے اُحد بے اختیار

خبر شیطاں گرچہ سچی نہ تھی
دھوم محشر کی مدینے میں مچی

کیا لکھوں میں آہ اس خاتون کا غم
بس یہاں ہی عاجز و قاصر قلم

آہ پر غم حضرت زہرا بتول
آئیں حضرت پاس محزون و ملول

خون پاک اسکا نہیں تھا بند
دیکھکر اسکو بتول دردمند

شاہ کے زخموں کو دھوتی تھیں شتاب
ڈھال میں اپنی علی لاتے تھے آب

آگ سلگا اور جلا کر یک حصیر
راکھ دابی زخم اوپر اے خبیر

الغرض کر دفن شہدا کو تمام
جب مدینے کو چلے شاہِ انام

شاہ فرمائے اُسے بھائی ترا
یعنی عبداللہؓ جحش مارا گیا

بولی عبداللہؓ کو بخشے خدا
اُسکو پھر فرمائے وہ شاہِ ہدا

بعد فرمائے اُسے شوہر ترا
یعنی مصعبؓ بھی یقیں مارا گیا

شہ کہے شوہر سے عورت کو بجاں
کیا قوی ہوتی ہے اُلفت بیگماں

موتِ شوہر جب سُنی وہ دلفگار
ہوگئی بے صبر اور بے اختیار

آ کھڑی تھی وہ بھی رہ میں دلفگار
پدر کا کرتی تھی اپنے انتظار

دیکھی ہر گھڑی میں وہ جانِ پدر
حضرتِ حمزہؓ نہیں آئے نظر

اُنسے پوچھی فاطمہؓ اے ذوالوقر
پدر ہے میرا کہاں دیجے خبر

اشک بھر آئے رہا ہرگز نہ تاب
اور نہ غم سے دے سکے اُسکا جواب

آئی ایسے میں سواری شاہ کی
سرورِ عالم رسول اللہ کی

شاہ کے مرکب کی پکڑی جاکے باگ
عرض یوں کرنے لگی ہو دردناک

آہ یہ سُنتے ہی اُس دلگیر سے
اشک بھر آئے رسول اللہ کے

سنکے یہ غمگین ہو کہنے لگے
آتی ہے اس بات سے بو خون کی

غم کو اُسکے دیکھ صحابؓ کبار
آہ یکسر ہوگئے ہیں اشکبار

شاہ فرمائے اے بیٹی کیا کہوں
گر بیاں آکی شہادت کا کروں

آگے جب چلنے لگے شاہِ زمن
ہر قبیلے کے تمامی مرد و زن

سب ہماری سختیاں آسان ہیں
آپ پر سب کشتگاں قربان ہیں

ایک زن کے پدر شوہر اور پسر
تھے مرے جنگِ اُحد میں سر بسر

تب مدینے سے یہ سُنکر بی بیاں
دوڑے ہیں سوئے اُحد کرتے فغاں

راہ میں یک شخص ملا اُس سے کہا
باپ اور بھائی بھی اور بیٹا ترا

کیا خبر ہے کہ رسول اللہ کی
اُس نے بولا خیریت سے ہیں نبیؐ

پس پڑی اُسکی نظر حضرت پہ جب
بولی وہ الحمدللہ پر طرب

راستہ میں شہ سے حمنہ آ ملی
جو پھوپی پیری بہن تھی اُس شاہ کی

واقعہ یہ سُن وہ پژمردہ دروں
ہے پڑھی انا الیہ راجعوں

کہ ہوا ماموں ترا حمزہؓ شہید
پھر کے ویسا ہی کہی وہ اے سعید

ہوگئی یہ سُنکے بے صبر و قرار
اور وہیں رونے لگی ہے زار زار

بھائی اور ماموں کے رحلت کی خبر
سُنکے وہ ساکت رہی ہے صبر کر

فاطمہ حمزہؓ کی بیٹی کا اَلم
آہ کیا بولوں کہ لرزاں ہے قلم

ٹکڑیاں اُس لشکرِ اسلام کے
ایک کے بعد ایک جب آنے لگے

فکر زائد پھر ہوئی اُسکے تئیں
آئے ہیں ایسے میں صدیقؓ گزیں

نام حمزہؓ کا ہے لی جب وہ یتیم
دل ہوا صدیقِ اکبرؓ کا دو نیم

بولے اب تشریف لاتے ہیں رسولؐ
کہکے یوں آگے بڑھے ہیں وہ ملول

آتے تھے یاراں جو ہمراہ آپکے
حضرتِ حمزہؓ جب اُنمیں بھی نتھے

یا رسول اللہ پدر میرا کہاں
والدِ عالی قدر میرا کہاں

اسکو فرمائے کہ اے لختِ جگر
میں پدر تیرا ہونگا غم نہ کر

پس بہت ہی درد سے رونے لگی
منھ کو اپنے اشک سے دھونے لگی

بولی اے پیغمبرِ ربِّ وحید
کس طرح والد ہوا میرا شہید

تجھ میں نا طاقت رہیگی زینہار
سُنکے یہ پھر بھی ہوئی ہے زار زار

بس یہی کہتے تھے استقبال آ
جب سلامت آپکو لایا خدا

روایت

جب کیا شیطاں مدینے میں ندا
کہ شہادت پائے شاہِ انبیا

اُنمیں وہ عورت بھی تھی جسکا پدر
جاں دیا تھا اور شوہر اور پسر

اے فلاں اس جنگ میں مارے گئے
بولی پیغمبرؐ پہ وہ صدقے ہوئے

وہ کہی بتلاؤ حضرت کا جمال
دفع ہووے تا مرا درد و ملال

اور کہی بالخیر جب لائے قدم
آپ مجھ پر اب ہے سے آسان ہر اَلم

عبدِ اشہل کے گھروں پر سے رسولؐ　جب چلے روتے تھے عوراتِ ملول

سُنکے وہ آواز فرمائے حزیں　رونے والے کوئی حمزہؓ پر نہیں

سُنکے یہ فرمانِ انصارِ کرامؓ　بھیجے اپنی عورتوں کو لاکلام

وہ زناں حمزہؓ کے گھر کو آئے سب　نوحہ زاری اُسپہ کرتے تھے بہ شب

شاہِ دیںؐ پوچھے ہیں پس بیدار ہو　کسکی یہ آواز رونے کی کہو

بولے ہیں انصار کی عورات سے　نوحہ کرتے ہیں چچا پر آپ کے

تب کئے ارشاد شاہِ انبیا　کہ یقیں مقصود میرا یہ نہ تھا

کر دُعا پس حق میں ان عورات کے　جلد تر سب کو وہیں رخصت دئے

دوسرے دن منع فرمائے یقین　نوحہ کرنا مُردگوں پر مسلمین

شہدائے اُحد کی فضیلت

فضلِ شہدائے اُحد میں کے خبیر　آئے ہیں اخبار و آثارِ کثیر

اور ہر سال میں شاہِ انامؐ　اُٹھی جاتے تھے زیارت کو مدام

فاطمہ جو ہے خزاعی اے بصیر　یاد رکھ اس طرح دیتی ہے خبر

جاکے یکدن میں اُحد میں یوں کہی　السَّلامُ علیکَ یا عَمِّ نبیؐ

میں سُنی ہوں قبرِ حمزہؓ سے جواب　رحمت اللہ بھی کہا وہ بالصواب

اور یونہی ابنِ خالدؓ با صفا　اپنی خالہ سے روایت ہے کیا

کہ زیارت کو اُحد کے اے ہمام　ہیں گئی تھی ساتھ میرے دو غلام

میں سُنی تھی مصطفےٰؐ سے یہ خبر　کہ کئے ارشاد یوں خیر البشرؐ

کہ شہیدوں پر اُحد کے تم تمام　کیجو جاکر اے مسلمانو سلام

ہیں وہ زندہ اور دیتے ہیں جواب　میں بھی جاکر کی سلام اُنپر شتاب

میں سُنی بے شبہ تب اُنسے جواب　اور یوں بولے ہیں وہ رحمت مآب

تم کو ہم پہچانتے ہیں بالیقیں　آئی ہیں لرزے میں یہ سُنکر وہیں

جلد ہو کر اپنے مرکب پر سوار　میں ہوئی واں سے روانہ آشکار

نقل ہے چالیس پچھے سال جب　گذرے از جنگِ اُحد اے با ادب

ایک صدمے سے کھلے بعضے قبور　لاش تھے تازے اُنہوں کے بے قصور

اور گئے اُنمیں شہیداں سر بسر　ہاتھ کو اپنے رکھے تھے زخم پر

جب سرکتا زخم سے ہاتھ اے میاں　خونِ پاک انکا وہیں ہوتا رواں

حق رہے راضی اُنہوں سے بالدوام　بھی رکھے جنت میں انکو شاد کام

حمراء الاسد کا غزوہ

اور دوسرے روز از جنگِ اُحد　نکلے پھر جنگِ حمراء الاسد

اسکا یہ قصہ ہے کفارِ لعین　جب گئے مکے کو رجعت آئین

وہ لگے کرنے ملامت سر بسر　راہ میں آپس میں سب با یکدگر

کیوں مسلمانوں کو چھوڑ آئے ہائے　فتح ہوئی لیکن پشیمانی اُٹھائے

لوٹ ہم جاویں مدینے کو ابھی　مومنوں کو قید کر لاویں سبھی

اور کردیں قتل سب کو جلد تر　بند تا جنگ و جدل کا ہووے در

شاہؐ کی خدمت میں پہنچی یہ خبر　حکم فرمائے تبھی خیر البشرؐ

جنگ میں حاضر تھے کل کے روز جو　آج بھی نکلیں وہی تیار ہو

اور شریک انمیں نہووے دوسرا　حکم یہ کرتے ہی شاہِ انبیاؐ

باوجود زخم و جسمِ ناتواں　ہوگئے ہیں جمع آ سب غازیاں

اور اُحد کو لیگئے تھے جو نشاں　وہ ابھی کھولے نہیں تھے مومناں

پس وہ جھنڈا مرتضیٰؓ کے ہاتھ دے　اور ستر غازیوں کو ساتھ لے

شہر مدینے سے ہیں نکلے بیدرنگ　تا کریں اُن کافروں سے جاکے جنگ

غازیاں ستر وہی تھے نامدار　کل اُحد میں جو گئے تھے کارزار

حضرتِ طلحہؓ پہ ستر زخم تھے　عبدرحمٰنؓ کو زیادہ بیس سے

ایسے ہی انمیں بہت مجروح تھے　نکلے ہیں تب حکم پر اُس شاہؐ کے

جاکے پہنچے ہیں بہ حمراء الاسد　ہفت میل اوپر ہے وہ اے باخرد

رعب کے خاطر بہ حکم شاہ دیں / پانسو سلگائے چولھے مسلمیں
وہ ابھی ایمان لایا تھا مگر / دوستی رکھتا تھا باخیر البشر
اسکو یوں بولا معبد اے فہیم / کہ نبی آتا ہے با فوج عظیم
لیکے لشکر ساتھ اپنا اے میاں / جلد مکے کو ہوا وہاں سے رواں

عاصم بن ثابت رضی اللہ عنہ کا سریہ رجیع کی طرف جانا

ایک سریہ[1] انسے ہی جانو وہی / کہ شہادت جسمیں عاصم کی ہوی
آہ وہ سفیان ہذلی بے حیا / ابن خالد پیشوائے اشقیا
اور کفار قریشوں سے ملا / تہنیت جنگ احد کی کی ادا
کردیا تھا قتل عاصم اہل خیر / تیسرے کو طلحہ چوتھے کو زبیر
اونٹ سو انعام اسکو دی گئی / سر کے کاسہ میں خمر بھر پی گئی
قوم سے اپنے ہی سات اشرار کو / سات بد اطوار بد کردار کو
کہ ہماری قوم ابھی خیر البشر / شرف ایماں سے ہوی ہے بہرہ ور
اور وہ ساتوں منافق بدصفات / متفق اکثر ہوئے عاصم کے ساتھ
کیا انہے قسمت ہماری ہو یقیں / سیکھیں تا تیرے سے ہم احکام دیں
اور امیر انپر کئے عاصم کو ہی / پس مدینہ سے نکلکر وہ سبھی
یک منافق انسے تب ہو کر جدا / یہ خبر سفیان کو جاکر دیا
پس وہ اصحاب نبی بے قیل و قال / ہو گئے تیار بر جنگ و جدال
حضرت عاصم کہا از بہر دیں / جاں نثاری ہی ہمیں ساتھ یقیں
بولا عاصم کوئی مشرک کی پناہ / میں نہیں لیتا مجھے بس ہے اللہ
اور کیا ہوں حق ہی میں یہ التجا / کہ نہ چھوئے کوئی کافر تن مرا
سر کے کاسے میں مرے پیوے شراب / ناکرے حق اسکو اس سے کامیاب
پس دعا کرنے لگا وہ پاک باز / بارگاہ کبریا میں بانیاز
حق کیا اسکی دعا کو مستجاب / اور دیا ہے یہ خبر شہ کو شتاب
ایک خزاعی قوم کا سردار تھا / نام معبد اسکا نیک اطوار تھا
جا ابوسفیان سے روحا میں ملا / لوٹنے کا قصد بوسفیاں کیا
اور بدلہ تم سے چاہا ہے یقیں / سنکے بوسفیاں ہوا لرزاں وہیں
رکے حضرت منتظر وہاں تین روز / پس مدینے کو ہوئے رونق فروز
سال سوم میں وقائع جو ہوئے / جو سرایا حکم سے شہ کے کئے
اسکا یہ قصہ ہے کہ جنگ احد / آئے جب مکے کو کفار اشد
ایک جماعت کافروں کی لیکے ساتھ / جلد تر مکے کو آیا بدصفات
سعد کی بیٹی سلافہ جو تھی بد / اسکے دو بیٹوں کو در جنگ احد
انہے کی تھی نذر ان تینوں کے سر / کوئی لا دیوے مجھے گر کاٹ کر
جب سنا سفیان لعیں یہ خبر / آہ اسکے سو شتر پر طمع کر
مکر یک سکھلا کے بھیجا شاہ پاس / شاہ سے وہ جا کئے یوں التماس
پس ہمیں قرآن سکھلانے لئے / یک صحابہ کی جماعت بھیجیے
اس سے کہتے با تمنا بار بار / گر تجھے بھیجے رسول باوقار
الغرض ہمراہ انکے مصطفے / بھیجے دس اصحاب کو اے باصفا
جب ہدہ پر آنکر پہنچے ہیں جاں / مکہ اور عسفان کے جو ہے درمیاں
ساتھ لے دو صد لعیں کو وہ شریر / آکے چاہا انکو سب کردیں اسیر
وہ کہے ہم سے نہ کیجو کارزار / تم ہیں تھوڑے نہ ہو طاقت زینہار
کافراں بولے کہ تو جلدی نہ کر / ہم اماں تجھکو دئے ہیں سر بسر
میں کیا ہوں عہد ایسا حق کے ساتھ / ہاتھ میں کافر کے نادوں اپنا ہاتھ
اور سنا ہوں میں سلافہ نابکار / نذر یوں کی ہے بلاشک آشکار
یہ خبر ہونچا دیگا سرور کو کون / یہ سنا دیگا پیمبر کو کون
یہ ہمارے حال ہو اے دادگر / تو پیمبر کو ہمارے دے خبر
پس لگا لڑنے کو عاصم تیر سے / تیر بھی جب اسکے سب آخر ہوئے

[1] سریہ اس جنگ کو کہتے ہیں جس میں آنحضرت شریک نہیں تھے، پر وہ جنگ اصحاب کے حکم سے ہوا ہو ۱۲

جنگ نیزے سے ہی وہ کرتا تھا تب
یا الٰہی تن کو میرے رکھ نگاہ
کافراں چاہے کہ کاٹیں اسکا سر
قصد جب کرتے تھے اسکا کافراں
آٹھ تن اُس دن وہ تھے اصحاب سے
بدر کے غزوے میں جب بے شک و ریب
زندہ مارا تھا امیہ کے تئیں
ماہِ ذیقعدہ تھا وہ اک نیکنام
کہتی تھی حارث کی بیٹی آشکار
قید میں انکو رکھا تا تھا سدا
ہے بخاری میں جو یہ خبرِ صحیح
موضعِ تنعیم میں لا سر بسر
ڈالا اُنکے دلمیں ربّ العالمیں
اور کہا پڑھتا زیادہ میں نماز
پڑھ کئے ابیات وہ بر اشقیا
تھوڑے عرصے میں یہ آفاتِ کثیر
منہ کئے اسکا مدینے کی طرف
جبکہ فی الواقع مدینہ اے میاں
آئینہ میں عشق کے وہ با صفا
اسکو بولے کافرانِ بے حیا
گر تجھے دیوینگے سب روئے زمیں
پھر کہے کفار تو چہتا ہے کیا
میں نہ چاہونگا کبھی یہ جان لیں

نیزہ بھی ٹوٹا ہے اُسکا آہ جب
بالیقیں از شرِ کفارِ تباہ
لیویں وہ سو اونٹ جا کر جلد تر
کاٹتی تھیں انکو آکر مکھیاں
یا شہادت دارِ جنت میں گئے
قتل حارث کو کیا تھا جو خبیبؓ
اُسکا جو بیٹا تھا صفوان لعیں
نقل ہے گذرے تلک شہرِ حرام
کہ تھا قیدی جب خبیبؓ باوقار
غیب سے یہ اسکو دیتا تھا خدا
لائے ہیں اہلِ سیر بھی سب صریح
لیجا دے بہر چڑھانے دار پر
سب قبولے یہ سخن وہ شرکیں
با خضوع و باخشوع و بانیاز
لعنت و نفریں کیا اور بد دعا
مبتلا ہو پائے ہیں نارِ سعیر
تب کہا ہے یوں خبیبؓ باشرف
اسکا تھا قبلہ حقیقی بےگماں
تھا نظر کرتا جمالِ مصطفےٰؐ
ملتِ اسلام سے تو باز آ
نا پھروں زنہار از دینِ متیں
کہ ہو تیری جائے پر اب مصطفےٰؐ
کہ چُبھے کانٹا نبیؐ کے پاؤں میں

تیغ اپنی کھینچکر وہ با صفا
پس اُسی دن دادِ مردی دی تمام
مکھیوں کو شہد کے بھیجا خدا
شام کو اُس دن بڑی بارش ہوئی
اور خبیبؓ و زیدؓ کو وہ اشقیا
اُسکی قیمت سو شتر ٹھہری تھی جب
وہ شقی اسکو خریدا بے ہراس
کافروں نے انکو رکھا قید کر
بیڑیاں لوہے کی پاہیں سخت تر
اور نہیں تھا موسمِ انگور تب
الغرض گذرے ہیں جب ماہِ حرام
اُنسے تب بولا خبیبؓ سرفراز
بس گذارا آہ دو رکعت خبیبؓ
پر کہو گے تم کہ یہ مرنے سے ڈر
پس خدا نے کی دعا اسکی قبول
پس چڑھائے دار پر اسکو وہیں
کچھ ضرر اس سے نہیں میرا ہوا
کہ وہاں بیٹھے وہ رسولِ ذوالجلال
اُسکو تب حاصل تھا دیدارِ نبیؐ
انکو بولا ہے خبیبؓ محترم
دوست کی خاطر نہیں اک جاں فدا
او سلامت تو ہے اپنے مکاں
اور سلامت میں رہوں نب اپنے گھر

رو بقبلہ ہو کیا ہے یوں دعا
وہ پیا آخر شہادت کا ہی جام
وہ ہوئیں اُسپر نگہباں جلد آ
حکمِ حق سے نعشِ عاصمؓ بہ گئی
قید کر بھیجے ہیں پس مکے میں لا
مول لی حارث کی بیٹی اسکو تب
اونٹ دیکر اسکی قیمت میں پچاس
اور دے انکو بہت رنج و ضرر
بند تھا پھر قید خانہ کا بھی در
دیکھ یہ ہم اسکو کرتے تھے عجب
تب خبیبؓ و زیدؓ کو کفارِ خام
چھوڑ دو دو رکعت گزاروں تا نماز
چھوڑا مقتولوں نے یہ سنت خبیبؓ
باندھتا ہے طولِ عبادت میں کمر
تھے وہاں حاضر جو تھے کفارِ جہول
اسکا منہ کعبے طرف سکتے نہیں
منہ جدھر لاؤں اُدھر ہے رب مرا
پوچھے کیا اور اس عاشق کا حال
دل سے حاضر تھا بہ دیدارِ نبیؐ
خالقِ ارض و سما کی ہے قسم
سو ہزاراں جان ہیں ہر آں فدا
وہ کہا حق کی قسم اے کافراں
جاں مری اُنپر فدا شام و سحر

احوال خبیب رضی اللہ عنہ

اور بہت اسکو ڈرائے مشرکیں
دینِ حق سے پر وہ دل پھیرا نہیں

تب خبیبؓ محترم اے باصفا
یوں لگا کرنے خدا سے التجا

تا مرا پہنچا دے حضرتؐ کو سلام
خاتمِ صدرِ نبوّت کو سلام

زیدؓ بن اسلم نے دی ہے یوں خبر
کہ مدینے میں شہِ جنّ و بشر

وحی کے آثارِ اشرف ناگہاں
ہوگئے ظاہر بشاہِ دوجہاں

اور فرمائے خبیبؓ باصفا
جو مقید شہر میں مکّے کے تھا

دار پر چڑھ وہ کیا مجھکو سلام
اب کہا آ مجھکو جبریلِ ہمام

نیزے لے ہاتھوں میں آئے جلد تر
ضرب کرنیکو خبیبؓ پاک پر

آہ اُنکے مارنے سے نالکے تاب
دار پر کرتا تھا از بس اضطراب

تب کہا الحمد للہ باطرب
روبقبلہ کردیا اب مجھکو رب

پر شریعت و طریقت اسکے تب
ظاہر و باطن کیا ہے جمع رب

پشتِ اشرف سے ہوا وہ اسکے پار
وہ پڑھا تب کلمۂ طیّب پکار

تا ابد اس سے خدا راضی رہے
اُسکو شہدا میں سرفرازی رہے

کہ خبیبؓ باصفا کی اقتدا
وہ بھی دو رکعت کیا ہے تب ادا

پس شہید اُسکو کیا اے نیکنام
بھیجا نسطاس صفوان کا غلام

کہ محمدؐ کے ہیں یہ جیسے صحابؓ
کسکے میں دیکھا نہیں ایسے صحابؓ

تا کہ خبرِ قتل اُسکی اے ہمام
منتشر ملکِ عرب میں ہو تمام

شہ صحابہ کو کئے تب یہ خطاب
کون ہے تم میں کہ اب جاوے شتاب

جب سُنی یہ حکم مقدادؓ و زبیرؓ
ہوگئے تیار وہ دونو بخیر

یونہی وہ تنعیم میں پہنچے ہیں جا
دار پر ہی تھا خبیبؓ باصفا

قتل سے تھا اُسکے دن چالیسواں
خون بھی تھا اُسکے زخموں سے رواں

اسکو آہستہ اتارے دار سے
کوئی خبر پایا نہ اُن کفار سے

اُنکے چھپا کرکے ستّر کافراں
جا ملائے راستہ کے درمیاں

آہ اُسکے قتل پر کفار سب
ہوگئے ہیں متفق اشرار جب

یا الٰہی یہ تو سب ہیں دشمنان
دوست اب میرا نہیں کوئی یہاں

تو ہی اب پہنچا دے اے ربِّ قدیر
مصطفیٰؐ کو میری تسلیمِ اخیر

مجلس آرا تھے کئے یاروں کے ساتھ
میں بھی حاضر تھا وہاں اے نیک ذات

شہؐ دئے تسلیم کا اُسکے جواب
درد و رقّت سے لگے رونے شتاب

دار پر اسکو چڑھائے کافراں
اور کئے اُس پہ جفائے بیکراں

نقل ہے چالیس مشرک بھیجیا
بدر میں جنکے مرے تھے اقربا

جسم میں اُسکے چبانے کو لگے
آہ دل اسکا دکھانے کو لگے

آہ جو کرتا تھا حرکت آسمیاں
روبقبلہ ہوگیا ہے ناگہاں

گرچہ تھا ہر حال میں وہ باشرف
بس حقیقی اپنے ہی قبلے طرف

الغرض سینے پہ اسکے اے امیں
مارا نیزہ ایک مردودِ لعیں

کلمۂ توحید ہی پڑھتا ہوا
وہ خراماں باغِ جنت کو گیا

زیدؓ بن دثنہ کو اُسکے بعد ازاں
دار دینے لائے ہیں جب کافراں

جو خبیبؓ او پہ کئے جور و جفا
زیدؓ پر بھی کرگئے وہ بیوفا

جب شہادت پائے ہیں زیدؓ و خبیبؓ
یوں ابوسفیاں کہا بیشک و ریب

پس خبیبؓ باصفا کو سر بسر
کافراں چھوڑے ہیں یونہی دار پہ

اُسکا سب احوال وہ اے باصفا
وحی سے معلوم سرورؐ کو ہوا

اور خبیبؓ محترم کو دار سے
وہ اُتارے تو اُسے جنّت ملے

پس وہ نکلے شب کو ہوتے تھے رواں
دن کو اندر غار کے رہتے نہاں

کافراں چالیس گرد اُس دار کے
آگے سوتے تھے حفاظت کیلئے

بوئے مشک اس سے مہکتی تھی عجب
اور تر و تازہ تھا اُسکا جسم سب

لاش باندھا اپنے گھوڑے پر زبیرؓ
پس مدینے کو چلے دونو بخیر

نعش اُسکی وہ اتارے بر زمیں
ہوگئی غائب زمیں میں وہ وہیں

وہ دونوں حملہ کئے کفار پر — غایت مردی سے مثل شیر نر
کافراں طاقت نہ پاکے زینہار — ہوگئے ہیں جلد تر سارے فرار
پس بہ فتح و نصرت وہ دو شجیع — آملے حضرت سے باشان رفیع
آکہا جبرئیل نے سالار سے — کہ فلک پہ ہیں دو اپنے یار سے
کرتے ہیں فخر و مباہات کثیر — آسماں پر اے بشیر و اے نذیر
شاہ ان یاروں کو تھیں بھیجے تھے جو — تھا مہینا وہ صفر کا جانو

عبداللہ بن انیس کا سریہ

اور عبداللہ انیس باصفا — حکم سے سرور کے عرنہ کو گیا
جو وہاں سفیان ہذلی تھا لئیم — قتل عاصم کو کیا تھا وہ لئیم
ایک لشکر جمع کرتا تھا وہاں — تا کرے جا جنگ باشاہ جہاں
کاٹا عبداللہ نے سفیان کا سر — اور چلا سوئے مدینہ جلد تر
اس کا جب پیچھا کئے ہیں کافراں — وہ ہوا اک غار صحرا میں نہاں
مکڑی اک جالا تنی ہے اس پہ آ — غار ہجرت میں تنی تھی جونکہ جا
ڈھونڈ کر واپس ہوئے سب کافراں — پس نکل کر غار سے وہ بعد ازاں
جلد تر پہنچا مدینے کو ہے آ — پاس شہ کے اس لعین کا سر رکھا
خوش ہوئے پیغمبر اور یاراں تمام — اس سے بس راضی رہے رب الانام
اور اسی ہی سال سبط مصطفےٰ — ہے امام دین حسن پیدا ہوا

ولادت امام حسن رضی اللہ عنہ

ہجرت سے چوتھے سال کا احوال بیر معونہ کا جنگ جس میں ستر قاریان قرآن شہید ہوئے

سال چارم میں صفر کے درمیاں — فوج اک اصحاب کی باعز و شاں
نجد کے جانب ہیں بھیجے مصطفےٰ — جنگ وہاں بیر معونہ کا ہوا
اس کا یہ قصہ ہے عامر بو برا — نجد سے آ شاہ عالم سے ملا
شہ دئے ترغیب ایماں اسکو جب — وہ کیا یوں عرض خدمت باادب
اب کئی اصحاب کو اے راہبر — آپ سوئے نجد بھیجو گے اگر
ہے قوی امید مجھ کو یا نبی — کہ ہماری قوم ایماں لائیگی
میں بھی انکے ساتھ ایماں لاؤنگا — جا وہاں ہی یہ شرف میں پاؤنگا
عرض یہ سنکر کہے وہ شاہ دیں — نجد کے لوگوں سے ہیں ایمن نہیں
وہ کہا اندیشہ کچھ مت کیجئے — میں بھی ہوں انکی حمایت کیلئے
میں پناہ دیکر لیجاؤں انکو سب — خلق کی تا ہو ہدایت کا سبب
اپنے تب ستر صحابہ کو رسول — بھیجے ہیں کر عرض کو اسکے قبول
اور منذر بن عمر کو اے ضبیر — شاہ عالم نے کیا انپر امیر
عمدگان نجد کے سب نام پر — ایک پروانہ لکھے پیغامبر
آہ وہ ہفتاد اصحاب کبار — قاریاں قرآن کے تھے نامدار
اور تھے سارے فقیراں مفلساں — عابداں پرہیزگاراں مخلصاں
لکڑیاں لاتے تھے دن کو وہ کرام — دیتے قیمت اہل صفہ کو تمام
رات کو کرتے عبادت میں قیام — طاعت و ذکر و تلاوت میں مدام
جب مدینے سے غرض وہ اتقیا — ہوگئے راہی بحکم مصطفےٰ
مکہ اور عسفاں کے بیچ انکے مقام — آئے ہیں بیر معونہ پر تمام
اک صحابی نام تھا جسکا حرام — لیکے وہ پروانہ خیر الانام
جلد آگے لیگیا عامر کے پاس — نجد کا سردار تھا وہ ناسپاس
دیکھتے ہی نامۂ خیر الوریٰ — اس شقی نے قتل قاصد کو کیا
اور بنی عامر کو وہ مردود خر — ان صحابہ کے بلایا جنگ پر
وہ کہے انکو پناہ دے بو برا — لایا ہے پس نا لڑیں ہم انسے جا
وہ شقی دوسر قبائل سے وہیں — جمع اک لشکر بڑا کر کے لعیں
آہ وہ ستر صحابہ پر گیا — ہو محاصر تنگ ان سبکو کیا

ستر قاریانِ قرآن کی شہادت

پہنچے تلوار انکو یہ بھی بید رنگ
پس پہنچا عت سے گئے سنا انکے جنگ

ایک منذر بچگیا تھا . کافراں
بولے اب دیتے ہیں ہم تجھکو اماں

وہ بھی تنہا کافروں سے جنگ کر
پایا ہے آخر شہادت کا ثمر

ناگہاں دیکھے ہیں وہ لشکر طرف
آہ اُڑتے ہیں پرندے صف بصف

دیکھے دونوں چڑھکے اک ٹیلے پہ تب
پائے اُن اصحابؓ کو مقتول سب

پوچھا کیا تجویز حارثؓ از عمروؓ
وہ کہا جا شاہؐ کو دینا خبر

پس وہیں یہ وہ کافروں کو مار کر
آپ بھی پایا شہادت جلد تر

اور کہا یہ جانتا ہے کیا تو اب
خوب اپنے کشتگوں یاروں کو سب

پوچھا عامر کیا ترا تھا کوئی یار
جو نظر انمیں نہ آوے زینہار

انمیں تھا لیکن نظر آتا نہیں
سُنکے یہ پوچھا عمرؓ سے وہ لعیں

تھا ہمارے میں وہ فاضل نامدار
اور عابد متقی پرہیزگار

اور بوقتِ دفنِ شہدا میاں
نعش کا اسکی نہیں پائے نشاں

تھا جو عامرؓ بن فہیرہ نیکنام
تھا بنی جدعان کا پہلے غلام

اک رطل سونے سے کر اُسکو خرید
کردئے آزاد صدیقِ سعید

جب کئے ہجرت شہِ عالیجناب
اس سفر میں وہ تھا ہمراہ رکاب

بے تردد یہ کرامت دیکھکر
شرفِ ایماں سے ہوا وہ بہرہ ور

جبکہ جینے سے ہوئے سب نا اُمید
یوں کہی رورو کے اے ربِّ مجید

اُسکو پہنچائے تبھی روح الامینؑ
شہؐ جواب اُسکا دئے ہو کر حزیں

کہ لیجا نعش اسکی بالائے فلک
پھر زمیں پر جلد لے آئے ملک

نقل ہے وہ بوبرا النجدی جو آ
لیگیا تھا اُن صحابہ کو بلا

جو تھا عامر بن طفیلِ بے حیا
تھا بھتیجا بوبرا کا پُر دغا

تھا ربیعہ بوبرا کا جو پسر
عامرِ ملعون کا قصدِ قتل کر

پس کیا طاعون میں اسکو مبتلا
مثلِ طاعونِ شترِ ربِّ العلا

عامر بن فہیرہ کی لاش کا آسمان پر جانا

اور شہادت پائے آخر وہ تمام
کعبؓ اک زخمی پڑا تھا اے ہمام

وہ کہا مجھکو نہیں ہرگز قبول
یہ بپادہ زشتِ کفارِ جہول

انسے حارثؓ اور عمرؓ بھی بچگئے
کہ تھے وہ اونٹاں چرانے کو گئے

بولے آپس میں کہ یہ اُڑنا طیور
فی الحقیقت کچھ نہیں آفت سے دور

اور تڑپتے ہیں لہو میں وہ تمام
اور کھڑی ہے فوجِ کفارِ لیام

بولا حارثؓ نے عمرؓ سے بھائیجاں
یہ شہادت ایسی میں پاؤں کہاں

اور عمرؓ کو لیکے پیشانی کے بال
کردیا آزاد عامرِ زشت حال

وہ کہا ہاں وہ رجلِ ہر ایک کے پاس
کہدیا نام و نسب آخر غمناک میں

بولا ہاں صدیقِ اکبر کا غلام
یعنے عامرؓ بن فہیرہ نیکنام

بولا اب مجھکو وہ کیسا شخص تھا
تب عمرؓ اُس سے یوں کہنے لگا

بولا عامر جبکہ وہ مارا گیا
آسماں پر لیگئے اُسکو اٹھا

حکم سے حقکے ملک اُسکے تئیں
کردئے تھے دفن اللہ زیرِ زمیں

نقدِ ایماں کا وہ جب پایا ہے گنج
مالکاں دیتے تھے اُسکو درد و رنج

سابق الاسلام تھا وہ باوفا
اور تھا از اولیائے نامدار

اُسکا قاتل جبکہ دیکھا ہے عیاں
نعش اُسکی جو گئی بر آسماں

ہے روایت جب وہ سترِ قاریاں
ہو گئے محصورِ فوجِ کافراں

ہمسے پہنچا اب تحیات و سلام
در حضورِ حضرتِ خیر الانامؐ

اور عامرؓ بن فہیرہ کی خبر
یوں دئے ہیں حضرتِ خیر البشرؐ

روح علیین میں اسکی لیگئے
لازمیں پر دفن جتنے کو کئے

ہو بہت اِس واقعہ سے شرمسار
اُن دنوں میں ہی مرا اے آشکار

گرچہ ایماں بوبرا لایا نہیں
پر ہوا اِس کام سے اندوہگیں

کہتے ہیں مارا اُسے نیزے سے جا
اسکی مجلس میں مگر وہ نہ مرا

جبکہ تھا گھوڑے پہ اپنے وہ ہوا
مرکے دوزخ کو گیا وہ نابکار

ہے روایت جب سُنے خیر البشرؐ
اپنے یاروں کی شہادت کی خبر

مشرکانِ رعل و رذکوان کے
اور غصفان اور بنی لحیان کے

آ کے جو بیرِ معونہ میں لڑے
مشرک ان تینوں قبائل کے ہی تھے

یوں مواہب میں لکھا اسکی خبر
آئی حضرتؐ پاس ایک ہی وقت پر

بنی نضیر کا غزوہ

وہ قبیلہ اک یہودونکا تھا جان
جب وہ بدعہدی کی شہ سے عیاں

میں سمجھتا ہوں کہ تمکو دے سزا
وہ نبیؐ فرمائینگے حکمِ جلا

اُنپہ تم ایمان لاؤ جلد تر
دو جہانکی ہے سعادت سر بسر

بولے دیں موسیٰ کا نا چھوڑینگے ہم
دل و طن سے بلکہ سب توڑینگے ہم

لیکے اُتنا رخت بے ہتھیار اب
تم چلے جاؤ وطن کو چھوڑ سب

بعضے خیبر کو گئے بعضے بشام
دوسرے ملکوں طرف بعضے لیام

جلد بازارِ مدینہ سے گئے
سب پریشاں در بسر گرداں ہوئے

خود پنجاہ انکے پنجاہ بکتر آل
اور زمیں باغات و اسباب گھر آل

ہے روایت جب مہاجر پاک تن
آئے تھے مکے سے چھوڑ اپنا وطن

غربت و کربت کو اُنکے لا کلام
دیکھکر حضرتؐ کے انصارِ کرامؓ

اپنے باغات و مکانات و زمین
حصہ کر آدھے دئے اُن کے تئیں

انسے وہ بعضونکو دیتا تھا طلاق
تا نکاح اُنسے کریں وہ باتفاق

جب یہودونکی وہ باغات و زمین
ہاتھ آئی شاہِ عالم کے تئیں

اب یہ باغات و زمیں آئی جو ہاتھ
حصہ چاہیں تم بھی گر اے نیکذات

جو دئے ہیں اُنکو تم اے اہلِ دیں
اپنے باغات و مکانات و زمیں

میں مہاجر کو ہی دیتا ہوں تمام
یہ زمیں باغ و مکاں سب لا کلام

یا رسول اللہ یہ اموال سب
دیجئے قومِ مہاجر کو ہی اب

اور دئے ہم انکو جو کچھ آشکار
وہ کبھی واپس نہ لیں ہم زینہار

آہ غمگین و حزیں ایسے ہوئے
کہ کسی کربت میں نہ ایسے ہوئے

اک مہینے تک کئی ہیں بد دعا
در قنوتِ فجر وہ شاہِ ہدیٰ

اور لڑے جو عاصمؓ ذیشان سے
تھے بنو لحیان بے ایمان سے

اسلئے وہ سب قبائل پر یقین
بد دعا ایک ہی کئی ہیں شاہِ دیں

اور ربیع اوّل اندر اے خبیر
شہؐ کئے ہیں غزوۂ قومِ نضیر

تھا کنانہ حبر اک اُن میں بڑا
وہ کہا تم جو کئے ہیں یہ دغا

وہ تو ہے بے شبہ ختم المرسلینؐ
ذکر ہے توریت میں اُنکا یقین

یا کہ تم ہو جاؤ سب جزیہ گزار
اور وطن اپنا نہ چھوڑو زینہار

حکم بس بھیجے ہیں شاہِ بحر و بر
کہ اُٹھا لیں بار اونٹاں جسقدر

لادے چھ سو اونٹ پر ساماں لا
تین تین اشخاص میں اک اونٹ تھا

سب وہ ناہنجار اپنے کو سنوار
دف بجا گاتے بجاتے نابکار

ہو گئی ہے تب وہ ناپاکوں سے پاک
اُس نواحِ پاک کی پاکیزہ خاک

تین سو چالیس بکتر اُنکے تیغ
خالصے ہیں شہؐ کے آئے بیدریغ

چھوڑ کر گھر بار اور اہل و عیال
محض از بہرِ رضائے ذوالجلال

اُنسے کچھ ایسا بجا لائے سلوک
کہ جہاں نادم ہیں اُمرا اور ملوک

بلکہ انصاری کوئی عالی قدر
عورتیں رکھتا تھا متعدد اگر

یوں کئے حقِ اخوت وہ ادا
تا ابد انکو جزا دیوے خدا

شاہ انصاروںؓ کو اپنے یوں کہے
تم مہاجر پہ بہت احساں کئے

لیجو حصے اپنے تم بے قیل و قال
اور مہاجر پہ رکھو یونہی بحال

نہیں حصے اپنے ناچاہیں اگر
لیجو واپس اُنسے اپنے باغ و گھر

تب کئی ہیں عرض سعدینِ ہمام
ہر دو سردارانِ انصارِ کرامؓ

کہ وہ آئے چھوڑ اپنے خانماں
اور زن و اولاد و باغات و مکاں

وہ مکانوں میں ہمارے ہی رہیں
خیر و برکت کا سبب ہوگا ہمیں

ہم سبھی اِباحت پر راضی ہیں اب / عرض پس یونہی کئی انصار سب
سُنکے یہ حضرت بہت شاداں ہوئے / اور دعا بھی انکے حق میں یوں کئے

اَللّٰھُمَّ ارْحَمِ الْاَنْصَارَ وَاَبْنَاءَ الْاَنْصَارِ وَاَبْنَاءَ اَبْنَاءِ الْاَنْصَارِ

بدر الموعد کا غزوہ

اور اُسی سال میں اے باصفا / بدرِ موعد کا یقیں غزوہ ہوا
جب ہوئے نزدیک وہ وعدے کے دن / ہے روایت بادشاہِ انس وجن
اور ابوسفیان مکّہ سے نکل / تھوڑی منزل جاکے بعزمِ جدل
قحط کے ایام میں اب ہر کہیں / جنگ اب ہرگز مناسب ہی نہیں
آٹھ دن رہ منتظر شاہِ ہدا / پھر مدینے کو ہوئے رونق فزا
بعدِ میلادِ حسنؓ پنجاہ شب / جب ہوئے ہیں منقضی از فضلِ رب
اور مہِ شوال میں اے بافلاح / شہؐ کئے ہیں اُمِّ سلمہؓ کو نکاح
اور عبداللہؓ عثمانؓ کا پسر / یعنے سبطِ حضرتِ خیر البشرؐ
فاطمہؓ اُمِّ علیؓ قدسی صفات / پائے اُسی سال میں تینوں وفات
شاہؐ کی خدمت میں لائے انکو زود / شہؐ سزا پوچھے تو یوں بولے یہود
شہر میں اُسکو پھرانا ہے سزا / ہے یقیں توریت میں یونہی لکھا
بس وہیں توریت میں دیکھا منگا / رجم ہی آہیں زنا کی تھی سزا
زیدؓ بن ثابت بحکمِ شاہؐ زود / سیکھا پندرہ روز میں خطِ یہود

در اُحد بولا تھا بوسفیان غدر / جنگ ہی پھر سالِ آئندہ بہ بدر
پانزدہ صد غازیوں کو لیکے ساتھ / بدر میں اُترے ہیں جا ای نیک ذات
رعب سے اِسلام کے وہ عذر لا / اپنے ہمراہوں سے یوں کہنے لگا
جاکے آئندہ کرینگے ہم قتال / پھر گیا ہے سبکو لیکے بےقیل وقال
اور ہوا پیدا نبیؐ کا نورِ عین / ماہِ شعباں کی چہارم کو حسینؓ
فاطمہؓ زہرا کو تب ہی ریب میں / ٹھہرا ہے حملِ امامِ دین حسینؓ
اور ذوالقعدہ میں زینبؓ کے تئیں / عقد میں لائے ہیں اپنے شاہِ دیںؐ
اور زینبؓ زوجۂ شاہِ جہاںؐ / جو خزیمہ کی تھی بیٹی اے میاں
اِک یہودی نے یہودیہ کیسا تھ / جب کیا فعلِ زنا وہ بدصفات
کرکے کالا انکا منھ اے باشرف / اونٹ پر بٹھلا کے منھ کر دم طرف
شہؐ کہے تم جھوٹ کہتے ہو یقین / حکم یہ توریت میں ہرگز نہیں
بس وہ دونوں کو امامِ انس وجاں / جلد تر سنگسار کروائے ہیں جاں
اور اُسی سال میں اے نیکنام / حکمِ قرآں سے خمر ہو گئی حرام

ہجرت سے پانچویں سال کا احوال دومۃ الجندل کا غزوہ

سالِ پنجم میں بہ فرمانِ خدا / شہؐ نے زینبؓ سے نکاح اپنا کیا
اور مہِ مولد میں حضرتؐ فوج لے / دَومۃُ الجندل کے غزوے کو گئے
رہزنی میں تھی وہاں بعضے لعیں / رکھتے تھے قصدِ مدینہ بھی یقیں
ہو گئے کفار وہ سارے فرار / انکو ڈھونڈوائے بہت شاہِ خیار

مریسیع کا غزوہ

اور اُسی غزوے کے بعد از فلاح / شہ جویریہؓ کو لائے در نکاح
ڈھونڈنے اسکو کئے اُنجا مقام / پر وہاں پانی نہ تھا اے نیکنام

اور در روزِ زفاف اے باصواب / حق نے بھیجا آیتِ حکمِ حجاب
نام اِک جا کا ہے وہ لے اشتباہ / ہے مدینے سے وہ نزدیکی راہ
جا ہزار اشخاص سے پیغامبرؐ / غارت اُنکے کر دئے سب جانور
نہ پتہ اُن کا کہیں ہرگز لگا / پھر مدینے کو ہوئے رونق فزا
اور مہِ شعبان میں خیر البشرؐ / بھی گئے جنگِ مریسیع اے پسر
جب پھرے اُس جنگ سے شاہِ ہدا / رہ میں مالا عائشہؓ کا گم ہوا
آیتِ حکمِ تیمّم بر رسولؐ / پائی ہے حق سے وہیں شرفِ نزول

اور وہ مالا اونٹ کے نیچے ہی تھا
بر جنابِ پاکِ اُمّ المومنینؓ
آہ اُس قصے کا نشتر سر بسر
مختصر لکھتا ہوں میں کچھ وہ بیاں
راہ میں آتے تھے ہم سب ایک شب
آئی تک ہودا مرا تھا جو وہاں
پس میں بیٹھی اپنی جا پر اُن کے
پیچھے لشکر کے رکھتے تھے شاہؐ اُسے
سنتے ہی آواز اُنکی میں اُٹھی
میں ہی تنہا ہو گئی اُسپر سوار
تھا بڑا اُنکا اُبَی ابنِ سلول
ہے عجب تر یہ کہ بعضے مومناں
تھی خلیری بہن جو صدیقؓ کی
بولتی ہے عائشہؓ اے با ادب
اور مجھے اصلا نتھی اُس سے خبر
ایک دن مسطح کی مادر ہو خفا
وہ کہی مجھ کو اے نادان تو ابھی
بس زیادہ میری بیماری ہوی
تھا یہی مقصود باطن کا مرا
وہ حکایت کیا کہے میرے باب میں
زن بہت محبوب ہو شوہر کی جو
اور غالب اُسپہ آتے ہیں شدید
میں کہی سبحان اللہ آہ بھر

جب اُٹھائے اونٹ کو تب وہ مِلا
زوجۂ محبوبۂ سلطانِ دینؐ
پارہ پارہ کرتا ہے دل و جگر
اب روایاتِ صحیحہ سے یہاں
کوچ کا اُس شب ہوا اعلام جب
باندھ اُشتر پہ ہوئے آگے رواں
سمجھی بلوانے مجھے کوئی آئینگے
لاوے تا رہ میں جو چیزیں ہوں گری
اپنا منہ چادر سے اپنے ڈھانپ لی
پس چلا وہ اونٹ کی لیکر مہار
باندھتا تھا افترا وہ بوالفضول
بھی شریک اُنکے ہوئے ہیں یاں
اسکا بیٹا تھا یہ مسطح اے ذکی
ہم سب آپہنچے مدینہ کو ہیں جب
حال متغیر نبیؐ کا تھا مگر
حق میں اُس مسطح کے کی ہے بددعا
کیا نہیں اُسکی سُنی ہے وہ بدی
بیقراری اور ناچاری ہوی
یہ حکایت تا کروں تحقیق جا
دل ہے میرا اُس سے پیچ و تاب میں
اور اُسکے پاس عالی قدر ہو
صبر کرتے ہی بس رکھتے اُمید
کیا یہ تہمت ہو گئی ہے مشتہر

اور اُسی سال میں ہے با وفاق
یعنے بی بی عائشہؓ پہ اے سلیم
خامہ لرزاں ہے یہاں تحریر سے
ہے روایت عائشہؓ سے اے امین
تب اکیلی ہی قضا حاجت گئیں
اُسکے حمالوں نے سمجھا تھا یہی
نیند آئی سو گئی میں ناگہاں
دیکھکر مجھ کو وہاں وہ دلفگار
پاس میرے اونٹ کو بٹھلا دیا
دوپہر کو پہنچی میں لشکر میں جا
لوگ جو تہمت کئے بیخوف و باک
ایک حسّان ابنِ ثابت اے پسر
اور اُم المومنینؓ زینب کی بہن
اک مہینے تک تو میں بیمار تھی
التفات اگلا نتھا وہ مجھپہ تب
میں کہی کیوں اُسپہ کی تو بددعا
میں کہی وہ کیا ہے دے مجھکو خبر
میں نے تب کی عرض از خیر البشرؐ
حکم جانیکا دئے مجھ کو نبیؐ
بولی اے دختر نہ کر تو فکر و غم
اور انبازاں بھی ہوویں اُسکی کئیں
پاس خصم کے پاک ہووے جو مگر
کیا رسول اللہ اور میرا پدر

آہ مردوداں کئی اہلِ نفاق
باندھے تہمت اور بہتانِ عظیم
اور لرزاں ہے زباں تقریر سے
کہ پھرے اُس جنگ سے جب شاہِ دینؐ
تھی گئی باہر نکل لشکر سے میں
کہ میں بیٹھی ہوں اُسی ہودے میں ہی
صبح کو صفوان آپہنچا وہاں
اناللہ کی پڑھا آیت پُکار
جا کھڑا دور اور نہ مجھسے کچھ کہا
باندھے بہتاں مجھ پہ بعضے اشقیا
حقتعالیٰ نے کیا اُنکو ہلاک
اور مسطح آہ نہیں تھا دگر
حمنہ بنتِ جحش بھی تھی نہیں جان
خلق میں شہرت تھی اُس بہتان کی
فکر تھی یارب کہے کیا اِسکا سبب
وہ تو حاضر بدر کے غزوے میں تھا
قصۂ بہتاں کہی وہ سر بسر
گر اجازت ہو تو جاؤں ماں کے گھر
ماں سے جا پوچھی کہ اے مادر مری
اے مری بیٹی خدا کی ہے قسم
باتیں اُسپر اکثر ایسے ہوتے ہیں
ہے بدی سے خلق کے کیا اُسکو ڈر
سُن چکے اِس افک و بہتان کی خبر

قصۂ افک و بہتان عظیم بر حضرت عائشہ صدیقہؓ

دردوغم غالب ہوا میرے پہ تب
دوسرے گھر میں مرا پدرِ سعید
اور کہا اے عائشہؓ کر صبر اب
اور میں روتی تھی ہمیشہ اسقدر
اور کئے جب مشورت خیر البشرؐ
کیونکہ بیٹھے وہ نجاست پر سدا
بولے یوں عثمانؓ کہ چھاؤں آپکی
کب حافظ آپکے ازواج کا
اور نماز اندر ہی دی اُسنے خبر
جمع رکھئے خاطرِ اشرف کو اب
اور کہے اہلِ نفاق و اہلِ کیں
ہے وہ عابد متقی پرہیزگار
عرض یاروں نے کی اے محترم
عرض یوں حضرت سے کی وہ پاک ہوش
ہے قسم حقکی کہ اُس سے میں یقیں
روز و شب کرتی تھی میری ہمسری
محض اپنے فضل سے ربِ صمد
عائشہؓ کہتی ہے دو شب ایکروز
آئے ہیں ایسی میں سالارِ انامؐ
عرصہ ایک ماہ سے سوئے نبیؐ
پس کہے ہے میرے سے وہ خیر البشرؐ
گر گنہ تیرے سے پایا ہو صدور
تب کہیں ہیں باپ سے اپنے شتاب

اور رونے میں بھی گزری وہ شب
بیٹھ کر پڑھتا تھا قرآنِ مجید
تا کرے کیا حقمیں تیرے حکم رب
کہ گماں تھا میرا پھٹ جاوے جگر
اپنے یاروں سے کہے تب یوں عمرؓ
پاک اُس سے آپ کو رکھا خدا
اِس زمیں پر تو نہیں پڑتی کبھی
ہوویگا اور عرض کی حیدرؓ نے آ
آپ پاؤں سے نکالے جلد تر
آپ کو دیگا خبر البتہ رب
رنج اور ایذا دے میرے تئیں
اس سے سرزد ہووے کب یہ زشتکار
حکم دے تا قتل کردیں اُنکو ہم
میں نگاہ رکھتی ہوں اے چشم و گوش
خیر و خوبی کے سوا دیکھی نہیں
پر حسد سے حق رکھا اُسکو بری
ہے بچایا اُسکو از شرِ حسد
مجھکو رونے میں ہی گزرے دن بسوز
اور کئے الطاف سے ہم پر سلام
وحی میرے باب میں آئی نہ تھی
پہنچی تیرے حقمیں اک ایسی خبر
مانگ بخشش جلد از ربِ غفور
دو نبیؐ کو میری جانب سے جواب

روز بھی گزرا ہے رونے میں تمام
سن مری آواز رونے کی وہیں
گھر میں ہی رہتا تھا اکثر وہ حزیں
دیکھ کر اِس طرح مجکو اشکبار
یا رسول اللہ مبارک جسم پر
آپکے ازواج کو بس کردگار
تا نجس جا کہ یہ ہرگز نا پڑے
کہ روا رکھا نہیں وہ کارساز
بات یہ سچی اگر ہوتی بجا
جب رسول اللہ یہ باتیں سُنے
حقمیں میرے اہل کے ذی ننگ و نام
ہے قسم حق کی کہ میں پاتا نہیں
اور زینبؓ جو تھی بیٹی جحش کی
بات ایسی بولنے سے اے نبیؐ
یہ وہی زینبؓ ہے در حسن و جمال
وہ حسد کرنیکی مجھ پر جائے تھی
ہوگئے تہمت گراں جو سب ہلاک
پدر و مادر بھی مرے یہ دیکھکر
بیٹھے آ مجھ پاس وہ بیٹھے نہ تھے
پوچھے میرا حال بولی میری ماں
گر یہ واقع پاک ہے تو اور بری
جب کئے ارشاد یوں وہ شاہِ دیںؐ
وہ کہا واللہ میں پاتا نہیں

ایک لمحہ بھی نہ سوئی لاکلام
آپ بھی رونے لگا اندوہگیں
وحی شہؐ پر دیر تک آئی نہیں
پدر و مادر بھی تھے میرے زار زار
آپکے مکھّی کو نا ہو جب گذر
نا کرے ناپاک وُہ اللہ زینہار
حق نگہباں جب وہ سایہ کا رہے
ہو نجس نعلین والا در نماز
اِس سے آگاہ آپکو کرتا خدا
جا کے مسجد میں تبھی خطبہ پڑھے
اور کئے صفوانؓ پر جو اتہام
اہل سے اپنے بدی کچھ بالیقیں
اُسکو میرے حال سے پوچھے نبیؐ
عائشہؓ سے جو نہ دیکھی اور سُنی
اور نبیؐ کے پاس دُرِ جاہ و جلال
حُمنہ سکھلائی تھی اُسکو بہن بھی
ہوگئی حُمنہ بھی تب اُنمیں ہلاک
ساتھ میرے روتے تھے شام و سحر
جب سے مجھ پر لوگ وہ تہمت کئے
کہ تپ و لرزہ ہے اُسکو بیکراں
حق بیاں فرماویگا پاکی تری
بند آنسو ہوگئے میرے وہیں
کہ کہوں کیا دو جوابِ شاہِ دیںؐ

بعد مادر سے کہی تو دے جواب
وہ بھی ویسا ہی کہی پر اضطراب

میں ہوں دختر سن نہیں میری بڑی
اور نہ قرآں سے زیادہ بھی پڑھی

گر کہوں میں پاک ہوں از فضلِ رب
شاید اسکو تم نہ سچ جانوگے اب

ہے قسم اللہ کی بے قیل و قال
بس یہی میری تمہاری ہے مثال

تھے ابھی آنجا پہ ہی شاہِ عربؐ
وحی کے ظاہر ہوئے آثار تب

ہوش پائے وحی کی حالت سے جب
مسکراتے تھے وہ با فرح و طرب

تیری پاکی پر گواہی وہ دیا
پاک اس بہتان سے تجھکو کیا

خوش ہو میرا پدر تب مجھکو کہا
شکر کر تو آپ رسول اللہ کا

حالتِ مستی جو بس فرحت کیساتھ
اسپہ غالب تھی کہی بی بیؓ یہ بات

ہے وسیلہ سے رسول اللہ کے
او طفیل اس شاہِ عالیجاہ کے

الغرض جھوٹوں کا منہ کالا ہوا
رتبہ بی بیؓ کا خدا بالا کیا

یعنے از اِنَّ الَّذِیۡنَ اے سلیم
نور کے سورے میں تا رِزۡقٌ کَرِیۡم

پس بہت خوشحال ہو شاہِ اممؐ
جلد مسجد کی طرف لائے قدم

اور بلا تہمت گروں کو سب وہیں
مارے ہیں حدِ قذف انکے تئیں

اور حسّان اور مسطح ہے دِگر
حمنہ ہے اور ابنِ اُبی ہے بدگہر

اسکو بد کہتا عروہ اے امیں
عائشہؓ اکدن کہی اسکے تئیں

یعنے در ہجوِ رسولِ انس و جاں
شعر جب کہتے تھے بعضے کافراں

حلم پر بی بیؓ کے یہ کیجو نظر
عفو اور برداشت ہی یہ کسقدر

اور عجب ہے حال ہی حسّان کے
کہ وہ دیکھو باوجود اس شان کے

لیک حسّان تائب و نادم ہوا
اُنپہ حدِ شرع بھی قائم ہوا

لیک با ایں اسکو دنیا میں خدا
بعد اس قصّہ کے نابینا کیا

او طفلی ہی میں مسطح کا پدر
مرگیا تھا وہ تھا مفلس سخت تر

جب کیا بی بی کو یوں وہ متہم
حضرت صدیقؓ تب کھائے قسم

اٹھارہ آیتِ تطہیرِ بی بی عائشہ صدیقہ کی شان میں نازل ہونا

میں ہی تب کہنے لگی ناچار ہو
سخت محزون اور دل افگار ہو

تم سنے واللہ جو تہمت بھری
وہ دلوں میں ہے تمہارے جا کری

جانتا ہے بات یہ پروردگار
پاک ہوں میں پاک ہوں سہ و چہار

پدرِ یوسفؑ جو کیا صبرِ جمیل
غم سے بھولی نامِ یعقوبؑ جلیل

مثلِ مروارید قطرے عرق کے
وحی کی سختی سے حضرتؐ پر گرے

اور کہے اے عائشہؓ ربّ العلا
پاک تجھکو فضل سے اپنے کیا

آیتِ قرآن تیری ثنا میں
حق نے نازل کی یقیں اس آن میں

میں کہی کرتی ہوں بس اب شکرِ رب
وحی سے پاکی جو دی ہے مجھکو اب

ورنہ یہ تطہیر اسکی ذات کی
اور بھی تنزیل اُن آیات کی

پس پیمبرؐ کی وساطت کا سپاس
پہلے واجب ہے یقیں اے حق شناس

پس لگا پڑھنے کو وہ حق کا رسولؐ
آیتیں قرآن کی جو پائیں نزول

وہ اٹھارہ ۱۸ آیتیں ہوتی ہیں سب
یونہی بیضاوی کہا آیا ادب

جمع کر اصحابؓ کو خطبہ پڑھے
آیتیں قرآن کی وہ سنوا دیئے

چار تھے انکے مقرر قاذفاں
مارے ہیں ہر اک کو اسّی ۸۰ قمچیاں

اور حسّان ابن ثابت بر ملا
جب ہوا ہے مبتلائے ایں بلا

کہ اے عروہ تو نہ کہہ یوں اسکو بد
کیونکہ وہ کفار کو کرتا تھا رد

انکا رد کرتا تھا حسّان بارہا
اور بیاں کرتا تھا نعتِ مصطفےٰؐ

حق شناسی اُسکی ہے کس شان کی
محض از بہرِ خدا بہرِ نبیؐ

یوں فریبِ نفس میں آیا ہے آہ
نفسِ بد سے ہمکو یا رب دے پناہ

حقتعالی جب ہے غفار و رحیم
تائبوں کو بخشے از لطفِ عمیم

بدلہ دنیا ہی میں لیں یوں بعض سے
سختیوں سے تا قیامت کے بچے

حدِ قذف

پاس سے خویشی کے صدیقِ جلیل
کھانے اور کپڑے کا تھا اسکے کفیل

کہ نہ نفقہ دونگا میں مسطح کو اب
تب اس آیت کو وہیں بھیجا ہے رب

وَلَا یَاْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ مِنْکُمْ وَالسَّعَةِ اَنْ یُّؤْتُوْٓا اُولِی الْقُرْبٰی وَالْمَسٰکِیْنَ وَالْمُهٰجِرِیْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَلْیَعْفُوْا وَلْیَصْفَحُوْا اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ یَّغْفِرَ اللّٰهُ لَکُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝ وَلَا یَاْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ مِنْکُمْ وَالسَّعَةِ یعنے اور چاہیئے کہ سوگند نہ کھاویں صاحبانِ فضل تمہارے سے یعنے تم سے جو لوگ دین میں بزرگی رکھتے ہیں اور دنیا میں مال کی کشائش اور فراخی رکھتے ہیں. اس سے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مراد ہیں (کذا قال البغوی) سو ایسے لوگ قسم نہ کھاویں اس بات پر اَنْ یُّؤْتُوْٓا اُولِی الْقُرْبٰی وَالْمَسٰکِیْنَ وَالْمُهٰجِرِیْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ یعنے نفقہ نہ دیویں اپنے قرابت داروں کو اور مسکینوں کو اور مہاجرین کو جو ہجرت کئے ہیں راہِ خدا میں. مسطح ابوبکر صدّیق کا خویش بھی تھا اور مسکین بھی تھا اور مہاجر بھی تھا وَلْیَعْفُوْا وَلْیَصْفَحُوْا چاہیئے کہ عفو کریں اُن کی تقصیر کو جو اُنسے صادر ہوئی اور درگذر کریں اُن کے بدلے سے اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ یَّغْفِرَ اللّٰهُ لَکُمْ کیا دوست نہیں رکھتے ہو تم اس بات کو کہ بخشے اللہ تعالیٰ تم کو پس تم بھی دوسرو کے گنہ سے درگزر کرو. اور بخشدو وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ اللہ تعالیٰ بخشنے والا ہے اور مہربان. حالانکہ وہ پروردگار گنہگاروں اور بدکاروں کو سزا دینے کی قدرت رکھتا ہے اور باوجود کمالِ قدرت کے بخشدیتا ہے پس تم بھی اللہ تعالیٰ کے اخلاق سیکھو کہ اُس سے کمالِ ایمانی حاصل ہے. جب یہ آیت شریف نازل ہوئی ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہاں میں اللہ تعالیٰ کی بخشش کو دوست رکھتا ہوں پس مسطح کا نفقہ جو مقرر تھا جاری کیا اور فرمایا کہ میں اسے موقوف نہیں کرونگا.

درجۂ صدّیقیت اے نیکنام
کردیا آگاہ تبھی پروردگار
باز آئے ہیں زِ قصدِ انتقام

گرچہ برتر ہے زِ قصدِ انتقام
کہ نہیں صدّیق کو یہ سزاوار
اور کہے بخشتے ہیں ربّ الانام

پر بحکمِ بشریت وہ محترم
جبکہ صدّیقوں کے تھے وہ مقتدا
نفقۂ مسطح کا جو معمول تھا

ناگہاں مسطح پہ کھائے قسم
سنتے ہی یہ حکمِ قرآنِ خدا
جلد تر اجرا کئے وہ باصفا

خندق کا غزوہ

اسکا یہ قصہ ہے ابنائے نضیر
آکے وہ مکے کو بولے از قریش
خوش ہو بوسفیان کہا ہے مرحبا
تم کو بہتر ہے بھلا اسکا ہے دین
حاجیوں کو دیتے ہیں آب و طعام
آہ وہ کذّاب یکسر بے خرد

جو تھے مردود اں یہودانِ شریر
اے قریشو تم کرو نہ یاں رنج و طیش
اور اُنسے اخطب کہنے لگا
یا ہمارا یا محمدؐ کا یقین
طاعتِ اصنام کرتے ہیں مدام
بیچکر دنیا سے دین کو از حسد
اُنپہ حق لعنت کیا قرآن میں

اور مہِ شوال میں اے کامگار
کردیا تھا شاہؐ نے جنکو جلا
عہد ہم کرتے ہیں تم سے استوار
اے یہود و تم ہو سب اہلِ کتاب
کرتے میں تعمیر کعبہ ہم بجاں
اور محمدؐ اک نیا لایا ہے دین
انکو بولے تم ہی حق پر ہیں مدام
بس یہ آیت آئی انکی شان میں

غزوۂ خندق ہوا ہے آشکار
اُنسے رہتے تھے کوئی خیبر میں جا
تا محمدؐ سے کریں جا کارزار
اہلِ علم و فضل ہیں بے ارتیاب
فخر کرتے ہیں بہت ہی اشتراں
کون ہے حق پر کہو بے ریب و مین
لَعْنَتُ اللّٰهِ عَلَیْهِمْ بِالدَّوَامْ

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ يُؤْمِنُوْنَ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوْتِ وَيَقُوْلُوْنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا هٰۤؤُلَاۤءِ اَهْدٰى مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا سَبِيْلًا اُولٰۤئِكَ الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ وَمَنْ يَّلْعَنِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ نَصِيْرًا

الغرض کہ مشرکوں سے عہد زود — جانب غطفاں گئے ہیں وہ یہود
اک قبیلہ جو کہ قوم قیس سے — تھا وہاں انکو بھی یہ اغوا دئے
اور انہیں اک سال خیبر کے کھجور — ہوگئے دینے کو راضی بالضرور
پس وہیں مکے سے نکلے ہیں قریش — لیکے جنگی اک بڑا ہمراہ جیش
تین سو گھوڑے تھے اور اونٹاں ہزار — ساتھ اُن کفار کے بس آشکار
مر ظہراں میں وہ جب پہنچے ہیں آ — وہ قبیلہ آ کے غطفاں سے ملا
اور سوا اُسکے قبیلے دوسرے — چو طرف سے آ بہت اُنسے ملے
سب قبائل کی ملاعیں کا شمار — ہوگیا جملہ مقرر دس ہزار
یہ خبر جب سرورِ عالم سنے — آپ بھی لشکر کی تیاری کئے
غازیاں سب جمع آئے سہ ہزار — انمیں گھوڑے تیس تھے سب راہوار
ہے مدینے پاس کوہِ سلع نام — لشکرِ اسلام وہاں اترا تمام
کثرتِ کفار سے اے ہوشیار — پائے کچھ تشویش اصحابِ کبار
تب کہا سلماں نے از شاہِ امم — یا رسول اللہ ہے دستورِ عجم
کہ زیادہ دشمناں ہوتے ہیں جب — کھودیں گرد شہر خندق ایک تب
شاہ کو تدبیر یہ آئی پسند — دی اجازت انکو تب ہو فرحمند
بعضے اطرافِ مدینہ اے خبیر — تھے عمارات و مکانات کثیر
لشکر کفار کو بس بے خطر — اس طرف ممکن نہ تھا ہرگز گزر
سلع جانب ایک میداں تھا مگر — پس لگے ہیں کھودنے خندق ادھر
کھینچ اک مقدارِ خندق پر لکیر — یہ مقرر کردئے شاہِ بشیر
کہ اٹھارہ شخص تک مومنیں — کھودیں اب چالیس گز تک وہ زمیں
کام میں خندق کے با نفسِ نفیس — آپ بھی داخل تھے سردارِ انیس
نقل آئی ہے کہ اکثر معجزات — تب ہوئے ظاہر ز شاہِ کائنات
اک ازانجملہ روایت ہے صحیح — آئی جابرؓ سے بخاری میں صریح
اک دن ایسا پتھر اک نکلا بڑا — پھوڑنے کا وہ کسی یارا نہ تھا
جا کئے ہم عرض حضرت سے شتاب — لائے پس تشریف وہ عالیجناب
اور بسم اللہ اُس دم بول کر — ضرب سبّل سے کئے اُس سنگ پر
پھوٹا اس پتھر کا حصہ تیسرا — تب کہے اللہ اکبر مصطفےٰ
اور فرمائے دئے ہیں اب مجھے — کنجیاں بے شبہ ملکِ شام کے
ہے قسم حق کی کہ میں دیکھا یہاں — شام کے اب سرخ جو ہیں محاڑیاں
ضرب دوسرا پھر کئے ہیں جب نبیؐ — ٹوٹا اُس سے حصہ اور اک پھر بھی
شہ کہے اللہ اکبر بے گماں — مجھکو فارس کی ملیں اب کنجیاں
ہے قسم حق کی مکانات بلند — اب مدائن کے نظر آئے ہیں چند
اور بیاں انکے کئے اوصاف کا — تب قسم کھا حقکی سلماںؓ نے کہا
واقعی ایسے ہی ہونگے وہ سبھی — ہے قسم حقکی ہو تم حق کے نبیؐ
کہہ کے جب بسم اللہ پھر مارے ہیں جب — باقی پتھر بھی وہیں پھوٹا ہے تب
تب کہے اللہ اکبر شادماں — اب دئے مجھکو یمن کی کنجیاں
ہے قسم اللہ کی اب صنعا کے در — دیکھتا ہوں اس جگہ میں سر بسر
جوں کہے وہ آپکی اُمت کو رب — لطف سے اپنے دیا وہ ملک سب
ایک لڑکی تھوڑے لے آئی کھجور — اسکو بولے شافعِ روزِ نشور
کہ اے لڑکی کیا ہے وہ لے آ یہاں — پاس حضرت کے وہ تب لائی رواں
اک بچھا چادر وہ ڈلوائے تب — اہلِ خندق کو وہاں بلوائے سب
حکم فرمائے ہیں سبکو کھاؤ اب — پیٹ بھر کھائے ہیں سب از فضلِ رب

کھائے پر جب بچ رہے وہ کھجور
پہلے تھے جتنے ہی اتنے بے قصور

اور شکم پر شاہ پتھر باندھ کے
کام میں خندق کے بس مشغول تھے

باوجود اس کے وہ سب بہر خدا
جنگ کے تھے ساز و ساماں میں سدا

کہ خبر دیتا ہے جابرؓ با صفا
ایک دن میں جا کے عورت سے کہا

کیونکہ میں بر چہرۂ خیر البشر
بھوک کا اب سخت پاتا ہوں اثر

میں کیا ہوں جلد ذبح اسکے تئیں
اور وہ آٹا جو کا پیسی ہے وہیں

اور کیا یہ عرض اے شاہِ ہدا
ذبح اک بکری کا بچہ میں کیا

لائیے تشریف با اصحابِ چند
دو جہاں میں مجھکو کیجے بہرہ مند

گوشت اور آٹا نہایت کم ہی جب
آپکو نا ہو ندامت کا سبب

کہ ضیافت اب تمہاری ہے سنو
آئیو جابرؓ کے گھر اے مومنو

اور فرمائے نگہ رکھو خمیر
آئے تک میں گھر تمہارے اے ضمیر

بس خمیر و دیگ ہم لائے شتاب
ڈال اسمیں شاہؐ نے اپنا لعاب

ساتھ اک عورت کو لیکر بیگماں
تم دونو ملکر پکاؤ روٹیاں

ہے قسم حقکی صحابہ اک ہزار
کھائے ہیں سیری سے یکسر آشکار

پس ہوا اب اور مدارج درمیاں
یہ خبر مذکور ہے اتنی ہی جہاں

حضرت جابرؓ کے تھے تب دو پسر
مہ لقا کم عمر دو نور البصر

پوچھا چھوٹے سے بڑے بھائی نے کیا
ذبح کر دوں تجھکو بر نامِ خدا

باندھ چھوٹے بھائی کی تب دست و پا
ذبح کر ڈالا اُسے بھائی بڑا

ماں سے اپنی ڈر کے وہ بھائی بڑا
ہائے گھبرا کر وہ چھت پر چڑھا

آہ دونو کو سلائی لا کے ماں
اور اڑھا کمبل انہیں کر دی نہاں

تا خلل نا ہو ضیافت میں کہیں
شاہؐ نا آوے ملامت میں کہیں

ہر دو فرزندونکو لے جابر کے ساتھ
کر تناول اے رسولِ کائنات

پوچھا سبھی بی بی جابر وہ پاک زاد
ہیں کہاں بچے کہ حضرت ہیں یاد

نقل ہے اس جنگ میں اک نیکنام
رنج میں تھے حضرت و صحبِ کرام

آہ تھی فاقہ کشی سرور کو تب
یونہی اہل اسلام کے لشکر کو سب

یوں بخاری اور مسلم میں صریح
یہ روایت آئی جابرؓ سے صحیح

کیا ہے بیری پاس کچھ کھانے کی شئے
دے جواب جلد اے فرخندہ پے

لائی وہ اک صاع جو گھر میں جو تھی
اور لائی بچہ اک بکری کا بھی

گوشت کی میں دیگ چولھے پر چڑھا
جلد تر حضرت کی خدمت میں گیا

اور جو گھر میں مرے اک صاع تھی
پیسی ہے اسکو اب عورت مری

اسلئے مقدار کم ہی وہ کہدیا
تا بہت یاروں کو نا لاوے بلا

جب سنے اس عرض کو شاہِ ہدا
اہل خندق کو ہیں کرائے ندا

اور فرمائے مجھے شاہِ خیار
دیگ کو چولھے سے اپنے مت اتار

لائے پس تشریف سالار خیار
ساتھ لے اپنے صحابہ اک ہزار

بعد اسکے کر کے برکت کی دعا
حکم عورت کو مری ایسا کیا

اور لیا کر دیگ سے سالن مگر
مت اتار اسکو نہ کر اسمیں نظر

دیگ تھی پر جوش و رباقی خمیر
معجزے ایسے نظر آئے کثیر

عارف جامی محقق نے وہ لے
یوں شواہد میں لکھا ہے دیکھئے

پدر کو دیکھے تھے اپنے جب یقیں
جو کیا ذبح وہ بکری کے تئیں

بولا چھوٹے نے اُسے اے بھائیجاں
میں ہوں حاضر ذبح کیجے بیگماں

کام میں تھی ماں سو باہر آئی جب
دیکھ یہ حالت ہوئی حیران تب

دوڑتی ماں بھی پہاڑی پر گئی
مر گیا ہی کود کر وہ بھی تبھی

اور کسی سے راز یہ بولی نہیں
اور گرہ اس بھید کا کھولی نہیں

اُسکے گھر تشریف جب لائے رسولؐ
وحی سرور پر ہوئی حق سے نزول

پوچھے ہیں جابر سے تب شاہِ جہاں
کہ ترے ہر دو جگر پارے کہاں

وہ کہی یوں لو تو حضرت سے جا
ہر دو غائب ہیں وہ جا یونہی کہا

شاہ

شاہ فرمائے کہ ہے حکمِ خدا
ڈھونڈھکر تو جلد اُن دونوں کو لا

تب کہی سب حال بادرد و الم
اور دکھائی انکے لاشوں کو بہم

وحی پھر اُس شاہ پر پائی نزول
کہ دعا کر حق میں اُنکے اے رسولؐ

باقرآگاہ اے فرخندہ پے
بولتا ہے قصّہ یہ بے اصل ہے

کہ شواہد ہیں یقیں تفصیل سے
قصہ یہ مذکور ہے تطویل سے

ہے غرض یہ اختلاف اکامیاب
عاقبت واللّٰہ اعلم بالصواب

پس ابوسفیان سردارِ قریش
آ رغا یہ پاس اُترا لیکے جیش

اور یہودی ابنِ اخطب بھیجا
جا کے ابنائے قریظہ سے ملا

گرچہ اوّل وہ نہیں راضی ہوے
لیک آخر عہد شکنی کر دے

وہ نہیں مانے نصیحت کو مگر
عہد شکنی پر ہی سب باندھے کمر

یوں اکھٹے ہوگے کفارِ لئیم
جب کئے برپا یہ بلوائے عظیم

زید کے ہمراہ وہ سی صد نفر
بھیجے بر حفظِ مدینہ جلد تر

قصدِ خیمہ کرتے ہر شب کافراں
لیک تھے خندق سے عاجز وہ خراب

نقل ہے اُس جنگ میں شیرِ خدا
داد بس اپنی شجاعت کی دیا

نوفل اک دن اپنے گھوڑے کو کدا
آنا چاہا گرکے خندق میں مرا

شاہ فرمائے ہے لاش اسکی نجس
اور ہے قیمت سب کی بھی نجس

ایک دن گھوڑے پہ چڑھ آیا عمر
جو کہ بھاری تھا ہزاروں مرد

اُٹھ کے مانگا حکم از شاہِ ہدا
شاہ بولے وہ عمر ہے بیٹھ جا

پھر پکارا وہ تو چاہے مرتضیٰؓ
شاہِ عالم نے انہیں یونہی کہا

انکے سر پر باندھکر دستارِ خاص
اور حمائل کرائیں تلوارِ خاص

جا کیا پس مرتضیٰؑ نے کارزار
وہ لعیں اوّل کیا اک اُنپہ وار

وار جب اس پر کئے شیرِ خدا
وہ گیا دوزخ کو ہوکر سر جدا

اور یہ سمجھے کہ اس کافر کا کام
مرتضیٰؓ نے کر دیا ہے اب تمام

پس کیا جابرؓ نے جا عورتکو تنگ
کہ تو حاضر کرا انہونکو بید رنگ

آہ تب جابر نے ہوبے اختیار
عرض کی ہے انکی حالت زار زار

جا سر ہانے شہ کئے اُنکے دعا
تب ہوے زندہ وہ از فضلِ خدا

دہلوی اپنے مدارج میں مگر
کہتا ہے یہ قصّہ لا کر مختصر

یوں حوالہ وہ شواہد کا دیا
اور نہیں تضعیف وہ اُسکی کیا

الغرض جانو کہ سب خندق کا کام
ہوگیا چوبیس دن میں وہ تمام

اور بہت آئے قبائل جلد تر
اور محاصر ہوگئے سب سر بسر

اور اُنکو ورغلایا جنگ پر
وہ کئے تھے عہد از خیرالبشرؐ

تب کئی یارونکو بھیجے مصطفیٰؐ
تا کریں پند و نصیحت اُنکو جا

پس یہ ابنائے قریظہ کے یہود
جا ملے ہیں اُن قبائل میں ہی زود

اُنکی سب اخبار سن شاہِ جلیل
حسبنا اللہ بولے اور نعم الوکیل

اک صحابہ کی جماعت باادب
تھے کہ خیمے کے نگہباں تھے بہ شب

تھے محاصر کافراں چوبیس روز
اور ہے دوسرا قول ستائیس روز

حق میں انکے کر دعا شاہِ خیارؐ
کی عنایت اپنی انکو ذوالفقار

کافراں بولے درم لے دس ہزار
دیجو ہم کو اُس کی لاشِ نابکار

ہمکو قیمت سے نہیں کچھ اسکے کام
لیجو تم مردے کو اپنے لا کلام

اور پکارا آؤ کوئی بہرِ جنگ
تب علیؓ مرتضیٰ نے بید رنگ

پھر پکارا وہ یہ چاہے حکم تب
پھر کہے یونہی انہیں شاہِ عربؐ

پھر کیا ہے جد و کد از بس علیؓ
تب شہِ والا ز الطافِ دلی

پس دعا مانگے ہیں ہاتھ اپنے اُٹھا
کر اعانت مرتضیٰ کی اے خدا

مرتضیٰؓ نے ڈہال پر اُسکو لیا
ڈھال کٹکر زخم کچھ سر پر ہوا

اور کہے تکبیر با صوتِ بلند
شاہ وہ سنکر ہوے ہیں فرحمند

دیکھ اُسکا قتل دوسرے مشرکیں
بھاگے دہشت سے گدہوں سا سب وہیں

الغرض اُس جنگ میں شیرِ خدا
دادہ ہے ایسی شجاعت کی دیا

کہ شجاعت حیدرِ کرار کی
غزوۂ خندق میں جو ظاہر ہوئی

روایت

صبح سے تھی شام تک جنگ دراز
آہ ظہر و عصر و مغرب کی نماز

بد دعا اُسدن کئی حق کے رسولؐ
حق میں اُن کفار کے ہو کر ملول

عَنْ صَلٰوۃِ الْوُسْطٰی الْعَصْرِ

کہ نماز عصر ہی وسطیٰ ہے صاف
پر کیا جو عالموں نے اختلاف

وہ نہ پائے یہ حدیث اے باوداد
پر کہے ہر اک ز روئے اجتہاد

ہے وہ تکثیرِ فضیلت کا سبب
جو کئے افسوس اُس پر شاہ تب

عائشہؓ فرماتی ہیں با درد و سوز
غزوۂ خندق میں میں نے ایک روز

تنگ و کوتہ تھا وہ بکتر اسقدر
دست اور پا باہر آتے تھے نظر

جلد جا تو مل نبیؐ سے اے پسر
میں کہی تب اُسکو اے نیکو سیر

دست و پا کو نا لگے تا اُسکے تیر
سُن یہ اُمِ سعدؓ بولی اے خبیر

الغرض ابنِ معاذؓ باوقار
آہ آیا جبکہ خندق کے کنار

رگ تھے وہ کہتی ہیں اک ہی نیکذات
ہیں کہا کرتے جسے عرق الحیات

پشت میں ابہر ہے اکحل ہاتھ میں
ران میں ہو تو نساء اسکو کہیں

الغرض یہ رگ ہی جب کٹتی ہے جاں
سارے تن کا خون ہوتا ہے رواں

یوں دعا کرنے لگا اے ذوالجلال
مجھکو کوئی قوم سے جنگ و جدال

کہ وہ پیغمبر کو جھٹلائے ترے
رنج و ایذا دے نکالے شہر سے

جنگ اگر باقی ہو اُس قوم سے
زخم سے ہی یہ شہادت دے مجھے

موت مجھکو تو نہ دے ہرگز شتاب
حق کیا اُسکی دعا کو مستجاب

نقل یوں کرتا ہے جابرؓ اے خبیر
غزوۂ خندق کے ایامِ اخیر

بہرِ تذلیل و شکستِ کافراں
حق سے مانگے ہیں دعا شاہِ جہاں

ہے بروں ز حیطۂ عقل و قیاس
یوں کئی ارشاد وہ سالارِ ناس

حشر تک اعمالِ اُمت سے مرے
فضل و بہتر ہے بیشک جانیئے

سب قبائل متفق ہو ایک روز
ہو گئے تھے جنگ کی آتش فروز

ہو گئیں تھیں جنگ میں تینوں قضا
پس کئی ترتیب سے اُنکو ادا

مَلَأَ اللّٰهُ بُيُوْتَهُمْ وَ قُبُوْرَهُمْ نَارًا شَغَلُوْنَا

دہلوی نے یوں مدارج میں لکھا
اِس حدیثِ پاک سے ثابت ہوا

کہ کہا کوئی فجر وسطیٰ ہو سکے
ظہر یا مغرب عشا بعضے کہے

اور وہ تخصیص فوتِ عصر کی
جو حدیث اندر نبیؐ نے ذکر کی

روایت

دیکھی سعدؓ ابن معاذِ باوقر
جا رہا تھا ایک بکتر پہنکر

والدہ تب سعدؓ کی تھی میرے پاس
اپنے بیٹے کو کہی وہ حق شناس

سعدؓ اگر اک پہنتا بکتر بڑا
ڈھپتے اُسکے دست و پا تھا یہ بھلا

حکم کرتا ہے جو چہتا ہے خدا
اُسکے بے خواہش نہیں کچھ ہوئیگا

ایک کافر نے چلایا اُس پہ تیر
وہ لگی اکحل پہ اُسکے اے خبیر

اور ہفت اندام بھی کہتے ہیں دیکھ
اُس سے ہر ہر عضو میں شعبہ ہے ایک

مرض اک عرق النسا ہوتا ہے جو
ہے وہ اُس ہی رگ سے متعلق سنو

تیر اُس رگ پہ لگا ہے اُسکو جب
زندگی سے اپنے ہو مایوس تب

دوست تر ایسا نہیں ایسا نہیں
جس طرح ہے با قریشِ مشرکیں

جنگ اگر باقی قریشوں سے رہے
میں جہاد انسے کروں رکھئے مجھے

اور از قومِ قریظہ زشت خو
آنکھ میری جب تلک ٹھنڈی نہو

روایت

پیر و منگل چہارشنبہ تین روز
درمیان ظہر و عصر آئے دلفروز

حق کیا شہؐ کی دعائیں سب قبول
کر دیا کفار کو خوار و ملول

۱؎ ترجمہ یعنی اللہ تعالیٰ انکے گھروں اور قبروں میں آتش بھر دیوے جنہوں نے ہمارے سے نماز عصر قضا کر دیا۔ ۲؎ صلوٰۃ وسطیٰ (درمیانی نماز) پڑھنے کی بہت فضیلت ہے لیکن اسمیں اختلاف ہے کہ صلوٰۃ وسطیٰ کونسی نماز ہے۔ ۳؎ شیخ عبدالحق محدث دہلوی کہتے ہیں کہ صلوٰۃ وسطیٰ عصر کی نماز ہے جیسا کہ اس حدیث سے ثابت ہے۔

یہ دعا ابنِ ظفر نے نیکذات — دیکھ لایا ہے بہ ینبوع الحیات

یَا صَرِیْخَ الْمَكْرُوْبِیْنَ وَیَا مُجِیْبَ الْمُضْطَرِّیْنَ اکْشِفْ

هَمِّیْ وَغَمِّیْ وَكَرْبِیْ تَرٰی مَا نَزَلَ بِیْ وَاَصْحَابِیْ اَللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتٰبِ وَسَرِیْعَ الْحِسَابِ اِهْزِمِ الْاَحْزَابَ

اَللّٰهُمَّ اهْزِمْهُمْ وَزَلْزِلْهُمْ وَانْصُرْنَا عَلَيْهِمْ

اور کی جب عرض یاروں نے تمام — ہم نہایت تنگ ہیں ہیں صبح و شام

اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِنَا وَاٰمِنْ رَوْعَاتِنَا

سرنگوں انکے کیا دیگوں کو سب — اور گرایا انکے وہ خیموں کو سب

میخیں ڈیروں کی اکھاڑ انکے بھی — بھی بجھا دیتے تھے آگ انکی سبھی

ایسی حالت سے خدائے بحر و بر — دیکھئے قرآن میں دیتا ہے خبر

اب ہمیں کوئی دعا سکھلائیے — یہ دعا تب شہ نے انہیں سکھلا دیئے

الغرض اس شاہِ عالم کی دعا — کر اجابت اپنی رحمت سے خدا

اور فرشتے چرخ سے آکر شتاب — کاٹتے تھے انکے ڈیروں کے طناب

رعب انکے پڑ گیا دل میں بڑا — کچھ نہ سوجھی بھاگ جانیکے سوا

يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ

اِذْ جَآءَتْكُمْ جُنُوْدٌ فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا وَّجُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرًا وَكَفَى اللّٰهُ

الْمُؤْمِنِيْنَ الْقِتَالَ وَكَانَ اللّٰهُ قَوِيًّا عَزِيْزًا (سورۂ احزاب)

یوں لکھا تفسیر میں شیخِ عماد — کہ مری جوں باد سے سب قومِ عاد

رحمۃ اللعالمیں ہیں شاہ جب — انکی رحمت گھیری ہی عالم کو سب

الغرض اندھے ہوئے جب انکو دیگ — اور لگی پڑنے کو انکے منہ پہ ریگ

صوت ہی سننے لگے تکبیر کا — سر بسر لشکر میں اپنے جا بجا

شاہ فرمائے کہ پھر بارِ دگر — وہ نہ آوینگے ہماری جنگ کو

سالِ آئندہ میں جو آیا صفا — قصۂ صلحِ حدیبیہ ہوا

پانچ یا چھے کافرانِ بدگہر — غزوۂ خندق میں پائے ہیں سقر

یونہی مرتے کافراں بس باد سے — سخت تھا یہ بادِ بادِ عاد سے

بچ گئے ہیں کافراں بھی اس لئے — بتلانہ قہر و آفت میں ہوئے

اور کبھی آتش گرے ڈیرے تبھی — ہول و دہشت میں پڑے کافر سبھی

پس شبا شب کافراں اس جائے سے — چھوڑ دے ساماں لگے ہیں بھاگنے

مخبرِ صادق نے دی جو یہ خبر — پھر نہیں آئے وہ کافر جنگ پر

پس وہی تھی فتحِ مکہ کی بنا — فتحِ مکہ سالِ ہشتم میں ہوا

اور شہادت پائے چھے صحبِ کرام — انپہ رضوانِ خدا ہو بالدوام

بنو قریظہ کا غزوہ

اُس مہینے میں ہی بہر تعجیل سے — جنگ پر قومِ قریظہ کے گئے

آ کہا جبریل نے ای شاہِ دیں — کھولے تم ہتھیار ہم کھولے نہیں

ہے قسم حق کی ابھی اے شہریار — ٹھوکتا ہوں جا کے میں انکا حصار

ایک خچر پر وہ تب اسوار تھا — زین پوش اسپر تھا دیبا کا پڑا

ہو گئے تیار اصحابِ کبار — شہ چلے گھوڑے پہ اپنے ہو سوار

ماہِ ذیقعدہ کی تھی تئیسویں — آن کر پہنچے مدینہ شاہِ دیں

یعنے آکر غزوۂ خندق سے جب — غسل سے فارغ ہوئے شاہِ عرب

حکم ہی حق کا چلو اب بید رنگ — اور کرو قومِ قریظہ ساتھ جنگ

زلزلہ لاتا ہوں انمیں بید رنگ — گویا انڈا مرغ کا مارے یہ سنگ

بولکر جبریل تب ایسا گئے — شہ مدینے میں ندا کروا دیئے

تھے علمبردار حیدر پیشتر — دائیں بائیں شہ کے صدیق و عمر

جملہ انصار و مہاجر تین ہزار
ساتھ تھے چھتیس گھوڑے برق وار

جب قبیلے پر بنی نجار کے
آکے دیکھے وہ بھی سب تیار تھے

سب کھڑے تھے منتظر اسوار ہو
پوچھے کس نے دی خبر تم کو کہو

وہ کہے اب دحیہ کلبی نے آ
حکم یہ پہنچا ہمیں آگے گیا

اچھلے خچر پر چڑھا تھا وہ یقیں
شہ کہے وہ روح تھا دحیہ نہیں

الغرض قوم قریظہ پر عیاں
پہنچے مغرب اور عشا کے درمیاں

اور پندرہ روز تک اے نامور
گھیرے نبی ان پر محاصر سخت تر

رعب انکے پڑ گیا دل میں تمام
شاہ کی خدمت میں بھیجے یوں پیام

کہ خطا کرتے ہیں ہم بھی اختیار
مثل ابنائے نضیر آب آشکار

جسقدر اونٹاں اٹھا دے لیکے مال
ہم چلے جاتے ہیں با اہل و عیال

شہ نہیں راضی ہوئے اس بات پر
اور وہ بھیجے ہیں پیغام دگر

ہم اٹھائے ہاتھ از ہتھیار و مال
اذن دو جاتے ہیں با اہل و عیال

حکم بھیجے ان کو سالار عرب
آؤ تم قلعے سے میرے پاس سب

کعب جو اس قوم کا سردار تھا
ان سبھوں کو سطرح کہنے لگا

کہ محمد ہے نبی اللہ کا
ذکر حق توریت میں اس کا کیا

اب چلو ایمان اسپر لائیں ہم
تا سعادت دو جہاں کی پائیں ہم

وہ کہے ایمان نہیں ہم لائینگے
ملت اسلام میں نہ جائینگے

بس گئے ہیں جب وہ قلعہ سے نزول
یوں کئے ارشاد وہ حق کے رسول

گردن اوپر ہاتھ کو مردوں کے سب
باندھو اور مال انکا لیجیو اب

ہاتھ انکے باندھے گردن پر شتاب
اور کئے سامان کا انکے حساب

ایک ہزار و پانسو تلوار تھے
ڈھال بھی انکے اسی مقدار تھے

تین سو بکتر تھے نیزے دو ہزار
اونٹ اور گھوڑے وغیرہ بیشمار

قوم ابنائے قریظہ جانئے
اوسیاں کے جبکہ ہم سوگند تھے

اوس کے سارے مسلمان بے ہراس
یوں سفارش انکی لائے شاہ پاس

قینقاع کی قوم اے شاہ انام
جو تھی ہم سوگند خزرج کی تمام

جونکہ بخشے انکو پس انکو بھی اب
بخشیں ہم سوگند ہمارے ہیں یہ سب

عہد شکنی سے وہ اپنے لاکلام
پس پشیماں ہوگئے ہیں اب تمام

مصطفیٰ فرمائے دیکھو اختیار
اپنے تمہارے میں کسی کو آشکار

تا کرے اس باب میں وہ حکم جو
کیجیو ایسا ہی تم اے اوسیو

تھا جو سعد ابن معاذ با وقار
اوس کا سردار تھا وہ نامدار

متفق سب رائے پر اس کے ہوئے
تا کرے بے شبہ وہ جیسا کہے

غزوۂ خندق میں سعد باصفا
ہوکے زخمی جب وہاں آیا نہ تھا

پس بلا بھیجے اسے شاہ خیار
سعد آیا ہوکے خچر پر سوار

آیا جب نزدیک مسجد اے ہمام
یوں کئے ارشاد سالار انام

کہ طرف سردار کے اپنے اٹھو
سب اٹھے اور لا بٹھائے سعد کو

مصطفیٰ کے پاس جب بیٹھا وہ آ
بند اسکے زخم سے خوں ہوگیا

اسکو فرمائے رسول اللہ تب
حکم کر اس باب میں اے سعد اب

سعد بولا حکم اے شاہ خیار
حق کو اور حق کے نبی کو سازوار

اسکو پھر فرمائے شاہ بحر و بر
حکم حق تجھکو کیا ہے حکم پر

اور یہودونکی سفارش میں زباں
کھولے ہیں پس عاجزی سے اوسیاں

سعد نے اس طرح تب انکو کہا
تم خدا سے عہد یہ کرتے ہو کیا

کہ جو میں بولوں کریں وہ اب قبول
وہ لگے کہنے کہ ہم سب کو قبول

اور بیٹھے تھے جدھر شاہ عرب
اسطرف نا دیکھ با حفظ ادب

سعد پوچھا کیا ادھر بھی ہے قبول
ہے قبول ہمکو بھی فرمائے رسول

سعد بولا حکم میں کرتا ہوں اب
کہ کریں مردوں کو انکے قتل سب

اور زن و اطفال کو انکے تمام
بالیقیں کرلیویں اب باندی غلام

اور سب اُنکا متاع و مال و زر　مومناں تقسیم کریں سر بسر
حکم پس بیشک وہی تو تھی کیا　پس مدینے کو امام الانبیا
ان یہود و نکو رکھائے قید کر　اور کھدوا ایک خندق جلد تر
ابنِ اخطب حیی کو باندھکر　لائے جب در خدمتِ خیر البشر
قتل بعد از اپنے تا کوئی بنے　سرورِ عالم نے فرمایا اُسے
تب بھی وہ اپنی بدی چھوڑا نہیں　دل کو اپنے کفر سے توڑا نہیں
عزت اپنی چاہتا تھا میں سدا　پر دیا فتح و ظفر تم کو خدا
اوّلِ ہجرت میں اس سرور کے پاس　روز و شب رہتا تھا آ وہ ناسپاس
ذکر ہے توریت میں جسکا عیاں　پر عداوت آپکی ہے مجھ میں نہاں
کعب کو بعد اسکے لائے جلد تر　ہاتھ کو گردن پہ اسکی باندھکر
ہے یقیں جانا کہ تجھکو بیگماں　کہ ہوں میں پیغمبرِ آخر زماں
لوگ بولینگے کہیں مرنیسے ڈر　کعب نے ایمان لایا سر بسر
تھے وہ مقتولانِ تہامی چار صد　لَعنَتُ اللہِ عَلَیہِم تا اَبَد
اُنمیں ریحانہ جو تھی بنتِ عمر　شہ نے کئے اسکو نکاح آزاد کر
گرچہ زخم اُسکا تھا چنگا ہو گیا　پر شہادت کی وہ مانگا جب دعا
تب کئے ارشاد شاہِ انبیا　موت سے اُسکے ہلا عرشِ خدا
اس برس میں ہی ہلالِ نیک حال　حارثِ عزنی کا بیٹا باکمال

شہ کہے سات آسماں و پر سے اب　جو کیا تھا حکم سب عالم کا رب
پانچویں کو شہرِ ذوالحجہ کے آ　دخترِ حارث کے گھر اے باصفا
قتل کروائے ہیں سبکو بعد ازاں　اُنکا خوں ہوتا تھا خندق میں رواں
ایک پہنا تھا گلابی وہ قبا　پھاڑ کر ٹکڑے کیا تھا بے حیا
اے عدو اللہ وہ ربِّ قدیر　دیکھ اب تجکو کیا میرا اسیر
بولا کینہ سے تمہارے ہیں کبھو　نا کروں ہرگز ملامت نفس کو
لَعنَتُ اللہِ عَلیٰ کُفرانِہ　لَعنَتُ اللہِ عَلیٰ خُسرانِہ
بھائی ہی کہتا تھا اپنے سر بسر　کہ محمدؐ ہے وہی پیغامبر
پس علیِ مرتضیٰ لے ذوالفقار　قتل کر بھیجے ہیں اسکو سوئے نار
اُسکو یوں پوچھے ہیں سالارِ عرب　کیا نہیں ایمان تو لاتا ہے اب
اور کہا بیشک ہیں تم حق کے رسول　شرفِ ایماں ہیں کیا ہوتا قبول
اسلئے جاتا ہوں بر دینِ یہود　قتل اُسکو کر دئے یہ سُن کے زود
اُنکا ساماں و راولاد و زناں　مومنوں پر کر دئے حصہ وہاں
اُس مہینے میں ہی سعدِ باصفا　دارِ دنیا سے یقیں رحلت کیا
زخم پھوٹا اُس کا بحر قیل و قال　وہ کیا خلدِ بریں کو انتقال
اور جنازے ساتھ اُسکے باوقا　آملک حاضر ہوئے ستر ہزار
چار سو اشخاص ہی اے باخبر　شرفِ ایماں سے ہوا ہے بہرہ ور

ہجرت سے چھٹویں سال کا احوال ذات الرقاع کا غزوہ

سالِ ششم میں یقیں واقع ہوا　غزوۂ ذات الرقاع اے باصفا
جمع آئے تھے کئی کافر وہاں　قصد رکھتے تھے مدینہ کا نہاں
مومناں اُنکے نہ متعرض ہوئے　پھر مدینے کی طرف رجعت کئے

سات سو اصحاب سے حق کے رسول　نخل میں جا کر کئے ہیں جب نزول
بھاگ گئے سنکر یہ خبر وہ بدخصال　چھوڑ کر اپنے وہیں اہل و عیال
اور صلوٰۃ الخوف شاہِ انبیا　ہے اسی غزوہ میں جو اوّل پڑھا

بنو لحیان کا غزوہ

اُس قبیلہ سے ہے عاصم اور خبیب　آہ جو مارے گئے تھے با فریب
اور ربیع اوّل اندر اے میاں　بھی ہوا غزوہ بنی لحیان کا جاں
درد و غم میں اُنکے تھے حضرت مدام　اور بہت رکھتے تھے فکرِ انتقام

بنو لحیان کا غزوہ

لیکے بس ہمراہ دو سو غازیاں — اُس قبیلے کے ہوئے جانب رواں
پہنچ اُس جا شہ کیئو اُن پر دُعا — مغفرت بھی اُنکی مانگے از خدا
کرکے بس دو دن اِقامت واں نبیؐ — ڈھونڈوائے چوطرف اُنکو سبھی

ذی قرد کا غزوہ

تھا عُیَینہ ایک کافر بد صفات — لے سوار اک وہ چالیس اپنے ساتھ
شاہؐ کی چالیس اشتر لے چلا — قتل چرواہے کو بھی اُنکے کیا
سلمہؓ بن اکواع اور دوسرا رباحؓ — آئے تھے اُسدن وہاں آئے با فلاح
یہ پیادہ اور وہ تھے سب سوار — مارتا تھا اُنپہ تیریں بار بار
تیر سے زخمی اُسے کرتا وہیں — یوں ہوئے زخمی بہت سے کافریں
تنگ آکر اُس سے یکسر کافراں — بھاگتے تھے چھوڑ دیکر اشتراں
پھینکنے اُن پر لگا ہی تیر و سنگ — وہ سواراں جا بجا سے آئے تنگ
وہ نہیں نیزے اُٹھانے ہیں لگا — بلکہ اُن کو مارتے ہی چلدیا
وہ جو بھیجا تھا رباح کو جلد تر — سرورِ عالم کو تا دیوے خبر
سات سو صحابہ کو لے اپنے ساتھ — جلد نکلے تھے رسولِ کائنات
پہنچے ایسے میں سواراں شاہؐ کے — جو مقدم شاہ کے لشکر کے تھے
دیکھتے ہی اُن سواروں کو وہیں — بھاگنے لاگے ہیں کفارِ لعیں
حملہ کرتا آوے سالارِ اُمم — یوں کہا سلمہؓ کو اخرمؓ نے بہم
چھوڑ ڈالا اُسکو سلمہؓ اے پسر — جا گرا وہ لشکرِ کفار پر
پر نہیں نیزہ ہوا وہ کارگر — وہ چلا یا اُسپہ نیزہ جب دگر
بو قتادہؓ جلد تر تب پہنچ کے — چھین لے نیزہ وہی مارا اُسے
پھر کیا سلمہؓ نے پیچھا اُنمیاں — پہنچے اک چشمہ کے اوپر کافراں
خوف سلمہؓ سے نہ پائے ہیں مجال — تنگ ہو بھاگے ہیں آخر زشت حال
پیچھا اُنکا شام تک یکساں کیا — اُنسے نیزے تیس دو گھوڑے لیا

جس جگہ میں وہ صحابہ ای خبیر — ہو گئے تھے آہ مقتول و اسیر
اور بنو لحیان سُنتے جب یہ خبر — بھاگ کر یوں ہی ہوئے ہیں منتشر
پر کہیں اُنکا نہیں پتا لگا — بس کئے رجعت امامُ الانبیاء
اُس مہینے میں ہی اے اہلِ وفا — ذی قرد کا بھی سمجھ غزوہ ہوا
آکے غابہ میں وہ کافر بد نصیب — ہے جو اک جائے مدینہ کے قریب
اور ابوذرؓ کے پسر کو قتل کر — ہے لگا وہ بھاگنے مردود خر
سلمہؓ بھیجا ہی رباح کو شہؐ کے پاس — خود کیا پیچھا اُنہوں کا بے ہراس
جب پلٹتا اُسپہ کوئی بھیجیا — جھاڑ کا وہ جلد لیکر آسرا
اور پہاڑ اوپر وہ چڑھ جاتا کبھی — پھینک پتھر مارتا اُنکو سبھی
اشتراں سوئے مدینہ جلد پھیر — پھر کیا پیچھا اُنہوں کا وہ دلیر
ڈالنے تیریں لگے ہیں بر زمیں — تا وہ شاغل ہو اُٹھانے میں ہیں
جب چڑھا اِک پہر دن اے با خرد — آئے کفارِ فزارہ پر مدد
سُنکے حضرت نے ہی کروائی ندا — کہ سوار اب ہوؤ اے فوجِ خدا
جب وہ کفارِ فزارہ اے میاں — رُخ کئے سلمہؓ کی جانب آ وہاں
پیش رو اُنمیں تھا اخرمؓ با صفا — اور پیچھے بو قتادہؓ اُسکے تھا
جلد سلمہؓ کوہ سے پائیں آ — باگ گھوڑے کی پکڑ اُسکو کہا
اے برادر جلد مجھکو چھوڑ دے — تو نہو مانع شہادت سے مجھے
جو عُیَینہ کا پسر تھا اِک سوار — اُسپہ یہ نیزہ چلایا اک بار
پائی اخرمؓ نے شہادت با وقار — وہ ہوا اخرمؓ کے گھوڑے پر سوار
وہ لعیں بس داخلِ دوزخ ہوا — بو قتادہؓ اُسکے گھوڑے پر چڑھا
ذو قرد ہی جان اُس چشمے کا نام — پانی پینا اُس سے وہ چاہے تمام
نقل یوں کرتا ہے سلمہؓ نیک ذات — میں تنِ تنہا وہ ملعونوں کے ساتھ
ذو قرد پر میں جو پہنچا پھر کے آ — تھا وہیں لشکر رسول اللہ کا

تب کہی خوش ہوکے سالارِ انام
کہ سواروں میں ہمارے لاکلام

بوقتادہؓ ہے یقیں بہتر سوار
اور پیادوں میں ہمارے آشکار

سلمہؓ ہے بہتر پیادہ نامور
حق جزا دیوے انہیں شام و سحر

شہ وہاں رہ ایک شب اور ایک روز
پھر مدینے کو ہوئے رونق فروز

اور اسی سال شاہِ باشرف
ہیں بہت بھیجے سرایا چوطرف

طول ہے تفصیل انکی اے امیں
انکی اس نسخے میں گنجائش نہیں

حدیبیہ کا غزوہ

اُس برس ہی وہ رسولِ انس و جن
ماہِ ذیقعدہ کے بس غرہ کے دن

واسطے عمرے کے مکے کو چلے
اور پندرہ سو صحابہ ساتھ تھے

ذو الحلیفہ میں وہ جب پہنچے ہیں جان
باندھی ہیں احرام عمرے کا وہاں

اور اونٹوں کے گلے میں امیاں
نعل لٹکائے ہدی کا کر نشاں

جب سُنے ہیں اہلِ مکہ یہ خبر
تب قبائل کو بہت اپنے جمع کر

ساز و ساماں کرکے بہرِ کارزار
اُترے تھے بلدے میں آکر آشکار

لے دو صد سوار خالدؓ بن ولید
راہ میں اُترا تھا آکر اے سعید

سامنے سے شہ کئے اسکے گزر
پر نہ خالد کو ہوئی ہرگز خبر

لشکرِ اسلام کا گرد و غبار
چشم میں پڑتے ہی اُسکے کر فرار

جا ملا در فوجِ کفارِ لعیں
اور حدیبیہ میں اُترے شاہِ دیں

چاہ تھی اک اسمیں تھوڑا آب تھا
کھینچے کتنے ڈول وہ آخر ہوا

تشنگی سے لائے ہیں فریاد جب
تیر یاروں کو دئے اک شاہ تب

چاہ میں اسکو چبھائے حکم سے
جوش کرنے کو لگے ہیں تب جھرے

ہوگئے سیراب سارے تشنگاں
آدمی اور جانور خرد و کلاں

جبکہ تھا پانی وہاں کم بالضرور
معجزے ایسے بہت آئے ظہور

الغرض در فوجِ کفارِ لعیں
تھا بدیلؓ اک مردِ عاقل پیش بیں

آکے حضرتؐ سے کہا وہ بیدرنگ
مکیاں رکھتے ہیں تمسے عزمِ جنگ

اسکو فرمائے رسولِ ذوالجلال
میں نہیں آیا ہوں زہرِ قتال

بلکہ کعبے کی زیارت کے لئے
اور عمرے کی سعادت کے لئے

میں ہوں آیا کچھ نہیں اسمیں خطر
وہ قریشوں کو دیا جا یہ خبر

اور یوں بولا کہ بہتر ہے یہی
تم زیارت سے نہ مانع ہو کبھی

کافراں اس بات کو نا کر قبول
بھیجے پھر عروہ کو نزدیکِ رسول

شاہ عروہ سے وہی فرمادئے
قاصدِ اوّل سے جو فرمائے تھے

عروہ کوری آنکھ سے شہ کا ادب
دیکھ کر یاروں سے کرتا تھا عجب

پس قریشوں سے تبھی جا کر کہا
کہ میں اکثر بادشاہوں سے ملا

قیصر و کسریٰ نجاشی سے ملا
انکے درباروں میں جا اکثر رہا

کوئی خادم اور مصاحب کو کہیں
میں کسی سلطان کے دیکھا نہیں

جو بجالاتے رہیں ایسا ادب
جوں محمدؐ کے صحابہؓ باادب

جب محمدؐ تھوکتے ہیں سر بسر
دوڑ کر لیتے ہیں یاراں جلد تر

اور تبرک جانکر ملتے ہیں تب
اپنے منھ اور چشم پر وہ باادب

حکم کرتے ہی کسی ایک کام کا
کہ وہ ادنیٰ شخص سے ہو ادا

تو بزرگ قوم ذی عزت بڑا
دوڑتا ہی تا کہ خود لاوے بجا

اور سخن کرتے ہیں اُنسے نرم تر
انکے چہرے پر نہیں کرتے نظر

اور وضو کرتے ہیں وہ سالار جب
ایک پر ایک جاکے یوں گرتے ہیں تب

مارے جانا انکا رہتا ہی قریب
اور پیتے ہیں وہ پانی خوش نصیب

بال انکے پیش سے سر جب گرے
اسکو رکھتے ہیں اُٹھا اکرام سے

اور کہے ہیں وہ شجیعانِ دلیر
نا ہٹینگے تمسے وہ منھ اپنا پھیر

مصطفےٰ چہتے نہیں ہیں جنگ جب
تم نہو مانع زیارت سے بھی اب

ناپسندیہ بات بھی کر کافراں
بھیجے ابنِ علقمہ کو بعد ازاں

ظہورِ معجزات

صحابہ کا ادب حضرتؐ کے ساتھ

جو کہ اونٹاں ہیں ہدی کے لاکلام
انکا وہ کرتا تھا عزو احترام

دیکھ ان اونٹوں کو وہ رونے لگا
شہ سے نا مل جا قریشوں سے کہا

منع انکو مت زیارت سے کرو
خوف سے تم حق تعالیٰ کے ڈرو

منزلِ بلدح میں جا کر اے ہمام
شاہ کا عثمانؓ پہنچائے پیام

پس اباں ابن سعید اے نامور
عزت و تکریم تب عثمانؓ کی کر

بولا ابوسفیاں سے عثمانؓ وہ پیام
اور رضا دید قریشاں سے تمام

کہ تو گر چاہتا ہے اب کیجو طواف
وہ جواب انکو دیا اسطرح صاف

کافراں اس بات سے سب چڑھ گئے
جائے عثمانؓ کو نہیں رخصت دیئے

انکا رہنا جب ہوا مکے میں طول
یوں ہوا مشہور در فوج رسول

جب سنی ہیں یہ خبر جتنے رسول
ہوگئے از بسکہ محزون و ملول

تا ہیں وہ جنگ میں ثابت قدم
پس کی بیعت وہ سارے محترم

دستِ چپ پر اپنا سید ہاتھ رکھ
مصطفیٰ بیعت لئے بے شبہ و شک

لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ (سورہ فتح)

بیعتِ رضوان

اور سہیل ابن عمر کو بھیج کر
صلح چاہے مصطفیٰ اسے جلد تر

یہ تبھی اک شرط ان شرطوں سے ہی
ایک دوسرے سے نہ رکھیں دشمنی

اور جو چاہے قبیلہ دوسرا
وہ قریشوں کا رہے ذمے میں جا

اور ابنائے بکر بولے سبھی
ہم قریشوں کے رہے ذمے میں ہی

دینگے خالی کر کے مکہ ہم انہیں
تین دن سے لیک زائد نا رہیں

پہلے بسم اللہ لکھے مرتضیٰؓ
پس سہیل ابن عمر کہنے لگا

باسمک اللّٰھم لکھیں سہیل اب
کہ قدیمی ہے یہ دستور عرب

پھر علیؓ نے نام پاک اس شاہ کا
ہے محمدؐ اور رسول اللہ لکھا

ہم یقیں گر جانتے بے قیل و قال
اس سے نا کرتے کبھی جنگ و جدال

کہ بلاشک میں رسول اللہ ہوں
اور مقر ابن عبداللہ ہوں

شاہ فرمائے ان اونٹوں کو اٹھاؤ
اسکے آگے تلبیہ کہتے لیجاؤ

کہ زیارت کیلئے وہ آئے ہیں
اونٹ قربانی کے ہمراہ لائے ہیں

وہ نہیں ہرگز کئے یہ بھی قبول
بھیجے انکے پاس عثمانؓ کو رسول

کافراں بولے رسول اللہ کو
ہم نہ آنے دینگے مکے میں کبھو

اپنے مرکب پر اسے کرو اسوار
لیگیا مکے میں باعزو وقار

سنکے یہ وہ بھی نہیں راضی ہوئے
پر تسلی دے کے عثمانؓ سے کہے

نا کرے جبتک رسول اللہ طواف
میں بھی ہرگز نا کروں واللہ طواف

اور آئی ہے روایت اک دگر
ساتھ عثمانؓ کے گئے تھے دس نفر

کہ کئے کفار عثمانؓ کو شہید
اور اسکے دس رفیقاں کو شہید

بیر کے اک جھاڑ نیچے بیٹھ تب
اپنے یاروں سے کئے بیعت طلب

جب نہیں عثمان اس بیعت میں تھا
تب کہے یہ ہاتھ ہے عثمانؓ کا

بیعتِ رضواں یہی ہے اے پسر
حق دیا قرآں میں جسکی خبر

یہ خبر بیعت کی سنکر مشرکیں
مضطر و ترساں ہوئے ہیں تب وہیں

صلح تب طرفین میں دس سال کی
چند شرطوں سے مقرر ہوگئی

جو قبیلہ چاہتا ہے بے گماں
شاہ کے ذمے رہے لیکر اماں

بولے ہیں قومِ خزاعہ سب کے سب
مصطفیٰ کے ہم رہیں ذمے میں اب

اور یہی شرط تھی اے باادب
آویں اگلے سال واپس جاکے اب

صلحنامہ پس وہ لکھنے کے تئیں
حکم فرمائے علیؓ کو شاہ دیں

کہ نہیں ہم جانتے رحمٰن کو
پس نہ ہرگز لکھیں اس عنوان کو

بولے حضرت لکھدو تو یونہی علیؓ
کیونکہ ہے دونو کا معنی ایک ہی

پر سہیل اس کو نہ مانا اور کہا
کہ محمدؐ کو رسول اللہ کا

لکھ محمدؐ ابن عبداللہ کر
تب کئے ارشاد سالار بشر

غایتِ عشق و محبت سے علیؓ
یوں لگے کہنے کو باجوشِ دلی

الف.

مجھکو طاقت وہ مٹانے کی نہیں　　ہاتھ پس تلوار پر ڈالے وہیں
آپ ہی اس کو مٹا شاہِ امم　　ابنِ عبداللہ کر دائے رقم

حیدرؓ و شیخینؓ اور عمارہ صحابؓ　　شاہدی اس پر لکھے ہیں باصواب
ہے معارج اور شواہد میں لکھا　　تب علیؓ سے یوں کہے خیر الوریٰؐ

کہ تجھے بھی پیر بعد اے باوقار　　کام ایسا ہی پڑیگا ایک بار
مخبرِ صادق دئے جیسی خبر　　کام ویسا ہی پڑا کرّارؓ پر

قضیۂ صفین میں آ نیکذات　　صلح جب ٹھہری معاویہ کیساتھ
صلحنامہ میں لکھا کاتب یقین　　نامِ حیدرؓ پر امیر المومنینؓ

تب معاویہ کہا یوں سربسر　　کہ علیؓ مرتضیٰ کو میں اگر
جانتا بیشک امیر المومنینؓ　　جنگ اُن سے نا کیا ہوتا یقین

کر امیر المومنین کو محو پس　　لکھ علیؓ ابنِ ابی طالب ہی بس
بولا حیدرؓ سچ کہے حق کے رسولؐ　　لکھ تو ویسا ہی کیا ہوں میں قبول

الغرض وہ صلحنامہ اے ذکی　　جب حدیبیہ میں لکھوائے نبیؐ
تب سہیل ابنِ عمر کو لا کلام　　اور بھی اسکے رفیقوں کو تمام

شاہ فرمائے نہ چھوڑوں بے ہراس　　جب تلک عثمانؓ نہ آوے میرے پاس
تب وہ کہلا بھیج بوسفیان کو　　جلد زر بلوائے ہیں عثمانؓ کو

آئے ہیں عثمانِؓ ذوالنورین جب　　انکو تب رخصت دئے شاہِ عرب
حلق کرکے سر کو پھر اُس شاہ نے　　بیس اشتر[1] آپ ہی قرباں کئے

باقی مکہ کو ہیں بھیجے جلد تب　　تاکریں مروہ میں قرباں انکو سب
اور منڈوا سر بھی صحابؓ کرام　　آئے ہیں احرام سے باہر تمام

آکے اک بار الحکیم ذوالجلال　　جلد پہنچایا حرم میں سب کے بال
اور ڈلوائے شہِ جن و بشر　　اپنے موئے پاک کو اک جھاڑ پر

تب صحابہؓ کرکے اکثر ازدحام　　چن لئے موئے مبارک کو تمام
نقل یوں اُمّ عمارہ نے ہے کی　　چند وہ موئے مبارک میں بھی لی

مومنوں میں ہوتے کوئی بیمار اگر　　آب میں وہ موئے اشرف ڈالکر
میں پلاتی تھی وہ پانی باصفا　　حکم سے حقکے وہ پاتے تھے شفا

اور حدیبیہ میں شاہِ انس و جن　　نقل کرتے ہیں کہ تھے انیس (۱۹) دن
پس رواں ہوکر مدینے کی طرف　　منزلِ صحباں کو پہنچے باشرف

سورۂ اِنَّا فَتَحنَا کو خدا　　سرورِ عالم پہ تب نازل کیا
کہتے ہیں بعضے مفسر ذی رشاد　　فتح سے یہ فتح مکہ ہے مراد

فتح خیبر بولے بعضے باصفا　　بعضوں نے صلحِ حدیبیہ کہا

موئے مبارک آنحضرت صلعم کا صحابہ کا تبرکاً چن لینا

[1] [illegible]

پروانجاتِ ہدایت سماتِ سیدِ کائنات علیہ وعلیٰ آلہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات سلاطین کیطرف بشرفِ صدور پانا

اور اسی سال شاہِ کائنات　　بادشاہوں کو لکھے پروانجات
نامہ بے مہر جب اے باخبر　　پاس شاہوں کے نہیں ہے معتبر

اک نگیں زر کی بنائے مصطفیٰؐ　　اور صحابہؓ میں بھی جو تھے اغنیا
آکے تب عرض جبریلؑ ہمام　　یہ پہننا سونا ہے مردوں کو حرام

پھینک ڈالے وہ نگیں زر تبھی　　اور پہنکے ہیں صحابہؓ بھی سبھی
مہر پس روپے کی بنوائے نبیؐ　　تین سطریں اسمیں لکھوائے نبیؐ

یعنے اللہ اور محمدؐ اور رسولؐ　　یہ تھی صورت اسکی تو ہرگز نہ بھول
اور جو قاصد رسول اللہؐ کا　　پاس جس سلطان کے نامہ لیگیا
بات اس سلطان کی قاصد کو وہیں　　کرتا تھا الہام ربّ العالمین

اللہ
رسول
محمد

معجزہ تھا یہ شہ کونین کا / فخر آدم سید ثقلین کا
اسکو پہنچایا ہے وہ مکتوب جب / تخت سے اترا نجاشی با ادب
کھولکر اسکو لگا پڑھنے دبیر / تھا یہی مضمون اسکا دلپذیر
وہ منزہ ہے ز نقصان و عیوب / اور سالم ہے ز آفات و لغوب
دینے والا ہے اماں وہ بالیقیں / حشر کی دہشت سے بندونکے تئیں
اور ہے غالب سارے چیزوں پہ وہی / اور ہے جبار و متکبر وہی
اور کلام اسکا ہے عیسیٰؑ باشرف / کہ اسے القا کیا مریمؑ طرف
یونہی عیسیٰ کو بھی وہ رب العلا / بے پدر قدرت سے ہے پیدا کیا
حق تعالیٰ کا ہوں میں پیغامبرؐ / تو رسالت کی مری تصدیق کر
تا تو راغب ہو مسلمانی طرف / دولت جاوید ایمانی طرف
ویسے بندوں پر مرا ہووے سلام / جو رہے تابع ہدایت کا مدام
اور کہا طاقت مجھے ہوتی اگر / دیکھتا شہؐ کے قدم جا جلدتر
پس لکھایا اک عریضہ در جواب / اور بھیجا اسکو حضرت کے جناب
ہے نجاشی کی طرف سے بالیقیں / یہ عریضہ در حضور شاہ دیں
یا رسول اللہ تحیات و سلام / رحمت و برکات خلاق انام
ہے وہی ہادی مرا اسلام پر / ملت اسلام کے احکام پر
آپنے جو حق میں عیسیٰ کے لکھا / حق وہی حق وہی ہے بے مرا
سب کتابیں حق کی اور پیغمبراں / آپکی تصدیق میں تھے تر زباں
ہاتھ پر اسکے مسلماں میں ہوا / شکر اس نعمت پہ لاتا ہوں بجا
روبروسی آ گواہی دیونگا / راست اور سچ ہے فرماں آپکا
باب میں ام حبیبہؓ کے دگر / اسکو پہنچا نامۂ پیغامبرؐ
زن تھی عبد اللہ جحش کی وہ یقیں / مرد و زن ہو کر مسلماں آئے ہیں
ہوکے نصرانی مرا پایا سقر / تھی وہ بی بی ملت اسلام پر

نامہ وہ نام نجاشی کا جو تھا / وہ عمرؓ ابن امیہ لے گیا
اسکو آنکھوں سے لگا بوسہ دیا / اور اسکو حکم پڑھنے کا دیا
حق کی میں کرتا ہوں اب حمد و ثنا / بے نیازی ہے اسکو اور غنا
انبیا کو اپنے دے کر معجزے / کی ہے تصدیق انکی خود اللہ نے
اور ہے پہنچانے والا وہ خدا / اپنے بندونکو بدرجات علا
اور گواہی میں یہ دیتا ہوں صحیح / کہ ہے روح اللہ نبی جیسا مسیح
جوں خدا آدمؑ کو بے مادر پدر / دست قدرت سے بنایا سربسر
بعد اسکے میں بلاتا ہوں تجھے / اب طرف اس ملت اسلام کے
اور جعفرؓ جو ہے ابن العم میرا / اسکو تیرے پاس میں نے بھیجا تھا
چھوڑ دے تو اب غرور و خودسری / سن نصیحت اور طاعت کر مری
جبکہ یہ مضمون نجاشی نے سنا / بے تحاشا کلمۂ طیب پڑھا
اور سعادت دو جہاں کی بیگماں / میں لیا ہوتا یقیں سر و عیاں
بعد بسم اللہ اے نیکو طراز / تھا یہی مضمون اسکا با نیاز
یعنے خدمت میں رسول اللہ کے / انبیا کے شاہ عالی جاہ کے
آپ پر ہو دائماً صبح و مسا / کوئی ہے نہیں معبود خالق کے سوا
آپکا نامہ مجھے واصل ہوا / مجھکو فخر دو جہاں حاصل ہوا
میں یہ دیتا ہوں گواہی بالیقیں / آپ ہو بے شبہ ختم المرسلیں
ابن عم کے واسطے سے آپکے / آپ کی بیعت ہوی حاصل مجھے
اب مرے فرزند کو بھیجا ہوں میں / حکم گر ہووے ابھی آتا ہوں میں
امتی ہوں امتی ہوں آپ کا / السلام اے بادشاہ انبیا
قصۂ ام حبیبہؓ ہے یہی / کہ وہ دختر تھی ابوسفیان کی
دوسری ہجرت کیئے سوئے حبش / آہ مرتد ہو کے عبد اللہ جحش
شاہ اپنا اس سے پیغام نکاح / تب نجاشی کو لکھے ہیں بافلاح

اور کرے اسکو مدینہ کو رواں / سب مہاجر کو بھی یونہی ایمیاں
ہو کے خالد بن سعید اسکا وکیل / آیا ہو نزد نجاشی اے خلیل
مہر اسکا چار سو مثقال زر / وہ دیا اپنی طرف سے جلد تر
پس وہ بی بی اور مہاجر کو بھی / وہ چڑھا دو کشتیوں میں با ادب
اور بہت تعظیم او تکریم سے / وے مبارک مہر دو نامہ شاہ کے
جبتلک یہ نامۂ اقدس ہیں / خیر اور برکت رہے اس ملک میں
وہ بجالاتے ہیں انکا احترام / ملک موروثی ہے انکی وہ مدام
اہل ہجرت کا مدارا جو کیا / اسکو دعوت لکھے شاہ انبیا
بادشاہ دوسرا نجاشی جو ہوا / اسکو بھی نامہ لکھے خیر الوریٰ

بادشاہ بھیجا ہے پیغام رسول / جان و دل سے وہ کئے اپنے قبول
مومنوں کو سب نجاشی جمع کر / شاہ کا باندھا نکاح پاک تر
اور تکلف سے دکھلوایا طعام / ساز و ساماں بھی سفر کا کر تمام
ساتھ دو شرجیل کو بھی با شرف / انکو بھیجا ہے مدینے کی طرف
عاج کی ڈبی میں رکھا تھا نگاہ / اور یہ کہتا تھا نجاشی بادشاہ
کہتے ہیں شہر کے مہر دو نامجات / ہیں ابھی اس ملک کے شاہوں کی ہاتھ
یوں مواہب میں لکھا شیخ جلیل / یہ نجاشی ہے وہی بے قال و قیل
سال نہم میں مراد وہ با نیاز / شہ جنازے کی پڑھے انکی نماز
پر نہیں معلوم ہے یہ بالیقیں / کہ مسلماں وہ ہوا ہے یا نہیں
اور ہرقل جو تھا سلطان روم کا / نامہ لکھے اسکو بھی شاہ ہدیٰ
نامہ وہ لیجا کے پہنچایا ہے جب / اسکو پڑھوا کر سنا ہرقل نے تب
کہ یہ نامہ ہے نبی کا لا کلام / جو محمد ابن عبد اللہ نے نام
ہو سلام انپر مقرر لا کلام / جو ہدایت کا ہے تابع مدام
ہو مسلماں تا سلامت تو رہے / حق تعالیٰ اجر دونا دے تجھے
مبتلا تو آفتوں میں ہو ویگا / دو جہاں میں اپنی راہ کھوئیگا

قیصر روم ہرقل کے نام کا پروانہ

ہاتھ میں وہ دحیہ کلبی کے دے / روم کو بھیجے رسول اللہ اسے
بعد بسم اللہ و تحمید خدا / تھا یہی نامہ کا مضموں باصفا
نام سے ہرقل کے پایا ہی صدور / جو عظیم روم ہے وہ با شعور
بعد اسکے ہو وے ظاہر اب تجھے / میں بلاتا ہوں طرف اسلام کے
گر نہ ایماں لاوے تو بے اشتباہ / ہو وے تجھپر سب رعایا کا گناہ
بعد اس آیت کو لکھے شاہ انام / اپنے نامہ کو کئے تھے اختتام

قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَىٰ كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا اللَّهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا مِّن دُونِ اللَّهِ فَإِن تَوَلَّوْا فَقُولُوا اشْهَدُوا بِأَنَّا مُسْلِمُونَ

عرق چہرے سے ہوا اسکے رواں / اور ہوا مجلس میں اک شور و فغاں
اس نبی کی قوم سے کوئی عرب / گر ملے تو اس سے پوچھوں حال سب
اس کو اور اسکے رفیقوں کو بھی / لائے ہرقل پاس بلوا کے تبھی
پوچھا ہرقل ہمکو با خیر البشر / تمسے کوئی خویشی میں ہے نزدیک تر
بولا ہرقل اسکا میں احوال سب / پوچھتا ہوں راست کہہ میرے سبب

جبکہ اس مضموں کو ہرقل نے سنا / پس نہایت خوف و دہشت میں پڑا
اپنے سب ارکان دولت کو کہا / ڈھونڈو میرے ملک میں تم جا بجا
اتفاقاً تب ابوسفیاں وہاں / آیا تھا بہر تجارت اے میاں
ابن عباس گرامی شان سے / نقل لایا وہ ابوسفیان سے
تب ابوسفیان بولا اے لبیب / میں نہایت ہوں قرابت میں قریب
پوچھا اول کیا ہے کہہ اسکا نسب / ہیں کہا والا نسب عالی حسب

ابو سفیان اور ہرقل کی گفتگو

پوچھا آگے اسکے کوئی بھی وہاں　گیا کیا دعوی نبوت کا عیاں　ہیں نہیں بولا۔ وہ پھر سائل ہوا　اسکے آبا میں کوئی کیا شاہ تھا

میں کہا کوئی بادشاہ انمیں نہ تھا　پھر سوال ایسا وہ میرے سے کیا　کیسے لوگ اسکے ہوئے ہیں تابعاں　ہیں فقیراں یا تو انگر عمدگاں

میں کہا کہ وہ مساکیں ہیں تمام　پوچھا کم ہوتے ہیں یا زائد مدام　میں کہا ہوتے ہیں زائد وہ یقیں　پوچھا کوئی پھرتے ہیں لو لا نہیں

پوچھا اس دعوے کے آگے وہ کہیں　جھوٹ بولا تھا کہا میں نے نہیں　پوچھا کیا وہ مکر کرتا ہے بھلا　میں کہا وہ مکر تو نہیں جانتا

پوچھا کیا اس سے کئے ہو تم جدال　میں نے بولا ہاں کیا ہے قتال　پوچھا ہرقل فتح و نصرت کسکو تھی　میں کہا اسکو کبھی ہم کو کبھی

پوچھا وہ کیا حکم کرتا ہے تمھیں　میں کہا وہ حکم کرتا ہے یہیں　کہ خدا اک ہے نہیں اسکا شریک　تم کرو اسکی ہی عبادت دلسے ٹھیک

باپ دادوں کی چلن کو چھوڑ دو　انکے بد افعال سے منہ موڑ لو　اور صلوٰۃ و صوم اور جود و سخا　صلۂ رحمی کیجو اور صدق و صفا

مجھسے پس کہنے لگا ہرقل یہ تب　پہلے میں پوچھا تجھے اسکا نسب　تو کہا اسکو نسب میں بھی شریف　انبیا ہوتے ہیں ایسے ہی شریف

اور کہا تو اسکے آگے بھی کوئی　نا کہا ہے دعوے پیغمبری　تا کہا جائے کہ یہ بھی سر بسر　دعوی کرتا ہے وہی تقلید کر

اور بھی آبا میں اسکے تو کہا　بادشاہی بھی نہیں کوئی کیا　تا کہے شوق حکومت سے یہ ہاں　کرتا ہے دعوی نبوت کا عیاں

تابع اسکے تو کہا فقرا ہوئے　اکثر اتباع رسل ایسے ہی تھے　تو کہا ان کو ترقی ہے سدا　کام ہے ایسا ہی جان ایمان کا

پہنچے تا غایت کو وہ تدریج سے　اور قوی دین اسکا ہو تدریج سے　تو کہا اس سے نہیں کوئی پھرا　ذائقہ ایسا ہی ہے ایمان کا

اور اس دعوے کے آگے بھی کہیں　تو کہا جھوٹ اُس سے میں پایا نہیں　جو نہ باندھے خلق پر ہرگز دروغ　حق پہ کیوں باندھے دروغ بے فروغ

اور تو بولا مکر وہ کرتا نہیں　مکر سے ہاں پاک ہیں سب مرسلیں　طالب دنیا سے ہوئے مکر جاں　طالب دنیا نہیں پیغمبراں

اور کہا تو جنگ میں فتح و ظفر　ہے یقیں گاہے ادھر گاہے اُدھر　انبیا کا جنگ سے ایسا ہی بوج　لیک نصرت انکو ہی آخر ہے سوچ

اور کہا تو شرک سے وہ منع کر　سب کو بلواتا ہے بس توحید پر　اور نماز و روزہ و صدق و صفا　حکم بھی کرتا ہے صلۂ رحم کا

ہے قسیم حق کی کہ پیغمبر ہے وہ　انبیا کا سب یقیں سرور ہے وہ　تو صفات اسکے کیا جو یہ بیاں　فی الحقیقت گر ہوں اسکے درمیاں

مملکت اس روم کی بس عنقریب　لیویگا بے شبہ وہ حق کا حبیب　اور میں دیکھا کتابوں میں بھی تھا　اک نبی مبعوث انمیں ہوئیگا

یہ گمان مجھکو نہیں تھا زینہار　کہ تمہاری قوم سے ہو آشکار　جانتا یا ورمیں سکتا اگر　اسکی پا بوسی سے ہوتا بہرہ ور

ہے شواہد میں کہ بوسفیاں وہیں　یوں لگا کہنے کو ہرقل سے یقیں　کہ وہ کہتا ہے عجب تر ایک بات　کہ میں مکہ سے نکلکر ایک رات

مسجد اقصیٰ کو آیا اولا　اور ساتوں آسماں پر بھی گیا　اور ملا میں حق سے پھر واپس ہوا　سیر ایسی ایک لمحہ میں کیا

تب کہا ہرقل نے اسکو اے امیں　یہ بھی سچی بات ہے جھوٹی نہیں　میں بھی اس شب کے علامات جلیل　دیکھا ہوں وہ سب ہی پر ہیں دلیل

اک نشان ہے یہ بھی ہر شب سر بسر　بند کرتے مسجد اقصیٰ کے در　بند دروازے کئے اک رات سب　پر نہ دروازہ ہوا اک بند تب

ٹھیلے مردم جمع ہو سب شہر کے
یوں بوسفیاں کہا ہے امیاں
وہ یقیں مجھکو زیادہ تھا سدا
مصطفیٰ کے ہر نبوت کا بیاں
دیکھکر اسنے کہا از خوفِ جاں
وحیہ کلبی کو خلوت میں لیجا
رومیوں سے خوف ہے مجھکو مگر
اسکو وحیہ نے دیا جا یہ خبر
اسکے اوصافِ مبارک اور نام
آیا باہر ہاتھ میں لیکر عصا
اسکا پروانہ یہاں پہنچا ہے آ
آہ یہ سنتے ہی کفار عنید
رومیاں اس طرح ماریں اسکو جب
واسطے دنیا کے ہرقل آہ آہ
نامہ اک خسرو کو لکھے مصطفیٰ
اسکو پھاڑا خشم سے وہ بدگہر
جبکہ پھاڑا ہے وہ فرمانِ رسول
وہ گیا خلوت میں ایسا بول کر
تھرتھراتا آیا باہر جلد تب
دوسری شب کو وہی پھر شخص آ
بارِ سوم وہ عصا کو توڑ کر
چیر ڈالا اسکا سینہ امیاں
حاکمِ ملکِ یمن باذان کو تب

یہ نہیں ہرگز بلا وہ جائے سے
جبکہ ہرقل سے سنا میں یہ بیاں
تاکہ ایماں کی دیا دولت خدا
سبکو دی ترغیب ایمانکی میاں
میں تمھیں پوچھا از روئے امتحاں
ہرقل سوقت اسطرح کہنے لگا
جان سے مارینگے مجھکو بے خطر
سنتے ہی وہ نامِ احمد جلد تر
ہمنے پائے ہیں کتابوں میں تمام
رومیوں سے اسطرح کہنے لگا
میں دل و جاں سے مسلماں ہوگیا
کردئے ہیں مار کر اسکو شہید
جان سے چھوڑینگے آخر مجھکو کب
کرلیا ہے آخرت اپنی تباہ
کہ وہ حاکم ملک پر فارس کے تھا
شہ مدینے میں دئے اسکی خبر
خوف و دہشت میں رہا وہ بوالفضول
اک عرب ناگہ وہاں آیا نظر
پوچھا دربانوں سے کیوں آیا عرب
سرپہ خسرو کے اٹھا اپنا عصا
ہوگیا خلوت سے غائب جلد تر
آپ بیٹھا تخت پر اسکے عیاں
لکھا دو قاصد مدینہ بھیج اب

بند تھا در صبح جا دیکھے وہاں
ہوگیا مجھکو یقیں صدق وفور
ہے روایت شہر میں یہ ہرقل نے
ہوگئے سنتے ہی سارے بیقرار
دین پہ راسخ اپنے تم ہو یا نہیں
ہیں دل و جاں سے کیا ہوں یہ قبول
اب یہاں سے تو صغاطر پاس جا
لاکے ایماں اس طرح کہنے لگا
تن سے اپنے دور کر کالا لباس
شاہدی دیتا ہوں میں اک ہے خدا
تم بھی ایماں اسپہ لاؤ مشتاب
جاکے ہرقل سے یہ وحیہ نے کہا
اسلئے معذور ہوں پر اضطرار

یہ نشاں ہے اسکے آنے کا ہی جاں
خوب ہو ویگا محمد کو ظہور
کرمنادی سبکو بلوایا ہے تب
شور غل انمیں ہوا ہے بیشمار
اسکو وہ سجدے کئے خوش ہو وہیں
کہ محمد ہے یقیں حق کا رسول
وہ نصاریٰ کا بڑا ہے مقتدا
کہ بلاشک ہے وہ ختم الانبیا
پہنا منگواکر انھیں اجلا لباس
ہے نبی اس کا محمد مصطفیٰ
ورنہ تم پاؤگے دوزخ میں عذاب
بولا ہرقل وہ بڑا تھا پیشوا
ورنہ میں ایمان لاتا آشکار

حاکم فارس خسرو کے نام کا پروانہ

اسکو عبداللہ حذافہ لے گیا
کہ مرا نامہ وہ ناداں شق کیا
حکم کروایا ہے اپنے ملک میں
یوں کہا وہ ہاتھ میں لیکر عصا
ہم کسی کو بھی کہے چھوڑے نہیں
بولا ایماں لانہ ٹوٹے تک عصا
شیرویہ جو تھا خسرو کا پسر
نقل ہے جب خسرو بے عقل و دیں
قید کرمنگوا نبی کو بے ہراس

دست پر خسران خسرو کی دیا
یونہی سینہ اسکا پھاڑیگا خدا
کوئی عرب کو بھی یہاں آنے ندیں
کہ محمد پر تو ایماں جلد لا
انکو ناحق قتل کروایا وہیں
تب بھی ایماں وہ نہ لایا بیحیا
باپ کو اپنے اسی شب قتل کر
شق کیا ہے شہ کے نامہ کے تئیں
بھیجا وہ دو شخص کو کسر کے پاس

رعب حضرت کا بہت انکو ہوا / شاہ فرمائے کہ کل آؤ بھلا
دوسرے دن آئے جب تمیں وہ / شہ نے کہے تم جاکے باذان سے کہو
کہ کیا ہے حق نے خسرو کو ہلاک / کل کی شب سینہ ہوا ہے اسکا چاک
شیرویہ جو ہے خسرو کا پسر / سونپا اسپر اسکو ہی حق جلد تر
شیرویہ اسکو مارا جانو تم / تھی جمادی الآخرہ کی شب دہم
اور تم باذان کو بولو یہ پیام / تھوڑے دن میں دین میرا لا کلام
ہو گیا ملک عجم میں منتشر / پس تو ایماں جلد لاویگا اگر
ملک یہ تیرا تجھے میں دیؤونگا / ورنہ حاکم بھیجدونگا دوسرا
قتل کروا دونگا تجھکو جلد تر / قاصداں یہ جائے اسکو خبر
سنکے یہ باذان حیران ہوگیا / اور ہراسان و پریشاں ہوگیا
شیرویہ کا بھی اک نامہ وہیں / پہنچا ہے ایسے میں باذاں کے تئیں
تھا یہی اسمیں لکھا بے اشتباہ / کہ بہت سے مدعوں کو بے گناہ
مارا خسرو اور لگا کرنے ستم / تفرقہ ڈالا جماعت میں بہم
اسلئے میں قتل کر ڈالا اسے / تا رعایا ظلم سے اسکے بچے
اب تو تابع ہو مرا اسرّ و جہار / اور مری شاہی کا دیکھ اشتہار
اور نبوت کا وہ دعویٰ در عرب / صاحب دولت جو اک کرتا ہے اب
اسکا متعرض نہو تو کوئی دم / نامہ جبتک نا کروں دوسرا رقم
لایا ایماں جلد باذان پاک تن / اہل فارس اور سب اہل یمن

بادشاہ اسکندریہ مقوقس کے نام کا پروانہ

اور مقوقس کو بھی لکھے مصطفیٰ / ایک نامہ اسکو حاطبؓ لے گیا
جوں بیا عیسیٰ کی تھے اک امین / نعت و اوصاف امام المرسلین
پس کہا یہ ہو وہی پیغامبر / دے چکا تھا جسکی روح اللہ خبر
یہ کہا ایمان مگر لایا نہیں / دولت عقبیٰ کو وہ پایا نہیں
کہ کہا حاکم ترے آگے جو تھا / آہ جو دعویٰ خدائی کا کیا
یعنے فرعون شقی تھا وہ لعین / جو ہوا رسوا دو عالم میں یقیں
دعوت عیسیٰ یہودوں پر ہے جوں / دعوت احمد نصارا پر ہے یوں
وہ کہا بیشک ہے وہ حق کا نبی / لیک میں کچھ فکر کرتا ہوں ابھی
پس لکھا یا شاہ دیں کو یوں جواب / آپکے نامہ سے میں بہرہ یاب
میں بھی جانا ہوں یہی بروجہ نیک / کہ پیمبر بایقیں باقی ہے ایک
پرشرف ہیں قبط سے دو جاریہ / ایک سیریں اور دوسری ماریہ
ہدیہ نزد بادشاہ انبیا / ساتھ حاطبؓ کے روانہ وہ کیا
ٹک پر اپنے بخیلی وہ کیا / اور نہیں اسلام سے عزت لیا
شاہ نے اپنے تصرف میں رکھا / اس سے ابراہیم ہے پیدا ہوا

جب مقوقس کو وہ پہنچا لا کلام / وہ بجا لایا بہت کچھ احترام
اور کیا ہے جو کہ حاطبؓ نے بیاں / وہ مطابق اسکے پایا بیگماں
ہو گیا غالب یقیں وہ باوقار / لیونگے اصحاب اسکے یہ دیار
ہے ہوا شب میں کہ حاطب نیکنام / یوں مقوقس سے کیا ہے تب کلام
پس اسی رسوا کیا رب جلیل / دنیا اور عقبیٰ میں کر خوار و ذلیل
اس سے عبرت لے تو رکھ خوف خدا / تا کرے عبرت ترے سے دوسرا
جبکہ تو پایا ہے عصر ایں رسول / جان و دل سے اسکی کر دعوت قبول
عاج کی ڈبی میں بس با احترام / رکھا ہے وہ نامۂ خیر الانام
آپکے قاصد کا عز و احترام / میں بجا لایا ہوں اے شاہ انام
برگماں یہ تھا مجھے اے نیکنام / اسکا ہوویگا خروج از ملک شام
بیس کپڑے ایک خچر راہوار / اور زر خالص کے مثقال یکہزار
جبکہ پہنچا شاہ کو اسکا جواب / یوں کہ ارشاد وہ عالیجناب
پر قبولے اسکے ہدیہ کو رسول / جبکہ کی ہے ماریہ ایماں قبول

اور سیرین جو کہ تھی دُوسری کنیز　　اسکو حسانؓ کو دئے ہیں اے عزیز
پانچ کپڑے اور سو مثقالِ زر　　شاہؐ حاطبؓ کو دئے اے باخبر
نام ہے دُلدُل اُسی کا آشکار　　بعد ہوتے تھے علیؓ اُس پر سوار

حارث کے نام کا پروانہ کہ سرحدِ شام میں تھا

تھی حکومت اسکی در سرحدِ شام　　اور وہ تھا محکومِ قیصر لاکلام
سُنکے اوصاف و علاماتِ نبیؐ　　وہ کہا انجیل میں بھی ہے یہی
حارثِ ملعون غصے سے وہیں　　نامۂ اشرف کو ڈالا بر زمیں
اور بھی ہرقل کو لکھ بھیجا شتاب　　یوں لکھا ہرقل نے حارث کو جواب
دیکے تب قاصد کو سو مثقالِ زر　　کر دیا حارث روانہ جلد تر
رو دیا اور بولا یہی اوصاف ہاں　　دیکھا ہوں انجیل میں بے گماں
اور شجاعِ باصفا کا اے ہمام　　وہ بجالایا ہے عز و احترام
پس شجاع اُس سے ہو رخصت آئے ہیں　　جبکہ آپہنچا حضورِ شاہؐ دیں
جونکہ فرمائے ہیں وہ حق کے حبیبؐ　　نقل ہے حارث مرا ہے عنقریب

حاکمِ یمامہ ہوذہ کے نام کا پروانہ

اسکو بیجا کر سلیطؓ ابنِ عمر　　جبکہ ہوذہ کو دیا ہے جلد تر
آپ بیشک ہو امام المرسلیںؐ　　آپکی دعوت ہے سچی بالیقیں
دلمیں عربوں کے مہابت ہے مری　　عزت و شوکت شہامت ہے مری
پہنا اُس قاصد کو ایک بہتر لباس　　دیکے انعامات بھیجا شہ کے پاس
فتحِ مکہ جب ہوی روح الامیں　　آکے ہے ہوذہ مرا اے شاہِؐ دیں
والیِ بحرین کے بھی نام سے　　ساتواں نامہ لکھے بعضے کہے
اور اُس ہی سال میں اے باصفا　　فرض بیشک حجِ بیت اللہ ہوا
شاہِؐ دیں سورج گہن کی تب نماز　　ہیں جماعت سے گذارے با نیاز
خود اتر کر قبر میں شاہِؐ انام　　دفن بھی بخشتے ہیں اُسکو احترام

اُس سے پایا ہے تولد اک پسر　　عبدِ رحمان ابنِ حسانؓ باوقر
اور وہ خچر تھا اُجلا راہوار　　اُسپہ حضرتؐ آپ ہوتے تھے سوار
اور علیؓ کے بعد حسنؓ مجتبیٰ　　پس وہ در عصرِ معاویہؓ مرا
نامہ حارث کو بھی لکھے مصطفےٰؐ　　وہ شجاعؓ ابنِ وہب سے لے گیا
پہنچا جب ابنِ وہب غوطے کو آ　　پہلے وہ حارث کے حاجب سے ملا
وہ ملا یا اسکو حارث سے بیجا　　ہاتھ میں حارث کے وہ نامہ دیا
اور بولا میں کرونگا اُس سے جنگ　　نعل پس گھوڑونکو باندھو بیدرنگ
ٹھہر تھوڑے روز میرے پاس آ　　تا کریں جو ہے مناسب اور بھلا
نیک حاجب از شجاعؓ نیک نام　　جو سُنا اوصافِ سالارِ انامؐ
گرچہ حارث سے تھا اُسکو جان کا ڈر　　وہ ہوا ایماں سے با ایں بہرہ ور
اور ضیافت بھی تکلف سے کیا　　توشہ اور کپڑے بھی چند اسکو دیا
عرض سب احوال حارث کا کیا　　شاہؐ فرمائے کہ ملک اسکا گیا
اور اُس کے ملک پر اے باصفا　　جانئے جبلہ تبھی حاکم ہوا
لکھے ہوذہ کو بھی نامہ شاہِؐ دیں　　تھا یمامہ کا وہ حاکم اے امیں
وہ کیا تعظیم قاصد کی بڑی　　اور جواب ایسا دیا شہؐ کو تبھی
لیک ہیں اے حق تعالیٰ کے حبیبؐ　　قوم کا اپنے ہوں شاعر اور خطیب
کچھ حکومت اپنی اب مجھکو عطا　　کیجئے تابع رہوں تا آپ کا
دیکھ عرضی اسکی فرمائے نبیؐ　　کہ نہ دونگا غورہ اک خرما کا بھی
ہیں یہ چھٹے نامے کو وہ عالم نواز　　جس سے شاہوں کو کیا ہی سرفراز
بادشاہوں کے سوا بھی جانئے　　دوسروں کو بھی کئے نامے لکھے
اور اُس ہی سال میں اے نیک فن　　ہے لگا کہتے ہیں سورج کو گہن
اور اُس ہی سال میں اے باکمال　　مادرِ صدیقہؓ نے کی انتقال
اور اُس ہی سال میں اے نامدار　　اوسؓ عورت سے کیا اپنی ظہار

لنکے جھگڑے میں ہی جانوبر رسولؐ / ہوگیا سورہ مجادل کا نزول
سالِ ہفتم در محرم اے امیں / غزوۂ خیبر کئے ہیں شاہِ دیں
از وقوعِ فتح خلاقِ وحید / اپنے پیغمبرؐ کو بخشا ہے نوید
حکم یاروں کو کئے ہیں بیدرنگ / کر گرو تم جلد تیاری جنگ
جسکو ہے حطامِ دنیا کی طلب / ہاں نہ آوے وہ تمہارے ساتھ اب
اور دس قلعے تھے اسمیں اہتمام / ہیں یہی تم جان اُن قلعوں کے نام

وطیح - نطاۃ - برا - سلام - ابی

تین گھوڑے خاص تھے اُس شاہ کے / اور بہت سے اونٹ بھی ہمراہ تھے
وقتِ شب خیبر کو پہنچے شاہِ دیںؐ / پر یہوداں یہ خبر پائے نہیں
پس دو جانب سے ہیں جنگ و جدال / جب ہوا ہے ابتدائے قیل و قال
جب محاصر سعب کے تھے مومناں / اُنکو تھی کھانے کی تنگی بیکراں
فتح قلعہ سعب کا تب ہوگیا / مال و زر غلّہ بہت اُنہیں ملا
یونہی تھوڑے روز میں اے باادب / ہوگئے مفتوح بیشک قلعے سب
تھے محاصر غازیاں شام و سحر / تھا رسول اللہ کو تب دردِ سر
ہاتھ میں اسکے علم دیکر بھیجتے / جنگ کرتا تھا وہ جا کفار سے
ایکدن فاروقِ اعظمؓ لے علم / جا بہت کوشش کئی اے محترم
اپنی ایک فوج و علم ہمراہ لے / جا کیا ہے سخت جنگ اشرار سے
ہو محاصر اور کئے ہیں کارزار / فتح اس دن بھی نہ پائے زینہار
حق یہ رتبہ شاہِ مرداںؓ کو دیا / شاہِ مرداں شیرِ یزداں کو دیا
حق تعالیٰ اور بھی اسکا رسول / دوست رکھتے ہیں اسی کر کے قبول
یہ بشارت سنکے اصحابؓ کرام / منتظر تھے اور متوقع تمام
اس توقع پر کہ لشکر کا علم / مجھکو دیوے شاہؐ از لطف و کرم
لیک ہیں اس روز چہتا تھا یقیں / کہ مجھے دیویں امارت شاہِ دیں

ہجرت سے ساتویں سال کا احوال خیبر کا غزوہ

جب حدیبیہ سے شاہ رجعت گئی / رہ میں سورۂ فتح اترا جانئے
اور کیا وعدہ غنائم سے زیاد / شاہ سمجھے فتح خیبر ہے مراد
غزوۂ خیبر کو اب جاتے ہیں ہم / اور کئے ارشاد یوں شاہِ امم
کہتے ہیں خیبر بڑا تھا شہر ایک / تیس کوس پر تھا مدینہ سے اے نیک

کتیبہ - ناعم - سعب - شق - قموص

ساتھ تھے اس شاہؐ کے دو سو سوار / اور پیدل چار سو اور یکہزار
کہتے تکبیریں بہ آوازِ بلند / جلد پہنچے ہیں غازیاں سب فرحمند
اور جب وہ صبح کو پائے خبر / جلد قلعے کے کرے ہیں بند در
پہلے آیا قلعۂ ناعم ہی ہاتھ / اور اُس کے بعد دوسرے قلعجات
کہتے ہیں وہ سب تھے مرنے کے قریب / حق سے تب مانگے دعا حق کے حبیبؐ
ہوگئی تنگی و راحت سے بدل / ہوگئی وہ سختی فرحت سے بدل
لیک باقی رہگیا تھا اک قموص / سخت تھا سب میں وہی قلعہ خصوص
عمدۂ اصحاب سے اے نامدار / گر کسی کو شاہؐ ہر دن اختیار
فتح لیکن قلعہ وہ پایا نہیں / ہاتھ میں اسلام کے آیا نہیں
فتح وہ قلعہ نہیں پایا مگر / بعد ازاں صدیقؓ نے روزِ دگر
پر نہ پایا فتح تب بھی سربسر / تیسرے دن جاکے پھر حضرت عمرؓ
فتح لیکن تھی اسی بردستِ علیؓ / جبکہ تھی موقوف بر وجہِ جلی
نقل ہے اک شب کہے شاہِ امم / کہ میں کل بخشونگا ایسے کو علم
قادرِ متعال اسی کے ہاتھ پر / فتح کر دیویگا خیبر جلد تر
سعدؓ کہتا ہے کہ نزدِ مصطفےٰ / جا دوزانو بیٹھکر پھر میں اُٹھا
اور کہتا ہے عمرؓ عالی وقار / میں نہ چہتا تھا امارت زینہار
کہتے تھے بعضے قریش اے باوقار / کہ علیؓ البتہ ہووے کامگار

ہے روایت چشم تب کرار کے — ایسے پر آشوب اور پر درد تھے
کہ وہ ہرگز دیکھ سکتا ہی نہ تھا — سن بشارت یہ پڑھا تب دعا

اَللّٰھُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ

الغرض انکو بلا خیر البشر — رکھکے انکے سر کو اپنی ران پر
ڈالے انکے چشم میں اپنا لعاب — حق نے بخشا ہے شفا انکو شتاب
بکتر خاص اپنا حضرت لطف سے — دست اطہر سے انہیں پہنا دئے
اور کمر میں انکی باندھے ذوالفقار — اور علم انکو دئے ہیں باوقار
اور کہے جا جنگ کر جبتک خدا — فتح نا دیوے نہ پھر اے مرتضیٰ
پوچھا تب میں جنگ کروں کس چیز پر — یوں کئے ارشاد شاہ بحر و بر
کلمۂ طیب ہی کے اقبال پر — انکو بلوا اور انسے جنگ کر
پس علی آیا اس قلعے کے بہم — ایک ٹیلے پر کئے برپا علم
دیکھا ایک حبر یہودی نے کامگار — شاہ مرداں کو زبالائے حصار
پوچھا تو ہے کون اے اہل لوا — وہ کہا میں ہوں علی مرتضیٰ
بولا اپنی قوم کو تب وہ پکار — اب ہوئے مغلوب تم اور خوار و زار
ہے قسم بے شبہ اب توریت کی — نا پھرے بے فتح ہرگز یہ کبھی
کیونکہ اوصاف و شجاعت کا بیاں — اسکا او توریت میں دیکھا تھا جہاں
باہر آیا پہلے اس قلعے سے جو — سو وہ حارث تھا یہودی زشت خو
اسکے نیزے کا سناں تھا تین من — ہو گئے مقتول اس سے چند تن
پس علی مرتضیٰ یک ضرب کر — سرنگوں اسکو کئے ہیں فی السقر
بعد اسکا بھائی مرحب آ گیا — وہ یہودوں میں مبارز تھا بڑا
پہن دو بکتر عمامہ باندھ دو — اور حمائل کرکے دو شمشیر کو
آکے چاہا تا کرے حیدر پہ وار — جلد مارے اسپہ حیدر ذوالفقار
سر پہ دستار اسکے جو تھی کٹ گئی — کٹ گیا زانو اور اسکی زین بھی
غازیاں حملہ کئے سب جبکہ زود — پائے دوزخ سات سردار یہود
اور باقی بھی لگے ہیں بھاگنے — اور علی بھی انکا تھا پیچھا کئے
کوئی کیا اک ضرب انکے ہاتھ پر — دست حیدر سے گری ہے تب سپر
ایک یہودی اسکو لے بھاگا وہیں — شاہ مرداں ہوگئے تب خشمگیں
تب علی از قوت ربانیہ — پائی ایسی قوت روحانیہ
ہوگئے اک جست میں خندق سے پار — اور در قلعہ پہ پہنچے آشکار
ایک لوہے کا لگا تھا اسکو در — لیکے اس در کو بنائے ہیں سپر
جب اسے توڑے ہلا ہو سب حصار — پس ہوئے مشغول جنگ و کارزار
نقل کرتے ہیں کہ از بعد قتال — اسکو ڈالے بر زمیں ورپرے اچھال
روضۃ الاحباب میں مذکور ہے — اور معارج میں بھی یوں مسطور ہے
کہ اٹھائے اسکو آ چالیس تن — وہ نہیں ہرگز ہلا اس جا سے پن
اور مواہب میں لکھے ہیں اے پسر — کہ ہلائے اسکو آ ستر نفر
وہ نہ ہرگز اپنی جاگہ سے ہلا — پر مشقت سی بہت اے باصفا
ہے علی کی یہ کرامت کا ظہور — انکی مردی اور شجاعت کا ظہور
الغرض کہتے ہیں اہل قلعہ سب — دیکھے ہیں ایسی شجاعت اس سے جب
وہ لگے کرنے کو فریاد و فغاں — بولتے تھے الاماں سب الاماں
مرتضیٰ از حکم شاہ دو جہاں — تب دئے اس شرط سے انکو اماں
کہ اٹھا سکتا ہے جو ہر ہر نفر — لیوے اپنے سر پہ غلہ اسقدر
اور لکھے بعضے کہ اپنے اونٹ پر — لیوے ساماں وہ اٹھاوے جسقدر
مال و زر اپنا وہیں سب چھوڑ دیں — اور کوئی شی نہ پوشیدہ کریں
گر کریں پوشیدہ ظاہر ہووے جب — نا رہے باقی امان ہرگز یہ تب
اور چھپائے تھے خزانہ اک بڑا — مطلع اسپر خدا شہ کو کیا
ایک ویرانہ میں تھا وہ لاکلام — حکم سرور سے زبیر ابن العوام

جاکے لایا ہے وہ با اصحاب چند
اُٹھ گیا تب وہ اماں اے ہوشمند

عورتوں کو انکے ٹھہرا باندیاں
مال و زر حصہ کئے بر غازیاں

ہے روایت فتحِ خیبر کی خبر
جب سُنے ہیں حضرتِ خیر البشرؐ

دیکے پیشانی پہ بوسہ اُنکے تئیں
پھر لگا سینے سے یوں فرمائے ہیں

قَدْ رَضِيَ اللّٰهُ وَرَضِيْتُ أَنَا عَنْكَ

بولے فرحت سے نہ کیونکر روؤں اب
آپ یوں خوشنود ہوں میرے سے جب

اور میکائیل و جبرئیل ہمام
تجھ سے راضی ہیں ملائک بھی تمام

اور یہودوں سے یقیں سترّہ تین
ہوگئے قعرِ سقر میں جانشین

حکم فرمائے جلا[1] کا انکو سب
یوں کئے ہیں عرض وہ خدمتمیں تب

پس ترحم کرکے وہ حق کے رسولؐ
عرض کو تب انکی فرمائے قبول

نصف محصولِ زراعت آپ لیں
نصف بیت المال میں داخل کریں

پھر حبش سے بھی مہاجر لا کلام
آکے خیبر میں ملے شاہؐ سے تمام

غزوۂ خیبر کے ہی بعد از شتاب
شاہِ عالمؐ کا ہوا اُس سے ملاپ

منزلِ صہبا میں آپہنچے ہیں جب
واں صفیہؓ پاک ہوئی آبا ادب

تیغ لیکر ہاتھ میں اے نیکنام
تھے نگہباں گردِ خیمہ شب تمام

وہ کہ ہے اُس زن کے خویش و اقربا
اور اس کا مرد بھی مارا گیا

شاہؐ نے کی اسکے حقمیں یوں دعا
کہ نگہباں اسکا وہ تو اے خدا

شاہؐ بلالؓ و پر کئے یہ حکم تب
کہ تو رہ بیدار تا سو جائیں سب

مارا شیطاں اسکے تب سینہ پہ آ
نیند غالب ہوگئی وہ سو رہا

ہوگئے لرزاں بہت از خوفِ رب
سب صحابہؓ کو اُٹھائے جلد تب

شہؐ کہے یہ وادیٔ شیطان ہے
غفلت و ظلمت کا یاں سامان ہے

پس وضو کرکے رسولِ ذو الجلال
حکمِ قامت کا کئے ہیں بر بلالؓ

اس حدیثِ پاک سے ظاہر ہوا
کہ اذاں سنت نہیں ہے در قضا

رکھکے منت اُنپہ بااں سر بسر
شہؐ کئے ہیں انکے خونسے درگذر

اور صفیہؓ کو نبیؐ آزاد کر
عقد سے اپنی کئے ہیں بہرہ ور

خوش بہت ہو شکرِ حق لائے بجا
اور علیؓ کے جلد استقبال جا

بَلَغَنِيْ نَبَاءُكَ الْمَشْكُوْرُ وَصَنِيْعُكَ الْمَذْكُوْرُ

تب علیؓ رونے لگے ہیں باطرب
پوچھے شادی یا غمی کا ہے سبب

شاہؐ بولے ہیں ہی تنہا خوش نہیں
بلکہ خوش ہے تجھ سے ربّ العالمیں

کہتے ہیں اس جنگ میں سب اے سعید
ہوگئے پندرہ مسلماں ہیں شہید

نقل آئی ہے کہ جب خیر البشرؐ
کرکے از خونِ یہوداں درگذر

کہ مسلماناں رہینگے جو یہاں
انکی مزدوری کرینگے ہم عیاں

انکے ہی تحویل کر باغات سب
یوں مقرر کر دئے تقسیم تب

اور آلِ مطلب کو اے میاں
اور بنی ہاشم کو حصہ پانچواں

حضرتِ اُمِّ حبیبہؓ کا نکاح
جو حبش میں ہی ہوا تھا با فلاح

اور سب خیبر کا بندوبست کر
جب مدینے کو پھرے خیر البشرؐ

شاہؐ اس سے مل کے ڈیری میں رہے
پس ابو ایوب انصاری جو تھے

صبح کو پوچھے ہیں سالارِ عربؐ
کہ کھڑا ہے کہہ یہاں تو کیا سبب

دشمنی سے نا کریں وہ کچھ دغا
اسلئے ہی میں نگہباں تھا کھڑا

اور وہاں سے جب چلے آگے رسولؐ
آخرِ شب میں کئے اک جا نزول

سوئے سب بیدار تھا وہ پاکباز
اور نہ تھا وہ شاغلِ ذکر و نماز

ہوگیا ہے جب طلوعِ آفتاب
پہلے جاگے سرورِ عالیجناب

اور وہ بے اختیاری پُر ملال
ظاہر خدمت کیا اپنی بلالؓ

اب یہاں سے جلد تر آگے چلو
پس چلے سب کوچ کر پُر خوف ہو

با اقامت با جماعت با نیاز
تب گزارے ہیں قضا اپنی نماز

شافعیہ کا یہی مذہب ہے جاں
پر مواہب میں لکھا ہے اے میاں

[1] یعنی جلا وطن شہر بدر کر دینا ۱۲

قضا نماز کی اذان میں حنفیہ و شافعیہ کا اختلاف

کہ اقامت اور اذاں ہو مصطفےٰؐ ۔۔۔ باجماعت ہیں گذارے وہ قضا
چند احادیث صحیحہ لا کلام ۔۔۔ لایا ہے اس باب میں ابن ہمام

حضرت عمرۃ القضاؓ کے لئے مکہ معظمہ کو تشریف ارزانی فرمانا

اس برس میں ہی رسول اللہ نے ۔۔۔ واسطے عمرے کے مکے کو گئے
تھے ہدی کے اونٹ بھی اس کیسا ۔۔۔ ایک سو گھوڑے بھی تھے اے نیک ذات

اور صحابہؓ بھی تھے ہمراہ دو ہزار ۔۔۔ ذوالحلیفہ کو جو پہنچے آشکار
باندھے جب احرام سالارِ انام ۔۔۔ اور باندھے ہیں صحابہؓ بھی تمام

مرِ ظہراں کو جو پہنچے آن کر ۔۔۔ کافراں سمجھے کہ آئے جنگ پر
اس ہی اندیشہ سے سارے ڈر گئے ۔۔۔ تب صحابہؓ انکو یوں تسکین دئے

کہ نہ آئے ہیں نبیؐ بہرِ جدال ۔۔۔ بلکہ عمرہ کیلئے آئے یہ سال
پس پیمبرؐ ہو کے قصوا پر سوار ۔۔۔ داخلِ مکہ ہوے باافتخار

حکم سے حضرتؐ کے اصحابِؓ کرام ۔۔۔ تیغ سب ڈالے ہوے تھے در نیام
نقل ہے ابنِ رواحہؓ نامدار ۔۔۔ ہاتھ میں لے شہؐ کے ناقہ کی مہار

شعر پڑھتا تھا عمرؓ نے یوں کہا ۔۔۔ ساتھ شہؐ کے شعر تو پڑھتا ہے کیا
سنکے یہ فرمائے حضرتؐ اے عمرؓ ۔۔۔ شعر پڑھنے کو نہ اسکے منع کر

فضلِ حق سے شعر اسکا لاکلام ۔۔۔ کافروں کے دل میں وہ کرتا ہے کام
کہ نہ ہوگا تیر سے بھی ایسا کام ۔۔۔ دلکو وہ تسخیر کرتا ہے تمام

تلبیہ کہنے لگے پس باوقار ۔۔۔ شہؐ دئے بوسہ حجر کو ہو سوار
اور طواف و سعی و حلق و نحر سے ۔۔۔ ہو کے فارغ تین دن مکہ میں تھے

اور وہیں اپنا کئے عقدِ نکاح ۔۔۔ ساتھ میمونہؓ کے سرورِ بافلاح
اک روایت ہے کہ اسی سال میں ۔۔۔ لائے ایماں بوہریرہؓ جالیں

اُس کا احوال اور ایماں کا سبب ۔۔۔ دوسرے نسخہ میں لکھونگا جب

ہجرت سے آٹھویں سال کا احوال

سالِ ہشتم میں بتوفیقِ سعید ۔۔۔ لایا ہے ایمان خالدؓ بن ولید
گرچہ آگے اسکے مل کفار سے ۔۔۔ وہ کیا تھا دشمنی اخیار سے

وقت جب آیا ہدایت کا مگر ۔۔۔ لایا استعدادِ نیکی کا ثمر
اپنے ایماں کا سبب تفصیل وار ۔۔۔ اسطرح کہتا ہے وہ عالی وقار

یک بیک لعنت بڑی اسلام کی ۔۔۔ جان میں میرے خدا نے ڈالدی
اور جب صلحِ حدیبیہ ہوی ۔۔۔ بات یہ دلمیں مرے آئی تبھی

قوت و شوکت قریشونکی تمام ۔۔۔ اب نہ کچھ باقی رہی ہے لاکلام
آہ پھر آئندہ کیا ہو میرا حال ۔۔۔ مومنوں سے تو کیا تھا میں جدال

میں نجاشی پاس جا سکتا نہیں ۔۔۔ وہ بھی تابع ہے محمدؐ کا یقیں
پھر خیال آیا کہ ہرقل پاس جا ۔۔۔ ہو وُں نصرانی نہیں یہ بھی بھلا

چھوڑ کر مکہ نہیں جانا کہیں ۔۔۔ ملک میں ہی اپنے ہاں رہنا یقیں
دیکھوں کیا ظاہر ہو آخر غیب سے ۔۔۔ کیا ہو واقع پردۂ لاریب سے

اور اس اثنا میں وہ حق کے نبیؐ ۔۔۔ عمرۃ القضیہ ادا کرنے کو ہی
جب آں صلحِ حدیبیہ بجا ۔۔۔ ہو گئے مکہ طرف رونق فزا

میں یہ سن مکہ سے نکلا ہوں تبھی ۔۔۔ تھا مرا اک بھائی ہمراہِ نبیؐ
کہ ولید ابن الولید اسکا تھا نام ۔۔۔ وہ مجھے ڈھونڈا ہے مکہ میں تمام

جب مجھے پایا نہیں ہے وہ کہیں ۔۔۔ ایک خط ایسا وہ لکھ بھیجا وہیں
بھائی جا حضرتؐ کہتے ہیں تجھکو یاد ۔۔۔ اور فرمائے ہیں ازلطفِ داد

کہ نہیں خالدؓ ہے ایسا بیگماں ۔۔۔ دینِ حق اس پر رہے اتنک نہاں
پس حقیقت ملتِ اسلام کی ۔۔۔ ہو گئی ہے اسپہ ظاہر اسکی

لکے ایماں نصرتِ اسلام پر ۔۔۔ وہ شجاعت اپنی خرچیگا اگر
حق میں بہتر اسکے ہو اور ہم اسے ۔۔۔ غیر پر اسکے تقدم دیوینگے

وجہ ایمان خالدؓ بن ولید

اے برادر جلد سرورؐ پاس آ / اور یہ دولت دو جہاں کی ہاتھ لا
پہونچا یہ نامہ ہوا میں پڑھ کے شاد / ہو گئی اسلام کی رغبت زیاد

میں نے جا صفوان سے تب کہنے لگا / دولتِ نبویؐ کا دیکھ اب دبدبہ
ایک عالم کو لیا ہے بالیقیں / ایک لقمہ سے تو ہم زائد نہیں

خوبئ دارین گر اب چاہیں ہم / جلد جا کر اس پہ ایماں لائیں ہم
بات صفوان نا کیا ہے یہ قبول / میں اٹھا ہو کر بہت اس سے ملول

عکرمہ[1] سے بھی کہا ایسا ہی جا / وہ بھی یہ دعوت اجابت نا کیا
اور عثمانؓ بن ابی طلحہ کے ساتھ / جا کہا میں وہ قبولا ہے یہ بات

ہم بھی ہر دو پس مدینے کو چلے / راہ میں ابن العاصؓ بھی ہم سے ملے
وہ جو حبشہ سے مدینہ کی طرف / آتا تھا ایماں سے پانے کو شرف

ہم یہ تینوں شخص پس بالاتفاق / پہنچے ہیں جا کر مدینہ باوفاق
آگے ہم جانے کے ہی خیر البشرؐ / اپنے یاروں کو دئے تھے یہ خبر

کہ جگر گوشوں کو مکہ اپنے اب / ڈالا ہے جانب ہمارے پرطرب
وہ کنایہ تھا انہیں اشخاص سے / جو قریش اندر یہ عالی قدر تھے

الغرض کہتا ہے خالد اے لبیب / جب ہوئے ہیں ہم مدینہ کے قریب
میں نے پہنا پاک اور بہتر لباس / اور ہوا حاضر حضور شاہِ ناس

دور سے مجھ پر پڑی ہے جب نظر / مسکرائے حضرت خیر البشرؐ
میں سلام اسدم بجا لایا شتاب / ہو کشادہ رو دئے اسکا جواب

میں پڑھا کلمہ شہادت کا وہیں / تب کئے ارشاد شاہِ مرسلیںؐ
شکر ہے اللہ کا شام و پگاہ / تجھکو بتلایا مسلمانی کی راہ

میں نے سمجھا تھا کہ تو ہے ہوشیار / تھا ہدایت کا تری امیدوار
میں نے کی تب عرض اے حق کے رسولؐ / میں کیا تھا کسقدر حق سے عدول

لطف سے کیجے مرے حق میں دعا / تا مرے جرم و گنہ بخشے خدا
شاہ فرمائے کہ اسلامِ ہمام / ہے مٹا دیتا گناہوں کو تمام

پس بعون اللہ خالدؓ بن ولید / دینِ حق میں کی ہے تائید مزید
کیا رسول اللہ کے حینِ حیات / اور کیا ان شاہ کے بعدِ ممات

کیا مساعئ جمیلہ بے قصور / بالتواتر پائے ہیں اس سے ظہور
کہ خدائے پاک اور اسکا رسولؐ / سعی اور کوشش کئے اسکی قبول

بعد حضرتؐ مرتدوں سے جنگ کر / بیخ و بُن انکی اکھیڑا جلد تر
جاہلیت میں بھی تھا پاکیزہ کیش / تھا وہ از رؤسا و اشرافِ قریش

بنتِ حارث تھی لبابہ اسکی ماں / خواہرِ میمونہ امِ مومناں
جب سنِ اکیسؔ تھا وہ باصفا / عصر میں فاروقؓ کے رحلت کیا

اسکا کچھ احوال[2] گر چاہے خدا / ذکر میں اصحابؓ کے میں لاؤنگا
اور عمرو ابن امیہ کے تئیں / جو نجاشی پاس بھیجے شاہِ دیں

جا نجاشی پاس بن عاص تب / قتل کر دینے کیا اسکو طلب
تب نجاشی منہ پہ اپنے مار لے / یوں لگا کہنے کو ابن عاص سے

دیوں کیوں قاصد کو اسکے میں ہراس / آتا ہے ناموسِ اکبر (جبرئیل) جس کے پاس
اور یقیں برحق ہے وہ حق کا رسولؐ / جلد کر تو دین کو اسکے قبول

دشمنوں پر سب وہ غالب ہوویگا / موسیٰؑ جوں فرعون پر غالب ہوا
بولتا ہے ابن عاصؓ باصفا / ایماں میں دستِ نجاشی پر ہی لا

قصد کر میں نے مدینہ کو چلا / راہ میں خالدؓ ہے میرے سے ملا
جا کے جب پہنچے حضور مصطفیٰؐ / پہلے خالد کلمۂ طیب پڑھا

پھر کہا میں اٹھ کے اے خیر البشرؐ / ہاتھ دو بیعت سے تا ہوں بہرہ ور
ہاتھ لنبا شہ کئے رفعت کیساتھ / میں کیا لیکن کشیدہ اپنا ہاتھ

سرورِ عالمؐ نے پوچھا کیا سبب / میں کہا شرط ایک میں چاہا ہوں اب
پوچھا وہ کیا شرط ہے میں نے کہا / بخشدیوے سب گنہ میرے خدا

معجزہ

[1] یعنی ابن ابو جہل ۔ فتح مکہ کے بعد مسلمان ہوکر ایک جنگ میں شہید ہو گئے ۱۲

[2] یعنی حضرت مصنف نے مرقاۃ الاحباب فی احوال الاصحاب میں جسکو مذکور کیا ہے ۱۲

شاہ فرمائے کہ ایماں لائے جب
محو ہو پچھلے گناہاں اُسکے تب

اور ہجرت یونہی دارِ کفر سے
دارِ اسلامی طرف کوئی کرے

اور حج کعبہ پس یہ تینوں کام
ہیں مٹا دیتے گنہ پچھلے تمام

پس ہیں یہ سن شاہ سے بیعت کیا
اور ایماں سے مشرف ہو گیا

اور عثمانؓ ابنِ طلحہ بعد ازاں
لایا ہے ایماں بہ سالارِ جہاں

اور غالب کو شہِ جن و ملک
بھیجے اس ہی سال ہیں سوئے فدک

تا وہاں کے کافروں سے لا کلام
لیوے جا کر جلد بیشک انتقام

کافروں سے نہیک جو یک شخص تھا
ہے اُسامہؓ اُسکا تب پیچھا کیا

تیغ در دستِ اُسامہؓ دیکھکر
وہ پڑھا کلمہ شہادت جلد تر

خوف سے ایمان لایا جان کے
قتل کر ڈالا اُسامہؓ نے اُسے

پھر وہاں سے سب مدینہ آئے ہیں
ماجرا حضرت کو یہ سنوائے ہیں

یہ خبر افسوس سنتے ہی رسولؐ
ہو گئے از بسکہ محزون و ملول

اور اُسامہ پر بہت غصہ ہی کر
پوچھے کیا دل اُسکا دیکھا چیر کر

صاحبِ کشاف بولا اے میاں
آئی یہ آیت اُسی قصہ میں جاں

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا ضَرَبْتُمْ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَتَبَيَّنُوا

اور اُسی سال ہیں شاہِ بشیرؐ
کرکے عبد اللہ رواحہ کو امیر

ساتھ دیگر چند مردوں کو بہم
ہے روانہ کر دئے سوئے اضم

اور محلم بن جثامہ جو کہ تھا
تھا اُسی لشکر میں داخل اے فتا

راہ میں یک شخص عامر جسکا نام
تھا کیا آ کر صحابہؓ کو سلام

اسکو مومن جب نہ جانے تھے صحابؓ
نہ دئے اسکی تحیت کا جواب

اور محلم آ نا کچھ دیر کر
مار ڈالا اسکو ناحق بے خطر

بات یہ جب سرورِ عالم سُنے
اس محلم پر بہت غصہ ہوئے

اور فرمائے سمجھ تو اے فلاں
ترجمانِ دل ہے بیشک یہ زباں

اور اس ہی باب میں بالعلا
آیت قرآں یہ نازل کیا

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا ضَرَبْتُمْ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَتَبَيَّنُوا وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ أَلْقَى إِلَيْكُمُ السَّلَامَ لَسْتَ مُؤْمِنًا

سُن محلم یہ خبر با اضطراب
دوڑتا آیا ہے حضرت کے جناب

اور لگا ہے عرض کرنے با ادب
یا نبی بخشش مری کیجے طلب

ناملائم کام سے اسکے رسولؐ
جب بہت اس سے خفا تھے اور ملول

بولے حضرت تجھکو نا بخشے خدا
اور کرے نا عفو تیرے سے خدا

لَا غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ وَلَا عَفَا اللّٰهُ عَنْكَ

پس محلم اٹھ گیا روتا ہوا
منھ کو اپنے اشک سے دھوتا ہوا

اور تڑپتا تھا سبب حسرت کے وہ
مر گیا ہے بعد یک ساعت کہ وہ

اک روایت ہے کہ بعد ہفت روز
وہ گیا دنیا سے با ایں درد و سوز

دفن جب اسکو کئے ہیں مسلمیں
پھینکڈالی ہے وہیں اسکو زمیں

دفن وہ کرتے تھے اسکو بار بار
پھینکدیتی تھی وہ اسکو آشکار

تین بار ایسا ہوا آخر اُسے
ایکجا پتھروں میں پوشیدہ کئے

یہ خبر سنکر ہیں فرمائے رسولؐ
کہ نہیں اسکو زمیں بھی کی قبول

اس سے جو بدتر ہے اسکو بھی زمیں
دیکھئے لیتی ہے اپنے میں یقیں

چاہا لیکن حق تعالی مومنو
کہ تمہیں اس حال میں تا پند ہو

اور تمہیں تنبیہ ہووے خوب تر
تا کریں حرکات سے ایسے حذر

ان حدیثوں سے ہوا ظاہر صریح
کہ گمان بد ہے مومن کو قبیح

جب مسلمانی کوئی ظاہر کرے
اعتقادِ پاک سے ماہر کرے

ظنِ بد اُس سے نہیں ہے سازوار
ظنِ بد اسلام کا نہیں ہے شعار

بدگماں جانو ہے مغضوبِ خدا
اور مغضوبِ رسولِ با صفا

جب زمیں ایسے کو پھینکی سربسر
الحذر ایسے گنہ سے الحذر

نیت باطن سے کوئی حق بغیر / جب نہیں واقف تو لازم ظنّ خیر
پاس شارع کے یہ اقرارِ لسان / معتبر اور ترجمانِ دل ہے جان
اور عدمِ اعتبارِ اعتراف / عقل و انصاف کا بھی ہے خلاف
دین کے احکام ہوں برہم تمام / شرع کا باقی رہے کیا انتظام

موتہ کا جنگ

لیکے اس نامہ کو حارثؓ بن عمیر / موضعِ موتہ تلک پہنچا بخیر
تب کہا حارث بہ آں مردِ جہول / کہ رسول اللہ کا ہوں میں رسول
جب مقرر ہے یہ قانونِ ملوک / کہ نہ کرنا ایلچی سے بدسلوک
پس کیا حضرتؐ نے حکمِ کارزار / جمع آئے غازیاں تب سہ ہزار
زیدؓ ابنِ حارثہ کو اے ضمیر / کردئے اس فوج کا پہلا امیر
وہ بھی گر پاوے شہادت کا سریر / ہووے عبداللہؓ رواحہ تب امیر
اور نشاں اس فوج کا ہو سفید / شاہِ عالم نے دیا در دستِ زیدؓ
جا اسی جا دعوتِ اسلام کر / ہے بھلا ایمان وہ لاویں اگر
گر نہ مانے وہ بھی لے حق سے مدد / کیجے اُن کفار سے جنگِ اشد
یہ خبر شرجیل کو پہونچی ہے جب / وہ کیا تائید ہرقل سے طلب
چند قبائل مشرکاں بھی آملے / ملکے سب ایک لاکھ سے زائد ہوے
یہ خبر سنکے کہے با یک دگر / کہ لکھیں خدمت میں شہؐ کی یہ خبر
انکو عبداللہؓ رواحہ نے کہا / کہ اُسے مکروہ تم رکھتے ہو کیا
کثرتِ افواج سے ہی سر بسر / ہم نہیں پاتے ہیں کچھ فتح و ظفر
بدر میں ہم تین سو تیرہ (۳۱۳) تھے جب / پس ہزاروں پر دیا ہے فتح رب
سنکے یہ باتیں ہوے سارے دلیر / اور ہوے آگے روانہ کر نہ دیر
کر تمنائے سعادت آشکار / شوق سے پڑھتا تھا بیتیں بار بار
پہنکر پوشاکِ زربفت و حریر / اور لے ہتھیار اقسامِ کثیر
اور قرآں میں خدائے غیب داں / ظنِّ بد سے منع فرمایا[1] ہے جاں
اور احکام و حقوقِ اسلام کے / سب ہیں مترتب اسی پر جانئے
جب عمر جھٹلائے قولِ زید کو / زید بھی بولے اُسے جھوٹا ہے تو
اور اُس ہی سال میں اے باصفا / ہے روایت جنگ موتہ کا ہوا
ہے روایت جب گئے شاہِ امم / حاکمِ بصریٰ کو ایک نامہ رقم
شام کا حاکم جو تھا شرجیل تب / اسکو پوچھا کون ہے تو بولا اب
قتل اُسکو کردیا تب وہ لعیں / سُنکے یہ حضرتؐ ہوے اندوہگیں
قتل کر دینا نہیں اسکو روا / قتل ہے ہر قوم میں اسکا بُرا
جرف میں لشکر کیا تھا یہ نزول / خود وہاں تشریف فرمائے رسولؐ
اور کہے پاوے شہادت زیدؓ جب / جعفرِ طیارؓ ہووے میر تب
وہ بھی گر پاوے شہادت مومناں / جسکو چاہیں دیویں سرداری وہاں
زیدؓ کو تب اسطرح فرمادیا / کہ جہاں قاصد مرا مارا گیا
گر نہ ایماں لاویں لے عہد قرار / تا ہمارے وہ رہیں جزیہ گذار[2]
منزلِ ثنیہ تلک تشریف لا / شہؐ گئے امرا کو رخصت دے دعا
بھیجا ہرقل جلد ایک لشکر بڑا / سرحدِ بلقا میں وہ اترا ہے آ
لشکرِ اسلام در سرحدِ شام / تب معان اندر کیا تھا آ مقام
تا ملک بھیجے ہماری وہ بہم / یا کریں کچھ حکم دوسرا وہ قسم
جن کے خاطر ہی یقیں نکلے ہیں ہم / یعنی ہے وہ بس شہادت محترم
بلکہ ہم اس دیں کی قوت سے عیاں / فتح پاتے آئے ہیں بر کافراں
فتح و نصرت یا شہادت ہی ہیں / ہر دو مقصودِ سعادت سے ہمیں
رہ میں عبداللہؓ رواحہ باصواب / اپنے ناقہ کے تئیں کرکے خطاب
جا کے تب موتہ کو پہنچے بیدرنگ / رومیاں تیار ہو آئے بہ جنگ
ساز و ساماں سیم و زر کا زرنگار / ڈالکر گھوڑوں پہ آئے ہو سوار

[1] يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اجْتَنِبُوا كَثِيرًا مِّنَ الظَّنِّ إِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ إِثْمٌ ۱۲ (سورہ حجرات)

[2] محصول ادا کرنے والے

انکی کثرت کی نہیں تھی انتہا
زید ابنِ حارثہ مرد رشید
ہاتھ سیدھا ہوگیا اُسکا قلم
پس شہادت وہ بھی پایا اور اُسے
آیا ہے میداں میں ہو تیز گام
ایک ٹکڑا منہ میں وہ ڈالا شتاب
کافروں سے کر بہت جنگ و قتال
کہ کسیکو تم میں ٹھہراؤ امیر
تب بھونکی رائے سے ہے اے سعید
ابن عامر فوج کو سب کر ندا
لیکے خالدؓ غازیوں کو بیدرنگ
ایک ہی پل میں یک تیر خدنگ
شام تک ایسا ہی تھا جاری قتال
جبکہ شمشیرِ فلک ای نیک نام
تیغ دوسرے روز جب کھینچا ہے سور
میمنہ لشکر کا پہلے جو کہ تھا
بھی مقدم کو مؤخر کر دیا
پس لگا ہونے کو جنگِ سخت تر
اور خالدؓ بن ولیدِ نامدار
دستِ خالدؓ نیں یقیں بقال و قیل
پس مدینے کیطرف رجعت کئے
آہی دن وہ بادشاہِ مرسلیں
کہ تمہاری فوج کی اے مومنو
جنگ پس طرفین سے ہونے لگا
زخم تیروں سے ہوا آخر شہید
تب لیا ہے دستِ چپ میں وہ علم
کہتے ہیں کیسو سے زائد زخم تھے
تین دن سے وہ نہ کھایا تھا طعام
فوج میں ایسی میں پایا اضطراب
نوش فرمایا شہادت کا زلال
سب لگے کہنے کو تم ہی ہو امیر
ہوگیا سردار خالدؓ بن ولید
جنگ کی ترغیب پھر دینے لگا
کردیا کفار سے آغاز جنگ
گرتے زخمی ہوکے اسوارِ ترنگ
ہوگئی خون سے زمیں سب انکی لال
ہوگیا ہے شام کو رخ در نیام
فوج زنگی شب کی بھاگی بالفرار
میسرہ اُسدن اُسے خالدؓ کیا
اور مؤخر کو مقدم کر دیا
با سنان و تیغ اور تیر و تبر
کردیا ایسی شجاعت آشکار
ٹوٹے ہیں اس روز نو تیغِ اصیل
راہ میں بھی اور ایک قلعہ لئے
چڑھکے منبر پہ مدینے میں حزیں
یہ خبر دیتا ہوں میں تمکو سنو
باوجودِ قلت اے فرخ نہاد
جعفرِ طیارؓ پس لیکر نشاں
دستِ چپ بھی کٹ گیا ہے بعد ازاں
بعد عبداللہؓ رواحہ محترم
ابنِ عم تب اُسکا تھوڑا گوشت لا
پھینکدے اُس گوشت کو وہ جلد تر
جلد ثابتؓ ابنِ اخرم لے نشاں
وہ کہا کہ میں نہو ونگا امیر
جب شہادت پائے تھے تینوں امیر
جو پریشاں تھے فراہم ہو تمام
وہ دلیراں ایسی جانبازی کئے
کافراں یکسن تیغ سے ہوتے تھے دو
جب شفق نکلا ہے برچرخِ کبود
غازیاں بھی اپنے تیغوں کے تئیں
لشکرِ اسلام بھی نکلا بہم
میسرہ اُسکا جو تھا اوّل یقیں
سمجھے ان کو دیکھ کفار تباہ
ہر مجاہد نے کیا ایسا جہاد
کہ کبھی چشمِ زمانہ اے امیں
بھاگنے آخر لگے ہیں کافراں
نقل آئی ہے کہ جسدن آشکار
درد و غم سے ہوگئے ہیں اشکبار
زیدؓ نے اول اٹھایا تھا لوا
مومناں دینے لگے مردی کی داد
کرنے جنگ اُس سے لگا ہے بعد ازاں
دونو بازو سے بچایا وہ نشاں
تشنۂ جامِ شہادت لے علم
اسکے کھانے کیلئے باعث ہوا
اور اپنے نفس کو پس زجر کر
غازیوں سے یوں لگا کہنے وہاں
اور کسیکو تم کرو اپنا امیر
فوج میں آئی پریشانی کثیر
معرکہ میں آ کئے سارے قیام
تیغ بازی تیر اندازی کئے
جان اپنی جسم سے کھوتے تھے جو
تھی زمیں بھی آسمان سے ہی نمود
سر بسر ڈالے نیام اندر وہیں
سب کے تھی ہاتھوں میں شمشیر علم
میمنہ اسکو کیا وہ پیش بین
کہ کمک پر آئے ہیں دوسرے سپاہ
کہ دیا پوری جوانمردی کی داد
ایسی مردی کو کہیں دیکھا نہیں
مال سب لوٹے ہیں انکا مومناں
سخت موتہ میں ہوا یہ کارزار
اور فرمانے لگے یوں بیقرار
جاں فدا راہِ خدا میں وہ ہوا

شہادت حضرت جعفرؓ طیار و زیدؓ و حضرت عبداللہؓ

حضرت جعفرؓ کا لقب طیار ذو الجناحین کا سبب

بعد جعفرؓ نے اٹھایا وہ علم
پائی اس نے بھی شہادت بے بہم
بعد عبد اللہ رواحہ نے لیا
جام ہے وہ بھی شہادت کا پیا
بعد ان کے از سیوف کردگار
سیف اک یعنی وہ خالدؓ نامدار
وہ نشاں لیکر وہیں لڑنے لگا
فتح و نصرت حق نے اسکو کی عطا
بس اسی دن سے ہے خالدؓ باصواب
پایا پیغمبرؐ سے سیف اللہ خطاب
اور فرمائے رسول محترم
ہو گئے دو ہاتھ جعفرؓ کے قلم
اسکے دو ہاتھوں کے بدلے میں خدا
اسکو دو پر اپنی قدرت سے دیا
دار جنت میں جہاں چاہے وہاں
وہ کرے پرواز ہر آن زماں
بس اسی دن سے ہوا ہے باادب
جعفرِ طیار جعفرؓ کا لقب
پس اتر منبر سے شاہِ انبیا
گھر کو جعفرؓ کے ہوئے رونق فزا
اسکی بی بی جو تھی اسما فاضلہ
فاضلہ تھی صالحہ اور عاقلہ
غسل دے بچوں کو اور پھر لباس
عطر دے پہنائی تھی وہ حق شناس
شاہِ دیں کرنے لگے انکو پیار
اور وہیں رونے لگے بے اختیار
پوچھی وہ کیا اے شہ جن و بشر
پاس سے جعفرؓ کے کچھ آئی خبر
سرورِ عالم نے فرمایا کہ ہاں
آج ہی پایا شہادت بیگماں
سنکے یہ اسماءؓ وہیں رونے لگی
اپنے منھ کو اشک سے دھونے لگی
جمع آئیں عورتیں اکثر وہاں
اپنے گھر آئے امامِ انس و جاں
فاطمہؓ رونے لگی ہے زار زار
شہ دئے اسکو تسلی باوقار
حکم فرمائے کہ اب جعفرؓ کے گھر
بھیجیو کھانا پکا کر جلد تر
تھوڑے عرصہ میں خالدؓ بن ولید
فتح کی لایا ہی تعالیٰ نے نوید
شاہ فرمائے لشکر کا بیاں
مبر کر دل اب تو کرتا ہے عیاں
وہ کہا آپ ہی کیجے بیاں
پس کہے تفصیل سے شاہِ جہاں
تب کہا علیؓ خدا کی ہی قسم
یا نبیؐ یہ سچ ہے سب بے بیش و کم
آپ حالِ جنگ کچھ چھوڑے نہیں
تب کئے ارشاد ختم المرسلیں
حق کیا رفع حجاب رض تب
دیکھتا ہی تھا میں وہ احوال سب
فوج جب پہنچی مدینہ کے قریب
آئے استقبال کو حق کے حبیب

غزوۂ ذات السلاسل

اور جمادی الآخرہ میں باشرف
فوج اک ذات السلاسل کی طرف
بھیجے پھر جنگ سالار بشیرؓ
تھا عمرو بن عاص تب اسکا امیر
حقتعالیٰ نے ظفر اسکو دیا
پس مدینے کو وہیں رجعت کیا
اور رجب میں ابو عبیدہؓ نیک ذات
تین سو اصحاب کو لے اپنے ساتھ
جہینہ کے قوم پر از پھر جنگ
حکم سے شہ کے گیا ہے بید زنگ
پھر خبر سنکر مٹے تھے وہ فرار
لوٹ آیا پھر کے وہ عالی وقار
اس سفر میں غازیوں کو تئیں سبھی
آہ کھانے کی بڑی تصدیع تھی
نحر کر نو اونٹ کو اسواسطے
انکو کھلوایا ہے ابن سعد نے
بحر سے یک آئی ماہی کلاں
کھائے پندرہ روز اسکو مومناں
اور شعبان میں بنی غطفان پر
لیکے پندرہ غازیوں کو سربسر
بو قتادہؓ جا کیا ہے کارزار
مر گئے چند اور ہوئے بعضے فرار
جانور اس قوم کے اور عورتیں
مومناں لائے جو پائے لوٹ میں
وہ کئی تقسیم بعد خمس جب
پایا ہر غازی ہے پندرہ اونٹ تب
اور رمضاں میں ابی حدردؓ وکیسا
شخص دو دیگر رسولِ کائنات
بھیجے غابہ کو رفاعہ کے اوپر
جنگ چھتا تھا رفاعہ بدگہر
وقتِ شب جا کر ابی حدردؓ بہ تیغ
کاٹا ہی سر اس شقی کا بید ریغ
اور یہ تینوں شخص اسکی قوم پر
حملہ مردانہ کئے جب سربسر
بھاگے وہ اور انکے اولاد و زناں
مال و زر بھی لوٹ لائے مومناں
اور مہ رمضان میں وہ شاہِ دیں
فتحِ مکہ کے ہوئے عازم یقیں

فتح مکۂ معظمہ

یہ سبب انکا ہوا ہے اے اخی　آگئے جب صلحِ حدیبیہ ہوئی
شرط یہ بھی تھی لکھی اُس صلح میں　جنکے ذمے میں جو چاہتے ہو رہیں

بولے ابنائے بکر اس طرح تب　ہم قریشوں کے رہیں ذمے میں اب
اور کہی قوم قزاعہ لا کلام　ہم رہیں ذمے میں حضرت کے تمام

اور رہیں با یکدگر با اتحاد　ایک دوسرے سے نہ رکھے کچھ عناد
ایک ابنائے بکر سے بے حیا　ہجو یکدن شاہِ عالم کی کیا

یک قزاعی منع ہی اسکو کیا　لیک باز آیا نہیں وہ بے حیا
پس اُسی مارا قزاعی اسقدر　کہ ہوا مجروح مُنھ اور اسکا سر

قوم ابنائے بکر سب شت کیش　جا مدد چاہے ہیں از قوم قریش
پس قریشوں سے جماعت ایک تب　منھ کو اپنے ڈھانپ لیکر وقتِ شب

جنگ جا قومِ قزاعہ سے کئے　بیس شخص اُس قوم کے مارے گئے
اور قریشی لوگ سمجھے تھے یہی　وقتِ شب ہمکو نہ پہچانے کوئی

حقنے اس شب یہ خبر حضرت کو دی　عائشہؓ سے صبح کو بولے نبیؐ
کہ کئے تھے عہد جو ہم سے قریش　کل کی شب وہ توڑنے میں آئے پیش

پس قزاعی شخص چالیس ایں　آکے فریاد نزدِ شاہِ دیں
شہؐ یہ سُنتے ہی خفا ہو کر اٹھے　اور چلے چادر کو اپنے کھینچتے

کہتے تھے یاری نہ دوں تمکو اگر　میں دُئے جاؤں نہ یاری سربسر
اور دلاسا دلبری دے انکو سب　اذنِ رخصت انکو فرمائے ہیں تب

اور پشیمان ہو قریش پُر ہراس　بھیجے بوسفیاں کو نزدِ حضرت کے پاس
تا کرے وہ معذرت جا شاہ سے　صُلح اور پیماں نئے سر سے کرے

صلح پہلی وہ جو تھی دس سال کی　اُسکے بدلے کچھ بڑھا دیں اور بھی
پہنچا بوسفیاں مدینے میں جو آ　پہلے گھر اُمِ حبیبہؓ کے گیا

کہ وہ دختر تھی ابوسفیان کی　اور تھی زوجہ شہؐ اکوان کی
فرش سرور کا تھا اُسکے گھر بچھا　چاہا بوسفیاں کہ بیٹھے اُسپہ جا

وہ لپیٹی جلد آ وہ فرش تب　پوچھا اے بیٹی لپیٹی کیا سبب
بولی یہ فرشِ شہؐ لولاک ہے　اور یقیں تو مشرکِ ناپاک ہے

فرش یہ ہرگز تجھے لائق نہیں　وہ گیا یہ سُنکے ہو کر خشمگیں
جا کیا پس عرض سرور کے جناب　شہؐ رہے خاموش نا دے کر جواب

پس ابوبکرؓ و عمرؓ حیدرؓ کے پاس　فاطمہؓ سے بھی کیا یہ التماس
تا سفارش وہ کریں نزدِ رسول　پر نہیں ہرگز کئے کوئی قبول

پس وہ بے اُمید مکے کو گیا　یہ خبر سالے قریشوں کو دیا
جبکہ رجعت کی ہی بوسفیان نے　شہؐ یہاں لشکر کی تیاری کئے

جمع آئے غازیاں بارہ ہزار　پس چلے مکہ کو تھے سب روزہ دار
اِس سفر میں اُمِ سلمہؓ کے سوا　دُوسری بی بی کو نہ حضرت نے رکھا

بر کدید آ کر گئے ہیں جب نزول　تب کئے افطار روزے کو رسول
اور صحابہؓ کو دئے سب اختیار　کہ کریں افطار یا ہوں روزہ دار

صوم اور افطار ہیں دو یکساں　ہے روا بیشک سفر کے درمیاں
ذو الحلیفہ کو وہ جب پہنچے ہیں آ　آ وہاں عباسؓ حضرت سے ملا

کرکے وہ آتا تھا ہجرت باکمال　اور اسکے ساتھ تھے اہل و عیال
شہؐ کہے تیری یہ ہجرت ہے اخیر　جسطرح میری نبوت ہے اخیر

اور فرمائے تو ہمراہ رہ مرے　اور مدینے کو علاقہ بھیجدے
ابن حارث ابن عمِ مصطفےٰ　اور جو عبد اللہ پھوپیرا بھائی تھا

یہ بہت ایذا دئے تھے شہ کو پیش　آ وہاں ایمان پر دو لائے ہیں
ام سلمہؓ کی سفارش سے مگر　شہؐ کئے انکی خطا سے درگزر

نقل ہے تب ابنِ حارث کر حیا
خرگہِ مغرب میں جب سورج گیا
حکم لوگوں کو کئے شاہِ عرب
بے خبر تھے شہ کے آنیسے قریش
تب ابو سفیان بُدیل و ہم حکیم
دیکھ اِن چولھوں کو حیران ہوگئے
چاہا بھیجے مکّے والوں کو پیام
آیا تھا لشکر سے باہر باوقار
تجھپہ ہو قربان مرے مادر پدر
اپنے پیچھے اسکو خچر پر بٹھا
حکم لے قتل کردیں جلد تر
قتل کرنا اِسکو چاہتا ہے عمرؓ
بس ہوا اختشان فلک سپر جبکہ سور
اے ابوسفیان ذرا ہو پیش بین
بولا بوسفیان اے شاہِ ہدا
دشمنی کی آپسے گو ہم نے بیش
پھر کئے ارشاد اسکو یوں نبیؐ
وہ کہا اسمیں ابھی شک ہے مجھے
اب رسالت کی بھی تو تصدیق کر
کہ ابوسفیان ہے عزت طلب
جو کہ بیت اللہ میں داخل ہوا
جانا چاہا گھر کو بوسفیان تب
حضرت عباسؓ نے اے باصفا

آگے حضرتؐ کے نہ سر اوپر کیا
آگ تاروں کی فلک سُلگا دیا
ایک چولھا ہر نفر سُلگاوے اب
لیکن آنے کا خطر تھا انکو جیش
تینوں عازم ہو مدینے کے بہم
اور بہت خاطر پریشاں ہوگئے
کہ یہاں پہنچے ہیں سالارِ انامؐ
اس ارادے سے ہو خچر پر سوار
کہدے ای ابو الفضل اب کیا ہی خبر
فوج میں عباسؓ لیکر جب چلا
جلد تر عباسؓ بھی تب پہنچکر
بخشدیجے آپ اِسکو لطف کر
کفر کی شب لی ہی بس ایماں سے نور
کیا ابھی وہ وقت بول آیا نہیں
آپ پر ماں باپ میرے ہوں فدا
عفو سے پر آپ یوں آتے ہو پیش
کیا نہیں وہ وقت آیا ہے ابھی
اسطرح عباسؓ تب بولے اُسے
ورنہ تجھکو قتل کرتا ہے عمرؓ
اِسکو کچھ عزت عطا فرماؤ اب
اور ابوسفیان کے گھر میں جو گیا
مصطفےٰؐ عباسؓ سے فرماتے تب
اسکو بٹھلا یا لیجا ایک تنگ جا

مرِّ ظہراں کو جو پہنچے آرسولؐ
چو طرف اُڑنے لگیں چنگاریاں
پس وہ جب سلگائے چولھے دس ہزار
چاہنے اپنی پنہ وہ بالضرور
مرِّ ظہراں میں جو آ دیکھے شتاب
کہتے ہیں عباسؓ اُس شب اے پسر
جلد آ تم شاہ سے لیجو پناہ
رہ میں سُن آواز بوسفیان کا
تب کہا عباسؓ اب شاہِؐ جہاں
دیکھتے ہی اوسکو فاروقِؓ گزیں
یوں لگا کہنے اے مقبولِ الٰہ
شاہؐ فرمائے تو اِسکو اب لجا
لیگیا عباسؓ اُسکو شہؐ کے پاس
کہ کرے تصدیق تو بیقال و قیل
حلم و بخشش آپکی کیا ہے عجب
اب ہیں سچ جانا ہوں دلسے بیگماں
کہ مجھے جانے یقیں حق کا رسولؐ
وائے تجھ پر اے ابوسفیان اب
وہ پڑھا تب کلمۂ طیب وہیں
تب کئے ارشاد شاہِ دو جہاں
ڈالے جو ہتھیار اپنے جلد تر
کہ لجا اُسکو بٹھا اک تنگ جا
پہلے گزرا خالدِؓ عالی وقار

اپنے لشکر کو کئے حکمِ نزول
اور دہُوئیں سے ہوئی اندھیری سب جہاں
ہوگیا روشن بیاباں بے شمار
بھیجے بوسفیان کو حضرتؐ کے حضور
کہ وہاں سلگے ہیں چولھے بےحساب
کر قریشوں پر شفقت کی نظر
ورنہ تم ہوجاؤگے بیشک تباہ
ہے بکار اوہ جواب ایسا دیا
فوج لے آئے ہیں تو آ لے اماں
تیغ لے دوڑے حضورِ شاہِؐ دیں
میں ابوسفیاں کو لایا دے پناہ
صبح کو مجھ پاس حاضر کر تو لا
اُسکو فرمانے لگے سالارِؐ ناس
ہے جہاں کا ایک معبودِ جلیل
آپ پر ہے صلۂ رحمی ختم اب
ایک ہے بے شبہ معبودِ جہاں
میں جو کہتا ہوں کرے وہ سب قبول
کھو نہ ہرگز دولتِ ایمان اب
یوں کہا عباسؓ تب ای شاہِؐ دیں
ہم دئے ہیں چار شخصوں کو اماں
اور رہے جو گھر میں در کو بند کر
تا وہ دیکھے خوب یہ فوجِ خدا
غازیاں تھی ساتھ اسکے ایکہزار

جلدی تکبیر کہتے وہ بہم
کہتے تھے تکبیر وہ سب غازیاں
پھر بنی کعب اسکے بعد از چلدیے
بعد انکے مزنیہ سی یک ہزار
قوم سی اشجع کی انکے بعد ازاں
ماہ کے اطراف ہوں جیوں اختراں
انکی تکبیر ونکی آوازوں سے جاں
رعب سے اس لشکرِ حق کے یقیں
وہ کہا افسوس تجہپر اے فلاں
تا وہ لا ایمان اب لیویں پناہ
پس کمالِ فرح و عزو شان سے
آہ جو انکا سہے ہیں ظلم و جور
تھوڑے عرصہ میں بھی پھر ربِ کریم
پس بہ پیشِ عظمتِ پروردگار
شکر کا سجدہ وہیں لائے بجا
پھر لگے پڑہنے کو خوش الحان سے
آفتابِ نورِ ایماں سر بسر
کیا رہیگا حال اسدن شاہ کا
مجکو کعبہ تک لیجا کر با نیاز
مرظہران سی غرض شاہِ عرب
ہو وے نازل بہ جحون میں جلد جا
بطن وادی سے روانہ کردئے
جلکے پس خالد کھڑا با عز و شاں

ساتھ اُس ٹکڑی تھی تب ذو علم
اس رسالے میں سیہ تھا یک نشاں
وہ تمامی پانسو اسوار تھے
سہ نشاں لے آئے ہیں مردانِ کار
تین سو گزرے قوی تن پہلواں
شاہ کو گھیرے تھے یوں وہ ہمراں
بس لرزتے تھے زمین و آسماں
ہوگیا حیران بوسفیان وہیں
یہ نبوت ہے نہیں شاہی ہی جاں
ورنہ سب ہو جائینگے بیشک تباہ
شاہِ عالم داخلِ مکہ ہوئے
اور جاکر جو رہے در غارِ ثور
جو کہ با این شوکت و شانِ عظیم
سر جھکائے یوں بعجز و انکسار
اور کئے حمد و ثنا حق کی ادا
غلبۂ شوق و سرورِ جان سے
کس طرح اس روز ہوگا جلوہ گر
سیدِ کونین عالی جاہ کا
حجِ مبرور و عمرہ سی کردے سرفراز
شہر مکے کا کئے ہیں قصد جب
اور کئے وہاں خاص ڈیرے کو کھڑا
اور ایسا حکم خالد کو دئے
عکرمہ لے چند شخص آیا وہاں

بعد آیا ہے زبیرؓ ابن العوام
پس ابوذرؓ لیکے آیا ہے نشاں
تھا علمبردار اُنمیں اے خبیر
بعد ازاں قوم جہنیہ ہشت صد
پس ہوے رونق فزا شاہِ خیار
بدرِ تابانِ رسالت کا ہمام
مصطفےٰ قصوا پہ اپنے تھی سوار
بولا اے عباسؓ کیسی منجلی
پس ابوسفیانؓ کو بولا جلد تر
جا ابوسفیانؓ کہا تب ای میاں
یاد وہ حالت کئی تب ناگہاں
کُربت و غربت میں جو ہجرت کئے
اور با این لشکر و جاہ و جلال
اونٹ کے پالان تک لکڑی سے جا
سورۂ اِنّا فتحنا فرح مند
اللہ اللہ کیا مبارک ہو وہ روز
اور شبِ دیجورِ کفر و ضلال
یا الٰہی یُمن سی اُس روز کے
حرمتِ کعبے سی پھر اے دادگر
حکم فرمائے ہیں یوں تب بر زبیرؓ
اور بے ہتھیار لوگوں کو سبھی
کہ کدا میں جاکے کر جھنڈا کھڑا
گرچہ خالد جنگ سے تب باز تھا

پانسو لے غازیوں کو ای ہمام
ساتھ اسکے تین سو بھی پہلواں
ابنِ سفیان نام ہے جسکا یزیدؓ
چار جھنڈے لیکے گزرے با خرد
غازیاں ہمراہ تھی سب پنج ہزار
اور سارے یہ ہدایت کیکے تمام
پڑہتے تھے اِنا فتحنا آشکار
سلطنت تیرے بھتیجے کو ملی
جاکے تو مکے میں اب دے یہ خبر
چار شخصوں کو دئے ہیں شہؐ امان
جو دئے تھے رنج آگے کافراں
چھوڑ کر مکہ مدینے کو گئے
داخلِ مکہ کیا بتقبیل و قال
شاہِ عالم کا مبارک سر لگا
شاہ باترجیع و آوازِ بلند
کیا معظم وقت ہو وہ دل فروز
کس طرح ہو مضمحل اور پائمال
یُمن سے اُس ساعتِ فیروز کے
گر زیارت سے نبیؐ کے بہرہ ور
ایک ٹکڑی لے مہاجر کی بخیر
دی بن الجراح کے ہمرہ نبیؐ
اور مت لڑ تو کسی سے اولا
پر انہیں لوگوں نے کی جب ابتدا

ہو کے تب ناچار خالدؓ بے دریغ
سر لسبران پر چلایا اپنی تیغ

بیس تن مارے گئے از کافراں
اور شہادت پائے ہیں دو مومناں

جب سنے ہیں یہ خبر شاہِ انام
جلد تر خالدؓ کو بھیجے یہ پیام

کہ اے خالدؓ رکھ تو ان لوگوں سے تیغ
جا کہا قاصد کہ انہیں رکھے تیغ

پھر لگا جب مارنے وہ بیگماں
ہو گئے مقتول ستر کافراں

شاہ خالدؓ کو بلا غصہ کئے
وہ کہا قاصد نے یوں بولا مجھے

بعضے تفسیروں میں ایسا ہی لکھا
شاہ جب پوچھے وہ قاصد کو بلا

عرض کی قاصد نے اے شاہِ ہدا
شخص آ یک راہ میں مجھ سے ملا

آسماں سے جا لگا تھا اسکا سر
وہ کہا اسطرح مجھ کو سر بسر

بول خالدؓ کو رکھے تا انہیں تیغ
ورنہ تجھکو مار ڈالوں بے دریغ

شاہ فرمائے کہ سچا ہے خدا
اور سچا ہے نبیؐ اللہ کا

کہ احد میں جب ہوئے حمزہؓ شہید
میں نے تب بولا تھا از درد شدید

جب قریشوں پہ ظفر پاؤنگا میں
انسے ستر شخص کو مارونگا میں

تب تو مجکو منع فرمایا خدا
آج ہے اس امر کو ظاہر کیا

الغرض بعد اسکے شاہِ دو جہاں
جب ہوئے داخل حرم کے درمیاں

خلق کی کثرت بڑی تھی در مطاف
پس سواری سے بجا لائے طواف

اور بوسہ حجرِ اسود کو دئے
فرح سے تکبیر بھی کہنے لگے

شہ کی تبعیت سے اصحابِ کبار
سب لگے تکبیر تب کہنے پکار

یوں مچائے ہیں وہ تکبیروں کا غل
بلبلاں جسطرح گلشن میں بہ گل

انکی تکبیروں کی آوازیں بلند
پہنچے ہوں تا آسمانِ ارجمند

جبکہ تکبیروں سے یہ غل ہو گیا
شہرِ مکے میں تزلزل ہو گیا

کافراں سب چڑھ پہاڑونکے اوپر
تھے بہت لرزاں یہ حالت دیکھکر

کر ادا حضرت طواف و استلام
جب ہوئے ہیں داخلِ بیت الحرام

تین سو ساٹھ اہیں بت کو مشرکین
شیشہ سے محکم کئے تھے در زمیں

یک عصا تھا ہاتھ میں اس شاہ کے
وہ دکھایا بت کو یہ آیت پڑھے

جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ۚ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا

جبکہ یہ آیت پڑھے ہیں شاہِ دیں
وہ بتاں سب گر پڑے ہیں بر زمیں

سب بڑے بت کو توڑائے اولا
جیسے اساف و ہبل و نائلہ

نائلہ اساف جو تھے دو بتاں
قصہ نادر یہ انکا ہے تو جاں

در زمانِ جاہلیت اے زکی
قوم جرہم کی جو آ مکے میں تھی

کہتے ہیں بے شبہ اسی قوم سے
وہ بتاں دو مرد و زن بدکار تھے

آ کے کعبے میں کئے ہر دو زنا
سنگ کر ڈالا تبھی انکو خدا

پس حماقت سے قریشِ بے یقین
پوجا کرتے تھے وہ دونوں کتیں

توڑتے ہی انکو یک بت سے تبھی
ایک زن نکلی ہے کالی خوں بھری

بولے حضرتؐ نائلہ ہے بس یہی
پھر ابد تک وہ نہ پوجی جائیگی

اور ہبل جو بت بڑا تھا تیسرا
توڑ کر اسکو گرائے بر ملا

تب زبیر ابن العوام با صفا
یوں ابوسفیاں کو شرمندہ کیا

کہ احد کے دن ہوا ازاں پر دغل
تو کہا اعلیٰ ہبل علیٰ ہبل

اے ہبل غالب ہوا اونچا ہوا
دیکھ تو اب وہ ہبل نیچے گرا

تھے بتاں بعضے بلندی میں بڑے
ان بتوں کو توڑ دینے کے لئے

عرض کی حضرت سے یوں کرار نے
چڑھ مرے کندھے پہ ہو نبیا انکو توڑئے

شہ کہے بارِ نبوت کو مرے
اب اٹھانے کی نہ ہو طاقت تجھے

بلکہ تو اب چڑھ کے میرے دوش پر
توڑ دے ان سب بتوں کو جلد تر

حسبِ فرماں چڑھ کے بر دوشِ نبیؐ
مرتضیٰؓ توڑے بتوں کو ہیں سبھی

پوچھے اس حالت میں اس سے مصطفیٰؐ
کیا ہی تیرا حال حیدرؓ نے کہا

آپ کو پاتا ہوں یوں کہ سر مرا
بالیقیں عرشِ بریں سے جا لگا

جسطرف میں ہاتھ کرتا ہوں دراز — ہاتھ اب لگتا ہے وہ اے سرفراز
کر اُٹھایا ہوں خوشا میں بارِ حق — اور بجا لاتا ہے تو یہ کارِ حق
یعنے حامل ہوں ترا بہرِ خدا — اور تو کرتا ہے کارِ حق ادا
اُسکا بعضے عالموں نے یہ سبب — ہے لکھا قرآں میں فرمایا جو رب
موجبِ اس آیت کے ہیں جتنے بتاں — جبکہ دوزخ میں ہی جلنا ہے یہاں
اسلئے ہر بت اشارے سے گرا — ہاتھ سرور کا نہیں ان کو لگا

روایت

اور حرارت سے بہت آتش کی تب — ہو گیا تھا گرم تن بی بی کا تب
چند ڈالے روٹیاں از دستِ خاص — نکلے کچے ہی وہ سب با اختصاص
کہ ہمارا ہاتھ جس شئی کو لگے — آگ ہرگز نا جلاویگی اُسے
الغرض اصنام کو توڑا سبھی — چاہے ہیں کعبہ میں جب جانا نبی
اُسکے ہی اجداد مدت سے دراز — مالک اس کنجی کے تھے با امتیاز
بولا گر کنجی نہ دے گی تو مجھے — تیغ سے اب قتل کرتا ہوں تجھے
اپنے دستِ پاک سے خیر البشر — جلد تر کھولے ہیں تب کعبے کا در
یوں کہا عثمانؓ طلحہ پیش ہیں — جاہلیت میں یہ عادت تھی یقیں
حکم اکیدن شہ کبھی تجھسے میرے تئیں — کھول کعبہ تا کہ اندر جاؤں میں
یک جماعت ساتھ تھی اصحاب کی — مجکو تب اس طرح فرمائے نبیؐ
جسکو چاہو دونگا میں اسکو ہی تب — میں یہ سُنکر تب لگا کرنے عجب
پس بروزِ فتح کنجی میں نے لا — خدمتِ عالی میں جب حاضر کیا
لے یہ کنجی تم سے تا روزِ جزا — کوئی نا لیویگا ظالم کے سوا
جسکو چاہوں اسکو دونگا بالیقیں — میں کہا ہاں اے امام المرسلیںؐ
پر مکرر یہ شہادت اُسکی ہاں — معجزہ یہ دیکھنے سے ہی تھی جاں
نقل ہے عباسؓ نے شہؐ سے کہا — یا نبیؐ کنجی مجھے کیجے عطا
تب علیؓ سے یوں کہے سالارِ دیں — کیا مبارک وقت ہے یہ بالیقیں

نکتہ

مرتضیٰؓ کو اپنے کندھو پر چڑھا — اُن بتوں کو جو تڑائے مصطفےٰؐ

اِنَّکُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ حَصَبُ جَھَنَّمَ

گر لگے حضرتؐ کا انکو دستِ پاک — کیوں جلا دیگی نہیں دوزخ کی آگ
اور کعبے میں بتاں تھے دوسرے — انکو تڑوائے علیؓ کے ہاتھ سے
ایکدن زہراؓ کے گھر آئے رسولؐ — روٹیاں اُسدم پکاتی تھی بتولؓ
چاہے از راہِ کرم شاہِؐ جہاں — ہاتھ سے اپنے پکاوے روٹیاں
دیکھ یہ حیراں ہوی بی بیؓ ہیں جب — شہؐ کہے اے فاطمہؓ مت کر عجب
یوں ہی چاہا ہے خداوندِ کریم — پاک ہے وہ اُسکو ہے شانِ عظیم
بولے عثمانؓ ابنِ طلحہ کو بلا — کہ تو کنجی جلد اب کعبے کی لا
جا کے وہ کنجی کیا ماں سے طلب — وہ نہیں راضی ہوی دینے کو تب
اس نے دی نا چار کنجی بالضرور — وہ کیا حاضر پیمبرؐ کے حضور

روایت

پیر و پنجشنبہ یہ دو دن کے سوا — کھولتے تھے در نہ بیت اللہ کا
میں کیا منت نہ کھولا زینہار — صبر فرمائے رسولِؐ نامدار
ایکدن عثمانؓ ایسا آئے گا — مجکو تو کنجی کا مالک پائیگا
پر یہ سمجھا تھا کہ شاہِؐ انس و جن — ہو وینگے کعبے کے مالک ایکدن
شاہؐ لیکر پھر دئے واپس مجھے — اور فرمائے مجھے اِس طرح سے
یاد کر میں جو کہا تھا تیرے تئیں — اِسکا مالک ایکدن ہونگا میں
شاہدی دیتا ہوں اب وہ نہی بھول — آپ سچے میں یقیں حقکے رسولؐ
ورنہ پیشِ فتحِ مکہ وہ بھی آ — ساتھ خالدؓ کے مسلمان ہو گیا
جوں سقایت[1] ہے ہمیں کعبہ کی اب — یوں سدانت[2] بھی میں کرتا ہوں طلب

[1] پانی پلانا ۱۲
[2] خدمت ۱۲

کعبے کی کنجی کا دوبارہ حضرت عثمانؓ کو عطا ہونا

کنجی وہ منگوا کے پھر عثمانؓ سے
مصطفیٰ عباسؓ کو بخشش کیے

تب یہ آیت پائی شرفِ نزول
تا اُسی کو دیوے وہ کنجی رسولؐ

اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُکُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰی اَھْلِھَا

شاہ حیدرؓ کو کہے جا جلد تر
کنجی یہ عثمانؓ کو دے اور عذر کر

پوچھا عثمانؓ کیا ہی کہہ اسکا سبب
مرتضیٰؓ بولے اُسے اے باادب

کہ تمہاری شان میں ربُّ العلا
آیتِ قرآن ابھی نازل کیا

پس کہا جبریلؑ تا روزِ قیام
گھر میں عثمانؓ کے رہے کنجی مدام

کہتے ہیں عثمانؓ تھا وہ لاولد
بھائی تھا ایک اسکا شیبہ برخرد

پس وہ مرتے وقت پر اے باصفا
ہاتھ میں شیبہ کے وہ کنجی دیا

اسکے ہی اولاد میں وہ ابھی ہے
مشتہر شیبی ہی ہیں وہ سبھی

دیر تک کعبہ میں وہ شاہِ ھدا
باتضرّع حق سے مانگے ہیں دعا

انبیا کے اور ملک کے صورتاں
جو تھی دیواروں پہ لکھے کافراں

حکمِ سرور سے مٹائے سب عمرؓ
اور دو تصویر وہ چھوڑے مگر

ایک تھی تصویر ابراہیمؑ کی
اور اسمٰعیلؑ کی تھی دوسری

کافراں پانسے دئے تھے انکے ہاتھ
دیکھ فرمائے وہ شاہِ کائنات

کہ کرے کفار پر لعنت خدا
کہ دئے پانسے بدستِ انبیاؑ

وہ تو پانسوں سے بہت بیزار تھے
پانی پس منگوا کے دہلوائے اُسے

کہتے ہیں وہ ہر دو تصویریں نکال
دفن کروائے رسولِ ذوالجلال

الغرض اسوقت بیت اللہ میں
جابجا منقوش تھی جو صورتیں

کعبۃ اللہ پاک جب اُنسے ہوا
لائے تب تشریف اندر مصطفیٰؐ

اور نماز باخشوع کرکے ادا
دیر تک مانگے تضرّع سے دعا

پس کھڑے سرور پکڑ کعبے کا در
حاضرِ خدمت تھا خالدؓ باوقر

ازدحامِ خلق کو خالدؓ ضرور
کرتا تھا کعبے کے دروازے سے دور

اور پڑھتے تھے باوازِ بلند
لا الٰہ جندہ تک فرحمند

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ صَدَقَ وَعْدَہٗ وَنَصَرَ عَبْدَہٗ وَھَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَہٗ وَاَعَزَّ جُنْدَہٗ

حضرتؐ کی بخشش سے قریش کا سرفراز ہونا

اور صنادیدِ قریش دلفگار
سب کھڑے تھے خائف و اُمیدوار

حکم کیا ہوتا ہے اپنے باب میں
بیقراری ہی تھے پیچ و تاب میں

انکو فرمائے ہیں تب شاہِ جہاں
بولو کیا رکھتے ہو تم مجھسے گماں

بولیں ہیں کیا کرونگا تم کو اب
دست بستہ ہو گئے وہ عرض تب

کہ گمانِ خیر ہی رکھتے ہیں ہم
آپ سے بے شبہ اے بحرِ کرم

بخشنے والی ہو بھائی سر بسر
بخشنے والے برادر کے پسر

آپ بیشک ہیں کریم ابن الکریم
اور ہیں قادر ہمیہ باشانِ عظیم

انکو تب اسطرح فرمائے نبیؐ
میں تمہارے حق میں کہتا ہوں یہی

یوسف صدیقؑ وہ بھائی مرا
بابھیں اپنے جو بھائیوں سے کہا

ازرہِ اشفاق و الطافِ اعم
تب یہ آیت کو پڑھے شاہِ امم

لَا تَثْرِیْبَ عَلَیْکُمُ الْیَوْمَ یَغْفِرُ اللّٰہُ لَکُمْ

پس کہا ہے سبکو تم آزاد ہو
میں نے بخشا جاؤ تم اب شاد ہو

آپکی رحمت پہ اے شاہِ جہاں
دو جہاں قربان ہر آن و زماں

دشمنوں کو بھی امان یوں دیوے جب
دوستاں رحمت سے ہوں محروم کب

پس فصاحت اور بلاغت سے وہیں
خطبۂ غرّہ پڑھے یک شاہِ دیں

جاہلیت کے جو تھے عاداتِ شوم
منع فرمائے وہ عادات و رسوم

اُمِ ہانیؓ کے مکاں کو بعد جا
غسل فرما کر گذارے ہیں ضحیٰ

بعد اسکے اپنے ڈیرے میں گئے
استراحت بھی وہاں تھوڑا کیے

پس اذانِ ظہر اے فرخندہ فال
بامِ کعبہ پر دیا جا کر بلالؓ

یہ بھی کیا وقتِ معظم ہوئیگا
کیا مقدس کیا مکرم ہوئیگا

یہ اذاں پہنچی ہو تا عرشِ بریں
خوش سبھی بلکہ گذری ہو یقیں

یمن سے اسوقت کے آدا گر
ہمکو ثابت رکھ سدا اسلام پر

کلمۂ اسلام تا روزِ جزا
رکھ بلند آواز سے ہر دم ہر جگہ

جب اذاں بولا بلالِ باصفا
اسکو بعضے مشرکوں نے بد کہا

اور نسب کی اسکے بھی توہین کی
جاہلیت میں یہ عادت تھی بری

کہ وہ اپنے باپ دادوں پر آیا یار
جہل سے کرتے تھے کبر و افتخار

کرتے تھے دوسروں کی تحقیرِ نسب
آیتِ قرآں ہوئی نازل یہ تب

يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُم مِّن ذَكَرٍ وَأُنثَىٰ وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِندَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ (سورہ حجرات)

یعنے لوگو! تمکو ہم پیدا کئے
اصل میں اک مرد و زن سے جانئے

یعنے آدم اور حوا سے سنو
پدر و مادر جب ہونگے ایک ہو

پس تمھیں اپنے نسب پر فخر و ناز
عیب دوسروں کے نسب پر ہیں جواز

اور تمھیں شعبے قبیلے جو کئے
ہمنے جانو یہ بھی ہیں اک اصل سے

تو فقط وہ بھی پہچانت کیلئے
وہ نہیں ہے جاہ و عزت کیلئے

ہاں معزز تم سے نزدِ کردگار
ہے وہی جو ہے بڑا پرہیزگار

جو بہت ڈرتا ہے حق سے صبح و شام
ہے اسی کو پاس حق کے احترام

پس کرو تقوی کو لازم آپ پر
فخر ہرگز مت کرو ماں باپ پر

الغرض سنکر اذاں جو کافراں
ناسزا باتیں کئے تھے درنہاں

پاس حضرت کے تبھی آئے جبرئیل
کردئے ظاہر انہونکے قال و قیل

شاہ بلوا کر انہیں پوچھے ہیں جب
ہوگئے اسوقت شرمندہ وہ سب

معجزہ یہ دیکھکر از شاہِ دیں
یک جماعت لائی ہے ایمان و دیں

آئے ہیں کوہِ صفا پر بعد ازاں
تب نظر آنے لگا کعبہ وہاں

تب اٹھا کر شاہِ دیں دستِ دعا
شکرِ نعمت کا وہاں لائے بجا

بیٹھ رکھے تشریف شاہِ بحر و بر
خدمتِ عالی میں تھے حاضر عمرؓ

وہ قریشی مرد و زن یک یک کو لا
شہ سے کرواتے تھے بیعت برملا

بیعتِ عورات میں شاہِ جہاں
تب فقط لیتے تھے اقرارِ زباں

ہاتھ میں انکے نہیں دیتے تھے ہاتھ
یا کبھی دیتے تھے کپڑا انکے ہاتھ

اور دوسرے دن نبی خطبہ پڑھے
حرمتِ کعبہ بیاں اسمیں کئے

تا نہ کر بیٹھے وہاں کوئی کارزار
کاٹنا نہیں جھاڑ نہیں کرنا شکار

اور کعبے میں جنگ پر مامور تھا
حشر تک پھر منع اول سا ہوا

منع وہ بھی شاہ فرمائے تھے پیش
پر کئے اقدام اوباشِ قریش

ہوکے پھر ناچار خالد بن ولید
جنگ تب انسے کیا اے امید

بعضے لوگوں کا خون ہدر ہونا

مکیوں کو گرچہ بخشے تھے اماں
حقمیں بعضوں کے تھا یہ حکم جاں

قتل کردیویں جہاں پاویں انہیں
انمیں گیارہ مرد تھے چھ عورتیں

چار مرد عورات چھ مارے گئے
اور شرف ایمان کا باقی لئے

انسے ابن سعد تھے یک شخص جاں
پہلے وہ ایمان لایا تھا عیاں

بعد مرتد ہوکے بھاگا سر بسر
اور مسلمانوں کو ناحق قتل کر

خون مباح اسکا کئے تھے شاہ ناس
وہ پناہ مانگا ہے جا عثمان کے پاس

اسکو عثمان نزدِ سالارِ جہاں
لاکے کروائے مسلماں درنہاں

دوسرا ہے عبدِ عزّی ابیاں
لایا تھا ایماں پہلے وہ بھی جاں

بعد مرتد ہوکے وہ مردود لیک
قتل کر بھاگا تھا انصاری کو ایک

وہ لعیں کعبے کے پردے میں چھپا
قتل اسکو کردئے باہر لے آ

عکرمہ بوجہل کا تھا جو پسر
ہے شرارت گرچہ اسکی مشتہر

پردیا توفیق اسکی کارساز
پس سعادت کا وہ پایا برگ و ساز

بلال کے اذان دینے پر آیت کا نازل ہونا

معجزہ

عورات کی بیعت لینی

عکرمہ ابن ابوجہل کا ایمان لانا

شیخ علامہ سیوطی باصفا　یہ خبر جمع الجوامع میں لکھا
خوشہ یک خرمے کا یا انگور کا　دستِ اطہر میں دئے سرور کے لا
بات یہ سنکر ہے حضرت نے کہا　خار سے بوجہل کو نسبت ہے کیا
اسلئے شہ کو بڑی حیرت رہی　بعد ازاں جب فتح مکہ کی ہوی
تب کئے معلوم وہ حق کے نبیؐ　کیہی تعبیر تھی اُس خواب کی
یہ خبر سن سکرائے ہیں نبیؐ　پوچھے اُسکی وجہ فرمائے تبھی
قاتل و مقتول ہر دو پُر طرب　ایک دوسر یکا پکڑے ہاتھ اب
قصۂ اسلام اسکا طول ہے　مختصر لکھتا ہوں جو منقول ہے
کہ کئے ہیں خون مباح اُس کا نبیؐ　ڈر کے وہ مکہ سی بھاگا ہے تبھی
ناگہاں دریا کو طغیانی ہوی　اہلِ کشتی میں پریشانی ہوی
عکرمہ کو بھی کہے وہ جلد تر　اے فلاں تو بھی خدا کو یاد کر
اُس خدا کو ہی نکرنے یاد میں　بھاگ کر آیا یہاں ناشاد میں
کہ تھا اس لکڑی پہ یہ لکھا ہوا　خوب سمجھا دیکھکر اس کو پڑھا
گرچہ چاہا وہ مٹانا بار بار　وہ نہیں لیکن مٹا ہے زینہار
اسکی عورت جو کہ تھی اُمِ حکیم　پائی ہے ایمان ہے شانِ عظیم
اور کہی اسکو اے میرا ابن عم　تجھکو بخشتے ہیں اماں شاہِ امم
آہ کیا ہم رنج حضرت کو دئے　باوجود اسکے وہ کیا بخشا مجھے
چلئے اب ہمراہ میرے جلد تر　شہ سے مِل ایماں سے ہو و بہرہ ور
یوں صحابہ سے ہیں فرمائے رسولؐ　عکرمہ آتا ہے ایماں کر قبول
الغرض وہ مرد و عورت پُر ہراس　آکے پہنچے خیمۂ سرور کے پاس
عکرمہ کو جا بلا لائی ہوں اب　حکم کیا ہوتا ہے اے محبوبِ رب
اور فرمائے کہ اندر اُس کو لا　لائی وہ دیکھ اسکو شہ نے یوں کہا
پس رکھے تشریف حضرت پُر طرب　عکرمہ بولا کھڑا رہ باادب

خواب میں یکبار اپنے شاہِ دیںؐ　لیگئے تشریف در خلدِ بریں
اور کہے یہ خوشہ اے محبوبِ رب　ملک ہے بوجہل کے ہے جان اب
کہتے ہیں تاویل بھی اس خواب کی　شاہ پر بالفعل نیں ظاہر ہوی
عکرمہ بوجہل کا بیٹا جو تھا　آکے وہ اسلام میں داخل ہوا
فتح کے دن ایک صحابی سعیدؓ　ہاتھ سے اسکے ہوا تھا جب شہید
غیب کے عالم میں بتلائے مجھے　سو ابھی ایسا نظر آئے مجھے
جاتے ہیں جنت میں از فضلِ خدا　اسلئے وہ دیکھ کر ہیں ہنسا
فتح مکہ جب ہوی از فضلِ رب　عکرمہ کو یہ خبر پہنچی ہے جب
اور یمن کا قصد کر کے دلفگار　جا کے دریا پر ہوا کشتی سوار
سب دعا کرنے لگے ہیں باخشوع　درگہِ مولا طرف لائے رجوع
وہ کہا ہم کو محمدؐ باشرف　ہاں بلاتے جس خدا کے ہیں طرف
ناگہاں ایسی میں تب اسکی نظر　جا پڑی کشتی کے بس یک چوب پر

وَكَذَّبَ بِهٖ قَوْمُكَ وَهُوَ الْحَقُّ (سورۂ انعام)

دیکھتے ہی یہ ہوا ہے اے رشید　یک تغیر اسکے باطن میں پدید
عکرمہ کی لیکے حضرت سے اماں　پاس اُسکے جا کے پہنچی ہے وہاںؓ
جب خبر اپنے اماں کی وہ سنا　ہو بہت حیران یوں کہنے لگا
اُس سے تب کہنے لگی اُمِ حکیمؓ　خلق میں ویسا نہیں کوئی کریم
عکرمہ ہمراہ عورت کے چلا　اور ٹکے پاس جب پہنچا ہے آ
کوئی اسکے باپ کو گالی نہ دو　تا وہ نادم اور آزردہ نہو
اسکی زن چہرہ پہ ڈالی تھی نقاب　حکم لیکر آئی کی عرضِ جناب
سُنکے فرحت سے اٹھے ایسا نبیؐ　کہ مبارک دوش سے چادر گری

مَرْحَبًا بِالرَّاكِبِ الْمُهَاجِرِ

کہ یہ زن میری کہی اے شاہِ دیں　آپ نے بخشی اماں ہے میرے تئیں

بولے حضرت ہاں اماں تجھکو دیا / عکرمہ کلمہ شہادت کا پڑھا
سر جھکایا ہے ندامت سے بہت / پیچ کھایا ہے خجالت سے بہت

بولا آپ اکرم ترین خلق ہو / حد نہیں ہے آپکے کچھ لطف کو
شاہ فرمائے کہ جو تو چاہے گا / چاہ گر قادر ہوں میں کر دوں عطا

بولا میں نے آپکی جو دشمنی / کی ہے اور تائید کی کفار کی
آپکی غیبت میں ہووے یا حضور / جو کہ گستاخی ہوئی مجھ سے صدور

پائی اب مانگئے اللہ سے / تا کرم سے اپنے وہ بخشے مجھے
سرورِ عالم اٹھا دستِ دعا / اُس کا چاہے میں خدا سے مدعا

پھر کہا میں کفر کی تائید پر / آہ جو خرچا ہوں اپنا مال و زر
اب میں چہتا ہوں کہ دونا اسکا مال / راہِ حق میں خرچوں بہرِ ذوالجلال

اہلِ حق سے جو کیا تھا میں قتال / اہلِ باطل سے کروں دونا جدال
دینِ حق میں ہیں وہ ایسا ہی کیا / مال و زر خرچا بھی جاں اپنی دیا

جب خلیفہ تھے ابوبکرِ رشید / ایک غزوہ میں ہوا ہے وہ شہید
دیکھئے پسر ابوجہلِ لعیں / پایا ہے کیا شرفِ ایمان و یقیں

یُخرِجُ الحَیَّ مِنَ المَیِّت کی شان / سر بسر اس ماجرے سے ہے عیاں
اُس سے حق راضی رہے بس صبح و شام / یونہی اصحابِ نبی سے بھی مدام

اور وحشی قاتلِ حمزہؓ جو تھا / خوں مباح اُسکا کئے تھے مصطفےٰ
مومناں خواہاں تھے اُسکے قتل کے / وہ رہا طائف میں جا ہو واسطے

بعدِ فتحِ مکہ آنحضرت کے پاس / جب وفود آنے لگے ہیں ہر اساس
وفد کہتے ہیں جماعت کے تئیں / جمع ہے لفظِ وفود اہلِ دیں

وفدِ طائف کی بھی جب عازم ہوئی / جا مسلماں ہووے تا نزدِ نبیؐ
لوگ طائف کے کہے وحشی سے زود / کہ مسلماں ہونے جاویں جو وفود

بخشدیتے ہیں انہیں شاہِ انام / اور نہیں لیتے ہیں انسے انتقام
تو بھی اے وحشی ہمارے ساتھ آ / اور شہِ کونین پر ایمان لا

پس وہ آیا ہے حضورِ شاہِ دیں / اور پڑھا کلمہ شہادت کا وہیں
شاہ پوچھے تو نہیں وحشی ہے کیا / وہ کہا ہاں اے امام الانبیا

پوچھے پھر میرے چچا حمزہؓ کو آہ / تو کیا کیوں قتل کہہ بے اشتباہ
وہ کیا تب عرض سارا ماجرا / ہو بہت مغموم حضرت نے کہا

کہ اے وحشی روبرو میرے نہ آ / اور منہ اپنا تو مجھ کو مت دکھا
کیونکہ تجھکو دیکھنے سے جانئے / یاد آوے حالتِ حمزہؓ مجھے

آگے بس شہ کے نہیں آتا تھا وہ / اور پیچھے ہی سدا رہتا تھا وہ
یک روایت عمِ خیر الناس سے / معتبر تر آئی ہے عباسؓ سے

کہ وہ وحشی آیا جب حضرت کے پاس / یوں لگا ہے عرض کرنے پُر ہراس
دو اماں اب مجھکو اے شاہِ انام / تا سنوں میں آپ سے حق کا کلام

شاہ فرمائے کہ میں چہتا تھا جان / کہ پڑے تجھ پر نظر قبلِ اماں
یعنے کرتا حکم تیرے قتل کا / پر تو جب چاہا اماں تجھکو دیا

تا کلامِ حق سنے میرے سبب / آیۂ قرآں ہوئی نازل یہ تب۔

وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ اَثَامًا يُّضٰعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيَخْلُدْ فِيْهٖ مُهَانًا ۔ سورۂ فرقان

یعنے فرماتا ہے حق وہ لوگ جو / نا ملاویں ساتھ حق کے غیر کو

جو نہیں کرتے ہیں دوسرا کو شریک / جادۂ توحید پر رہتے ہیں ٹھیک
قتلِ ناحق بھی نہیں کرتے ہیں وہ / اور زناکاری نہیں کرتے ہیں وہ

لوگ جو ایسے کرینگے زشت کام / پاوینگے اپنے گنہ کا انتقام
انکو دونا ہو قیامت میں عذاب / رہوں ہمیشہ نار میں با اضطراب

وحشی کے سوال الخ پر آیت مغفرت کا نزول ۔

کہتے ہیں وحشی یہ آیت جب سنا
عرض خدمت اسطرح کرنے لگا

آہ میں تھا شرک میں ہی مبتلا
خون ناحق بھی کیا ہوں برملا

اور زنا کا بھی کیا ہوں اشتغال
کیوں مری ہی توبہ قبولے ذوالجلال

سنکے یہ ساکت رہے جھکے رسولؐ
پائی یہ آیت تبھی شرف نزول

اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝ (سورۂ فرقان)

یعنے جو توبہ کیا مومن ہوا
اور ہمیشہ وہ عمل اچھے کیا

جرم و عصیاں کو ہم ایسے لوگ کے
نیکیوں سے ہی بدل کر دیوینگے

بخشنے والا ہے خلاق کریم
اور ایسے تائبوں پر ہی رحیم

سنکے اس آیت کو وحشی نے کہا
شرط اس آیت میں ہے جتنے کیا

کہ کریں توبہ کے بعد از نیک کام
بخشے ویسوں کو ہے خلاق انام

بعد توبہ کے گنہ شاید کوئی
ہوویگا میرے سے ظاہر اے نبیؐ

اسکا لے آسرا اے شہر یار
بندۂ عاصی ہے یہ امیدوار

ایک آیت دوسری ایسی سنے
کہ نہ کوئی قید بھی اسمیں رہے

بات یہ سنکر امام المرسلینؐ
یہ پڑھے ہیں آیت قرآں وہیں

وحشی قاتل حمزہؓ کا ایمان لانا ۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَاۗءُ ۭ (سورۂ نسا)

یعنے ہرگز شرک نا بخشے خدا
اور گنہ جو شرک کے ہوویں سوا

وہ مشیت میں خدا کے ہیں یقیں
جسکو چاہے بخشے رب العالمین

عرض کی وحشی نے بخشش یا نبیؐ
اسمیں وابستہ مشیت ہی کی

میں بھی شاید انسے ہووں آہ آہ
کہ نجانے مغفرت جسکی الہ

جب لگا اسطرح سے کہنے ملول
لطف حق ہی پائی یہ آیت نزول

قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓي اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝ (سورۂ زمر)

توبہ کی فضیلت کی آیت ۔ وحشی کے ہاتھ سے مسیلمہ کذاب کا مارا جانا

یعنی کہہ اے بندگاں میرے سنو
اپنے نفسوں پر کئے ہیں ظلم جو

یعنے بشریت سے بعضے بندگاں
جو کئے ہوویں گنہ سر و عیاں

اے نبیؐ میرے یہ دے انکو نوید
حقکی رحمت سے نہوویں نا امید

بخشے مولا سب گناہ عاصیاں
بخشنے والا وہی ہے مہرباں

سنتے ہی وحشی اس آیت کو شتاب
اسطرح کرنے لگا عرض جناب

اب نہ شرط و قید ہی کچھ ہیں ہاں
پھر تبھی لایا ہے ایماں بیگماں

ان مبارک آیتوں سے مومنو
پھول توبہ کی فضیلت کے چنو

کیسی توبہ کی فضیلت ہے بڑی
بخشے جاوے جس سے شرک و کفر بھی

سربسر تشریک اور کفر و نفاق
چھوڑ جو ایمان لاوے باوفاق

پاک اسکو ایسا کرتا ہے خدا
گویا مادر سے تبھی پیدا کیا

اور منافیات ایماں کے سوا
اہل ایماں سے گنہ جو ہووے گا

اور بلا توبہ وہ مومن گر مرے
وہ یقیں حقکی مشیت میں رہے

جسکو چاہے بخشدیوے یا دے عذاب
اور چاہے جسکو بخشے دے عذاب

حقکی رحمت یا شفاعت سے اخیر
ہو اسے چھٹکارا از نار سعیر

اہل سنت کا یہی ہے اعتقاد
کہ ہے قرآں و خبر سے مستفاد

الغرض کہتا ہے وحشی جانئے
کہ زمانے میں یقیں صدیقؓ کے

یک لعیں دعوی نبوت کا کیا
جو مسیلم کافر کذاب تھا

جنگ پر اسکے گئے جب مومناں
میں بھی تھا ہمراہ انکے جانفشاں

ہاتھ میں میرے وہی ہتھیار تھی
کہ شہادت جس سے حمزہؓ کی ہوی

میں مسیلم پر وہ پھینکا ایکبار
ہوگئی وہ پشت سے تب اسکے پار

ایک انصاری نے آلیں بیدریغ
جلد تر اُس پر چلائی اپنی تیغ

بولی اک عورت تبھی بالائے بام
مارا اِس ملعون کو حبشی غلام

اور در اسلام شرّ النّاس کو
میں نے مارا کافرِ خنّاس کو

اور مقیس بھی ہو مرتد بدگہر
بھاگا تھا انصاری کو یک قتل کر

اور تھا حبّار یک ظالم بڑا
جلد وہ شہؐ پاس آ کلمہ پڑا

رنج حارث جو دیا تھا شاہؐ کو
مارا حیدرؓ رجا سے اُس گمراہ کو

عورتوں سے ہندہ بوسفیاں کی زن
جس سے ناخوش تھی بہت شاہؐ زمن

بی بیاں آتی تھیں جو بیعت لیئے
یہ بھی انمیں آئی برقع پہن کے

اور کی عرض اے امام المرسلین
میں ہوں ہندہ بنتِ عتبہ بایقیں

آئیہ بیعت یہ تب سالارِ دیںؐ
پڑھ کے سنوائے ہیں ہندہ کتیں

پر نہیں معلوم یہ مجھ کو ہوا
ضرب سے میرے وہ یا اُسکے موا

کہتا تھا وحشی کہ خیر النّاس کو
جاہلیت میں میں مارا تھا سنو

اور حویرث شہؐ کو تھا ایذا دیا
قتل اسکو کر دئے ہیں مرتضیٰؓ

پس نمیلہؓ ابن عبد اللہ آ
قتل اس مردود کو بھی کر دیا

بولا میں مومن ہوا دیجے اماں
تب اماں اسکو دئے شاہؐ جہاں

کعب و ابنِ زبعری بے گماں
اور صفوان پائے ایماں سے اماں

اس سے پائے رنج جو خیر البشرؐ
آہ ہی جنگِ اُحد میں مشتہر

کرکے بیعت اور مسلماں ہو شتاب
بعد چہرے سے اٹھائی ہے نقاب

شاہؐ فرمائے تو ایماں لائی جب
عفو تیری ہوگئی تقصیر سب

ہندہ زوجۂ ابوسفیان کا ایمان لانا

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ عَلَىٰ أَنْ لَا يُشْرِكْنَ بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا يَسْرِقْنَ وَلَا يَزْنِينَ وَلَا يَقْتُلْنَ أَوْلَادَهُنَّ وَلَا يَأْتِينَ بِبُهْتَانٍ يَفْتَرِينَهُ بَيْنَ أَيْدِيهِنَّ وَأَرْجُلِهِنَّ وَلَا يَعْصِينَكَ فِي مَعْرُوفٍ فَبَايِعْهُنَّ وَاسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ

اے نبیؐ ایمان والی عورتیں
آویں جب تجھ پاس تا بیعت کریں

اور نہ وہ ہرگز کبھی چوری کریں
وہ زنا سے دور اپنے کو رکھیں

اور وہ طوفاںؔ لاویں نا ندکر
ہاتھ اور پاؤں میں اپنے بے خطر

یا قسم جھوٹی نہ کھاویں زینہار
عقل سے اپنے بنا کر بد شعار

جیسے نوحہ میّتوں پر نا کریں
منہ نہ نوچیں بال بھی نا توڑیں

اور بخشش مانگ انکی حق سے ہاں
بخشنے والا خدا ہے مہرباں

پوچھی ہندہ ذکر کہ اے شاہِ جلیلؐ
مرد میرا ہے ابوسفیان بخیل

بولے حضرتؐ تیرے بچوں کیلئے
جسقدر بس ہووے ہاں اتنا ہی لے

کیا زنا کرتی تھی بی بی اچھی کبھی
یہ اشارہ اپنی عفت پہ ہے کی

آپکے مانند اب تو کوئی چیز
پاس میرے نہیں اچھے اور عزیز

عوض کی بیعت کی خاطر میرا ہاتھ
لیجے اپنے ہاتھ میں رافت کیساتھ

کہ کسیکو ساتھ اللہ کے شریک
وہ نہ ٹھہرائیں رکھیں توحید ٹھیک

اور نہ قتل اپنے کریں اولاد کو
نا گراویں حمل بھی ناشاد ہو

یعنے ہرگز شاہدی جھوٹی نہ دیں
یا کسی پر جھوٹ دعویٰ نا کریں

اور نہ بیفرمان ہوں تیرے رسولؐ
تو کرے جو حکم وہ کرلیں قبول

گر کرے بیعت وہ ان شرطوں کیسات
لے تو بیعت اے امامِ کائناتؐ

ہے روایت جب رسول اللہؐ نے
جبکہ لَا يَسْرِقْنَ آیت میں پڑھے

واسطے نفقہ کے اسکے مال سے
گر نہاں کچھ لوں تو ہے کیا جائز مجھے

اور پڑھے آیت میں لَا يَزْنِينَ جب
پوچھی ہندہ پھر تعجب سے یہ تب

پھر کہی ہیں اسکے آگے یا نبیؐ
آہ چھپتی تھی بدی ہی آپکی

شہؐ کہے ایمان ہو جو محکم ترا
میری الفت اور بڑھاویگا خدا

شہؐ کہے عورات کی بیعت یقیں
ہاتھ سے اپنے میں لیتا ہی نہیں

قول میرا جو ہے سنو عورات سے ‏‏— ویساہی یک تن سے بھی ہے جانئے
حکم سے ہندہ گئی پس اپنے گھر — سب بتوں کو اپنے توڑی جلد تر

ہدیہ بھیجی ایک بکرا در حضورؐ — عذر خواہی انکساری کر وفور
تب کئی ہیں شاہؐ برکت کی دعا — اسکے بکروں میں ترقی حق دیا

بارہا کہتی تھی ہندہ فرح سے — یمن سے ہے یہ رسول اللہؐ کے
اور قریبہ عبد عزّیٰ کی کنیز — ہجو کرتی تھی نبیؐ کی بے تمیز

ہو گئی مقتول وہ پائی سقر — اسکی باندی فرتنا بھاگی دگر
واسطے اسکے لئے شہؐ سے اماں — وہ مسلماں آ ہوئی ہے بعد ازاں

اور ہوئی مقتول ارنب بخلاف — قتلِ سارہ میں ہے لیکن اختلاف
بعضے کہتے ہیں کہ وہ ماری گئی — بعض بولے منصبِ ایمان لی

اور امّ سعد تھی اک زن دگر — ہو گئی مقتول وہ بھی سر بسر
نقل ہے رمضان کی تھی بیسویں — فتح مکہ جب کئے سالارِ دیں

اور پندرہ روز مکے میں رہے — چو طرف فوجیں روانہ بھی کئے
بیست و پنجم کو اسکے آشکار — ساتھ دے خالدؓ کے بھیجے سوار

ایک دیوتن بطن نخلہ میں جو تھی — نام ہے اسکا ہی عزّیٰ اے اخی
توڑ خالدؓ آئے شہؐ کو خبر — شاہؐ پوچھے کیا تجھے آیا نظر

بولا خالدؓ کچھ نظر آیا نہیں — شہؐ کہے پس تو اسے توڑا نہیں
توڑ پھر جا کر گیا خالدؓ ہے تب — اپنی کھینچا تیغ پر خشم و غضب

باہر آئی ایک زن ننگی سیاہ — موئے سر کھولی ہوئی اپنے تباہ
بولا پو جاری یوں اس دیوتن کو تب — مارے عزّیٰ تو اس خالدؓ کو اب

تیغ سے تب اپنے خالدؓ باصفا — جلد تر عزّیٰ کو دو ٹکڑے کیا
سن کے شہؐ فرمائے عزّیٰ تھی وہی — شکر للہ آج وہ ماری گئی

اس مہینے میں ہی سعدِ اشہلی — توڑا جا یک بت کو بر حکم نبیؐ
ایسی ہی نکلی تھی دیوتن اک ہاں — سعد اس کو مار ڈالا ہے عیاں

جبکہ خالدؓ بطن نخلہ سے پھرا — بھیجے ہیں سوئے یلملم مصطفیٰؐ
قوم ابنائے خزیمہ تھے وہاں — تا انہیں دعوت کریں دیں کی عیاں

جب سنے خالدؓ کے آنے کی خبر — آئے باہتھیار ہو کر جلد تر
پوچھا خالدؓ کون ہو تم لاکلام — وہ کہے ہم سب مسلماں ہیں تمام

پوچھا پھر ہتھیار تم سب باندھکر — کسلئے آئے ہو ہم پر سر بسر
بولے یک قوم عرب یکتا ہاں — دشمنی ہے ہمکو یک مدت سے جاں

ہم بھی سمجھے وہی آئے ہیں اب — اسلئے ہم آئے باہتھیار سب
یک روایت ہے کہ خالدؓ باصفا — انکو سب اسلام کی دعوت کیا

کلمۂ اسلام اچھی طرح سے — آہ اسدم وہ نہیں ظاہر کئے
یعنی وہ بولے صبانا بار بار — اور نہ اسلمنا کہے وہ آشکار

کافراں اصحاب کو تحقیق سے — بولتے تھے آگے صابی ہو گئے
لفظ یہ خالدؓ کو آیا ناگوار — سمجھا یہ مومن نہیں ہیں زینہار

کہتے ہیں وہ تھے قریب صد نفر — مار ڈالا سب کو خالدؓ جلد تر
شخص یک تب قوم ہی انکے جا — عرض حضرت سے کیا یہ ماجرا

سنتے ہی ہو پر غضب شاہِ خیار — آہ یہ فقرہ کہے دو تین بار

اللّٰهُمَّ اِنِّي اَبْرَأُ اِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ خَالِدٌ

یعنی اس حرکت سے جو خالدؓ کیا — میں بری ہوں اے کریم کبریا
پس بہت سامال و زر الطاف سے — شاہ مرداں مرتضیٰؓ کے ہاتھ سے

اس قبیلے کی طرف بھیجے رسولؐ — تا بدہ مقتولوں کے ورثہ ہی طول
خوں بہا اور رہا مالی انکو دے — کر تلطف انکو سب راضی کئے

حسب فرماں جا علیؓ مرتضیٰؓ — وارثوں کو انکے سب راضی کیا
شاہؐ خالدؓ سے خفا تھے پر غضب — کہتے ہیں راضی ہوئی وہ قوم جب

عزّیٰ دیوتن خالدؓ کے ہاتھ سے ماری گئی

۱؎ یعنی جو خونریزی اختیار کیا ۱۲ ۲؎ مسلمان ہوئے ہم ۱۲ ۳؎ یعنی خونریزی والے ۱۲

پس سفارش سے کئے اصحاب کے — درگزر اُنسے کئے الطاف سے
وہ خطا خالدؓ کی تھی فی الاجتہاد — کچھ نہ تھا اُس قوم سے بغض و عناد
مجتہد سے تو بغیرِ ارتیاب — ہوتی ہے گاہے خطا گاہے صواب

تذئیل

نوح علیہ السّلام کے وقت کے پانچ بتاں طوفان میں زیرِ زمین ہونا. ابلیسِ لعین عربوں کو اُنسے نشان دینا اور وہ اُنکے پوجنے میں بطن در بطن گرفتار رہنا. فتحِ مکہ میں حضرتؐ اُن کو تڑوا دینا

اور اسی رمضان میں آئے باختصاص — جا سُواعِ دو کو توڑا ابنِ عاص
کافراں جو وقت میں تھے نوحؑ کے — پانچ بت اُنکے تھے اور یہ نام تھے

ایک وُد دوسرا سواعؔ ابا صفا — اور یغوث انکا تھا جانو تیسرا
اور چوتھا ہی یعوق اُنسے پہچان — نسر نامی اُنسے بت تھا پانچواں

اور مظاہر حق کے دے انکو قرار — پوجتے تھے انکو جب وہ نابکار
ذاتِ مولا کی محبت کا ظہور — وُد میں ٹھہرائے تھے وہ سب بے شعور

اور بنوائے تھے اپنے زعم سے — اُس صنم کو شکل پر یک مرد کے
مرد کی میل و محبت زن ہی جب — ہے ظہورِ نوعِ انساں کا سبب

مرد سا ان کو بنا کے بدنہاد — دلمیں یہ رکھتے تھے اُنسے اعتقاد
کہ خدا جو دوست رکھتا ہے یقیں — کہ پہچانے بندگاں اسکے تئیں

محض اپنی ہی پہچانت کیلئے — خلق کو پیدا کیا جو لطف سے
سمجھے تھے یہ وصف حق کی بالضرور — آکے کی ہے اپنے اس بت میں ظہور

کاروبار اس خلقتِ اکوان کا — بس چلا کرتا ہے اِس بت سے سدا
زعمِ باطل کفر تھا یہ انکا جان — جو صفت حق کی ہے دوسرے میں کہاں

ہیں ہنوداں بھی یہی اٹکل میں سب — ایسے مظہر کو شتن کہتے ہیں اب
اور سواع انکا جو بت تھا دوسرا — جانتے تھے اُس سے عالم کا بقا

جب سے عورت سے بقائے خانداں — شکلِ زن پر اسکو بنوائے تھے جناب
اور ہنود اپنی حماقت سے تمام — برہما کہتے ہیں اس مظہر کا نام

باقی رکھنے کی جو ہے گی یہ صفت — شرع میں کہتے اسے قیومیت
ہے خدا قیوم سارے خلق کا — یہ صفت رکھتا نہیں کوئی دوسرا

اور یغوث انکا جو بت تھا تیسرا — اسکو وہ فریادرس مشکلکشا
جانتے تھے اور بنائے تھے اُسے — احمقی سے شکل پر یک اسپ کے

کیونکہ کرتا ہے مدد گھوڑا سدا — دوڑنے اور پہنچنے میں جلد جا
اور ہنوداں بھی بت اپنی زعم سے — نام اس مظہر کا ہے اِندر رکھے

اس صفت کو شرع میں اب جانئے — ہیں غیاث المستغیثین بولتے
حقتعالیٰ کے سوا اے ہوشیار — یہ صفت رکھتا نہیں کوئی زینہار

اور یعوق انکا صنم جو تھا چوتھا — جانتے تھے ان کو حامیِ بلا
تھے بنائے اسکی صورت شیر کی — کہ وہ غالب ہے درندوں پر سبھی

اور ہنود اس ملک کے بھی ایسیاں — نام اس مظہر کا شیو رکھتے ہیں جناب
اس صفت کو شرع میں کہتے بجا — کاشف الضر دافعِ رنج و بلا

یہ صفت دفعِ بلا کی اے امیں — حق سوا ہرگز کسی کو بھی نہیں
پانچواں بُت نسر تھا انکا جسے — قوتِ مولا کا مظہر جانتے

نسر گرگس کو ہیں کہتے جانئے — شکل گرگس پہ بنائے تھے اُسے
کیونکہ گرگس میں بڑی قوت جان — جلد جاتا اور بہت اُڑتا ہے ہاں

ایسی اٹکل سے ہنوداں زشت نام — ہیں ہنوداں کہتے اس مظہر کا نام
اور چاہیں جب مدد وہ بدنہاد — اس عقیدے سے اُسے کرتے ہیں یاد

کفار کا اولیاء کے نام کا بت بنانا

شرع میں اس وصف کو کہتے بجا / ہے لطیفۂ غیبیہ ربانیہ
اور بیانِ موسیٰ کی حقیقت جانئے / پانچ فرزند حضرت ادریسؑ کے
اور گزر جانے سے طولِ ایام کے / جاہلوں نے غلبۂ اوہام سے
جیسے اس اُمت کے بعضے جاہلاں / قوت وہمی کے اپنے تابعاں
اور شبیہ کعلِ شہبازے رشید / لکھتے ہیں بر صورتِ بازِ سفید
نقل عبداللہ بن عباسؓ سے / آئی ابنِ عمِ خیر الناسؐ سے
بعد اک مدت کے ابلیسِ لعیں / اُنکو بتلایا ہے عربوں کے تئیں
تب قضاعی قوم والے وُدّ کو لا / دومۃ الجندل میں رکھا اسکو کھڑا
درزمانِ حضرتِ خیر الوریٰ / جانیو وہ بت انہیں کے پاس تھا
اور یعوق انکا جو بت تھا جانئے / تھے بنو کہلان اسکو پوجتے
نسر تھا جانو بنو خثعم کے پاس / لائے تھے اسلام وہ انکو اساس
اور سوا انکے بھی تھے دس بتاں / پوجتے تھے انکو سارے مشرکاں
آہ یک مدت سے ابلیسِ لعیں / دے فریب و مکر عربوں کے تئیں
شاہِ عالم فتح مکہ جب کئے / سب بتوں کو جابجا تڑوا دئے

حضرت … کا سارے بتوں کو تڑوا دینا

غزوۂ حنین

یہ سبب اسکا لکھے ہیں بالیقیں / کہ کئے جب فتح مکہ شاہِ دیں
دو قبیلے رہ گئے باقی مگر / وہ ہوازن اور ثقیف آیا خبر
کہ نہیں ہیں جانتے قوم قریش / طورِ جنگ و کارزار و فوج و جیش
ہم پہ گر آویں مسلماناں بجنگ / فتح انپر پائینگے ہم بیدرنگ
یہ خبر سُنکر کہے خیر الوریٰ / کہ قریب آوینگے وہ سب در بلا
غازیاں ہمراہ تھے بارہ ہزار / جبکہ پہنچے بر حنین اے باوقار
ہمکو جمعیت بڑی ہے اب یقیں / بات یہ شہ کو پسند آئی نہیں
تھا کنانہ جو کہ سردارِ ثقیف / فوج لے نکلا وہ اپنی اے شریف

قادرِ مطلق سوا کوئی نہیں / یہ صفت رکھتا نہیں کہتا نہیں
تھے کبار اولیا سے اے ہمام / بس یہ پانچوں ان بزرگوں کے تھے نام
جو صفت غالب تھی ہر ہر کی نیک / ذہن میں لوگوں کے تھی شکل ایک
صورتِ حضرت علیٔ مرتضےٰ / ہیں بناتے شیر کی تصویر سا
اور بزرگوں کے بھی دُسرے نام سے / مختلف شدّے بنا کر پوجتے
نوح کے طوفاں میں یہ پانچوں بتاں / ہوگئے مدفن زمیں میں تھے نہاں
وہ نکال انکو زمیں سے جلد تب / پوجنے انکو لگے ہیں وزوشب
گمرہی سے پوجنے اسکو لگے / پھر بنو کلب انسے بعد اسکے لئے
اور یغوث انکا جو بت تھا دوسرا / تھے بنو طے پوجتے اسکو سدا
پُشت در پُشت انہیں ہی تھا امیاں / پھر بنو ہمدان کو پہنچا بعد ازاں
اور سواع انکا جو بت تھا انکو تب / پوجتے تھے بس حمیری لوگ سب
جونکہ عزیٰ اور ہبل لات و منات / اور اساف و نائلہ باطل صفات
بت پرستی میں رکھا تھا جاوداں / وہ بڑے تھے شرک میں سرنگوں عیاں
وہ زمیں بس فضل سے اللہ کے / ہوگئی ہے پاک کفر و شرک سے
ششم شوال میں بازیبِ زین / جا کے حضرت نے کیا جنگِ حنین
تھے قبائل جتنے در ملکِ عرب / ہوگئے تابع شہِ عالم کے سب
جب سُنے وہ فتح مکہ کی خبر / یوں لگے کہنے کو باہم فخر کر
جب بچا نے جنگ کا ڈھب غیب وہ / اسلئے ہی ہوگئے مغلوب وہ
ہم پہ وہ آنے کے آگے جنگ پر / ہم ہی جانا ہے بھلا اقدام کر
انکا لوٹا جائے گا مال و منال / بس وہیں عازم ہوئے بہرِ قتال
بعضے یاروں نے کہا اس طرح لاف / کہ نہ ہم مغلوب ہونگے در مصاف (میدان جنگ)
کیونکہ ہے فتح و ظفر از کردگار / قلت و کثرت سے ہیں ہم زینہار
اور جو تھا مالک ہوازن کا بڑا / وہ بھی اپنی فوج لے کر چلدیا

اور کیا تھا حکم اپنی قوم کو
مال و اولاد و زناں سب ساتھ لو

سرورِ عالم زِ صحرائے حنین
صبح کو تیار ہو بے ریب و مین

راہ وہ سیدھی نہ تھی اے ارجمند
تھی زمیں پست اور کہیں تھی وہ بلند

جبکہ متفرق ہوئے ہیں مسلمیں
مارتے تھے کافراں تیر از کمیں

تھا ہراول پر جو خالدؓ نامدار
تھے سلیمی چند ساتھ اسکے سوار

اور مکے میں جو تھے نو مسلمیں
جب ضعیف انکا تھا ایمان و یقیں

چند یاراں رہ گئے حضرتؐ کے ساتھ
یعنے شیخینؓ و علیؓ پاکذات

عم سرورؐ یعنے حارث کے پسر
تھے ربیعہؓ بھی ابوسفیانؓ دگر

پکڑا تھا عباسؓ حضرتؐ کی رکاب
باگ بوسفیانؓ حارث باصواب

پر ابوسفیان حارثؓ نیک خو
چھوڑتا ہرگز نہیں تھا باگ کو

یعنے میں سچا خدا کا ہوں نبیؐ
جھوٹ پیغمبر نہیں کہتا کبھی

پس کہے عباسؓ کو شاہِ خیارؐ
بیعت الرضوانیوں کو تو پکار

کہ رسول اللہ فرمائے ہیں یاد
جلد تر تم آؤ اے فرخ نہاد

مرکباں سستی کئے جنکے کہیں
کود کر وہ دوڑ کر آئے وہیں

کنکر اک مٹھی لے حضرت باشکوہ
پھینکدے اُنپر کہے شاہت وجوہ

یوں ہوا آواز کنکر دونکا وہاں
طشت میں گویا گرے از آسماں

اور ملک بھی آ اڑے ہیں پنجہزار
سارے ابلق گھوڑوں پہ ہوکر سوار

کافراں پائے شکست آشکار
مومناں فتح و ظفر با افتخار

مشکیاں ان کافرونکو باندھ کے
پاس شہؐ کے مومناں لانے لگے

اور وہاں ہی جلد بعضے کافراں
بطن نخلہ کی طرف بھاگے نہاں

بطن نخلہ کیطرف جا غازیاں
کردئے ہیں قتل بعضونکو وہاں

تھا ابو عامرؓ جو مرد اشعری
دیکھے حضرتؐ انکو فوج دہتری

پس ابو موسیٰؓ کہ تھا جو اشعری
تھا بھتیجا اسکا پایا سروری

تیر اندازاں بہت اُن رہ میں آ
سب کمیں گہ میں چھپے تھے جا بجا

پہن دو بکتر ہو دلدل پر سوار
خود سر پر رکھ چلے بر کارزار

اور بہت تھے جا بجا سنگ و شجر
غازیاں چلتے تھے نالوں میں اتر

اور پیچھا کر گرے یکبار سب
غازیاں تب ہو گئے لاچار سب

مارے تیروں کے سب اُنکے ترنگ
ہیں لگے بس بھاگنے کو بیدرنگ

بھاگنے وہ بھی لگے بے اختیار
فوج میں آیا تزلزل ایکبار

اور عباسؓ و زبیرؓ ابن العوام
فضلؓ و ایمنؓ اور اسامہؓ نیکنام

ابنِ مسعودؓ اور جعفرؓ اور قثمؓ
رہگئے اتنے ہی باشاہِ اممؐ

شاہؐ مرکب کو اٹھاتے تھے وہیں
تا کرے حملہ پہ کفارِ لعیں

کہتے تھے شہؐ میں نبی ہوں لا کذب
اور میں ہوں ابن عبدالمطلب

فتح کا وعدہ کیا مجھ سے خدا
ہے یقیں وہ فتح بیشک دیوے گا

تب پکارا ان کو وہ سب ارجمند
چڑھ بلندی پہ باآواز بلند

حکم سنتے ہی نبیؐ کا وہ شتاب
دوڑے ہیں لبیک سے دیتے جواب

ہو گئے جب جمع یکسو غازیاں
شاہؐ فرمائے لڑو با کافراں

کافروں میں کوئی شخص ایسا نہ تھا
کہ نہ اسکی آنکھ میں کنکر پڑا

پس لگے ہیں بھاگنے وہ کافراں
مارنے انکو لگے ہیں مومناں

کافروں کا جو علمبردار تھا
قتل اسکو کر دئے ہیں مرتضےٰؓ

ہو گئے مقتول ستّر کافراں
چار ہی پائے شہادت مومناں

اور مسلماناں غنیمت بیحساب
پائے ہیں اس فتح میں سے کامیاب

اور طرف اوطاس کے بعضے گئے
قصد اس جا جمع ہونیکا کئے

قید کر لائے ہیں بعضوں کے تئیں
در حضور بادشاہ مرسلیںؐ

جانب اوطاس بھیجے اے سعید
وہ ہوا اُن سے وہاں لڑکر شہید

لیکے وہ جھنڈا کیا ہے کارزار
فتح و نصرت اسکو بخشا پروردگار

حضرت کا جود و بخشش

کر زن و اولاد کو ان کے اسیر / لایا ہے در خدمت شاہ بشیر
ان اسیروں میں ہی شیما آئی تھی / کہ جو بیٹی تھی حلیمہ دائی کی
عرض وہ حضرت سے یوں کرنے لگی / کہ رضاعی بہن ہوں میں آپکی
شہ اسے پہچان کر رونے لگے / اپنی چادر پر بٹھا کہنے لگے
گر تو میرے پاس چاہتی ہے رہے / خوش رکھونگا ساتھ عزت کے تجھے
اور اگر چاہتی ہے جاوے قوم پاس / بھیجونگا عزت سے تم کو بے ہراس
چاہی جانا قوم میں شاہ انام / اسکو بخشے ایک باندی ایک غلام
وہ مشرف تب ہی ایماں سے ہوی / اور خوشی سے قوم میں اپنی گئی
اور غنیمت کا بھی جو اسباب تھا / بھیجے جعرانہ طرف شاہ ہدا
قلعۂ طائف پہ بعد از جنگ کر / پہنچے جعرانہ کو آ خیر البشر
ماہ ذیقعدہ کی تھی وہ پانچویں / اور تھا وہ روز پنجشنبہ یقیں
جو غنیمت پائے در فتح حنین / تھی وہاں وہ اسقدر بے ریب و مین
چھے ہزار آئے تھے بردے در شمار / اور اونٹاں آئے تھے چوبیس ہزار
تھے زیادہ بکریاں از چہل ہزار / یک روایت ہو کہ تھے وہ بیشمار
اوقیہ جو ہے بوزن چہل درم / چار ہزار آئے تھی سیم بیش و کم
شہ کئے قسمت غنائم کی وہاں / مال و زر بخشے ہیں سبکو بیکراں
خمس تھا جو حصہ شاہ انام / اس سے تو مسلم رئیسوں کو تمام
بالضرور از بہر تالیف قلوب / ہیں نوازے جود اور بخشش سے خوب
جب ابوسفیان نے چاہا مصطفیٰ / ایک سو اشتر کئے اسکو عطا
وہ کہا بیٹا جو میرا ہے یزید / بخشو کچھ اسکو بھی اے فرد وحید
اوقیہ چالیس سو اشتر دگر / اسکو بھی بخشے ہیں سالار بشر
اسنے کی پھر عرض اے شاہ ہدا / ہے معاویہ پسر دوسرا مرا
اسکو بھی بخشے ہیں تنا شہریار / تب معاویہ کہا ہووے قرار
یا رسول اللہ یہ جود و کرم / آپ پر ہے ختم بر وجہ اتم
آپ سا ہرگز نہووے کوئی کریم / نیک بدلہ آپکو دیوے رحیم
نقل ہے جو تھا حکیم ابن حزام / اسکو سو اشتر دئے شاہ انام
پھر وہ راغب جب زیادت پر ہوا / اور سو اشتر کئے اس کو عطا
یونہی بہتوں کو دئے شاہ خیار / ہوگئے مفلس بہت سے مالدار
اور جعرانہ میں وہ شاہ انام / جب کئے قسمت غنائم کی تمام
آ وہاں قوم ہوازن جلد تر / فخر ایماں سے ہوئی ہے مفتخر
اور مانگے اپنے سب اہل و عیال / منگئے تھے گرچہ وہ بقیل و قال
کر سفارش انکی سالار انام / انسے دلوائے ہیں واپس وہ تمام
جو تھے راضی سو فرمائے انہیں / ایک کے بدلے میں سو دونگا تمہیں
اور طرف سے اپنے ان بردوں کو سب / خلعتیں بخشے بہت شاہ عرب
اور جو تھا مالک ہوازن کا رئیس / نقل ہے طائف میں تھا تب آئیس
اسکو یہ پیغام بھیجے ہیں رسول / کہ اگر ایماں کریگا تو قبول
دونگا تجھ کو تیرے سب اہل و عیال / اور مویشی اور سب مال و منال
اور سو اونٹاں طرف سے بھی مرے / از رہ انعام بخشونگا تجھے
یہ خبر سن شاد ہو آیا ہے وہ / شاہ پر ایماں وہیں لایا ہے وہ
مدح میں شہ کے کئی بیتیں کہا / حسب وعدہ شہ کئے اسکو عطا
اور جعرانہ میں سالار انام / سیزدہ ۱۳ دن تک رہے اپنے مقام
ہجدہم تھی ماہ ذوالقعدہ کی جان / باندھکر احرام عمرے کا وہاں
شب کو ہی مکے کو جعرانہ سے آ / لائے ہیں ارکان عمرے کے بجا
پھر کے جعرانہ میں شاہ سرفراز / صبح کی آکر گزارے ہیں نماز
یک صحابی نام تھا جنکا عقاب / فتح کے دن پایا ایمان سے نصاب
جب قریشوں میں تھا وہ فاضل بڑا / اسکو مکے کی حکومت کی عطا

لونڈی غلام ۱۲

اور ابوموسیٰ کو جو تھا اشعری / اور معاذ ابن جبل کو بھی نبیؐ
اور ابوسفیان کو نجران پر / کر دیئے والی شہ جن و بشر
مومنوں کو ساتھ لیکر سب عقاب / حج اسلامی کیا ہے باصواب
آمد مینے کو ہیں پہنچے مصطفٰےؐ / پھر مدینہ رونق و زینت لیا
ماریہ کے بطن سے پیدا ہوا / وہ مبارک ماہ ذوالحجہ کا تھا
اور اسی سال ہیں کرا فراق / چاہے حضرت دینا سودہ کو طلاق
یہ سعادت بس مجھے اے شاہ دیں / مرد کی خواہش مجھے ہرگز نہیں
عرض کو سودہ کے فرماکے قبول

چھوڑے مکے میں لوگوں کے تئیں / وہ سکھاوے مصحف و احکام دیں
حج کئے کفار مکے میں مگر / اس برس میں نہ ہی آئیں پر
اور ذوالقعدہ کے آخر ایمیاں / یا اوایل بیچ ذوالحجہ کے جان
اور وہ شہزادہ نبیؐ کا نور عین / یعنے ابراہیم دیں کا زیب زین
اور کی ہے اس برس میں ہی وفات / شہ کی دختر زینبؓ قدسی صفات
بولی ہیں چاہتی ہوں دل سے یا نبیؐ / حشر میں بی بیوں میں آپ کی
اپنی باری عائشہؓ کو باوفاق / میں نے بخشی دیکو مت مجکو طلاق
باز آئے اس ارادے سے رسولؐ

مسجد نبوی میں منبر بنانے کے آگے ستون حنانہ پر جو خطبہ پڑھتے تھے۔ جب منبر بنا حضرت اس پر سوار ہوئے ستون حنانہ بلند آواز سے رونے لگا

اور اسی سال منبر اے میاں / مسجد نبوی میں ہوئے ہیں جہاں
جذع خرمہ کو کہتے تھے تمام / اور حنانہ بھی جان اسکا ہے نام
خطبہ پڑھتے حکم گر ہو آپ کا / ایک منبر کی میں کرتا ہوں بنا
تین پائے اسکے تھے اے باصفا / اب مساجد میں ہے جیسا جابجا
جب وہ منبر پہ ہوئے آکر سوار / وہ ستوں رونے لگا تب زار زار
یک روایت ہے کہ رویا اس طرح / ماں کی خاطر روئے بچہ جس طرح
مختلف آواز میں ہے باخبر / ایسے ہی آئے روایات دگر
جب جدائی سے نبیؐ کی وہ ستوں / اس طرح رونے لگا حد سے فزوں
ہو گیا مجلس میں اک شور و فغاں / ایک واویلا کئے خرد و کلاں
تب اتر منبر سے وہ سالار ناس / ہیں بلائے اس ستوں کو اپنے پاس
شاہ اسپر ہاتھ رکھے لطف سے / اور گلے اپنے لگائے ہیں اسے
شہ کہے چاہے اگر تو اے ستون / تو جہاں تھا پھر اسی جا گاڑ دوں
گر تو چاہے فضل سے اللہ کے / جنت ماوی میں ہی بو دوں تجھے

قبل منبر مسجد نبوی میں تھا / ٹکڑا آخر کے ستوں کا یک بڑا
خطبہ پڑھتے تھے اسی پر مصطفٰےؐ / عرض یکدن یک صحابی یوں کیا
اسکو تب رخصت دئے خیر الوریٰ / جلد وہ تیار یک منبر کیا
سرور دیں کے پسند آیا یہ کام / جمعہ کے دن پس وہ سالار انام
اسکا رونا درد کا ایسا تھا تب / اونٹنی جوں روئے بچہ گم ہو جب
یک روایت ہے کیا ایسا حنین / والہ و شیدا کرے جیسا حنین
درد سے ایسے غرض رویا ہے وہ / بیتاب آخر کو نہ لا تڑکا ہے وہ
اہل مجلس کو بھی سب رقت ہوئی / سب کے سب رونے لگے اصحاب بھی
کچھ نہ باقی تھا کسی میں اختیار / مچ گیا یک غل تھا ہر اک زار زار
وہ تڑپتا اور زمیں کو چیرتا / جلد آیا نزد شاہ انبیا
دیکھیا جوش و خروش اسکو جو تھا / مثل بچے کے سسکنے کو لگا
تا تو پھر سرسبز ہووے آشکار / پھول پھل دیوے تجھے پروردگار
چشمے نہریں جو ہیں جنت میں رواں / انکا پانی تجکو پہنچے گا وہاں

انبیاؑ اور اولیاؑ عالی مقام　　آویں سایہ میں ترے با احترام
اور تناول وہ کریں میوہ ترا　　عزو شاں ایسی تجھے دیوے خدا

وہ ستوں بر میں ابھی تھا آپ کے　　گوش پاک اپنا طرف اسکے رکھے
ہے روایت شاہ فرمائے نعم　　قَدْ فَعَلْتُہٗ قَدْ فَعَلْتُہٗ از کرم

یعنی ہاں میں نے ایسا ہی کیا　　یعنے میں جنت میں تجھ کو بو دیا
پوچھے تب اصحاب اے خیر البشرؐ　　کیا یہ کہتا ہے ہمیں دیجو خبر

شہ کہے میں اس سے جو پوچھا یہاں　　کیا تو دنیا چاہے ہے یا باغ جناں
اس نے چاہا باغ جنت کی زمیں　　میں کہا ہاں بو دیا تجھکو وہیں

یک روایت ہے کہ از حکم نبیؐ　　اہی جا مدفون کئے اسکو بھی
اور حقیقت میں معظم وہ مکان　　قبر اور منبر کے جو ہے درمیان

ایک روضہ ہے ریاض خلد سے　　خلد سے دنیا میں لائے ہیں اسے
حجر اسود جو نکہ جنت ہی میں لائے　　اور اسے دیوار کعبہ میں لگائے

حشر کے دن جنتی چیزیں تمام　　داخل جنت ہی ہووینگے لاکلام
اور فرمائے ہیں یوں خیر البشرؐ　　کہ مرا منبر ہے سرے حوض پر

اور ستوں کے باب میں وہ شاہ دیں　　تب کئے ارشاد یوں بر حاضریں
گر نہ دیتا اسکو میں چین و سکون　　حشر تک ایسا ہی روتا یہ ستون

اور یہ منبر کی حدیث آیا ادب　　وہ حسن بصری بیاں کرتا تھا جب
آپ روتا اور کہتا بار بار　　ہجر پیغمبر میں لکڑی زار زار

جبکہ روئے اس طرح ہو کر حزیں　　تم احق ہوئے گر وہ مومنیں
ہو کہ مشتاق لقائے مصطفےٰؐ　　آپ کے رو دیں جدائی میں سدا

اور وہ منبر مسجد نبوی کا جاں　　اصل غابہ سے بنائے ایمیاں
اور ہے غابہ ایک جنگل کا شجر　　کہ مدینے سے ہے وہ نو میل پر

دو گز شرعی تھا اس منبر کا طول　　اور چوڑائی تھی اک گز کی نہ بھول
اور چوڑائی ہر اک درجے کی بھی　　تھی مقرر جانئے ایک شبر کی

اور غلاف جامہ خبطی اسے　　پہلے پہنائے ہیں عثمانؓ جانئے
اور معاویہ وہ منبر ایک بار　　شام کو لیجانا چاہا جب آیا ر

تب وہ منبر کے تئیں جنبش ہوئی　　ایک ظلمت ایسی پیدا ہو گئی
کہ تمامی شہر کو گھیری ہے زود　　اور ستارے ہو گئے دن کو نمود

پس معاویہ نے اس سے باز آ　　ہیبتیاں یوں صحابہ سے کہا
زیر منبر دیکھنا چاہا تھا میں　　کہ کہیں کھائی ہو مٹی اسکے تئیں

تنبیہ

فلسفی گر شبہ یہ آوے تجھے　　کہ ستوں بیجاں سخن کیونکر کرے

جن تو اس خدشہ کا میں لکھوں جواب　　اب ز تفسیر عزیزی باصواب
کہیں مخلوقات جتنے ایمیاں　　انسے ہر اک چیز کو ہے روح جان

پر ہیں حیوانات کے روحیں تمام　　تن کے تدبیر و تصرف میں مدام
اسلئے حرکات و سکنات ایکسر　　انکے سب لوگوں کو آتے ہیں نظر

دوسری چیزوں کی روحیں آئیں　　جبکہ تدبیر و تصرف میں نہیں
اور حس و اختیاری حرکتیں　　دائمی انکے نہیں ہیں ذات میں

انکے روحوں کا تعلق اس لئے　　عامیوں کی دیدسے پنہاں رہے
باوجود اس بات کے ہو گاہ گاہ　　انکے روحوں کا اثر بے اشتباہ

خاص پر تو جبکہ ان پر ہوویگا　　انبیا یا اولیا کے روح کا
انکے اعجاز و کرامت سے مگر　　ہووے گویا بالیقیں سنگ و شجر

اثر بالقوۃ جو ہے ہمیں نہاں　　ہوویگا بالفعل تب اس سے عیاں
از احادیث صحیحہ اے ذکی　　بالتواتر بات یہ ثابت ہوئی

جو بسا اوقات میں سنگ و شجر　　بات حضرت کے کئے ہیں سربسر
چلکے آئے آپ کو سجدہ کئے　　اور گواہی بھی رسالت پر دئے

حضرت کے منبر کا طول و عرض

ہر چیز کو جان ہے

اور جبل دوسرے جبل سے جو کہا
ذاکر حق تجھ پہ کوئی گزرا ہی کیا

اور حنانہ جو وہ نعرہ کیا
ہے اسی عالم سے یہ سب آفتا

روح ہے ہر چیز کو جو اے ضبیر
سورۂ یٰسین کے آیا ہے اخیر

روح کی تعبیر کی ملکوت سے
حقنے قرآن میں صریحاً دیکھئے

فَسُبْحَانَ الَّذِي بِيَدِهِ مَلَكُوتُ كُلِّ شَيْءٍ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ

پاک ہے رب ہاتھ میں جسکے سدا
ہے یقیں ملکوت ہر اک چیز کا

سورۂ اسریٰ میں ہے اے باادب
کرتی ہے ہر چیز بھی تسبیح رب

لیک تسبیحات پر ان کے یقین
آگہی تمکو نہیں تمکو نہیں

وَإِنْ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهِ وَلَٰكِنْ لَا تَفْقَهُونَ تَسْبِيحَهُمْ (سورۂ بنی اسرائیل)

اور صحیح آئیں حدیثیں ہیں عیاں
جب کرے رحلت مسلماں از جہاں

جس زمیں اوپر وہ پڑھتا تھا نماز
وہ زمیں روتی ہے باسوز و گداز

اور جہاں تک جاوے آواز اذاں
ہوں گواہ سنگ و شجر اسکے وہاں

ہر موذن پس کرے اے فرحمند
بانگ میں آواز کو اپنے بلند

اور جلال الدین پیر معنوی
جو لکھا ہے در کتاب مثنوی

ترجمہ اب اسکے چند ابیات کا
دیکھ لکھتا ہوں یہاں اے باصفا

کوہ کو ہستی ہے مخفی نقل سے
عقل کیوں ہستی بے چوں پا سکے

گر نہوتی چشم بینش باد میں
فرق کیوں کرتا وہ قوم عاد میں

یعنے مومن کو نہ دیتا تھا ضرر
کرتا تھا کفار کو زیر و زبر

آتش نمرود گر بے چشم تھی
پھر خلیل اللہ پر کیوں رحم کی

گر نہ بحر نیل کو بھی چشم تھی
چھوڑ کر مومن کو کیوں کافر کو لی

گر نہ کوہ و سنگ با دیدار ہو
تابع داؤد کیوں ہر بار ہو

اس زمیں کو گر نہ ہوتی چشم جاں
کھینچ لی قارون کو کیونکر ناگہاں

یہ زمیں در حشر بر نیک و بد
ہووے بن دیکھے گواہ کیوں بے سند

گر وہ حنانہ کو چشم دل نہ ہو
ہجر پیغمبر میں کیوں رویا کہو

اب ہوا آخر وہ عارف کا کلام
رحمۃ اللہ علیہ بالدوام

الغرض ہر شے کو ہے اک روح ہاں
اسکو حکما بھی نہیں سمجھے ہیں جاں

جب ہوے نور نبوت سے وہ دور
چشم دل ہیں کور انکے بالضرور

نور تبعیت سے نبیوں کے مگر
ایسے مخفیات آتے ہیں نظر

روح وحی انبیا فرخ نہاد
جبکہ ہر مخفی سے مخفی ہے نہاد

نہ پڑی ہے اُسپہ حکما کی نظر
اسلئے منکر ہوے وہ بد گہر

چند لوگ اس عصر کے بھی جانئے
ہیں جو انگریزی کتابیں ہی پڑھے

فلسفی باتوں پہ بھی حیران ہیں
اور دینیات سے انجان ہیں

نہ عقائد فقہ سے رکھتے خبر
اور نہ قرآن و احادیث و سیر

فلسفہ پر اسلئے انکے تئیں
آوے دل پر خطرہ صدق و یقیں

انبیا کے وحی سے حالانکہ جو
صحت و تحقیق سے ثابت نہو

وہ نہیں ہے قابل صدق و یقیں
گر قبولے عقل بھی اسکے تئیں

وحی سے جو بات ثابت ہو چکی
بس حقیقت میں وہی ہے واقعی

گر نہ آوے عقل کے ادراک میں
قاصر اپنی عقل کو بھی جان لیں

عقل سے انکار دینیات کا
گمرہی اور کفر ہے بے انتہا

حق بچاوے ہر مسلماں کے تئیں
کہ ہو تابع عقل کے کھودے نہ دیں

اور اسی سال میں نزد نبی
وفد اک آئی ہے عبد القیس کی

وہ گروہ آنے کے آگے ایک روز
یہ خبر حضرت نے دی ہے دلفروز

چند سواراں شرق جانب سے نکل
آئینگے ایمان لانے کو بھی کل

وہ سواراں یونہی آ حاضر ہوے
اور ایماں سے مشرف ہو گئے

نقل ہے وہ بیس تھے اسوار سب
اپنے گھوڑوں سے وہ آ اترے ہیں جب

دست و پا کو شاہ کے بوسہ دئے اشتیاق و آرزو ظاہر کئے
اس حدیث پاک سے ظاہر ہوا پائے بوسی ہے بزرگوں کی روا

ہجرت سے نویں سال کا احوال

ہے تبوک اک جائے اے فرخندہ پے درمیان شام اور مدینے کے جو ہے
کرتا ہے لشکر کشی بہر قتال پیشگی دے ماہوار ایک سال
انکے لشکر کے ہراول کے سوار پہنچے ہیں بلقا تلک آ آشکار
سخت تابستان کا موسم تھا وہاں اور بھی غلّے گرانی بیکراں
حضرتِ فاروق دیتے ہیں خبر کہ کئے یہ حکم جب پیغامبر
آج ہی البتہ ہو بقیلِ وقال کہ زیادہ اس سے میں رکھتا ہوں مال
اے عمر از بہر اطفال و عیال کسقدر چھوڑا ہے تو مال و منال
بعد ازاں لائے ہیں صدیق ہمام مال وہ جتنا کہ رکھتے تھے تمام
وہ کہے ان کیلئے رکھا ہوں ہاں خالق اور حق کے نبی کو بیگماں
مرتبے میں بھی تمہارے بیگماں اسقدر ہی فرق ہے سر و عیاں
یک روایت عائشہ سے آئی ہے کہ وہ بی بی اس طرح فرمائی ہے
پوچھی ہیں ہو کوئی ایسا نیک کار نیکیاں اسکی ہیں تاروں کے شمار
مینے کی تب عرض اے سلطانِ دیں پھر کہاں حسنات صدیق گزیں
اور فرمائے ہیں وہ سالارِ دیں فضل جو پایا ہے بوبکر حزیں
یعنے وہ اخلاص و صدق معرفت ہے کہ پایا اس سے وہ مرتبت
وہ جو خرچے راہِ حق میں مال و زر دیں پیغمبر کی ہے تائید پر
از شروع بعثت خیر الوریٰ تا وفات آں امام الانبیا
کام آیا کس کا ایسا مال و زر کون ہے امت میں ایسا ذو الوقر
اور وہ ایمان لانے کے سبب بیچ دیتے تھے انہیں کفار جب
اسمیں ان کا سیم و زر مال خطیر ہو چکا مصرف بر برنا و پیر

شارح مشکوۃ شیخ دہلوی یوں یہاں لکھا ہے بر وجہ قوی
یہ خبر مشکوۃ میں موجود ہے اسکا راوی ہے سنن ابوداؤد ہے
اور نویں سال ہیں سن لیجئے شاہ دیں جنگ تبوک اوپر گئے
شاہ کی خدمت میں پہنچی یہ خبر روم کے ہرقل ہاں آن کر
اور قبیلے جذع سے بھی نکل جا ملے ہیں ان سے از بہر جدل
یہ خبر جب سرور عالم سنے جلد تر لشکر کی تیاری کئے
بہر امداد مساکیں مصطفےٰ حکم تب فرمائے ہیں بر اغنیا
یوں کہا ہیں اپنے دل میں سربسر گر فضیلت ہو مجھے صدیق پر
بس میں آدھا مال لا حاضر کیا دیکھ وہ پوچھے شاہِ ہدا
میں کیا تب عرض اے پیغامبر انکے خاطر بھی رکھا ہے اسی قدر
انکو بھی پوچھے رسولِ ذو الجلال کسقدر چھوڑا تو از بہر عیال
بولے حضرت فرق ہے اب جسقدر تم دونوں کی بات میں اب سربسر
میں پشیماں ہو کہا صدیق سے لمتیہ نا ہو گی کبھی سبقت مجھے
چاندنی یک شب میں سالارِ بشر لیٹے میرے گود میں رکھ اپنا سر
شاہ بولے ہاں عمر کی نیکیاں ہیں بقدر نجوم آسماں
تب کہے فاروق کے سب نیکیاں مثل یک صدیق کی نیکی کے جاں
نہ سبب ہے صلوۃ و صوم کے بلکہ اسکے دل کی ہے اک چیز کے
الغرض انکے فضایل میں صریح ہیں بہت ایسے احادیث صحیح
کون ایسا دین میں خرچا ہو مال اور ایسا کون پایا ہو کمال
مال انکا دین میں آیا ہے کام دیں حق اس سے لیا جو انتظام
بعضے ضعفائے صحابہ نیک نام آہ وہ جو کافروں کے تھے غلام
مول لے انکو کئے دلشاد وہ کر دیئے للہ انہیں آزاد وہ
اور بعد ازاں اس کے درہم چہل ہزار جو کہ سرمایہ تھا ان کا آشکار

فرمان نبوی کا نفاذ

صدیق اکبر اور فاروق اعظم کا مال اس جنگ کے لئے لانا

له جو وہ زیادہ کر سکا تھا ۱۲

عرصۂ تیرہ برس میں وہ سبھی
یعنے ہجرت کے سفر میں بالیقیں
خالصاً للہ صدقہ اسکا سب
اور کئے ارشاد یوں خیر البشرؐ
الغرض صدیقؓ اپنا مال سب
اور دو جانب کو وہ کنبل کے ملا
اور کئے یہ عرض اے شاہِ خیار
شہ کہے للہ مال اپنا تمام
اور فرماتا ہے یوں صدیقؓ کو
سنتے ہی صدیقؓ یہ پیغام رب
میں مرے رب سے ہوں راضی بالدوام
الغرض سب مال صدیقؓ ہمام
یک روایت ہے کہ وہ بھی در شمار
قافلہ اک حضرت عثمانؓ کا
بولتا ہے یوں قتادہؓ باوقار
اور وہ دینار لائے دس ہزار
عبدرحمان ابن عوفؓ نامدار
نصف چھوڑا اس میں از بہر عیال
تو جو رکھا اور یہ لایا جو مال
یونہی اکثر اغنیائے نامور
اور عاصمؓ بن صدی آبا شعور
پانی کھینچا میں نے لوگوں کیلئے
اس سے وہ یک صاع خرما کر قبول

خرچ کر ڈالے ہیں بر حکم نبیؐ
مسجد نبوی کی بھی لینے زمیں
ہو چکا مقبول در درگاہ رب
کہ مجھے بوبکرؓ کا جوں مال و زر
خرچ کر ڈالے خدا کی رہ میں جب
کانٹا اک دونوں کناروں میں چھپا
تھا پڑا صدیقؓ اکبر مال دار
حاجتوں میں سب کرے ہے خرچا تمام
کیا یہ ایسی فقر کی حالت میں تو
عشق اک پیدا ہوا انکو عجب
میں مرے رب سے ہوں راضی صبح و شام
دین حق میں ہی بہت آیا ہے کام
ہو گئے پورے درم چالیس ہزار
شام کے جانے لئے تیار تھا
اونٹ تھے اس قافلہ میں یکہزار
شاد و خرم ہوگئے شاہِ خیار
بھی درم حاضر کیا چالیس ہزار
نصف یہ بہر رضائے ذوالجلال
دلوے ان دونوں میں برکت ذوالجلال
آپکی خدمت میں لائے مال و زر
سو وسق حاضر کیا لاکر کھجور
مزد میں دو صاع یہ خرما دیئے
رکھے سب صدقات کے اوپر رسولؐ

چھے ہزار اسکے سوا درہم جو تھے
اور سوا اسکے جو آتے نیک کام
سورۂ واللیل میں اللہ نے
بے تردد فائدہ جیسا دیا
موٹی یک کنبل کا ٹکڑا بے ملال
آئے ہیں در مجلس سالار دیںؐ
کیا ہوا اس کا وہ سب مال خطیر
یوں کہے جبرئیلؑ اے شاہِ انامؐ
مجھ سے اب راضی ہے یا خاطر ملول
صاحبان حال سا بیخود ہوئے
میں مرے رب سے ہوں خوش ہر حال میں
کہتے ہیں صدیقؓ در جنگِ تبوک
اور صحابہؓ دوسرے بھی جلد تر
کر اسے موقوف وہ بحر سخا
اور یہ اونٹوں کے سوائے نیکنام
اے خدا راضی تو رہ عثمانؓ سے
اور کیا یہ عرض با صد انکسار
خدمت عالی میں اب جا ضر کیا
خدمت عالی میں اب حاضر کیا
اور بعضے بی بیان باکمال
بوعقیلؓ یک صاع لا خرما کہا
میں رکھا اک صاع از بہر عیال
نقل ہے حیدرؓ کو شاہِ بحر و بر

بارہا خرچ اسکو بھی کرنے لگے
خرچ کرتے ہی رہے اسمیں مدام
دی شہادت اسپہ اپنے فضل سے
نہ کسیکا مال یوں نافع ہوا
ایکدن آخر گلے میں اپنے ڈال
پس وہیں نازل ہوئے روح الامیںؑ
کہ جو یوں بیٹھا ہے مانند فقیر
حق کہا صدیقؓ اکبر کو سلام
انکو یہ پیغام پہنچائے رسولؐ
باربار اس طرح تب کہنے لگے
فقر میں و سعت میں ہر احوال میں
جو کئے سب مال سے اپنے سلوک
حسب طاقت اپنے لائے مال و زر
شاہؐ کی خدمت میں لا حاضر کیا
اسمیں تھے ہفتادؓ اسپ تیز گام
میں بھی خوش ہوا اس سے دل اور جان سے
کہ درم رکھتا تھا میں اسی ہزار
شہ بہت خوش ہوگئے ہیں یوں دعا
مال بھیجا عبدرحمنؓ کو دیا
بھیجے اپنے تن سے سب پو نکال
شام سے تا صبح اے شاہِ ہدا
اور یہاں یک صاع لایا بے کلال
کر خلیفہ اپنے اہل بیت پر

ان سبھونکی ہی حفاظت کیلئے
یارسولؐ اللہ با اطفال و زناں
کہ تری نسبت ہو ایسی میرے ساتھ
یعنے جبکہ طور پر موسیٰؑ گئے
تب مدینے میں منافق یوں کہے
جرف میں جا کر ملے شہؐ سے شتاب
وہاں سے جب ثنیہ میں آ منزل کئے
اونٹ اس لشکر میں تھے بارہ ہزار
ہاتھ میں صدیقؓ کے جھنڈا بڑا
اور در دستِ زبیرؓ ابن العوام
اور ہراول پر تھا خالدؓ بن ولید
دہوپ میں وہ یکروز آیا ہے گھر
کر خنک پانی پکا بہتر طعام
دھوپ بالے میں جلے شاہؐ ہدا
کر تھی تیار اسباب سفر
قہر مائے تھے وہاں قوم ثمود
اور ابتک انکے ارواح پلید
اور یہ ویرانے میں کھانا مت پکاؤ
مت گھسو اسمیں نہو تا مبتلا
آپ بھی چادر کو منہ پر اوڑھ کر
کہ رہیں سب آجکی شب ہوشیار
یعنے تب اسکا گلا گھونٹا گیا
اسکو تب باد اڑا کر لے گیا

حکم فرمائے مدینے میں رہے
کیا مجھے اب چھوڑ جاتے ہو یہاں
نسبت ہاروںؑ ہے جو موسیٰؑ کے ساتھ
تب خلیفہ اپنا ہاروںؑ کو کئے
کہ پیمبر تھے خفا کر اُنؓ سے
اور کئے احوال سب عرض جناب
شاہِؐ موجودات لشکر کے لئے
اور گھوڑے دس ہزار اے باوقار
لطف سے سرورؐ نے فرمایا عطا
اور ایسا ہی قبائل میں تمام
پس ہوئے آگے رواں شاہِؐ وحید
اسکی تھی دو بیاں نیکو سیر
فرش بچھوا منتظر تھے اے ہمام
ناز و نعمت یہ مجھے کب ہے روا
رہ میں جا شہؐ سے ملا جھٹ جلد تر
اسلئے فرمائے یوں یارو نکو زود
سب عذاب اسجا پہ پاتے ہیں شدید
مت پیو پانی یہاں کھانا نہ کھاؤ
تم بھی در آسیبِ و آفات و بلا
اونٹ کو ہانکے وہاں سے جلد تر
کوئی نا نکلے اکیلا زینہار
شاہ پڑھ کچھ دم کئے پایا شفا
وہ بنی طے کے پہاڑوں میں گرا

تب علیؓ نے عرض کی اے شاہ دینؐ
انکو تب فرمائے شاہ مرسلینؐ
فرق اتنا ہے کہ ہاروں تھے نبیؑ
الغرض لشکر ہوا تیار جب
اسلئے چھوڑے یہاں اسکو رسولؐ
شہؐ کہے ہے جھوٹ انکا قیل و قال
غازیاں تھے فوج کے ستر ہزار
بیرقاں تقسیم فرمائے وہیں
اور نشان انصار کا آپا کذات
رکھے طلحہؓ کو بہ سمتِ میمنہ
ہے روایت بوخیثمہؓ جنگ کو
باغ اندر اپنے منڈوے ڈال دو
بوخیثمہؓ آکے یہ دیکھا ہے جب
میں تو اس منڈوے میں نا جاؤں کبھی
الغرض مدین میں پہنچے مصطفےٰؐ
کہ جو تھی قوم ثمود اے مومنو
جبکہ اترا تھا یہاں حق کا غضب
اور ان سب ظالموں کے ہیں یہ گھر
اور گزرو جلد تر ہو زار زار
جا کے منزل میں کئے ہیں جب نزول
ناگہاں اک شخص جا نکلا وہاں
نکلا اک دوسرا بھی اس شب جا نئے
طے کے لوگ اسکو اٹھا کر لائے ہیں

کوئی غزوے میں مجھے چھوڑے نہیں
کیا تو اب اس بات پر راضی نہیں
ہاں مرے بعد از نہیں دوسرا نبیؐ
کوچ فرمائے رسولؐ اللہ تب
مرتضیٰؓ سنکر ہوے از بس ملول
میں نے چھوڑا تھا تجھے بہر عیال
قول دوسرا لاکھ تھا انکا شمار
سب قبائل میں امام المرسلینؐ
شہؐ دئے ہیں زیدؓ بن ثابت کے ہاتھ
عبدالرحمانؓ کو رکھے بر میسرہ
نہ گیا اور تھا مدینے میں ہے جو
آب پاشی کر کے وہ پاکیزہ خو
اشک ریزاں ہو لگا کہنے کو تب
جب تلک دیکھوں نہ اقدام نبیؐ
اور گزر شہر حجر پر جب ہوا
قہر اترا تھا یہاں ان پر سنو
کوئی مت اترو رکھو بس خوف رب
تمکو ویرانے جو آتے ہیں نظر
کرتے استغفار سب با انکسار
حکم یہ فرمائے ہیں سب کو رسولؐ
پائخانے کے لئے پایا زیاں
اونٹ اپنے ڈھونڈنے کیواسطے
شہؐ کے لشکر میں اسی پہنچائے ہیں

اور اک دن راہ میں پانی نہ تھا
اور وہاں پر خشک چشمہ ایک تھا
ایک بگا اس سے نکلا ہے تبھی
کہ بلا شک اب ہی پانی سے یقیں
اس سفر میں معجزے ایسے وفور
رعب سے اس شاہؐ کے ترساں ہو کے
تھا بڑا ذی قوت و ذی اقتدار
عرض کی خالدؓ نے اے شاہؐ امم
چاندنی شب تھی وہ خالدؓ باصفا
ناگہاں اک گائی جنگلی آن کر
وہ کئے شخصوں کو لے بہرِ شکار
مار ڈالا اس کو خالدؓ بے گماں
بولا خالدؓ نے اکیدر کو وہاں
تھا اکیدر کا برادر اک مصاد
آٹھ سو گھوڑے بھی اونٹاں دو ہزار
ہمرہِ خالدؓ اکیدر اور مصاد
تھوڑے عرصہ میں اکیدر اور مصاد
تھا حمص میں تب ابھی شاہِ امم
دیکھ فرمائے وہ سالارِ عرب
باب میں اس جنگ کے جب ای امیں
عرض تب فاروقؓ نے کی یا نبیؐ
دبدبہ اور عز و شوکت باشرف
جب عمرؓ کی رائے تھی محض صواب

شہؐ دعا مانگے تو مینہ برسا پڑا
کہتے ہیں تھا ہمیں باریک ایک جھرا
فوج وہ سیراب سب اس سے ہوی
دور تک سرسبز ہو وہ گی زمیں
پائے ہیں سالارِ عالم سے ظہور
صلح ہی آ کر کئے ہیں آپ سے
بھیجے ہیں خالدؓ کو اسپر شہر یار
سخت دشمن ہے وہ اور یہ فوج کم
دومۃ الجندل پہ پہنچا جلد جا
سر گھسی قلعے کے ہی دیوار پہ
آیا باہر اسپ پر ہو کر سوار
اور بھاگے اسکے یکسر ہمرہاں
گر تو چاہے تجکو میں دیکر اماں
تھا نگہباں قلعے کا اے ذی رشاد
آٹھ سو باندی غلاماں آشکار
آئے پس درخدمت شاہِ عباد
منصب ایماں سے پائے ہیں مراد
دعوتِ اسلام فرمائے رقم
جھوٹ بولا وہ عدو اللہ اب
وحی حق سے آپ پر آئی نہیں
بالیقیں رعب و مہابت آپ کی
آپ کی پائی ہے شہرت چو طرف
ہو گئی حضرتؐ کی مقبول جناب

جبکہ پہنچے بر تبوک آ کر نبیؐ
دستِ پاک اپنا رکھ اسپر مصطفےٰؐ
اور فرمائے تمہارے سے اگر
مخبرِ صادق دئے تھے جوں خبر
بیس دن تک تھے پیمبرؐ در تبوک
دومۃ الجندل کا حاکم ایمیاں
چار سو اور بیس اسوار اے امیں
شہؐ کہے اسکو بمیدان شکار
ساتھ عورت کے اکیدر اپنے گھر
زن اکیدر کی بہاڑی پر چڑھی ہی
اسکو جا خالدؓ نے پکڑا ابید رنگ
حکم خالدؓ کو کئے تھے شاہِ ناس
شہؐ کی خدمت میں لیجاتا ہوں بلا
پہلے قلعہ کھولنے راضی نہ تھا
چار سو بکتر بھی نیزے چار سے
کر مقرر اسپہ جزیہ اس زماں
جب تبوک اوپر اقامت شہؐ نے کی
تب لکھا وہ شاہِ عالم کو جواب
اور کرتے تھے پیمبرؐ انتظار
جنگ کی سبقت میں تب اصحاب نے
بلکہ ہرقل ہے بہت حیراں ہوا
ہے بھلا اس سال واپس جائیں ہم
پھر مدینے کی طرف رجعت کئے

اس جگہ پانی کی تنگی تھی بڑی
اور وضو فرما کے مانگے ہیں دعا
کوئی ہے زندہ تو دیکھے بے خطر
یونہی وہ پہنچا ہے پانی دور تر
سنکے اطراف و جوانب کے ملوک
تھا اکیدر ایک نصرانی وہاں
ساتھ خالدؓ کے دئے سلطانِ دیں
تو پکڑ لیویگا اس کو آشکار
بیٹھ کر اس وقت پیتا تھا خمر
اور خبر شوہر کو دی اس گائی کی
بھائی تب اسکا لگا کرنیکو جنگ
لا اکیدر کو تو زندہ میرے پاس
کر مرے تحویل قلعے کو کھلا
کھولا عاجز ہو کے بعد اے باصفا
صلح کی ہے اس تب خالدؓ نے لے
شاہؐ عالم لکھدئے سکو اماں
سنکے ہرقل کو بڑی ہیبت ہوی
کہ میں ایماں سے ہوا ہو بہرہ یاب
پر نہ آئے رومیاں بر کارزار
مشورت حضرتؐ کئے احباب سے
کام سے اپنے پشیماں ہو گیا
بار دیگر قصد اسکا لائیں ہم
پھر مدینے کو نبیؐ عزت دئے

ایک عاشق رسول الثقلین عبداللہ ذوالبجادین نوجوانی میں محض اللہ ہی کے واسطے ترک دنیا اختیار کئے اور ایمان لاکے سفر تبوک میں حضرت کے ہمرکاب ہوئے اور تبوک میں رحلت کئے حضرت آپکے قبر میں اتر کے دست مبارک سے دفن کئے

وہ جو عبداللہ تھا مقبول رب
تھا وہ عبداللہ بیکس و ریتیم
چند بکرے اونٹ اور باندی غلام
دل تو راغب تھا بہت اسلام پر
تب چچا سے جا کہا وہ باوقار
اب کر سکتا ہوں نہیں میں بھی انتظار
بات یہ سنکر کہا اُس کا چچا
بولا عبداللہ یہ مال و منال
پس وہ جا کر اپنی مادر سے ملا
ننگ یک ٹکڑے کو کر باندھا ہے وہ
ذوالبجادین یعنے اہل دو گلیم
اور میں صبح آ پہنچا ہے وہ
وہ کیا تب عرض اے شاہ بشیر
کب حضوری کی سعادت پاؤں میں
عبدعزی ہوگا اس عاصی کا نام
پس وہ عبداللہ از بہر خدا
اہل صفہ تھے فقیران مفلساں
چھوڑ کر گھربار اور اپنا وطن
رات دن مشغول تھے طاعات میں
اور تھے سارے وہ مہمان رسول

ذوالبجادین اسکا ہے زیبا لقب
تھا نواحی مدینہ میں مقیم
ہے چچا سے اپنے پایا لا کلام
نیک تھا اسکو چچا کا اسکے ڈر
اے چچا مجکو یہی تھا انتظار
اور نہیں رکھتا ہوں کچھ صبر و قرار
کہ اگر تو جا مسلمان ہوئیگا
چھوڑ کر جانے کا ہے بقیل و قال
اور اپنا ماجرا ظاہر کیا
کرکے چادر دو سرا اوڑھا ہے وہ
ہے بجاد از کسرۂ باے فہیم
مسجد نبوی میں جا بیٹھا ہے وہ
اک مسافر میں ہوں بیکس اور فقیر
ہاتھ کب ایسا نکی دولت لاؤں میں
اسکو فرمائے ہیں تب شاہ انام
صدق سے کلمہ شہادت کا پڑھا
بے زر و مال تھے اور بیکساں
کھینچکر آفات اور رنج و محن
ذکر و فکر و شغل تسبیحات میں
اور دل و جاں سے تھے قربان رسول

وہ تبوک اور یہی پایا ہے وفات
پرورش کرتا تھا بس اسکا چچا
بس محبت دولت ایمان کی
اس تمنا ہی میں کتنے دن گئے
کہ شرف ایمان کا تو پاوے گا
اور بھروسا بھی نہیں اس عمر کا
تجکو کوئی شے نہ ہرگز دیوےگا
لینے سب لے لیا اس کا چچا
اسکی مادر ایک کمبل اسکو دی
ذوالبجادین اسلئے پایا لقب
پس اسی حالت سے وہ نیکو نصاب
جب نبی آئے نماز صبح کو
ایک مدت سے تھا مشتاق لقا
شکر للہ آج میں دیکھا قدم
نام عبداللہ جان تیرا ہے اب
سرور عالم بہت ہی خوش ہوے
اور نہیں رکھتے تھے وہ اہل و عیال
کرکے ہجرت آئے تھے وہ باشرف
توڑکر ہر خواہش نفس خبیث
الغرض ایسا ہی عبداللہ بھی

اسکا قصہ ہے عجب اے نیکذات
فضل حق سے نوجواں وہ جب ہوا
دل میں اسکے یکبیک پیدا ہوئی
تا کہ مکہ فتح کر حضرت پھرے
میں بھی تیرے ساتھ ایمان لاؤنگا
اذن دے پس تا میں ایماں لاؤنگا
بلکہ جو بخشا ہوں واپس لیونگا
چادر و لنگی تلک بھی لے چکا
اسکے دو ٹکڑے کیا ہے وہ بھی
کہتے کمبل کو بجاد اے باادب
ہے مدینے کی طرف نکلا شتاب
دیکھ کر پوچھے اُسے ہے کون تو
تھا یہی ہر آن غلبہ عشق کا
دفع مدت کا ہوا درد و الم
ذوالبجادین ہے تجھے تیرا لقب
اہل صفہ میں اُسے داخل کئے
اور دنیا کا نہ کچھ مال و منال
تھے اور حق کے پیمبر کی طرف
سیکھتے حضرت سے قرآن و حدیث
سیکھنے قرآں لگا ہے از نبیؐ

اہل حال شرع میں معذور رہنا

ایک دن از بس کمال شوق سے
بیٹھ مسجد میں نہایت ذوق سے
مصحفِ اشرف بآواز بلند
پڑھ رہا تھا خوب تر وہ ارجمند

لوگ تب کرتے تھے تیاری جنگ
کہ تبوک ڈیرے چلیں سب بیدرنگ
کہ عمرؓ نے عرض از شاہِ جہاں
یا رسول اللہ یہ اعرابی یہاں

دیکھئے قرآں بلند پڑھتا ہے اب
ہو نماز و نہیں خلل جسکے سبب
تب کئے ارشاد یوں خیر البشرؐ
کہ تو اسکو چھوڑ دے اب اے عمرؓ

کہ وہ ہجرت کرکے آیا ہی قبول
اب یقیں سوئے خدا و سوئے رسولؐ
اس سے اب ظاہر ہوا ہے قیل و قال
کہ یقیں معذور ہیں سب اہل حال

ترک اولیٰ اور ادب کا بھی خلاف
حال کے غلبہ میں ہے ان سے معاف
الغرض لشکر کو لے خیر البشرؐ
جب چلے سوئے تبوک اے ناموَر

عرض عبداللہؓ حضرت سے کیا
یا رسول اللہ اب کیجے دعا
تا خدا کی راہ میں ہوؤں شہید
اس کو فرمایا نبیؐ نے اے سعید

پوست کوئی جھاڑ کا لا تو اب
شجر سمرہ کی وہ لایا چھال تب
باندھے ہیں بازو پہ اسکے مصطفےٰؐ
اور کئے اس طرح تب حق سے دعا

کہ کیا ہوں اے خداوندا امام
خون اس کا کافروں پر ہے حرام
عرض پھر اُسنے کیا اس طرح تب
کہ شہادت سے مرا مقصود اب

شہؐ کہے از بہر خوشنودی رب
جنگ کی نیت سے تو نکلا ہے جب
تجکو تپ آویگی اس تپ سے ہی جاں
دار دنیا سے تو ہوویگا رواں

پس خدا کے راہ میں ہی اے سعید
جانئے بیشک ہوئے تو شہید
اس سفر میں پس وہ مقبول خدا
تھا ملازم شاہِ عالمؐ کا سدا

جب تبوک ڈیرہ کیا لشکر نزول
اسکو تپ آئی کہے تھے جوں رسولؐ
پس اسی تپ میں وہ پایا ہے وفات
کیا سعادت اور شہادت آئی ہاتھ

حارث مزنی کا بیٹا جو بلال
ہے کیا یوں نقل وہ فرخندہ فال
دفن جب اسکو کئے ہیں وقت شب
میں بھی حاضر تھا وہاں دیکھا ہوں سب

کہ موذن تھا جو حضرتؐ کا بلال
وہ لیا تھا تب چراغ اے باکمال
قبر میں اترے تھے خود خیر البشرؐ
اور جنازہ اس کا بوبکرؓ و عمرؓ

قبر میں دیتے تھے اسکے تب اتار
انکو فرماتے تھے یوں شاہِ خیار
کہ تمہارے بھائی کو اے باشرف
تم دونوں پہنچاؤ اب میری طرف

پس نبیؐ نے لحد میں اسکو رکھا
اور اینٹیں رکھ کے کی ہے یہ دعا
کہ ہوں میں خوشنود اس سے اے خدا
تو بھی رہ خوشنود بس اس سے سدا

یوں کہا ہے ابن مسعود گزیں
کاش اسکی جا میں ہوتا یقیں
تھانے ہے میری سعادت کا سبب
دائما راضی رہے بس اس سے رب

تین صحابی بلا عذر صحیح غزوۂ تبوک میں حضرتؐ کے ہمراہ رکاب نہ ہونا اسلئے وہ معرض عتاب میں آنا۔ پھر وہ بڑی نفس کشی میں پڑنا۔ اور توبۃ النصوح کرنا اور انکا توبہ قبول ہونا۔

اور در سفر تبوک اے باصواب
نہ ہوئے جو شہؐ کے ہمراہ رکاب
انسے تھے اکثر منافق گمرہاں
آہ تھے بعضے مسلماں بھی جاں

رکھتے تھے عذر صحیح انسی کئے
اور بلا عذر صحیح تھے دوسرے
انسے بے عذر صحیح جو رہ گئے
جانئے وہ پانچ یہ اصحاب تھے

اک ابوذر بوخشیمہ دوسرا
کعب بن مالک سے ان سے تیسرا
اور مرارہ بن ربیع ہے چاروں
اور ہلال ابن امیہ پانچواں

گرچہ بوذر رہ گیا تھا امیاں
لیک شرمندہ ہوکر نکلا بعد ازاں
اونٹ اسکا راہ میں جب رہ گیا
تب وہ ساماں دوش پر لیکر چلا

شاہؐ پہنچے تھے تبوک اور پر مگر
تب ابوذرؓ دور سے آیا نظر
لوگ بولے یا نبیؐ آتا ہے اب
کوئی تنہا اور پیادہ نیک ڈھب

وہ ابوذرؓ سے کہے شاہؐ ہدا
آیا اب تنہا تو اور تنہا مرے
شاہؐ فرمائے مرے لوگوں سے سب
ہر قدم کے واسطے بے اشتباہ
اور ہے باقی تین یاروں کا جو حال
تھا وہ ستر یا صفا انصار سے
الغرض وہ کعبؓ مالک کا پسر
اور عذر کچھ ایسا نہیں تھا تئیں میرے
میں کبھی ویسا نہیں تھا مالدار
اس سفر کے واسطے لیکن اے یار
اور لوگ اس وقت سایہ چھوڑ کے
بولتا تھا نکلیں جبدن غازیاں
پس گئی ہیں تین دن یونہی گزر
ہوتا تھا آہ میں یہ کیا ہوا
ہاتھ بس افسوس کے ملتا تھا میں
جنکو جھوٹا اور سچا عذر تھا
اور اس غزوے میں وہ سالار دینؐ
برد دو کپڑے بھی اور اُن پر نظر
یا رسول اللہ کسی وقت ہم یقیں
الغرض وہ لشکر خیر الورےؐ
لائے جب تشریف شاہِ کائناتؐ
میری خاطر میں کئی بات آئے تب
آئے ہیں جسدن مدینے میں نبیؐ

پس وہ جب نزدیک تر پہنچا ہے آ
اور تنہا روز محشر میں اٹھے
دوست تر ہے تو ہی میرا ہیں اب
بخشندہ ہوئے گا تراحق یک گناہ
یعنے وہ کعبؓ و مرارہؓ اور ہلالؓ
عقبۂ ثانی میں جو حاضر ہوئے
حال سبھی اپنے دیا ہے یوں خبر
جس سے رہجاؤں مدینے ہی میں میں
اور کبھی ویسا قوی تر زینہار
میں خریدا تھا دو اشتر راہوار
دہوپ میں زنہار آسکتے نہ تھے
میں نہ نکلونگا بلا شبہ و گماں
لشکر اسلام گزرا دور تر
کیسی دولت آہ میں ابکھودیا
آگ میں حسرت کے بس جلتا تھا میں
سب گئے ہیں وہ منافق کے سوا
مجکو گا ہے یاد فرمائے نہیں
اسکو اس غزوے سے پھیرا ہیں مگر
اس سے نیکی کے سوا دیکھے نہیں
جب مدینے کی طرف رجعت کیا
بسکہ حیرانی یہ دی ہے مجھکو ہاتھ
اور مرے خویشاں سبھی کچھ سکھلاتے تب
عذر جھوٹے وہ گئے میرے سبھی

مرحبا فرمائے حضرتؐ اور اٹھے
بعد اسکا حال پوچھے مصطفیٰؐ
اور تو جتنے اٹھایا ہے قدم
اور ہی دوسرا ابوخیثمہ اے لبیب
کعب بن مالک کا قصہ مختصر
اور مشرف شرف ایماں سے ہوئے
کہ تبوک اور نہیں جو میں گیا
اور مہیا تھا بھی اسباب سفر
کوئی غزوے میں کبھی سن لیجئے
پر ہوا جب گرم چلتی تھی وفور
میرے گھر موجود تھی ہر چیز تب
لوگ جب نکلے ہیں جب مینے کہا
ہاتھ سے جبکام یوں جاتا رہا
گھر سے باہر اپنے میں آتا تھا جب
اور قبائے ایں حیات مستعار
تھا ہی مجکو نہایت پیچ و تاب
پر تبوک اور گیا دو بار جب
تب معاذ ابن جبل اس کو کہا
جب سُنے یہ بات سالار عربؐ
جب خبر میں اسکے آنے کی سنا
آپکی خدمت میں کیونکر جاؤنگا میں
مصطفیٰؐ آئے کے آگے ہی ولے
میں تب بولا کہ اب میری نجات

اور کہے حق رحم بوذرؓ پر کرے
اونٹ کا قصہ وہ سب ظاہر کیا
تا ملے آکر ہمارے سے بہم
آگے گزرا حال اسکا عنقریب
پہلے لکھتا ہوں یہ سن اے ذو الوقر
اور رسول اللہؐ سے بیعت کئے
آہ وہ ایک ابتلائے محض تھا
مرکباں بہتر تھے حاضر میرے گھر
دو شتر میرے نہیں ہمراہ تھے
اور مدینے میں تھا ہنگام کھجور
کچھ میں تیاری نہیں کرتا تھا تب
آج کے دن کام ہے کل جاؤنگا
غم کا اک صدمہ بڑا مجھ پر ہوا
درد و غم زاید مرا ہوتا تھا تب
آہ مجھ پر تنگ تھا اور ناگوار
کیوں نہ میں شہؐ کے ہوا ہم رکاب
کہدیا ابن انیس اسطرح تب
ہے قسم حق کی سخن تو بد کہا
کچھ نہ فرمائے رہے خاموش تب
اور میرا درد و غم زاید ہوا
آہ اب کیا عذر یا رب لاؤنگا میں
تھے وہ تدبیرات خاطر میں مرے
صدق و سچائی سوا آوے نہ ہاتھ

جو منافق لوگ تھے کھا کر قسم
پس گیا در خدمتِ شاہِ انامؐ
دیکھ میں وہ حال بیخود ہو گیا
میں کیا تب عرض اے شاہِ انامؐ
بے نصیبی اسلئے مجھکو ہوئی
خویش میرے جبکہ یہ فرمانے
میں کہا اس بات کا ہے مجکو ڈر
جو کہ جیتا بول دیتا پر یہاں
بولے ہیں دو شخص کا ایسا ہی حال
اور کئے تھے منع سالارِ انامؐ
گذرے میں اس طرح سی پنجاہ روز
ضعفِ پیری سے بھی تھے وہ ناتواں
غایت الطاف سے خیر البشرؐ
اور کسی حاجت کی خاطر جانیو
بوقتادہ ابن عم تھا جو مرا
ایک دن میں باغ میں اسکے گیا
میں کہا اے بوقتادہ پاک خو
اور نفاق و شرک کو سمجھا ہے
میں کہا سہ بار ایسا ہی ملول
بس مدینے کی طرف آیا ہوں میں
ہاتھ میرے اس نے وہ نامہ دیا
اور کئے ہیں دور اپنے سے ہم
تو ہمارے پاس آ اب جلد تر

جبکہ جھوٹے عذر لائے تھے بہم
اور ادب سے میں بجا لایا سلام
مجھکو تب پوچھے وہ شاہِ انبیاؐ
ہاں مہیا مجکو سامان تھا تمام
اور یہ دولت ہاتھ سے میرے گئی
وہ ملامت مجکو سب کرنے لگے
وحی نازل ہووے میرے جھوٹ پر
صدق و سچائی سوا چارہ کہاں
اک مرارہ اور دوسرا ہے ہلال
کہ نہوں اصحاب ہم سے ہمکلام
تنگ آئی جان سے ہم با درد و سوز
لیک میں تھا جب قوی اور تھا جواں
کرتے تھے میری طرف کو رہی نظر
گھر سے باہر اپنے میں آتا کبھو
وہ یقیں میرا بڑا ہی دوست تھا
اور محبت سے سلام اسکو کیا
جانتا ہے خوب تو اس بات کو
دلمیں میرے جا نہیں ہے زینہار
وہ کہا اللہ جانے اور رسولؐ
ایک نصرانی کو تب پایا ہوں میں
تھا یہی مضمون بد اسمیں لکھا
انکے یاراں تجھ پہ کیسے ہیں ستم
دیکھ ہو کیسی تری عزّ و وقر

عذر ظاہر انکا کرتے تھے قبول
مسکرائے دیکھ مجھ کو مصطفےؐ
تو یہ غزوے میں نہ آیا کیا سبب
نفس میں غافل کیا مجکو یقیں
شاہ فرمائے کہ اٹھ اور جا تو اب
کہ تو مانند اوروں کے یقیں
جانیو تم کوئی دنیا دار سے
بعد ازاں لوگوں سے میں پوچھا ہوں جا
تب کچھ اک مجکو ہوا چین و قرار
وہ گئے تھے ہم سے دوری اختیار
اور اس مدت میں وہ ہر دو کہیں
جاتا تھا مسجد کو از بہر نماز
اور جب میں دیکھتا شہؐ کی طرف
کوئی مومن مجکو نا کرتا سلام
باغ یک باہر مدینے کے جو تھا
وہ نہیں مجکو دیا اس کا جواب
کہ خدا کو اور نبیؐ کو اسکے ہاں
کسلئے کرتا نہیں مجھ سے کلام
تب مجھے رقت ہوی بے اختیار
حاکمِ غسان میرے نام سے
کہ سنے ہیں ہم محمدؐ مصطفےؐ
شخص تو ویسا نہیں بقال و قیل
جب وہ نامہ میں نے دیکھا تب کہا

چھوڑتے باطن خدا پر وہ رسولؐ
مسکرانا پر وہ خشم آمیز تھا
کیا نہ سامان تھا مہیا تجکو سب
راہ مارا میری شیطانِ لعیں
آدنے ناحق میں ترے کچھ حکم رب
عذر جھوٹا کس لئے لایا نہیں
کام ایسا گر پڑا ہوتا مجھے
واقعہ ایسا کسی کو ہے پڑا
کہ تھے وہ دو مومن پرہیزگار
درد تھا ہم کو بڑا لیل و نہار
گھر سی باہر اپنے آئے ہی نہیں
بیٹھتا کونے میں لرزاں بانیاز
پھیر لیتے مجھ سے روے باشرف
اور نہیں کرتا تھا میرے سے کلام
اک مکاں تھا اسمیں رہتا وہ سدا
اور منھ پھیرا ہے میرے سے شتاب
دوست تر رکھتا ہوں میں سرّ و عیاں
نہ جواب اسکا دیا وہ نیکنام
رو دیا اسوقت میں بس زار زار
نامہ لکھ بھیجا تھا اس کو شام سے
ہیں بہت اے کعب تیرے پر خفا
کہ کریں اس طرح سی تجکو ذلیل
آہ یہ بھی سخت ہے مجھ پر بلا

ابتلا کیا سخت تر اس سے رہے ۔ کفر پر کافر مجھے دعوت کرے
کر تو کالا اپنا منھ اب سوئے شام ۔ اور سنا حاکم کو اپنے یہ کلام
بعد ازاں میں اپنے گھر آیا ہوں جب ۔ مصطفیٰ کا حکم یہ آیا ہے تب
بولے نہ طلاق دینا اسکے تئیں ۔ بلکہ صحبت اس سے نا رکھنا یقیں
اور وہ اصحاب پر بھی ہگمیاں ۔ حکم بھیجے ہیں وہی شاہِ جہاں

صداقت کعب بن مالک و مرارہ و ہلال کا توبہ قبول ہونا

کہ مرا خاوند بوڑھا ہے یقیں ۔ کوئی خدمتگار بھی اسکا نہیں
شاہ فرمائے کہ خدمت کیجئے ۔ ہاں مگر قربت سے دوری لیجئے
قصہ کوتہ کعب کہتا ہے بسوز ۔ گزرے پورے ہمپہ جب پنجاہ روز
ایک ٹیلے پر کسی نے آ کھڑا ۔ اور کی اس طرح سے مجکو ندا
ایک روایت ہے کہ بکوہِ سلع آ ۔ حضرتِ صدیق نے کی ہے ندا
شکر یہ سجدہ بجا لایا ہوں میں ۔ اور حضورِ مصطفیٰ آیا ہوں میں
تہنیت میری مہاجر سب کئے ۔ لیک وہ انصار سب خاموش تھے
غایتِ فرحت سے روئے شاہِ دیں ۔ بدر کے مانند رخشاں تھا یقیں
جب سے تو پیدا ہوا ماں سے یقیں ۔ اس سے بہتر تجھ پہ دن آیا نہیں
میں کہا کیا شکر یہ ہیں اسکے اب ۔ صدقہ دوں للہ اپنا مال سب
شاہ فرمائے نہیں میں نے کہا ۔ یا نبی اب دیوں ثلث مال کیا
اور ہلال از غایتِ درد و ملال ۔ ہو گیا تھا ضعف سے مثلِ ہلال
وہ وہیں سجدے میں سر اپنا رکھا ۔ اور یہاں تک گریہ و زاری کیا

توبۂ نصوح

کہتے ہیں وہ اندنوں میں لا کلام ۔ کر دیا تھا کم بہت آب و طعام
شیخ دیں بوبکر ورّاق ابیاں ۔ جو بڑا تھا پیشوائے عارفاں
کیا نشاں ہے اسکی اب دیکھے خبر ۔ تب کہا یوں ان کو شیخ ذو الفقر
اور اس کا نفس بھی ہوا ہے تنگ ۔ یعنے جینے سے بھی جی آوے ہے تنگ
یعنے ان کا نام مرارہ اور ہلال ۔ ہووے راضی انسے ہر دم ذوالجلال

میں جلا ڈالا وہ نامہ آگ پر ۔ اور قاصد کو کہا اے بدگہر
ہے نبی کی مجھکو بہتر ناخوشی ۔ بالیقیں لاکھوں عنایت سے تری
بیوؤں میں تا بی بی ہے اپنے میں فراق ۔ مینے پوچھا کیا اسے دیوں طلاق
مینے تب بی بی کو اپنے حکم پر ۔ باپ کے گھر اسکو بھیجا جلد تر
ہے روایت جبکہ بوڑھا تھا ہلال ۔ اسکی زن حضرت سے کی آ عرضِ حال
کیا مجھے ہے اذن اے شاہِ ہدیٰ ۔ کہ میں خدمت اسکی لاؤں بجا
بولی ضعف درد و غم سے اب یقیں ۔ ہلنے چلنے کی اسے طاقت نہیں
ایک شب اپنی پہاڑی کے اوپر ۔ میں پڑا تھا سنگدل افسردہ تر
لے خوشی اب کعب مت رہ ملول ۔ کہ ہوا ہے اب ترا توبہ قبول
بس مرے یاراں پیاپے آئے ہیں ۔ اور بشارت یہ مجھے پہنچائے ہیں
تب مہاجر اور انصارِ کرام ۔ بیٹھے تھے در خدمتِ شاہِ انام
میں کیا سالارِ عالم کو سلام ۔ تھے بہت اس وقت وہ پر شاد کام
مجکو فرمائے کہ تجھکو ہو خوشی ۔ تجھ پہ ایسا دن نہ آیا ہو کبھی
کہ کمالِ لطف سے رب العلا ۔ ہے کیا مقبول اب توبہ ترا
شاہِ عالم نے کہا ایسا نہ کر ۔ میں کہا کیا نصف دیوں مال و زر
شہ کہے ہاں ثلث دینا ہے بھلا ۔ اور بہت ہے ثلث بس میں نے دیا
بولتا ہے یوں سعید با صفا ۔ جب بشارت اسکو میں جا کر دیا
سر اٹھانے کا نتھا مجھ کو گمان ۔ کہ نکل جاوے گی تن سے اسکی جان
اور کبھی رکھتا تھا وہ صومِ وصال ۔ اور بہت روتا تھا ہر دم پر ملال
اس سے پوچھے ایکدن اے بافتوح ۔ کہ وہ توبہ جس کو کہتے ہیں نصوح
باوجود ایسی فراخی کے زمیں ۔ تنگ اس تائب پہ ہو جائے یقیں
جس طرح سے کعبنے توبہ کیا ۔ اور اسکے وہ دو یارِ با صفا
جب ہوا توبہ وہ تینوں کا قبول ۔ تب یہ آیت پائی شرفِ نزول

لَقَدْ تَابَ اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ وَالْمُهَاجِرِیْنَ وَالْاَنْصَارِ ترجمہ اللہ مہربان ہوا نبی پر اور مہاجرین اور انصار پر وَعَلَی الثَّلٰثَةِ الَّذِیْنَ خُلِّفُوْا حَتّٰی اِذَا ضَاقَتْ عَلَیْهِمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَضَاقَتْ عَلَیْهِمْ اَنْفُسُهُمْ ترجمہ اور ان تین شخص پر جو پیچھے رہ گئے تھے یہاں تک کہ جب تنگ ہوی ان پر زمین باوجود اسکے کہ کشادہ ہے اور تنگ ہوی اُن پر اپنی جان یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ ترجمہ اے ایمان والو ڈرتے رہو اللہ سے اور رہو ساتھ سچوں کے ف یہ تین شخص سچ کہنے سے بخشے گئے۔ (سورۂ توبہ ۱۲)

ابولبابہ سے بسبب اقتضائے بشریت کے خدا و رسولؐ کی ایک خیانت سرزد ہونا۔ اسلئے وہ آپکو مسجد کے ستون سے پندرہ روز تک باندھ لینا اور غایت پشیمانی سے توبہ کرنا ان کا توبہ قبول ہونا

بولبابہؓ پانزدہ دن آپ کو
کھام سے مسجد کے یک باندہا تھا جو

یعنے ابنائے قریضہ پر لعیں
جب محاصر ہو گئے تھے شاہِ دیںؐ

بولبابہؓ کو روانہ تا کریں
شورہ تا اس کا کرے اصحاب بیں

پس اُسی بھیجے ہیں شاہِ انبیاؐ
بولبابہؓ انکے قلعہ میں گیا

اور زن و اطفال سب رونے لگو
اپنی سختی اس سے سب ظاہر کئے

بولبابہ کو تب اُن کے حال پر
رحم آیا اُن کا رونا دیکھ کر

وہ کہا ہاں آؤ قلعے سے اُتر
اور پھیرا ہاتھ اپنا حلق پر

بولبابہ گرچہ ایسا کہدیا
اور تبھی دلسے پشیماں ہوگیا

بس پشیماں ور شرمندہ ہوا
جلد استرجاعؓ کی آیت پڑھا

نا تو حضرتؐ سے نہ یاروں سے مِلا
بلکہ سوئے مسجدِ نبوی گیا

اور بولا کوئی نا کھولے مجھے
جب تلک اللہ نا بخشے مجھے

کہ اگر ہوتا وہ حاضر میرے پاس
اسکی بخشش مانگتا میں حق کے پاس

جب تلک اسکو نہ بخشے گا وہ رب
آہ اس کو کس طرح کھولیں اب

دانۂ خرما کھلاتی تھی اُسے
اور پانی بھی پلاتی تھی اُسے

یونہی پندرہ دن اسکے ہیں منقضی
اور سماعت اسکی تب جاتی رہی

وحی اسکے باب میں نازل ہوی
مومنونکو سب خوشی حاصل ہوی

وہ بھی اس غزوے کے بعد ازہی پہچان
مختصر اسکا یہی قصہ ہے جان

تنگ آئے اس قوم والونے تمام
شاہ کی خدمت میں یہ بھیجا پیام

کیونکہ ہم سوگند انکا تھا وہ جب
اسلئے اسکو کئے ہیں وہ طلب

اسکے استقبال تب آئے ہیں زود
مرد و زن پیر و جوان سارے یہود

جب سے اس قلعہ میں ہیں محصور ہم
ہیں بہت پُر درد اور رنجور ہم

پوچھے کہہ کیا مصلحت ہے ہمیں اب
نیچے اس قلعے کے ہم آئیں سب

یعنے زیرِ قلعہ جب آؤگے تم
ذبح یکسر جانو ہو جاؤگے تم

جب خدا کی اور رسول اللہ کی
یہ خیانت آہ اس سے ہوگئی

پس کیا رجعت وہیں روتا ہوا
اپنے منھ کو اشک سے دہوتا ہوا

سخت یک زنجیر سے اپنے تئیں
کھام سے مسجد کے باندھا ہے وہیں

یہ خبر جب سرورِ عالم سُنے
لطف سے اس طرح فرمانے لگے

کیا کروں کر عہد وہ حق سے یقیں
یوں لیا ہے باندہ جب اپنے تئیں

کہتے ہیں لڑکی جو اسکی ایک تھی
باپ کے پاس اپنے آتی تھی وہی

کھولتی تھی اسکو بروقتِ نماز
اور برائے حاجت بول و براز

اور لصار کا بھی جانا تھا سبب
تب کیا توبہ قبول اسکا مجیب

اُم سلمہؓ کے تھے گھر شاہِ جہاں
یکبیک خنداں ہوئے اور شادماں

م ٹیبہ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

بی بی کہتی تھی کبھی ہیں شاہؐ سے　　کہ ہمیشہ آپ کو حق خوش رکھے
بولبابہؓ کا گنہ بخشا گیا　　کہ کیا توبہ قبول اس کی خدا
در پہ حجرے کے کھڑے رہ کر کبھی　　ام سلمہؓ نے بشارت اسکو دی
کھولنے اسکو ہیں دوڑے سب　　بولبابہ نے کہا یوں انکو تب
شہ نمازِ صبح کو آئے ہیں جب　　اسکو دستِ پاک سے کھولے مگر تب

فَاعْتَرَفُوْا بِذَنْبِهِمْ (سورۂ ملک)

اسلئے باندھا گیا تھا اور وہ کام　　ہے ابھی در مسجد شاہؐ انام
معنیٔ ایلا قسم ہے جانئے　　کہ نہ زن سے مرد نزدیکی کرے
کہ وہ ایسا چاہے نفقہ اور لباس　　کہ میسر تب تھا لے حق شناس
اک مہینا نہ کرے ان سے ملاپ　　تا سزا اسکی نہیں پہنچے شتاب
اور تب جو آپ کا تھا ایک غلام　　کہ رباح اسکا جو تھا مشہور نام
اور شہرت یوں مدینے میں ہوی　　کہ طلاق ازواج کو حضرتؐ نے دی
بولتے ہیں اس طرح حضرت عمرؓ　　کہ میں مسجد کو گیا سن یہ خبر
اس غلام باصفا سے میں کہا　　اذن لے میرے لئے اب جلد جا
چند بار ایسا ہی میں بھیجا اُسے　　اذن نہ حاصل ہوا لیکن مجھے
اسلئے حق کی قسم کھا میں کہا　　حکم گر ہووے رسول اللہ کا
پھر گیا ہیں جبکہ کر ایسا کلام　　آکے ایسے میں پکارا وہ غلام
کیا دئے ہو اب طلاق اے شاہ دیں　　بی بیوں کو اپنے فرمائے نہیں
پھر عمرؓ ایسا کئے بہتر کلام　　کہ ہووے مسرور رسالانام
ایسے میں صدیقؓ بھی حاضر ہوئے　　اذن چاہے اذن تب انکو دئے
دیکھتے کیا ہیں کہ وہ خفگے رسول　　ہیں بہت محزون و دلگیر و ملول
یہ وہ نفقہ مجھسے کرتی ہیں طلب　　کہ نہیں ہیں اسقدر کہتا ہوں اب
یونہی چاہی مجھسے نفقہ بیشتر　　مینے مارا اسکی گردن کے اوپر

اس خوشی کا گیا ہی فرما سبب　　شاہ عالمؐ نے کیا ارشاد تب
پوچھی پھر میں کیا بشارت دوں اسے　　بولے گر چاہے بشارت دیجئے
جب سنے بی بی سے اصحاب رسولؐ　　بولبابہ کا ہوا توبہ قبول
تم نہ کھولو آوے تا شاہ امم　　آپ ہی کھولے بالطاف و کرم
اور مجاہد نے کہا قرآن میں　　آئی یہ آیت اسی کی شان میں
بعضے بولے بولبابہ کر کے چوک　　بھی نہیں حاضر ہوا تھا بر تبوک
اس برس میں ہی رسول اللہ نے　　اپنے سب ازواج سے ایلا کئے
بی بیاں یکبار سب حضرتؐ سے مل　　آہ حضرتؐ کو کئی ہیں تنگدل
پس یہی تھا باعثِ رنجیدگی　　اسلئے ایلا کئے ان سے نبیؐ
پس رسول اللہ کنارہ انسے لے　　جا کے تشریف ایک حجرے میں رکھے
در پہ حجرے کے ہیں بٹھلائے اُسی　　تا کسے بے اذن وہ آنے نہ دے
جو کوئی یاروں سے سنتا یہ خبر　　وہ طرف مسجد کے آتا جلد تر
یک صحابہ کی جماعت دل فگار　　بیٹھی دروازے پہ تھی تب زار زار
اُسنے جا کر پھر کے آ بولا شتاب　　اذن چاہا پر نہ کچھ پایا جواب
میری بیٹی کی سفارش کیلئے　　میں آیا ہوں گمان شاید کئے
کہ میں ماروں اسکی گردن مار دوں　　حکم حضرتؐ سے تجاوز نا کروں
کہ تم آؤ حکم آنے کا ہوا　　میں گیا اور عرض خدمت میں کیا
کھولا میں اللہ اکبر سے زباں　　اور کہا تھا جھوٹ لوگوں کا گماں
اور کہا جابرؓ کہ یکدن ابوبکرؓ بھی　　جمع آئے در پہ اصحاب نبیؐ
بعد ازاں اذن چاہے ہیں عمرؓ　　اذن انکو بھی دئے خیر البشرؐ
اور بیٹھی تھیں وہاں سب بی بیاں　　انکو بتلا کر کہے شاہ جہاں
یوں کہا فاروق اعظم ذیشاںؓ　　میری عورت جو ہے بنت خارجہ
پس یہ سنتے ہی اٹھے خیر البشرؐ　　تب اٹھے ہیں جلد بوبکرؓ و عمرؓ

حضرتؐ کا اپنے ازواج مطہرات سے ایلا کرنا ایک ماہ تک

عائشہؓ کو مارے صدیقؓ گر بیاں
اور عمرؓ بھی مارے حفصہؓ کو وہاں
مسکرائے دیکھ یہ خیر البشرؐ
عرض یوں کرنے لگے ہیں تب عمرؓ
ہم تھے جب مکہ میں اے شاہِ امم
عورتوں پہ اپنے سب غالب تھے ہم
پر مدینہ کے نساء بر شوہراں
ہو گئے غالب دیکھتے ہیں ہم یہاں
دیکھکر ان کو ہماری عورتیں
سیکھیں انکی جرأتیں اور خصلتیں
الغرض ایسا ہی وہ شاہِ ہدا
یک مہینہ بی بیوں سے تھے جدا
پورا انتیسا ہوا وہ ماہ بھی
پہلے آئے عائشہؓ کے گھر نبیؐ
عائشہؓ نے عرض کی اے شاہ دیں
کہ قسم تھی یک مہینہ کی یقیں
میں گنی ہوں آج دن انتیسواں
شہؐ کہے یہ ماہ انتیسا ہی جاں
پس وہیں در بابِ ازواجِ رسولؐ
آیتِ تخییر یہ پائی ہے نزول

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِأَزْوَاجِكَ إِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَزِينَتَهَا فَتَعَالَيْنَ أُمَتِّعْكُنَّ وَأُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيلًا وَإِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَالدَّارَ الْآخِرَةَ فَإِنَّ اللَّهَ أَعَدَّ لِلْمُحْسِنَاتِ مِنْكُنَّ أَجْرًا عَظِيمًا (سورۂ احزاب)

یعنی حق کہتا ہے اے میرے نبیؐ
بی بیوں سے کہدے تو اپنے نبیؐ
تم اگر دنیا کی چاہیں زندگی
یعنی دنیا میں کشائش زندگی
اور اس دنیا کی زینت کا اساس
یعنے عمدہ زیور و بہتر لباس
پس تم آؤ تا کہ میں دیوں تمہیں
اور اچھی طرح سے چھوڑوں تمہیں
یعنے اپنے دلکی رغبت سے یقیں
چھوڑ دو تمکو کراہت سے نہیں
اور اگر اللہ کی چاہیں خوشی
اور خوشی اسکے رسول پاک کی
اور دارِ آخرت کی نعمتیں
نعمتیں اور راحتیں و لذتیں
پس مہیا حق رکھا ہے لطف سے
تم سے اچھے عورتوں کیواسطے
دارِ عقبیٰ کا یقیں اجر عظیم
یعنے مزدوری بڑی ہے اور فخیم
نعمتیں دنیا کی جس کے روبرو
کچھ نہیں کہتی ہے قدر و آبرو
جب یہ آیت پائی ہے شرف نزول
عائشہؓ کو پہلے سنوائے رسولؐ
اور فرمائے کہ دینے میں جواب
تو نہ کر فی الحال جلدی و شتاب
مشورت ماں باپ سے کر باصواب
بعد اسکے دیجئے اسکا جواب
عرض کی بی بی نے اے سالار دیں
مشورت کرنے کی کچھ حاجت نہیں
کہ یہ دنیا کی کشاکش بالیقیں
میں کبھی چاہتی نہیں چاہتی نہیں
بلکہ حق اور اسکے پیغمبر کو میں
جان و دل سے اختیار ابھی ہوں میں
بعد ازاں یونہی تمامی بی بیاں
عرض حضرت سے سرو عیاں
چھوڑ دنیا کو کئے سب اختیار
حق کو اور خلقکے نبیؐ کو اختیار
زہد و ایثار و سخا میں بالدوام
درجۂ غایت کو پہنچے ہیں تمام
خاص بی بی عائشہؓ تھی بعد لیں
انکو تھی اس باب میں شانِ جلیل
سرورِ عالمؐ کی بعد از رحلے خبیر
جب لگے آنے فتوحات کثیر
جب عراق و روم و شام ایسے بلاد
فضل حق سے مومنوں کے آئے ہاتھ
تب صحابہ کو بڑی وسعت ہوی
اور بڑی اسلام کو شوکت ہوئی
تب خلیفے اور امرا اغنیا
جو تھے از اصحابِ شاہِ انبیا
بھیجتے تھے مال و زر از بس وفور
ہدیہ ازواجِ پیمبرؐ کے حضور
بی بیاں خیرات کر دیتے تمام
آپ رہتے زہد میں ہی بس مدام
ہے روایت یوں عروہؓ بن عمیر
کہ میں دیکھا چشم سے اپنے بخیر
کہ جناب عائشہؓ نے یک بار
کر دئے صدقے درم ستر ہزار
پیرہن جو ایک انکے تن پہ تھا
دیکھا میں پیوند تھا اسکو لگا
اور عبد اللہ زبیرؓ حق شناس
بھیجا ایکدن لاکھ درہم انکے پاس
کسی اسی دن صدقہ وہ سب آشکار
اور تھی اسدن وہ بی بی روزہ دار

حضرتؐ کی بی بیوں کی سخاوت اور زہد و قناعت

ایک حبّہ بھی نہ سالن کو رکھی
اُسکا ہیں سالن پکاتی تھی شتاب
اور خزیمہ کی بھی بیٹی اے آیپ
اور زینبؓ جو تھی بی بی دوسری
ہاتھ سے اپنے مشقت کر سدا
بی بیوں سے بولے تھے خیر الورا
ملنے میں ہاتھ انکو اپنے بی بیاں
سمجھے لمبے ہاتھ سی یہ تھی مراد
خواہشِ دنیا سے ہو کر دور تر
ذکر سے اُس کے اگر چاہے خدا
آیت تخییر جب آئی اے یار
شاہِ عالمؐ نے اُسے رخصت کیا
دیکھ لوگوں نے کیا اُس سے ملل
پس جو عقبیٰ چھوڑ دنیا لیویگا
اور اُن ایام میں اے باصفا
اور لیکر اذن جب اندر گیا
زیرِ سر بالیں سے یک ایسا دھرا
صاع یک جو اور کوزہ آب کا
میں نظر اس حالت اور پر جب کیا
آپکو جب دیکھو اِس حالتمیں ہیں
آپ بیشک ہیں رسول اللہ کے
بات یہ سنتے ہی پس حضرتؐ اٹھے
کافروں کو عیش اِس دنیا میں ہے

پس نمک اور نان سے افطار کی
عائشہؓ اُسکا دئے ہیں یوں جواب
جو تھی زینبؓ زوجۂ سالارِ دیںؐ
کہ وہ بیٹی تھی مقرر جحش کی
صدقہ دیتی تھی وہ در راہِ خدا
تم سے جسکا ہاتھ لمبا ہو ویگا
بی بی سودہؓ کا تھا لمبا ہاتھ جاں
ہاتھ لمبا ہو سخاوت میں زیاد
زہد اور ایثار میں باندھے کمر
ایک سالہ ہی لکھو نگا میں صدا
آہ وہ دنیا ہی کی ہے اختیار
حال اُس عورت کا آخر یہ ہوا
کون ہے تو بول کیا ہے تیرا حال
حال اُسکا آخر ایسا ہوویگا
جب تھی تنگی پر جنابِ مصطفےٰؐ
دیکھتا کیا ہوں کہ شاہِ انبیاؐ
نا رسب خرمے کا ہے اُسمیں بھرا
اور کچھ گھر میں نہ تھا اُسکے سوا
سینہ بھر آیا سو میں رونے لگا
آہ ایسی تنگی و شدت میں میں
درگہِ حق میں دعا اب کیجئے
اور سیدھا بیٹھ فرمانے لگے
اور ہمارے واسطے عقبیٰ میں ہے

اُنکی باندی نے کہی اے محترم
کہ نہ مجھکو یاد آئی تب یہ بات
اِسقدر دیتی مساکین کو طعام
والدہ اُنکی تھی حضرتؐ کی پھپھی
صدقہ و خیرات میں اے نیکذات
وہ ملیگی مجھ سے آکر جلد تر
لیک پہلے بی بیوں سے وہ کبھی
الغرض وہ آیتِ تخییر جب
اُنکی طاعت اور تقوی کا بیاں
اور سوا اُن بی بیوں کے اے زکی
پس بحسب حکمِ حق اے باوفاق
خستہ خرما وہ رہ سے چن کر
بولی وہ بدبخت ہوں میں زشت کار
حبِّ دنیا سے سدا شام و پگاہ
بولتے ہیں اِس طرح حضرت عمرؓ
تب برہنہ تن ہی لیٹے بر حصیر
اور دیکھا آہ تب برگِ شلم
بے دباغت چند ٹکڑے پوست کے
پوچھے حضرتؐ کیوں تو روتا ہے ملول
قیصر و کسریٰ جو ہیں کفار ہیں
تا فراخی دے کرم سے اپنے رب
اے ابن الخطاب کیا جانا ہے تو
یہ جو فرمائے وہ سالارِ انام

گر برائے گوشت رکھتے یک درم
ورنہ دیتی ایک درہم تیرے ہاتھ
کہ ہوا اُم المساکین اُس کا نام
تھا امیمہ نام اُسکا اے اخی
تھا بہت لمبا اُسی بی بی کا ہاتھ
پس ہوئی جب رحلتِ خیر البشرؐ
حضرتِ زینبؓ نے ہی جب نقل کی
آئی ہے سب بی بیاں حضرتؐ کی تب
بس ذرا نزدیک چاہتا ہے ہمیاں
بھی تھی یک عورت رسول اللہؐ کی
دیکے اُسکو مہر و پوشاک و طلاق
رات دن وہ اُسپہ کرتی تھی گذر
کہ جو کی میں آہ دنیا اختیار
حق تعالیٰ دیوے مومن کو پناہ
کہ گیا میں ایک دن حضرتؐ کے گھر
اُس سے تھا پہلو حضرتؐ نقشگیر
ہیں بچھائے آپکے زیرِ قدم
گھر کے تھے دیوار سے لٹکے ہوئے
میں کہا کیونکر نہ روؤں یا رسولؐ
کیسی راحت میں سدا سرشار ہیں
آپ پر اور آپکی امت پہ سب
کیا نہیں یہ بات پہچانا ہے تو
محض تھا وہ از پئے تفہیم عام

حضرتؐ کا زہد اختیاری

ورنہ وہ انوار و اسرارِ شریف
اور شہود و ذوق و لذاتِ لطیف

اور وہ حظِ نعمتِ دارِ جہاں
پاتے ہیں دنیا میں ہی پیغمبراں

راوی کہتا ہے سُنا ہیں جب یہ بات
تب کیا اقرار صدقِ دل کیساتھ

یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ[1] رَضِیْنَا بِاللّٰہِ رَبًّا وَّ بِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّ بِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا۔

کہ امیرِ حاج باعز و شرف
جلد تر بھیجے ہیں مکہ کی طرف

اونٹ پر اپنے بٹھا عزت کیساتھ
بھیجے مکہ میں منادے تا برات

شرط و عادت تھی عرب میں یہ قدیم
اسلئے بھیجے علیؓ کو اے سلیم

کہ امیر اب ہو کے آئے آپ کیا
یا ہو تابع تب کہے یوں مرتضیٰؓ

پہنچے ہیں مکہ کو جا۔ وہ دونو جب
مومنوں کو ساتھ لے صدیقؓ تب

اور طریقہ پر ہی اپنے کافراں
حج بجا اُس سال لائے بیگماں

کوئی مشرک سالِ آئندہ میں آ
حجِ بیت اللہ نا لاوے بجا

مشرکاں بھی دوسرے در چار ماہ
جس جگہ جیسے ہیں جالیویں پناہ

اس برس میں ہی بہت آئے وفود
لائے ہیں ایمان اُس سرور پہ زود

طور پر فہرست کے بھی آمیاں
نام ہی انکے لکھوں گا گر یہاں

اور اُس ہی سال ذو القعدہ میں جاں
حضرتِ صدیقؓ کو شاہِ جہاں

ضُبحناں تک جبکہ وہ پہنچے ہیں آں
تب علیِؓ مرتضیٰ کو مصطفےٰؐ

جسکے جانب سے سناتا ہو برات
اُسکو رہنا ہے قرابت اُسکے ساتھ

مرتضیٰؓ جا کر ملے ہیں اُنسے جب
پوچھے میں صدیقِ اکبرؓ اُنسے تب

آپکا تابع ہوں میں یا آپکی ذات
محض آیا میں سنا دینے برات

حجِ بیت اللہ کو قائم کئے
شاہِ عالم کی مطابق شرع کے

نحر کے دن پاس جمرہ[2] کے علیؓ
سبکو سنوائے ہیں باشانِ جلی

صلح تھی جن مشرکوں سے جان لیں
صلح کے ایّام تک ہی وہ رہیں

پس ابوبکرؓ و علیِ مرتضےٰؓ
آکے پہونچے در جنابِ مصطفےٰؐ

وفد کے معنے جماعت ہے یقیں
جمع ہے اسکا وفود اے اہلِ دیں

وہ کئے اوراق ہوینگے یقیں
اُسکی اس نسخہ میں گنجائش نہیں

ہجرت سے دسویں سال کا احوال

اور دسویں سال لکھے شاہِ دیںؐ
نامہ نجراں کے نصارا کے تئیں

ساٹھ اسوار ان سے نکلے جلد تر
پہنچے جب نزدِ مدینہ آن کر

کھینچے دامان ہیں پر اپنے تب
مسجدِ نبوی طرف آئے ہیں سب

جبکہ پہنچا انکا وقتِ نماز
رو بہ مشرق وہ کھڑے ہیں بانیاز

جبکہ وہ فارغ ہوئے ہیں اُس نماز
بات کرنا چاہے سارے بانیاز

وہ نکل مسجد سے باہر تنگدل
بولے ابنِ عوفؓ اور عثمانؓ سے مل

وہ کہے پوشاک یہ ابریشمیں
سب نکالیں اور سہنے کے نگیں

یونہی آ کر وہ کہیں جب سلام
تب جواب انکو دئے شاہِ انامؐ

دعوتِ اسلام کی حضرت نے جب
پھر ایماں نہ وہ پائے ہیں تب

دعوتِ اسلام تھی اُنمیں قسم
پس وہ سارے مشورت کر کے بہم

ریشمی کپڑے گراں سب پہنکر
اور سہنے کی انگوٹھی ہر نفر

اور گئے ہیں شاہِ عالمؐ کو سلام
اُنسے پھیر منھ کو سالارِ انام

منع کرنا چاہے ہیں اصحاب جب
شہ کہے چھوڑو کہ پڑھ لیں یہ ہی سب

اُنپہ فرمائے نہ حضرت التفات
اور نہیں پھر کر گئے ہیں اُنسے بات

آکے پوچھے وہ دو نو از مرتضیٰؓ
آپ کی اِس بات میں ہے رائے کیا

راہ ہوںگا پہنکر سارے لباس
جاویں اب در خدمتِ سالارِ ناس

اور کہا حق کی قسم ہے بایقیں
پہلے ساتھ انکے تھا شیطانِ لعیں

اور گئے وہ عرض اے شاہِ ہُدا
باب میں عیسیٰؑ کے فرماتے ہو کیا

[1] اے رسول اللہ! اللہ کے رب ہونے اور اسلام ہمارا دین ہونے اور (جناب) محمدؐ کے پیغمبر ہونے پر ہم راضی ہوگئے ۱۲

[2] جہاں کنکریاں ماری جاتی ہیں ۱۲

مصطفےٰ فرمائے ہیں اسکا جواب	آئیگے دن ہیچ میں دونگا شتاب	اب اقامت تم کرو اس شہر میں	کہ جواب سنت کا بولوں تمہیں
وحی کا تھا آپ کو تب انتظار	پس یہ آیت آئی ہے از کردگار	اِنَّ مَثَلَ عِیْسٰی عِنْدَ اللّٰہِ کَمَثَلِ اٰدَمَ خَلَقَہٗ مِنْ	

تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَہٗ کُنْ فَیَکُوْنُ اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّکَ فَلَا تَکُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِیْنَ فَمَنْ حَآجَّکَ فِیْہِ مِنْ بَعْدِ مَاجَآءَکَ مِنَ

الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآءَنَا وَاَبْنَآءَکُمْ وَنِسَآءَنَا وَنِسَآءَکُمْ وَاَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَکُمْ ثُمَّ نَبْتَہِلْ فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰہِ عَلَی الْکٰذِبِیْنَ ۵ یہ آیت سورۂ آل عمران میں آئی ہے. اس کو آیت مباہلہ کہتے ہیں اسکے نازل ہونیکا سبب یہ ہے کہ نجران کے عیسائی نے حضرتؐ کے جناب میں حاضر ہوکے کہا کہ کس لئے آپ انکو بندہ کہتے ہو. حضرتؐ نے فرمایا العیاذ باللہ عیسیٰؑ کو عبداللہ کہنا گالی نہیں. حقیقت میں وہ بندہ اللہ کا ہے. اور اسکا کلمہ جوڑا لگیا طرف مریمؑ کے. انہوں نے یہ سنکے غصہ ہوئے اور کہا کہ کون بندہ ہے جو بغیر باپ کے پیدا ہوا. تب یہ آیت شریف نازل ہوی اِنَّ مَثَلَ عِیْسٰی عِنْدَ اللّٰہِ کَمَثَلِ اٰدَمَ یعنے بیشک مثال عیسیٰؑ کی نزدیک اللہ کے جیسی مثال آدمؑ کی ہے اور تم تو تصدیق کرتے ہو کہ آدم بغیر ماںباپ کے پیدا ہوا. حالانکہ اسکو ابن اللہ نہیں کہتے ہو. پس جو کوئی بغیر باپ کے ماں کے شکم سے پیدا کس لئے اسکو ابن اللہ جانتے ہو. امام قشیری نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے ان ہردو پیغمبر ونکی روح کی پاکی اصلاب میں گزرنے سے بیان فرمایا حقیقت میں ان ہردو پیغمبر کا ظہور اللہ کی قدرت اور خرق عادت سے ہے. پس آدمؑ کی پیدائش کا بیان کرتا ہے خَلَقَہٗ مِنْ تُرَابٍ یعنے پیدا کیا اسکے قالب کو مٹی سے ثُمَّ قَالَ لَہٗ پس کہا اس کے قالب کو کُنْ یعنے روح کے ساتھ زندہ ہو فَیَکُوْنُ پس ہوگیا یعنے ہم خاک کو کہے کہ آدمؑ ہو. اور ہوا کو کہے کہ عیسیٰؑ ہو. اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّکَ حق بات ہے تیرے رب کے طرف سے یعنے عیسیٰؑ کی مثال جو ہم نے بیان کیا وہی حق بات ہے فَلَا تَکُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِیْنَ پس مت رہ شک لانے والوں میں. اگرچہ یہ خطاب حضرتؐ کی طرف ہے. لیکن اس سے آپ کی امت مراد ہے فَمَنْ حَآجَّکَ فِیْہِ پھر جو کوئی جھگڑا کرے تیرے عیسیٰؑ کے باب میں مِنْ بَعْدِ مَاجَآءَکَ مِنَ الْعِلْمِ بعد اسکے کہ پہنچ چکا تجھکو علم یعنے وہ دلیل جو عیسیٰؑ کی عبودیت پر دلالت کرتی ہے فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآءَنَا وَاَبْنَآءَکُمْ تو کہہ اے میرے رسول آؤ بلاؤ ہم اپنے بیٹے اور تمہارے بیٹے وَنِسَآءَنَا وَنِسَآءَکُمْ اور اور اپنی عورتیں اور تمہاری عورتیں وَاَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَکُمْ اور اپنی جان اور تمہاری جان ثُمَّ نَبْتَہِلْ پھر مبالغہ سے دعا کریں فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰہِ عَلَی الْکٰذِبِیْنَ اور لعنت ڈالیں اللہ کی جھوٹوں پر. بچوں اور عورتوں کو مباہلے میں ضم کرنے کا جو حکم آیا اسکا سبب یہ ہے کہ اپنی سچائی خوب ظاہر ہووے. کیونکہ آدمی اپنے عزیزوں کی خرابی نہیں چاہتا ہے جب مباہلے میں انکو شریک کریں تو یقین معلوم ہوا کہ آپ حق پر تھے اور مخالف باطل پر. اور نبتہل کا مصدر ابتہال ہے ابتہال کے معنی مبالغہ سے دعا کرنا ہے. کَذَا فِیْ تَفْسِیْرِ حُسَیْنِیْ وَفَیْضِ الْکَرِیْمِ.

انکو یہ آیت سنائے شاہ دیں
وہ کہے سب آج مہلت دیجئے
وہ کہا تم جانتے ہو سربسر
گرنہ چاہتے ہو کہ چھوڑیں اپنا دین
آکے باہر انکو فرمائے سنو
وہ کہا اے قوم ہوؤ ہوشیار
مت کرو زنہار انسے ابتہال
پس نہیں آئے ہیں وہ بہر ابتہال
گر گئے ہوتے وہ مجھسے ابتہال
اہل نجراں خوار ہوتے سب ضرور
آپ سے کرتے نہیں ہم ابتہال
بولے ہمکو جنگ کی طاقت نہیں
تیس نیزے تیس بکتر بھی دگر
سود مت کھاؤ نجس ہے اور بد
یک صحابہ کی جماعت لے ایں
یا رسول اللہ نیک مرد ایں
شاہ فرمائے امین باصفا
ملک میں وہ اپنے جا پہنچے ہیں تب
انکی تبعیت سے بے ریب و گماں
مملکت کو اسکے وہ خیر البشر
اور ابو موسیٰ کو جو تھا اشعری
بعد ازاں خالد کو بھیجے باشرف
بعد ازاں در شہر رمضاں باوقار

تب بھی کج بختی کو وہ چھوڑے نہیں
مشورت ہم کرکے پھر کل آئینگے
کہ محمد حق کے ہیں پیغامبر
صلح تم انسے کرو بے بغض و کین
میں دعا کرتا ہوں تم آمین کہو
پنجتن یہ آئے ہیں جو باوقار
ہوؤ گے تم سب ہلاک و پائمال
اور فرمائے رسول ذوالجلال
مسخ کر دیتا تھا انکو ذوالجلال
بلکہ سر پر جو اڑیں انکے طیور
شہ کہے ایماں سے پاؤ کمال
آپ سے ہم صلح کرتے ہیں یقیں
انکو فرمائے ہیں تب خیر البشر
سود سے بھی مت کرو داد و ستد
شاہدی اسپر لکھی اپنی وہیں
بھیجے ہمراہ ہمارے بیش بیں
لائے حق کی جو امانت کو بجا
نقل ہے تھوڑے ہی دن گذرے ہیں جب
ایک جماعت لائی ایماں بعد ازاں
چار شخصوں کو دئے تقسیم کر
ایک حصہ پر دئے ہیں سروری
سوئے نجراں اک قبیلہ کی طرف
مرتضیٰ کے ساتھ دے سہ صد سوار

پس بہ فرمان خدائے ذوالجلال
تھا رئیس انکا جو عاقب ہوشیار
ابتہال انسے کرو مت زینہار
دوسرے دن وہ رسول کائنات
اور بلائے انکو بہر ابتہال
ہیں یہ ایسے چاہینگے حق سے اگر
اور نصرانی بھی کوئی بر زمیں
ہے قسم پروردگار پاک کی
بندر و خنزیر ہوکے سب کے سب
آگے ہی اک سال کے مرتے تمام
بولے ایماں بھی نہیں لاتے ہیں ہم
دیوینگے ہر سال حُلّہ دو ہزار
گر پڑیگا کچھ مسلمانوں کو کام
پس ہوا ہے صلح ان باتوں پہ سب
صلح نامہ اہل نجراں کو دئے
گر ہمارے میں کچھ آوے اختلاف
بو عبیدہ ہے امین پاک ذات
جلد سید اور عاقب آئے ہیں
اور اس ہی سال باذان نیک ذات
ایک حصہ اسکے بیٹے کو دئے
اور معاذ ابن جبل کو اے پسر
انکو وہ دعوت کیا ہے جاکے تب
مصطفیٰ بھیجے سوئے ملک یمن

شہ بلائے انکو بہر ابتہال
مشورت اس سے کئے سب ایکبار
دو جہاں میں ہوئینگے خوار و زار
حیدر و حسنین و زہرا کو لے ساتھ
آئیں بو الحارث جو تھا اک باکمال
حق دکھلا دیوے پہاڑاں سربسر
نا رہیگا جانئے باقی کہیں
دست قدرت میں ہے جسکی جاں مری
انپہ آتش بیٹھتی وادی پہ سب
پس کہے یوں عرض اے شاہ انام
شہ کہے پس جنگ پر آؤ بہم
تیس اونٹاں تیس گھوڑے راہوار
دوا امانت تیس یہ چیز تمام
اور لکھے ہیں صلح نامہ ایک تب
اہل نجراں عرض یوں شہ سے کئے
تا کرے وہ راستی ہے حکم صاف
پس کئے انکو روانہ انکے ساتھ
سرور عالم پہ ایماں لائے ہیں
حاکم ملک یمن پایا وفات
اور یعلیٰ کو عطا دوسرا کئے
ایک حصے سے کئے ہیں مفتخر
ہوگئے وہ بہرور ایماں سے سب
اور دئے انکو علم شاہ زمن

حضرت علیؓ کو علمِ قضا حاصل ہونا

اور سر پر اُن کے دستارِ عمام / باندھے دستِ خاص سے شاہِ انام
اور فرمائے کہ اب تو جلد جا / جنگ میں لیکن نہ کر تو ابتدا
گر قبولیں کیجیے حکمِ صلوٰۃ / جب مطیع ہوں کیجیے حکمِ زکوٰۃ
گر قبولیں تجھ سے ان احکام کو / کوئی سبب سے انکا متعرض نہ ہو
بھیجتے ہو مجھکو بر اہلِ کتاب / یا رسول اللہ میرے پر ہے شباب
ہاتھ اپنا رکھکے میرے صدر پر / تب کہے ہیں یہ دعا خیر البشرؐ
یُمن سے اُس کے جنابِ مرتضیٰؓ / پہنچے ہیں درجہ کو در علمِ قضا

ایک آدمی کو ہدایت پر لانا دنیا و مافیہا سے بہتر ہے

اور مروی ہے کہ سالارِ عرب / یوں کئے کرار کو ارشاد تب
وہ یقیں دنیا و مافیہا سے جان / خیر ہے بہتر ہے در سرّ و عیاں
اور قدم اپنا بہ میدانِ جہاد / بھی رکھے ثابت وہ اُنکو نہاد
خاص ہمداں کا قبیلہ لا کلام / لایا ہے ایکبار ہی ایماں تمام
شکر کا سجدہ کئے خیر الانام / اور کہے ہمداں پر ہووے سلام
ابنِ مسعودِ مکرّم ذوالوقار / دیکھے اس طرح دیتا ہے خبر
جمع اُنکے لوگ بے حدّ و حساب / تا چلیں حضرت کے ہمراہِ رکاب
اہلِ بیتِ پاک و ازواج سب / بھی تھے ہمراہِ رسول اللہ تب
لیکے ہمراہ وہ شفیقوں کو تمام / عازمِ مکہ ہوئے شاہِ انام
کیونکہ سمجھے تھے ہی وہ باکمال / کہ چلے اب شاہ با اہل و عیال
دے انہیں تسکین بہ الطاف و کرم / یوں کئے ارشاد سالارِ امم
مت جدائی سے مرے ہو تم حزیں / میں ہونگا آگے تم میں ہی یقیں
قصر دو رکعت ادا کر عصر کے / باندھ کر احرام پھر آگے چلے
صبح ذیحجہ کی تھی جب چار دیں / واردِ مکہ ہوئے سالارِ دیں
آپ نے ارکانِ حج سب کر ادا / بطنِ وادی میں دیے اک خطبہ پڑھا
اور قواعد ملتِ اسلام کے / جسمیں تھے سب شرع کے احکام کے

اور کہے میں بھیجتا ہوں اب تجھے / لیک غمگیں ہوں جدائی سے ترے
اولاً اُس قوم کو سب سر بسر / کر تو دعوت کلمۂ توحید پر
مال اُنکے لیداروں کا مگر / اُنکے فقرا پر ہی یکسر صرف کر
ہے روایت مرتضیٰؓ سے اے میاں / میں کیا تب عرض اے شاہِ جہاں
اور نہیں چنداں مجھے علمِ قضا / میں سرانجام انکا کیونکر دیونگا

اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْ لِسَانَهٗ وَاهْدِ قَلْبَهٗ

کہ کہا سرور نے اقضاکم علیؓ / یہ علیؓ کو حق دیا شانِ جلی
کہ خدا اک مرد کو بھی سر بسر / گر ہدایت بخشے تیرے ہاتھ پر
پس علیؓ اُس جا پہ جا پہنچ کے / جلد دعوت کا علم برپا کئے
فضل سے مولا کے بر دستِ امیرؓ / تب ہدایت پائی اک جمعِ کثیر
مرتضیٰؓ جب یہ خبر شہؐ کو لکھے / سرورِ عالم بہت شاداں ہوئے

حجِ وداع

اور اُس ہی سال شاہِ انبیا / جا کئے حجِ وداع اے باصفا
شہرِ ذی قعدہ میں سالارِ عرب / چو طرف اعلام کروائے ہیں جب
ہے یہ بر قولِ صحیح ان کا شمار / کہ تھے سب یک لاکھ پر چوبیس ہزار
شہرِ ذی قعدہ کی تھی پچیسویں / تھا مبارک پیر کا روز آئیں
تب مدینے میں جو تھے خرد و کلاں / سب لگے رونے کو با درد و فغاں
مکہ و طائف بھی ہاتھ آئے ہیں جب / پس وہاں شاہ سنگے چلکے اب
حجِ بیت اللہ میں کرکے ادا / پھر کے آتا ہوں اگر چاہے خدا
پڑھ نمازِ ظہر نکلے تھے رسولؐ / ذوالحلیفہ میں کئے ہیں جب نزول
تلبیہ کہنے لگے ہیں تب پکار / اور یونہی سارے اصحابِ کبار
اور یمن سے بھی علیِ مرتضیٰؓ / آملے مکہ میں با خیر الوریٰ
وہ بلاغت سے بہت معمور تھا / اور فصاحت سے بہت پُر نور تھا
اور کئے برپا ہدایت کا علم / کر دیے پایہ ضلالت کا ہدم

یعنی علیؓ تمہارے بیچ علمِ قضا زیادہ جاننے والا ہے ۱۲

ہر طرح کے شرک کو بقیل و قال
جانیو تا حشر ہے تم پر حرام
اور رسومِ جاہلیت یک قلم
اور حقوقِ مرد و عورت کا بیاں
رب کی ہیں وہ باندیاں لکھکر حال
یعنے مردِ غیر سے وہ بالضرور
انکا حق یہ تم پہ ہے اے حق شناس
اسکو گر مضبوط بس پکڑو گے تم
بعد خطبہ اور وصیت کے اہتمام
وہ کہے ہم حق سے بولینگے تمام
جو امانت پاس تھی اپنے یقیں
اور کئے ہیں راہِ مولا میں جہاد
بولے یا اللہ اسپر ہو گواہ
ایک اخلاصِ عمل ہے سر بسر
پھر کئے ارشاد یوں سالارِ دیں
اور کتے آئے ہیں تیس با جلال
پھر چلے عرفات پر ہو کر سوار
عجز و زاری سے کئے ہیں وہ اں دعا
اور سعت دا بدنیہ کے درمیاں

پھینک ڈالے بیخ اور بن سے نکال
کوئی نامار کسی کو لا کلام
کردیا میں آج سب زیرِ قدم
مرد کے احسان و اُلفت کا بیاں
حکم سے اُسکے ہوئیں تم پر حلال
روز و شب رکھیں بچا اپنے کو دُور
کہ اُنہیں پہنچاؤ نفقہ اور لباس
بالیقیں گمراہ نا ہوؤ گے تم
شاہ یوں پوچھے زاصحابِ کرام
آپ پہنچائے ہمیں حق کا پیام
کردئے وہ سب ادا اے شاہِ دیں
سُنکے ان باتوں کو وہ شاہِ عباد
بولے دو بار اسطرح وہ دیں پناہ
خیر خواہی بھائی مومن کی دگر
اب سُنے ہیں جو مرے سے حاضریں
اور اذاں بولا ہے آ کر بلال
کہ وہ رحمت پر ہیں پہنچے باوقار
ہو گئی مقبولِ درگاہِ خدا
اُنسے میں کتنے دعا لایا ہو جاب
آج کے دن جو کئے ہیں بالیقیں

اور فرمائے تمہارا خون و مال
اور خونِ جاہلیت چھوڑ دیں
جاہلیت کا ربا باطل ہوا
بھی کئے اس طرح سے اے مومنو
حق تمہارا ہے یہی اُن پر بخیر
گر قصور اس کام میں اُنسے ہوا
بعد فرمائے سنو اے با ادب
یعنے وہ ہے چیز قرآنِ کریم
جبکہ تم مسئول ہوں روزِ حساب
اور دکھلائے ہمیں راہِ ہدا
اور کئے ہمکو نصیحت صبح و شام
اپنی انگشتِ شہادت اے میاں
بس کہے اے مومنانِ باتمیز
مومنونکی بھی جماعت کا لزوم
غائبوں کو اپنے پہنچاویں ضرور
یک اذاں اور دو اقامت سے وہ قصر
رو بقبلہ رہ کھڑا وہ پاک ذات
جو دعا عرفہ کے دن ماثور ہیں
شاہ فرمائے کہ فاضل تر دعا
ہے یہی تم جانیو اے مسلمیں

مثلِ امروز و ایں حال و سال
اب کسی پر کوئی وہ بدلہ نہیں
چھوڑ دو دادو ستد اسکا سدا
عورتوں کے باب میں ربّ سے ڈرو
کہ تمہارے فرش تک نا آوے غیر
اُنکو بے سختی کے مار دو سزا
چیز نیک میں چھوڑتا ہوں تم میں سب
ہے کتاب اللہ فرقانِ عظیم
باب میں میرے تو کیا دو گے جواب
اور حقوق اپنے کئے سارے ادا
اور کئے ہیں خلق کو دعوت تمام
تب اُٹھا کر جلد سوئے آسماں
پاک کرتے ہیں دلوں کو تین چیز
دفع اُنسے ہو وے ظلمت کا ہجوم
اُسکے پہونچانے میں لاویں قصور
شہ پڑھے ہیں جمع کر تب ظہر و عصر
اور سینے تک اُٹھا کر اپنے ہاتھ
وہ مواہب میں کئے مذکور ہیں
میں بھی اور اگلے مرے سب انبیا

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

شام تک اُسدن رہے ہیں واں رسول
پائی یہ آیت اُسی جا پر نزول

ل اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا (سورۂ مائدہ)

دعائے روزِ عرفہ

نزولِ آیۃ الیوم اکملت

ل آج کے دن تمہارے لئے تمہارے دین کو میں نے کامل کردیا۔ اور میں نے تم پر اپنا انعام تمام کردیا۔ اور میں نے اسلام کو تمہارا دین بننے کیلئے پسند کیا ۱۲

اس مبارک دین کی تکمیل سے
سب صحابہ بس خوشی کرنے لگے
پر بہت صدیقؓ تب رونے لگے
منہ کو اپنے اشک سے دھونے لگے

پوچھے یاراں انسے رونے کا سبب
یوں کہے صدیق اکبرؓ انکو تب
آہ جب کامل ہوا دینِ متیں
کسلئے پھر یہاں رہیں سالارِ دیں

آپکو عقبیٰ کا جب پہونچا سفر
یہ جہاں ہووےگا ویراں جلد تر
جب سنی یہ رمز اصحاب کرام
درد و رقت سے لگے رونے تمام

مصطفےٰ نے تب انہیں تسکین دی
اور طلب کی مغفرت انکی سبھی
اور کہا ہر سال روح رازدار
مجھکو سنواتے تھے قرآن ایکبار

پر سنا اس برس دو بار ہیں
ہاں یہ میری موت کو آثار ہیں
سال آئندہ تلک اے مومناں
نہ رہونگا میں تمہارے درمیاں

پس اتر عرفات سے اے باصفا
کی ہے شب باشی وہ مزدلفہ میں آ
خواب فرمائے ہیں پڑھ مغرب عشا
اور نماز فجر بھی واں کر ادا

بعد مرکب پہ سوار اپنے ہوئے
قبلہ رو ہو آکے مشعر میں کھڑے
کھولے لب تسبیح او تہلیل سے
اور تضرع سے دعا حقسے کیے

اور شب عرفہ وہ سالار عربؐ
مغفرت امت کی چاہے تھے از رب
حق کہا تب انکو سب بخشا ہوں میں
پر نہ بخشونگا کبھی ظالم کتیں

انکو پکڑوں واسطے مظلوم کے
عرض کی ہے آپنے پھر عجز سے
اسپہ تو قادر ہے تو ربِ متین
چاہے دے مظلوم کو خلد بریں

بخشے ظالم کو بہ فضلِ بے حساب
اس دعا کا حق نہیں بھیجا جواب
جب گئے ہیں صبح مزدلفہ میں آ
شاہ عالم پھر وہی مانگے دعا

درگہِ مولا سے تب آیا جواب
کہ دعا تیری کیا میں مستجاب
یک بیک خنداں ہوے خیر البشرؐ
تب کہے ہیں عرض بوبکرؓ و عمرؓ

آپ پر قربان ہمارے باپ ماں
کیا سبب ہنسنے کا فرماؤ یہاں
تب کہو ارشاد یوں سالار دیں
جب کیا معلوم ابلیس لعیں

کہ ہوی مقبول یہ میری دعا
اور مری امت کتیں بخشا خدا
ڈال مٹی اپنے سر رونے لگا
غایت حسرت سے واویلا کیا

اس لعیں کا دیکھ یہ درد و فغاں
یوں ہنسی آئی ہے مجکو ناگہاں
اور مراد امت سے اسجا یہ کہے
ہیں وہی عرفات میں جو تھے کھڑے

پس منا میں آکے بر وقتِ ضحیٰ
سرورِ عالم نے ایک خطبہ پڑھا
آپکے اعجاز سے اے باشعور
خلق سب سنتے اسکو نزدیک و دور

کر نصیحت چند فرمائے ہیں تب
غائبوں کو حاضریں پہنچائیں تب
سیکھو اب حج کے مناسک سربسر
پھر نہ شاید پاؤ نمیں حج دگر

کر وداع انکو وہاں خیر البشرؐ
آنکر منحر کو پہنچے جلد تر
سو شتر تھے اپنے دستِ پاک سے
انسے تب ترسٹھ شتر قرباں کیے

عمر اشرف کے برس ترسٹھ ہی تھے
اونٹ اتنے ہی نبی قرباں کئے
کرتے تھے اسوقت اونٹاں ازدحام
اک کے آگے ایک ہو کر تیز گام

تاکہ تب اپنی تئیں کر کے قبول
جلد تر قرباں کرے تھے رسولؐ
سات اونٹاں شاہ قرباں کو دئے
انکو سب حضرت علیؑ قرباں کیے

گوشت لے ہر ایک سے تھوڑا اور
نوش فرمائے نبیؐ اور مرتضیٰؓ
پوست ان اونٹوں کے اور بھی انکے جھول
سارا مسکینوں کو دلوائے رسولؐ

چھلنے والوں کو دئے نہ کوئی چیز
انکو مزدوری دئے گھر سے عزیز
اور طرف سے اپنی سب ازواج کے
ہے روایت گاؤ ایک قرباں کیے

ہے روایت عائشہؓ سے بھی دگر
گاؤ ایک قرباں کئے خیر البشرؐ
اور روایت آئی ہے اے ہوشمند
ذبح اسدن شہ کئے دو گوسفند

اور یہ اعلام کروائے یقیں
کہ ہے منحر اس منا کی سب زمیں
پس بلا حلاق کو پیغامبر
پہلے منڈوا سیدھے جانب اپنا سر

حاضروں پر موئے اشرف وہ سبھی　کہتے ہیں تقسیم کروائے نبیؐ
سیدھے جانب کے بھی کچھ موئے شریف　پایا تھا آگے بھی اُس دن اِک عفیف
نکتہ یہ سفر السعادۃ میں لکھا　کہ امام تورپشتی نے کہا
ہمیں تا برکات یہ باقی رہیں　تخمِ برکت کے انہوں ساقی رہیں
اور تھا اُس میں اشارہ اے میاں　قربِ رحلت سے پیمبر کے یہاں
کہ وہ برکاتِ وجودِ شاہِ دیں　آج تک اُمت میں باقی ہیں یقیں
عروہ بن مسعود بولا اے ہمام　جب وضو کرتے تھے سالارِ انام
ازدحام ہوتا تھا کہ بے قیل و قال　تھا قریب ایسا کہ ہو جنگ و جدال
دوڑ کر لیتے صحابہ جلد تر　ملتے اپنے منھ اور اپنے جسم پر
اور تبرک جان کر با احترام　اُنکو رکھتے تھے نگاہ وہ صبح و شام
تب صحابہ آ کے کرتے تھے ہجوم　اُنکی کثرت سے بہت ہوتا تھا دہوم
ہاتھ میں لیتے تھے اپنے آ کے تب　اور نگاہ رکھتے تھے اُسکو باادب
سر کو منڈوا اپنے موئے پر ضیا　جھاڑ پر کانوں کے اک ڈلوا دیا
جبکہ بعد رحلتِ خیر البشر　گر کوئی بیمار آتا میکے گھر
کہتے ہیں حضرت کے وہ موئے شریف　کھائے بعضے صحابہ اے عفیف
اور کئے بعضے وصیت اے میاں　کہ رکھیں اپنے کفن کے درمیاں
اور بعضے جو حفاظت سے رکھے　منتقل ملکوں میں وہ ہو ہو گئے
ناکرے انکار اور ترکِ ادب　حسنِ ظن بہتر ہے اُس سے روز و شب
پاس مولا کے وہی مقہور ہو　اور جو رکھا حسنِ ظن ماجور ہو
موئے جعلی کو بہت شہرت دئے　شاہِ عالم کے مبارک نام سے
بے ادب تنہا نہ خود رد اشت بد　بلکہ آتش در ہمہ آفاق زد
شیخ سندی رحمۃ اللہ اے میاں　منسکِ متوسط اندر اپنی جاں
منتسب حضرت سے جو آثار ہیں　جو مساجد اور جو آبار ہیں

اور منڈوا جانبِ چپ بوذیں　خاص بوطلحہ کو بخشے شاہِ دیں
شاہِ ذی ناخن کی جب تقسیم کی　اُنکو بھی حضار پر تقسیم کی
قسمتِ موئے مبارک کا سبب　تھا یہی اصحاب میں آیا ادب
از وجودِ مصطفےٰ شاہِ خیار　تا جہاں میں ہو ہمیشہ یادگار
شیخ عبد الحق محدث نے یہاں　شرح میں مشکوٰۃ کے لکھا ہے جان
اور مدارج میں بھی در بابِ نہم　جلد اول میں لکھا ہے جانو تم
آپ پر گرتے تھے اصحابِ کبار　اک پہ اک تقدیم کرتے آشکار
تھوکتے تھے وہ شہِ لولاک جب　اور چھنکتے تھے مبارک ناک جب
موئے اشرف آپ کے گرتے تھے جب　وہ اُٹھاتے آ کے اُسکو باادب
اور انسؓ سے ہے روایت مشتہر　کہ پیمبر جبکہ منڈواتے تھے سر
وہ نہیں چھتے تھے ہرگز اے امیں　کہ گرے موئے مبارک بر زمیں
اور عمارہ سے ہے مروی سن تو اب　کہ حدیبیہ میں پیغمبر نے جب
چن لئے اُسکو صحابہؓ با صفا　میں بھی اک موئے شریف اُنسے لیا
ڈال پانی میں وہ موئے با صفا　اُسکو پلواتا وہ پاتا تھا شفا
تا بہ یمنِ جزوِ سالارِ جہاں　قبر کی تعذیب سے ہووے اماں
تا بہ یمنِ جزوِ سالارِ انام　اُنپہ آتش ہووے دوزخ کی حرام
اسکی صحت خلق میں پا افتخار　گر ہوئی ہو گی بوجہ اشتہار
اور صحیح وہ اصل میں نا ہو اگر　جو کیا کذاب اُس کو مشتہر
گرچہ بعضے کاذبانِ نابکار　مال و زر کی طمع سے بے ننگ و عار
بے ادب ہیں بے ادب ہیں بے ادب　اُنپہ حق کا اور نبی کا ہو غضب
جعل اُنکا جبکہ ثابت ہوویگا　تب دئے جاینگے وہ بیشک سزا
اور اسکی شرح میں ملا علیؒ　اسطرح لکھتے ہیں بر وجہِ جلی
ہے زیارت اُنکی بیشک مستحب　اُنکا لازم ہے سدا حفظِ ادب

حضرت سے منسوب ہیں سو چیزوں کی تعظیم

عین آثار اسکے یا انکا طرف — ہیں یقیں ہر دو برابر در شرف
اور لکھا "قاضی عیاض" با صفا — رحمۃ اللہ علیہ در "شفا"
منزل و مسکن کا یونہی احترام — اور کئے ہیں مس جسے شاہِ انام
عین اس سالار کی تعظیم ہے — فی الحقیقت آپکی تکریم ہے
ہے برابر کچھ نہیں اسمیں کلام — ہو گیا حاصل "شفا" کا اب تمام
آٹھ سو نود کے اوپر ساتواں [۸۹۷] — سال تھا ہجرت سے شہ کی ای میاں
تب زیارت انکی ہیں جا کر کیا — اور امامِ قرشی میرے ساتھ تھا
دیکھ اصلِ قسمتِ موئے نبی صلعم — نقل ہے جب شرع میں ثابت ہوی
تا زمانِ "قسطلانی" رحمہ در عرب — تھی زیارت آپکی جاری با ادب
ہاں مگر موئے معین پر یقیں — حکم صدق و کذب ہو سکتا نہیں
کیونکہ رکھا با حفاظت لا کلام — ہیگا ثابت بعض اصحابِ کرام رضی
چونکہ گانا اور بجانا ہے حرام — بازئ آتش کرانا ہے حرام
آگے اسکے پھر بجالانا سجود — کرنا منت اس سے پھر نفع و سود
خود رسول اللہ نہیں سجدہ لئے — کب روا ہوا آپ کے آثار سے
گرچہ بر وجہ تحیت ہوویگا — دیکھ ایسا ہی "سفینہ" میں لکھا

طوافِ وداع

آگے مکے میں وہ پھر پیشِ زوال — کر زیارت کا طوافِ باکمال
پس وداع انسے ہوئے خیر الوریٰ — کہ نہ آتے سال پھر میں آؤنگا
اور وداع اپنی کئے امت کو سب — اور وصایا بھی کئے ہیں انکو تب
لائے اس تودیع پر رقت تمام — اسلئے حج وداع ہے اسکا نام
صبحدم پھر کوچ کر اس جائے سے — جب غدیرِ خم عہ پہ پہنچے آن کے
کیا نہیں تم جانتے ہو سر بسر — مومنوں کے پاس ہوں میں دوست تر

[۱] اَلنَّبِيُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ (سورۂ احزاب)

[۲] اَلَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اَنِّيْ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ

چاروں مذہب کے ملا انکے علماں — انکی تصریح کر دئے ہیں بےگماں
کہ یقیں تعظیم اجزائے رسول صلعم — حرمتِ اجزا و اشیائے رسول
اور لگا جس شئے کو حضرت کا قدم — دست و پہلو کوئی عضوِ محترم
اسکی صحت نقل سے ثابت رہے — یا نہو منقول پر شہرت رہے
اور "مواہب" کا مصنف یوں لکھا — مکۂ اشرف کو تھا جب میں گیا
شیخ بو حامد مرے مرشد کے پاس — مشتہر تھا ایک موئے شاہِ ناس
محض شہرت پر بھی اسکے ای امیں — ہوتے تھے ایسے ائمہ زائرین
اسکا ممکن ہے وجودِ محترم — خواہ در ملکِ عرب ہو یا عجم
اور ملکوں میں بھی اسکا انتقال — محتمل ہے یہ نہیں ہے کچھ محال
پر نہو شہرت جب یہ ہے موئے رسول صلعم — حسنِ ظن سے اسکو کر لیویں قبول
موئے اشرف کی زیارت میں و لے — کام کچھ نا ہو مخالف شرع کے
اونٹ پر لے اسکو پھرنا جا بجا — کوچہ و بازار میں شہرت مچا
فعل ایسے ناروا ہیں ناروا — اس سے راضی نہیں خدا و مصطفےٰ صلعم
خاص ہے سجدہ خدا ہی کو تو جاں — غیرِ حق کو کفر لکھے عالماں
الغرض جب ناخن و موئے ہمام — کر دئے تقسیم سالارِ انام
اور ادا حج کے مناسک کر تمام — دیکھے جب اجداد کے اپنے مقام
اور کئے طوفِ وداعِ آخریں — کہ نہ آتے سال پھر آؤں یقیں
تب وہاں تھے جمع جتنے خاص و عام — اور پرندے اور مقاماتِ کرام
کوچ کر مکہ سے پھر حق کے رسول صلعم — ذو الحلیفہ میں کئے آکر نزول
تب مخاطب ہوکے یاروں سے کہے — جاں نثاروں دوستداروں سے کہے
انکی جانو سبھی لے اہلِ ہدا — چونکہ اس آیت میں فرمایا خدا [۱]
اک روایت ہے کہ وہ شاہِ خیار — انکو فرمائے ہیں ایسا تین بار [۲]
اس سے یہ مطلب ہے جانو با یقیں — مومنوں کو حکم میں کرتا نہیں

[۱] نبی مومنوں کے ساتھ خود ان کے نفس سے بھی زیادہ تعلق رکھتے ہیں ۱۲

[۲] کیا تم نہیں جانتے کہ میں مومنوں کے ساتھ ان کے نفس سے بھی زیادہ تعلق رکھتا ہوں ۱۲

عہ غدیرِ خم نواحی جحفہ سے مکۂ معظمہ اور مدینۂ منورہ کے درمیان ہے ۱۲

حضرت دو بھاری چیزوں کا چھوڑ جانا

خیرِ دنیا خیرِ عقبیٰ کے سوا ۔۔۔ جس سے ہووے دین و دنیا کا بھلا
برخلافِ نفس انکے سر بسر ۔۔۔ حکم وہ کرتا ہے انکو جرم پر

اک روایت ہے کہے وہ باشرف ۔۔۔ ہے بلاوا مجھکو اس عالم طرف
میں کیا اسکے بلاوے کو قبول ۔۔۔ خوش ہوں جانے پر نہیں ہرگز ملول

اب تمہارے درمیاں بھاری دو چیز ۔۔۔ چھوڑ کر جاتا ہوں اے اہلِ تمیز
ایک ہے دوسرے سے بہتر باکمال ۔۔۔ یعنے وہ قرآن ہے اور میری آل

ہاں ہیں دیکھو بعد میرے کرنہ چوک ۔۔۔ کرتے ہیں دونوں سے تم کیسا سلوک
اور حقوقِ ہر دو کے از خوفِ خدا ۔۔۔ کس طرح کرتے ہیں تم دیکھوں ادا

بعد میرے وہ دونوں اے باصفا ۔۔۔ ایک دوسرے سے نہ ہوینگے جدا
تا مرے سے آملینگے وہ یقیں ۔۔۔ حوضِ کوثر کے اوپر در یومِ دیں

حضرت علیؓ کو مولا کا خطاب بخشنا ۔ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ ۔

بعد فرمائے مرا مولا ہے رب ۔۔۔ اور ہوں میں مولا مسلمانوں کا سب
پس پکڑ دستِ علیؓ مرتضیٰ ۔۔۔ یوں لگے کرنے کو حق سے التجا

کہ میں جسکا ہوؤں مولا اے خدا ۔۔۔ اسکا مولا ہے علیؓ مرتضیٰؓ
یا الٰہی دوست اسکو جو رکھے ۔۔۔ دوست اسکو رکھ تو اپنے لطف سے

اور جو اس سے رکھے گا دشمنی ۔۔۔ دشمنی رکھ اس سے اے ربِّ غنی
جو کریگا اسکی یاری اور مدد ۔۔۔ کر مدد اسکی تو اے ربِّ صمد

چھوڑ دیوے اسکو جو یاری نہ دے ۔۔۔ یا الٰہی چھوڑ دے تو بھی اسے
اور گردان حق کو تو حیدرؓ کیسا ۔۔۔ جسطرف کو ہووے وہ نیکو صفات

بعد اس ارشاد کے فاروقؓ آ ۔۔۔ مرتضیٰؓ سے تہنیت لائے بجا
اور کہے تم خوش رہو سرو جہا ۔۔۔ تم کو یہ رتبہ دیا پروردگار

مرد و زن سب مومنوں کے اے علیؓ ۔۔۔ آپ اب مولا ہو باشانِ جلی
اس خبر کو نقل احمدؒ نے کیا ۔۔۔ ابنِ عازب سے بن ارقم جو تھا

پس غدیرِ خم سے حضرتؐ کوچ کر ۔۔۔ جب مدینے سے ہوئے نزدیک تر
دیکھ آثارِ مدینہ آشکار ۔۔۔ فرح سے تکبیر بولے تین بار

دین کی تکمیل اور تتمیم پر ۔۔۔ نعمتوں کے بھی ادائے شکر پر
یہ دعائے باصفا پڑھتے ہوئے ۔۔۔ داخلِ شہرِ مدینہ ہوگئے

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ آئِبُوْنَ عَابِدُوْنَ سَاجِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ وَاَعَزَّ جُنْدَهٗ فَلَا شَيْءَ بَعْدَهٗ ترجمہ کہ نہیں ہے کوئی معبود بندگی کے لائق مگر اللہ وہ ایک ہے نہیں کوئی شریک اسکا۔ اسکے کیلئے بادشاہت ہے، اور اسی کیلئے سب تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ ہم پھرنیوالے ہیں، توبہ کرنیوالے ہیں، بندگی کرنیوالے ہیں سجدہ کرنیوالے ہیں چلنے والے ہیں یعنے جہاد کیواسطے اپنے پروردگار کیلئے تعریف کرنیوالے ہیں سچ کیا اللہ نے وعدہ اپنا اور مدد کی اپنے بندے کو یعنی حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور شکست دی کفار کے گروہوں کو آپ اکیلے اور غالب کیا اسکے لشکر کو نہیں کوئی بعد اسکے۔

ہجرت سے گیارہویں سال کا احوال

گیارہواں جب سال تھا آغاز جاں ۔۔۔ مچ گئی شورِ قیامت در جہاں
یعنے پیغمبرؐ کی رحلت ہوگئی ۔۔۔ سارے عالم میں قیامت ہوگئی

ہے روایت وہ رسول اللہؐ نے ۔۔۔ حکم یوں شہر مدینہ میں کئے
رومیوں سے جا کے اب کرنیکو جنگ ۔۔۔ غازیاں سب جمع ہوویں بیدرنگ

حکم یہ سنتے ہی بس بے خوف و بیم ۔۔۔ جمع آئی جلد ایک فوجِ عظیم
اور اسامہؓ زیدؓ کا جو تھا پسر ۔۔۔ اسکو سرداری دے اُس فوج پر

جان یہ قصہ ہے اُسکا مختصر
زیدؓ وہ جو تھا اُسامہؓ کا پدر
جنگِ موتہ میں ہوا تھا وہ شہید
روم کے سرحد کے اندر اے رشید

جب صفر کی آئی ہے چھبیسویں[26]
پیر کے دن پیشوائے مرسلیں
کرکے لشکر کا اُسامہؓ کو امیر
یوں کئے تاکید اُسکو اے خبیر

کہ تو جا اُبنیٰ طرف تو جلد تر
باپ کے قاتل کو تیرے قتل کر
اور جلاوے اُنکے تو گھر بار کو
اُنکے پھر باغات اور اشجار کو

تب اُسامہؓ کی تھی عمر باکمال
بس اٹھارہ[18] سال یا اُنیس سال[19]
چار شنبہ کی جب آئی آہ شب
آیا یہ دو پہر شب کو حکمِ رب

کہ بقیعِ پاک میں جا مصطفےٰ
مُردگوں کے حق میں مانگے دعا
پس رسول اللہ وہ قبرستان پر
لیگئے تشریف اُس فرمان پر

اور اٹھا سہ بار دستِ التجا
مغفرت چاہے انہوں کی ازخدا
دیر تک اُس مقبرہ میں ٹھہر کے
جانبِ دولت سرا رجعت کئے

اور بروزِ چار شنبہ اے امیں
کہ صفر کی تھی جو اٹھائیسویں
آہ تپ آئی ہے حضرت کے تئیں
اور ہوا آغاز دردِ سر وہیں

اک صحابی کے جنازے کی نماز
پڑھکے آئے گھر کو شاہؐ سرفراز
اور پنجشنبہ کے دن خیر البشرؐ
باوجودِ آں بخار و دردِ سر

دستِ اطہر سے بنا اپنے نشاں
دے اُسامہؓ کو یہ فرمائیں جاں

اُغزُ بسمِ اللہ وفی سبیلِ اللہ تُقاتِلُ مَن کفر باللہ

تب اُسامہؓ نے مبارک وہ لوا
ہاتھ میں اُسکو بریدہ کے دیا
پس اُسامہ فوج کا سردار تھا
اور یہ اُسکا علم بردار تھا

عمدۂ ذیشان اصحابِ کرام
از مہاجر اور ز انصارِ کرام
مثلِ صدیقؓ و عمرؓ عثمانؓ یقین
اور سعدؓ و بو عبیدہؓ اے امین

حسبِ فرمانِ رسولِ انس و جاں
تھے اُسامہؓ کے تمامی تابعاں
پس اُسامہؓ نے بفرمانِ رسولؐ
جرف میں جاکر کیا اُسدن نزول

اور بیماری یہاں اُس شاہؐ کی
آہ ہر دم دمبدم بڑھنے لگی
لوگ حضرت پاس تب آنے لگے
لیکے رخصت جرف کو جانے لگے

لیک بیماری ہوئی جب سخت تر
پھر گئی وہ فوج آخر اے پسر
اور بعدِ رحلتِ سالارِ دیں
جب خلافت پائے صدیقِ گزیں

روم پر وہ فوج بھیجے جلد تر
حق اُسامہؓ کو دیا فتح و ظفر
تھی یہی فوج اخیر شاہؐ دیں
اور پہلی فوج صدیقِ گزیں

ذکر اُس لشکر کا گر چاہے خدا
میں حدیقہ[1] میں مفصل لاؤنگا
اب یہاں سے میں لکھوں ذکرِ وفات
سرورِ کونین کا زقت کیساتھ

گرچہ وہ لکھنے مجھے یارا نہیں
پر لکھے بن مختصر چارہ نہیں
ہے مصیبت کونسی اس سے بڑی
اَنفس و آفاق پر جو ہے کھڑی

غم کہاں ایسا جو اُمت پر پڑا
حادثہ جو دین و ملت پر ہوا
غم سے یہ حیراں ہوئے ارض و فلک
غم سے یہ حیراں ہوئے جن و ملک

غم ہوا اس خاک سے تا عرشِ پاک
اور عرشِ پاک سے تا فرشِ خاک
اِس الم اِس رنج سے روح الامیں
آہ روئے ہیں بہت اندوہگیں

یہ بیانِ غم سنو اے مؤمنو
اپنے دل کو غم کی آتش میں بھنو
اِس الم سے گریہ و زاری کرو
ندیاں دو چشم سے جاری کرو

ہے روایت جبکہ باخلقِ کثیر
سرورِ عالم کئے حجِ اخیر
تھے منا میں جبکہ وہ رونق فزا
حق نے سورہ نصر کا نازل کیا

سورۂ نصر اُسکو کہتے اس سبب
ذکرِ نصرت کا کیا ہے اسمیں رب
سورۂ تودیع بھی ہے اسکا نام
کہ ہے مضمونِ وداع اسمیں تمام

یعنی اس سورہ کا مضمون سر بسر
رحلتِ سرور سے دیتا ہے خبر
رخصت اس امت کو کرنیکا بیاں
بھی یقیں آتا ہے اُس سورے میں جاں

آغاز ذکر وفات

[1] حدیقہ سے مراد حدیقۃ الاصحاب ہے جس میں اسکا ذکر آوے گا ۱۲

ہے یہی انکا خلاصہ اے فہیم — کہ یہ دنیا میں خداوند کریم
پس جو کام انسے ہو وابستہ بڑا — جبکہ پورا انتظام اس کا ہوا
انکا گھر اعلائے علیین ہے — انکی روحوں کو وہیں تسکین ہے
جو کہ ارواحِ مقدس ہیں یقیں — بس جگہ انکے یہ رہنے کی نہیں
جب ضرورت سے فراغت ہو نہیں — پھر اسی عالم میں رجعت ہو نہیں
کہ وہ جن کاموں کیخاطر آئیں ہیں — خلق پر پیغامِ حق جو لائے ہیں
انکو ملوا نصرت و فتحِ مبین — دشمنانِ دین پہ دیتا ہے یقین
نفس و شیطاں کی بدی اور وسوسے — دفع کرنیکے کیخاطر خلق سے
اور در ارسالِ ختمِ انبیا — دفع چاروں چیز کا منظور تھا
اور تنبیہ باغیوں کی بالدوام — مفسدوں اور رہزنوں کی بھی تمام
صورتِ شرعِ امام المرسلیں — اسلئے لی صورتِ شاہی یقیں
وہ ترقی بالیقیں پہنچا دئے — غایتِ کبریٰ خلافت تک اسی
اور اس عمر کے بعد از تئیس سال — انکے ایامِ خلافت تھے بحال
واسطے پہلو کے اپنے بے خلل — گذرے اک ٹھہرا کے دستور العمل
تھوڑے عرصہ میں جو حضرت کو دیا — اور مسخر چاروں دشمن کو کیا
اور اس دین کی ترقی اور نوید — اپنے پیغمبر کو دے ربِّ وحید
بخششِ امت بھی جینے کیلئے — حکم فرماتا ہے اسمیں دیکھئے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۔ اِذَا جَاۗءَ نَصْرُ اللّٰهِ

اے محمد تیر اور تلوار سے — انپہ ہم غالب کئے بیشک تجھے
ذکر سے بھی نفس بے ایماں پر — دائمی تقویٰ سے بھی شیطان پر

وَالْفَتْحُ

اور بت خانے بہت سے لاکلام — جابجا پائے شکست و انہدام
کافروں پر پاویں نصرت جب بجنگ — فتح تب شہروں پہ ہووے بیدرنگ

انبیاء کو اسلئے بھیجا تمام — تا امورِ دین کا دیویں انتظام
تب رجوع انکو الی اللہ ہے ضرور — انکا ملجا ہے خدا ہی کا حضور
کیونکہ یہ دنیا تھی ہے دارِ فنا — دار النقصاں دارِ غم دارِ عنا
بہرِ تدبیرِ مہماتِ عظام — اس جہاں میں لائے تھے انکو تمام
اور اس دنیا میں خلاقِ صمد — انکی ان کاموں میں کرتا ہے مدد
انکو اور اتباع کو ان کے تمام — لطف سے امداد کرتا ہے مدام
دشمنِ دین چار ہیں بالاتفاق — نفس شیطاں کافر و اہلِ نفاق
ہوتے تھے مبعوث اگلے انبیا — کوششیں انمیں وہ لاتے تھے بجا
اسلئے ہی جنگ اور لشکر کشی — ملک گیری اور حکومت بڑی
اور تعزیر و حدودِ فاسقاں — اصلِ دیں میں آکے داخل ہے جہاں
اور آغازِ بعثت شاہِ دیں — دن بدن اپنی نبوت کی تئیں
جب ہوئی اس سے فراغت بالضرور — آپکو بلوایا رب اپنے حضور
افضلِ امت خلیفے تھے جو چار — دے قوانینِ خلافت کو بہار
پس وہ نصرت اور فتح آشکار — غایتِ الطاف سے پروردگار
حق یہ سورے میں اسی کا کر بیاں — کر بیاں اپنی مدد اور امتناں
اپنی درگہ میں انہیں کرنے طلب — اسمیں کرتا ہے اشارہ اک عجب
اب مع تفسیر با ایجازِ نیک — پاک وہ سورہ یہاں لکھتا ہوں دیکھ
یعنے جب آئی مدد اللہ سے — جنگ میں کفارِ ناہنجار کے
اور اہلِ بدعت و طغیاں کیساتھ — ہم تجھے غالب کئے برہاں کیساتھ
ہم کئے تیری مدد جوں چاہئے — انکو رب تیرے مسخر کر دئے
اور بیشک فتح مکہ کی ہوی — اور دوسرے کافروں کے ملک بھی
باطنی حالات و علمی مشکلات — کھل گئے اللہ کی نصرت کیساتھ
پاویں نصرت جبکہ اہلِ بدع پر — علم سے شبہوں کو انکے دفع کر

ارسالِ نبی سے غرض مقصود

حضرت کی شریعت کا بطور صورت شاہی کے ترقی کرنے کا سبب

فتح ہوتے ہیں علوم اُس وقت پر ۔۔۔ یعنے کھلتے ہیں علومِ پاک تر
اکثر احوالِ سنیّہ تب کھلیں ۔۔۔ اور مقاماتِ علیّہ تب کھلیں
الغرض یہ نصرت و فتحِ عجیب ۔۔۔ جب دئے ہم تجھکو اے میرے حبیب
ہم ہمارے دین کو قوت دئے ۔۔۔ اور اب اُس دین کو کامل کئے

وَرَأَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ

یعنے ہے جس دین سے کفر و شرک دور ۔۔۔ اور نفاق و بدعت و فسق و فجور

اَفْوَاجًا

فوج فوج ہوویگا باشان و شکوہ ۔۔۔ قوم قوم آوے قبیلے در گروہ
تیغ سے اور حجّت و برہان سے ۔۔۔ دفعِ مکرِ نفس و شیطان سے
ہے یقیں سچا خدا سچا رسولؐ ۔۔۔ جوں خبر دی حق نے اور اسکا رسولؐ
نویں سالِ ہجری میں یقیں ۔۔۔ فوجیں فوجیں آئیں در دینِ متیں
ساتھ پر کتنے وفود آئے ہیں جان ۔۔۔ ذکر کی گنجائش ابھی نہیں یہاں
کہ تھے بعضے کافروں کے جنگ پر ۔۔۔ نفس و شیطاں کے بعضے جنگ پر
تھے راہِ حق میں شہؐ کے رفیق ۔۔۔ بحرِ مرضیاتِ حق میں تھے غریق
دفعۃً آئیں ہیں رسولؐ اللہ کے ۔۔۔ خوب واقف اور بہت آگاہ تھے
ہو سکیں جب نائب و قائم مقام ۔۔۔ دے سکیں دینِ متیں کو انتظام
عالمِ دنیا کا ہے ناقص مقام ۔۔۔ جو نہیں تھا لائقِ شاہِؐ انام
جب ہوئی نزدیک حضرتؐ کے اجل ۔۔۔ حکم فرمایا ہے یہ عزّ و جل
پس تو پاکی اپنے رب کی بولئے ۔۔۔ ساتھ اُسکے حمد کے لب کھولئے
اور گنہ بندوں کا اُس سے بخشوا ۔۔۔ اُنکی بخشش کیلئے کیجے دعا
یہ اشارہ اُس میں ہے بے قیل و قال ۔۔۔ کہ مکمّل ناقصوں کو دے کمال
اور اُنکی عفو و بخشش کی طلب ۔۔۔ بھی کرے وہ درگہِ مولا سے اب
جذب ہوا اُسکے کمال اندر تمام ۔۔۔ ہووے ایک رنگِ کمال آئینہ نام

ذکر و تقویٰ کرکے لازم روز و شب ۔۔۔ نفس و شیطاں پہ نصرت پا دین جب
فتح اِن چاروں نے بھی پس محترم ۔۔۔ حق نے دی حضرتؐ کو بروجہِ اتم
نشر کرتا تھا یقیں جس دین کو تو ۔۔۔ اب بڑی قوت ہوئی اُس دین کو
جانے حقّانیت کا اُس کے نور ۔۔۔ اب کریگا سارے عالم میں ظہور
اور تو دیکھے اے پیمبرؐ لوگ کو ۔۔۔ دین میں اللہ کے آتے ہیں جو
بلکہ حق ہے سو وے باطل بالیقیں ۔۔۔ مطلقاً جس دین میں رغبت بھی نہیں
ایسے دینِ حق میں لوگوں کا دخول ۔۔۔ دن بدن اب دیکھ اے میرے رسولؐ
اور تیرے بعد تیرے تابعاں ۔۔۔ حشر تک اے خاتمِ پیغمبرانؐ
دین میں داخل کرینگے صبح و شام ۔۔۔ فوج فوج ایمان لائیگی مدام
فوج فوج ایمان لائی بیگماں ۔۔۔ آگے بھی گذرا ہے کچھ اُنکا بیاں
لے بھرے قوم و قبیلے آئے ہیں ۔۔۔ صدق سے سر زیرِ ایماں لائے ہیں
فیضِ صحبت سے رسولؐ اللہ کے ۔۔۔ ظاہر و باطن میں کامل ہوگئے
خاص اُسکے چار یاراں باصفا ۔۔۔ نہیں ہوئے ہرگز کبھی اُس سے جدا
اور ہر یک مشورت میں تھے شریک ۔۔۔ اور مددگاری میں تھے حضرتؐ کے ٹھیک
اور نیابت کی لیاقت کا کمال ۔۔۔ جلوہ گر تھا اُن میں سب بے قیل و قال
پس شہِؐ دیں کی وجودِ پاک کی ۔۔۔ دارِ دنیا میں نہیں حاجت رہی
حکمتِ حق یہ تقاضا کی ہے تب ۔۔۔ اپنی درگہ میں کریں شہؐ کو طلب

فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ

شغل کر تسبیح اور تحمید کا ۔۔۔ خلق سے تجرید اور تفرید کا

وَاسْتَغْفِرْهُ ۵

بہرِ تکمیلِ جمیعِ ناقصاں ۔۔۔ التجا حق سے کرے سرّ و عیاں
تا اُسکی پیروی کے یُمن سے ۔۔۔ نقصِ استعداد جو اُنکا رہے
پس شفاعت کی حقیقت ہے یہی ۔۔۔ فہم کیجے یہ دقیقہ اے ذکی

اِنَّہٗ کَانَ تَوَّابًاؕ

پس ترے اتباع کو بھی اے رسول
یُمن و حرمت سے ہی تیری کر قبول

ہے یہ سورہ سارے سوروں سے اخیر
پھر نہ آیا کوئی سورہ آخبیر

پوچھے کیوں روتے ہو بولے آہ بھر
اسمیں ہے حضرت کے رحلت کی خبر

سُن کہے جبریلؑ سے خیر البشرؐ
گویا اب دیتے ہیں یوں مجھکو خبر

فکر مت کیجو کہ قرآں میں خدا
دیکھے کیا آپکے حق میں کہا

پس بامرِ آخرت شاہِ بشیر
جہد اور کوشش لگے کرنے کثیر

اور روتے تھے بہت از خوفِ رب
یہ دعا پڑھتے تھے اکثر روز و شب

اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ

اُن کو فرمائے سنو اب میرے تئیں
دارِ باقی کی طرف بلوائے ہیں

پوچھے کیوں روتے ہو حالانکہ خدا
آپکے حق میں بشارت یہ دیا

یعنی تیرے اگلے اور پچھلے ذنوب
مغفرت فرمایا علّامُ الغیوب

پھر جو ذکرِ مغفرت مولا نے کی
ہے وہ تشریف اور تکریم نبیؐ

کہ بلفظِ مغفرت قرآں میں اور
ایسے ہی آئے کنایہ کر تو غور

الغرض کی عرض اصحابوں نے جب
باوجودِ مژدۂ غفرانِ رب

آہ فرمانے لگے ہیں تب نبیؐ
ہول اور دہشت کہاں سکرات کی

جانو یہ تنبیہ امت ہے یقیں
ورنہ وہ معصوم ہیں سلطانِ دیں

ہو گئے بیمار سالارِ عباد
دل بدن ہوتی تھی بیماری زیاد

ایکدن پوچھے وہ شاہِ دو جہاں
کہ رہیں گے بولیو کل ہم کہاں

عرضِ خدمت یوں کئے سب بیبیاں
اے امامِ خاتمِ پیغمبراںؐ

شہ کہے کیا دل سے راضی ہو تمام
سب کہے ہاں ای شہِ عالی مقام

عائشہ کے آئے حجرے کی طرف
انکے حجرے کو دئے عز و شرف

بی بیوں سے شاہؐ نے اکدن کہا
غسل دیجو آج تم مجھکو اٹھا

ہے مقرر بخشنے والا وہی
دیوے ناقص کو وہی تکمیل بھی

انکو سب کامل بنا دینا یقیں
دور یہ کچھ حق کی رحمت سے نہیں

نقل ہے عباسؓ جب اسکو سنے
در دو رقّت سے بہت رونے لگے

نقل ہے یہ سورہ پیشِ شاہِ دیں
جب تلاوت کی ہے جبریلِ امیںؑ

کہ ہے عقبیٰ کا سفر اب عنقریب
تب کہے جبریلؑ اے حق کے حبیبؐ

وَلَلْاٰخِرَۃُ خَیْرٌ لَّکَ مِنَ الْاُوْلٰی

ذکر اور تسبیح و استغفار میں
تھے بہت مشغول اس ہی کار میں

سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ بِحَمْدِکَ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ

پوچھا یاروں نے کہ اے شاہِ امم
کیوں یہ پڑھتے اور بہت کرتے ہو غم

حکم بھی تسبیح و استغفار کا
مجھکو فرمایا ہے وہ ربّ الوریٰ

لِیَغْفِرَ لَکَ اللّٰہُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِکَ وَمَا تَاَخَّرَ (سورۂ فتح)

اے برادر شاہؐ تو معصوم تھے
جرم کوئی صادر ہوا نہیں آپ سے

اور بعضوں نے کہا عصمت سے ہاں
ہے کنایہ مغفرت جانو یہاں

چونکہ در نسخِ قیامِ شب تو جان
نسخ میں تقدیمِ صدقہ کی سمجھان

کسلئے پھر آپ روتے زار ہو
آپ معصوموں کے سب سردار ہو

قبر کی تنگی و تاریکی کہاں
ہول و ہیبت قیامت کی کہاں

ہے روایت آخرِ ماہِ صفر
گھر میں میمونہؓ کے ای نیکو سیر

باوجود اُسکے وہ باری رکھ نظر
رہتے تھے ہر روز اک بی بی کے گھر

بی بیاں سمجھے ہیں سب سنکر یہ بات
عائشہؓ کے گھر طرف ہے التفات

عائشہؓ کے گھر رکھو تشریف اب
بہرِ خدمت ہم وہیں آتی ہیں سب

فضلؓ بن عباسؓ حیدرؓ کو بلا
ہاتھ رکھ کاندھوں پہ اُنکے مصطفیٰؐ

ایسی تھی بے طاقتی بر شاہِ دیں
کھینچتے تھے پائے اشرف بر زمیں

گھر میں حفصہؓ کے لگن تھا اک بڑا
اسمیں بٹھلا شاہؐ کو بے با صفا

بیانِ مغفرت سے مراد عصمت ہے انبیاء کی

آپ پر پانی لگے جب ڈالنے   منع میں اُسکے اشارہ تب کئے

آکے مسجد کو بصد عز و وقار   خاص منبر پہ ہوئے اپنے سوار

پھر کہے بندہ کو یک پروردگار   دنیا و عقبیٰ میں بخشا اختیار

کوئی حضرت کی غرض سمجھا نہیں   پر سمجھکر اُس کو صدیقِ گزیں

شہ کہے خاموش رہ اے باخبر   پس نصائح چند سب یاروں کو کر

روایت

اِک مہینے کے ہی آگے از وفات   عائشہؓ کے گھر میں آئے نیکو صفات

غایتِ الطاف سے رونے لگے   اور دعا تب حقمیں اُن سب کے کئے

تب انہیں فرمائے وہ حقکے حبیب   تم سے ہوتا ہوں جدا میں عنقریب

میں قبولا ہوں لقائے کردگار   شوق اُسکا ہے مجھے سر و جہار

دفن کرنا کون اور پڑھنا نماز   دیں کفن کیسا اے شاہِ سرفراز

اور کفن جیسا میسر تم کو ہو   اے مرے یارو مجھے پہنائیو

مجھپہ تب بھیجیگا رحمت کردگار   اور آوینگے ملایک بے شمار

اور جو میرے اہلِ بیتِ پاک ہیں   دفن کرنا قبر میں میرے تئیں

آمتی میرے جو ہیں غائب تمام   اُنکو سب پہنچائیو تم میرا سلام

پہنچیگا اُن سب کو بھی میرا سلام   بالیقیں وہ دوست ہیں میرے تمام

تب اُنہیں فرمائے از لطف و کرم   صبر کیجو مت کرو درد و الم

حوضِ کوثر پر ملادے گا خدا   تم کبھی مجھ سے نہ ہوویگے جدا

نقل ہے ایک روز جبرئیل امیںؑ   آ وہ بیماری میں نزدِ شاہِ دیں

چاہے گر جینا ابھی اے مصطفیٰؐ   بالیقیں میں تجھکو دونگا شفا

آپ یہ سُنکر کہے اے جبرئیل   میں ہوں دل سے تابع ربّ الجلیل

روایت

آہ رونے تلملاتے زار زار   پھرتے تھے اطرافِ مسجد بیقرار

بعد کپڑے پہنکر خیر البشرؐ   اور مبارک سر پہ پٹی باندھکر

حق میں شہدائے اُحد کے از خدا   عجز و زاری سے بہت مانگے دعا

پس وہ بندے نے قبولا سر بسر   پاس جانا حقکے دنیا چھوڑکر

بولے رو رو کر فدا ہوں آپ پر   پدر اور مادر ہمارے سر بسر

ہوگئے تشریف گھر میں بعد ازیں   پھر وہ بیماری لگی بڑھنے وہیں

ابنِ مسعودؓ مکرّم باصفا   نقل کرتا ہے کہ شاہِ انبیا

خاص یاروں کو گئے اپنے طلب   اور نظر اُنپر پڑی حضرتؐ کی جب

اور جدائی کے لگے کرنے کلام   تب لگے یاراں بھی رونے کو تمام

جب کیا مختار مجھکو میرا رب   کہ میں لوں دنیا کو یا عقبیٰ کو اب

عرض یوں یاروں نے کی تب شاہ سے   کون دینا غسل اب فرمائیے

بولے میرے اہلِ بیتِ طاہریں   غسل دینا چاہئے میرے تئیں

پاس تربت کے جنازہ رکھ مرا   جلد تم سب اُسسے ہو جاؤ جدا

وہ پڑھیں میرے جنازے پر نماز   بعد ازاں تم سب پڑھو آ با نیاز

اور ملائک بھی رہینگے اُنکے ساتھ   دفن میں اُنکے معاون باکذات

بلکہ روزِ حشر تک جو مومنان   پیروی میری کرینگے جاودان

جب سُنے یہ بات اصحابِ کبار   سب لگے رونے وہیں ہو بیقرار

زہد و تقویٰ میں سدا ثابت رہو   اور امیدِ مغفرت حق سے رکھو

روایت

یوں کئی ہیں عرض از خیر الانام   حق تعالیٰ نے کہا بعدِ سلام

ورنہ دنیا سے یہاں تشریف لا   منتظر تیرے ہیں سب اہلِ سما

ہووےگی جس امر میں حقکی رضا   ہے اُسی میں سر بسر میری رضا

بھی روایت ہے کہ انصارِ کرام   شہ کی نا ملنے سے مضطر ہو تمام

مرتضیٰ یہ حال اُنکا دیکھ کے   عرض جا کر شاہِ عالم سے کئے

حضرت صلعم کا وصیت کرنا اور ساری امت کو سلام فرمانا

یہ خبر سن کر اٹھے خیر البشرؐ / زرد پٹکا ایک سر پہ باندھ کر
لائے پس مسجد کو تشریف اس زماں / گرچہ چلنے کا نہ تھا تاب و تواں
بعد فرمانے لگے اے مومنو / خوب یہ باتیں بگوش دل سنو
کیا نہیں تمکو دئے ہیں یہ خبر / میں بھی اور تم بھی یقیں جائینگے مر
تم بھی سب حق کی طرف ہی آؤ گے / دار دنیا میں بقا نہ پاؤ گے
پس کرینگے نیکیاں تم سے بھی وہ / کار بستہ ہیں نہ تم جلدی کرو
بولے حضرت ہاں وصیت انکی تئیں / سن لو اب کہ مرگ کی کرتا ہوں میں
اور کہے تب از بلال باصفا / کوچہ و بازار میں اب جلد جا
جو کہ چھپتے ہیں سنیں اسکو ضرور / جلد تر آئیں پیمبر کے حضور
سنتے ہی اہل مدینہ یہ کلام / دوڑ آئے ہیں وہیں روتے تمام
جائے مسجد میں نہ تھی باقی کہیں / تب چڑھے بالائے منبر شاہ دیں
شرع کے احکام کا کر کے بیاں / وعظ اور ارشاد میں کھولے زباں
کہ میں اب جاتا ہوں نزدیک خدا / گر کسی کا حق تلف میں نے کیا
بخشے یا لیوے میرے سے لاکلام / میں خوشی سے بولتا ہوں یہ تمام
کوئی نہ حضرت کا دیا ہی تب جواب / پھر کئے تکرار وہ عالی جناب
آپ ایک مسکین کو دلوائی تھے / فضل بن عباس کو تب شاہ نے کہے
اور فرمائے کسی کا حق اگر / بھی کسی کے ہووے ذمے کے اوپر
تب کہا ایک شخص درہم میں تین / لوٹ کے زر سے پھرا یا بالیقیں
فضل کو اس طرح فرمائے رسولؐ / تین درہم اس سے ابکے کر وصول
کہ کسی میں گر بری ہو کوئی خو / میں دعا سے دفع کرتا ہوں کہو
ہوگئی مقبول حضرت کی دعا / نیک توفیق انکو حق نے کی عطا
ہے طمانیت مجھے اس بابمیں / تم نہ شرک و کفر میں جا گریں
واسطے دنیا کے ہے بیقید و قال / تم کرینگے آہ آپسمیں قتال

حضرت کی آخری وصیت

ہاتھ سید ہار رکھ بدوش مرتضیٰؓ / فضل بن عباس پر بھی دوسرا
اور ہو کر خاص منبر پر سوار / کر ادا حمد و ثنائے کردگار
آج تک کوئی نبی اللہ کا / اپنی امت میں نہ دنیا میں رہا
دائمی مجھکو یہ دنیا میں نہیں / اپنے رب کے پاس جانا ہے یقیں
تم کرو آپسمیں نیکی صبح و شام / اور کرو نیکی مہاجر سے مدام
عرض تب عباسؓ حضرت سے کئے / کچھ قریش انکو بھی اب فرمائیے
یعنے وہ امر خلافت ہے ہمیش / کہ ائمہ ہوویں یہ قوم قریش
یوں ندا کردے تو ہر میر و فقیر / کہ وصیت اب نبی کی ہے اخیر
پس ندا جا کر کیا سب کو بلالؓ / اس سے تھا آواز میں درد و ملال
مرد و زن پیر و جوان و کودکاں / جمع اس کثرت سے آئے ہیں وہاں
کر ادا تحمید خلاق جلیل / اک پڑھے خطبہ بلیغہ او رطویل
جو مناسب وقت کے تھا اول تب / بعد فرمانے لگے لوگوں کو سب
یاد رہا ہوں میں کسیکو بھی ضرر / یا کسی کا گر ہے مجھ پر مال و زر
بلکہ وہ ہے دوست میرا بیگماں / تاکہ فارغ ہو کے جاؤں از جہاں
تب کہا اک شخص اے شاہ امم / آپ پر ہیں قرض میرے سہ درم
کہ تو اسکو لاکے دے وہ سہ درم / فضل نے لا کر دیا وہ سب بہم
روبرو میرے کریں اسکو ادا / تا نہ رسوا ہوویں در روز جزا
پوچھے سرور کیوں کیا ایسا تو کام / بولا تھا محتاج تب میں اے ہمام
جلد بیت المال میں داخل تو کر / بعد فرمائے وہ شاہ بحر و بر
اپنی تب بدخوی بعضو نے کہا / انکے حقمیں آپ فرمائے دعا
پھر مخاطب ہو صحابہ کی طرف / یوں لگے کہنے رسول باشرف
پر میں ڈرتا ہوں تمہارے بابمیں / کہ طرف دنیا کے تم رغبت کریں
اس نصائح سے نبیؐ فارغ ہوئے / گھر طرف تشریف اشرف لیگئے

حضرت کا خطبہ بلیغہ پڑھنا اور وعظ و ارشاد فرمانا

اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ

الائمۃ من قریش

حضرت صدیق اکبر کو امام بنانے کا حکم

اور نصیحت یوں کئے ازواج کو
کہ سدا گوشہ میں ہی تم سب رہو

نقل ہے یوں جبھی بیماری میں آ
آپسے سے بولے بلال باصفا

شہ کہے بیتاب ہو نہیں لا کلام
تم کرو صدیق کو اپنا امام

خالی جب دیکھیگا محراب سجود
آپکا غم اسکو تب ہوویگا زود

الغرض سن حکم حضرتؐ کا بلالؓ
درد سے رونے لگا ہے پر ملال

اور یوں کہتا تھا با آہ و فغاں
کاش میں پیدا نہ ہوتا در جہاں

جا کہا صدیق سے شہ کا پیام
وہ بھی گریاں ہو گئے سن یہ کلام

درد و رقت سے بہت پر جوش ہو
ہیں زمیں پر گر پڑے وہ بیخود

اور بوقت ظہر مسجد میں بپا
شور و غل ایسا ہی دوسرے دن ہوا

بوئی حضرتؐ کی جدائی سے تمام
آہ یوں روتے ہیں اصحاب کرام

ان پہ تکیہ کرکے از راہ شرف
لیگئے تشریف مسجد کی طرف

خلق کی تودیع و پناہ میں تم تمام
حفظ و یاری میں رہو اسکے مدام

پس جدا دنیا سے ہوتا ہوں میں اب
اور جاتا ہوں طرف عقبی کے اب

اور اکدن حال بیماری میں ہی
لیگئے تشریف مسجد کو نبیؐ

پیچھے آنا چاہے پر شاہ عربؐ
منع فرمائے اشارے سے ہیں تب

وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولَىٰ

کہ جماعت اب عشا کی یا نبیؐ
منتظر مسجد میں ہے سب آپکی

عائشہ کی عرض اے خیر البشرؐ
کہ بہت ہے نرم دل میرا پدر

اور کسیکو کیجئے یہ حکم اب
عرض یہ مقبول فرمائے نہ تب

ہاتھ رکھکر سر پہ اپنے بے قرار
چلایا رونا ہوا بے اختیار

آگئے ہی یا اس کے مرجاتا اگر
آہ یہ حالت نہ کرتا میں نظر

آئے ہیں مسجد کو محزون و ملول
دیکھ خالی آہ محراب رسولؐ

سب صحابہ رودیے بے اختیار
تھے در و دیوار بلکہ زار زار

فاطمہؓ زہرا سے تب وہ شاہ کل
پوچھے یہ کیا ہو رہا ہے شور و غل

بات یہ سنکر امام الانبیاؐ
آہ تب عباسؓ و حیدرؓ کو بلا

آکے مسجد میں گزارے ہیں نماز
اور کہے اے مومنین پاکباز

ہے خلیفہ تم پہ سب میرا خدا
طاعت و تقوی میں تم رہنا سدا

روایت

پڑھتے تھے صدیق اکبر ہو امام
سن کے وہ آواز سالار انام

کہ تو قائم رہ اب اپنے حال پر
اقتدا ان کا کئے خیر البشرؐ

ہے روایت پانچ دن قبل وفات
یوں کئے ارشاد شاہ کائنات

انبیا صلحا کی قبروں کو تمام
وہ بنائے تھے مساجد صبح و شام

اور فرمائے کرے لعنت خدا
سب یہود اور نصاریٰ پر سدا

اور کہے بعد از میرے اے ربنا
قبر کو ہرگز نہ میری بت بنا

سجدہ گاہ اپنا بنائے بے ادب
منع اس سے تمکو میں کرتا ہوں آج

انبیاء و صلحاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنانے کی ممانعت

روایت

مومنو آگاہ ہو اس بات سے
لوگ جو آگے تمہارے ہو گئے

یعنے سجدہ کرتے تھے پیش قبور
تم بھی ایسا مت کرو اے باشعور

انبیا کے اپنے وہ قبروں کے تئیں
سجدہ گہ اپنا انہیں بنوائے ہیں

سخت ہو اس قوم پر حق کا غضب
کہ قبور انبیا کو اپنے سب

جانو میں تم کو یہ سب پہنچا دیا
تو گواہ رہ تو گواہ رہ اے خدا

ہے روایت سہلؓ سے ماہ نور
آیا تھا اک روز حضرتؐ کے حضور

مال شے لیکن ساتھ ہی دینار زر
عائشہؓ کے پاس باقی تھے مگر

روایت

چند سکیوں پہ سالار انام
مال وہ تقسیم کر دلئے تمام

اور جب بیمار حضرتؐ ہو گئے
عائشہؓ کو اپنی قسمت کا کئے

اسی بیماری میں اکدن شہ کا سر　عائشہ کے گود میں تھا اے پسر
ہوگئے بیہوش کہہ یہ شاہِ دیں　فرصت تقسیم وہ پائی نھیں
وہ کبھی فرصت ہوئی مجھکو نہیں　فکر بیماری میں تھی اندوہگیں
روز یکشنبہ کا تھا وہ آہ ہمام　دن وہ گذرا اور جب آئی ہے شام
اور کہلا اسکو بھیجی یہ پیام　کہ ہیں حالِ نزع میں شاہِ انام
سات دینار ہیں وہ شاہ مرسلیں　کردئے خیرات اس ہی دن یقیں

روایت

ہے وصیت شاہ مردا کو کئے　سن علی اسکو ہیں رونے لگے
بولے حضرت ہاں میں از دنیا ئے دوں　اب بہت بیزار ہوں بیزار ہوں
اور لگے کہنے کہ اے روح الامیں　کر وفا اب میرے وعدے کیتیں
عرق آیا شہ کی پیشانی اپر　مرتضیٰ کے آئے ہیں تب اشک بھر
آپکی بیٹی پہ پھر کون اے پدر　آہ فرمائیگا شفقت کی نظر
آپکا وہ پاکیزہ شیریں کلام　ہیں سنونگی پھر کہاں اب صبح و شام
کھول آنکھیں کیجئے مجھپر نظر　جان و دل میرا فدا ہو آپ پر
اور کہے یوں حقسے اے ربِ الجلیل　فاطمہ کو کر عطا صبرِ جمیل
اور سرہانے بیٹھکر شہزادگاں　ہیں لگے کرنے بہت آہ و فغاں
در پہ حجرے کے صحابہ تھے کھڑے　دیکھ یہ بے صبر بے طاقت ہوئے
آہ بعد از آپ کے کیا جائیں ہم　مبتلا ہوں کس مصیبت میں ہم
دیکھ لیں تا روئے انور ایک بار　ہمپہ اب کیجے نظر اے شہریار
ہے روایت یوں انس سے اے پسر　کہ یہ فرمانے لگے خیر البشر صلعم
گرچہ یہ امت میری نیکو سیر　بعد ہے سب امتوں کے سر بسر
جانیو قرآں کو تم اپنا امام　اور کرو دین و شریعت پر قیام
جو چڑھا اسمیں سو وہ پایا نجات　جو نہیں اسپر چڑھا پایا وہ گھات

حکم فرمائے ہیں اس بی بی کو تب　کہ اسے تقسیم کردے جلد اب
بعد اسکے ہوش میں آئے ہیں جب　پوچھے کیا تقسیم کی تو اسکو اب
پس وہ دیناروں کو منگوائی تبھی　آپ ہی فقر کو دلوائے تبھی
اک زن انصاریہ کے آہ گھر　عائشہ بھیجی چراغ اے باخبر
تیل تیرے گھر میں کچھ ہووے اگر　بھیج تھوڑا جلد اسمیں ڈال کر
تیل کی خاطر رکھے اک درم　آپکا تھا اس قدر جود و کرم
اور روایت ہے کہ شاہ انس و جن　اسی بیماری میں اپنی ایکدن
اور کئے ہیں عرض اے شاہِ بشیر　یہ وصیّت ہے نظر آتی اخیر
کہتے کہنے یہ سخن شاہِ جہاں　آنکھ موندے آہ اپنی ناگہاں
تھا علی کے گود میں سر آپ کا　اور مبارک رنگ متغیر ہوا
فاطمہ رونے لگی رو رو یہ بات　ہاتھ لے حسنین کے تب اپنے ہات
آہ ان بچوں پہ اے بابا میرے　رحم لاوے کون بعد از آپ کے
پھر کہاں دیدار والا پاؤنگی　یہ سعادت ہاتھ کب میں لاؤنگی
دردِ خاتون دیکھ یہ خیر البشر صلعم　دستِ پاک اپنا رکھے خاتوں پر
اور کہے اے فاطمہ تو صبر کر　موت کے پنجے میں ہے تیرا پدر
ہوگئے سب بی بیاں بھی زار زار　اور علی مرتضیٰ تھے اشکبار
روتے روتے آئے سب اندر وہیں　اور یوں کہنے لگے اے شاہِ دیں
آپ ہیں جب رحمۃ للعالمیں　ذات والا سے امن تھا بر زمیں
تب نبی صلعم یارونکو اپنے دیکھ کے　ہیں تسلی اسطرح دینے لگے
صبر کیجے مت کرو یوں درد و غم　میری امت ہے یقیں خیر الامم
لیک فردائے قیامت بالیقیں　پہلے سب سے پائیں گے خلد بریں
اور میری آل کو در کلّ حال　نوح کی کشتی کے تم جانو مثال
ہیں میرے اصحاب تاب روشنے تمام　پیروی انکی کرو تم صبح و شام

مقام شفاعت عظمیٰ

جوں مسافر کو ہیں تارے رہنما
ہیں میرے یاراں تمہارے رہنما

امّ سلمہ بولی اے شاہِ امم
آپ ہیں معصوم کیوں کرتے ہو غم

بعد میرے ان کا کیا ہوویگا حال
بس یہی انکا ہی اب مجھکو خیال

فاطمہ کرنے لگی عرضِ جناب
یارسول اللہ در روزِ حساب

کہ لوائے حمد کے نیچے زِ رب
بخششِ امت رہوں کرتا طلب

اپنی امت کے پیاسوں کو تمام
بالیقیں دیتا رہوں کوثر کا جام

التجا کرتا رہونگا یہ زِ رب
تا کرے سنگیں عمل امت کے سب

فاطمہؓ نے عرض کی تب اے پدر
پاس پل کے بھی نہ پاؤں میں اگر

چاہتا حق سے رہونگا سربسر
تا ہو آسانی سے امت کا گزر

تا نہ کچھ صدمہ ہو انکو نار سے
اور تسلی ہو میری دیدار سے

بولی ہے صد شکر رب العالمیں
سب مواقف میں قیامت کے تقیر

روایت

یوں کئے ہیں عرض اک شاہِ انام
حق نے فرمایا تحیات و سلام

آپ فرمائے بہت ناساز ہے
حقتعالی محرمِ اس راز ہے

روایت

عزرائیل کا نزول ہونا

کہ وہ کہتا ہے سنو یا دردوسوز
آہ عزرائیل آیا ایک روز

کر سلام اس شاہِ دیں پر باادب
اذن چاہا آنے حجرے میں وہ تب

آہ ملنے کی نہیں فرصت ہے اب
اذن آنیکا کیا پھر وہ طلب

سب ہوئے پر خوف وہ محسن کے ندا
ہوش میں آکر کہے شاہِ ہدیٰ

آپ فرمائے یہ اعرابی نہیں
ہے یہ عزرائیل اے بیٹی یقیں

فاطمہؓ سنتے ہی بے اختیار
درد و غم سے ہوگئے ہیں زار زار

لوگ یہ سمجھے کہ ہیں پائے وفات
فاطمہ رونے لگیں رقت کیساتھ

کچھ نہیں حضرت دئے انکو جواب
پھر لگی کرنے کو یوں عرضِ جناب

کرتے کرتے یہ وصیت شہریار
آہ خود رونے لگے بے اختیار

بولے امت کیلئے روتا ہوں نہیں
فکر سے ان کے حزیں ہوتا ہوں میں

روایت

آپکو فرماؤں میں پاؤں کہاں
تب کئے ارشاد سالارِ جہاں

پوچھی خاتون میں نہ پاؤں گر وہاں
حوضِ کوثر پر کہے شاہ جہاں

پوچھی کوثر پہ بھی گر میں نا ملوں
بولے حضرت پاس میزاں کے رہوں

بولی گر نا ہو وہاں اے شاہِ ناس
آپ فرمائے رہونگا پل کے پاس

شاہ فرمائے نہ گر پل پر ملوں
دارِ دوزخ کے کنارے پر رہوں

دوزخ و امت کے آکر درمیاں
ہووُنگا حائل ہو تا انکو اماں

جب سنی بی بی یہ حضرت سے کلام
یہ شفاعت کی بشارات عظام

باپ میرا ہے اس امت کا شفیع
ہے شفاعت میں اسے شانِ رفیع

ایک روایت ہے کہ جبریلؑ امیں
ایکدن آکر بہ نزدِ شاہِ دیں

اور پوچھا ہے کہ اسلوب مزاج
اے میرے محبوب ہے کسطرح آج

یوں عیادت شہ کی از رب الجلیل
تین دن آکر کئے ہیں جبرئیلؑ

نقل ابن عمِ خیر الناس سے
آئی عبداللہ بن عباس سے

ساتھ تھے اسکے ملائک ایکہزار
آکھڑا بر حجرۂ شاہ خیار

اسکو اعرابی سمجھ زہرہ بتول
بولے بے تاب و تواں ہیں یا رسولؐ

حضرتِ زہرہ نے دی یونہی جواب
وہ کیا پھر سخت آواز اک شتاب

کس کا یہ آواز ہے اے فاطمہؓ
ماجرا وہ سب کہے ہیں فاطمہؓ

باپ سے کرتا ہے بچوں کو یتیم
زن کو بیوہ مرد سب بے خوف و بیم

اپنے رکھ سینے پہ تب دست بتول
اپنے چشم پاک کو موندے رسولؐ

اور لگی کہنے کو اے میرے پدر
کھول آنکھیں کیجے اک مجھ پر نظر

اے رسول اللہ اے بابا میرے
فاطمہؓ قربان قدم پر آپکے

کھول

کھول آنکھیں اک نظر فرمائیے / آخری اک بات مجھ سے کیجئے
حاملان عرش تیرا دیکھ غم / آہ اب روتے ہیں با درد و الم
اور کہے پڑھ جبکہ میں رحلت کروں / آیۂ اِنّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

انا للہ وانا الیہ راجعون

اور مروی ہے کہ زہرائے بتول / جب بہت رونے لگے ہیں ہو ملول
فاطمہؓ وہ راز سن خنداں ہوئیں / اور بہت خوشحال اور شاداں ہوئیں
یوں کہے میرے سے زہرائے بتول / اب کہہ سکتی ہوں یہ راز رسولؐ
جب گئے ہیں سرور عالم وفات / پھر میں پوچھی بولے کیا ہے وہ بات
تو ملیگی پہلے آ میرے سے جاں / حشر میں تو ہوگی خاتون جناں
بھی روایت ہے کہ شاہؐ دیں تب / یوں دعا مانگے ہیں از درگاہ رب
اشک آنکھوں سے تھے جاری آپکے / یوں لگے ہیں پوچھنے تب درد سے
میرے ابنین مکرم ہیں کہاں / یعنے حسنین معظم ہیں کہاں
آہ صاحبزادگاں سرور کو دیکھ / ایسی حالت میں وہ پیغمبر کو دیکھ
آپکے سینہ پہ آ سر دو گرے / اور منہ سے منہ لگانے کو لگے
اور کئے تاکید سب اصحاب کو / بلکہ سب امت کے شیخ و شاب کو
پھر وہ دونوں کو لگا اپنے گلے / انکو سمجھائے بہت الطاف سے
آہ شاہزادے نہ ہوتے تھے جدا / اور نہ دامن چھوڑتے تھے آپ کا
نزع کا جب حال تھا اس شاہ پر / سرور کونین عالیجاہ پر
شاہ عالم سے کئے ہیں تب جدا / شور غم کا آہ محفل میں پڑا
یا نبیؐ اب کھول آنکھیں دیکھئے / اک وصیت اب مجھے فرمائیے
کہ وصیت جو کیا ہوں تجھکو کل / یاد رکھ اسکو اسی پر کر عمل
اور سب ازواج کو شاہ عرب / کر وصیت اسطرح پوچھے ہیں تب
جلد حاضر ہو علیؓ نامدار / بیٹھ حضرتؐ کے سرہانے اشکبار
کہ یہودی سے فلاں زر اسقدر / یاد رکھ تو میں لیا ہوں قرض کر

خاتون جنت کو ارشاد

کھول آنکھیں تب کہے خیر البشرؐ / اسقدر مت رو تو اے لخت جگر
اپنے دست پاک سے شاہؐ عرب / فاطمہؓ کے اشک کو پونچھے ہیں تب
بعد فرمانے لگے ہیں الغرض / اک جزا ہے ہر مصیبت کے عوض
مصطفےؐ نزدیک اپنے تب بلا / ان سے کچھ مخفی کہے اے باصفا
عائشہ کہتے ہیں میں اسکا سبب / پوچھی اسدن فاطمہؓ زہرا سے تب
جبتلک زندہ تھے سالار جہاں / وہ نہیں ظاہر کئے راز نہاں
تب کہے فرمائے مجھسے شاہ دیں / کہ سب اہل بیت سے میرے یقیں
پہلے ملنے کی بشارت سن کے ہیں / کی میں خوشحال اپنے جان و دل تئیں
یا الٰہی اب جدائی پر میرے / فاطمہ خیر النساء کو صبر دے

حسنین کریمین کے باب میں وصیت

بولئے اب میرے دلبنداں کہاں / نور چشماں میرے فرزنداں کہاں
فاطمہؓ حاضر کئے حسنینؓ کو / مصطفےؐ کے قرۃ العینین کو
اسطرح رونے لگے بے اختیار / دیکھکر انکو ہوئے سب زار زار
سرور کونین انکو سونگھ کے / انکی پیشانی پہ تب بوسہ دے
کہ یہ ہر دو سے رکھو الفت تمام / اور بجا لاؤ انہوں کا احترام
کر وداع انکو کہے اسطرح تب / آہ میرے سے جدا تم ہو اب
اشک آنکھوں سے بہاتے تھے بہت / شور اک غم کا مچاتے تھے بہت
فاطمہؓ زہرا تب آخر ناگزیر / انکو سمجھا از وجوہات کثیر

علی مرتضیٰ کو وصیت

آہ آکر عائشہؓ نے بعد ازاں / عرض کی یوں از شہ ہر دو جہاں
انکو فرمائے کہ نزدیک آ میرے / آئیں جب نزدیک تب ایسا کہے
عرض پھر حفصہ نے کی آکر یہی / شاہ فرمائے ہیں ان کو بھی یہی
کہ علی میرا برادر ہے کہاں / مرتضیٰ شیر غضنفر ہے کہاں
اپنے زانو پر رکھے سر شاہ کا / انکو فرمائے نبیؐ اے مرتضیٰؓ
ہو اسامہ کا ہے لشکر اے امیں / اسکی تیاری میں خرچا وہ یقیں

قرض وہ ذمہ سے میرے بالضرور ۔ جلد تر کردے ادا تو بے قصور
اور میرے بعد اے بھائی میرے ۔ آہ مکروہات پہنچیں گے تجھے
اور جب دیکھیگا تو اے باوقار ۔ کہ کئے ہیں لوگ دنیا اختیار
اور ایک آئی روایت اے خبیر ۔ کہ وصیت یہ نبیؐ کی ہے اخیر
حق بجالا نہیں سکے جاوداں ۔ تم ڈرو حقسے سدا ستر و عیاں

روایت

عزرائیل کا حاضر ہونا

جب دئے ہیں اذن سالار انام ۔ باادب آکر کیا ہے وہ سلام
حکم گر ہو تو کروں قبض جاں ۔ ورنہ خالی ہاتھ جاؤں بیگماں
چرخ اول پر ملائک سب کے سب ۔ پوچھتے تھے آپ کا احوال اب
شہ کہے اے دوست میرے باوفا ۔ مجھسے اس حالت میں تو کیوں ہے جدا
مالک دوزخ کو وہ پروردگار ۔ اب کیا ہے حکم اے آشکار
آگ دوزخ کی بجھادے جلد تر ۔ اور کیا یہ حکم حور العین پر

جبرئیل کی بشارتیں

کہ کھڑے ہو باندھکر تم صف بصف ۔ آتی ہے روح رسول باشرف
جبتلک تو اور تری امت بھی ۔ داخل جنت نہ ہونگے اے نبیؐ
حوض کوثر اور محمود امقام ۔ دیویگا تجھکو خداوند انام
کہ تو دل سے اپنے راضی ہوویگا ۔ فرح و بہجت اس سے بیحد لیویگا
ملاء اعلی میں ہے تیرا انتظار ۔ بلکہ ہے مشتاق تیرا کردگار

حضرت کا اپنی امت کیلئے درخواست کرنا

پر مجھے ہے فکر امت کی بڑی ۔ درد امت کا ہے مجھکو ہر گھڑی
حق نے فرمایا کہ کہہ بعد سلام ۔ تیری امت کے گنہگاران تمام
جب کہے حضرت سے یہ روح الامیں ۔ بخشنے فرمائے ہیں انکو شاہ دیں
نہ کرے توبہ تو کیا ہو اسکا حال ۔ پاد کیسا آہ وہ رنج و ملال
گر ہو تائب اسکو بخشوں اے نبیؐ ۔ بولے حضرت ہے زیادہ ماہ بھی
شہ کہے ہفتہ بھی زیادہ ہے ہنوز ۔ حق کہا مرنیکے آگے ایک روز
اور کہے تو سب سے پہلے مجھسے آ ۔ حوض کوثر پر ملے روز جزا
تو نہ ہو دل تنگ ان صلوات پر ۔ صبر کر تو صبر کر تو صبر کر
چھوڑ تو دنیا کو کر عقبی قبول ۔ یہ وصیت یاد رکھ ہرگز نہ بھول
کہ نگاہ رکھو نمازوں کو مدام ۔ خوش رکھو باندی غلاموں کو مدام
پیٹ بھر انکو کھلاؤ اور پہناؤ ۔ بات نرمی سے کرو اور مت ستاؤ
الغرض کہتے ہیں عزرائیلؑ نے ۔ اذن چاہا گھر میں آنے کیلئے
اور کہا یہ ہے مجھے حکم خدا ۔ تابع فرماں رہوں میں آپکا
مصطفیٰ پوچھے کہاں روح الامیں ۔ بولا عزرائیل تب اے شاہ دیں
آئے ہیں ایسے میں روتے جبرئیلؑ ۔ اشک سے منہ کو بھگوتے جبرئیلؑ
عرض کی جبریل اے شاہ کریم ۔ میں لے آیا ہوں بشارات عظیم
کہ مقدس میرے پیغمبر کی روح ۔ آج آتی ہے سما پر بافتوح
کہ سنوارو آپکو تم سب شتاب ۔ اور فرشتوں کو یہ فرمایا خطاب
مجھکو بولا جا زمیں پر جلد تر ۔ اور دے میرے نبی کو یہ خبر
سب رسل اور انکی امت پر تمام ۔ داخل جنات ہونا ہے حرام
اور قیامت میں شفاعت سے ترے ۔ چھوٹے اتنے لوگ امت سے ترے
اور بہت ایسے ہی درجات علا ۔ دیوے حق تجھکو مقامات علا
شاہ فرمائے یہ سن اے جبرئیلؑ ۔ کہ ہیں بہتر یہ بشارات جلیل
پھر گئے جبرئیل پاس اللہ کے ۔ آکے پھر یوں عرض حضرت سے کئے
توبہ اپنی موت آگے ایکسال ۔ گر کرے میں بخشوں نہیں ہے قیل و قال
موت سے اپنے کسیکو نہیں خبر ۔ شاید آگے اک برس کے کوئی بشر
حکم حق آیا ہے دوسری بار بھی ۔ اک مہینے کے بھی آگے ہاں کوئی
بار سوم حکم آیا جانیئے ۔ آگے اک ہفتہ کے جو توبہ کرے
شہ کہے اکدن بھی ہے طول طویل ۔ بعد یہ آیا ہے فرمان جلیل

موت سے آگے ہی اک ساعت اگر　ہووے تائب اسکو بخشوں سر بسر
گر کسی بندہ کو تبتک اے دادگر　تب بھی توبہ نا میسر ہو اگر
اپنے عصیاں سے اگر ہو شرمسار　بخشکر دوں اسکو جنت میں قرار
شرط ہے یہاں رہے باقی اگر　شرک سے سر و عیاں ہو دور تر
اسطرح کہنے لگے جبریل سے　تین مقصد اور باقی ہیں مرے
دوسرے امت کے جو ہیں مذنبیں　شامت عصیاں سے انکے کہیں
جسطرح اگلی امم کی صورتیں　مسخ عصیاں کے ہی شامت سے ہوئیں
میری امت کے جو کچھ اعمال ہیں　مطلع کر دیوؤں انپر سب تئیں
سن کے یہ باتیں نبی سے جبریل ع　جا کہے نزد خداوند جلیل
یعنے روز حشر باشان رفیع　آپ ہی سب امتوں کے ہوں شفیع
دو فرشتے جھکے ہفتہ میں دو بار　پیر اور جمعہ کی شب میں باوقار
سنکے یہ حضرت ص بہت خوش ہو گئے　اذن عزرائیل کو ہیں تب دئے
کیا لکھوں اب ذکر ہے سکرات کا　نزع جان شاہ موجودات کا
تم سنو یہ ذکر غم پر اضطراب　چشم سے جاری کرو دو جو آب

روایت

قبض روح پاک پر شاغل ہوا　حکم پر حضرت ص کے وہ عامل ہوا
تھا مرے زانو پہ ایسے میں ہاں　عبد رحمٰن آیا میرا بھائی یہاں
دیکھنے سے میں نے سمجھا اسکے تب　کہ ہے شاید خواہش مسواک اب
تب کئے سر سے اشارہ شاہ دیں　پس میں اس مسواک لیکر وہیں
پس کئے مسواک اچھی طرح سے　اور کئے بعد از عنایت وہ مجھے
آہ تھی سکرات ایسی سخت تر　کہ مبارک رنگ شہ کا سر بسر
آب تھا تب اک پیالہ میں بھرا　دست اشرف اس میں رکھ خیر الورا
تو ملیا یاد رہے اے رب صمد　سختی سکرات میں کیجے مدد

تب رسول اللہ نے باانکسار　عرض کی یوں اے خدائے کردگار
تب کہا یوں حق نے اے میرے حبیب　کہ وہ بندہ اپنے مرنیکے قریب
اتنی فرصت بھی نہ گر اسکو ملے　بخشونگا تیری شفاعت سے اُسے
شاہ یہ سنکر بہت شاداں ہوئے　جان و دل سے شاکر یزداں ہوئے
پہلا امت کے گنہگاروں کا سب　حشر میں ہوؤں شفیع میں نزد رب
انپہ دنیا میں نہو قہر و عذاب　اور مسخ و فسخ سے نا ہوں خراب
تیسرا یہ ہے کہ ہفتہ میں دو بار　اپنے الطاف و کرم سے کردگار
بخشش انکے جرم کی نا مانگ لوں　نیکیوں پر انکے شکر حق کروں
پھر کئے آ عرض اے حق کے رسول ص　حق کیا یہ عرض تینوں بھی قبول
کوئی مقرب بھی بغیر از آپ کے　فتح اس باب شفاعت نا کرے
جو عمل امت کے ہوویں خیر و شر　آگے اس سے آپکو دیویں خبر
ذکر غم آگے کروں کیا اب رقم　طاق ہے طاقت قلم کی اک قلم
گرچہ کہہ سکتا نہیں اے مومنو　مختصر کہتا ہوں تھوڑا تم سنو
بلکہ کیا ہے آب جائے آب پر　تم بہاؤ چشم سے خون جگر
آہ پایا حکم عزرائیل جب　بیٹھ خدمت میں نبی کے با ادب
عائشہ اسطرح دیتی ہیں خبر　حالت سکرات میں حضرت کا سر
ہاتھ میں اسکے تھی اک مسواک تر　مصطفےٰ کرنے لگے اس پر نظر
عرض کی تب میں نے اے حق کے نبی ص　آپکو خواہش ہے کیا مسواک کی
چاب کر دانتوں سے اپنے نرم کر　ہاتھ میں حضرت کے دی لب جلد تر
ہاتھ سے مسواک ایسے میں گری　یا گرا خود ضعف سے دست نبی ص
سرخ ہوتا زرد بھی ہوتا کبھی　اور پیشانی پہ آتا عرق بھی
ملتے تھے چہرہ پہ اپنے بار بار　اور کرتے یہ دعا باانکسار
بولے عزرائیل سے پھر شاہ دیں　ہے بڑی سکرات کی سختی یقیں

حضرتؐ کا امت کی سکرات میں سختی کی سکرات کی آسانی کے لئے دعا فرمانا

میری امت پر بھی گیا ای نیکنام
ایسی ہی سختی کریگا تو مدام

قبض جاں آساں کسیکا نہیں یقیں
آہ خنک ایسا کیا ہرگز نہیں

ناتواں امت ہی میری سربسر
آہ اُنپر اسقدر سختی نہ کر

سختیاں انکی ہیں سب مجھکو قبول
تو نہ کر ہرگز غرض انکو ملول

آپکی امت پہ از حسن طریق
انکے ہوں ماں باپ سے زاید شفیق

اپنی امت کی سفارش ہی میں جاں
تر زباں تھے تر زباں تھی تر زباں

پھر کئے عرض اے امام الانبیاؐ
پھر نہ دنیا میں کبھی میں آؤنگا

دیجئے رخصت مجھے اے شہر یار
بول یوں رونے لگے ہیں زار زار

آہ تب اس سرور عالم کا سر
گود میں تھا عائشہؓ کے اے پسر

کی ہے تب پرواز روح باشرف
اس جہاں سے عالم باقی طرف

ہے روایت عائشہؓ سے ای خبیر
تھا کلام پاک یہ شہ کا اخیر

تھی مہ مولد کی بس وہ بارہویں
پیر کا تھا روز اقدس بالیقیں

وفات حسرت آیات

آہ جب اس شاہ کی رحلت ہوی
سارے عالم میں بڑی ظلمت ہوی

یہ ندا کرتے تھے بالائے فلک
در سے اس شاہ کے حجرے تک

بوئے خوش ایسی مہکنے کو لگی ،
کہ نہیں سونگھی تھی میں ایسی کبھی

اور روایت دوسری آئی ہے ایک
چادر جنت اڑائے لا ملک

چند جمعہ گذرے مجھپر لا کلام
ہاتھ میں دھوتی ہوں کھاتی ہوں طعام

مرثیہ خاتون جنت

ہے روایت جب کئے رحلت رسولؐ
ندبہ یوں کرتی تھیں رو رو کر بتول

آہ اے بابا یہ دنیا سے گئے
جنت الفردوس کو رونق دئے

آپکے بعد از اے ختم الانبیاؐ
کس پہ نازل ہوویگی وحی خدا

یاالٰہی اب تو یہ روح بتول
جلد پہنچا دے با روح رسولؐ

روایت

کہ فراغت چھوڑ دینے لیں نہار
فقر و فاقہ ہی کئے تھے اختیار

وہ کیا تب عرض شاہ انبیا
قبض جاں کرتا ہوں جیسا آپکا

تب رہ شفقت سے شاہ مرسلیں
یوں کئے ارشاد اسکو اے امیں

بلکہ سب امت کی میری سختیاں
روح پر کرلے تو میری بیگماں

وہ کیا ہے عرض اے مقبول رب
خاطر اقدس کو رکھئے جمع اب

یونہی عزرائیل سے شاہ انام
نزع کی حالت میں کرتے تھے کلام

آئے ہیں ایسے میں جبریل ہمام
اور کئے سالار عالم کو سلام

آپکی خاطر میں آتا تھا یہاں
آپسے آتا تھا خوش لیکن یہ مکاں

انکو تب رخصت دئے شاہ جہاں
وہ گئے روتے ہوئے بر آسماں

اور ہے دوسری روایت یہ جلی
تھا مبارک سر بر آغوش علیؓ

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَاَلْحِقْنِیْ بِالرَّفِیْقِ الْاَعْلٰی

اور تریسٹھ سال کی عمر شریف
تھی رسول اللہؐ کی تب اے عفیف

مرتضیٰ بولے ندائے درد آہ
آسماں سے ہیں سنا وا احمدا آہ

عائشہ کہتی ہیں روح مصطفیٰ
جب ہوی ہے جسم اشرف سے جدا

بر در حجرہ میں اڑائی شاہؐ پر
ہورہوائے چاندنی جوں ماہ پر

ام سلمہ کہتی ہے بعد وفات
میں رکھی اس شاہ کے سینہ پہ ہاتھ

اور وضو کرتی ہوں روز و شب بغیر
ہاتھ سے وہ بوئے خوش جاتی نہیں

آہ اے بابا ہوئے ہم سے جدا
کر قبول اب عوت رب العلاء

خبر رحلت آپکی بابا میرے
کون اب کہدیویگا جبریلؑ سے

آہ اے بابا زبالائے سما
ہمپہ پھر روح الامیں کب آویگا

کر مجھے دیدار سے انکے قریب
حشر میں انکی شفاعت کر نصیب

عائشہ کہتی تھی یوں رو رو کے تب
کہ وہ پیغمبر سے ہے افسوس اب

آہ ہی اس شرع دیں پرور سے حیف
انبیاء کے سرور و افسر سے حیف

نوحۂ عائشہ صدیقہؓ

غم سے امت کی گناہوں سے یقیں
ایک شب ساری کبھی سوئے نہیں
رہ مقام صبر میں ثابت قدم
نفس سے تھے جنگ کرتے دمبدم

رنج و ایذا سے بہت کفار کے
اور ظلم و جور سے اشرار کے
گاہ اندوہ و ملالت کے غبار
شہ کے دامن تک نہ پہنچی زینہار

اور فقیر و نیز نہ باندھے کوئی دم
وہ کبھی ابواب احسان و کرم
راہ حق میں انکے دنداں در مثال
جنگ میں مرجاں ہوئے تھے خوں سے لال

نوک اک ٹوٹی ز سنگ دشمناں
فی الحقیقت تھا وہ محک امتحاں
کہ بہ محک امتحان کردگار
اس کا ظاہر ہو گیا کامل عیار

بالتواتر اور توالی صبح و شام
وہ کبھی ہرگز نہیں کھائے طعام
جو کی روٹی پیٹ بھر کھائے نہیں
راحت دنیا کبھی پائے نہیں

فرشتے کا تعزیت ادا کرنی اہلبیتؐ

یونہی اہلبیت سب روتے رہے
اس الم سے ہوش سب کھوتے رہے
غیب سے آئی ندا یہ سربسر
پر منادی ہم کو نہیں آیا نظر

السلام اے اہلبیت مصطفےٰ
السلام اے مردم درد و عزا
رحمت و برکات خلاق انام
تم پہ ہو ہر آن و ہر دم بالدوام

بعد بولا شربت جام ممات
چکھنے والا ہے یقیں ہر ذی حیات
اور تمہارے کام کا اجر و ثواب
تم کو پورا دیویں گے روز حساب

ہر مصیبت کیلئے نزد خدا
ہے مقرر اک تسلی اک جزا
اور رہے ہر غایت کے آخر اک خلف
پس رہو واثق بحق اے باشرف

اب رضائے حق کے جانب تم پھرو
جزع و بے صبری (بیقراری) نہ ہرگز تم کرو
ہے مصیبت یافتہ بس شخص او
فی الحقیقت اجر سے جو دور ہو

ہو اے اہلبیت اب تم پر سلام
اور ہووے رحمت رب انام
تھا یہ آواز ملک اے باصفا
تعزیت کرتے تھے وہ آکر ادا

مجلس اصحاب میں پھر آشکار
خضرؑ نے بھی آکے تب زار و نزار
یونہی کی ہے تعزیت شہ کی ادا
بولے بوبکرؓ و علیؓ یہ خضرؑ تھا

صحابہ کا درد و غم حضرتؐ کی رحلت پر

آہ کیا بولوں صحابہ کا الم
جسکے ہے لکھنے میں اب لرزاں قلم
ایسے حیراں اور پریشاں ہو گئے
سربسر بے عقل و بیجاں ہو گئے

تلبیہ کہتے ہیں جیسے حاجیاں
یوں مچائے تھے وہ سب شور و فغاں
آہ عثماں اس الم سے اے پسر
ہو گئے مبہوت و گونگے سربسر

اور علیؓ با ایں شجاعت آہ میں
پست ہو کر جا لگے تھے از زمیں
اور عبداللہ انیس باصفا
آہ رو رو اس الم سے مر گیا

عائشہ حجرے کے اندر بیٹھ کر
آہ و زاری میں جمی تھی شام و سحر
باوجود ایسی صلابت کے عمرؓ
ہو گئے تھے بیحواس اے باخبر

سرورؐ عالم کی رحلت پر یقیں
حضرت فاروق کو آیا نہیں
کھینچکر تلوار اپنی پر غضب
در پہ مسجد کے کھڑے ہو آکے تب

اور کہتے تھے کہیگا یہ جو بات
کہ رسول اللہ پائے ہیں وفات
قتل میں کر ڈالوں گا بیشک اسے
سرور عالم نہیں رحلت کئے

بلکہ بیہوشی ہے بر خیر البشرؐ
چونکہ تھی موسیٰ کو کوہ طور پر
بلکہ ہے مجھکو یہ امید قوی
اسقدر زندہ رہیں جتنے نبیؐ

جو منافق ہیں انہوں کے دست و پا
شاہ کٹوا دینگے دے کر سزا
بولے تھے بعضے منافق بد صفات
گر نبیؐ ہوتے نہ پاتے وہ وفات

اس لئے تلوار اپنی کر علم
اس طرح کہنے لگے ہیں وہ بہم
جب عمر اس طرح سے کہنے لگے
باتیں رحلت کے سب شک میں پڑے

پشت اطہر پہ نبی کے رکھکے ہاتھ
جلد تر دیکھی ہے اسما پاک ذات
غیب تھے مہر نبوت کے نشاں
تب لگی کہنے وہ با آہ و فغاں

کر یقیں مہر نبوت گم ہوئی
اب بلاشک شاہ نے ہے نقل کی
پہنچی ہے صدیق کو جب یہ خبر
آئے ہیں گریاں و نالاں جلد تر

اور جبیں پر شہ کے بوسے دئے　　سر اٹھا اپنا بہت زاری کئے
دیکھ بوسہ پھر انہوں نے یوں کہا　　آپ پر ماں باپ میرے ہوں فدا
پاک و طیب آپ تھے حینِ حیات　　پاک و طیب بھی ہو ہیں بعدِ وفات
آپکی ہے ذات برتر بالیقیں　　آپ پر رونے سرہانے سی کہیں
گر ہمارے ہاتھ ہوتا اختیار　　جان اپنی ہم کئے ہوتے نثار
اور نہ کرتے منع رونے سے اگر　　چشم سے چشمے بہاتے سربسر
ہم سے پہنچا ہے خداوند انام　　اپنے پیغمبر پہ صلوات و سلام
یا محمد یا حبیبِ ربِّ ناس　　یاد کیجے ہمکو اپنے رب کے پاس
بعد ازاں وہ آئے ہیں نزد عمر رض　　جوشِ حدت پر گئے انکے نظر
انکو بولے بیٹھ جائے باوقار　　وہ نہ بیٹھے بلکہ بولے چند بار
بعد ازاں انکو کہے وہ باصفا　　اب یقیں رحلت کئے ہیں مصطفیٰ
کیا نہیں تم نے سنا اے باصواب　　کہ نبی کو جو کیا ہے حق خطاب

۱؎ اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ ۲؎ وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِّنْ قَبْلِكَ الْخُلْدَ اَفَاْئِنْ مِّتَّ فَهُمُ الْخٰلِدُوْنَ ۝ (سورۂ انبیاء)

بعد ازاں صدیق منبر پر چڑھے　　اور بلاغت سی بہت خطبہ پڑھے
بعد تحمید الٰہی اور درود　　یہ پڑھے ہیں آیتیں قرآں کی زود

۳؎ وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ اَفَاْئِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ وَمَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰى عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيْـًٔا وَسَيَجْزِى اللّٰهُ الشّٰكِرِيْنَ ۝ (سورۂ آل عمران)

جب پڑھے یہ آیتیں وہ باخبر　　سست و حیراں ہو وہیں بیٹھے عمر رض
دست و پا ان کے کٹے گویا ای یار　　ہو گئے مدہوش اور نقشِ جدار
ہو گئے مبہوت بھی سب حاضریں　　گویا یوں سمجھے ہیں سب اے اہلِ دیں
کہ وہ آیات آج بھی نازل ہوئے　　اسکے ہی پڑھنے میں سب شاغل ہوئے
کوچہ و بازار میں پڑھتے تھے سب　　گویا انکو آج ہی بھیجا ہے رب
بعد ازاں فاروق بھی خطبہ پڑھے　　اور یوں لوگوں کے تئیں کہنے لگے
کہ کہا تھا میں جو اوّل آشکار　　کہ نہیں رحلت کئے شاہِ خیار
بات وہ پاتا نہیں میں در کتاب　　اور نہ در عہد نبی عالیجناب
زیست کا میں شہ کے تھا امیدوار　　تا ہمارے کر کے سب تدبیرِ کار
بعد دنیا سے کریں وہ انتقال　　لیک جب چاہا بلایا ذوالجلال
یہ کتابِ حقتعالیٰ ہے بجا　　کہ گئے جس سے ہدایت مصطفیٰ
لیجو بس تم اسکو سب اے اہلِ دیں　　اس سے راہِ راست تا پاؤ یقیں
نقل ہے فاروق سے اے محترم　　کہ کہے وہ حقتعالیٰ کی قسم
آیتیں قرآن کی وہ باصفا　　جانیو گویا سنا ہی میں نہ تھا
آہ جب صدیق اکبر سے سنا　　جلد لرزاں ہو زمیں پر گر پڑا
اور کہے اس طرح سے ابن عمر رض　　گویا پردہ تھا تمہارے منہ اوپر
خطبۂ صدیق سے وہ اٹھ گیا　　سمجھے سب رحلت کئے خیر الوریٰ
آہ و استرجاع تب کرنے لگے　　یعنے انا للہ سب پڑھنے لگے
بعد اہل بیت سے سب تعزیت　　کرا دا صدیق عالی مرتبت
غسل اور تجہیز اور تکفین کے کام　　بولے متعلق ہیں تم سے تمام
آپ آئے ہیں سقیفے کی طرف　　جمع انصار و مہاجر باشرف
تھے وہاں تکرار تھی یہ انمیں تب　　بولتے تھے اس طرح انصار سب
کہ ہو تم سے ایک اب بیشک امیر　　اور ہمارے سے بھی ہووے ایک امیر
تب کہے صدیق انکے آگے پیش　　ہے امامت از خبر حق قریش ۱؎
سب صحابہ نے کیا اسکو قبول　　کوئی نہیں اس سے کیا ہرگز عدول
زید بن ثابت کہا سالارِ دیں　　تھے قریشی اور مہاجر بالیقیں

۱؎ الائمۃ من قریش ۱۲

پس

پس خلیفہ بھی مہاجر سے رہے / وہ قریشوں کے اکابر سے رہے
جوں تھے ہم انصار سالار ہم / یوں خلیفے کے بھی ہیں انصار ہم
پس کہے بوبکر باصحب کرام رضہ / تم مقرر جس کو کرتے ہو امام
ہاتھ پر بیعت کرو تم اسکے سب / میں بھی بیعت اس سے ہی کرتا ہوں اب
اس سے بولے بوعبیدہ رضہ اور عمر رضہ / اپنے جیتے وقت پر خیر البشر صلعم
سر بسر حکم امامت بر نماز / وہ تمہیں سب سے کئے ہیں سرفراز
اور نزد آں امام بحر و بر / تم ہی تھے ہم سے بیشک دست تر
پس خلافت کے بھی تم ہو سزاوار / اٹھ کے بیعت وہ بہر دو انکسار
بعد ازاں وہ لوگ اصحاب کرام / ہاتھ پر بیعت کئے ان کے تمام
حضرت عباس رضہ حیدر رضہ اور زبیر رضہ / طلحہ رضہ اور مقداد بھی اے اہل خیر
اور عباس رضہ و علی رضہ مشغول تھے / کام میں تجہیز اور تکفین کے
بعد ازاں صدیق اکبر رضہ باصفا / انکو اور ان کے صحابہ کو بلا
پڑھ کے خطبہ یوں کہے ہیں علی رضہ / انکو ہے ہر امر میں شان جلی
انکو میں کرتا نہیں ہوں لاکلام / اپنی بیعت کے لئے اب التزام
ہاتھ میں انکے ہے ان کا اختیار / اور دئے تمکو بھی تمہارا اختیار
بلکہ تم جانو گے ولی جسکے تئیں / پہلے بیعت اس سے اب کرتا ہوں میں
تب کہے ان کو علی مرتضے رضہ / کہ نبی صلعم تم کو کئے تھے پیشوا
کون سکتا ہے تمہیں پیچھے کرے / میں بدل خوش ہوں خلافت کیجئے
پس علی رضہ اور دوسرے یاراں سبھی / ہاتھ پر بیعت کئے ان کے تبھی
جو کئے ہیں ان سے بیعت آشکار / جملہ وہ اصحاب ہیں تینتیس ۳۳ ہزار
ہے خلافت حضرت صدیق کی / بالیقیں اجماع سے ثابت ہوئی
نص قطعی ہے یہ اجماع ہی دلیل / اس خلافت پر یقیں بے قال و قیل

حدیث

جبکہ عباس و علی رضہ مرتضی رضہ / اور رجال اہلبیت باصفا
غسل پیغمبر صلعم کی تیاری کئے / اک ندا ناگاہ ایسے میں سنے
پاک ہے بے شبہ ختم المرسلیں / غسل دینے کی انہیں حاجت نہیں
کون ہے قائل نہ پہچانے مگر / تب کہا عباس نے اے باخبر
کہ نہیں معلوم یہ کس کی ندا / ترک سنت کیوں کریں اے پیشوا
پھر ہوئی آواز دوسری جا سے تب / بے تردد غسل دو حضرت کو اب
جو کیا تھا منع ہے ابلیس دوں / اور یقیں میں خضر ہیں خضر ہوں
پھر صحابہ میں خلاف آیا دہیں / غسل کپڑوں پر ہی دینا یا نہیں
پیشتر اک بھی صحابہ پر خدا / گھر کے کونے سے ہوئی تب یہ ندا
کہ برہنہ شاہ دیں کو مت کرو / پیرہن پر ہی نبی کو غسل دو
حکم حیدر کو کئے تھے مصطفے صلعم / کہ غرض سے ہفت مشک آب لا
غسل دے مجھکو سو ویسا ہی علی رضہ / غسل حضرت کو دئے ہیں آپ ہی
ناف اور زیر پلک میں کہ آب / جمع تھا اسکو پئے حیدر شتاب
لیتے تھے اس سبب سے ہی خدا / مجھکو علم و حفظ ہے زائد دیا
پس مفاصل میں لگا خوشبو تمام / اور بخور سہ بار دے اے نیکنام
لاش اشرف کو لٹائے بر سریر / اور پہنائے کفن بھی اے خبیر
اجلے کپڑے تھے یمن کے تین وہ / غیر دستار و قمیص اے نیکخو

حضرت کے جنازے کی نماز کا بیان

اور حضرت سے جنازے کی نماز / جو ہوئی سن لیجو باسوز و گداز
ہے روایت آگئے مرض الموت تک / جب خبر دی نبی نے اپنے موت سے
پڑھے ہو دیر کہ ان غسال آپ کے / بولے اہلبیت کے مرداں سے
پوچھے کیسا دیں کفن فرمائے تب / جیسے یہ کپڑے کہ پہنا ہوں میں اب
یا ہو مصری یا یمانی جو ملے / دو کفن لیکن کفن اجلا رہے

صدیق اکبر کی خلافت نص اجماع صحابہ سے ثابت ہے

حضرت کا غسل و تکفین

بعد پوچھے میں جنازے پر نماز — کون پڑھنا اے شہ عالم نواز
اور فرمائے نہ روؤ غم سے تم — وائیما صبر و شکیبی لیوؤ تم
اور پھر اے خیر خلاق ورا — میری جانب سے کرے تم کو عطا
میری مرقد کے کنارے رکھکے تب — ایک ساعت چھوڑ کر تم جاؤ سب
بعد میکائیلؑ و اسرافیلؑ ہے — اور ان کے بعد عزرائیلؑ ہے
ایک عبدالحق محدث باصفا — اور روایت بھی مدارج میں لکھا
جاؤ تم سب رکھ سریر مرقد پہ لا — بھیجیگا مجھ پر صلوٰۃ اول خدا
بعد ان کے آ کے اصحاب کرام — سب ادا کریں نماز اپنی تمام
چرخ سے فوج ملک آنے لگی — کر نماز اس شاہ پر جانے لگی
پس جماعات صحابہ بانیاز — منفرد پڑھتے تھے حضرت پر نماز
دفن میں اس سید عالم کے تب — ڈھیل اتنی ہے ہوئی آہی سبب
دفن حضرت کو کرے اے سینہ صاف — اور مدفن میں بھی آیا اختلاف
حضرت صدیقؓ نے دی یہ خبر — کہ سنا ہوں میں ز سالار بشر
اور علیؓ بولے کہ بر روئے خرد ہیں — نزد حق کو ہی اس جا سے افضل نہیں
عائشہ کے حجرۂ اقدس میں ہی — کھودا تھی لحد بو طلحہ تبھی
حضرت عباسؓ و فضلؓ و قثمؓ — اور علی مرتضیٰؓ پر درد و غم
آہ اس طرح دیتا ہے خبر — چہرۂ سرور پہ کی میں نے نظر
غایت الطاف اور رحمت سے ہی — امتی کہتے تھے رب امتی
آپ کی امت میں کرے جاں نثار — آپکے پیر در کہے سرو جہار
اے خداوند جمیع کائنات — کر اس امت میں مری تو و حیات
قبر اشرف کی بلندی جانئے — ہے روایت چار انگل کی رکھے
حضرت زہرا کا کیا لکھوں الم — کہ یہاں سے آہ بے طاقت قلم
چھ مہینے یونہی دنیا میں جئے — سیوم رمضان کو رحلت کئے

پوچھ یہ یاراں لگے رونے تمام — روئے ہیں آپ بھی شاہ انام
حقتعالیٰ تم پہ سب رحمت کرے — اور گناہاں سب تمہارے بخشدے
غسل دیکر اور کفن پہنا مجھے — پس اٹھا کر تم جنازے کو مرے
جو پڑھیگا پہلے میرے پر نماز — دوست میرا جبرئیلؑ پاکباز
ساتھ لے فوجیں ملک کے آئینگے — پڑھ نمازیں وہ مرے پھر جائینگے
کر گئے ارشاد یوں خیر البشرؐ — کہ جنازے کو مرے تیار کر
پھر جہاں سے گئے ہیں بی بیاں — وہ نماز ہم گزاریں بعد ازاں
پس بحسب حکم سالار خیار — لا جنازے کو رکھے نزد مزار
پس رجال اہلبیت باصفا — اور اہلبیت کے بعد از نساء
جب تھے سب عالم کے بر تو وہ امام — آپکے کیوں ہو جنازے پر امام
پیر کے دن کی ہے حضرت کی وفات — چہار شنبہ کی یقیں جب آئی رات
کوئی گھر میں کوئی مسجد میں کہا — اور کہا کوئی در بقیع باصفا
ہر نبیؑ جس جا پہ مرے پر رحلت کیا — بالیقیں اسی جگہ مدفون ہوا
کہ جہاں پر قبض ہو روح رسولؐ — سب صحابہ نے کیا اسکو قبول
وقت سحر اور چہار شنبہ کی تھی شب — دفن سرور کو کئے اے باادب
قبر میں شاہؐ کو اتارے اے خبیر — باہر آیا ہے قثمؓ سب سے اخیر
لب ہلاتے تھے رسول انس و جاں — میں سنا نزدیک لیجا اپنے کان
آپ پر امت کو حق کردے فدا — اور نہ حضرت سے ہو یہ امت جدا
اور شفاعت سے نبیؐ کے کارساز — اپنی رحمت سے کرے بس سرفراز
اور اس امت میں میرا حشر کر — کر شفاعت سے نبیؐ کے بہرہ ور
الغرض جب دفن سے فارغ ہوئے — تعزیت سب آنکے زہرا سے کئے
آہ زہرا شاہ کے بعد وفات — نہ ہنسے اور نہ کہے زنہار بات
ہو وے اس خاتون پر حق سے سلام — اور انکے پدر امجد پر مدام

وقت دفن لب مبارک سے کلمۂ امتی کا صادر ہونا

عائشہ بھی باندھ کر حجرہ کا در
وردِ میں حضرت کے تھیں شام و سحر

اور اس غم سے کئی صحبت کی بار
مر گئے بیمار ہو کر آشکار

کہ سوا تیرے نبیؐ کے غیر پر
ہم نہ کر سکتے تھے اب ہرگز نظر

ذکر کیا انساں کا بلکہ بر فلک
کہتے تھے وا احمدا رو کر ملک

اونٹنی شہ کے سواری کی جو تھی
یعنے قصوا چارہ پانی سے تجی

اور مرکب شہ کا جو یعفور تھا
اس الم سے روز و شب رنجور تھا

اِک کنوئیں میں جا گرا اور جان دیا
کیا سعادت دو جہاں کی وہ لیا

بر کلامِ فاطمہ اے نیکنام
اب کرو ہمیں اس بیاں کو اختتام

او مبارک قبر سے لے خاک پاک
اپنی آنکھوں پر رکھے وہ دردناک

مَاذَا عَلٰی مَنْ شَمَّ تُرْبَةَ اَحْمَدَ
اَنْ لَا یَشُمَّ مَدَی الزَّمَانِ غَوَالِیَا

نَفْسِیْ عَلٰی زَفَرَاتِهَا مَحْبُوْسَةٌ
یَا لَیْتَهَا خَرَجَتْ مَعَ الزَّفَرَاتِ

آہ اب لکھتا ہوں اس کا ترجمہ
یعنے فرماتی ہیں ایسا فاطمہ رضؓ

پھر نہ سونگھے وہ کوئی خوشبو بھی
ایسی خوشبو اور کسی میں ہووے گی

وہ مصائب آ پڑے ایام پر
روزِ روشن ہو وے راتیں سر بسر

کاش اس درد و الم کے درمیاں
ہے بھلا میری نکل جاوے تو جاں

میری طولِ زندگی کے خوف سے
رو رہی ہوں غم یہ لاحق ہے مجھے

یونہی سب اصحاب بھی اور بی بیاں
تھے اسی ماتم میں ہر آن و زماں

اور کئی مانگے دعا اے ربنا
آہ ہم کو جلد اب اندھے بنا

حقنے کی ان کی دعائیں سب قبول
ہو گئے اندھے وہ محزون و ملول

اور تھا یہ درد و غم جنات پر
جن تو کیا ہے بلکہ حیوانات پر

اشک تھے بس اس کی آنکھوں سے رواں
دیکھ کی اس درد ہی میں اپنی جاں

دوڑتا تھا ہر طرف اندوہگیں
اور اپنا سر پٹکتا بر زمیں

آہ اب طاقت نہیں ہے در قلم
کہ لکھے آگے یہ حال درد و غم

ہے روایت حضرتِ زہرا بتول
آکے بعدِ دفن بر قبرِ رسولؐ

آہ وہ نالاں و گریاں بیقرار
شعر یہ پڑھنے لگے ہیں دلفگار

صُبَّتْ عَلَیَّ مَصَائِبٌ لَوْ اَنَّهَا
صُبَّتْ عَلَی الْاَیَّامِ صِرْنَ لَیَالِیَا

لَا خَیْرَ بَعْدَكَ فِی الْحَیٰوةِ وَاِنَّمَا
اَبْکِیْ مَخَافَةَ اَنْ تَطُوْلَ حَیَاتِیْ

کیا نہیں اس شخص کو پہنچی یہ بات
سونگھے جو قبر رسولؐ کائنات

آہ از ترحیل شاہِ انبیاء
جو گھڑے ہیں سختیاں اب مجھ پہ آ

اسکے ہی آواز غم میں میرے حال
آہ قیدی ہو گئی ہے بیگماں

یا نبیؐ اب آپکے بعد از یقیں
بہتری کچھ میرے جینے میں نہیں

قبر شریف میں حضرت حیات حقیقی سے زندہ رہنے کا بیان

اے مسلمانو! یہ الفاظِ وفات
اور کفن و دفن اور غسل و ممات

دل کو اسکے ذکر کا یارا نہیں
پر سوا اطلاق کے چارا نہیں

جبکہ ہے اس سرورِ عالم کی ذات
مُبدءِ جملہ حیاتِ کائنات

جسطرح زندہ ہیں عیسیٰ بر فلک
یونہی زندہ ہیں شہِ جن و ملک

اور طراوت تازگی اے باکمال
ہے حواس خلق وغیرہ سب بحال

پڑھتے ہیں قبر مبارک میں نماز
اور دیتے ہیں اذاں اے بانیاز

جو ہوئے مذکور سرورؐ کی طرف
ہے مجاز اور وہ پیمبرؐ کی طرف

غیر ازیں اطلاقِ الفاظ گراں
ہے محال و غیر ممکن یہ بیاں

فی الحقیقت آپ با جسمِ شریف
ہیں حقیقی زندہ در قبرِ منیف

اور نہیں ہرگز گلا ہے جسمِ پاک
اس شہِ ارض و سما کا زیر خاک

بیٹھنا اٹھنا بھی جانو روز و شب
باقی ہیں حرکات اور سکنات سب

اور قرآں کی تلاوت صبح و شام
بالیقیں کرتے ہیں وہ شاہِ انام

موت اکساعت کی ہی دیکر خدا
دفن کے من بعد پھر زندہ کیا

اور نہیں تقسیم پایا سر بسر
ترکہ شہ کا شاہ کی اولاد پر

اور معارف ہے وہاں شہ کی غذا
جوں ملک کو ہے غذا یادِ خدا

اور انکی بیہقی تصنیفات میں
یونہی لایا خاصکر طبقات میں

شیخ ابو یعلیٰ نے از نقل ثقات
یہ روایت کی انس سے پاکذات

اور حقکے خاصگانِ پاک باز
مرقدونمیں اپنے پڑہتے ہیں نماز

مصطفےٰ فرمائے بھیجیگا درود
نزد قبر آکر میرے جو باسعود

اور جو بھیجے غائبیں مجھپر درود
لا ملائک مجھکو پہنچاتے ہیں زود

اور حدیث آئی ہے اک اے حقشناس
کہ موکّل اک ملک ہے قبر پاس

گرچہ سنتے ہیں وہ خود خیر البشر
واسطے تعظیم کے ہے یہ مگر

حدیث

جو تمہارے ہیں عمل اے باصفا
وہ ملائک مجھکو پہنچاتے ہیں لا

بیہقی بولا احادیث کثیر
بر حیاتِ انبیا آئے بشیر

قبر میں اپنی وہ پڑہتے تھے نماز
اور ملے دوسرے سن بھی پاکباز

اور فرمائے بہت بھیجو صلوٰۃ
جمعہ کے دن مجھپہ تم اے نیکذات

عرض بولیں یا رسول کی تب نثہ زود
آپ پر معروض سو کیو نکر درود

انبیا کے جو ہیں اجسادِ کرام
حق کیا کھانا زمیں پر ہے حرام

ہو گئی ثابت کہ ہستی دنیوی
ہے بلاشک وہ نہیں ہے معنوی

سر مجرد ان کو ہے ابقائے روح
اور جسد باقی نہیں اے بافتوح

زرکشی کہتا ہی شہ پائے وفات
کیا عجب ہے حق دیا جو پھر حیات

عادیہ اسباب سے ہے اغذیات
اسپہ ہے مشروط دنیا کی حیات

چونکہ در حالات حزن وابتہاج
بعض مردم کو غذا کی احتیاج

انبیا کو جو ہے برزخ میں حیات
احتیاج انکو نہیں با اغذیات

بی ہیں پر آپکے اے اہل دیں
عدّت اسکی واسطے آئی نہیں

ایسے زندہ ہیں حقیقی جانیئے
دور اپنے اہل سے گویا ہوئے

سب یہ ہی مذکور در فوز عظیم
اور مواہب میں ہے بیشک اے فہیم

اور حیاتِ انبیا میں بس صریح
شہ سے وارد ہیں احادیث صحیح

کہ کئے ارشاد یوں خیر الوریٰ
اپنی قبروں میں ہیں زندہ انبیا

حدیث

گوش سے سن اسکو میں اپنے شتاب
فیر میں دیتا ہوں اسکا پھر جواب

حدیث

حاضرین جب آکے کرتے ہیں سلام
عرض ہر ورسے وہ کرتا ہی مدام

بادشاہوں اور امیروں کے حضور
جوں نقیباں ہیں کھڑے ای باشعور

اور فرمائے ہیں شاہِ مرسلیں
اور ملک سیاح ہیں جو برزمیں

شکر میں کرتا ہوں نیک اعمال پر
اور استغفار بر اعمالِ شر

بعد اسکے وہ وہی لایا خبر
قبر موسیٰ پر گئے جب شہ گزر

حدیث

کہ تمہارے وہ درود الا کلام
ہوتے ہیں معروض میرے پر تمام

تن تو بوسیدہ ہوا ہو دیگا تب
تب کیا ارشاد وہ محبوب رب

بولتا ہے یوں ملاجیون یہاں
کہ حیاتِ اقدسِ پیغمبراں

معنوی ہے ہاں شہیدونکی حیات
مت سمجھ ویسی ہے نبیونکی حیات

اور شہیدوں کے بھی روحونکو غفور
کرتا ہے داخل باجواف طیور

اور اس دنیا میں جو ہیں زندگاں
انکو حاجت ہے غذا کی جاودان

باوجود اسکے بھی قادر ہے خدا
کہ رکھے زندہ مقرر بے غذا

دیکھ ایک مدت تلک ہوتی نہیں
باوجود اس سے کہ وہ جیتے ہیں بغیر

دہلوی لکھتا یہاں اے باکمال
کہ حدیث آئی ہے در صوم وصال

کہ اَبِیۡتُ عِنۡدَ رَبِّیۡ مصطفےٰ
بس ہے کافی یہ حدیث باصفا
یا ہو حاصل حالت ذوقِ حضور
فارسی عربی اسمیں اہل حجب
لیک ہندی میں نہیں آیا نظر
شیخ غزالی منت سے نہ یقیں
چونکہ قطب الوقت شیخ شاذلیؒ
بلکہ یوں کہتا ہے شیخ شاذلیؒ
اور کہتا ہے اسی میں اے خبیر
اپنی بیداری میں وہ صاحب کمال
بولکر اسطرح ہوتا ہے مجیب
جسطرح دیتا خبر وہ سینہ صاف
بلکہ از ارواح بعض کاملیں
ذکر اس کا در کتاب مثنوی
گفت من ہم نیز خوابش دیدہ ام
تا مثال شیخ پیشش آمدے
تو بُنِی بر تو بر فہار ہیچو علم
ہیں بیا ایں سو بر آ دار زم شتاب
تھا مرے مرشد کا جد باکمال
ذوق کے دریا کا دُر شاہوار
شعر میں ثانی جامی تھا یقیں
عالم طفلی سے از فضل غفور
عمر اسکی جب تھی تیتالیس سال

یُطۡعِمُنِیۡ وَیَسۡقِیۡنِیۡ سے کہا
در ثبوت ایں مراد و مدعا
بس وہی ہووے غذا اے باشعور
عالموں نے مستقل لکھیں کتب
میں وہ لکھونگا خدا اچھا ہے اگر
نقل فرماتا ہے یوں اے پیش بیں
اور ابو العباس باشان جلی
اک پلک مارنے تلک بھی ہیں کبھی،
پیر میرا اور مرے والد کا پیر
اور اگر اس سے کوئی کرتا سوال
پس وہ یوں دیتا خبر بیشک شبہ
پھر نہیں ہوتا کبھی اسکا خلاف
فیض پاتے طالبان حق یقیں
اسطرح لایا ہے پیر معنوی،
وز روان شیخ ایں بشنیدہ ام
تا کہ نی گفتے سکالش حل شدے
قبہ قبہ دید جانش شد بہ عم
عالم بر قسمت از من رو متاب
صاحب کشف و شہود و وجد و حال
تھا تخلص اسکا ذوقی سازوار
عمر کا اپنے نظامی تھا یقیں
اس سے تھا نشان ولایت کا ظہور
نوش فرمایا ہے تب جام وصال

یعنے رب کے پاس رہتا ہوں بہ شب
عالم برزخ میں بس آب و طعام
اس بحث کے ہیں دلائل بے حساب
خاص شیخ دہلوی لکھا ہی خوب
حافظ و علامہ شیخ ابن حجرؒ
کہ یہ بیداری بہت سے اولیا
نوم و بیداری میں اپنے با نیاز
گر نہ دیکھوں شاہ عالم کا جناب
شیخ شمس الدین محمد باصفا
شیخ تب یوں بولتا اے باشعور
کہ یقیں اصحاب میں شاہ عرب
کیجئے انکار سے اس کے عذر
چونکہ از قبر جناب بایزیدؒ
کہ حسن باشد مریدے زامتم
ہر صباحی رو نہادے سوئے گور
تا یکے روزی بیامد بو سعود
بانگش آمد از حظیرہ شیخ حی
حال او زان روز شد خوب و پدید
یعنے شیخ محی دیں عبد اللطیف
حال و قال جذب میں تھا یگاں
اس سخن میں کچھ نہیں ہے اشتباہ
نوجواں تھا جبکہ وہ بدر کمال
اس قلیل عمر میں وہ اے فہیم،

ہے کھلاتا اور پلاتا مجھکو رب
بھیجے جنت سے خداوند انام
گر لکھوں ہووے مطول یک کتاب
یہ بیان پاک در جذب القلوب
شرح ہمزیہ میں اپنے سربسر
پاتے ہیں دیدار شاہ انبیا
رویت نبوی صلعم سے تھی بس سرفراز
مومن اپنے تئیں نہ جانوں باصواب
دیکھتا اکثر جمال مصطفےٰ
عرض کرتا ہوں پیمبر کے حضور
اسطرح ارشاد فرماتے ہیں اب
زہر ہے انکار اس کا سربسر
شیخ خرقانی بو الحسن تھا مستفید
در رسن گیرد ہر صباح از تربتم
ایستادے تا ضحی اندر حضور
گور را بربرف تو پوشیدہ بود
ہا! آنا اَدۡعُوک کی تسعی اِلَیَّ
آں عجائب را کہ اول می شنید
قطب دوراں ذو التصانیف شرف
بایزید وقت شبلی زماں
اسکے تصنیفات ہیں اس پر گواہ
تھا درخشاں اس سے نور جذب حال
لکھا ہر اک فن میں تصنیف ضخیم

[illegible] بعض بزرگان دین ایسے ہیں جنکو اولیاء کرام کی ارواح سے فیض [illegible]

بعض اولیاء اللہ کو [illegible]

ابیات مثنوی شریف

حضرت ابو الحسن خرقانی کو حضرت بایزید بسطامی کی روح سے فیض پہنچا

تصنیف مصنف در طریقہ قادریہ

فارسی تازی میں وہ عرفاں کے گنج
سِرّ عجیب ہوتا کبھی فرماتا تھا جب (عربی ۱۲)
سِرّ عجیب اس وقت ہو فرماتا تھا
اور سید ابوالحسن اس کا خلف
تھی قناعت میں جسے شانِ جلیل
طفلگی میں ہو گیا تھا جب یتیم
عالمِ رؤیا میں اپنے بار ہا
منکشف ہوتے تھے اس پہ بالصواب (ظاہر ۱۲)
خواب میں اک شب علیِ مرتضیٰ رض
اور فرد العصر قطب الواصلین
تیرہویں صدی کا مجددؒ اور امام
وہ دیا اسطرح سنت کا رواج
یہ مقدس بھی زِ ارواحِ کرام رض
اور زبانِ پاک میں کر اپنے تر
اور اس پہ رؤیائے حق کا وہ اثر
ایک شب بعد اسکے وہ عالیجناب
اک لباسِ فاخرہ اسکے تئیں
خواب سے جب یہ ہوا ہے کامیاب
اور روحِ نقشبند محترم
اور گیا تھا ایکدن وہ نامدار
روحِ پاک اس کا ملاقی ہو تبھی
سب طرق میں صوفیہ کے ذوالجلال
اور محقق اسکا شیخِ معنوی

ہونگے نظم و نثر میں تا شصت و پنج
غوثِ اعظم یوں کیا ارشاد اب
کہ مصنف اس کا معنیٰ یوں کہا
یادگارِ پیشوایانِ سلف
اور توکل زہد میں تھا بیعدیل
جدِّ امجد سے لیا فیضِ عظیم
فیض اس کے روحِ اقدس سے لیا
فیضِ روحانی سبھی اسکے بخواب
غسل سے اسکو معزز کر دیا
سیدِ احمد امام العارفینؒ
رکنِ شرع و ملت خیر الانام
کہ ہوا تاراج بس بدعت کا راج
فیض پایا ہے بہت اے نیکنام
ایک اک اسکو کھلائے سر بسر
نفس پاک اپنے میں پایا جلد تر
حیدرؓ و زہراؓ کو بھی دیکھا بخواب
حضرتِ خیر النساء پہنائے ہیں
اور بھی اس پر ہوئے ہیں فتحیاب
ایکدن اک پہر تک ہر دو بہم
بر مزارِ قطبِ دین بختیار
اسپہ فرمایا توجہ اک قوی
فیض سے اپنے اسنے بخشا کمال
ہے یقیں عبد العزیز دہلویؒ

جب حقائق میں کوئی کرتا سوال
اور زِ ابیاتِ کتابِ مثنوی
پس یہی کہتا تھا معنے بے نظیر
محوِ عرفاں پاکدم صاحب عدم
باوجودِ فقر با شانِ علا
یعنے روحِ حضرتِ غوث الانام رض
اور تصوف کے لطائف اور نکات
اور علیؓ کی روح سے بھی آ رشید
جب ہوا بیدار وہ شیخِ زمن
صاحبِ سیر و سلوک و جذب و حال
جسکی ارشاد و ہدایت سے خدا
فیض سے جسکے جہاں پر نور ہے
عالمِ رؤیا میں اسکے مصطفےٰ ؐ
جب ہوا بیدار وہ اس خواب سے
منکشف اس پر علومِ قدسیہ
ہو گیا اس خواب میں وہ طفل سا
قدرِ پاک اس کا تھی اے ارجمند
اور مقدس روحِ محبوبِ خدا
ہو کے ظاہر ایک تاثیرِ عظیم
اور اس کے مرقدِ اطہر پہ جا
یونہی ارواحِ بزرگوں سے کثیر
نقشبندیہ طریقہ میں بجا
روح پر رحمت کرے انکے خدا

اس محقق سے تو وہ با حال و قال
پوچھے جاتا گر وہ شیخِ معنوی
نظر جوں تاروں میں ہو بدرِ منیر
عارفِ کامل ولیِ محترم
تھا یقیں بحرِ سخا ابرِ عطا
تربیت پر اسکے راغب تھی مدام
اور حقائق کے دقائق مشکلات
حق کیا رؤیا میں اسکو مستفید (خواب)
تر بتر تھے اس کے کپڑے اور بدن
وارثِ علمِ لدن بے قیل و قال
ایک عالم کو دیا راہِ ہدیٰ
یہ عرب سے ہند تک مشہور ہے
ایک شب تازہ کھجوریں تین لا
دانت میں خرمے کے تھی ریزی لگی
ہو گئے مدرک رموزِ انسیہ
تب دیا ہے غسل اسکو مرتضیٰ رض
ہو گیا فی الحال بالا اور بلند
غوث الاعظم بادشاہِ اولیاء
اسپہ فرمائے توجہ بس فخیم
کہتے ہیں ایکدن مراقب وہ ہوا
مستفیض اسکو کیا رب قدیر
شیخ ہے وہ میرے شیخ الشیخ کا
اور سب اشیاخ پیران کے سدا

یہ بیاں ہے طول میں بر وجہ نیک — فیض روحانی میں بھی لایا ہوں دیکھ
مختصر کرتا ہوں میں اب کچھ بیاں — معجزات قبر سرورؐ کا بیاں
آپکی قبر مبارک سے یقیں — معجزے ظاہر ہوئے اے پیش بیں
جبکہ گزرے ہیں سفر تین روز — آن کر اعرابی اک با درد و سوز
اور بہت رونے لگا ہو کر حزیں — اور یوں کہنے لگا اے شاہِ دیں
جو کیا ہے آپنے مولا سے یاد — وہ کیا ہے آپ سے جس ہم نے یاد

قبر شریف سے ظاہر ہوئے سو معجزے

اپنے قبر پاک میں خیر الانامؐ — جب ہیں زندہ تا قیامت لا کلام
ہے روایت از جناب مرتضیٰؓ — کہ پس از دفن امام الانبیاء
روضۂ اطہرؐ پر سرور کے گرا — سر پہ ڈالا خاکِ پاک اسکی اٹھا
آپنے جو حق تعالیٰ سے سنا — یا نبیؐ وہ آپ سے ہم نے سنا
آپ پر حق نے جو کیا ہے نزول — ہے ازانجملہ یہ آیت اے رسولؐ

وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِیْمًا

پڑھکے یہ آیت کہا با چشم تر — ہیں کیا ہوں ظلم اپنے نفس پر
قبر اشرف سے ہوئی تب یہ ندا — غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ اے باصفا
کی روایت ابن شیبہؓ باوقار — کہ زمانے میں عمرؓ کے ایک بار
یوں کیا ہے عرض اے شاہِ ہدا — مانگئے بارش ز درگاہِ خدا
خواب میں تب آئے اسکے شاہِ دیں — اور کئے ارشاد یوں اسکے تئیں
جیسے فرماتے ہیں شاہِ انبیا — حق تبھی برسات برسایا بڑا

آپکی خدمت میں ہیں حاضر ہوا — چاہیں بخشش آپ میری از خدا

روایت

قحط آیا ایک بڑا عالم پہ جب — شخص ایک آ روضۂ اشرف پہ تب
واسطے امت کے اپنے لا کلام — ورنہ پاتے ہیں ہلاکت اب تمام
کہ بشارت اب عمرؓ کو دے تو جا — بالیقیں برسات بھیجیگا خدا
معجزے ایسے بہت آئے ہیں جاں — نا لکھا خوفِ طوالت سے یہاں

زیارت شریف کی فضیلت کا بیان

اور زیارت شہؐ کے مرقد کی یقیں — سب پر نور امجد کی یقیں
بعضے بولے اہل وسعت پر تمام — ہے زیارت شہؐ کی واجب لا کلام
درجۂ واجب میں ہے جب وہ بجا — اسلئے واجب ہے بعضوں نے لکھا
میرے مرقد کی زیارت جو کرے — ہے شفاعت میری اس پر واجب اسے
وہ کیا ہے ظلم مجھ پر بے گماں — یوں مواہب بیچ لکھتا ہے یہاں
کیونکہ اسمیں ہے اذیت اور جفا — بر جناب مصطفیٰؐ اے باصفا
پس ازالہ اس جفا اور ظلم کا — اور زیارت بالیقیں واجب ہوا
کہ جو ہو زائر مرا بعد ممات — گویا وہ دیکھا مجھے حین حیات
کونسی ایسی سعادت ہووےگی — کونسی ایسی کرامت ہووےگی

اعظم قربات اور حسنات ہے — اور بلاشک اکرم درجات ہے
لیک کہتے ہیں یہ واجب سے مراد — ہے یقیں سنت مؤکد رکھ تو یاد
یوں روایت آئی از ابن عمرؓ — کہ کئے ارشاد یوں خیر البشرؐ
اور فرمائے جو وسعت پائیگا — وہ نہیں میری طرف گر آئیگا
پس ہوا اب اس سے ظاہر لا کلام — کہ یقیں ترک زیارت ہے حرام
ظلم و ایذا بر شہنشاہِؐ انام — ہے یقیں بے شبہ اجماعی حرام
بھی روایت ہے اسی راوی سے جاں — کہ کئے ارشاد شاہِؐ دو جہاں
ہیں بہت ایسی احادیث صحیح — آپکی فضل زیارت میں صریح
کہ ملے جس سے شرف دیدار کا — رویت آں سید ابرار کا

روبرو قبر مبارک کے ہوں جب — دست بستہ تب کھڑے ہوں با ادب
باحضور و باخضوع و با نیاز — موندیں آنکھیں عجز کا لے برگ و ساز

اور یہ سمجھیں قبر میں خیر البشرؐ — اب ہیں زندہ مجھ پہ کرتے ہیں نظر
اور بجا لاوے تحیات و سلام — بعد ازاں شیخین[1] پر اے نیکنام

اے خداوند کریم کارساز — اس سعادت سے مجھے کر سرفراز
ہند سے پہنچا مدینے تک مجھے — بحر مقصد کے سفینے تک مجھے

روضۂ نبوی کے پس دیوار سے — چشم نگراں کو منور کر مرے
اور مدینے میں جہاں تیرا حبیبؐ — ہے پہنچا اے حضرت رب مجیب

خاک اطہر اُس زمیں کی جلد تر — فضل سے کر دے مری کحل البصر
آرزو دارم کہ خاک آں قدم — طوطیائے چشم سازم دمبدم

اور وہیں کر دے مری تو وحیات[2] — بعث میرا کر وہیں سرور کے ساتھ
تحفۂ گلہائے صلوات و سلام — اُس پہ پہنچا مجھ سے یا رب صبح و شام

تحفۂ صلوٰۃ و سلام کے بعد عرض احوال بجناب سید انام علیہ و آلہ و صحبہ افضل الصلوٰۃ والسلام

السلام اے سرور کل سروراں — السلام اے خاتم پیغمبراں
السلام اے عذر خواہ مذنبیں — السلام اے رحمۃ للعالمیں

السلام اے مطلع انوار حق — السلام اے منبع اسرار حق
یا رسول اللہ صلوٰت و سلام — بعد او رے نہایت صبح و شام

ہو کے از درگاہ خلاق صمد — روح پر تیری ازل سے تا ابد
علت غائی ہے دو عالم کا تو — باعث ایجاد ہے آدم کا تو

فیض ہستی ہی کے رب ودود — جملہ موجودات کو بخشا وجود
حق کا بیشک مظہر جامع ہے تو — سر ازلی کا مہر لامع ہے تو

جملہ اسمائے الٰہی کا ظہور — ذات اقدس میں ہیں تیرے حضور
تو مہ تاباں ہے انجم سب رسل — سب ہیں تیری فرع تو ہے اصل کل

باغ وحدت کا شجر تو ہے یقیں — شاخ وحدت کا ثمر تو ہے یقیں
واحدیت پر ہے تیرا عروج — اوج وحدت منتہی تیرا عروج

خاص ہے تیرا ہی اَوْ اَدْنیٰ مقام — کوئی نہ پایا ہے وہ اعلیٰ مقام
شخص تو ہے سب کے سب تیرے ظلال — اور تو ہے ظل شخص ذوالجلال

عرش تیرا فرش ہے سر و عیاں — صدر خلوت گاہ تیرا لامکاں
ختمیت کا سر پہ تیرے تاج ہے — کسکو وہ نہ تیرے تاج ہے

لی مع اللہ کا جو ہے سر عجیب — وہ نہیں ہے تیرے سوا کسکے نصیب
جو نبی اور انبیا ذی شان ہیں — دیکھ یہ رتبہ ترا حیران ہیں

دیکھکر یہ قرب کا تیرے مقام — چاہتے ہیں تیرے امتی ہوویں تمام
محرم اسرار قرب کردگار — جبکہ یہ خواہش کرے سر چہار

حق ہی جانے بس تری شان علا — کوئی نا سمجھے تجھے حق کے سوا
جو سمجھے تیری شان عالی بعدیل — یوں ہی ہے احوال تیرا بس جلیل

لاویں کیوں اسکو کوئی تحریر میں — کیوں دکھائیں جرأت تقریر میں
چاہیئے اسکو زبان جبرئیلؑ — وہ بھی قاصر کیوں نہو بیقال و قیل

ہیں فصیحان بشر عاجز یہاں — کر سنوائے اسکو از شرح و بیاں
خاص یہ نادان بے علم و ہنر — بے فصاحت بے بضاعت بے خبر

وہ لکھے کس طرح یہ ذکر شریف — بحر سے کس طرح یہ مور ضعیف
منفعل ہوں اس خجالت سے بہت — گل گیا ہوں اس ندامت سے بہت

واقعی یہ نظم میرا بے نظام — بے فصاحت بے بضاعت لا کلام
تیر ہدیہ کے نہیں لائق رہا — بولوں کس منہ سے یہ ہدیہ ترا

گرچہ نازیبا ہے لفظوں کا لباس — پر ہے لابس ذکر اشرف بے ہراس
غایت مرتبت سے اے حق کے رسولؐ — یہ مرے چار و چمن فرما قبول

[1] مراد حضرت ابوبکرؓ و حضرت عمرؓ ۱۲

[2] الحمد للہ کہ حضرت مصنف کی یہ دعا قبول ہوئی اور آپ سرزمین حجاز میں ہی مدفون ہوئے ۱۲

پاس جھکتے ہے تجھے شانِ رفیع
یا نبی کرتا ہوں اپنا عرضِ حال
جب شفیع تو ہووے میرا اے رسول
کچھ ادا تیرے سُنن کی پیروی
اور مجھ سے طاعت و ذکرِ خدا
کوئی دم اسکا نہیں شاکر ہوا
کیا بتاؤں حشر میں منہ جھکتے تئیں
عرض کر تو حق سے تا بخشے مجھے
اہلِ سنت ہیں ہو کتنے فریق
بدعت و الحاد میں رکھے قدم
بد عقیدے بد عمل پائے ظہور
ایسے فتنے میں بچاوے حق مجھے
اور کرے علم و عمل میرا زیاد
اور نہ لیجاوے کسی در کے اُپر
اہلِ دنیا سے رکھے بس مجھکو دور
جسم و دل کی تندرستی دے سدا
مجھکو قبر و حشر میں دیوے اماں
کر عنایت مجھکو یک کوثر کا جام
پل میں یک پل سی مجھے دیکو گذر
اور بخشے حق مرے ماں باپ کو
عمر اور روزی کرے انکی زیاد
اور جو میرے ہیں دینی اوستاد
حق نہیں غالب رکھے کفار پر

تو ہے دربارِ الٰہی امت کا شفیع
کر سفارش میری نزدِ ذوالجلال
ہووے البتہ دعا میری قبول
آہ میرے سے نہیں ہرگز ہوی
باخشوع ابتک ہوی نا کچھ ادا
شکر میں اسکے نہیں ذاکر ہوا
اور کیونکر دوں حساب عمر میں
نیک ہی توفیق تا دیوے مجھے
ایک دُسرے کے مکفّر بد طریق
پائیہ سنت لگے کرنے ہدم
اور بہت انواع کے فسق و فجور
حق کو حق ہی کر بتاوے حق مجھے
فضل سے اپنے سدا ربّ العباد
اپنے در پر ہی رکھے شام و سحر
دل رکھے میرا توکل سے ہی پُور
دل کی جمعیت مجھے بخشے خدا
سختی و تعذیب سے سرّ و عیاں
تا رہوں سیراب اُس سے بالدّوام
داخلِ جنت کرے پھر جلد تر
اور مسلمانانِ شیخ و شاب کو
اور کرے علم و عمل سے سرفراز
دیوے نیک اُنکو جزا ربّ العباد
اور نہیں بخشے سدا فتح و ظفر

میں بھی ادنیٰ امتی ہوں یک ترا
دست و پا میرے بھی چشم و گوش اب
اور میری عمر کے سب ماہ و سال
خوف سے حق کے کبھی رویا نہیں
میرے رب کی نعمتیں پایا بہت
اور رضا یا قناعت یا سخا
یا نبی تیری محبت کے بغیر
آہ امت میں تری فتنہ بڑا
دشمنانِ اہلِ ہدایت کے ہوئے
برملا بدعت کو دیتے ہیں رواج
عرض کر حق سے اٹھا دے یہ خلاف
شہرِ سنت میں کرے تیرے مقیم
اور کسی کا نا کرے محتاج وہ
اور کسی کا نا کرے ممنون مجھے
اور کرے مجھکو عطا رزقِ حلال
حالتِ سکرات کو آسان کر
سب مواقف میں مجھے عرصات کے
عرض کر تو حق سے آ حق کے حبیب
دولتِ دیدار سے اپنے مدام
اہل اور اولاد کو میرے خدا
جتنے دینی ہیں مرے بھائی بہن
سب مسلمانوں کو بھی ربِّ کریم
مسجدیں آباد کر دے جا بجا

ہوں تیری امت کا ادنیٰ خاکِ پا
مبتلا ہیں معصیت میں آہ سب
آہ غفلت میں ہوئے ہیں پائمال
اشک سے نامہ سیہ دھویا نہیں
راحتیں اس عمر میں پایا بہت
کچھ نہ میرے سے ہوی ہرگز ادا
کچھ نہیں ہے میرے ہیں اعمالِ خیر
یا نبی اس عصر میں کثرت بڑا
رہروانِ راہِ ضلالت کے ہوئے
اور بجھا دیتے ہیں سنت کا سراج
متفق تا ہووے دیں میں سینہ صاف
رکھے ثابت بر صراطِ مستقیم
مجھکو استغنا کا بخشے تاج وہ
اپنی منت کا رکھے مرہون مجھے
اور وسعت میں دیوے کل حال
خاتمہ میرا کرے ایمان پر
اپنے دامانِ شفاعت بیچ لے
نا کرے تا مجھکو دوزخ سے قریب
حق کرے مجھکو مشرف صبح و شام
شرع پر تیرے رکھے قائم سدا
انکو بدعت سے بچاوے ذوالمنن
شرعِ حق پر ہی رکھے بس مستقیم
سارے بتخانے کرے ویران خدا

اوراس امت میں جو ہیں عزیز
فضل سے حق کے وہ باعفت تمیز
اور شفاعت تری روز حساب
حق کو ہے بس ہم سبھوں کو کامیاب

اوران چاروں چمن پر ایخدا
بلبلوں سے مومنوں کو کر فدا
انکی خوشبوی میں خوش الحال رکھے
عشق میں انکے ہی بس پیچاں رکھے

یانبیؐ یہ عرض اب کروا قبول
بہر حسنین و کریمین و بتول

تمت

شکر اللہ یہ مرے چاروں چمن
سیر کے یہ چار جنات عدن
فضل پروردگار پاک کے
باغبان ارض وافلاک کے

ہوگئے یاں بہ ایام ربیع
تازہ و خنداں بہ ہنگام ربیع
یعنے پائے ہیں بہار اختتام
اور ربیع الاول اے عالیمقام

بیتیں اس جو تھے چمن کے بیشمار
ہینگے تخمیناً قریب شش ہزار
جب ہزار و دو صد و پنسٹھ تھا سن
تب تر و تازہ ہوا دسر اچمن

یعنے گلزار نبوت اے ہمام
پایا آگے دس برس کے اختتام
اب ہیں بارہ سو پہ جو ہفتاد و پنج
پھر ہوئیں سہ چمن کا نظم سنج

پس مرتب ہوگئی پوری کتاب
یعنے یہ چاروں چمن اے کامیاب
شہ کے احوال میں اے نیک فن
دفتر اول ہے یہ چاروں چمن

دفتر ثانی میں گرچہ ہے خدا
کچھ فضائل مصطفےؐ کے لاؤنگا
حرمت نبویؐ سے خلاق عباد
جلد تر بر لاوے یہ میری مراد

فضل سے اپنے بھی اے رب انام
حاجتیں میری روا کر دے تمام
جب تلک باقی رہیں ارض و فلک
یہ مرے چاروں چمن شاداب رکھ

توڑ کر میری خودی کا تو بنا
تیری ہستی میں مجھے تیجے فنا
دے فنافی اللہ کا مجھکو عروج
اور بقا باللہ کی دے بوج و موج

روز و شب رکھ مجھکو اسہی سیر میں
اور نہ کر مشغول ہرگز غیر میں
رکھ مراقب مجھکو اپنی ذات کا
روح سے ناظر تجلیات کا

نفی اور اثبات کا دے اشتغال
کر عنایت مجھکو یارب جذب حال
کلمۂ توحید پر ہی ایخدا
روح نکلے تن سے میرے کر جدا

از برائے مصطفےؐ سالار دیں
بہر کل انبیا و مرسلیں
آل و صحب باصفا کے واسطے
تیرے یکسر اولیا کے واسطے

تیرے محبوب مکرم کے لئے
محی دیں غوث معظم کیلئے
نام پر تیرے نبیؐ کے بالصواب
ختم اب کرتا ہوں یارب یہ کتاب

یاالٰہی فضل سے اپنے شتاب
یہ دعا احقر کی فرما مستجاب
نام پر اسکے مجھے قربان کر
نام وہ میرا تو حرز جان کر

دے تو برکت مجھکو اسکے نام کی
پیروی دے اسکے ہر اک کام کی
نام اشرف کے ہیں اسکے حرف چار
یہ بھی ہیں اسکے سیر کے ظرف چار

یمن سے اس چار کے اے ذوالمنن
کیجئے مقبول یہ چاروں چمن
بہ جمع تسلیمات و صلوٰۃ ایخدا
ہم سے بیحد بر محمد مصطفےؐ ام

تمت

تاریخ تکمیل تصنیف از حضرت مصنف سقی اللہ ثراہ

رَبِّ لَكَ الْحَمْدُ بِتَوْفِيْقِكَ
كَمَلَ تَصْنِيْفُ جِنَانِ السِّيَرْ
فِيْهِ تَفَاصِيْلُ رُمُوْزِ السِّيَرْ
فِيْهِ اَعَاجِيْبُ بَيَانِ السِّيَرْ

اَلْهَمَنِيْ الْهَاتِفُ تَارِيْخَهُ
هٰذَا تَتِمَّةُ جِنَانِ السِّيَرْ
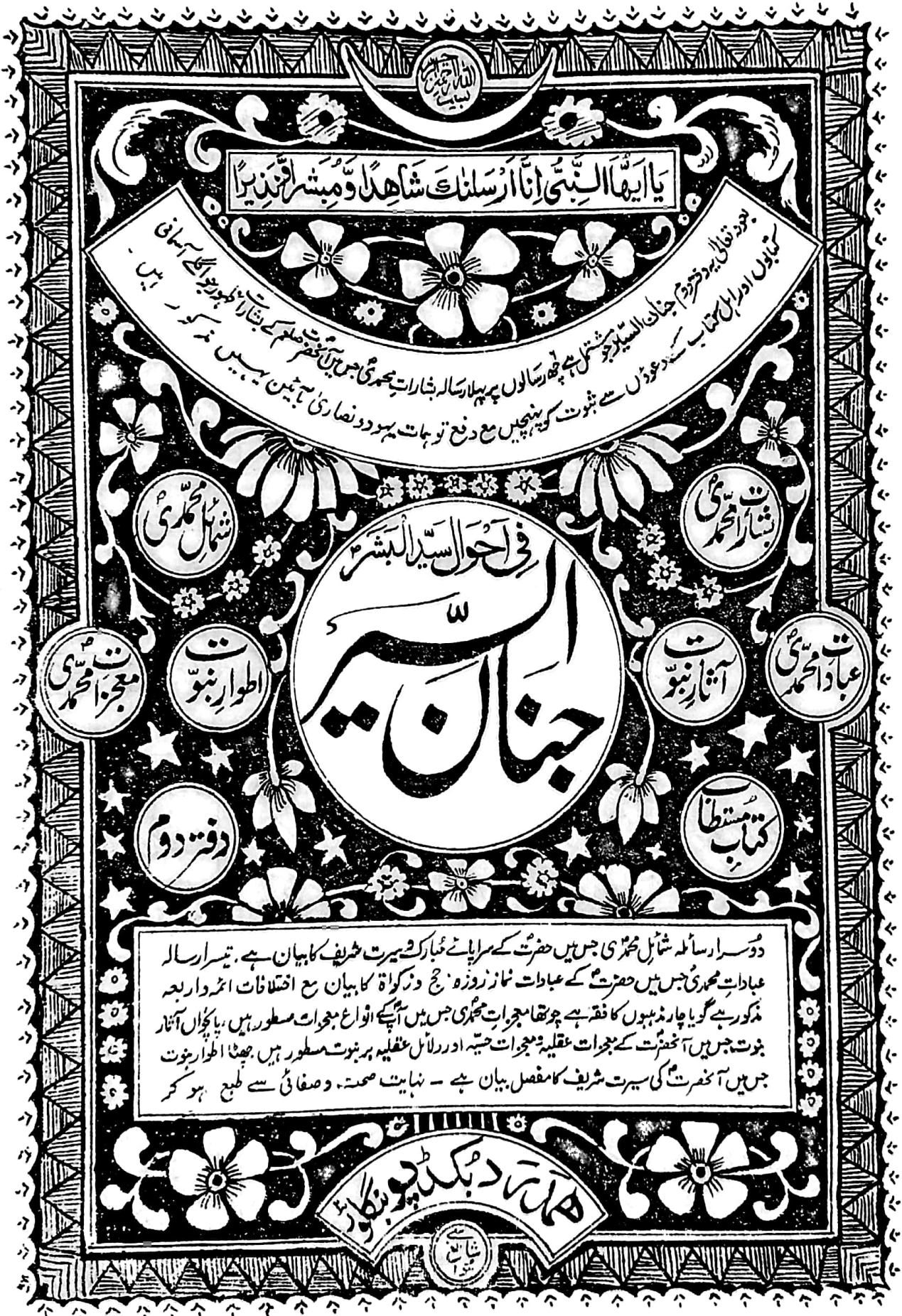
يَا اَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّا اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا
بعونہ تعالیٰ یہ دفتر دوم جنان السیر جو مشتمل ہے چھ رسالوں پر پہلا رسالہ بشارات محمدی جس میں آنحضرت صلعم کے بشارات ظہور جو اگلے آسمانی کتابوں اور اہل کتاب کے مذکور ہیں
بہ سند عمدہ ثبوت کو پہنچیں مع دفع توہمات یہود و نصاریٰ آئین ہیں
بشارات محمدی
شمائل محمدی
فی احوال سید البشر
جنان السیر
عبادات محمدی
آثار نبوت
اطوار نبوت
معجزات محمدی
کتاب مستطاب
دفتر دوم
دوسرا رسالہ شمائل محمدی جس میں حضرت کے سراپائے مبارک و سیرت شریف کا بیان ہے. تیسرا رسالہ عبادات محمدی جس میں حضرت کے عبادات نماز روزہ حج و زکواۃ کا بیان مع اختلافات ائمہ اربعہ مذکور ہے گویا چار مذہبوں کا فقہ ہے چوتھا معجزات محمدی جس میں آپ کے انواع معجزات مسطور ہیں، پانچواں آثار نبوت جس میں آنحضرت کے معجزات عقلیہ و معجزات حسیہ اور دلائل عقلیہ بر نبوت مسطور ہیں. چھٹا اطوار نبوت جس میں آنحضرت کی سیرت شریف کا مفصل بیان ہے ـ نہایت صحت و صفائی سے طبع ہو کر
ہمارا بکڈپو بنگلور

بشاراتِ احمدی صلے اللہ علیہ وسلم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لکھتا ہوں زبعدِ حمد و صلوٰۃ — حضرت کے ظہور کے بشارات
جتنے ہیں کتابِ آسمانی — اور خفکے صحیفے اے گیانی

اُن میں ذکرِ محمدیؐ ہے — تبشیرِ قدومِ احمدیؐ ہے
نہ کوئی کتاب اُس سے خالی — دیکھ اے بھائی ذکرِ عالی

عُلما اہلِ کتاب جو تھے — بے شبہ وہ معترف تھے سارے
اس امر کی یہ دلیلِ باہر — قرآنِ کریم سے ہے ظاہر

اَلَّذِیْنَ یَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِیَّ الْاُمِّیَّ الَّذِیْ یَجِدُوْنَهٗ مَکْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِی التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِیْلِ یَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْهٰىهُمْ عَنِ الْمُنْکَرِ (سورۂ اعراف)

حضرت کا ہمارے ذکرِ پُر نور — توراتِ انجیل میں ہے مذکور
اب جانیں عوام لوگ اتنا — کہ ذکر وہ اگلے انبیاء کا

قرآن کے درمیان خدا نے — ظاہر کیا شاہِ انبیاؐ سے
پس ذکر وہ شاہِ انبیا کا — کیونکر نہ کرے انہوں سے مولا

علما سے ولے نہیں ہے مستور — جو اگلے کتب میں ہے وہ مذکور
اب لکھتا ہوں چند وہ بشارات — سُن اُسکو تو اعتقاد کیساتھ

عبداللہ بنِ سلام یکتا — عالم جو بڑا یہود میں تھا
یوسفؑ جو خدا کے تھے پیمبر — اولاد سے انکے تھا وہ اشہر

تھی اُسکی مدینے میں اقامت — کرتے تھے یہود اُسکی عزت
حضرتؐ کا ہمارے ذکرِ والا — وہ اگلے کتابوں میں تھا دیکھا

جو یا تھا آپ کا وہ تب سے — تھا آپکا عشق دلمیں اُسکے
اور مکہ باصفا میں حضرتؐ — جب پائے ہیں خلعتِ نبوّت

یہ بات ہوی جہانمیں مشہور — ہر جائے میں تھا اِسی کا مذکور
جب ابنِ سلام نے سنا ہے — مشتاقِ لقا بہت ہوا ہے

اوصاف و شمائلِ پیمبرؐ — اعجاز و فضائلِ پیمبرؐ
جب روز بروز تھا وہ سُنتا — اور بڑہتا تھا اعتقاد اُسکا

کر مکہ باصفا سے ہجرت — آئے بمدینہ جبکہ حضرتؐ
تب ابن سلام جلد آیا — دیکھ اُسکو کہے وہ شاہِ والاؐ

کیا ابن سلام تو ہے کہہ اب — عالم جو ہے درنواحِ یثرب
وہ عرض کیا ہے ہاں اے سرور — میں ابنِ سلام ہوں مقرر

فرمائے نبیؐ تب اے خردمند　　دیتا ہوں تجھے میں اسکی سوگند
کیا حق کی کتاب میں مقرر　　ہے وصف مری تو اب بیاں کر
جبریل آئے وہیں بہ سرعت　　حضرت سے کئے ہیں عرضِ خدمت
اللہ وہ ایک ہی احد ہے　　بے عجز و نیاز ہے صمد ہے
وہ اک ہے کسی کو نا جنا ہے　　اور خود وہ نہیں جنا گیا ہے
جب ابنِ سلام نے اے بھائی　　توحید سنی خدا کی ایسی
غلبہ دیوے گا آپ کو رب　　اور آپکے دیں کو دینوں پر سب
کہ آپ کو حق خطاب کر کے　　ارشاد کیا ہے اس طرح سے
یعنے اے میرے نبیؐ والا　　ہم بھیجے تجھے گواہ ٹہرا
اور بھیجے تجھے بشیر کر کے　　سب خلق طرف نذیر کر کے

وَحِرْزًا لِلْاُمِّیِّیْنَ

کہ لوگ جزیرۂ عرب کے　　لکھنا پڑھنا نہ جانتے تھے

بھیجا موسیٰ پہ جو کہ تورات　　تو ہیچ میرے سے بول یہ بات
کی عرض اس نے کہ آپ پہلے　　کچھ وصفِ خدا بیان کیجے
اے سرورِ انبیائے والا　　یہ کیجئے وصفِ حق تعالیٰ
اسکو نہیں مادر و پدر ہے　　اور اس کو نہ دختر و پسر ہے
کوئی نہیں سکے جوڑ کا ہے　　سب خلق کا ایک وہ خدا ہے
بولا میں گواہی دیوں دل سے　　ہیں آپ نبیؐ خدا کے سچے
اور آپکی وصف میں اے سرورؐ　　دیکھا ہوں کتاب حق کے اندر

سورۂ احزاب

يَا اَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّا اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِيْرًا

پس حشر میں اے حبیبؐ میرے　　امت پہ گواہ تو اپنے ہووے
تا نیکوں کو خوش خبر سناوے　　بدکاروں کو آگ سے ڈراوے
اور امیّیوں کا پناہ ہووے　　مقصود عرب سے امیوں سے
تا وسیوں کو دینِ حق سکھاوے　　اور پشت پناہ انکا ہووے

اَنْتَ عَبْدِیْ وَرَسُوْلِیْ سَمَّیْتُكَ الْمُتَوَكِّلَ

اور بندۂ خاص تو مرا ہے　　اور میرا رسولِ باصفا ہے
اور میں اے مرے حبیبؐ والا　　رکھا متوکل اسم تیرا

لَسْتَ بِفَظٍّ وَّلَا غَلِيْظٍ وَّلَا سَخَّابٍ فِي الْاَسْوَاقِ

ہرگز تو درشت خو نہیں ہے　　اور تو نہیں سخت دل[1] یقیں ہے
کہ تا باوقار سے ہے یہ دور
اور تو نہ پکارنے ہے والا　　بازاروں کے درمیاں حاشا[2]
ہے جہل و سفلگی کا دستور

وَلَا يَجْزِیْ بِالسَّيِّئَةِ السَّيِّئَةَ وَلٰكِنْ يَعْفُوْ وَيَغْفِرُ

بدلہ نہ بدی کا لے بدی ہے　　بلکہ عفو کرے و بخش دیوے

وَلَنْ يَّقْبِضَهُ اللّٰهُ حَتّٰى تُقِيْمَ بِهِ الْمِلَّةَ الْعَوْجَاءَ بِاَنْ تَقُوْلُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

اسکو نہ جہاں سے حق اٹھاوے　　تیری ملت کو جب لگا اس سے

فَيَفْتَحُ بِهٖ اَعْيُنًا عُمْيًا وَّ اٰذَانًا صُمًّا وَّقُلُوْبًا غُلْفًا

دل پر بھی غلاف انکے ہووے　　پس چشم و دل و رگوش انکے
ایسا ہی وہ شئے کا ذکر والا　　تورات میں اور ہے کئے جا
سیدھی کرے حق ہو دین کامل　　توحید کے لوگ ہوویں قائل
حق بین نہ رہینگے جنکی آنکھیں　　اور گوش نہ حق نیوش ہوویں
کھل جائینگے اس سے یعنے انکی　　ہو ویگی ہدایت ایسی جاری
پس ابن سلامِ نیک انجام　　لایا تبھی صدقِ دل سے اسلام

[1] غلیظ سخت دل والا ۱۲
[2] سخاب غوغا کرنیوالا ۱۲

ایماں لانے کا حال اسکے
تفصیل سے لایا ہیں بیان اَر
یوں نقل کئے ز کعب احبار
سکے میں وہ پاویگا ولادت
بازار میں بھی وہ نہ پکارے
امّت اسکی بستر وظاہر
اور مہر کی وہ کریں رعایت
آدمی پنڈلی تلک چھپاویں
اونچائی پہ چڑھ موذّن ان کا
ہو زمزمہ شب میں ان کا ایسا
توریت آئی ہے جب بہ موسیٰؑ
کہ ہو ویگی اک اخیر امّت،
کیجاوے شفاعت انکی خاطر
قراں کرے حفظ سے تلاوت
آسانی کیواسطے ہے خوشتر
لاوے وہ گنہ کو گر عمل میں
دس نیکیاں لکھیں اسکے خاطر
علم اوّل و علم آخر
اور بعضے روایتوں میں آیا
تب عرض کئے اے ربِ عزت
احمدؐ کی یہ آخر امم ہے
موسیٰ کو خدا جو تب کہا ہے

اور تین اَدَق سوال اسکے
"اخبار نبوّت" اندر اے یار
کہ یوں وہ خبر دیا ہے اے یار
طیبہ کی طرف کریگا ہجرت
بدلہ نہ بدی کا لے بدی سے
شادی و غمی میں ہووے شاکر
از بہر نماز با سعادت
از بہر ستر وہ لنگ باندھیں
لے نامِ خدا ندا کرے گا
زنبور کا زمزمہ ہو جیسا
موسیٰؑ نے ہی صاف انہیں دیکھا
ہے سارے امم پہ اسکو سبقت
بارش ہو دعا سے انکی ظاہر
انکو نہ پڑے ہے نظر کی حاجت
یہ بات ہوی حلال ان پر
تو اسپہ گناہ ایک لکھیں
اور ہووے اگر عمل میں قاصر
دیویگا انہیں خدائے قادر
تورات کے درمیانِ موسیٰؑ
امت مری کیجیے یہ امت
یہ خیرِ امم ہے محترم ہے
قرآں میں یہ خبر دیا ہے

اور تین جواب مصطفیٰؐ کے
اور دارمی اور بن عساکر
توریت کے بیچ ہے محمدؐ
اور مملکت ہووے اسکی در شام
ساتھ اسکے جو کوئی شکر کرے گا
اونچائی پہ جبکہ وہ چڑھینگے
اور وقتِ نماز جبکہ پہنچے،
اور پانی سے جو کہ پاک ہووے
طاعت میں صفیں ہوا نکے ایسے
اور مروی ہے از ابو ہریرہؓ
اس امّتِ با صفا کا مذکور
یعنے وہ وجود میں ہے آخر
سینوں میں ہوا نکے انکی انجیل
کھاینگے غنائم اور صدقات
گر قصد گنہ کا کوئی لاوے
یک نیکی کا قصد گر دھریگا
نیکی کی کیا وہ جبکہ نیّت
دجّالِ لعیں کا قتل آخر
اس امّتِ با صفا کے اوصاف
حکم آیا ز درگہِ الٰہی
موسیٰ کہے اپنے لطف سے تو

ممکن جو نہیں سوا نبیؐ کے
اور سعد کا ابنِ ذوالمفاخر
ابن عبد اللّٰہ اے مجدد
وہ دور رہے ز فحش و دشنام
سو اس سے وہ در گزر کریگا
حق کی تکبیر تب کہینگے
تو وقت پہ وہ ادا کرینگے
دن رات وضو کیا کرینگے
کہ جنگ و قتال میں ہوں جیسے
حضرتؐ کہے ایکدن اے آگہ
توریت کے درمیاں تھا مسطور
پر فضل میں سابق اور فاخر
یعنے قرآں ہو یاد بے قیل
تھی اگلی نہ امتوں میں یہ بات
گر ہو نہ عمل لکھا نہ جاوے
اور اس پہ عمل اگر کرے گا
یک اجر کریں اسے عنایت
بھی ہاتھ سے ہو انہیں کے ظاہر
ستر کے قریب پائے ہیں صاف
امت نری یہ کسطرح ہوگی
کرامتِ احمدی سے مجھکو

خُذْ مَآ اٰتَیْتُکَ وَکُنْ مِّنَ الشّٰکِرِیْنَ

اِنِّیْ اصْطَفَیْتُکَ عَلَی النَّاسِ بِرِسٰلٰتِیْ وَبِکَلَامِیْ

فرمانِ خدا سے یہ ہوا جب
موسیٰ کہے راضی میں ہوا اب

روایت — سے حفظ القرآن

روایت

موسیٰ علیہ السلام کی تمنا امت احمدی میں ہونے کی

مروی ہے ز سعد ابنِ آگہ
ناقل ہے وہ از ابوہریرہ

فرمائے کہ درمیاں تمہارے
عالِم جو بڑا ہے اب وہ آئے

عالم وہ جو ابنِ صُوریا تھا
سب اُسکے طرف کئے اشارہ

دیتا ہوں تجھے قسم خدا کی
اس مالکِ مُلکِ دوسرا کی

کیا حق کا رسول اب مرے تئیں
تو بول کہ جانتا ہے یا نئیں

اوصاف جو آپکے ہیں پُرنور
توراۃ کے درمیاں ہیں مذکور

پوچھے ہیں اُسی وہ شاہِ اکوان
لایا نہیں کسلئے تو ایمان

شاید ایمان لاویں وہ سب
میں بھی ایمان لاؤنگا تب

ابنِ سعد و امامِ احمد
یوں لائے روایت اے مجدّد

اِک لڑکا یہود کا تب اے یار
آیا ہی نظر ہی سخت بیمار

فرمائے اُسے رسولِ عربی
سوگند ہے تجھکو اُس خدا کی

کیا میری نبوّت اور صفت کا
توراۃ میں ذکر ہے نہ آیا

لڑکا تھا وہ جو سخت بیمار
یوں کہنے لگا ز شاہِ ابرار

کہ آپکا ذکرو وصفِ اطہر
بعثت کا بھی وقت اے پیمبر

میں دیتا ہوں شاہدی بہ تحقیق
اور کرتا ہوں اپنے دلسے تصدیق

یاروں کو کہے وہ شاہِ دیں تب
اس لڑکے کو اِس یہود سے اب

اُس لڑکے نے کی جہاں سے رحلت
ہو اُسپہ سدا خدا کی رحمت

روایت

پوچھا لوگوں نے اُس سے یکبار
در عہدِ شریفِ شاہِ ابرار

فاروق کے وقت پر جو لائے
کیا اُس کا سبب بیان کیجے

موسیٰ پہ ہوا تھا جو کہ نازل
واقف تھا وہ خوب اُس سے کامل

بولا جتنا تھا علم مجھکو
تعلیم کیا میں اُسکی تجھکو

نزدیک ہے عصر اس نبیؐ کا
خوشحال ہے جس نے اُسکو دیکھا

تھا مدرسہ اِک یہودیوں کا
حضرت گئے ایک روز اُسجا

تا اُس سے کروں سوال میں اب
اِس حکم کو سُن یہودیاں تب

حضرت نے کنارے اُسکو بلوا
فرمائے ہیں از زبانِ والا

بھیجا تمہیں حق نے منّ و سلویٰ
اور سایۂ ابر وہ بہ صحرا

وہ بولا کہ میں بھی قوم میری
جانے ہیں تمہیں رسولِ باری

لیکن ز حسد یہودِ ناداں
لائے نہیں آپ پر ہیں ایماں

وہ بولا خلافِ قوم اپنا
اے شاہ بھلا نہیں سمجھتا

روایت

کہ سرورِ انبیا نے اِک روز
اِک رہ سے ہوئے ہیں جلوہ افروز

اُس لڑکے کے پاس باپ اُسکا
توریت کو لیکے پڑھ رہا تھا

جس نے موسیٰ پہ لطف کے ساتھ
نازل کیا آسماں سے توراۃ

وہ سے سر کیا ہے تب اشارہ
کہ ذکر نہ آپ کا ہے آیا

اُس رب کی قسم جو لطف کیسا تھ
بھیجا موسیٰ پہ ہے یہ توراۃ

توریت میں دیکھتا ہے یہ ہاں
کرتا ہے وہ لے حسد سے پنہاں

معبود نہیں سوائے حق کے
اور تم ہیں رسول اُسکے سچے

تم دور کرو اُسے بہ سرعت
گزری نہ ابھی تھی ایک ساعت

حضرتؐ نے پڑھی نماز اُس پر
یاروں کو لے اپنے اے برادر

اِس طرح ابونعیم اے یار
ہے نقل کیا ز کعبِ احبار

بوبکرؓ کے عہد کے بھی درمیاں
کس واسطے تم نہ لائے ایماں

کعبؓ الاحبار اُن سے بولا
عالِم تھا بڑا ہی پدر میرا

مجھکو بھی پڑھا دیا تھا وہ سب
موت اُسکی قریب آئی ہے جب

ہاں دو ورق اُنسے نیں دکھایا
احوال ہے جن میں اِک نبیؐ کا

کر مُہر وہ ورق کو اے جان
رکھا ہوں فلاں جگہ میں پنہاں

وہ کھول نہ دیکھے اے پسر تو
تابع کہیں اُسکا ہووے گا تو
وہ ہیں دو ورق کو کھول دیکھوں
ہیں مرسلِ کبریا محمدؐ
بدخلق نہیں ہے وہ پیمبرؐ
بدلہ نہ بدی کا لے بدی سے
اور انکی زبان پھرا کرے گی
اور اپنی وہ شرمگاہ دھوئیں
ایک دوسرے کے دوست ہوویں ایسے
اوصاف یہ میں نے جبکہ دیکھا
گذری نہیں آہ تھوڑی مدت
پھر تھوڑے دنوں میں اہلِ اسلام
حقانیت انکی میں نے دیکھا

کس واسطے یہ خطر ہے تجھکو
مانع ہوں اسی لئے میں تجھکو
کیا آہیں لکھا ہوا ہے مضموں
ہیں خاتمِ انبیا محمدؐ
اور سخت نہیں وہ نیک محضر
وہ عفو کرے بھی بخش دیوے
تکبیر میں حق کے رات دن بھی
اور اپنی کمر پہ لنگ باندھینگا
کہ بھائی حقیقی ہوویں جیسے
مشتاق ہوا ہوں اُس نبیؐ کا
بس آج ہی میں سنا ہوں رحلت
جو فتح کئے ہیں آن کر شام
افزود ہوا یقین میرا
تھا اپنی پہاڑی پریں یکدن

جھوٹا نکلے کوئی مبادا
بس باپ مرا ہے مرگیا جب
پس کھولکے انکو میں نے دیکھا
ہے مولدِ پاک اُس کا مکہ
بھی وہ نہ پکارنے ہے والا
امت اُنکی مدام ہر آں
اور اپنے رسولؐ کی وہ تائید
سینوں میں ہو انکے انکی انجیل
امت وہی پائے در قیامت
ایسے میں سُنا کہ وہ پیمبرؐ
حسرت کا بڑا میں داغ کھایا
جانب سے عمرؓ کے چند عامل
امت ہے یہ اُس نبیؐ کی فاخر
آیت یہ پڑھا ہے کوئی مومن

دعویٰ وہ کرے پیمبری کا
خواہش یہ مجھے بہت ہوئی تب
مضمون یہی لکھا ہوا تھا
ہجرت کا مکاں ہے اُسکا طیبہ
بازار کے درمیان اصلا
اللہ کی ہووینگی ثنا خواں
اعدا پہ کرے گی اُسکے جاوید
قرآں ہے مراد اُس سے بے قیل
سب سے اوّل دخولِ جنت
مبعوث ہوئے عرب کے اندر
کہ آج تک میں قدم نہ دیکھا
جب شام میں آ کے ہوئے ہیں نازل
اوصاف وہی ہیں اُنمیں ظاہر

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ آمِنُوا بِمَا نَزَّلْنَا مُصَدِّقًا لِمَا مَعَكُمْ مِنْ قَبْلِ أَنْ نَطْمِسَ وُجُوهًا فَنَرُدَّهَا عَلَى أَدْبَارِهَا أَوْ نَلْعَنَهُمْ كَمَا لَعَنَّا أَصْحَابَ السَّبْتِ وَكَانَ أَمْرُ اللَّهِ مَفْعُولًا (سورۂ نسا)

آیت میں یہ فکر میں کیا تب
تو جانبِ پشت منھ یہ میرا
جب صبح ہوئی بغیرِ وسواس

یہ خوف مجھے بڑا ہوا تب
پھر جاوے کہیں نہ خوفِ مولا
میں جلد گیا ہوں مومناں پاس

ایماں لانے میں میرے بے قیل
بے خواب تھا مضطرب تھا اُس شب
احوال کیا سب اپنا ظاہر

اب تھوڑی بھی گر مرے ہو ڈھیل
کس وقت میں صبح ہووے یارب
ایمان لایا بہ حظِ وافر

باوجود تحریف و تصحیف یہود و نصاریٰ کے آج بھی ذکرِ محمدیؐ توریت میں موجود ہے

توراۃ میں وہ یہود اے یار
باایں ذکرِ محمدیؐ نیک
جیسا توراۃ میں ہے آیا

تحریف کئے اگرچہ بسیار
توریت میں ہے ہنوز تو دیکھ
فرمایا ہے خالقِ برایا

تبدیل کئے ہیں اور تغیر
حجت یہ خدا کی ہے آدمساز
کہ حق نے تجلی کی ز سینا

اور کئی کئی خیانت اے امیر
اور سرورِ انبیا کا اعجاز
ساعیر سے بعد ازاں وہ چمکا

فاراں سی ہوا ہے آشکارا
طورِ سینا وہ طورِ سینین

حال اسکا لکھا ہو میں بیاں ولد
طورِ سینا سے ہیں وہ مولا

ساعیر ہے ایک کوہِ دیگر
عبرانی سمجھ ہے لفظِ فاراں

اور کوہِ حرا ہے ایک اُن سے
اول وہیں وحی کی ہے تنزیل

سب اہلِ کتاب اہلِ اسلام
از روئے تعصب اے سخنداں

دیکھو توریت میں ہے ترقیم
اُن دونوں کو لا رکھے جو جگہ

جرہم کا قبیلہ وہاں بسا آ
کہ ہاجرہ اسمٰعیل ہر دو

آئی ہے کہاں کتاب اُس پر
اسکا نہ جواب بن سکے گا

کہتے ہیں یہود اسکا معنیٰ
ساعیر سے نور وہ جو چمکا

بس ہم بھی کہیں نہ ذکرِ فاراں
یا اگلے دو بات کا کر اقرار

از راہِ تعصّب اے برادر
بس جانو بغیر شبہ بینات

نورِ توحید ربِّ علّام

اب جانئے رمز اس اشارا
کہتے ہیں اُسے اے نیک آئیں

تفسیر جواہر اندر اے یار
فرمایا تجلّی ہے یہ موسٰی

عیسٰی سے کیا ہی بات اُس پر
کہتے ہیں گئے پہاڑ کو جاں

اب اُسکو ہیں جبلِ نور کہتے
حضرت یہ وہیں ہیں آئی جبرئیل

ہیں متفق اسپہ اے نکو نام
گر بولے کوئی ضلیل ناداں

کہ شام کے ملک سے براہیم
ظاہر ہے بغیرِ شبہ مکّہ

آباد ہوا ہے اُن سے مکّہ
کس جا پہ ہوئے مقیم کہدو

دین اسکا کہاں ہوا ہے اشہر
دیوے توفیق اُن کو مولا

تورات کا ہے نزول پانا
ساعیر تو ہے مقامِ عیسٰی

مطلب ہے یقیں نزولِ قرآں
تسری کا کریں جو لوگ انکار

انصاف سے دور ہیں سراسر
تورات سے پائی وجہِ اثبات

احکامِ شریفِ دینِ اسلام

سینا ہے وہ اِک پہاڑ کا نام
اور سورۂ تین میں وہ داور

دیکھ انہیں اگر ہے تجھکو مطلوب
اور اُن سے خدا کیا وہیں بات

اور پائے نبوت اُس پہ بے قیل
مکہ میں ہیں وہ جبال اے جاں

اس کوہ کے غار ہی میں حضرت
خلعت بھی وہیں پیمبری کی

کہ مکّہ کا بھی ہے نام فاراں
کہ مکہ کا نام نہیں ہے فاراں

ہیں ہاجرہ اسمٰعیل کو لا
چشمہ زمزم کا حق تعالےٰ

فاران اگر یہ مکّہ نا ہو
اور کون نبی جو بعدِ عیسٰی

یہ سُنکے یہود اور نصاریٰ
توریت میں وہ جو بات آئی

قایل بھی اُسی کے ہیں نصاریٰ
بس اُس سے مراد ہے یہ بے قیل

پہلے اِک بات کے مقر ہو
یعنے وہ یہود اور نصاریٰ

وہ کرتے ہیں جو کہ قیل و قال
کہ مکہ کا ہی ہے نام فاراں

حضرت کی زبانِ حق بیاں سے

مشہور پہاڑ ہے وہ در شام
لایا ہے قسم اسی جبل پر

ظاہر ہو فضیلت اُسکی تا خوب
نازل بھی وہاں کیا ہے تورات

انجیل وہیں ہے پائی تنزیل
کہتے انہیں ہاشمی پہاڑاں

خلوت کرتے تھے قبلِ بعثت
اللہ نے آپ کو عطا کی

کچھ اسمیں نہیں کلام ہے جاں
ہم دیویں جواب اُسکو یہ جاں

فاراں میں رکھے بحکمِ مولیٰ
مکہ میں ہے دیکھو اُنکو بخشا

ہے کونسی وہ جگہ دکھاؤ
فاران کی ہے جگہ سے نکلا

کیا دیوینگے اب جواب اُسکا
حق نے سینا سے کی تجلّی

اور کہتے ہیں یوں وہ آشکارا
عیسٰی پہ نزول کی ہے انجیل

منکر پچھلے دو بات کے ہو
یہ ہر دو گروہ آشکارا

سب جہل و مکابرہ ہے بد حال
پہلے ہی وہیں نزولِ قرآں

مشہور ہوئے جہان میں پہنچے

فاراں سے مراد مکہ معظمہ

اور پانچویں سفر میں ز توریت
بھیجوں گا میں تجھ سا اک پیمبر
اور حکم کروں گا اس کو میں جو
ڈالے جائے گا در ہلاکت
کہ تیرے برادراں سے بولا
حضرت تھے ہمارے اے سخنداں
اولاد سے اسمٰعیل کے ہاں
کہتے ہیں یہود گمرہی سے
کیونکہ یوشع نبی تھے ہر چند
اتری ہے کہاں کتاب انیر
پس ایسا رسول اے برادر
در دعوت و معجزات نکو نام
ہیں اور بہت دلیل موجود
اولاد جو اسمٰعیل کے ہیں
اور اپنا کلام منہ میں اس کے
اے بھائی مراد اس نبی سے
اولاد سے اسمٰعیل کے دیکھ
اور وہ جو خدا کلام اپنا
بات اس سے کرے بخیر و اصلاح
سو اس سے مرادے نکو کار
اور عیسویاں یہ ساری باتیں
اولاد سے اسمٰعیل کے تو
منقاد نہیں ہوا جو ان کا

اب دیکھئے صاف آئی یہ بات
تا ہو … مرے بندگوں کا رہبر
پہنچائیگا وہ رسول سب کو
پاویگا سزا وہ بے سعادت
موسیٰ سے جنابِ حق تعالیٰ
اولاد سے اسمٰعیل کے جاں
حضرت ہی ہوئے ہیں اک نبی جاں
یوشع ہیں مراد اس نبی سے
موسیٰ کے نہیں تھی لیک مانند
کب شرع الگ ہوی مقرر
حضرت کے سوا نہیں ہے دیگر
در شرع جدید و نسخ احکام
حضرت ہیں وہی نبی موعود
سو جانئے انکے واسطے میں
میں ڈالونگا لطف اور کرم سے
بے شبہ رسول ہیں ہمارے
از بیتِ حرم عرب میں ہے نیک
میں ڈالونگا اسکے منہ میں بولا
بھیجوں نہ صحیفے اور الواح
ہے قتل و جہاد و جنگ و پیکار (مخالفاں)
لیتے ہیں مسیح کے جو حق میں
پیدا نہ ہوئے مسیح سمجھو
نہ حکم جہاد اس پہ آیا

موسیٰ کو کیا خطاب حق نے
اور اپنا کلامِ فیض عنواں
پہنچائیگا حکم وہ میرا جو
تم جانو مراد اس نبی سے
موسیٰ جو کلیم تھے خدا کے
پس ہر دو برادراں[1] ہیں باہم
اولاد سے انکے کوئی پیمبر
بہ زعم یہود کا ہے باطل
موسیٰ کے تھے خادمِ معزز
حکمِ دعوت ہوا کب ان کو
موسیٰ کے تھے ساتھ وہ مماثل
اور اسکے سوا بہت ہیں چیزیں
توریت میں بلکہ دوسری جا
گھر سے میرے اک نبی کو آخر
فرماؤنگا حکم اس کو میں جو
کہ آپ ہی کو خدا کرم سے
حضرت کے سوا رسول دیگر
یہ اس سے مراد ہے مقرر
اور بولا سے نہ اسکی جو بات
حضرت کے سوا حرم سے اصلا
بن سکتی نہیں ہے بات اصلا
مبعوث نہیں ہوئے حرم سے
اور حق نے کہا ہے جو بہ توراۃ

اے موسیٰ ترے برادروں سے
میں ڈالونگا اسکے منہ کے درمیاں
انہیں جو مطیع اس کا نا ہو
بے شبہ رسول ہیں ہمارے
اولاد سے اسرائیل کے تھے
ہیں ایک کے ایک وہ بنی العم
حضرت کے سوا ہوا نہ دیگر
اسکو نہ قبولے کوئی عاقل
اور حامی شرع انکے بعد از
موسیٰ کے وہ مثل کس طرح ہو
بعدِ موسیٰ ہو جو کامل
موسیٰ کے ہیں کفو و مثل انہیں
موسیٰ سے کہا ہے دیکھ مولا
قائم میں کروں بہ لطفِ وافر
پہنچائیگا وہ رسول ان کو
مبعوث کیا یقیں حرم سے
مبعوث نہیں ہوا مقرر
میں وحی کرونگا اسکے دل پر
ہوویگا ہلاک وہ بہ آفات
ذی سیف کوئی نبی نہ نکلا
مصداق نہیں ہے اسکے عیسیٰ
مکہ کے مقامِ محترم سے
کہ ان کی نہیں قبولے جو بات

یہود کا رد توریت سے

نصاریٰ کا رد توریت سے

[1] یعنی ہمارے پیغمبر اور حضرت موسیٰ علیہما السلام

دینا

دنیا میں ہلاک ہوئے وہ شوم
دعوت تو مسیحؑ کی اے بھائی
پس اس سے مراد کیوں ہو عیسیٰ
انچاسواں باب جو ہے اُسکا
یعقوبؑ نبی کا اِک پسر تھا
جاویگی چھڑی نہ مملکت کی
جبتک نہ شیلوہ آوے جگ میں
ایسا وہ کرے جہاد سُنئے
ایسے ہوں سفید دانت اسکے
یعقوب کا وہ جو یک پسر تھا
شیلوہ نہ جہاں میں آئی جبتک
اولاد جو اسرائیل کی تھے
اولاد سے اسرائیل کے بھی
شیلو سے مراد ہیں یہ عیسیٰ
آنے سے مسیحؑ اے مؤدب
یعنی عیسیٰ بھی تھے اے ذیشاں
ظاہر نہ ہوا جہاد اُن سے
دانت اُنکے سفید شیر سے تھے
تشریک کو چھوڑ پائے توحید
ظلمت گئی کفر و شرک کی دور
شیلو سے مراد ہیں حضرت
تینتیسواں باب ہے جو اُسکا
سآعیر سے وہ طلوع ہوکر

سو اُس سے ہوی یہ بات معلوم
خاص ایک ہی قوم کی طرف تھی
باطل ہے یہ دعوئے نصاریٰ
اُس باب میں ہے یہ قول آیا
نام اُسکا تھا جانئے یہودا
یعنے نگیں اُسکے سلطنت کی
اور جمع ہو اُسکے پاس قومیں
کپڑے ہو لہو میں لال اُس کے
کہ دودھ سے ہوں زیادہ اُجلے
کہ نام تھا اُس کا جو یہودا
شاہی تیری رہیگی تب تک
دولت ہی گئی اُنہیں کی تب سے
ہے بند ہوی پیمبری بھی
ہم کہتے ہیں زعم ہے یہ اُنکا
اولاد سے اسرائیل کے کب
اولاد سے اسرائیل کے جاں
اور چشم نہیں تھی سرخ اُنکے
اور آنکھیں بھی سرخ تر تھے اُنکے
اسلام کی وہ کئے ہیں تائید
توحید کا جلوہ گر کئے نور
کہ ہیں وہی خاتم الرسالت
اُس باب میں اسطرح ہے لکھا
فاران سے پھر چمک کے انپر

دعوت وہ نبیؐ کی عام ہوگی
وہ قوم تمام اے سخنداں
توریت میں وارے خوش آئیں
اُس قول کا اب خلاصۂ نیک
ارشاد کیا ہے حق تعالےٰ
اور ایسا ہی نسل سے بھی اُسکے
اور شانِ ریاست اُسکی بیشک
اور سرخ ہوں آنکھ اُسکی ایسے
توریت کے قول کا یہ معنیٰ
یعقوبؑ نے اُسکو دی بشارت
شیلو سے مراد ہیں محمدؐ
جب آئے ہیں سرورِ دو عالم
اے بھائی عجب ہے از نصاریٰ
بن سکتی نہیں یہ بات اصلا
ہوی بند نبوت اے برادر
عیسیٰ کے بھی پاس چوطرف سے
ہاں بلکہ یہ سب صفات آخر
اقوام بھی آکے چوطرف سے
اور جنگ جہاد کا فزوں سے
اور دینِ متیں وہ شاہِ دیں کا
توریت میں دیکھ دوسری جا
موسیٰؑ نے خبر دیا کہ یہوا
ہے ساتھ مقدسوں کے آیا

نیں خاص ہے ایک قوم پر ہی
اولاد تھی اسرائیل کی جان
جو آیا ہے ایک سفرِ تکویں
کرتا ہوں یہاں میں نقل تو دیکھ
بے شبہ و گمان از یہودا
پیغامبراں نہ بند ہونگے
جا پہنچیگی آخرِ زمیں تک
کہ سرخ ہوں سرخ تر خمر سے
کرتا ہوں بیان اب اے دانا
کہ تجھ سے نہ جائیگی ریاست
اوصاف نہیں کسے ہیں یہ امجد
وہ سارے پیمبروں کے خاتم
کہ کرتے ہیں اسطرح وہ دعویٰ
شیلو سے نہیں مراد عیسیٰ
عیسیٰ تو نہیں سے تھے مقرر
قومیں نہ ہوئی ہیں جمع آکے
تھے ذاتِ محمدی میں ظاہر
پس جمع ہوے تھی پاس اُنکے
حضرتؐ کئی حکم سے خدا سے
پس شرق سے غرب تک ہے پہنچا
استثنا کا جو سفر ہیگا
سینا سے بغیرِ شبہ آیا
تعداد الوف ہو وے جن کا

زبور

کافروں سے جہاد کرنے میں جو مصلحت ہے مرقوم ہے

اور داہنے ہاتھ اُسکے بیشک
ہووینگی شریعت آتشی یک

ذکرِ سینا و ذکرِ ساعیر
گذرا اور پرتسپب اے میر

جو ذکر مقدسوں کا آیا
حضرت کے مُراد ہیں صحابہؓ

شمشیر کے زور سے وہ سن تو
سیدھی کئے ٹیڑھی ملتوں کو

مزمورِ زبور میں سنو تم
چالیس یہ جو کہ ہے چہارم

فائض ہوے تیرے ہر دولت
نعمت دنیا و آخرت کے

پس تیری شریعتیں و احکام
باہم پیوستہ ہیں بہ اکرام

یعنے سرِ عجز ہیں جھکاتے
آگے ترے انقیاد لاتے

دولت جو آپکے بہ عالم
فائض ہوی نعمتِ مکرم

اور وہ جو کیا ہے حکم دادار
کہ کیجے حمائل اپنی تلوار

کہ صاحبِ سیف ہیں وہ سالار
یعنی کئے جہادِ کفار

جو معجزے دیکھکے بھی ایمان
لائے نہیں جان و دل سے ایماں

مانے نہ پیمبروں کے احکام
جو لائے تھے حق طرف سے پیغام

تا اُن سے جہاں یہ پاک ہووے
ناپاک وہ زیرِ خاک ہووے

رکھتا نہیں اُس شجر کو مالی
چاہے کہ ہو باغ اُس سے خالی

معلوم ہوی مثال یہ جب
اِس رمز کو جان لیجئے اب

اللہ کی طاعت و عبادت
نا ہوسکے اُس کے بے پہچانت

پیدا کیا جس لئے انہیں رب
سو فوت ہوا وہ اصلِ مطلب

ایسا ہی وجود کافروں کا
بے نفع ہی جب وہ منکروں کا

پس حکم کیا جہاد کا رب
جنگ اُنسے وہ شاہ دیں کئے تب

کہتے ہیں کہ کس لئے کئے جنگ
کچھ سمجھے نہیں وہ جنگ کا ننگ

اور دوسرے انبیا بھی اے یار
ایسا ہی کئے جہادِ کفار

اور دوسرے یونہی انبیا بھی
پس یونہی جناب مصطفیٰ بھی

ساتھ اپنی وہ قوم کے بغایت
اخلاص ہی بس کھے محبت

فاراں کے جبال کا بھی مذکور
اور یہی ہوا ہے صاف مسطور

بے شبہ وہ آتشی شریعت
حضرت کی ہی ہے اے بافتوت

اور شرعِ محمدی میں سُنئے
انذار ہے آتشِ سقر سے

سو اُس میں ہیں خطاب حق تعالی
حضرت کی طرف کیا ہے ایسا

اب کیجے حمائل اپنی تلوار
اے میرے نبی بلند مقدار

تیریں تری تیز ہیں اے اکرم
گرتے نیچے ترے ہیں عالم

اے بھائی جو آئی یہ بشارت
ہے اِس سے یقیں مراد حضرت

قرآن وہ کلام ہے خدا کا
جو شرفِ نزول اُس پہ پایا

ہوگی یہ مراد اُس سے اظہر
عربی وہ رسول ہیں مقرر

تلوار کا باندھنا بہ کثرت
ظاہر ہے سدا عرب کی عادت

اللہ کو ایک ہی نہ جانے
معبود بہ حق اُسے نہ مانے

سو ایسے خدا کے منکروں سے
وہ جنگ کیا ہی کافروں سے

بے نفع جو باغ میں شجر ہو
بے برگ ہو اور بلا ثمر ہو

پس قابلِ قطع وہ اُسے جان
کرواتا ہی قطع اُسکو جولاں

پیدا کیا خلق کو خدا نے
طاعت کیلئے ہی محض اپنے

طاعت سے کبھی معرفت سے اُسکے
کفار جب اپنے منہ کو پھیرے

جیسا کہ وہ جھاڑ بے ثمر ہو
لائق ہے کہ کاٹ دیویں اُسکو

ہے لائق ضرب و قتل ٹھیرا
معدوم ہوتا وجود اُن کا

اِس رمز کو نا سمجھ نصاریٰ
غفلت میں پڑے ہیں آشکارا

بے شبہ وہ جنگ ہے عبادت
ہے جسمیں رضائے ربِّ عزت

موسیٰ داؤد اور براہیم
یوشع بھی کئے ہیں جنگ بے بیم

ہاں جنگ نہیں کئے ہیں عیسیٰ
کہ اُنکو نہیں تھا حکم حق کا

نصرانی جو لوگ ہیں اے ماہر
جب اصل جہاد کے ہیں منکر

جو ہوویگا ایک نبی کا منکر
منکر سب کا ہوا وہ کافر

بشارات

کہ دیسے کو بھیج یا الٰہی
ظاہر جو کرے سنن کماہی

سو اُس سے مراد ہیں محمدؐ
آئے جو پس از مسیحؑ امجد

داؤدؑ نبی کو حق تعالے
بے شبہ و گماں خبر دیا تھا

داؤدؑ کو ہوتے ہی یہ معلوم
لرزاں ترساں ہوئے ہیں مغموم

تا رد کرے انکا زعم باطل
بندہ کو خدا کہیں جو جاہل

اور آیا ہے یہ بھی ذکر مسعود
اِس طرح خبر دئے ہیں داؤد

کہ راستی و درستی وہ رب
بخشا اُسے قول و فعل میں سب

اور اُسکو خدا نے دی ہے نصرت
اُمت کو اسی کے دی کرامت

آواز بلند سے وہ تکبیر
بولیں ہو ہاتھ اُنکے شمشیر

اور دیسوں کے بادشاہ جو ہوویں
اُنکو بھی پکڑ کے قید کر دیں

اک تاج مرصع و مکرم
محمود مکرم و معظم

اور تاج سے بوجہ با کرامت
مطلب ہے ریاست و امامت

محمود بھی اے مبارک انجام
اُس سید مرسلیں کا ہے نام

اور بخشش و جود وہ کرے گا
دریا سے جہاں ہیں تا بہ دریا

اور اہل جزائر اُسکے آگے
بیٹھینگے دو زانو اپنے آگے

منقاد ہو آویں بادشاہاں
اور اُنکے خواص و ہم جلیساں

فرمان پذیر اُس کے ہو کر
گردن کو جھکا دیں اپنی یکسر

پس دیسے ضعیف کو قوی سے
چھڑوا دیگا ظالم غوی سے

مسکین ضعیف مرداں پر
وہ ہوویگا مہرباں مقرر

اور ذکر لقیں جہانئیں اُس کا
جاوید ابد تلک رہے گا

منکر ہو جناب مصطفیٰؐ کے
منکر ہوئے سارے انبیا کے

مارا شیطان اُنکی ہے راہ
گمرہ ہے وہ اَلْعِیَاذُ بِاللہ

اور یہ بھی زبور میں ہے سمجھو
داؤد کہے خدا سے رو رو

تا جان لیں لوگ یہ یقیں ہے
بندہ ہے مسیح خدا نہیں ہے

آگے ہی مسیحؑ و مصطفیٰؐ کے
حالت سے یہ ہر دو پیشوا کے

جب لوگ مسیحؑ کو اے بھائی
لاوینگے بدرجہ خدائی

اور حق سے دعا ہیں کئے تب
کہ بھیج تو مصطفیٰؐ کو یارب

ظاہر کرے خلق میں یقیں وہ
عیسیٰؑ ہیں بشر خدا نہیں وہ

کہ اپنے کرم سے حق تعالے
احمدؐ کو کیا ہے برگزیدہ

اُمت کو بھی آپکے وہ مولا
رحمت سے کیا ہے برگزیدہ

تسبیح خدائے پاک کی وے
کرتے رہیں خوابگہ میں اپنے

تا باہر خدا لیں اُن سے بدلہ
طاعت نہ کریں جو اُنکی اصلا

اور قول زبور یہ بھی پُر نور
مزمور میں دوسرے ہے مذکور

صیہوں سے کیا خدا نے ظاہر
صیہوں مکہ ہے سن لے ماہر

محمود سے جان اے مجدد
بے شبہ مراد ہیں محمدؐ

مزمور میں دوسرے ہے لکھا
مالک ہوویگا وہ معلا

اور آخر ارض تک بلا شک
یعنے یہ زمیں کی انتہا تک

اور ہوینگے دشمنان جو اُسکے
چاٹینگے وہ خاک اپنے منہ سے

سر اپنا زمین پر رکھیں گے
پاس اُسکے فروتنی کرینگے

اور ہوویگا جو کہ شخص مغموم
ظالم کی جفا سے سخت مظلوم

اور ہوویگا جو ضعیف و بے یار
یاری اُسے دیوے ہو مددگار

اور بھیجیں درود لوگ اُس پر
ہر وقت دعائے نیک مضطر

ابن سعد و بن عساکر
یوں نقل کئے ز سعد فاخر

بشارات زبور

کہ ہم یہ زمانِ جاہلیت
نصرانی ہوئے تھے باضلالت
کہ ایک ورق کو دوسرے سے
جوڑا ہے کوئی سریش لگا کے
کوتاہ بہت نہ قد ہے اُس کا
اور یونہی بہت نہیں ہے لمبا
اور مہرِ نبوّت منوّر
منقوش ہو اُس کے پشت اُوپر
اُشتر بھی دراز گوش اوپر
ہوویگا سوار وہ پیمبر
پیوند کا پیرہن پُرانا
پہنا بھی کرے گا وہ یگانہ
اولاد سے اسمٰعیل کے وہ
ہووے نسبِ جلیل سے وہ
اتنا جو میں اس ورق میں دیکھا
ایسے میں مرا چچا ہے آیا
میں بولا یہ وصفِ احمدی ہے
ان ورقوں میں خوب تر لکھی ہے

روایت

جارود ہے جو بنِ مُعلا
عالم تھا بڑا وہ در نصاریٰ
حضرت سے ہے عرض اُسنے تب کی
سوگند ہے مجھکو اُس خدا کی
کہ آپکی وصفِ پاک بے قیل
میں دیکھا ہوں جا بجا بہ انجیل

روایت

مشہور ہے یوحنا کی انجیل
انجیل میں اُسنے اپنی بے قیل
کہ جاہونگا باپ سے میں اپنے
یعنے جا ہونگا اپنے رب سے
وہ ساتھ تمہارے تا ابد ہو
بے شبہ وہ روحِ حق ہے سمجھو
اور باپ کے لفظ کا وہ اطلاق
عیسیٰ جو کئے بذاتِ خلّاق
کہ خالق و اوستاد کو تب
بس کہتے تھے باپ جانئے سب
اس معنی سے ہے جنابِ عیسیٰ
اطلاق کئے خدا پہ اُس کا
بن باپ کے جب ہوے وہ پیدا
ٹھہرائے یقیں خدا کا بیٹا
مولیٰ سے کبھی اور مسیح سے کبھی
بس اُنکو ابد تلک ہے دوری
اور فارقلیط کا بھی معنیٰ
لکھے اہلِ لغت اے دانا

میں پڑھتا تھا ایک روز انجیل
دیکھا ناگاہ اسمیں بے قیل
میں کھول کے اسکو جلد دیکھا
اسمیں یہ ذکرِ احمدی تھا
اور رنگِ مبارک اس نبی کا
نورانی بہت رہے گا گورا
بیٹھے گا پچنگ باندھکر وہ
صدقہ نہیں لیویگا وہ سمجھو
بکری کا بھی اپنی دودھ سنئے
وہ ہاتھ سے اپنے ہی نچوڑے
ایسے اوصاف جو رکھے گا
وہ کبر سے دور تر رہیگا
اور جانیو اُس کا نام نامی
ہووے گا احمدِ گرامی
اور مارکے اُسنے مجھکو بولا
تو دیکھا ہے اس ورق میں کیا
بولا احمد ابھی نہ آئے
بولا یہ چچا مرا حسد سے
اور بیہقی جو ہے پاک نفاس
یوں نقل کیا ز ابنِ عباسؓ
حضرت کے جنابِ پاک میں آ
ایماں سے شرف ہے جبکہ پایا
کہ جس نے پسند آپ کو کر
اس عصر کا ہے کیا پیمبر
ایسا ہی بشارت آپکی بھی
لوگوں کو یقیں مسیح نے دی
عیسیٰ کے حواریوں سے اے نیک
مشہور ہے جو کہ یوحنا ایک
عیسیٰ سے روایت یوں کیا ہے
عیسیٰ ہمکو خبر دیا ہے
کہ فارقلیط کو وہ بھیجے
الطاف سے واسطے تمہارے
پس جبکہ وہ اس جہاں میں آوے
ہر چیز یقیں تمہیں سکھاوے
اُس وقت میں اور اُس زمانیں
تعظیم کا لفظ تھا یہ سمجھیں
جو پالنے والا آپ کا ہو
سب کہتے تھے باپ اُسکو سمجھو
پر اُن کو وہ تابجاں اے دانا
اُس لفظ کا ناسمجھ کے معنیٰ
ٹھہرائے ہیں اُسکو آل و اولاد
تثلیث کی راہ لئے وہ ناشاد
اور اُنکو عذاب در جہنم
ہوتا بہ ابد زیاد ہر دم
بیشک ہے وہ چھڑانے والا
حامد بھی ہے معنیٰ مُعلا

فارقلیط کا معنیٰ

ہر ایک نبی چھڑانے والا — اتباع کو کفر و شر سے ہوگا
آیا ہوں چھڑانے میں کہ لوگو — یعنے زگناہ و کفر سوچو
یا احمد و یا محمدؐ ایسا — نہیں لفظ قریب کوئی دُوسرا
معنی ہوا اس کا ثابت اظہر — کہ فارقلیط ہے پیمبر
زندہ اسرار وہ کرے گا — ہر چیز کو وہ بدل بھی دیگا
خاطر میں تمہارے چند تمثیل — لے آیا ہوں لاویگا وہ تاویل
کہ ہیں جو مبارک اُسکے آیات — تاویل کے رکھیں احتمالات
اور بولے مسیح اِس طرح سے — کہ آویگا وہ جو بعد میرے
گر کرتے ہو تم قبول مجھکو — اور رکھتے ہو دوست مجھکو لوگو
کہ بھیجے تمہارے خاطر اُسکو — اور ساتھ تمہارے وہ سدا ہو
اور بولے مسیح یوں بہ انجیل — کہ جاؤں جبتلک میں بقیل
اور خلق ہوں جب خطا کے مصدر — وہ زجر کریگا سخت اُس پر
اور خلق کو وہ بھی سیاست — فرمائے بعون رب عزت
اور بولے مسیح ذوالکرامات — اپنے نہ کریگا نفس سے بات
یعنی جو ہو وحی حق سے اُس پر — بندوں سے وہی کہے وہ سرورؐ

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى (نجم)

اب دیکھئے یہ صفات والا — کہ جسکا بیان کئے ہیں عیسیٰؑ
یہ بات بھی اور جان لیویں — کہ اگلے سماویہ کتب میں
توریت میں ہو اُمید کر کے — یوں ہی کئے نام اور آئے

اِس معنے سے ہو مسیح بے قیل — تصریح کئے ہیں یوں بہ انجیل
حامد بھی ہے دوسرا جو معنیٰ — حضرت کا ہی نامؐ اے دانا
اور وہ جو کہے جناب عیسیٰؑ — کہ خلق کو میں چھڑانے آیا
اور بولے مسیح جاؤں میں جب — بھیجے گا نبی کو دوسرا رب
اور میرے لئے گواہی دیگا — جس طرح گواہ میں ہوں اسکا
تاویل سے یہ مراد ہے جان — قرآن کریم ہے تو پہچان
رکھتے ہیں بہت سے وہ معانی — یوں دُوسرے کتب نہ آسمانی
گر مارنا چاہیں خلق بسیار — نا مار سکیں گے تمکو زنہار
تو میری نگہ رکھو وصیت — میں جا ہوں گا جا ز ربِ عزت
باقی یہ جہاں رہیگی جب تک — یعنے ہو رسالت اُسکی تب تک
وہ فارقلیط حق طرف سے — تم جانو نہ اِس جہاں میں آوے
مسموع کلام جو ہو اُس سے — فرمائے نہ وہ طرف سے اپنے
اور حادثے جو جہاں میں ہووے — دیویگا یقیں خبر وہ اُس سے
بلکہ وہ خدا سے جو سُنے گا — بندوں سے یقیں وہی کہیگا
جیسا کہ کہا ہے ربِّ رحمٰن — اُس شاہؐ کی شان میں بہ قرآں
اور بولے ہیں اسطرح سے عیسیٰؑ — وہ فضل مرا بیان کریگا
تھے ذاتِ محمدی ہیں اظہر — کوئی ویسا ہوا نہ فرد دیگر
حضرت کا ہمارے نام والا — جوں فارقلیط و شیلو آیا

جیسے مَاذْ مَاذْ حَمْطَایا اور بزبان سریانی مُنْحَمَنَّا

تنبیہ اس بیان میں جو یہود و نصاریٰ قدیم الایام سے آسمانی کتابوں میں تحریف کرتے آئے اور کر رہے ہیں

اور یہ بھی ہو سب پہ آشکارا — علمائے یہود اور نصاریٰ
معمول ہو اب بھی در نصاریٰ — کہ پادریاں کر ان کے شورے
معمول قدیم ہو یہ اُن کا — ایسا ہی چلا ہے انہیں آیا

تحریف کتب میں کر چکے ہیں — اب تک بھی وہ بلکہ کر رہے ہیں
ہیں انمیں گھٹاتے اور بڑھاتے — اللہ سے کچھ نہ خوف لاتے
چھاپے کا ہوا رواج جب سے — اور ایک کھلا شگوفہ تب سے

کہ انہیں بڑہا اور گھٹا کے
چھپواتے کئے ہزار نسخے

پھر اسمیں گھٹا بڑھا کے اے یار
چھپواتے ہیں اُسکو دوسری بار

اوراق سے اُسکے پا فراغت
ہیں پھینکتے پونچھکر نجاست

پس اُنکے کتب میں خوب دیکھو
اگلے پچھلے چھپے ہیں وہ جو

پاؤ ہیں وہ محمدی بشارات
ہیں اُس سے بھی پائے ہم اثبات

اب اُنکی کتابیں اور صحیفے
اگلے پچھلے چھپے جو ہیں گے

بشارات

اس چودہویں باب میں مقرر
فقرہ ہے جو سولہواں محرر

کہ عرض میں باب سے کروں گا
کہ فارقلیط بھیجے دُوسرا

اور فقرہ ہے جو کہ بست و پنجم
اُس میں لکھا ہے یہ سنو تم

پر فارقلیط کے تئیں رب
بھیجے یہاں میرے نام سے جب

جو کچھ میں کہا ہو تم سے لوگو
سب یاد دلاوے گا وہ تمکو

کہ جانیو واسطے تمہارے
جانے میں ہی فائدہ ہے میرے

لیکن میں اگر یہاں سے جاؤں
اُسکو میں تمہارے پاس بھیجوں

بھی جانیو راستی سے اُسدم
اور حکم سے بھی کرے گا ملزم

کہ لوگ نہ لاوے مجھپہ ایماں
سر پر یہ اٹھائے بارِ عصیاں

کہ جاتا ہوں باپ پاس اپنے
یعنے جاتا ہوں پاس رب کے

اور حکم سے اس لئے سراسر
الزام وہ دیوے گا مقرر

باتیں تو بہت سی اور بھی ہیں
کہ تم سے بیان وہ کروں میں

سچائی کی راہ سب انکو تر
وہ تمکو دکھاوے گا مقرر

آئندہ کے دیوے گا وہ اخبار
اور میری ثنا کرے گا اِظہار

جو وصف وہ بولے اے مودّب
تھے ذاتِ محمدی میں وہ سب

اور کون نبی ہوا ہے دوسرا
کہ جسمیں تھے یہ صفات والا

پھر جاوے گذر جب ایک مدت
دُوسرے شعبے کی پہنچی نوبت

پھر اگلی چھپی ہوی کتابیں
بیکار جب اُنکے پاس ٹھہریں

یہ اپنے کتب کی قدر ہے آہ
صد آہ صد انعوذ باللہ

آئے کیسے ہیں اختلافات
یہ لائے ہیں کس طرح وہ فقرات

یہ حجتِ ایزدی ہے جانو
اعجاز محمدی ہے مانو

موجود ہیں جابجا وہ نسخے
میں نقل کروں یہاں کچھ اُس سے

انجیل میں یوحنا کے درباب
مرقوم ہے جو کہ چودہواں باب

اُس فقرہ میں اس طرح لکھا ہے
اِس طرح مسیح نے کہا ہے

وہ فارقلیط بھیجدے گا
تم ساتھ رہ تا ابد رہے گا

ہوتے ہوئے ساتھ ہیں تمہارے
باتیں یہ کہا ہوں جانو تم سے

اُس کو روح القدس سمجھیں
سکھلاویگا تم کو ساری چیزیں

اور سولہویں باب میں لکھا ہے
اِسطرح مسیح نے کہا ہے

کہ میں نہیں جاؤں گر یہاں سے
تو فارقلیط یاں نہ آوے

تشریف وہ جب جہاں میں لائے
تو جانو جہان کو وہ گنہ سے

الزام گنہ سے دیویگا جو
سو اُس کا یہی سبب ہے سمجھو

ملزم جو کرے گا راستی سے
اُس کا یہ سبب ہے جان لیجے

جاتا ہوں جہاں سے میں اے مردم
دیکھو گے نہ پھر مجھے یہاں تم

کہ حکم کیا گیا ہے لوگو
سردار یہ اِس جہاں کے سمجھو

لیک اسکو نہ تم اُٹھا سکو گے
پر جبکہ وہ روحِ صدق آوے

کچھ اپنی طرف سے وہ نہ بولے
جو حق سے سُنے وہی سُناوے

اب دیکھو مسیحِ ذوالکرامات
کیسے دئے آپ کے بشارات

اب پوچھتے ہیں ہم از نصاریٰ
کہ تم ہی کہو ز بعدِ عیسیٰ

اور عزت و شان مسیح کی بھی
ہے کس نے کیا بیان ایسی

تم دیکھو یہود دہو کے منکر
جب سیدِ مرسلینؐ آئے
ثابت بھی کئے نبوت انکی
اور حق میں انہوں کے جو نصارا
اور دور انہوں سے کر یہ تہمت
جو ہر دو گروہ میں منصفاں تھے
پر جنکو رہے تعصب اے یار
تحریف جو کرتے ہیں نصارا
احمد جو ہوا عراق والا
عربی میں ہوے ہیں ترجمہ جو
سو اس میں نبیؐ کا نام والا
جو ہو گئے اشعیا پیمبر
عربی میں جو ترجمہ ہے اسکا
میں اپنا کلامِ پاک بے ریب
اور انکو وصیتیں بھی اکثر
اندھوں کے تئیں کریگا بینا
اور میں جو کرم سے انکو دونگا
اور آوے گا از زمین بہتر
اور دیکھینگے وہ جہاں بلندی
مغلوب و ضعیف وہ نہوگا
بلکہ جو لوگ ہوویں سچے
بے شبہ وہ نور ہے خدا کا
مضمون کتابِ اشعیا کا

تکذیب کئے تھے انکی یکسر
اور حق سے کتاب ایک لائے
مثلِ موسیٰ فضیلت انکی
مریم کے بھی حق میں آشکارا
ظاہر انکی کئے طہارت
تصدیق میں آپ ہی کئے وے
کس طرح سے وہ کرینگے اقرار
بیشی کمی اُن کی آشکارا
سنہ صد برس آ گئے یک سالہ
ہے نقل کیا وہ اُنسے سمجھو
تصریح کیساتھ صاف آیا
سو انکا ہے یک صحیفہ اطہر
چالیس یہ جو ہے باب دُسرا
ڈالونگا منھ میں اُسکے از غیب
بے شبہ کرے وہ نیک محضر
بہروں کے تئیں کریگا شنوا
وہ دُسروں سے بس یہی کہیگا
یعنے مکہ ہے وہ مقرر
توحید کریں وہاں خدا کی
مائل شہوات پر نہ حاشا
اور ہوویں تواضع کرنیوالے
روشن ہی رہے نہیں بجھیگا
اب جانئے انتہا کو پہنچا

اور کہتے ہیں یہ بھی سب نصارا
رد کر کے یہود کا بہ تحقیق
الزام دئے یہودیوں کو
جو بولتے ہیں نعوذ باللہ
عقلی نقلی دلیل و برہاں
ایمان وہ صدق دلسے لاکے
حق دور کرے تعصب اُنسے
آگے پیچھے کتب چھپے جو
تالیف کیا ہے جوا ے کامل
منقول میں اُنسے جو عبارات
بعد اُنکے جو ترجمہ کئے ہیں
ہے چہل و دوم جو باب اُسکا
اُس باب میں اس طرح ہی لکھا
وہ عدل میرا اسنو مقرر
باتیں نہ پکار کر کرے گا
اور مُردہ دلاں بھی ہوینگے جو
احمد ہووے گا نام اس کا
اور ہوینگے خوش بیاباں اُس سے
ہر ٹیلے پہ چڑھ وہ نیک کردار
اور بستی جھڑی سے وہ مُعلا
وہ اُنکے تئیں قوی کرے گا
شاہی کی نشانِ پاک اُسکی
قیتیس تھا ایک ارمنی جو

دار اُنکو چڑھائے آشکارا
عیسیٰ کی کئے ہیں آپ تصدیق
اور کر دئے لاجواب اُنہوں کو
اُنکا بھی کئے ہیں رد اے آگاہ
ثابت بھی وہ اُنسے کر دئے ہاں
قرآں کے ہوے ہیں تابعوں سے
توفیق بھی نیک اُنکو دیوے
تغیر اب ان کی دیکھ لیجو
ہے انہیں کے کتب سے ناقل
ہیں اُنہیں محمدی بشارات
نام اُس سے نکال ہی دئے ہیں
نام اُسمیں یقین ہے صاف آیا
بندہ مرا مجھکو خوش کریگا
اظہار کرے سب اُمتوں پہ
اور جانیو تم وہ نا ہنسے گا
وہ زندہ کرے گا اُنکو سمجھو
وہ حق کی ثنا نئی کرے گا
خوش ہوینگے لوگ بھی وہاں کے
تعظیم کرینگے اُسکی اظہار
نیکوں کو ذلیل نا کرے گا
تائید و مدد بھی اُنکو دیگا
شانے اوپر ہی اُسکے ہوگی
نام اُسکا تھا اوسکان سمجھو

لاطن سو وہ آرمنی زبانمیں
اس سن میں ہی ترجمہ کیا وہ
چھاپہ خانہ میں انتونی کے
اور اُسکی نشان سلطنت کی
اور ارمنی لوگ پاس مشہور
سن اکہزار ہشت صد اوپر ۱۸۱۸
سو دیکھئے اُسمیں تم نصاری
یعقوب جو ہوگا بندہ میرا
جی اسکو کیا پسند میرا
ہرگز نہ کبھی پکاریگا وہ
ہیں ایسے ہی اور صفات دوسرے
اوصاف وہ پھیرتے ہیں یکسر
سن جبکہ ہزار ہشت صد پر ۱۸۲۲
بدلانے کے باوجود آنیک
کہیں نے قبول اُسے کیا ہے
اسواسطے ساری اُمتوں کے
آواز سنے نہ جاوے اسکا
ناخوش نہیں ہوویگا کبھی وہ
اور شرعِ شریف کی ہی اُسکی
بے شبہ وہ کردگار کی ذات
قیوم زمیں کا بھی ہے سب
اور جو کہ ہیں اُسپہ رہنے والے
اور ہاتھ کو تیرے میں نے پکڑا

بھی ترجمہ جو کیا سمجھ لیں
بعد اسکے کتاب جو چھپی وہ
مطبوع ہوئی ہے دیکھ لیجے
بر پشتِ مبارک اُسکے ہوگی
موجود ہے وہ کتاب مذکور
تھا جبکہ اٹھارواں مقرر
تحریف کئے ہیں آشکارا
میں اسکی یقیں مدد کرونگا
اور روح مری میں اُسکو دونگا
ہوگا نہ خفا کبھی وہ سمجھو
پیغمبرِ آخر زماں کے
یعقوب کی جانب آبرادر
بائیسواں عیسوی تھا اشہر
ثابت ہے وہ ذکرِ احمدی دیکھ
وہ میرا پسند کیا گیا ہے
تم جانئے حکم وہ نکالے
اور ٹوٹی چھڑی نہ توڑ دیگا
دیکھے کوئی ترش رو نہ اُسکو
کرتے ہیں جزیرے انتظاری
ہے خالق و باسطِ سموات
ثناخوں کا بھی اُسکے ہے وہی رب
ان سب کو وہی ہے روح بخشے
اور میں نے تجھے نگاہ رکھا

جب اکہزار و ششصد اوپر ۱۶۶۶
سن اکہزار سات سو اوپر ۱۷۳۳
ہے اسمیں کر و خدا کی تسبیح
احمد ہے نام اس کا فاخر
لیکن وہ کتاب دوسرے بار
اس عیسوی سن میں جانیو تم
یعنے جو کئے ہیں اسمیں تبدیل
اور جانیو تم یقیں سرائیل
تا واسطے اُمتوں کے یکسر
باہر آوے نہ صوت اسکا
نصرانیاں اسکو اے مکمل
کچھ خوفِ خدا یہ اہلِ باطل
پھر چھاپے جو اُسکو تیسرے بار
یعنے لکھا ہے اسمیں ایسا
مسرور ہوا دل اُس سے میرا
آواز بلند نا کرے وہ
بتی نہ ہوئیں کی وہ بجھاوے
تا آنکہ کرے وہ حکم اشہر
ایسا ہی کہا ہے حق تعالیٰ
اور ساری زمیں کو وہ داو
اور ہونگے جو اس زمیں کے سکان
اور جانیو میں خدا ہوں سب کا
اور میں نے جماعتوں کی خاطر

چھ سٹھ سنِ عیسوی تھا اشہر
تیتس تھا عیسوی مقرر
تسبیح نئی یہ ہے بہ تصریح
مضمون ہوا یہ اُسکا آخر
چھاپے جو گئی ہے انکو کابر
چھاپے جو گئی ہے بارِ دوم
اسطرح لکھے ہیں اُسمیں مقبل
ہوگا مرا برگزیدہ بے قیل
احکام نکالے وہ ہمیشہ
اور ٹوٹی چھڑی نہ توڑ دیگا
یعقوب کا نام لکھکے اول
رکھتے نہیں آہ اپنے در دل
بدلائے ہیں پھر بھی اسمیں اے یار
کہ جانیو ہے وہ بندہ میرا
اور اسکو دیا میں روح اپنا
اور پاس کسی کا نا دہر وہ
انصاف سے حکم وہ نکالے
سب روئے زمیں پر مقرر
معبود جو ہے وہ سب جہاں کا
اور اُسکے نبات کو بھی یکسر
انکو وہی دینے والا ہے جان
انصاف سے میں تجھے بلایا
گردانا ہوں عہد تجھکو ظاہر

زُمروں کی بھی واسطے اے مرور
بے شبہ وہ قیدیاں ہیں ایسے
اپنی نہ بزرگی غیر کو دوں
آئندہ بھی ہوویں گی جو چیزیں
تعریف بھی اسکی سب کرینگے
اور اے وہ بحار کے جزیرو
اُتریگا گھروں میں وہ نکوکار
اور چڑھ کے پہاڑ پر سمجھ لیں
اور حمد و ثنا سے اسکے ظاہر
اور لاویگا اضطراب اندر
غالب ہوگا وہ ذوالمفاخر
نام اسمیں تھا صاف احمد اے جان
اس جملۂ پاک کو نکالے
ثابت ہے ابھی انھیں سے اے نیک
بے شبہ کوئی رسول دوسرا
اور مکّے کی سرحدِ معلاّ
اور جنگ و قتال میں اے دانا
حضرت کا تو ہے جہاں میں مشہور
سو لوگ وہاں کے منتظر تر
فرزند تھے اسمٰعیلؑ کے ایک
اور مکّہ کے جو ہیں پہاڑاں
مکّہ کی زمینِ باصفا بھی
اور صاحبِ جنگ سا سمجھ لے

گردانا ہو نمیں تجھے یقیں نور
ظلمت کے درمیاں ہیں بیٹھے
اپنی نہ ثنا بتوں کو دیؤں
دوں ہونے کے آگے انکی خبریں
تم جانیو آخسِ زمیں سے
اور اسکے تمام رہنے والو
ہے نام یقین جس کا قیذار
آوازِ بلند سے پکاریں
دیوینگے خبر وہ درجزائر
غیرت کو وہ انبیا کا افسر
مضموں وہ یہاں ہوا ہے آخر
پھر دوسرے ترجمہ کے درمیان
اور کم و زیاد کر ہی ڈالے
یہ معجزۂ محمدؐ ہی دیکھ
ناحکم زمین پر نکالا
جو ہے یہ زمین کا ایک کونا
کفار اُس سے شکست پانا
یہ بات نہیں کسی سے مستور
تھے آپکی شرع کے مقرر
قیذار تھا انکا نام اے نیک
تسبیح نئی خدا کی اے جاں
تو دیکھ کہ ہے نشیب میں ہی
دنیا میں بعد اشعیاؑ کے

تا اندھوں کے آنکھ کو تو کھولے
میں رب ہوں یہی ہے نام میرا
جو کچھ کہ ہو ہونہار وہ سب
تسبیح کرو خدا کی لوگو،
اے بحر سوار ہونے والو
وہ ہوویگا نامور بیاباں
اور اے وہ گڑو نگے رہنے والو
مولا کی بزرگی وہ کریں گے
اور صاحبِ جنگ سا وہاں سے
اور جانیو اپنے دشمنوں پر
ہے یہ جو صحیفہ اشعیاؑ کا
بدلائے وہ نام کو نصاریٰ
وہ گرچہ کئے کم و زیادت
کہ واسطے اُمّتوں کے یکسر
ظاہر ہے وہ خاتم الرّسالت
نکلے ہیں وہاں سے وہ پیمبرؐ
غیرت ہی بھی حملہ اُنپہ کرنا
اور ملکِ عرب ہے اک جزیرہ
اور عہد تمام طائفوں کا
اولاد سے اُنکے ہی محمدؐ
حضرتؐ ہی کی امّت اے برادر
چڑھ اسکے پہاڑوں پر ہیں لوگ ہاں
حضرتؐ کے سوائے اے برادر

اور قیدی کو قید سے نکالے
میں پالنے والا ہوں جہاں کا
بے شبہ تمام ہو چکا اب
تسبیح نئی وہ رب کی سمجھو
اور اسکے تئیں پھرانے والو
اور شہر بھی اسکے ہونگے شاں
تسبیح مبارک اسکی کیجو
یعنے تکبیر وہ کہیں گے
یک مردِ جلیل قدر نکلے
آواز کریگا وہ مقرّر
وہ ترجمہ اُس کا تھا جو پہلا
پھر ترجمہ جب کئے ہیں دوسرا
باایں وہ رسولؐ کی بشارت
حضرتؐ کے سوائے اے برادر
عالم میں یقیں کئے ریاست
پائے رتبہ بلند و برتر،
کثرت کی نہ پروا انکی دہرنا
یک پاک جزیرۂ شہیرہ
گردانا تھا آپ ہی کو مولا
ہیں خاتمِ انبیا محمدؐ
کرتی ہے تو دیکھ اُنکے اوپر
اللہ کو ہیں پکارتے جاں
نکلا ہی نہیں کوئی پیمبر

شعیا کی بشارت

در شان مسیح یہ بشارات — پاتے نہیں زینہار اثبات
اور وہ نہ کئے ریاست آیار — اور جنگ و جہاد بھی ز کفار
قیذار کی نسل سے کبھی اے جان — پیدا نہ ہوے مسیح ذیشان
اور آنے سے اُنکے بر پہاڑاں — تسبیح نبی ہوئی نہ پہچاں
اولاد جو اسرائیل کے ہیں — آیا ہوں انہیں کے واسطے میں
کہ اپنے حواریوں کو عیسیٰ — اِس طرح سے حکم کر کے بھیجا
ہیں سامری لوگ کے جو مصاً — داخل انہیں نہ ہوؤ زنہار
تم جاؤ اُنہیں طرف مقرر — اور آیا پندرہویں باب اندر
سو اُنکے سوائے دوسروں پر — بھیجا نہ گیا ہوں میں مقرر
یحییٰ جو تھے در زمان عیسیٰ — لوگوں کو خبر دئے ہیں ایسا
عیسیٰ نہ مراد اس سے ہووے — کہ دونو بھی ایک عصر میں تھے
حضرت کے سوائے بعد یحییٰ — دوسرا نہ کوئی رسول آیا
شعیا کا جو ہے صحیفہ نیک — حضرتؐ کا یہ ذکر ہے ہمیں دیکھ
کراب تو نظر یہاں سے اُٹھ کے — جو دیکھے تو لوگ کو خبر دے
اُس وقت میں دو سوار دیکھا — ایک خر کا تھا دوسرا اشتر کا
شیخ ابن قتیبہ اے برادر — علامہ جو ایک ہوا ہے اشہر
کہتا ہے وہ سوار خر کا — بیشک ہیں سمجھ جناب عیسیٰ
پس اونٹ کا وہ سوار امجد — ہے سرور انبیا محمدؐ
جاری وقت خلیل سے بھی — بابل میں بڑی تھی بت پرستی
عیسیٰ کے نہ ہاتھ سے اے ماہر — سب لوگ پہ ہے یہ بات ظاہر
شہروں کو بھی جنگلوں کے رکھا یاد — کر دینگے عمارتوں سے آباد
تسبیح کو اُس کے وہ مقرر — پھیلائینگے بحر و بر میں اشہر
جیسا کیچڑ کھند لنے والے — مارے کیچڑ میں پاؤں اپنے

کہ واسطے ساری اُمتوں کے — عیسیٰ انہیں حکم کچھ نکالے
غیرت سے بھی وہ دلیر ہو کر — حملہ نہ کئے ہیں دشمنوں پر
نکلے نہیں مثل مرد جنگی — غالب نہ ہوے بہ دشمناں بھی
انجیل میں بلکہ یہ لکھا ہے — کہ صاف مسیح نے کہا ہے
مشہور جو ہے متی کی انجیل — ہے باب دہم میں اُسکے بیقیل
کہ جو ہیں عوام لوگ سمجھو — تم اُنکی طرف کبھی نہ جاؤ
ہاں گھر سے ہی اسرائیل کے جو — گم ہوگئیں بکریاں اے لوگو
کہ گھر سے جو اسرائیل کے ہاں — گم ہوگئے ہونگے گوسپنداں
اور جو ہے متی کا باب لِسترا — سو اُسکے ہی درمیان لکھا
کہ بعد میرے سنو مقرر — آویگا خدا کا ایک پیمبر
یحییٰ تو کہے کہ بعد میرے — جانو وہ رسول حق کا آوے
پس اُس سے مراد مصطفےٰ ہیں — بیشک وہی ختم انبیا ہیں
اُمت کو خبر دئے ہیں شعیا — کہ مجھکو کیا یہ حکم مولے
بس جانیو جلد تر اٹھا میں — اور جلد وہیں نظر کیا میں
وہ ایک کہا ہے دوسرے سے — بابل کے بتاں گرے ہیں سارے
جو جو کہ کتب ہیں آسمانی — خوب اُنکو وہ جانتا تھا گیانی
ہیں متفق اسپہ آشکارا — اہل اسلام اور نصارا
بابل جو تھا ایک شہر اے جاں — رہتے تھے مدام اُسمیں شاہاں
حضرتؐ کی ہی ہاتھ سے مقرر — ٹوٹے ہیں بتاں وہاں کے یکسر
شعیا کے صحیفے میں ہے اے یار — یہ بھی ہے لکھا کہ اہل قیذار
تسبیح خدا سدا کریں گے — بالائے جبل ندا کریں گے
بے شبہ وہ جلد آدیں آویں — پاؤں کو زمیں پہ اپنے ماریں
اِن باتوں کی اب مراد اے یار — لکھتا ہوں تو اُس سے ہو خبردار

فرزند جو اسمٰعیل کے تھے — قیدار ہے نام اُن کا سنئے
اولاد اُنہیں کی سب عرب ہیں — قائل اسکے ہی لوگ سب ہیں

اور مکہ کا جو کہ تھا بیاباں — آباد ہوا اُنہیں سے پہچان
اور ملکِ عرب تمام اے یار — اور اُسکے سوا بہت سے امصار

آباد ہوئے اُنہیں سے ہے جان — وہ فتح کئے بہت سے ملکاں
اور اُمتِ احمدی ہی اے نیک — تسبیح کرتی ہے ہر جگہ دیکھ

جلد آنا کبھی مارنا قدم کا — ہے حج میں اُنہوں کے آشکارا
جب ہوتے ہیں تلبیہ سے دمساز — کرتے ہیں بلند اپنی آواز

مکہ کے وہ چڑھ پہاڑوں اوپر — تکبیر ہیں بولتے مقرر
مروہ صفا کوہ دو جو ہوئے — ہیں دوڑتے درمیاں وہ اُنکے

آہستہ کہیں چلیں اے بھائی — اور دوڑتے ہیں کہیں وہ جلدی
ماریں بھی کہیں قدم کو اپنے — اور رمل و طواف بھی ہیں کرتے

اور جانو خبر دئے ہیں شعیا — اِس طرح کہا ہے حق تعالیٰ
صیہون کے درمیاں گھر اپنا — تم جانیو میں بنا کروں گا

جو اُس کا ہو گوشہ مُمجّد — سو اُسمیں لگا ہو حجرِ اسود
بوسہ اُسکو دیا کریں گے — اِکرام اُس کا کیا کرینگے

صیہون یقیں اے نیک انجام — جان مکۂ معظمہ کا ہے نام
مکہ کے تئیں خطاب کر کے — مولا نے کہا ہی اس طرح سے

کھائی ہے بڑی قسم یہ میں نے — پس ذاتِ مقدسہ پہ اپنے
جیسا کہ زمانِ نوحؑ اندر — سوگند کھایا تھا کہ مقرر

کہ روئے زمیں پہ لوگ جو ہیں — طوفاں میں اُنہیں ڈبا ہی دوں نہیں
اور تیرے لئے قسم یہ کھایا — تجھ سے ناراض میں نہ ہوگا

ناخوش نہ ترے سے ہووں نہار — اور تجھکو نہ چھوڑ ڈالوں یہاں
سب کوہ جگہ سے اپنے جاویں — قلعے بھی تمام پست ہوویں

نعمت ہی میری جو بسکہ فاضل — تیرے سے کبھی نہ ہووے زائل
آگاہ اِس امر سے بھی ہو تو — کہ میں جو بنا کروں گا تجھکو

بے شبہ ز جصّ و سنگِ فاخر — اور تجھکو سنواروں ز جواہر
موتی سے ترا ہو سقفِ امجد — دروازے بھی تیرے زبرجد

اور ظلم و جفا سے تو بچیگا — اور ضعف سے خوف کر نہ اصلا
ہتھیار بنی ہوئی کسی کی — تجھ پر کبھی کارگر نہ ہوگی

روشن ہو کہ نورِ پاک تیرا — بے شبہ قریب تر ہے پہنچا
تیرے تئیں اب ہو یہ بشارت — کہ ہووے جو خاتم الرسالت

نور اُس کے ظہور کا مُعلّا — رخشاں ہوتے میں اور مُجلّا
ایسے ہی محمدی بشارات — پائے ہیں کتب سے اثبات

وہ اگلے کتب سے اور صحف سے — یہ نقل کئے گئے ہیں تھوڑے
اب لکھتا ہوں وہ بیان دُسرا — علمائے یہود اور نصارا

وہ دیکھ بشارتیں معظم — اور آپ کے معجزاتِ اکرم
ہیں صدقِ دلی سے لائے ایماں — حضرت پہ فدا کئے دل و جاں

عبد اللہ بن سلام اے یار — اور دوسرا جو ہے کعب احبار
علمائے یہود میں اے عاقل — تھے جو کہ شہیر اور فاضل

دونوں بھی جو دل سے لائے ایماں — رغبت سے جو ہو گئے مسلماں
اور دیگر یہودیاں بھی سمجھو — قائل حضرت کے ہو گئے جو

تفصیل سے حال دیکھ اُنکا — اِس نسخہ کے ابتدا میں آیا
اور اُنکے سوائے کچھ یہ جمال — اب لکھتا ہوں دوسروں کا احوال

یہود و نصاریٰ کے علماء حضرت کی رسالت کا اقرار اور آپ کے بشارات اظہار کرنے کا بیان

مروی ہی ز ابنِ سعد ذیشاں
کہ زید جو وہ بن العمرو تھا
حق بات کا تھا سدا وہ گویا
اِسواسطے ہی قریش یکسر
جب کوہِ حرا طرف چلا تھا
میرے تئیں اپنے قوم کے ساتھ
ہوں منتظر یک نبی کا اب ہاں
احمدؐ ہے اسکا نامِ والا
لایا ہوں ولے میں اُسپہ ایمان
پس جب وہ نبیؐ سے تو ملیگا
کہ اسکا نہ قد بہت ہوا اونچا
اور آنکھوں میں اُسکے ہووے سرخی
احمدؐ ہے نامِ پاک اس کا
مکّہ سے نکل کے وہ یگانہ
اور جاہلیت کے بیچ پہچان
حضرتؐ ذی اسی لئے یہ سلام
ہیں اُسکے سوا اور بھی نام
وہ جو اگلے گئے بزرگاں
اور گذرے ہیں جبکہ وہ بزرگاں
کہتا ہی غرض جناب عامر
مدت چھوڑ تو اُس نبیؐ کو ہے
علمائے یہود اور نصاریٰ
نکلا ہے تلاش میں تو جنکے

اور شیخ ابونعیم سے جاں
وہ ابنِ نفیل ذوالوقر تھا
دن رات تھا دینِ حق کا جویا
دشمن اُسکے ہوئے تھے اُس شہر
تب رہ میں مرے سو ملکے بولا
دہویا خوشی سو اُنکے میں ہاتھ
اولاد سے اسمٰعیلؑ کے جاں
جب بھیجیگا اُسکو حق تعالیٰ
تصدیق کیا ہوں از دل و جاں
پہنچا اُسکو سلام میرا
کوتاہ بہت بھی نا رہیگا
سرخی وہ کبھی جدا نہ ہوگی
مکّہ میں بھی ہوویگا وہ پیدا
یثرب کی طرف ہو تب روانہ
تھا نامِ مدینہ یثرب اے جاں
فرمایا ہے منع وہ برا نام
لکھے ہیں کتب میں اے اعلام
اشعار میں نیز اے سخنداں
رکھ اُن سے یہ ظنِ خیر ہر آں
پھر مجھکو کہا ہے زید فاخر
ہو اُسکا مطیع جان و دل سے
اور جو تجھے مجوس کی بھی فضلا
وہ دین یقیں ہے تیرے پیچھے

کہ ہمکو خبر دیا ہے عامر
تھا جاہلیت کا جو زمانہ
اور چھوڑ دیا تھا بت پرستی
بس زید بن العمرو اے بھائی
کہتا ہوں تجھے میں سن اے عامر
اور ہو گی جو ملتِ براہیمؑ
وہ نسل سے عبدِ مطلبؓ کے
شاید وہ زمانہ پاؤنگا میں
جب عمر تری دراز ہووے
اور اسکے جو ہیں صفات فاخر
اور موئے شریف اُس کے سر کے
دو شانوں کے درمیاں اے ماہر
قوم اُس سے کریگی بس عداوت
یثرب میں ترقی اُسکو ہووے
یثرب بحقیقت اے برادر
اور طیبہ و طیّبہ مکرم
وہ جذبِ قلوب ہیں ہیں مذکور
یثرب ہی لکھے ہیں نام اُسکا
کہ منع کی وہ حدیثِ نبویؐ
لوگونکی کہیں تو بات سنکے
میں دینِ خلیلؑ کا ہوں جویا
پوچھا میں اُنھوں سے کر ملاقات
اوصاف بھی اُس نبیؐ کی فاخر

جو ابنِ ربیعہ ہے وہ فاخر
اسوقت کے لوگ میں تھا دانا
چہتا تھا بلندی چھوڑ پستی
مکّہ سے نکل کے اس لئے ہی
کہ آئی مخالفت ہے ظاہر
میں اُسکو لیا بہ عزّ و تکریم
ظاہر دنیا میں جلد آوے
دولت یہ نہ ہاتھ لاؤنگا میں
اُس عصر سے سرفراز ہووے
کرتا ہوں بیاں سن اے عامر
نا ہووے بہت نہ ہوویں چھوٹ
ہو پھر نبوّت اُسکے ظاہر
مکّہ سے کریگا تب وہ ہجرت
دین اُسکا جہاں میں وانسے پھیلے
یک بت کا تھا نامِ زشت ٹھہر
نام اُسکا رکھے شہِ ذوعلم
ہیں دوسرے بھی کتب میں مذکور
پر اس کی سند نہ کر تو اصلا
شاید کہ نہیں ہیں اُنکو پہنچی
ہشیار کہیں دغا نہ کھاوے
مُلکوں میں بہت پھرا بھی ڈھونڈا
کہنے لگے سب کے سب یہی بات
میں تجھ سے کہا ہوں جو اے عامر

زمانِ جاہلیت میں مدینہ کا نام یثرب تھا

اوصاف وہی بیاں کئے وہ   اسطرح مجھے نشان دئے وہ
اور اسکے سوا سمجھ اے دانا   باقی نہیں کوئی نبیؐ کا آنا
مبعوث ہوئے ہیں مصطفےٰ جب   میں جاکے جناب پاک میں تب
حضرت ہوئے سنکے شاد و خرم   اور اسکے اوپر کئے ترحم
کہ کھینچا کھینچا اپنا داماں   گلزار جناں میں تھا خراماں
توحید کی دہ لیا تھا ایجاب   اور لایا تھا مصطفےٰؐ پہ ایماں
ورقہ کے تئیں بھی یونہی حضرت   دیکھے ہیں بہ سیر باغ جنت
زیدؓ ابن عمرو کا جو پسر تھا   کہ ہوگا سعیدؓ نام اس کا
موصل کے تئیں وہ جب گیا ہے   راہب اسی یک وہاں ملا ہے
پوچھا اسے چاہتا تجھے کیا   بولا طالب ہوں دین حق کا
نزدیک ہے چاہتا ہے جو تو   پاویگا وہی زمیں میں اسکو
کہ بولا مغیرہ ابن شعبہ   کہ مصر میں جاکے جب میں پہنچا
میں اس سے ملا تو اس نے پوچھا   تم پہنچے یہانتک آکے کیسا
میں بولا کہ ہاں تھی بات کا ڈر   ہمکو بھی یقیں تھا جبکہ اکثر
بولا کہ محمدؐ اب آئے لوگو   دعوت کرتے ہیں دین کی جو
دعوت کو نہ انکی ہم نے مانا   کیا اس کا سبب ہے اسنے پوچھا
آبا کا ہمارے دیں نہیں وہ   حاکم کا بھی دین یقیں نہیں وہ
پوچھا وہ تمہاری قوم سے ہاں   کوئی لائے بھلا ہیں اسپہ ایماں
عمدہ جو کہ لوگ ہیں عرب کے   وہ جنگ و جدل کئے ہیں اس سے
وہ بولا کہ دعوت انکی کیا ہے   میں بولا کہ وہ یہ بولتا ہے
کہ ایک ہے جانو حق تعالیٰ   اور کوئی نہیں شریک اس کا
گمراہ تمہارے باپ دادا   کرتے تھے بتوں کی جو کہ پوجا
قائم کرو تم نماز لوگو   اور مال کا تم زکوٰۃ دیجو

کہ عصر اخیر کا ہے پیمبر   بیشک ہے وہی نبی مقرر
راوی نے کہا یہ جب سنا میں   دلمیں اپنے یقیں کیا میں
زید ابن عمرو کا حال سارا   اور عرض کیا پیام اسکا
فرمائے کہ در بہشت والا   میں زید کو اس طرح ہے دیکھا
کہ جاہلیت میں وہ سراسر   ظلمت سے وہ شرک کی نکلکر
اس واسطے اسکو حق تعالےٰ   حضرت کو بہشت میں دکھایا

بشارت

دیتا ہے خبر کہ باپ میرا   جب دیں کے ہی طلب میں نکلا
پوچھا اسے تو کہاں سے آیا   یوں بولا ز مکہ معلا
راہب نے کہا یہاں سے پھر جا   جا اب تو وہاں جہاں سے آیا
اے بھائی یہ واقدی سے مروی   اور شیخ ابو نعیمؒ سے بھی
حاکم تھا وہاں کا اک نصاریٰ   نام اسکا مقوقس آشکارا
کہ بیچ تمہارے اور ہمارے   حائل ہیں وہ لوگ مصطفےٰؐ کے
ہم ساحل بحر پر سے ہو کے   ہیں جلد یہانتک آکے پہنچے
کیا تم بھی قبولے یا نہ بولو   تب میں نے دیا جواب اسکو
بولا لائے ہیں اک نیا دین   کرتے ہیں اسیکی سب کو تلقین
آبا کا جو دین ہے ہمارے   مضبوط ہیں ہم اسی پہ سارے
میں بولا کہ اسپہ لائے ایمان   کم عمر جو لوگ ہیں اسلطان
پوچھا غلبہ ہوا ہے کس کو   بولا کبھی انکو گاہے ان کو
کہ ایک ہے جانو رب عزت   اور لاؤ بجا اسیکی طاعت
پس لاؤ بجا اسی کی طاعت   اور اسکی روا رکھو نہ شرکت
وہ کفر ہے اسکو چھوڑ دیجو   وہ شرک کا تار توڑ دیجو
وہ پوچھا کہ اسکو وقت مقدار   ٹھہرایا ہے کیا کہا میں ۵ بار

کہ پانچ نماز جو ہیں دن رات — رکعات مقرری ہیں اوقات
کرتا ہے ادا زکوٰۃ اُس کا — کرتا ہے وہ سبکو حکم ایسا
بولا لے زکوٰۃ مال اُن کا — کرتا تقسیم ہے بہ فقرا
اور منع زنا شراب آیار — اور کرتا ہے منع سُود بسیار
کھاتا وہ نہیں ہے گوشت اُس کا — اور کھانے سے اُسکے منع کرتا
بے شبہ محمد اے برادر — اللہ کا ہے یقین پیمبر
گر قبط میں یا کہ روم اندر — ہوتا مبعوث وہ پیمبر
ایسا ہی خبر دئے ہیں عیسیٰ — آگاہ ہمیں کئے ہیں عیسیٰ
دینوری اور ابن عساکر — یہ دونو بھی راویاں ہیں فاخر
کہ جاہلیت کے جب تھے ایام — کی میں نے سفر بجانب شام
پھر کام ہوا ایک پیش آیا — اُس شہر میں تب گیا میں تنہا
کھینچا مجھے میں چھڑانے لاگا — غالب آیا مجھے نہ چھوڑا
بولا ہے مجھے اُٹھا یہ مٹی — یوں بول کے ہو گیا وہ بھائی
دوپہر کو اس نے آکے دیکھا — غصہ سے ہے میرے سر پہ مارا
وہ مر گیا سر ہے اس کا پھوٹا — اور میں بھی وہاں سے بھاگ نکلا
اور آیا ہے جبکہ روز دُسرا — ایک دیر کے پاس آکے پہنچا
راہب تھا ایک انہیں آکے پوچھا — تو کون ہے کیوں یہاں ہے بیٹھا
اور دور پڑا ہوں قافلہ سے — بیٹھا ہوں یہاں اسی سبب سے
پھر غور سے دیکھنے لگا وہ — میرے تئیں اس طرح کہا وہ
میرے سے زیادہ کوئی دُسرا — واقف نہیں اُن کتب سے ہوگا
اور کرنے سواب نظر میں تجھپر — ظاہر ہوتا ہے یوں مقرر
غالب اس ملک پہ جو ہوگا — اور ہمکو سبھی نکال دیگا
پوچھا اُسنے ہے کیا ترا نام — میں بولا کہ ہے عمر مرا نام

اور مال ہو جبکہ بیس مثقال — اور پانچ شتر تو بعد یک سال
وہ پوچھا ہے تب زکوٰۃ لیکر — کیا کرتا ہے بول اے برادر
اور کہتا ہے صلۂ رحم کیجو — اور وعدہ وفا کرو اے لوگو
اور غیر خدا کے نام اُوپر — ہو ذبح جو جانور مقرر
یہ جبکہ سُنا مقوقس آ جان — بس کہنے لگا ہے ہوکے حیران
اور ساری جہا طرف بھی مطلق — مبعوث ہے وہ رسول برحق
تو لوگ تمام جان و دل سے — بے شبہ مطیع اُسکے ہوتے

بشارت

لائے ہیں روایت یوں عمر سے — کہ اس نے خبر دی ہے سنئے
میں کام سے اپنے پا فراغت — مکہ کی طرف کیا ہوں رجعت
بازار میں ایک دن کھڑا تھا — ناگہ بطریق ایک آیا
یک گرجے بیچ مجھکو لا وہ — ایک ٹوکری پھاوڑا دیا وہ
تجویز میں یوں ہی تھا میں بیٹھا — مٹی ہرگز نہیں اُٹھایا
تب میں نے وہ پھاوڑا اُٹھا کر — ایسا مارا ہوں اُسکے سر پہ
جب رہ سے نہیں تھا آشنا میں — یکروز بھی ایک شب چلا میں
چلنے سے میں جبکہ تھک گیا تھا — اُس دیر کے پاس جاکے بیٹھا
تب میں نے کہا کہ ہوں مسافر — اور راہ سے میں نہیں ہوں ماہر
تب آب و طعام اُس نے لایا — اور مجھے میرے تئیں کھلایا
یہ جو کہ کتب منزلہ ہیں — واقف وہ کتب سے خوب ہوئیں
سب اہل کتاب غیر انکار — اس بات کو جانتے ہیں اے یار
کہ شکل تری یہ اے خردمند — اس شخص کی شکل کے ہو مانند
یہ باتیں میں سُنکے اس سے بولا — یہ کیا ہے خیال و وہم تیرا
یہ سُنکے کہا قسم وہ کھا کر — واللہ وہی تو ہے مقرر

چھپتا ہوں یہیں میں اب ترے سے — اک خطِ امان مجھکو لکھدے
وہ شخص اگر نہ ہو ویگا تو — نقصان نہیں کچھ اُس سے تجھکو
کہتے ہیں کہ حضرتِ عمرؓ نے — ایامِ خلافت اندر اپنے
وہ رہتا تھا دیر قدس میں جو — اُس راہ میں تھی وہ دیر یجھو
وہ خطِ اماں تھا جو عمرؓ کا — تب اس نے عمرؓ کو لا دکھایا
اس خط کو ملاحظہ کئی جب — بولے حیران ہو یوں عمرؓ تب

بشارت

کہ اُس نے خبر یہ دی ہے آیار — بصرے کو گیا تھا میں جو ایکبار
تب نکلا وہ صومعے سے اپنے — دریافت وہیں لگا ہے کرنے
کیا پایا پیمبری ہے احمدؐ — میں پوچھا کہ کون ہے وہ امجد
عبداللہ کا جو ہے پدرِ ذیشان — بے ریب ہے عبدِ مطلب جان
ہجرت بھی کریگا وہ حرم سے — یک خرمے کے بن طرف سمجھ لے
ہیں خاتم انبیا وہی جان — تم اُسکے ہو تابعدار جولاں
مکہ کو وہاں سے جلد آیا — احوال یہاں کا جبکہ پوچھا
بوبکرؓ بنِ ابی قحافہ — تابع بھی یہاں ہوا ہے اُنکا
پس خدمتِ مصطفےٰؐ میں آیا — ایمان میں صدقِ دل سے لایا
مروی ہے زابنِ سعدؓ والا — زائل سے ہے اسنے نقل لایا
قیصر کے طرف سے وہ اسالم — عمان کے ملک کا تھا حاکم
قیصر کو کوئی یہ جا سنایا — فردہ کو وہ جلد تر بلایا
قیصر نے کہا کہ باز آ تو — معزول کرونگا ورنہ تجھکو
عیسیٰ نے ہے دیکھا بشارت — بیشک یہ نبیؐ کی ہے کرامت
پر دینِ محمدی سے اے یار — میں باز کبھی نہ آؤں زنہار
پر قتل کیا اُسے بہ سرعت — پایا ہے وہ درجۂ شہادت

آئندہ اگر وہی تو ہوگا — حاصل مقصود ہو ہمارا
پس خطِ امان لکھدیا میں — ٹھہراہی بھی اُسپہ تب کیا میں
جب قصد کیا ہے شام جانب — ہے راہ میں آ ملا وہ راہب
اُس دیر میں راہباں تھے جتنے — بیشک تھا بڑا وہ ان سبھوں سے
بولا وہ جو شرط لکھدئے تب — ازراہِ کرم ادا کرو اب
کہ ہمیں نہ دخل ہے عمرؓ کو — اور دخل نہ اسکے ہے پیسر کو
ابنِ سعد اور بیہقی جہاں — طلحہؓ سے کئی روایتے آجان
بازار میں اُسکے تھا میں ایکروز — راہب جو وہاں تھا ایک فیروز
کیا کوئی یہاں حرم سے آیا — میں بولا کہ ہاں ہو تمیں وہ پوچھا
وہ بولا کہ اسکے پدر کا نام — عبداللہ یقیں ہے نیک انجام
احمد اِسی ماہ میں مقرر — پاویگا نبوت اے برادر
دو حرّوں کے درمیان اے بھائی — اور چوڑکی وہ زمین ہوگی
طلحہؓ نے کہا یہ اُسکی تقریر — بس جان میں میرے کی ہے تاثیر
لوگوں نے کہا محمدؐ اِس جا — کرتے ہیں پیمبری کا دعویٰ
بوبکرؓ کے پاس تب گیا میں — راہب کی انہیں خبر دیا میں

بشارت

زائل ہے بنِ عمر جذامی — فردہ ہے برادر اُس کا نامی
حضرت پہ وہ دلسے لاکے ایماں — بھیجا ہے عریضہ ایک جولان
پوچھا جو اُسے وہ صاف بولا — میں دینِ محمدیؐ قبولا
فردہ نے یہ سن اُسے کہا ہے — کہ تو بھی یہ بات جانتا ہے
شاہی جانے کے خوف سے ہاں — پاتا نہیں تو شرف ز ایماں
پس قید کیا ہے اُسکو قیصر — تب بھی نہ پھرا ہے وہ مقرر

بشارت

از فاطمہ بنتِ قیس ایجان
مسلم نے کہی ہے نقل پہچان

تب وہ یہ خبر دیا ہے اے یار
کہ ہم تھے جہاز اوپر اسوار

پانی کی طلب میں ہم سب اترے
اطراف میں اسکے ڈھونڈھتے تھے

بال اسکے تھے سر کے اتنے لمبے
کہ تا بہ زمین پہنچ رہے تھے

ہم اس سے کہے ہے کیا ترا حال
کر صاف بیان ہم سے احوال

تم جاؤ فلاں مقام پر اب
معلوم وہ تمکو ہوویگا سب

پوچھا ہمیں کون ہیں وہ اس دم
ہم اسکو کہے کہ ہیں عرب ہم

تب ہم نے کہا کہ لوگ اکثر
تصدیق اسکی کئے ہیں شہر

پھر بارِ دگر وہ ہم سے پوچھا
کیا حال ہے چشمۂ زغر کا

پوچھا خرمے کا بن اے لوگو
بیسان کے درمیان ہے جو

وہ بولا کہ چند دن گئے پر
پھل وہ نہیں دیویگا مقرر

جب مجھکو نکلنے حکم ہوگا
میں سارا جہاں تب پھرونگا

احوال یہ اس سے جب سنے ہم
واپس ان جائے سے ہوے ہم

دجال وہی ہے بدقرینہ
طیبہ ہے یقیں یہی مدینہ

دیتا ہے خبر تو سن اے سالم
اس طرح جبیرؓ ابنِ مطعم

بصرہ کو میں جا کے جب کہ پہنچا
میرے سے ملے کئے نصاریٰ

میں انکو دیا جواب ایسا
ہاں مکہ کے میں حرم سے آیا

صورت کی پچھانت اسکی ایجاب
کیا تجھکو ہے میں نے تب کہا ہاں

اور بولے کہ انہیں دیکھ اے بھائی
کیا انمیں ہے صورت اس نبیؐ کی

تھی دوسری دیر جو کلاں تر
وہ لائے ہیں مجھکو اسکے اندر

دکھلانے لگے پھر مرے سے ایسا
دیکھا انہیں کہ صورت اسکی ہے کیا

بوبکرؓ کی بھی تھی شکل جانو
پکڑا تھا وہ مصطفیٰؐ کے زانو

میں بولا کہ ہاں ہوئی پچھانت
بے ریب اسی کی ہے یہ صورت

کہ آئے جب تمیمؓ داری
ایمان لایا بہ فضلِ باری

طوفان میں جہاز وہ ہمارا
جا ایک جزیرے بیچ پہونچا

عورت ناگاہ ایک ایسی
یکجائے نظر ہے ہم کو آئی

ہم پوچھے تو کون ہے کیا ترا نام
بولی جساسہ ہے میرا نام

یہ سنکے جواب ہمکو یوں دی
احوال میں اپنا نا کہوں گی

تب ہم اسی جا گئے ہیں جلدی
یک شخص یقیں وہاں تھا قیدی

پوچھا تم سے نبیؐ جو نکلا
بولو احوال کیا ہے اس کا

ہیں دل سے مطیع اسکے یکسر
بولا یہ ہے انکے حق میں بہتر

کیا انمیں ہے یا نہ بولو پانی
بولے پانی ہے انمیں باقی

پھل دیتا ہے یا نہ بولو کیا ہے
بولے پھل ابھی دے رہا ہے

پھر ہم سے کہا ہے وہ در الحال
کہ میں ہوں یقیں مسیح دجال

پر مکہ و طیبہ درمیانے
طاقت نہ رہیگی مجھکو آنے

جب بولا یہ سب تمیمؓ داری
فرمائے رسولِ ربِ باری

بشارت

مبعوث ہوئے کے بعد سالار
میں شام طرف گیا تھا اکبار

اور کہنے لگے تو بول ہم سے
آیا ہے تو کیا یہاں حرم سے

پوچھے وہاں کوئی آشکارا
دعویٰ جو کرے پیمبری کا

یک دیر میں تب مجھے وہ لائے
تصویریں بہت وہ دیر میں تھے

میں دیکھ کہا انہیں بہ سرعت
انمیں نہیں اس نبیؐ کی صورت

تصویریں جو پہلے دیر میں تھیں
سو اس سے بھی تھیں زیادہ انمیں

میں دیکھا تو انمیں غیر تا خیر
حضرتؐ کی نظر پڑی ہے تصویر

وہ پوچھا کہ کیا تو اسکو جانا
تصویر یہ کسکی ہے بچھانا

اور اس کے سوا صفاتِ والا
حضرتؐ کے نہیں کچھ اسنے بولا

تا انکی زبان سے سُنوں میں　کیا وصف بھلا وہ جانتے ہیں
میں بولا کہ دیتا ہوں گواہی　اوصاف یہ اُسکے ہیں کما ہی
میں بولا کہ ہاں میں جانتا ہوں　اُسکو بھی یقیں پہچانتا ہوں
ہے عینِ حیات یار اُس کا　بعد اُسکے خلیفہ اُس کا ہوگا
وہ کہنے لگے قسم ہے حق کی　نا مار سکیں گے اُسکو کوئی
بے شبہ کرم سے اپنے داور　غالب اُسکو کریگا سب پر
احبارِ یہود سے بہ تحقیق　عالم جو بڑا تھا ایک مخریق
بولا ہے یہود سے کہ واللہ　اِس بات سے تم ہو خوب آگاہ
پس تم یہ سعادت آج پاؤ　یہ دولتِ دین ہاتھ لاؤ
حضرتؐ کی جناب میں ہے آیا　ایماں کا شرف ہی جلد پایا
اور آگے کیا تھا یہ وصیت　جب مجھکو نصیب ہو شہادت
مختار ہے وہ کرے جو چاہے　مختار ہے دیوے جس کو چاہے
اُس مال کو تھے خرچتے دزات　صدقات میں وہ شہِ بریات

بشارت

کہ بعثتِ مصطفےٰؐ کے آگے　کی میں نے سفر طرف یمن کے
سن اُسکا تھا تین سو کے اوپر　ہشتاد برس کا اے برادر
میں اُس سے ملا وہ مجھکو پوچھا　کہ لوگ سے تم حرم کے ہیں کیا
میں بولا کہ ہاں کہا وہ آگہ　کیا تو ہے بنی تمیم سے کہہ
میں بولا کہ کیا سبب ہے اِس کا　اس طرح مرے سے تب وہ بولا
کہ ایک نبیِ حق تعالےٰ　مبعوث یقیں حرم میں ہوگا
اِن دونوں سے ایک کہل ہیگا　اور ہووے یقیں جوان سرا
اور ہوویگا دفع کرنے والا　ہر آئینہ سخت مشکلوں کا
اور اُس کا بدن رہے گا لاغر　یک خال بھی اُسکے ہو شکم پر
پس مجھ سے صفاتِ احمدی تب　بے شبہ بیاں کئے وہی سب
پھر پوچھے اُسے پہچانے تو کیا　یہ زانو کو اُسکے ہے جو پکڑا
تب کہنے لگے مرے سے وہ سب　ہم دیتے ہیں اسکی شاہدی اب
میں بولا کہ ڈر ہے مجھکو دلمیں　کہ ہمکو قریش مار ڈالیں
واللہ وہ رسول بے گماں ہے　پیغمبر آخر زماں ہے

بشارت

روایت ہے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اور تھا وہ بڑا ہی صاحبِ حال　در روزِ اُحد وہ نیک منوال
کہ نصرت و یاریٔ پیمبر　حق سے لازم ہے تم سبھوں پر
اس طرح سے بول وہ نکو کار　نکلا وہیں لیکے اپنی ہتھیار
اور جنگ کیا وہ باشجاعت　اور پایا ہے رتبۂ شہادت
جتنا کہ یہ مال و زر مرا ہے　سب نذرِ جنابِ مصطفےٰؐ ہے
پس مال و منال جو تھا اُسکا　حضرتؐ کے حضور میں ہے پہنچا
کیا نیک تھا حال و مال اسکا　راضی رہے اُس سے حق تعالیٰ
شیخ ابنِ عساکر اے سخنداں　صدّیق سے نقل یوں کیا جاں
تھا اُزد کا جو وہاں قبیلہ　عالم تھا بڑا ایک اُنسے آگہ
جتنے کہ کتب ہیں آسمانی　تھا اُنکو پڑھا ہوا وہ گیانی
میں بولا کہ ہاں وہ اور پوچھا　کہ بول تو ہے قریش سے کیا؟
میں بولا کہ ہاں کہا وہ مجھکو　تبلا تیرا شکم مجھے تو
کہ اِسکا یہی سبب ہے سن لے　پایا ہوں یہ بات میں کتب سے
دو شخص بھی اس نبی کے اے یار　ہووینگے یقیں سدا مددگار
اب جانیے جو جوان ہوگا　سہنے والا ہو سختیوں کا
اور جانیے جو کہل رہے گا　رنگ اسکا یقیں رہیگا گورا
اور اُسکے بائیں ران اوپر　یک ہووے نشان بھی مقرر

وہ ساری علامتیں برابر　پاتا ہوں ترے میں میں سراسر
یہ بات مجھے وہ جب سنایا　میں اپنے شکم کو تب دکھایا
واللہ نشان وہ یہی ہے　وہ مردِ کہا یقیں تو ہی ہے
مروی ہے خرائطی سے یہ جان　تھا اُس جو ابنِ حارث الجان
جب وقتِ ممات اُسکا آیا　وہ اپنے پسر کو تب بلایا
کہ مکہ میں ہوویگا مقرر　اولادِ لوئی سے یک پیمبر
نصرت میں اسکے ہوؤ قاصر　تائید کرو بسرّ و ظاہر

بشارت

احوال ہمارا کچھ اے ذیشاں　کیا دیکھا ہے تو کتب کے درمیاں
اس طرح کہا ہے تب وہ اسکو　کہ قلعۂ آہنی ہیں ہے تو
تکبیر کہے عمرؓ یہ سُنکر　پھر پوچھے ہیں اُسکو اے برادر
تب بولا ہے نیک با صفا وہ　خویشوں کے تئیں بڑھا ویگا وہ
پھر پوچھے جو اُس کے بعد ہوگا　کہدیجے وہ رہے گا کیسا
افسوس کئے یہ سُن وہ اے یار　تب انکو کہا ہے کعبِ احبار
اور انکی خلافت اے سخنداں　ان روز و سنین ہوویگی یقیں جاں
ہیں وہ حضرت علیؓ والا　جو ایسے ہی وقت ہوئے خلیفہ
علمائے یہود اور نصاریٰ　لائے ایمان جو آشکارا
بے شبہ و گمان جو کئے ہیں　حضرت کی خبر جو ڈھونڈے ہیں
در عہدِ خلافتِ عمرؓ جاں　اکثر ہیں انہوں سے لائے ایماں
ایمان سے بہرہ یاب ہوکے　جو جنگ کئے مخالفوں سے
سو اُسکا بیاں بشرح و تفصیل　لایا ہوں حدیقے بیچ بے قیل
کر اُسکا مطالعہ تو خوشحال　معلوم ہو خوب انکا احوال
میں صفا و سلیس وہ بیاں بھی　لایا بہ فوائدِ عزیزی

پر ہووے شکم پہ جو نشانی　میں دیکھنا چاہتا ہوں وہ بھی
جب خال سیاہ اُس نے دیکھا　تب کہنے لگا ہے وہ قسم کھا

بشارت

ٹھہرے ہے جو اوس کا قبیلہ　دادا ہے وہی وہ اوسیوں کا
مالک اُس کا تھا نام سمجھو　کی یونہی وصیت اُسنے اُس کو
سو انکی متابعت کرو تم　نصرت میں بھی اُنکے دل سے ہر دم
کہ ہیں تمہاری ہے سعادت　یہ بول کے وہ کیا ہے رحلت
اور بولا ابنِ عسا کرے یار　پوچھے ہیں عمرؓ ز کعبِ احبار
بولا کہ ہے ہاں کتب میں مسطور　پوچھے مری وصف کیا ہے مذکور
یعنے کا مومنیں دین کے ہر دم　ہوویگا بہت ہی سخت محکم
کہ بعد میرے جو ہو خلیفہ　کیسا ہوویگا وہ اے آگہ
یہ سُنکے کہا عمرؓ نے اس آں　کہ رحم کرے خدا بہ عثمانؓ
تب اُس نے کہا کہ وہ مُعلا　لوہے میں گڑا ہوا رہے گا
جلدی نہ کرے اے امیرِ اُمّت　وہ نیک ہے مردِ با شجاعت
کہ لوگوں میں جب چلیگی تلوار　بیٹھے جاویں بھی خون بسیار
بالجملہ روایتیں اے مقبول　اِس باب میں ہیں بہت سے منقول
اور بعثتِ احمدی کا اقرار　حضرت کے حضور و غائب اے یار
سو انکی روایتیں ہیں بسیار　مجمل بھی لکھوں تو ہووے طومار
رومی شامی بہت نصاریٰ　رہبان و سلاطین آشکارا
ملک انکا بفضلِ حق تعالیٰ　اسلام کے ہاتھ میں ہے آیا
مبسوط و مطول ار نشور　وہ صفا و سلیس ہی پُر نور
جنّات بھی جو دیئے بشارات　ایماں بھی جو لائے صدق کیسا
منثور ہے وہ بھی نسخہ خوب　دیکھ اُسکو اگر ہے تجھکو مطلوب

روایتِ کعبِ احبار [1]

[1] مصریوں کی دس ہزار کی فوج مدینہ کو آکے حضرت عثمانؓ کو شہید کی اور اُدھر سے شامیوں کی فوج جنگ پر اٹھی ۱۲

[2] حضرت مصنف کی ایک مطول کتاب چاروں خلیفوں کے احوال اور انکے جنگ و جہاد میں جسکا نام حدیقۃ الاحباب فی احوال الاصحاب ۱۲

[3] حضرت مصنف کے تالیف کردہ ایک رسالہ کا نام ۱۲

فضائل اسمائے محمدیؐ

اسمائے رسول رب دوراں
ثابت جو ہیں از حدیث و قرآں

مخصوص جو ہیں دو نام امجد
یعنے احمدؐ ہے اور محمدؐ

کچھ انکے فضائل و مراتب
کچھ انکے عجائب و غرائب

علوی سفلی ہیں حق تعالی
ظاہر جو کیا بشان والا

مروی ہے صحیح جو خبر سے
اور نقل ثقات معتبر سے

ایجاز سے اب دریں رسالہ
لکھتا ہوں بفضل حق تعالی

اللہ تعالی حضرتؐ کا نام ازل میں ہی محمدؐ مقرر فرمانا اور دنیا میں وہی نام رکھنے کیلئے آپکے جد امجدؐ والدہ ماجدہ کے دلمیں الہام کرنا

مولی نے زبان انبیاؑ سے
الطاف و کرم سے اور عطا سے

اکثر حضرتؐ کے نام فاخر
بے شبہ کیا کتب میں ظاہر

اگلی جو کتب ہیں آسمانی
مذکور ہیں انمیں سب آگیانی

قرآن کریم کے بھی درمیاں
اسمائے کثیر آئے ہیں جاں

کثرت اسما کی اے برادر
ہے دال فضیلت و شرف پر

کس واسطے از صفات و افعال
مشتق اسما ہیں نیک منوال

ہر فعل سے اور ہر صفت سے
ایک ایک اسم شریف نکلے

افعال و صفات کی وہ کثرت
ہے دال بہ کثرت فضیلت

اسماء حضرتؐ کے جو ہیں اکثر
انمیں یقیں اعظم اور اشہر

بے ریب ہے جانئے محمدؐ
مشہور و معظم و ممجد

اسم ذاتی حق اے آگہ
جیسا کہ ہے ایک اسم اللہ

ایسا ہی محمدؐ اسم ذاتی
ہیں دوسرے نام سب صفاتی

مولا نے ازل ہی میں بہ اکرام
حضرتؐ کا یقیں یہ رکھا نام

بر جنت و ساق عرش اعظم
مرقوم ہوا وہ نام اکرم

دنیا میں رکھا گیا جو وہ نام
تھا حق کی طرف سے ہی وہ الہام

اور آپکے جو تھے جد و مادر
ڈالا ہے انہوں کے دلمیں داور

جب عبدالمطلب اے برادر
حضرتؐ کا رکھا یہ نام انور

لوگوں نے ادائے تہنیت کر
پوچھے انہیں اے عرب کے بہتر

آبا میں تیرے تو یہ نتھا نام
پس کسلئے انکا یہ رکھا نام

بولا رکھتا ہوں میں یہ امید
کہ خلق کریں سب اسکی تحمید

اور نقل ہے عبدالمطلب نے
یوں دیکھا ہے خواب بیچ اپنے

کہ پشت سے اسکے ایک نکلی
زنجیر عجیب ہے روپیلی

ہے چرخ پہ اسکا ایک جانب
دوسرا ہے بہ مشرق اور مغرب

زنجیر وہ اسکے بعد اے یار
ایک جھاڑ سے ہوگئی نمودار

اور برگ جو اس شجر کے ہیں نیک
ہر برگ پہ اسکے نور ہے ایک

اور لوگ جو شرق و غرب کے ہیں
زنجیر کو وہ پکڑ لئے ہیں

اسوقت کے تھے جو اہل تعبیر
تعبیر کہے یہ اسکی اے میر

کہ صلب سے تیرے اے سخنداں
لڑکا پیدا ہوا ایک ذیشاں

لوگ اسکی متابعت کرینگے
جو شرق سے غرب تک رہینگے

اور لوگ زمین و آسماں کے
سب حمد کرینگے اسکی سنیئے

جب عبدالمطلب انسے ایسا
مذکور یہ حمد کا سنا تھا

اسواسطے ہے وہ نام امجد
حضرتؐ کا یقیں رکھا محمدؐ

روایت

اور دوسری آئی ہے روایت
کہ جبکہ تھا حمل پاک حضرتؐ

تب خواب میں بی بی آمنہ کے ۔ اسطرح کہا ہے کوئی آکے
اب اُس سے ہوئی ہے حاملہ تو ۔ رکھ یاد تو خوب اس سخن کو
اور جانئے از زمانِ آدمؑ ۔ تا قربِ ظہورِ عہدِ خاتمؐ
محفوظ رکھا تھا اُسکو رحمٰن ۔ عالم سے رکھا تھا اُسکو پنہاں
یہ قربِ ظہور کا زمانہ ۔ نزدیک ہوا ہے جب آدانا
کہ ہوویگا عنقریب پیدا ۔ اس عصر کا جو رسول ہوگا
اپنے بچوں کا بھی وہی نام ۔ رکھے اُمید سے بہ اکرام

روایت

فرمائے رسولِ ربِّ علام ۔ کہ پانچ ہیں جانئے مرے نام
میرے سے کرے ہے محو یہ مَین ۔ کفار سے کفر و شرک کا شین
حق دور کیا ہے بُت پرستی ۔ باقی نہ رہیگی وہ کہیں بھی
بیچیدہ زمیں کو کرا ہے ماہر ۔ حضرت پہ کیا ہے اُسکو ظاہر
سو کفر وہاں تلک زسرورؐ ۔ بس محو کیا ہے ربِّ داور
سو عصر میں یوں کسی نبی کے ۔ نہ کفر اُٹھا ہے اِس جہاں سے
کہ کوئی بتوں کو پوجتے تھے ۔ اور یونہی ستارگوں کو بعضے
اور کوئی تھے صابئین اے یار ۔ اور کوئی تھے دہریہ تباہ کار
مَبدا و مَعاد کو بھی اے یار ۔ وہ لوگ نہ جانتے تھے زنہار
جو دین ہے پاک انبیاء کا ۔ نہ معتقد اسکے تھے وہ اصلا
غالب کیا دین وہ شاہِ دیں کا ۔ دینوں پہ دیا سب اُسکو غلبہ
اور پرتوِ آفتاب مانند ۔ پہنچا وہ جہاں میں سب اے دلبند
پر دین کے قاعدے کماہی ۔ اور اسکے اوامر و نواہی
اصحابِ کرامؓ کے زماں میں ۔ اکثر ہوئے منتشر جہاں میں
مخصوص عمرؓ کے وقت اے یار ۔ ہاتھ آئے ہیں کتنے ملک و امصار

اِس اُمتِ باصفا کا اشہر ۔ سردار جو ہووے گا مقرر
پیدا جب ہووے وہ مجدد ۔ نام اُسکا ضرور رکھ محمدؐ
یہ نام نہ تھا کسی کو معلوم ۔ اِس سے نہ ہوا ہے کوئی موسوم
شرکت نہ ہو اِسمیں تا اے دمساز ۔ حضرتؐ ہی وہ نام سے ہو ممتاز
تھے اہلِ کتاب سے جو علما ۔ دینے لگے یہ خبر بہ ہر جا
اور نام محمدؐ اُسکا ہووے ۔ اِس بات کو بعضے لوگ سُنکے
پر حق نے ازل میں جسکو چاہا ۔ یہ رُتبۂ پاک اُسی کو بخشا
راوی ہیں بخاریؒ اور مسلمؒ ۔ بیشک زجبیرؓ ابنِ مُطعم
کہ میں ہوں محمدؐ اور احمدؐ ۔ اور ماحیؐ ہوں میں کہ ربِّ احد
یعنے مکہ سے جان لیجے ۔ اور سارے جزیرۂ عرب سے
یا وہ جو حدیث میں ہے آیا ۔ کہ حضرتِ خالق البرایا
اور وعدہ کیا کہ مُلکِ اُمت ۔ پہنچیگا یہاں تلک بہ نصرت
خود وقت میں شاہِ انس و جاں کے ۔ جوں کفر اُٹھا یقیں جہاں سے
مبعوث ہوئے ہیں جب وہ شاہ لولاک ۔ سارے اہلِ زمیں تھے کفار
اور آگ کو پوجتے تھے کوئی ۔ اور پوجتے کوئی آب کو بھی
اللہ کو نہیں وہ جانتے تھے ۔ ہرگز نہ اُسے پچھانتے تھے
اور جانئے جو فلاسفہ تھے ۔ قائل وہ نہیں تھے انبیا کے
پس کفر کو اُن سبھوں کے مولا ۔ حضرتؐ کے ہی ہاتھ سے مٹایا
وہاں تک پہونچا یہ دینِ فیروز ۔ کہ ہووے جہاں تلک شب و روز
در عینِ حیاتِ شاہِ والا ۔ گرچہ نہیں سب جہاں میں پہنچا
اور فرع و اصول اے برادر ۔ حضرتؐ جو کئے تھے بس مقرر
یہ دینِ متیں بہ عہدِ خلفا ۔ بس دور دراز تک سے پہنچا
کیا فتح و ظفر دیا ہے مولا ۔ یہ دین کہاں تلک سے پہنچا

ان لی خمسة اسماء انا محمد وانا احمد وانا الماحی الذی یمحو اللہ بی الکفر وانا الحاشر الذی یحشر الناس علی قدمی وانا العاقب ۱۲ متفق علیہ

شوکت کیسی دیا ہے داور — پایا نہیں جسکے تئیں سکندر
دیہات و دیار و دشت و مصار — آباد ہوئے ہیں کیسے اے یار
خواہاں تو اگر ہے اسکا آنیک — لایا ہوں حدیقہ میں بھی تو دیکھ
علما فضلا ائمۂ دیں — امرا حکام اور سلاطین
اور لکھتے ہیں محو کا بھی معنی — غلبہ و ظہور ہے اے دانا
برہان و دلیل سے اے بھائی — اور جنگ و جہاد و تیغ سے بھی
کہ شرق سے غرب تک بھر جا — دینِ اسلام ہی رہے گا
نا سے ہے جو کام ہوا آدیشان — واقع میں سبب ہے وہ جاں
ہیں ماحی کفر وہ پیمبر — روشن ہے یہ بات اور ظاہر
تخصیص اس اسم کی یہ سرور — غلبہ کے سبب سے ہے مقرر
حضرت کے ہی ہاتھ سے وہ مولا — بے شبہ جہان سے اٹھایا
حاشر ہے یہ میرا نام مشہور — ہوں میرے قدم پہ لوگ محشور
اور آپ کے بعد سب اُٹھیں گے — پیچھے حضرت کے ہی رہینگے
اور معنی حاشر اے برادر — اس طرح بھی لکھتے ہیں مقرر
آویگا یقیں روزِ محشر — کوئی بجد ہے نہیں پیمبر
یعنے رہیں آپ ہی مقدم — پیچھے رہیں آپ کے سب عالم
معنی عاقب کا کیا ہے پہچان — آنیوالا ہے پیچھے اے جان
فرمائے جو وہ حبیبِ علام — کہ پانچ ہیں جانیو مرے نام
یہ پانچ ہیں میرے نام مسطور — اور اہلِ کتاب میں ہیں مشہور

روایت

کہ پانچ ہیں میرے نامِ اطہر — قرآنِ کریم میں مقرر
اور مدثر و مزمل اے یار — جو یاد کیا ہے ربِ دادار
مذکور ہوئے جو پانچ آگے — اور پانچ سو ہیں نام انکے

عثمان کے وقت بھی یہ نصرت — کیسی ہوئی لشکرِ نبی کی کثرت
تاریخ کے فن سے جو ہیں ماہر — یہ بات ہے خوب اُن پہ ظاہر
اصحاب کے بعد بھی اے سامع — اُس سرورِ دین کے توابع
پہنچے جہاں نہیں سب اے بھائی — ہے آج تلک بھی در ترقی
اِس دین کو دیکھ ربِ واہب — سب دینوں پہ کر دیا ہے غالب
پورا غلبہ یہ دیں کا آخر — ہوگا مہدی کے وقت ظاہر
نائب حضرت کے ہیں وہ مہدی — سب خلقِ خدا کے ہیں وہ ہادی
اور محو کے گر یہ ہوے معنی — کہ دل سے تمام مومنوں کے
اور قاضی عیاض اے سخنداں — اِس اسم کی شرح میں لکھا جاں
یعنے کفر و گناہ بسیار — بروجہ اتم و اکمل اے یار
فرمائے ہیں اور نبی فاخر — یہ جانیو تم کہ ہیں ہو حاشر
یعنے حضرت ہی سب کے آگے — بس قبرِ شریف سے اُٹھینگے
اور سارے بہ درگہ الٰہی — لائینگے وسیلہ آپکا ہی
کہ میرے زمانِ سروری میں — میرے عصرِ پیمبری میں
پس عہد میں میرے لوگ یکسر — محشور ہوں سب مرے قدم پر
فرمائے ہیں اور شاہِ والا — عاقب ہی ہے نام میرا
یعنے خاتم ہے اے برادر — کہ خاتم انبیا ہیں سرور
یہ اس سے مراد ہیں سمجھ لیں — بے ریب سماویہ کتب میں
اور بعضے روایتوں میں کہ جاں — خاتم آیا ہے نام چھٹواں
نقاش سے آئی ہے روایت — فرماتے ہیں خاتم الرسالت
یعنی ہے محمد اور احمد — طٰہٰ یٰسین اے مجدد
اور بعضے حدیثوں میں سمجھ لیں — دس نام ہیں آئے مصطفٰے کے
پہلا ہے سمجھ رسولِ راحت — اور دوسرا ہے رسولِ رحمت

حدیقة الاحباب فی احوال الاصحاب

بشیر اہے مُلا حم معلاّ　یعنے ہے جہاد کرنے والا
پنجم قیّم ہے سُن اے عاقل　معنی جامع ہے اور کامل
داؤد کہے اے ربِ اکبر　مبعوث ہمارے واسطے کر
اسمائے شریف اور القاب　قرآں میں بہت ہیں آئے دریاب
حقّ و برہاں شہید و شاہد　اور حق مبیں امین اے ماجد
اور آیا عزیز نامِ اطہر　اور آیا حریص اے برادر
اور نام ہے قدمِ صدق بھی جاں　اور رحمتِ عالمین اے ذیشاں
اور آیا کریم نامِ نامی　اور آیا یقیں نبیِ اُمّیؐ
تدریج کے ساتھ ہی سمجھ لیں　اسواسطے ہی روایتوں میں

روایت

اسمائے شریف شاہِ ابرار　قرآن مجید میں ہیں بسیار
یوں لکھا ہے شیخ ابنِ دحیہ　"مستوفی" میں اپنے اے حق آگہ
قرآن و حدیث میں بھی یکسر　دہونڈ ہیں تو نبیؐ کے نامِ اطہر
جیسا کئے صوفیہ نے لکھے　کہ نام ہزار ہیں خدا کے
اوصاف وہ آپکے ہیں الحق　ہر وصف سے نام یک ہے مشتق
تم جانیو وہ صفاتِ ماجد　ہوویں گے ہزار سے بھی زائد
بے شبہ چہار سو سے اکثر　لایا ہے یقیں "مواہب" اندر
وہ ہر دو بجائے اسمِ ذاتی　ہیں دوسرے اسم سب صفاتی
دونوں میں بھی حمد کا ہے معنا　ہوگا بمبالغہ اے دانا
اور معنیٔ اقدس محمدؐ　بھی حمد کیا گیا ہے بیحد
اور حشر میں آپکو ہی مولا　بے شبہ لوائے حمد دے گا
وہ سرورِ دین بھی بہ دنیا　گا ہے نہ کئے تھے حمد ویسا
از راہِ کمالِ لطف و احساں　فرمائیگا تب وہ ربِ رحمٰن

جو تھا ہے مقفا نامِ والا　ہے لطف و کرم کا اسمیں معنیٰ
معنی قیّم کا اور دوسرا　سنّت قائم ہے کرنے والا
اسکو جسے نام ہو محمدؐ　سنّت قائم کرے وہ امجد
ہے اُنسے بشیر اور مُبشّر　اور نور و نذیر اور مُنذِر
اور آیا ہے خاتم النبیّینؐ　نجمِ ثاقب اے نیک آئیں
اور آیا رؤف نامِ والا　ایسا ہی رحیم بھی تو آیا
اور آیا ہے نام نعمت اللہ　اور عُروہ و ثقیٰ بھی ہے آگاہ
اور لکھتے ہیں مصطفےٰؐ کی تمیں رب　ناموں سے جو یہ خبر دیا سب
اسمائے شریف کی وہ تعداد　آیا ہے کم و زیادہ رکھ یاد
علامۂ وقت قسطلانیؒ　لایا بہ مواہب اللدنی
تا نود و نہ 99 لکھے ہیں بعضے　جوں نود و نو 99 ہیں نام حق کے
کہ جتنے کتب ہیں آسمانی　ڈہونڈ ہیں اگر انہیں سب اے گیانی
سو سو صد ہووے حساب انکا　بعض اُن سے بھی لکھے ہیں زیادہ
اسمائے شریف شاہِ ابرار　ایسا ہی ہیں ایک ہزار آیا ر
ہر وصف سے شاہِ دو جہاں کے　جب نام ہم نام ایک نکلے
علامۂ قسطلانیؒ اے یار　اسمائے رسولِ ربِ دادار
بس اشہر و اعظم اور امجد　اُن سب سے ہیں احمدؐ اور محمدؐ
ہیں اصل میں ایک ہر دو الحق　کہ دونو بھی حمد سے ہیں مشتق
احمد کی تو معنیٔ مُعلاّ　ہے حمد زیاد کرنے والا
دنیا میں بھی آخرت کے درمیاں　تعریف کئے گئے ہیں وہ جاں
سکھلاویگا تب وہ حمد ایسا　سکھلایا نہیں کسی کو ویسا
کر ایسی ادائے حمدِ اعظم　سر سجدے میں رکھے اپنا اُس دم
اے میرے حبیب میرے محبوبؐ　کیا ہے۔ تو بول اپنا مطلوب

احمد و محمد کے معنی اور حضرت کے یہ دو نام ہونے کا سبب

جو چاہتا ہے تو مانگ مجھ سے — بر لاؤنگا مقصد ابھی ترے کر
یہ کیسی خدا کی ہے عنایت — کہ جسکو نہیں ہے کچھ نہایت
مختار ہے اپنی مملکت کا — صاحب ہے یقیں تری سکت کا
خالق ہے وہ سب اسی کی مخلوق — رازق ہے وہ سب اسی کے مرزوق
غالب ہے وہ سب اسی کے مغلوب — ہیں خوف سے سب اسی کے مرعوب
درگاہ میں اپنی باکرامت — دیتا ہے کرم سے اپنے عزت
اور منزلت و فضیلت و جاہ — عرفان و شہود و قرب درگاہ
حتی کہ خوشی بھی اپنی داور — حضرت کی رکھا خوشی میں مضمر
اور اپنی محبت معلا — حضرت ہی کی پیروی میں رکھا
وہ پیروی جو کہ چھوڑ ڈالا — وہ دوستی حق کی توڑ ڈالا
حضرت کو غرض خطاب معبود — جب ہوویگا در مقام محمود
تب چاہینگے خلق کی وہ راحت — کھولیں گے دہاں در شفاعت
اُس روز یہ رتبۂ معلی — حضرت کے سوا نہ پائے دوسرا
جب عالم اولین یکسر — اور عالم آخرین یکسر
نام اس لئے آپکے مجدد — ہیں جانئے احمد و محمد
حضرات کلیم اور عیسیٰ — احمد ہی لئے ہیں نام والا
لیکن یہی قول حق ہے سمجھو — بیشک ہیں قدیم نام ہر دو
تفضیل کا ہے یہ جا صیغہ — اِس رمز سے ہو تو خوب آگہ
اور آئی روایت آمودب — کہ نام رکھا یہ آپکا رب
اور ابن عساکر خبردار — یوں نقل کیا ز کعب احبار
اے میرے پسر تو میرے بعد از — میرا ہے خلیفہ معزز
تو یاد کریگا حق کو جس دم — لے نام محمد معظم
حالانکہ میں تو جو طین میں تھا — اس وقت نہیں ہوا تھا پیدا

اور چاہتے ہیں خوشی مری سب — میں چاہتا ہوں خوشی تری اب
حالانکہ وہ بے نیاز ہوگا — کچھ اسکو نہیں کسی کی پروا
ذات اسکی حمید اور غنی ہے — لائق اسے کبر اور منی ہے
حاکم ہے وہ سب اسی کے محکوم — عالم ہے وہ سب اسی کے معلوم
باایں وہ خواص نائبوں کو — وہ اپنے گئے مقربوں کو
لیکن جو مراتب معظم — درجات رفیع و شان اعظم
بخشا شہ مرسلیں کو جیسی — بخشا نہ کسی نبی کو ویسی
اور اپنی اطاعت مطہر — حضرت کی رکھا اطاعت اندر
پیرو جو ہے آپکی سنن کا — ہے دوست خدائے ذوالمنن کا
اللہ نہ رکھے دوست جسکو — حضرت بھی نہ رکھے دوست اسکو
جو چاہتے ہے تو اے پیمبر — کرتا ہوں عطا تجھے مقرر
تب انکی عرض ہوگی مقبول — بر آئیگا آپکا یہ مامول
اقدام نہ انہیں کوئی کریگا — نا مرسل و نا فرشتہ حاشا
یہ دیکھیں گے رتبۂ گرامی — حضرت کو سراہینگے تمامی
بعضے لکھتے ہیں اے مکرم — احمد سے ہے تسمیہ مقدم
اگلے کتب سماویہ میں — مذکور یہی ہے نام یعنی
تعظیم کثیر پر نظر کر — احمد کہے اسکو وہ پیمبر

روایت

خلقت کے ہزار سال آگے — تخلیق جہاں ہے بعد اسکے
کہ شیث نبی کو باصفوت — آدم نے کی ہے یہ وصیت
تقویٰ پہ تو کر ہمیشگی بھی — لے ہاتھ میں استوار رسی
دیکھا ہوں میں نام پاک اسکا — کہ عرش کے ساق پر لکھا تھا
بعد اسکے کیا ہوں میں خوشی سا — جس وقت طوائف ایں سموات

حضرت کے اسمائے گرامی جو الہامی کتابوں میں ہیں

دیکھا نہ میں کوئی جائے گاہے
لکھا نہ محمدؐ اُس میں ہووے

کوئی قصر کوئی در و دریچہ
میں نے نہ بہشت میں ہے دیکھا

حوروں کی جبیں پہ ہے مؤدّب
طوبیٰ کے شجر کے برگ پر سب

آنکھوں پہ فرشتگوں کے زیبا
وہ نامِ شریف ہی لکھا تھا

روایت

معراج کی رات میں بھی خوش ڈھب
افلاک پہ لیگئے مجھے جب

از کلمۂ طیّبہ اے گیانی
مرقوم تھا اس پہ جزوِ ثانی

اور آئی ہے دوسری روایت
آدمؑ کہتے تھے دمِ مصیبت

اب میری خطا کو بخش دیجے
توبہ بھی مری قبول کیجے

آدمؑ نے کہا ہے تب خدایا
ہر جائے بہشت میں میں دیکھا

آئی ہے روایت اور دیگر
عَبْدِیْ وَرَسُوْلِیْ تھا مقرر

توبہ کے تئیں پس اُنکے مولا
حضرت کے ہی یُمن سے قبولا

فَتَلَقّٰۤى اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ

جب میرے تئیں وہ ربِّ عزت
بخشا ہے بہشت میں سکونت

پر نامِ مبارکِ محمدؐ
مرقوم تھا اُس پہ اے مؤیّد

اور سدرہ کے ہر ورق کے اوپر
اور پردوں کے حاشیوں پہ یکسر

پس ذکرِ مبارک محمدؐ
اے میرے پسر تو کر بیا زید

کہتا ہے ابو ہریرہؓ اے یار
ارشاد کئے رسولِ مختار

میں کوئی نہ آسماں پہ گذرا
پر اُسمیں میں اپنا نام دیکھا

بوبکرؓ کا نام بھی میں دیکھا
پیچھے مرے نام کے لکھا تھا

یارب از برکتِ محمدؐ
از عزت و حرمتِ محمدؐ

اِس طرح کہا ہے حق نے اُنکو
پہچانا کہاں سے ہے اُسے تو

کہ کلمۂ طیّبِ مطہّر
لکھا تھا وہاں بخطِ انور

سمجھا اُسے میں غیرِ وسواس
وہ اکرمِ خلق ہے ترے پاس

اس آیتِ باصفا کی تاویل
بعضوں نے کہی یہی ہے بے قیل

اور قاضی عیاضِ ذو المناصب
لایا یہ شفا کے عجائب

وہ نامِ معظّم و مطہّر
پائے ہیں لکھا ہوا مقرر

مُحَمَّدٌ تَقِیٌّ مُصْلِحٌ اَمِیْنٌ

بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ جَآءَ الْحَقُّ بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُّبِيْنٍ

کہ اُس سی ثبوت کو یہ پہنچا
بے شبہ زمین پہ بھی کئے جا

یک سنگِ قدیم ایک جا تھا
یہ فقرہ وہ سنگ پر لکھا تھا

اور پائے ہیں ایک سنگ دیگر
عبرانی لکھا تھا خط یہ اُس پر

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ كَتَبَهٗ مُوْسَى بْنُ عِمْرَانَ یعنے نام سی تیرے اے پروردگار آیا حق تیرے
رب کی طرف سے زبان عربی روشن سے نہیں ہے کوئی معبود لائق عبادت لینے کے مگر اللہ محمد رسول ہیں اللہ کے لکھا اسکو موسیٰ بن عمران نے

اور شہر ہے ایک در خراساں
پایا تھا تو للّٰہ اک پسر واں

ہے ہند میں پھول اک عجب تر
دیکھے ہیں اسے ثقات اکثر

علامۂ دین یک معظّم
مرزوق کا جو پسر ہے اکرم

ہم ہند کے بحر میں تھے ایکبار
سیّار جہاز ہو کے اسوار

پہنچے وہیں ایک جزیرے اندر
کشتی کو دئے ہیں جلد لنگر

یک پہلو پہ اُس کے اے برادر
تھا کلمۂ طیّبہ محرّر

کہ کلمۂ طیّبہ ہے مسطور
از خطِ سفید اُسپہ پُر نور

یوں نقل کیا ز ابنِ صوحان
دیتا ہے خبر وہ اسطرح جان

بہنے لگا ایک تند بارا
ہوتا تھا جہاز زیر و بالا

اک سرخ وہاں نظر پڑا گل
خوشبوئی تھی تیز اُسکی بالکل

حضرت کے اسمائے عجائب جو زمین کے چیزوں پر ہیں

سنگ

سنگ

پھول

مچھلی

ف یعنے لا الٰہ الا اللہ کے ساتھ محمد رسول اللہ بھی لکھا تھا

مرقوم سفید خط سے خوشتر
تھا کلمہ طیبہ بھی اس پر

اور اس پہ بخط زرد بے ریب
مرقوم تھی یہ عبارت از غیب

اور دیکھے ہیں ایک پھول دوسرا
رنگ اسکا سفید و خوشنما تھا

بَرَاءَةٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اِلٰى جَنّٰتِ النَّعِيْمِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

اور ابن عزیم کی مقرر
تاریخ ہے ایک اے برادر

کہ ہند میں ہیں جو بعض قریے
یک پھول بڑا اہم انہیں دیکھے

اور اسمیں علی ہاشمی سے
منقول ہے نقل یہ سمجھ لے

خوشبو تھا سیاہ رنگ اسکا
تھا اسپہ سفید خط سے لکھا

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَبُوْبَكْرِ نِ الصِّدِّيْقُ عُمَرُ الْفَارُوْقُ

راوی کہتا ہے جب میں دیکھا
خاطر میں مرے یہ شبہ آیا

شاید یہ لکھا ہے کوئی اسپر
اب دیکھوں بھلا ہیں پھول دیگر

اس قسم کے پھول کی کلی بھی
یک دیکھا ابھی نہیں کھلی تھی

اس پر بھی وہی لکھا ہوا تھا
تب دور ہوا وہ شبہ میرا

ایسے ہی وہاں بہت عجائب
دیکھا ہوں نوادر اور غرائب

اس قریہ کے لوگ سب تھے گمراہ
پتھر ہی کو پوجتے تھے وہ آہ

تا انکو تھی معرفت خدا کی
نا معرفت اس کے انبیا کی

کرتا ہی حکایت ابن مالک
عرفان کے راستہ کا سالک

آیا تھا بلاد ہند میں جب
کرتا تھا میں سیر اسکا خوش ڈھب

یک شہر کا نام تھا تمنیلہ
یا کہتے ہیں اسکے تئیں تمیلہ

اس شہر میں میں نے جاکے دیکھا
کہ ایک شجر وہاں بڑا تھا

میوہ اسکا اے نیک انجام
چھلکے کے تھا ساتھ مثل بادام

اس میوہ کو شق کیا تو نکلا
ایک ورقہ سبز تھا لپیٹا

سرخی سے لکھا ہے اسکے اوپر
سب کلمۂ طیبہ منور

اور ہند کے لوگ باعقیدت
اس جھاڑ سے ڈھونڈھتے ہیں برکت

برسات کی جب کشش ہو بسیار
اور قحط بھی جبکہ ہو نمودار

تو مینہ سبھی اس درخت سے تب
برسات وہ مانگتے ہیں از رب

منسک میں ابو البقا کی بھی دیکھ
مذکور ہے یہ حکایت اے نیک

علامہ یافعی حق بین
ایسا ہی ہے روضۃ الریاحین

کر نقل یہ بعضے عالموں سے
اسطرح لکھا ہے بعد اسکے

تھا ایک شکاری گرامی
یعقوب تھا اسکا نام نامی

میں اسکو حکایت یہ سنایا
وہ بھی لگا کہنے مجھسے ایسا

کہ نہر پہ ایک جاکے میں بھی
پکڑا تھا عجیب ایک مچھلی

کلمے کے بقیں دو جزو النور
دو پہلو پہ اسکے تھے محرر

میں دیکھ کے اسکے دو طرف تب
وہ کلمۂ طیبہ پڑھا سب

پانی میں ہی اسے بہ تکریم
میں دفن کیا زبہر تعظیم

بردہ کا جو ہے قصیدۂ نیک
لکھا ہی اسی کی شرح میں دیکھ

مرزوق کا تھا جو ابن والا
اس طرح کہا کہ میں نے دیکھا

یک ماہی کو لائے تھے پکڑ کے
دو نرمۂ گوش پر تھے اسکے

وہ کلمۂ طیبہ کے اکرم
دو جزء شریف بس مرقم

کی نقل ہے ایک اور جماعت
سب اہل دیانت و صداقت

یک خربزۂ عجیب و نادر
یکبار ہیں دیکھے سب وہ فاخر

تھا رنگ وہ خربزہ کا پیلا
اجلے تھے خطوط اس پہ زیبا

اور اس کے خطوط سب منور
مارے ہوئے حلقہ تھے مدور

اور سارے خطوط سے نمایاں — یک پہلو پہ اُسکے اے سخنداں
اللہ کا نام تھا بہ خوبی — منقوش یقیں بہ خطِ عربی

پہلوئے دگر بہ خطِ روشن — احمدؐ کے تھا نام سے مزیّن
ہووے جسے حرف کی پہچانت — پڑہتا تھا وہ خطِ باکرامت

اور نقل ہے جبکہ آنکو فال — ہجرت سے تھے آٹھ سو پہ نو سال
انگور کا یک عجیب دانہ — از قدرتِ قادرِ یگانہ

یک بیل پہ ہو گیا نمودار — نظارگیاں تھے اُسکے بسیار
از خطِ سیاہ اے مجّد — تھا اُسپہ لکھا ہوا محمدؐ

اور جو ہے کتاب بطنِ مفہوم — یہ نقل ہے دیکھ اُسمیں مرقوم
دیکھے ہیں کہ جھاڑ اک بڑا تھا — یک برگ بڑا اُسے لگا تھا

خوشبوئی تھی اُس سے اک مہکتی — سبزی تھی وہ برگ سے ٹپکتی
اور اُسمیں بہ سرخی و سفیدی — ظاہر تھی یہ تین سطرِ عربی

لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ إِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْإِسْلَامُ

معلوم ہوا ازیں روایات — مفہوم ہوا ازیں حکایات
کہ نام امام المرسلیںؐ کا — بے شبہ نشان شاہِ دیں کا

اللہ کے نام کے قریں ہے — اور اُس سے جدا کہیں نہیں ہے
نام اُسکا بہ علوی اور بہ سفلی — ہے عرش سے لیکے فرش تک بھی

حیوان و نبات اور حجر پر — برگ و گل و غنچہ و ثمر پر
ہے قدرتِ کاملہ سے پیدا — ذو العقل نہ اُسپہ کیوں ہو شیدا

آثار یہ سارے فی الحقیقت — ہیں اُسکے دلائلِ نبوّت
اور اُس کے سوا دلیلِ روشن — اُس شہ کے ہیں معجزات بیّن

اس پر بھی کوئی ضلیل و احمق — سمجھے نہ اُسے رسولِ برحق
ہے اُسکی شقاوت و ضلالت — یا اُسکا تعصّب و عداوت

دوزخ سے نہ رستگار ہے وہ — دو جگ میں ذلیل و خوار ہے وہ
اور لاوے جو کوئی اُسپہ ایماں — تابع رہے اُسکا از دل و جاں

پاوے دو جہاں کی وہ سعادت — ہے اُسپہ سدا خدا کی رحمت
یہ کلمۂ طیّب کے برکات — گھیرینگے دوام اُسکو ذرات

ہے نقل امامِ شافعیؒ سے — اللہ کی رحمت اُسپہ ہووے
جس وقت میں مکہ کو گیا تھا — نصرانی کو اک وہاں جو دیکھا

اُسقف اُنگے اُسکو بولتے تھے — یعنے تھا یقیں وہ عالموں سے
کعبہ کا طواف کر رہا تھا — دیکھ اُسکو میں اسطرح سے پوچھا

نصرانیت اپنی کیوں تو چھوڑا — کہدیجئے کیا سبب ہے اُس کا
بولا وہ جہاز پر ہو اسوار — دریا میں چلا تھا میں جو اکبار

دریا کے جو درمیان پہونچا — ناگاہ جہاز میرا ٹوٹا
تختے پہ رہا میں یک سلامت — موجیں لگی مارنے بشدّت

پایا ہوں جزیرہ ایک آیار — پھلدار وہاں بہت تھے اشجار
پھل اُسکے بھی شہد سے تھے میٹھے — مسکہ سے بھی نرم وہ بہت تھے

یک نہر رواں تھی بس مصفا — پانی تھا بہت ہی اُسکا میٹھا
خوش اُسکو ہوا ہیں دیکھکر تب — کہ کھاؤنگا پیونگا میں سب یہ

یا مجھکو دکھاوے راہ داور — پس آئی ہے رات، دن گزر کر
ہوئی مجھکو درندگوں کی وحشت — یک جھاڑ پہ چڑھ گیا بہ سرعت

یک اُسکی پکڑکے شاخ کے تئیں — رکھا اُسپہ سر اپنا سو رہا میں
جب گذری ہے نیم شب مقرر — اِک جانور آیا آب اوپر

کہتا تھا فصیح جانور تب — یہ کلمۂ طیبۂ خوش ڈھب
لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ الْغَفَّارُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ الْمُخْتَارِ

خشکی پر ہے وہ جبکہ آیا
میں غور سے اسکو خوب دیکھا

تھے اونٹ کے چار پاؤں اسکے
مچھلی کی تھی دُم بھی اسکے پیچھے

مضطر ہوا بھاگنے کو لاگا
تب مجھکو وہ جانور پکارا

یہ سُنکے وہیں کھڑا رہا میں
آگے نہیں یک قدم بڑھا میں

نصرانیت اپنی اُس سے بولا
وہ زجر میں یوں زبان کو کھولا

جنّات میں مومناں جو ہونگے
سرحد یہ اُنہیں کی ہے سمجھ لے

میں بعد وہ جانور سے پوچھا
اِسلام وہ کیا ہے مجھکو فرما

لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

کہتا ہے تو کیا یہاں کا رہنا
یا اہل و عیال پاس جانا

بولا کہ تو ٹھہر کچھ یہاں اب
تا لاؤں ترے لئے میں مرکب

اور مجھکو کیا ہے یہ اشارا
کہ اسمیں تو اب سوار ہو جا

یہ قصہ کہا میں اُنسے ایجاں
وہ سُنکے ہوے ہیں سب مسلماں

کہ ہند میں بر مزارِ آدم
ہے ایک عجب درختِ اعظم

ہر گل کو ہیں اس کے سات پتے
ہر پتہ پہ قدرتِ خدا سے

اس شہر کا حاکم اے برادر
رکھتا ہے مؤکلوں کو اُس پر

وہ دیوے خزینہ دار کے ہاتھ
گر اُسکو جتن رکھے وہ دن رات

تب اپنے کرم سے ربِّ عزت
کرتا ہے شفا اُسے عنایت

اس شخص کے جاوے چشم سے عیب
بینا وہ یقیں تبھی ہووے زیب

جس پتہ پہ لکھا ہووے کلمہ
جب اسمیں رہے گا یہ کرشمہ

اللہ و رسول کی محبت
جس قلب میں کی ہو وہ اقامت

کب دور ز فضلِ ایزدی ہے
یہ برکتِ نامِ احمدی ہے

ہو جاتا ہے غیب بالیقیں وہ
آتا نہیں پھر نظر کہیں وہ

طاقت کوئی جانور نہ پاوے
کہ برگِ شریف کو وہ کھاوے

سر اُس کا تھا جانور کے سر سا
اور منہ تھا تمام آدمی کا

تب اپنی میں جان کے خطر سے
اُس جھاڑ سے جلد تر اُتر کے

کہ ٹھہر نہ دُور آگے ایسا
ورنہ تو ابھی ہلاک ہوگا

پوچھا مجھے پھر وہ نیک آئیں
کہ بول ترا ہے کونسا دیں

غفلت میں نہ عمر کھوئے نادان
ہو جلد محمدی مسلماں

ایمان اگر نہ لاوے گا تو
اُنسے نہ امان پاویگا تو

وہ مجھکو کہا کہ بول اس دم
یہ کلمۂ طیبہ معظم

یہ کلمۂ پاک میں پڑھا تب
پوچھا مجھے تیرا کیا ہے مطلب

میں اُس سے کہا کہ چاہتا ہوں
کہ اپنے عیال پاس جاؤں

یہ بول کے بحر میں وہ ڈوبا
کشتی ہی وہ ایک جلد لایا

بس میں تبھی چڑھ گیا لو اُسپر
بارا تھے نصاریٰ اسکے اندر

لایا یہ "معارج النبوت"
اور نقل کیا ہے یہ حکایت

یک سال کے درمیان دوبار
لایا کرتا ہے وہ شجر بار

سب کلمۂ طیبہ سے مرقوم
وہ ہوتا ہے خوب صاف معلوم

جو گرتے ہیں پھول اُس شجر سے
چن لیوے وہ دقتِ نظر سے

جب ہوتا ہے کوئی شخص بیمار
کہتے ہیں دوا اُسی سے اے یار

اور برگ کو اُسکے جبکہ رگڑیں
نابینا کے چشم میں لگاویں

اللہ نے یہ رکھی ہے برکت
اُس نامِ شریف میں بر رحمت

از خامۂ قدرتِ الٰہی
جس دل میں لکھا ہے کما ہی

اُس دیدۂ دل کو دیکھ داور
گر نورِ بصیرت اے برادر

اور اُس سے بھی جا یہ ہے عجب تر
پتا گرے اُس ہی جو زمیں پر

یا ہوتا ہے گم زمیں کے اندر
لیجاتے ہیں یا ملک سما پر

اُس برگِ شریف کو نکلے ہار
آتش بھی جلا سکے نہ زنہار

حکایتِ درختِ عجیب

جس دل میں یہ نام جا کیا ہو — جس دلمیں ولائے مصطفیٰؐ ہو
اُس شخص کا بلکہ نورِ ایماں — جب ہووے صراط پر درخشاں

جُزْ یَا مُؤْمِنُ فَاِنَّ نُوْرَکَ اَطْفٰی لَھَبِیْ

تو جلد گزر کہ نور تیرا — دیتا ہے بجھا یہ شعلہ میرا
در باغِ دل و زمینِ جانہا — جز مہرِ محمدؐ ہی نہ کشتم
با نورِ محمدؐ ہی شکے نیست — کز اہلِ سعادت و بہشتم

امید ہے آتشِ سقر بھی — اُس پر نہیں کچھ اثر کریگی
فریاد کرے گی نار اُس سے — ہو مضطر و بے قرار اُس سے
یعنے وہ کہیگی تب اے مومن — اے بندۂ نیک و پاک باطن
کیا نام نبیؐ کی ہے فضیلت — کیا رکھی ہے حق نے اُنہیں برکت
اسرارِ محبتِ محمدؐ — بر صفحۂ جان و دل نوشتم
کچھ نام نبیؐ کے خیر و برکات — کچھ اور فضائل و کرامات
میں لایا ہوں در ”ریاض ازہر“ — گر چاہے تو دیکھ اے برادر

خاتمہ

صد شکر ہوا ہے یہ رسالہ — اب ختم بہ فضلِ حق تعالیٰ
اور شہرِ رجب کی جانیو تم — وہ شب تھی بزرگ بست و ہفتم
کر میری روا ہر ایک حاجت — کر خاتمہ میرا بر شہادت

سن ایکہزار و دو صد اور ۱۲۹۱ — نوٹ یہ تھا ایک جب مقرر
اِس نسخے کو کر قبول یا رب — اسمائے نبیؐ کے یُمن سے اب
صلوٰۃ و سلام ہم سے ہر آں — پہنچا بہ رسولؐ و آل و یاراںؓ

تتمہ

فضیلت اسم محمدؐ و احمدؐ سے نام رکھنے کی حضرت مصنف علیہ الرحمۃ نے ”ریاض الازہر“ میں لایا ہے کہ انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ میدانِ حشر میں دو بندوں کو جنت میں جانے کا حکم ہوگا۔ وہ عرض کرینگے۔ یا الٰہی ہم تو ایسا نیک عمل نہیں کئے کہ جنت میں جائیں۔ ارشاد ہوگا کہ میں اپنی ذات پر قسم کیا ہوں کہ جس کا نام محمدؐ یا احمدؐ ہے اسکو دوزخ میں نہ بھیجوں۔ تم ہر دو کا نام محمد و احمد ہے پس جنت میں جاؤ۔ روایت ہے کہ حق تعالیٰ نے فرمایا اے میرے حبیبؐ جو شخص تیرے نام سے موسوم ہوگا۔ اس کو عذاب نہ دوں گا۔ روایت ہے کہ جس کا نام محمدؐ ہے۔ آنحضرتؐ اسکی شفاعت کرکے داخلِ جنت فرمائینگے اور جس کا نام محمدؐ ہو اس کے گھر میں برکت رہے گی۔ حکایت حضرت موسیٰؑ کے زمانے میں ایک بڑا ہی بدکار تھا جس سے لوگ نفرت رکھتے تھے جب وہ مرگیا تو بنی اسرائیل اُس کو لائقِ دفن وکفن نہ جان کے اُس کے پاؤں کو رسّی باندھ کے کھینچتے ہوئے لیجا کے سنڈاس میں ڈالدیئے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو وحی آئی کہ اُسکو وہاں سے نکال کے غسل وکفن دیجئے۔ موسیٰ علیہ السلام عرض کئے۔ الٰہی وہ تو بڑا بدکار تھا۔ اُس کیلئے یہ حکم کیسا۔ حق تعالیٰ فرمایا سچ ہے کہ وہ ایسا ہی بدکار تھا لیکن ایکبار وہ توراۃ پڑہتا تھا۔ اسمیں میرے حبیبؐ کریم کا نام مبارک محمدؐ کو دیکھا۔ بہت شوق و تمنا سے اُس نام مبارک کو بوسہ دیا اور آنکھوں سے لگایا۔ تمام عمر میں یہ ایک ہی نیک کام اُسکا ہمکو پسند آیا۔ پس اسی کی برکت سے ہم اُس کے سب گناہوں کو بخش دیئے اور اور ایسے بھی فضائل اس مبارک نام کے آئے ہیں۔ جو مطوّلات میں مذکور ہیں۔ ع اس مبارک نام پر کیونکر فدا ہووین نہ ہم۔ وَبِاللّٰہِ التَّوْفِیْق

شمائل محمدی ؐ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پس از حمد خداوند تعالیٰ
بھی نعت مصطفیٰ ؐ اعلیٰ و والا

مسلمانوں کو سب لازم ہے واللہ
کہ حضرت ؐ کے شمائل سے ہوں آگاہ

شمائل اور اوصاف پیمبر ؐ
تواتر سے ہوں ثابت جسطرح پر

چنانچہ مصطفیٰ ؐ کا رنگ والا
جو گورا تھا کہے کوئی اس کو کالا،

پس اس سرور ؐ کے اوصاف و شمائل
تواتر سے جو ثابت ہووے کامل،

کہ جسدم ذکر آں خیر البشر ہو
تو صورت آپکی پیش نظر ہو

ولے ہمکو کہاں ویسی زباں ہو
کہ جس سے اس شمائل کا بیاں ہو

زبان جبریل ؑ کی قاصر جہاں ہے
تو پھر انسانکو امکاں کہاں ہو

یقیں جو حسن صورت حسن سیرت
خدا نے آپکو کی تھی عنایت

کوئی اس شان کا مخلوق والا
نہیں پیدا ہوا ہے اور نہ ہوگا

بہ تعریف جمال شاہ ابرار
صحیح آئے بہت اخبار و آثار

کچھ اک حضرت کے اوصاف و شمائل
میں لکھتا ہوں تو سن از جان و از دل

لکھا ابن حجر فخر افاضل (عادات)
تو دیکھ اس طرح در شرح شمائل

خلاف اسکے کرے گر کوئی ظاہر
تو ہوگا وہ یقیں بے شبہ کافر

دیا بولے نہیں قرشی تھے حضرت ؐ
دیا فرمائے بے ریشی میں رحلت

یہانتک اسکو جانے بالضرورت
مسلمانوں نے ہر اک مرد و عورت

حضور مصطفیٰ ؐ میں رات اور دن
رہے حاضر سدا از راہ باطن

کہاں اس خامۂ بیتاب کو طاقت
کہ لکھے مصطفیٰ ؐ کی حسن سیرت

مصور سے ہی ہووے وصف تصویر
نہیں زیبا یہاں اوروں کی تقریر

کمال اعتدال ان کو جو بخشا
کسیکو نہ دیا ازمہار دلیا

وہی سب خلق میں ہے فرد یکتا
نہیں کوئی نظیر و مثل اس کا

کرونگا شرح انکی ہو مطوّل
بیاں کرتا ہوں کچھ تھوڑونکا مجمل

وہ حدیثیں جو حضرت کی صورت مبارک کے بیان میں آئے ہیں

کہا ہے ابن عازب سے بڑھکر
تھے خوشتر خوب رو بیشک پیمبر ؐ

کہا ہے کعب بن مالک نے سنئے
جبیں میں جب شکن حضرت ؐ کے پڑتے

کہا ہے بو ہریرہ نے کوئی شے
میں بہتر آپ سے دیکھا نہیں ہے

جبین ؐ ہوتی تھی روشن اسطرح سے
کہ ٹکڑا چاند کا جسطرح چمکے

ابی اسحٰق سے آئی روایت
کہی وہ چہرۂ سالارِ دوراں
کہا ابنِ ابی ہالہ نے اکرم
بھی رہتے تھے دلوں میں پر مہابت

حالات شادمانی حضرت

کہ جب ہوتے رسول اللہ شاداں
تعالی اللہ یہ حسن خداداد
روایت ہی علیؓ سے شہؐ کی آنکھیں

چشم مبارک

بھی از خود سرمگیں تھیں چشم والا
کہ حضرت دیکھتے تھے ای برادر
لکھا قاضی عیاضِ باصفا نے

بصارت شریف

نظر اس بادشاہِ انبیاء کی
کبھی سوئے سماں کرتے نظر ہاں
نماز اس شہؐ کے جو پڑتے تھے پیچھے
رکوع و سجدہ تم کرتے ہیں جو ہاں
کہ جیسا آپکا سب کہنا احوال
کہ رویت رویت بصری رہے او
اگر وہ رویتِ بصری رہیگی،
دیا کچھ دیکھنے حضرت کو ذیشاں
اگر وہ رویتِ قلبی ہے سمجھو،

مژگان مبارک

احاطہ درک محسوسات میں بھی
نماز و نہیں ہو یا بر وقت دیگر
خدائے غیب داں بالذات ہر آں
بھی مژگانِ شریف شاہ اکرم

کہ تھی ہمد آئینہ ایک نیک عورت
تھا بالتحقیق مثلِ بدرِ تاباں
رسول اللہ تھے فخم و مفخم
جلیل المرتبت باعزّ و حرمت
تو ہوتا چہرہ آئینہ سا تاباں
تھا کسند ہر میں دیکھے اے نیک بنیاد
نہایت خوبصورت اور بڑی تھیں
لگا ہوویں انکو سرمہ گویا،
اندھیری رات اور دن میں برابر
یقیں اپنے شفا کے درمیاں نے
سمجھ اکثر زمیں کے ہی طرف تھی
وہ وجہ انتظارِ وحی تھا جاں
سو فرماتے تھے انکو اسطرح سے
ہے ظاہر وہ نہیں ہے مجھپہ پنہاں
نجانے کوئی غیرِ ربِّ متعال
رہے یا رویتِ قلبی وہ سمجھو،
تو ظاہر ہے یہی آنکھوں سے ہوگی
نہ لازم تھا جہت آگے کا ہی جاں
تو بیشک وحی اور الہام سے ہو
حواسِ پاک کو بخشا تھا یونہی
جو جب چاہے یقیں خلاق داور
رسل ور اولیاء کو اپنے ایجاں
تھے پیوستہ دراز اور تھے کمانداز

وہ کی ہے جج بھی میر سالم اکرم
میں آگے آپکے اور بعد اصلا
کہ یعنی بس حسین خوبصورت
مواہب میں امامِ قسطلانی،
بھی اسمیں عکس تب پڑتا تھا اے یار
کہا یوسف نبیؐ میں حسن ایسا
سفیدی میں رگیں باریک تھیں لال
امامِ دیں بخاری پاک انفاس
بھی شیخِ بیہقی فیاض یکتا
ثریا میں جو ہیں گیارہ ستارے
حضور و غایتِ شرم و حیا کا
بھی آگے اور پیچھے اپنے ایجاب
کہ سجدے اور رکوع اندر آمر دم
وہ رویت کی حقیقت اے برادر
پہ آوے عقل بشیر ممکن جو بے قیل
نماز و نہیں ہی ہووے خاص بات
تو ہر ہر جزو تن میں شہ کے مولا
کہ حضرت کو خداوند سبب ساز
بدرک علم معقولات جیسا،
بہ نسبت اس امامِ انبیا کے
کرے مکشوف حضرت پر آگیا نی
کرے مکشوف جب چاہے یہ حالت
مبارک کان تھے دو کانِ اعجاز

میں پوچھا اس سے کچھ وصف پیمبر
نہیں دیکھی ہوں ہر گز مثل ان کا
نظر آتے تھے سب لوگوں کو حضرت
نہایہ سے کیا ہے نقل رانی
در و دیوار ہوتے تھے نمودار
کرشمہ تھا یہ حسنِ احمدیؐ کا
کمالِ حسن پر یہ بات ہے دال
روایت یوں کیا از ابنِ عباس
ہے بی بی عائشہ سے یونہی لایا
رسول اللہ ان کو دیکھتے تھے
بلاشک جانئے اس کا سبب تھا
برابر تھی نظر حضرت کی یکساں
کبھی تکبیر سے جلدی مت کرو تم
خدا ہی خوب جانے ہے مقرر
یہی ہے جانئے اب اسکی تفصیل
دیا ہو عام سب اوقات و ذرات
ہے قادر قوتِ بصری دیا تھا
دیا تھا اپنی رحمت سے یہ اعجاز
احاطہ قلبِ نبوی کو دیا تھا
بلاشک شش جہت بھی کبھی دیکھے
نہیں بالذات ہے یہ غیب دانی
یہی ہے اعتقاد اے اہلِ سنت
سماعت میں بھی تھی اک شانِ اعجاز

یہ

بہ بیداری و خواب دو رو نزدیک
محیطِ آسماں سے میں ہوں ہمراز
کشادہ بھی تھی پیشانی فاخر
لکھیں تقدیر جو در شکم مادر
عجب اس نور کی ہی اک بلندی
بھی شفتین ہونٹھ مبارک یعنے دو لب
علی کہتے تھے دو آگے کے دنداں
بھی باہم تھے کشادہ اے سخنداں
لعاب پاک میں حضرت کے اے میر
شفا بخشا اسی ساعت میں داور
وہ کنوئیں سے تھی بے شبہ سمجھو
وہ آب شور شیریں ہو گیا ہے
ولے ہنسنے میں اس سرور کے ہی یار
وہ قہقہہ ہے بلند ہو جس سے آواز
بھی آئی بو ہریرہ سے روایت
تھا مثل ضحک رونے کا بھی انداز
تہجد اور تلاوت اور دعا جب
تجلی جلال رب متعال
بزرگ و خوشنما حضرت کا تھا سر
کہا موئے مبارک مصطفےٰ کے
پہنچتے تھے وہ تا گوش مبارک
یہ وجہ اختلاف اور انکی تطبیق
وگرنہ کم نظر آتی درازی

سنا کرتے تھے یکساں وہ نبی ٹھیک
سنا کرتا ہوں یعنے اسکی آواز
بھی اک نورانیت تھی اس سے ظاہر
ہے پیشانی پہ ہی وہ بھی مقرر
تھی رخشاں آپکے بالا جبینی
تھے الطف اور حسن اور خوش نسب
تھے بالتحقیق روشن اور تاباں
جو از بس خوشنما آگے کے دنداں
شفائے مرض مہلک کی تھی تاثیر
اسی دن جا کئے وہ فتح خیبر
مہکنے کو لگی ہے مشک کی بو
مدینے میں وہی فائق رہا ہے
کبھی قہقہہ نہ تھا زنہار زنہار
وقار اس سے یقین جاوے اے دمساز
کہ کرتے تھے کبھی گر ضحک حضرت
کہ رونے میں نہ تھا حضرت کے آواز
کریں روتے تھے اکثر مصطفےٰ جب
بھی جب ہوتی تو روتے تھے در انحال
نشاں ہے یہ کمال عقل اور پر
نہ آویزاں کشیدہ بھی نہیں تھے
ہے دوسرا قول تا دوش مبارک
لکھے ہیں اس طرح ارباب تحقیق
تھے ہوئے پاک وہ یکحال پر ہی

بھی فرماتے تھے تم سنتے نہیں جو
کہیں اک شبر کی نہیں اسمیں جگہ
کہے ہیں اثر طالع اے سخنداں
بلند اس شہ کی تھی بینی والا
نظر آتا تھا یوں وہ نور اطہر
تھے دندان مبارک مصطفےٰ کے
یہ آیا در حدیث ابن عباس رض
کریں جب بات یوں ہوتا تھا منظور
علی کے جب کئی آشوب آنکھیں
بھی بس خوردہ نبی کا آپ یکبار
انس کے چاہ میں بھی آ کے وہ جب
ہنسی حضرت کی تھا اکثر تبسم
تبسم مسکرانا ہے تو پہچان
بھی دل ہوتا ہے مُردہ جان اس سے
تو دیواریں سمجھ ہوتی تھی رخشاں
فقط ہوتے تھے غم سے اشک ریزاں
وہ رونا تھا برائے مکرمت
بیاں سن اب تو اعضائے نبی کا
قتادہ نے کہا پوچھا انس سے
میانہ پن تھا دونوں میں اے بھائی
روایت ایک آئی ہے اے باہوش
لگاتے تیل اور جب شانہ نہ کرتے
بھی آئی اک روایت نے اے حق آگاہ

بلا شک میں آ سکتا ہوں سمجھو
وہاں پر یک ملک ہے سر بسجدہ
پیشانی سے ہی ہوتا ہے نمایاں
تھا تاباں اس سے اک نور مجلا
کہ گویا سر بسر چڑھتا ہے اوپر
عجب روشن زیادہ موتیوں سے
کشادہ لب تھے اجمل سید الناس
کہ گویا ہے نکلتا اس سے اک نور
لعاب اپنا نبی ڈالے ہیں جس میں
جب اک کنوئیں میں ڈالے ہیں اے یار
لعاب پاک حضرت کا پڑا جب
یقین تھا ضحک کمتر جانیو تم
ضحک ہے جس سے دندان ہوں نمایاں
تو دوری سدا ہر آن اس سے
ہو رخشاں جوں ز نور مہر تاباں
بھی ہوتا جوش سینہ دیگ سا جب
دیا تھا باعث رقت بہ میت
مبارک آپکے بے سر سے تا پا
کہ فرمایا ہے حضرت کے کیسے
بڑی ظاہر تھی ان سے خوشنمائی
درازی انکی تھی تا نرمۂ گوش
نظر آتے مبارک بال یعنے
کہ کترانے سے وہ ہوتے تھے کوتاہ

یہ کترانا منڈانا موئے سر کا — نہ لگا ہے حج و عمرہ کے سوا تھا
ہے کتنا بال کا لیں سر میں سنت — سدا اگر ہو سکے انکی حفاظت

لگانا تیل اور کنگھی بھی کرنا — بھی دھونا اہتمام ان کا یہ ہرنا
نہ چھوڑیں اس طرح گرا بتر و خوار — کہ لپیٹے جا کے ہو جاویں گرہ دار

کسیکو دیکھتے گر اس طرح پر — بہت مکروہ رکھتے تھے پیمبر
بھی وہ مکروہ ایسا جانتے تھے — زیادہ شغل میں رہنا اسی کے

جسے اکثر ہو شغل علم و طاعت — بھی اکثر غسل کی پڑتی ہو حاجت
بشغل علم و طاعت آئے موجب — خلل ہو اہتمام بال سے جب

منڈا دینا ہے سر کا ان کو اولے — یہی اکثر عمل ہے سالکوں کا
علیؓ کہتے ہیں میں نے سبب سن تو — بہت رکھتا ہوں دشمن موئے سر کو

سنا ہیں نے وہ عبد شاہ رسالت — کہ ہے ہر بال کی بن میں جنابت

ریش مبارک

مبارک ریش اس سالار دیں کی — تھی انبوہ اور بہت ہی خوشنما بھی
درازی میں مگر کچھ اسکی مقدار — نہیں مذکور در اخبار و آثار

مگر بعضے لکھے اسکی درازی — کہ پیدائش میں چار انگل کی ہی تھی
مخالف ہے مگر یہ بات اسکی — حدیث ترمذی میں جو ہے آئی

کہ عرض و طول سے داڑھی کو اپنے — مبارک بال آنحضرت تھے لیتے
بھی موچھیں اپنے کتراتے تھے اطہر — اسی کا حکم بھی کرتے تھے اکثر

کہ موچھیں اپنے کتراتے رہو تم — خلاف اسمیں مجوسوں کا کرو تم
خلاف آیا اماموں کا ہی اسمیں — کہ کترانا ہے کس مقدار موچھیں

یہی اولے ہے اس کی جان مقدار — کہ ظاہر ہو کنارے لب کے اے یار
منڈانا اپنی موچھوں کا ہے بدعت — مگر ہے قول بعضوں کے سنت

منڈانے میں بھی موئے زیر لب کے — مقرر اختلاف آیا ہے سمجھے
ہے افضل نا منڈانا غیر و سواس — منڈانا دو طرف کا اس کے لا باس

اور اندازے میں داڑھی کے ہی اے جان — اگرچہ اختلاف آیا ہے پہچان
ولیکن حنفیہ کے پاس اے یار — چہار انگل رہے داڑھی کی مقدار

کہ یعنے چار انگل سے ہو تو کم — ولے آئے روایات اے مکرم
گر اس مقدار سے زائد رہے ہاں — تو واجب قطع کرنا اسکا اے جان

مشائخ اور اہل علم کیتیں — زیادہ بھی روا اس سے لکھے ہیں
روایت ہے کہ جو ابن عمرؓ تھے — وہ مٹھی بھر پکڑ داڑھی کو اپنے

نہ تھے کتراتے جو اس سے زیادہ — ولے کفایہ عمل در حج و عمرہ
بھی ہے ابن عمرؓ سے ہی روایت — کہ فرماتے ہیں یوں شاہ رسالتؐ

کہ موچھیں اپنے فائز کترواؤ — یہ داڑھی اپنی یونہی چھوڑ دیجو
عمر عثمان علی کی ریش والا — مقرر ڈھانپتے تھے سینہ ان کا

مبارک غوث اعظم کی بھی داڑھی — بھی داڑھی یونہی چوڑی اور لمبی
نبی کی ریش میں اے اہل تقدیس — اٹھارہ بال اجلے یا تھے اے بیش

مبارک سر میں بھی ایسا ہی سنیئے — کہ تھوڑے ہی سے تھے بال اجلے
خضاب ریش میں حضرت کے اے جاں — خلاف آیا ہے اہل علم میں ہاں

کیے اکثر خضاب ریش اکرم — نہیں لگا ہے کئی سالار عالم
کہ پیری آپ کی پہنچی نہ تھی جاں — بسر حد خضاب ایسیک عنواں

روایت ہے بروز جمعہ سر در — بھی پنجشنبہ کے دن از قول دیگر
مبارک لب لیا کرتے تھے اے جاں — تھے کرواتے قلم ناخن بھی اے جاں

بھی ناخن تراشی کا تھا بس طور — سوا اس کے نہ کچھ ثابت ہوا اور
کہ سیدھے ہاتھ کی اے باسعادت — جو تھی حضرت کی انگشت شہادت

بنا بہ مسبحہ کرتے تھے اسی سے — انگوٹھے پر اسی کے ختم کرتے
روایت ہے کبھی مسواک و شانہ — جدا کرتے نہ اپنے سے اے دانا

مبارک ریش کو بھی شانہ کرتے / بھی آئینہ میں چہرہ دیکھتے تھے
ہے اسکی دید آئینہ میں شایاں / کہ ستر قدرت حق تھا نمایاں
خدا کے سانچۂ قدرت میں لیکن / وہ تھی ڈھالی گئی بازینت و زین
تھی سیم خام میں لے بافتوت / کہاں ویسی صفائی اور صفوت
بھی بعضوں نے لکھا ہے اے خردمند / کہ تھی وہ گردن آہو کے مانند
کسی شے سے بھی تشبیہ آنکو کار / نہیں ہے جانیو اسکو سزاوار
شکم اور سینہ ہر دو بھی تھی ہموار / نہ تھی پستی بلندی انمیں زنہار
کہ کاغذ باکرہ ایک تہ کئے ہیں / کہ دیکھا ہوں یقیں اسطرح جسمیں
سوا اسکے شکم سینہ پہ اے یار / نہیں تھے بال وسرے جا نمودار
مبارک تھے بغل براق اجلے / بھی ہرگز بال انمیں کچھ نہیں تھے
کہا ہے قرطبی اور شیخ طبری / کہ حضرت کے خصائص سے ہے یہ بھی
بھی عرق بغل سے حضرت کے سمجھو / صحابہ مشک کی سونگھے ہیں خوشبو
کہ ہے ڈھالی ہوئی اک لوح سیمیں / نہ لوح سیم بھی ایسی خوش آئیں
دونوں شانوں کے درمیاں باکرامت / عجب منقوش تھی مہر نبوت
بھی لکھا اسمیں تھا کلمہ شہادت / کہ کہتے ہیں اسے مہر نبوت

اَللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ تَوَجَّهْ حَيْثُ كُنْتَ فَاِنَّكَ مَنْصُوْرٌ

وہ نقش خاتم پرنور و تاباں، / وہ ختم المرسلیں کو خاص تھا جاں
مگر اسکی نبوت کی علامت / تھے سیدھے ہاتھ اسکے باصداقت
کہا کیا خوب مولانا جامیؒ / رکھے حق پاس اسکا سر سامی
دو بازوئے مبارک اور ذراعین / ز سر فوق تا سر انگشت بے ہیں
دو بند دست میں تھی کچھ درازی / نشاں تھی یہ بڑی جود و سخا کی
انس بولا حریر و نرم دیبا، / نہیں دست نبی سے نرم تر تھا
کہا ہے سعد وہ سالار ابرار / عیادت کو مرے آئے تھے یکبار

جمال باصفا اُس عرش کا الحق / تھا جب اک مطلع انوار مطلق
مبارک تھی جو گردن مصطفیٰ کی / نہایت باصفا اور خوشنما تھی
بیاں کیا اسکی ہو حسن صفائی / بھی وہ نورانیت اور خوشنمائی
دئے تشبیہ اگرچہ اسکو بعضے / روپہلی گردن اک ڈھالی گئی ہے
صفوت اسکی سمجھانیکے خاطر / دئے ہیں ایسی تشبیہات آخر
بھی تھا سینہ کشادہ آپکا جاں / مسافت تھی دونو شانونکے درمیاں
کہا ہے ابن جابی شکم والا / یقیں کاغذ کے جیسا تھا مصفا
مبارک آپکے سینہ سی تا ناف / لکیر ایک بال کی باریک تھی صاف
دونو بازو دونوں کندھونکے اُپر / بہت ہی خوشنما تھے موئے انور
جو تھا رنگ مبارک سب بدن کا / مبارک رنگ بغلونکا وہی تھا
کہ اک ہی رنگ تھا کل بدن کا / نہیں یہ بات ہے اورونکو حاشا
مبارک پشت تھی ہموار ایسی / نہایت صاف پرانوار ایسی
ملایم سیم ایسا کب ہوئے یار / مگر دیکھا یہ کئے تشبیہ ناچار
کہ تھوڑا گوشت کچھ اُبکا ہوا تھا / نہایت ہی منور اور مصفا
لکھا ابن حجر در شرح مشکوٰۃ / یہ فقرہ اسمیں تھا مرقوم خوشدلات
ز آیات الٰہی اے مکرم / وہ اک آیت تھی اور تھا سر اعظم
وہب ابن منبہ نے کہا ہے / کہ مرسل کوئی نہیں بھیجا گیا ہے
یہ حضرت کی نبوت کی اے خاطر / نشاں پشت مبارک پہ تھی ظاہر
نبوت را توئی آں نامہ در پشت / کہ از تعظیم دارد مہر بر پشت
تھے پر لحمہ وسطر خوب خوشتر / بھی کچھ لنبے تھے انگشتان اطہر
بھی سکتے پر گوشت کفین مبارک / بھی ریشم سے زیادہ نرم بیشک
وہ دست احمدی کی خیر و برکات / بہت مروی ہیں اعجاز و کرامات
بھی پیشانی پہ پھیر ہاتھ رکھے / شکم اور سینہ اور چہرے پہ پھیرے

گردن شریف کا بیان
مبارک سینہ و شکم
مہر نبوت
مبارک بازو اور ہاتھ

قامت مبارک

وہ دستِ پاک کی خنکی بلا شک
میں اپنے ہاتھ کو بعد از جو سونگھا
بھی ہر دو ساق اس سرور کے آیار
زمیں پر جبکہ چلتے تھے پیمبرؐ
کہوں کیا قامتِ زیبا کی تعریف
نہ کوتاہ نہ دراز اے صاحبِ دل

رنگ مبارک

بھی تن کو آپکے سایہ نہیں تھا
بھی گورے پن میں تھی پوری ملاحت

تن مبارک کی خوشبو

بھی خوشبو آپکے تھی ایسی تن میں
کہا سونگھا نہیں میں کوئی خوشبو
روایت ہے تن عتبہ سے آیار
سبب پوچھے کہا وہ نیک محضر
کہ کپڑے تو اتار اپنے بدن سے
ہوی پیدا یہ بوئے خوش ہے تب سے

فضلات شریفہ

مدینہ کے در و دیوار سے ہاں
کہ درخاکِ مدینہ خوب سوچو
بلکہ فضلاتِ نبوی میں بھی پہچاں
زمیں ہوتی تھی شق تب جانیو تم
مبارک تن سے نکلے جو کہ فضلہ
سوا زبہر قضا حاجت اک جا
نشاں بول و براز با صفا کا
تو خوشبو ان سے اک آتی تھی خوشتر
چنانچہ ام ایمن سے ہی مروی

جگر میں اپنے میں پایا ہوا جنگ
تو بہتر مشک سے خوشبوئی پایا،
تھے بارہ یک و ضخیم و صاف و ہموار
تو لگتے تھے قدم پورے زمیں پر
کہ خامے میں نہیں امکان توصیف
درازی کے تھا لیکن ساتھ مائل
کہ تن سب نور کا مایہ یقیں تھا
نمک تھا اس سفیدی میں بغایت
کہ ویسی بو نہیں مشک ختن میں
زیادہ آپکی خوشبو سے سمجھو
مہکتی تھی سدا خوشبوئی لبیا
ہوئے تھے آبلے میرے بدن پر
اتارا میں نے کپڑے اپنے تن سے
نہیں ہوتی ہے کم میرے پسینے گا ہے
ابھی پاتے ہیں وہ خوشبو محباں
مقرر خالص اک ایسی ہے خوشبو
تھی خوشبو اک مہکتی ای سخنداں
براز و بول ہوتا اسمیں تب گم
نہیں ہوتا تھا اس سے کوئی آگہ
ہوئے یکدن نبیؐ تشریف فرما
نظر آیا نہیں کچھ مجھکو اصلا
ہوا ہے مغز میرا بس معطرؐ
جو اس سالارِ دیں کی خادمہ تھی

بھی ایں بن حجر بولا اے آگہ
تھی خوشبو یونہی سب حضرتؐ کے تئیں
بھی تھے پر گوشت ایسے ہر دو پہلو
بھی ہر دو ایڑیاں کم گوشت تھی جاں
کہ سروِ بوستان انس تھا وہ،
مگر جب ساتھ تھا وہ لوگوں کے چلتے
مبارک آپکا تھا رنگ گورا
سفیدی ساتھ سرخی کے تھی مائل
انس جو خاص تھا حضرتؐ کا خادم
نتھی وہ بوئے خوش در مشک و عنبر
نہیں حالانکہ عتبہ کوئی خوشبو
کہا میں جاکے حضرتؐ سے یہ حالت
مبارک ہاتھ پر کر اپنے تب دم
کسی راہ سے گزرتے گر پیمبرؐ
شیبلی تھا جو از اربابِ جداں
کہ کوئی مشک و عنبر میں بھی آیار
کہ جب بہرِ قضا حاجت اے یار
بھی اک خوشبوئی پاتے تھے وہاں سے
کہ ہے منقول از بعضے صحابہ
فراغت پاکے جب تشریف لائے
مگر اس جا پڑے تھے تین ڈھیلے
مگر حضرتؐ کا پیشاب مطہرؐ
کہ حضرتؐ کے پلنگ کے نیچے ہر شب

کہ حضرتؐ سے کیا میں نے مصافحہ
کہ بو ویسی نہیں مشکِ ختن میں
کہ آب ان سے رواں ہو جلد گذرے
لطیف و خوشنما اے نیک عنواں
نہالِ گلستانِ قدس تھا وہ
نظر آتے تھے سب لوگو نہیں اونچے
جمال و حسن بھی تھا اسمیں پورا
انہیں بخشا تھا مولا حسن کامل
کہ تھا دس سال حضرتؐ کا ملازم
نہیں تھی اور کوئی خوشبوئی دیگر
لگاتا تھا کبھی اپنے بدن کو
مجھے یوں حکم تب فرمائے حضرتؐ
پھرائے تن پہ میرے دست اکرم
وہ راہ ہوتی تھی خوشبو سے معطر
خبر اسطرح سے دیتا ہی وہ جاناں
سمجھ ویسی نہیں خوشبوئی زنہار
کہیں تشریف لیجاتے وہ سالار
مہکتی تھی یقین جسم اس مکاں سے
کہ تھا میں اک سفر میں شہ کے ہمرہ
وہاں ناگاہ دیکھا میں نے جاکے
میں سونگھا ہوا وہ ڈھیلو نکو اٹھاکے
ہیں دیکھے اور ہیئے بعضے مطہرؐ
تھے رکھتے قدح اک ہم اے مؤدب

کئے تھے بول اک شب اسمیں سرور
کئے پس صبح کو یہ حکم مجھ پر
کہ باہر پھینک دے اب اس کو لیجا
پیشاب اس قدح میں تب کچھ نہیں تھا

کبھی میں پانی بس تشنہ تھی میں
جو کچھ اس قدح میں تھا پی گئی میں
تبسم تب کئے سالارِ والا
کہے دردِ شکم تجھکو نہ ہوگا

ولیکن نہ کئے یہ حکم اسکو
اے امّ ایمن اپنے منہ کو دھو تو
طہارت پر وہ فضلاتِ نبیؐ کے
گئے ہیں عالماں اس ہی سبب سے

تھی برکہ نام یہ اک اور عورت
کہ کرتی تھی نبی کی وہ بھی خدمت
کی نوش اکبار وہ بھی بولِ اطہر
اسے ارشاد فرمائے پیمبرؐ

کہ تجھکو صحت دائم ملیگی
کبھی ہرگز نہیں بیمار ہوگی
نہیں بیمار وہ ہرگز ہوئی ہے
مگر اُس مرض سے ہی جو مری ہے

بھی اک آئی روایت ہے برادر
پیا تھا شخص اک بولِ پیمبرؐ
سو خوشبو تھی مہکتی اسکے تن میں
بھی اسکی نسل میں تا چند پشتیں

بھی یونہی خونِ اطہر کو نبیؐ کے
صحابہ بس تبرک جانتے تھے
لگا کر سنگھیاں حضرت کو اک روز
نکالا خون اک حجام فیروز

بھی باہر لے گیا اور پی گیا وہ
جب آیا پوچھے حضرتؐ کیا کیا وہ
کہا باہر اسے میں لے گیا ہاں
کہ تا کر دوں زمیں کے بیچ پنہاں

ولیکن آپ کا خونِ مطہر
نہیں چاہا کہ میں ڈالوں زمیں پر
لہذا پی لیا میں اسکو جولاں
کیا اپنے شکم میں اسکو پنہاں

یہ سن فرمائے ہیں تب اسکو حضرتؐ
کیا تو نفس کی اپنے حفاظت
کہ یعنے تو زامراض و بلا یا
مقرر ذات کو اپنے بچایا

احد میں جب ہوئے زخمی پیمبرؐ
تو آ مالک نے چوسا خونِ اطہرؐ
کہے تو ڈالدے اسکو زمیں پر
لگا کہنے قسم وہ حق کی کھا کر

رسول اللہ کا خونِ مطہر
نہ میں واللہ ڈالونگا زمیں پر
یہ کہکر پی گیا وہ خونِ اکرم
کئے ارشاد تب سالارِ عالم

بہشتی پر نظر کرنا جو چاہے
تو وہ اس مرد کو بے شبہ دیکھے
بھی عبداللہ زبیر ایسا ہی یکبار
پیا ہے جبکہ خونِ شاہِ ابرار

کہے حضرتؐ نہ تجھکو چھوویگی نار
مگر از بہر آں سوگند جبار
کہ یعنے حقتعالی نے بقرآں
قسم اس بات کی کھایا ہے تو جاں

کہ سارے خلق کو لاؤنگا پل پر
گذر سب کا ہو اُس پر روزِ محشر
ہیں ایسے اور بھی آئے روایات
سمجھ ہوتی ہے ثابت اس سے یہ بات

کہ خون و بول تھا حضرتؐ کا طاہر
بھی ایسا ہی سبھی فضلات فاخر
کہا یعنی امام بو حنیفہ
بغیرِ شبہ قائل ہے اسیکا

کہا ابنِ حجر نے اسطرح سے
کہ پاکی پر وہ فضلاتِ نبیؐ کے
دلیلیں بے حساب آئے ہیں اے یار
خصائص سے کئے ہیں انکو اخیار

بیاں صورت کا حضرت کے مقرر
یہاں آخر ہوا ہے مختصر تر

طہارت فضلات مبارک

خون مبارک

حضرت کے فضلات

وہ حدیث طویل جو سیرت شریف کے بیان میں آئی ہے

بیانِ سیرتِ نبویؐ یہاں سے
میں لکھتا ہوں تو سن اب گوشِ جاں سے
آئمہ جو ہیں اہلِ مصطفیٰؐ کے
مطول اک حدیث آئی ہے ان سے

روایت اسکی ہوتی ہے بلا مین
مسلسل منتہی آخر بحسنینؓ
بیانِ حلیۂ خیر البریات
بھی بعضے سیرت و اوصاف و عادات

ہیں مذکور اس حدیث پاک میں جب
یہاں لکھتا ہوں اسکا ترجمہ اب
حسن بولے مرے ماموں سے پوچھا
ابی ہالہ کا بیٹا ہند جو تھا

حسن ماموں کہے ہیں ہند کو جو
سبب اسکا یہی ہے خوب سمجھو
مقرر در زمانِ جاہلیت
کہ بعضے مصطفیٰؐ کے قبل بعثت

سیرت مبارک

نکاح حضرت بی بی خدیجہ رضہ
پسر پہلا ہے ہالہ جب اے ذیشان
ہوئی ہے لڑکی اس سے ایک پیدا
غرض وہ ہند ابی ہالہ کا بیٹا
ربیب مصطفےٰ تھا جب وہ ذیشاں
پیمبر علیہ السلام کے شمائل اور اوصاف
بھی وہ حضرت کے پاک وصاف کیتا
بصورت اور سیرت با کرامت
تو اسکو پوچھتے تھے اہلِ تعبیر
تو اسکو بولتے تعبیر گویاں
نبی صلعم کی صورت و سیرت کا نبیاں
بیان سیرت والا کیا جو
کہ یعنے کہ بیاں اس شاہ دیں صلعم کی
کہ یعنے وجہ اندوہ کا بہ حضرت
خموشی تھی دراز اس شہ کی اکثر
کہ یعنے لفظ کامل اور پورا
ملائم طبع اور خوشخو تھے سالار
مذمت بھی نہ کرتے تھے کوئی شی کی
تجاوز جو کرے حق خدا سے
بہ حق نفس خاطر اپنے سرور صلعم
اشارہ نہیں فقط انگلی کا کرتے
کفِ چپ پر تھے اپنے مارتے ہاں
مگر ہوویگا اس عادت میں کچھ پیش

ابی ہالہ کے ساتھ اوّل ہوا تھا
ابی ہالہ ہے اسکی کنیت جاں
مقرر ہند ہی تھا نام اس کا،
خدیجہ کے شکم سے ہی ہوا تھا
حسن ماموں کہے ہیں اسلئے جاں
کہ تھا وہ حلیۂ اقدس کا وصاف
کرو نمیں تا کہ دستاویز دن رات
بڑی حاصل تھی حضرت سے شباہت
کہ کسکی سکل پر دیکھا بہ توقیر
حقیقت پر ہی تو دیکھا ہے ایجاں
کیا تفصیل سے اے نیک عنواں
میں اس کا ترجمہ لکھتا ہوں دیکھو
خموشی اور گویائی تھی کیسی
خدا کا خوف تھا اور فکرِ امت
کہ رہتے تھے خموش اکثر پیمبر صلعم
مبارک لب سے حضرت کے نکلتا
نہ سخت و تند خو با تو نہیں زنہار
نہ کھانے کی بہت کرتے ثنا بھی
تو حضرت صلعم تب بہت غصے میں آتے
نہیں لیتے تھے بدلہ اے برادر
عجب کے وقت اپنا کف پھراتے
یہ عادت آپکی تھی اے سخنداں
کہ پانے میں ہے اسکی عقل قاصر

ہوئے تھے اس سے دو فرزند پیدا
ابی ہالہ وہ جب رحلت کیا ہے
مرا ہے جب عقیق اے نیک عنواں
مسلماں ہوگیا وہ باسعادت
غرض حضرت حسن کہتے ہیں ایسا
میں امید رکھتا تھا کہ ان سے
امامِ دیں حسن خود اے برادر
یہانتک جو اب میں کوئی باسعادت
اگر وہ بولتا سکل حسن رضہ پر
غرض ابن ابی ہالہ اے خوش نصیب
بذکر صورتِ شاہِ بریّات
حسن راوی سے پھر پوچھے مقرر
تو راوی نے کیا حضر تکا یوں ذکر
نہیں تھا آپکو آرام و راحت
سخن کی ابتدا اور انتہا ہاں
بھی رہتے مختصر الفاظ ای یار
بھی کرتے تھے سدا نعمت کا اکرام
کریں جسطرح سے اہلِ تنعّم
نہ لا سکتا تھا کوئی تاب اُس کا
اگر کوئی شئے طرف کرتے اشارہ
بھی کرتے تھے سخن وہ شاہِ دیں جب
سمجھ حضرت کے سب عادات والا
بھی جب حضرت کبھی غصہ میں آتے

تھا ہالہ ایک اور تھا ہند دوسرا
عتیق اس سے نکاح اپنا کیا ہے
نکاحِ مصطفےٰ صلعم میں آئی وہ جاں
حدیثوں کی بھی کرتا تھا روایت
کہ میں ابن ہند ماموں سے ہوں پوچھا
صفت میرے پیں کوئی پائی جائے
تھے اشبہ با رسولِ صلعم ربِ اکبر
اگر پاتا رسول اللہ کی رویت
ہوئی ہے رویتِ نبوی صلعم میسر
امامِ دیں حسن سے یہ سنا جب
کئی آگے تو گذرے ہیں روایات
سکوت و نطق حضرت کا بیاں کر
کہ تھے اندوہناک و دائم الفکر
نہ ہرگز بات کرتے غیر حاجت
تھی پوری اور کامل آپکی جاں
معانی رہتی ان لفظوں میں بسیار
اگرچہ کم ہو نعمت اے نکو کام
رہیں لذّت پسند یہیں ہی ہر دم
لیا جاتا نہ جبتک اس کا بدلا
اشارہ کرتے اپنے کف سے پورا
انگوٹھا اپنے سیدھے ہاتھ کا تب
تھے محبوب خداوند تعالیٰ
تو پہلو اور منہ کو پھیرتے تھے،

بھی لذت پاتے گروہ کوئی شے
مفوت اور لطافت آب اور تاب
کئی روز دن تلک اس کو چھپایا
کہ اپنے پدر بزرگوار سے وہ
نہیں چھوڑا تھا اسنے کوئی شے
کہ یعنی گھر میں جب تشریف لاتے
تھا حصہ ایک از بہر عبادت
کہ اللہ کا ہی حق با ذکر و طاعت
کہ یعنی اختلاط ان ساتھ کرتے
کہ پاتے اسمیں کچھ آرام و راحت
اسی حصے میں اپنے سب سے اچھائی
مناسب حال و استعداد ان کے
مبارک اپنی مجلس میں وہ آتے
جو دینی مرتبے میں فوق رہتے
بھی ایسے شغل میں لوگوں کے رہتے
بھی فرماتے کہ جو سنتے ہیں حاضر
کہ حاجت اپنی جو لی شبہ بیسوا ہیں
قیامت میں خداوند تعالیٰ
کہ ہووے احتیاج انکا سفر
کبھی بے نفع کوئی بات نہ کہا کر
تو حصہ اپنا اک پاتے تھے وافر
حسین ایسا کہے کہ میں کہ پوچھا
کہو کیا کام تب کرتے تھے حضرت

بھی خوش ہوتے تو آنکھیں بند کرتے
بہت ہوتا تھا ظاہر اس سے دریا
حسین اپنے برادر سے نہ بولا
تھا پوچھا حیدر کرار سے وہ
یہاں اسطرح بس کرنے لگا ہے
رسول اللہ کن کاموں میں رہتے
بجا لاتے تھے اسمیں حق کی طاعت
بجا لاتے تھے اس حصہ میں حضرت
رعایت انکی و دلجوئی کی کرتے
بھی کرتے اسمیں خواب استراحت
تھے کرتے خلق کی حاجت روائی
جو فرماتا ہے فرماتے کرم سے
انھو نکو خاص کرکے اذن دیتے
تو شفقت سے زیادہ انکو چہیتے
صلاح حال انکا جس میں ہووے
وہ باتوں کو کریں غائب ہی حاضر
نہیں پہنچا سکے سلطان پاس
یقیں ثابت قدم اسکو رکھے گا
امور دین یا دنیا کے اندر
نہ پاتی ذکر نزد شاہ ابرار
جب آتے مجلس والا سے باہر
مرے والد سے مخرج مصطفیٰ
تو فرمانے لگے شاہ ولایت

تبسم کرتے اکثر جب بہر خنداں
امام دیں حسن کہتے ہیں ایسا
میں جب ظاہر کیا تو اسکو پایا
خروج و دخل حضرت کا مقرر
کہ میں پوچھا مرے والد سے اول
علی فرمائے گھر میں جب وہ آتے
کہ اپنے نفس و اہل خلق کا حق
ادا کرتے تھے حق اہل و اولاد
بھی کرتے تیسرے حصہ میں سر در
وہ حصہ میں نبی بروجہ ایثار
نصیحت خیر خواہی خلق سے کہ
بھی تھی یہ سیرت سالار والا
جو رہتے دین میں مخصوص و ممتاز
کمال مہر اور الطاف کے ساتھ
بھی دیتے تھے اجازت لوگ تھے تیں
بھی کہتے حاجتیں پہنچاؤ انکی
تو سلطاں پاس جا دینے کی حاجت
نہیں ہوتا تھا حضرت پاس مذکور
بھی جس سے ہو سکے اصلاح حاجات
جو علم خیر و برکت کے ہیں طالب
تو ہو علم و ادب میں بس مہذب
کہ یعنی گھر سے باہر جبکہ آتے
کہ حضرت بند رکھتے تھے دہاں کو

نظر آتے تھے موتی مثل دنداں
مناسب یہ حدیث از ابن ہالہ
کہ آگے ہی مرے اس نے سنا تھا
مبارک مجلس و شکل مطہر
رسول اللہ کا بے شبہ ہر عمل
تو کرتے وقت کے وہ تین حصے
نہیں رہتا تھا اسمیں فرق مطلق
وہ حضرت دوسرے حصہ میں رکھتا یاد
ادائے حق و نفس اپنا مقرر
تھے واصل و دوسروں کو کرتے یا کہ
نہ کرتے تھے ذخیرہ شاہ اکواں
کہ جو ہوں اہل علم و فضل و تقویٰ
عنایت ہی انہیں کرتے سرافراز
روا کرتے سدا لوگوں کی حاجات
کہ پوچھے آپ سے جو چاہتے ہیں
جو کہہ سکتے نہیں حاجات اپنی
اگر پہنچائے کوئی کر اعانت
وہ چیزوں کا مگر اے نیک دستور
درستی حاجتوں کی جس سے ہاتھ
جب آتے پاس حضرت کی ہو رغبت
وہ آتا رہتا ہو خلق کا تب
بھی ساتھ اصحاب کی تشریف رکھتے
نگاہ رکھتے تھے بس اپنی زباں

نہ ہرگز کھولتے تھے وہ زباں کو
مگر جس چیز میں کچھ فائدہ ہو
مبارک دل کا وہ گنج معلا
حقائق اور معارف سے بھرا تھا
وگرنہ بند رکھتے اس کو حضرت
زبانکی تھی بہت کرتے حفاظت
دلوں میں خلق کے وہ رب عزت
نہایت آپکی ڈالا تھا الفت

هُوَ الَّذِیْ اَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْبِهِمْ

بڑا اک قوم کا جو شخص ہوتا
وہ کرتے عزت و اکرام اس کا
نگہباں آپکا تھا رب عالم
کہا ہے جو کہ در قرآن اکرم
کبھی خوشخوئی سے پیش آتے تھے اکثر
کبھی فرماتے تھے لطف و مہر اُن پر
تھی تحسین نیک کی کرتے بہ تصریح
کبھی کرتے تھے بد کی یونہی تقبیح
کبھی جو تھے آپ کے افعال و اطوار
کمال اعتدال میں تھا اے یار
کبھی از تعلیم اور تادیب امت
نہ غافل رہتے از تادیب امت
کہیں تا لوگ ہو جائیں نہ غافل
کبھی اپنے کام سے تا ہوویں عاطل
کبھی سب کاموں میں حضرت کے اے بھائی
درستی اور بڑی آمادگی تھی
کہ صادر جانیو جو کام کرتا
درستی اسکی رکھتے تھے مہیا
مقرب آپکی درگہ کے اے یار
تھے بیشک سب کے سب اخیار و ابرار
تو بولے بیٹھتے اٹھتے نہیں تھے
رسول اللہ سوا ذکر خدا کے
نہیں چہتے تھے وہ بالا نشینی
نہ کرتے خاص کوئی جا اپنی
وا سب اہل مجلس کے کرم سے
توجہ التفات اس طرح کرتے
کبھی ہر ایک کی جو رہتی قابلیت
وہ کرتے اسقدر اس پر عنایت
کبھی کہتے ہیں حسین رض با کرامت
یہیں پوچھا پدر سے پھر بالغفلت
کبھی کرتا ہمنشینی جو بہ حضرت
کوئی یا اپنی لے آتا تھا حاجت
کبھی سائل کو نہ رد کرتے تھے حضرت
روا البتہ کرتے اس کی حاجت
تھے خوشخو خیر خواہ خلق ایسے
کہ سب کو وہ بجائے پدر کے تھے

زباں حضرت کی اے مرد خردمند
تھی گنج دل پہ اک کنجی کے مانند
ہو جسمیں نفع امت کھولتے تھے
وہ گنج دل کو مفتاح زباں سے
کبھی کرتے لوگ کی تالیف بیسا
تھے وہ سب آپکی الفت میں ملتہا
چنانچہ آئی یہ آیت بہ قرآں
کہ وہ فرمایا ہے خلاق اکوان
ضعیف ایماں جو ہوتے تھے اے یار
بہت تالیف انکی کرتے سالار
عدو سے بھی اپنی کرتے تھے حفاظت
یہ تھا محض انکے لیے تعلیم امت
اور اپنے دشمنوں سے بھی کرم سے
کشادہ اپنی پیشانی کو رکھتے
کبھی اکثر پوچھتے لوگوں کا احوال
کبھی فرماتے تھے شفقت انپہ ہر حال
بدی جس سے ہو اس کو خوار کرتے
ہو کیسا ہی نہ پروا اسکی کرتے
نہیں تھی ان میں تفریط اور افراط
تھا عمر آپکے کاموں میں اوساط
سیاست اور تدبیر اے برادر
تھے کرتے انکے کاموں میں ہمیں
نہ کرتے التزام سخت طاعت
کہیں تا فرض نا ہووے بہ امت
کہ جیسے جنگ کے جو ہوویں ہتیار
درست انکو ہی کر کے رکھتے اے یار
تجاوز بھی نہ فرماتے تھے حق سے
کبھی قائم اور ثابت اسکو کرتے
جو ناصح خلق کا اور خیر خواہ ہو
مقرب آپ کا رہتا بڑا وہ
کبھی جب مجلس میں وہ تشریف لاتے
جہاں جائے ملے واں بیٹھ جاتے
کبھی امت کو یہی کا حکم کرتے
کبھی کرتے منع وہ بالا دہی سے
کہ ہر سر فرد بھی ایسا سمجھتا
کہ میرے پر ہی ہے شفقت زیادہ
کہ اسنے دیکھا اپنی سرفرازی
بہت ہوتا تھا خوشنود اور راضی
رسول اللہ کی مجلس کے آداب
کہ ہوتے ہمنشیں جیسا بہ اصحاب
وہ جبتک نا اٹھے اپنی خوشی سے
نہ اٹھتے مصطفےٰ اقدام کرکے
اگر بالفرض نا ہو چیز کوئی
تو دلجوئی سے کرتے بات میٹھی
کبھی مجلس اس امام انبیا کی
تھی مجلس علم اور حلم و حیا کی

بھی تھی وہ مجلس صبر و امانت ادب والی تھی وہ مجلس بغایت
نہیں شائع کئی جاتی تھے زلات وہ مجلس میں سمجھ فرضی ہے یہ بات
وہ مجلس والے سب باہم دیگر محب تھے اور موافق اور برابر
زیادہ جو ہے تقوی میں کامل زیادہ جانتے اسکو ہی فاضل
بھی کرتے تھے بڑوں کی ہی عزت بھی چھوٹوں پر سدا رحم و شفقت
تعالی اللہ یہ کیا اوصاف و آداب وہ رکھتے تھے شہ عالم کے اصحاب
فضائل انکے کیا لکھنے میں آوے مناقب انکے کیا کہنے میں آوے
یہاں تک اے مسلمانو سنے جب کچھ انکی پیروی حاصل کرو اب
بھی ہو جو پیرو اصحاب حضرت وہ پاوے بالیقیں نور ہدایت
سو ان سے پیروی جنکی کروگے ہدایت پاؤگے تم فضل حق سے
شمائل کی حدیث اوپر جو گزری علی مرتضی سے جو ہے مروی
بیاں سکا ترجمہ ہی جو لکھا میں اسی پر اکتفا اب یہاں کیا میں
چنانچہ زہد و ایثار و قناعت بھی حلم و علم اور جود و سخاوت
فصاحت کچھ یہاں حضرت کی لکھکر یہ نسخہ ختم کرتا ہوں اسی پر
کسی انسان کو بھی زبان داں فصاحت میں نہیں ایسی دیا شاں
حدیثیں آپکی اس پر گواہ ہیں سو تھوڑے ان سے لکھتا ہوں یہاں میں
یہاں کرتا ہوں چالیس انسے مرقوم بھی انکا ترجمہ کچھ صاف منظوم
ثواب و صحت اعمال اے عاقل یقیں موقوف ہے برنیت دل

مِنْ حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهٗ مَا لَا يَعْنِيْهِ

سخن اور فعل ایسا چھوڑ دیوے کہ نفع آخرت جس میں نہ ہووے
مسلماں ہے وہی پاکیزہ عنواں کہ اسکے بھائیاں دوسرے مسلماں
زباں دشنام و غیبت سے بچاوے کسی کو ہاتھ سے اپنے نہ مارے
نہیں ایماں تم سے کوئی لایا نہ جبتک ہووے اس کا حال ایسا

بلند اس بزم میں ہوتی نہ آواز کوئی بد بات سے ہوتا نہ دمساز
کسی سے یعنے زلت گر ہو صادر نہیں کرتا تھا اسکو دوسرا ظاہر
مخالف ایک دوسرے کے نہیں تھے عزیزاں بھائیاں سب بالیقیں تھے
بھی وہ اخیار سب یک دوسرے ساتھ تواضع سے ہی پیش آتے تھے دن رات
بھی محتاج تھے وہ کرتے تھے ایثار غریبوں کی رعایت اے نکوکار
جب انکی شان اقدس میں سنو تم کہا اللہ رضی اللہ عنہم
غرض کچھ سیرت سالار عالم بھی کچھ اوصاف اصحاب معظم
جو پیرو ہو نبی کا باسعادت رفاقت پاوے حضرت کی بجنت
نبی فرمائے ہیں اصحاب میرے ستاروں کے یقیں مانند ہونگے
حدیث اقتدیتم اہتدیتم سنو تم پیروی انکی کرو تم
مبارک سیر ہیں حضرت کی پرنور ہیں مجمل اسمیں جس تعداد مذکور
سوا اسکے دگر اوصاف اکرم رسول اللہ کے اخلاق اعظم
ریاض انہیں اندر اے برادر میں لایا ہوں تو گر چاہے نظر کر
کوئی کیا لکھ سکے ذکر فصاحت یہاں ہے طاق ہر انسانکی طاقت
بڑی تھی آپ میں شیریں بیانی تھے تھوڑے لفظ اور بیحد معانی
معانی ہیں ہے وسعت انکی بسیار کریں گر شرح انکی ہووے طومار

اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ

اگر للہ نیت نار کھے گا ثواب اسکے عمل کا نا ملے گا
مسلمانی وہی بہتر ہے پہچاں سدا ہر حال ہیں مرد مسلماں

اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ يَّدِهٖ وَ لِسَانِهٖ

زباں و ہاتھ سے اس کے سلامت رہیں اس سے نہ پاویں کوئی آفت

لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى يُحِبَّ لِاَخِيْهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهٖ

کہ وہ جو چیز چاہے اپنے خاطر وہی چاہے ہر ایک مومن کے خاطر

رکھے جس چیز کو اپنے لئے دوست — وہی بھائی لئے اپنے رکھ دوست
سو دین نصیحت ہے اے بھائی — نصیحت کی ہے معنی خیر خواہی
سو کل ہے بلا گفتار کے ساتھ — ہیں باتوں میں ہی آفات و بلیات

اَلْمَجَالِسُ بِالْاَمَانَةِ

اَلْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ

تَرْكُ الشَّرِّ صَدَقَةٌ

اَلْحَيَاءُ خَيْرٌ كُلُّهٗ

فَضْلُ الْعِلْمِ خَيْرٌ مِّنْ فَضْلِ الْعِبَادَةِ

اَلصِّحَّةُ وَالْفَرَاغُ نِعْمَتَانِ مَغْبُوْنٌ فِيْهِمَا اَكْثَرُ النَّاسِ

فریب انہیں ہیں کھائے لوگ اکثر — غنیمت یعنی ان کے تئیں سمجھکر

مَنْ غَشَّنَا فَلَيْسَ مِنَّا

مسلماں کو نہیں ہرگز سزاوار — فریب و مکر کرنا ہی نکو کار
دکھانیوالا نیکی کا اے دلبند — سمجھ تو اسکے فاعل کے ہے مانند
کسی شئی کو رکھنا دوست اکثر — کرے ہے کور و کر تجھکو مقرر

اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ

لَا تَرْفَعْ عَصَاكَ عَنْ اَهْلِكَ

خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِاَهْلِهٖ

سدا بی بی کا اپنے ڈر دکھاکے — سدا نیکی سے اس سے پیش آوے

مَنْ اَبْطَاَ بِهٖ عَمَلُهٗ لَمْ يُسْرِعْ بِهٖ نَسَبُهٗ

زُرْ غِبًّا تَزْدَدْ حُبًّا

اَلْخُلُقُ السَّيِّئُ يُفْسِدُ الْعَمَلَ كَمَا يُفْسِدُ الْخَلُّ الْعَسَلَ

اِيَّاكُمْ وَخَضْرَاءَ الدِّمَنِ

اَلْكَيِّسُ مَنْ دَانَ نَفْسَهٗ وَعَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ

اَلدِّيْنُ النَّصِيْحَةُ

اَلْبَلَاءُ مُوَكَّلٌ بِالْمَنْطِقِ

خموشی ہے بھلی بس منہہ نہ کھولے — سوا اچھے سخن کے کچھ نہ بولے
مقرر مجلسیں ہیں بالامانت — کریں مجلس کی باتوں کی حفاظت
مقرر مشورت کرتے ہیں جس سے — ہے لازم وہ امانتدار ہووے
بدی سے باز آنا یونہی سمجھیں — کہ صدقہ راہ میں اللہ کی دیں
یقیں شرم و حیا اے نیک عنصر — مقرر سب کے سب ہے خیر ہی جان
فضیلت علم کی جو ہے مقرر — فضیلت سے عبادت کی ہے بہتر
سمجھ بے شبہ صحت اور فراغت — یقیں بندوں کی حق میں ہیں دو نعمت
بجا لاتے نہیں ہیں نیک اعمال — فراغت اور صحت بیچ خوشحال
دعا ہمسے کسی کو جو کہ دلوے — نہیں ہے شخص ویسا جانو ہمسے

اَلدَّالُّ عَلَى الْخَيْرِ كَفَاعِلِهٖ

حُبُّكَ الشَّيْءَ يُعْمِيْ وَيُصِمُّ

نہ اویگا نظر اس چیز کا عیب — سنے نا جاویگا وہ عیب بے ریب
ہے سر اک شخص بیشک ساتھ اسکے — مقرر جس کو دل سے دوست رکھے
اٹھا لکڑی نہ اپنے اہل سے تو — ہمیشہ رکھ ادب میں خوب انکو
وہی ہے نیک تر تم سے سمجھ لو — کہ اپنے اہل سے نیکی کرے جو
مگر اس سے بہ احکام شریعت — ہو سستی نا کرے اسکی رعایت
عمل میں سست ہووے جو بد انجام — نسب اسکو نہ اسکا آویگا کام
کرا کر دن آڑ لوگوں کی زیارت — زیادہ اس سے ہووے گی محبت
بری خصلت عمل کو خوار ایسا — کرے ہے سرکہ شہد کو خوار جیسا
اگے بے ریشہ سرگیں پے جو سبزی — تم اس سے بالضرورت لیجو دوری
وہی ہے شخص زیرک اے ذیشاں — کہ جن نے نفس کو اپنے کیا خوار

عمل ایسا کیا وہ نیک انجام / کہ آوے موت کے بعد اس کے کام
یقیں وہ شخص عاجز ہے اسے سمع / کہ اپنے نفس کا ہی ہوکے تابع

وَالْعَاجِزُ مَنْ اَتْبَعَ نَفْسَهُ وَتَمَنّٰى عَلَى اللّٰهِ

اَلْقَنَاعَةُ كَنْزٌ لَا يَفْنٰى

اَلْاِقْتِصَادُ فِي النَّفَقَةِ نِصْفُ الْمَعِيْشَةِ

وَالتَّوَدُّدُ اِلَى النَّاسِ نِصْفُ الْعَقْلِ

حُسْنُ السُّؤَالِ نِصْفُ الْعِلْمِ

لَا عَقْلَ كَالتَّدْبِيْرِ وَلَا وَرَعَ كَالْكَفِّ

لَا حَسَبَ كَحُسْنِ الْخُلُقِ

اَلرَّضَاعُ يُغَيِّرُ الطِّبَاعَ

لَا اِيْمَانَ لِمَنْ لَا اَمَانَةَ لَهُ

وَلَا دِيْنَ لِمَنْ لَا عَهْدَ لَهُ

لَا فَقْرَ اَشَدُّ مِنَ الْجَهْلِ وَلَا مَالَ اَعَزُّ مِنَ الْعَقْلِ

مَا جُمِعَ شَيْءٌ اِلٰى شَيْءٍ اَحْسَنُ مِنْ عِلْمٍ اِلٰى عِلْمٍ

اَلْعَفْوُ لَا يَزِيْدُ الْعَبْدَ اِلَّا عِزًّا

وَالتَّوَاضُعُ لَا يَزِيْدُ اِلَّا رِفْعَةً

مَا نَقَصَ مَالٌ مِنْ صَدَقَةٍ

كُنْ فِي الدُّنْيَا كَاَنَّكَ غَرِيْبٌ اَوْ كَعَابِرِ سَبِيْلٍ

وَعُدَّ نَفْسَكَ مِنْ اَصْحٰبِ الْقُبُوْرِ

عمل ہرگز بجا لاوے نہ اچھا / کرے پر حق سے بخشش کی تمنا
قناعت ایک ایسا ہے خزانہ / کہ وہ فانی نہیں ہوتا ہے دانا
میانہ پن سمجھ نفقے میں خوشتر / یقیں آدھی معیشت ہی مقرر
بھی کرنا دوستی لوگوں سے اے یار / ہے آدھی عقل جانے بے تکرار
سوال اچھا کیا کرنا اے ذیشان / بغیر شبہ آدھا علم ہے جان
نہیں ہے عقل جان تدبیر کی سی / نہیں ہے ورع بھی کف سی خموشی
حسب بھی نا ہو نیک اخلاق مانند / تو نیک اخلاق سے ہو فائدہ مند
سنو تم دودھ کے پینے کی تاثیر / طبیعت میں یقیں لاتی ہے تغیر
نہیں ایمان ہے اے باصداقت / نہیں کرتا ہے جو حفظ امانت
نہیں ہے دین بھی اسکو اے بھائی / نہیں کرتا ہے جو وعدہ وفائی
نہیں ہے جہل سے افلاس بدتر / نہ بہتر عقل سے ہے مال اور زر
نہ جمع حلم با علم اے برادر / نہیں ہے جمع کوئی دو شئے کا بہتر
خطا کو عفو کر دینا کسی کی / بڑھاوے عزت و شان آدمی کی
تواضع نا بڑھاوے بر بلندی / تواضع سے ملے بیشک بزرگی
نہ نقصان مال کا صدقات سے ہو / بڑھاوے صدقہ بلکہ مال و زر کو
تو رہ دنیا میں گویا اک مسافر / یا مثل رہ گزر ہر دم آخر
بھی از اہل قبور اپنے کو پہچان / کہ گویا جسم سے اپنے گئی جان
حدیثوں کی کتب دیکھے گا تو جب / ترے پر یہ کھل مکشوف ہو تب

بھی ایسی ہی حدیثیں چند ہیں / کیا چالیس پر اب اکتفا میں
نہیں رکھتی تھی کچھ حد و نہایت

خاتمہ

کہ مختصر کی فصاحت اور بلاغت
بحمد اللہ اب یہ نسخہ پاک
تھی اٹھائیسویں از شہر شعبان
کرے مقبول اس کو حق تعالیٰ
ہزاروں ہم سے تسلیم و تحیات

ہوا آخر بہ جاہ شاہ لولاک
سنہ میں تلت وصنت کا سال
طفیل مصطفیٰ سالار والا
سدا بھیجے بہ سالار بریات

تھی تب ہجرت سے گذری ای نکو فال
بطرز غایت اجمال و ایجاز
خدا سے سن عاشق کر اس سے
بہ اہل بیت و اصحاب محمدؐ

ہزار و دو صد و نود یہ اک سال
ہیا رنگ بہار ختم کا ساز
جمال احمدی کی دید بخشے
بھی بر اتباع و احباب محمدؐ

عباداتِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کر ادا حمد و نعت سے عنواں
از پئے قرب بارگاہ کریم
اور جو اسلام سے عبادت ہے
بلکہ ہر شی ہے اسکی طاعت میں
دیکھلو ہیں قیام میں اشجار
گر نہ طاعت ادا ہو انساں سے
بسکہ انوار قدس عالم غیب
جبکہ دنیا حقیر آوے نظر
اسکے جانے سے کچھ نہ دہشت ہو
رنج و غم تب وہ دور ہو دیگا
اور کہا دوسری جا میں اے دمساز
کہ ترا حال جانتے ہیں ہم
پس تو تسبیح کر تو رب کی
آیت پاک میں یہ اے دانا

کروں طاعات مصطفےٰ کا بیاں
اسکی طاعت ہی نردبان عظیم
حق کی طاعت ہی حق کی طاعت ہے
ذکر و تسبیح رب عزت میں
اور بہائم رکوع میں اے یار
تو وہ بدتر ہے سنگ و حیواں سے
اسپہ مکشوف ہو دیں تب لاریب
ہووے آساں اور سبک اسپر
اور آنے سے کچھ نہ فرحت ہو
اسکے بدلے سرور لیویگا
استعانت کرو بصبر و نماز
بالیقیں اے پیمبر اکرم
اور ہو ساجدین سے ابھی
موت ہی ہے یقین کا معنی

جانیو تم بطاعت مولیٰ
نور ایمان کا عبادت ہے
اور تخلیق جن و انسان کی
از جماد و نبات اور حیواں
اور چرندے سجود میں ہیں تمام
قلب و قالب سے اپنے جب انساں
عالم غیب جب کھلے یکسر
جانا دنیا سے دوں کا اور آنا
اور بندے پہ رنج آوے عجب
دیکھ قرآں میں خدائے کریم
اور قرآن پاک میں مولا
کہتے ہیں تیرے حق میں جو اعدا
اور عبادت تو کر ترے رب کی
یوں لکھے ہیں مفسران شہیر

ہووے بندوں کو قرب اعلیٰ
روح عرفاں کی عبادت ہے
محض طاعت کے ہی لئے ہوگی
ہیں گے ظاہر نماز کے ارکاں
اور پتھر قعود میں ہیں تمام
ہووے مشغول طاعت رحمٰن
اس کو دنیا حقیر آئے نظر
ہووے سر دو برابر اے دانا
تب وہ شاغل ہو کر بطاعت رب
کہا فاعبدہ واصطبر انہیں
سرور انبیا کو فرمایا
تنگ ہوتا ہے اس سے سینہ ترا
موت آئے تلک یقیں تری
گر تو چہتا ہے دیکھ ہر تفسیر

موت

موت اک امر جب یقینی ہے
پس یقیں جان اسکی معنی ہے

جو ہیں بے شرع ملحد و زندیق
اسکے معنے کو نا سمجھ تحقیق

بولتے ہیں یقین آوے جب
طاعت حق ہو اس سے ساقط تب

رفع تکلیف اس سے ہووے سدا
یہہ تو الحاد و زندقہ ہے بڑا

کیونکہ بندہ ہے ہر زباں ہر آں
درگہہ حق کا ہی مسافر جاں

منقطع نا ہوا اس کا سیر و سفر
رہے زندہ وہ جب تلک اے پسر

توشۂ رہ کی اسکو تیاری
چاہیئے ہے وہ طاعت باری

قرب خاصونکو جسقدر ہو زیاد
بندگی اسقدر ہو انکو زیاد

شخص ایک مسجد جنید میں آ
یک سقوط عمل کی بات کہا

شیخ اس کو کہا یہ بات تری
ہے زنا و شراب سے بھی بری

الغرض انبیائے عالیجاہ
جو بڑے ہیں مقرب درگاہ

انکا صدق و یقیں ہے کامل تر
اور ہے ایمان انکا فاضل تر

اور عین الیقین کا درجہ
اور حق الیقین کا رتبہ

اسکو حاصل تھا اس طرح ایقان
مرتبہ ویسا دوسرے کو کہاں

دیکھو یا ایں وہ خاصگان خدا
نہیں طاعت سے ایکدم تھے جدا

خاص سالار انبیا اے نیک
طاعت حق میں کسقدر تھی دیکھ

کہ تہجد میں جب ہو طول قیام
ورم کرتے تھے پائے شاہ انام

افضل الانبیا ہے جب وہ ذات
انکی طاعت ہے افضل الطاعات

کچھ بیاں آپکی عبادت کا
اور لکھتا ہوں کچھ طہارت کا

پہلے لکھتا ہوں کچھ وضو کا بیاں
بعد غسل و تیمم اے ذی شاں

اصل مصدر ہے جان لفظ وضو
کہتے ہیں خوبی و طہارت کو

جب وہ کرتا ہے پاک اعضا کو
نام رکھا گیا ہے اس کا وضو

وضو کی معنی اور فضیلت کا بیان

اور وضو کا بڑا ہے اجر و ثواب
ہے وہ کفارۂ گنہ دریاب

اور فضیلت ہیں اس وضو کی صریح
ہیں بہت سے حدیثاں صحیح

یوں روایت ہے بوہریرہ کیا
کہ رسول خدا نے فرمایا

کہ مسلمان جب کرے گا وضو
دہوے جس وقت اپنے وہ منہ کو

منہ ہی اسکے ہے جو جرم و خطا
چشم سے جو گنہ طرف دیکھا

بالیقیں اس وضو کے پانی سے
دہو جاتے ہیں وہ گنہ اس کے

دہووے جب ہاتھ ہاتھ کے بھی خطا
دہوے جاتے ہیں تب بفضل خدا

اور پاؤں کو اپنے دہوئے جب
دہو جاوے گناہ پاؤں کے تب

یعنی ہر عضو جب کہ دہوتا ہے
جرم سے اسکے پاک ہوتا ہے

یوں روایت کیا ہے ابن عمرؓ
کہ کہے یوں خدا کے پیغمبر

کہ وضو پر وضو کرے گا جو
لکھے دس نیکیاں خدا اسکو

اور سلمان نے یوں دیا ہے خبر
کہتے ہیں رسول جن و بشر

یوں وضو سے گناہ گر جاوے
جسطرح برگ اس شجر سی گرے

آئے اکثر حدیث ایسے جاں
اب وضوئے نبی کا سن بیاں

حضرت کے وضو کا بیان

اور بقول صحیح اے صاحب
ہوا مکے میں ہی وضو جب

ہے روایت کہ ہر نماز لئے
سرور انبیا وضو کرتے

اور کبھی اک وضو سے اے دمساز
بھی وہ پڑھتے تھے چند فرض نماز

دیکھ مسلم نے یوں روایت کی
از بریدہ صحابی نبوی

کہ وضو ہر نماز کے خاطر
کیا کرتے تھے سرور فاخر

فتح مکے کے دن یہ اے دلبند
یک وضو سے پڑھیں نماز چند

بلکہ ہے یک روایت اے دمساز
کہ پڑھے یک وضو سے پانچ نماز

تب عمر نے کہا اے حق کے نبی
آپ ایسا نہیں کرتے کبھی

مسواک کا بیان

کہے عمداً یہ میں نے کام کیا
پوچھے تم کس طرح سے کرتے تھے
اسلئے ہی لکھے ہیں آ ماہر
پسر حنظلہ بھی عبداللہ
امر لیکن گراں ہوا یہ جب
اور مسواک کی فضیلت میں
گر نہ ہوتی مشقت اکثر
اور فرمائے سید لولاک
بیہقی اور شیخ طبرانی
اور امت پہ سنت آئے تمام
بسکہ مسواک ہر وضو میں کرے
کہ صحیحین میں حدیث صحیح
حنفیہ کہتے ہیں وہ بیداری
اور مسواک جاگتے ہی ز خواب
اور دولت سرا میں جب آتے
اور مسواک مستحب ہیں لکھے
اور کافی ہے وہ اگر نہ رہے
اور یک صاع آب سے در باب
اور لکھتے ہیں یہ بھی تو رکھ یاد
اصل شے ہے کہ بھیگے سب اعضا
لیک پانی کا جب ہو شغل کثیر
کبھی اعضا وضو کے اپنے اے یار
فرق ہے ایکبار کا دھونا

سب پہ ظاہر ہوتا جواز اس کا
تب انسؓ نے کہا ہے یوں اُن سے
کہ وضو سے نماز کی خاطر
یوں روایت کیا ہے اے آگاہ
حکم مسواک آیا آپ پہ تب
اسکے اجر و شرف کی کثرت میں
کرتا واجب میں اپنی امت پر
منہ کی پاکی کا ہے سبب مسواک
لائے ہیں عائشہؓ سے اگھانی
وتر و مسواک اور شب کا قیام
کہ وضو ہووے جو نماز لئے
ہے حذیفہؓ سے ایک آئی صحیح
ہاں تہجد کے واسطے ہوگی
ایک سنت جدا ہے وہ دریاب
تب بھی مسواک آپ کرتے تھے
کہ وہ پیلو کی جھاڑ کی ہووے
موٹے کپڑے سے یا کہ انگلی سے
غسل کرتے تھے وہ رفیع جناب
کہ یہ تعیین ہی نہیں ہے مراد
اور نہ اسراف آب ہو اصلا
اسمیں اسراف عمر ہے اے پیر
دھوتے یکبار ہی وہ شاہ جہاں
نہ وضو ہو جواز اس کے سوا

یوں انسؓ سے کہا نبیؐ حق کے
ہم نہ کرتے تھے ہر نماز لئے
جو تھا واجب پہ سرور کونین
کہ وضو کرنا ہر نماز کے لئے
یعنے باقی اگر وضو ہووے
بس احادیث آئے ہیں بسیار
کہ سدا ہر نماز کی خاطر
اور ہے موجب رضائے خدا
کہ رسولؐ خدا نے فرمایا
اور بالاتفاق بر اُمت
اور نزدیک شافعی در باب
ہوتے جب شب میں خواب سے بیدار
پس وہ مسواک کرنا اے ماہر
اور سونے کے وقت شاہ جہاں
لیک ظاہر ہے اُس سے اے دسان
وہی مسواک کرتے سرور دیں

وضو کرتے تھے ہر نماز لئے
بلکہ کرتے تھے جب وضو ٹوٹے
ہے خصوصیت آپکی یہ یقین
پہلے واجب نبیؐ پہ تھا اسلئے
کرے مسواک ہر نماز لئے
ہے ازانجملہ یہ حدیث اے یار
کرے مسواک مومن طاہر
یعنی خوشنود اس سے ہو مولا
فرض حق مجھ پہ تین چیز کیا
ہے بلا شک مؤکدہ سنت
کرے مسواک جب اٹھے از خواب
کرتے مسواک سید ابرار
ہے وضوئے نماز کے خاطر
اور کریں جب تلاوت قرآں
تب بھی کرتے تھے نہ وضوئے نماز
حکم کرتے اسی کا سب کے تئیں

آبِ وضو کی مقدار

اور وضو دو رطل سے کرتے تھے
اس سے کم اور زیادہ سے بھی ہاں
اور ہووے اگر یہ آب رواں
کرنا ضائع وہ شغل ہیں اوقات
تا کہ امت پہ ہووے نہ مخفی
دھوکے اعضا وضو میں یکبار

منع اسراف سے بھی فرماتے
گر ہو غسل و وضو روا ہے یہاں
گرچہ اسراف آب نہیں ہے و لیک
ہے خطا اس سے پس اٹھا کے آب
دھونا ہے ایک بار بھی کافی
ایسا فرماتے احمد مختار

یہ وضو ہے کہ جانو اس کے سوا
نور پر نور ہے وضو ایسا
یہ نہایت ہے درجۂ تطہیر
دیکھو عثمانؓ یہ دیئے ہیں خبر
کہ یہ میرا وضو ہے جانو اب
کبھی یک آب سے شہِ آفاق
کبھی دونوں میں فصل کرتے تھے
لیک ہر دو میں وصل کا دستور
یعنی پانی دہان و بینی میں
پانی ہر ہر میں بس جدا لیویں
یعنی مطلب حدیث کا ہے جو
اور نص کے مقابلہ میں آئے یار
برخلاف و مقابل اس کے قیاس
اندریں باب حنفیہ کی دلیل
طلحہ ابنِ مصرف اے خوشخو
کہ کئے مصطفےٰ وضو اے یار
اور ہر ایک بار آب جدا
جدِ طلحہ کو صحبتِ نبوی
اور یہ طبقات ابنِ سعد جو تھا
یونہی لایا ہے شیخ ابنِ ہمام
بو حنیفہ کے پاس اے دمساز
بلکہ بولا ہے شافعیؒ اظہر
در وضو مضمضہ و استنشاق

نہ قبول ہے نماز کو مولا
اور ہمیں ثواب ہی دونا
اور حدیثیں اسی میں آئیں کثیر
میں نے دیکھا وضو کئے سرور
اور کبھی اگلے انبیاؑ کا سب
کرتے تھے مضمضہ و استنشاق (کلی کرنا ۱۲ — ناک میں پانی لینا ۱۲)
یعنی پانی جدا جدا لیتے
مذہبِ شافعیؒ میں ہے مشہور
تین باری جدا جدا لیویں
جو نکہ ہر عضو کو جدا دھوویں
تا موافق قیاس کے بھی ہو
وجہِ تعلیل یہ نہیں زنہار
نہ کئے حنفیہ اے رمز شناس
یہ حدیثِ صحیح ہے بے قیل
تابعین کے ثقات سے ہے جو
مضمضہ اس میں وہ کئے سہ بار
میں نے دیکھا لئے رسولِ خدا
نہیں حدِ ثبوت کو پہنچی
جدِ طلحہ سے اک خبر لایا
جو محقق بڑا تھا اور امام
بس وہ دونو میں وصل بھی ہے جواز
وصل جائز ہے فصل ہی بہتر
نزدِ ہر سہ ائمۂ آفاق

اور دھوتے تھے گاہے دو دو بار
اور دھوتے کبھی شہِ ابرار
اور اکثر عمل اسی پر تھا
دھوئے اعضا کو اپنے سہ سہ بار
یک روایت ہے وہ رسولِ کریمؐ
وصل کہتے ہیں اسکو اے بھائی
اور احادیث مختلف اے میاں
مذہبِ حنفیہ میں آئی نشاں
کیونکہ منھ اور ناک دو اعضے
فصل میں آئی جو حدیثِ صحیح
چونکہ یہ قاعدہ اے فرخ پے
یعنی دونوں کے وصل میں تقلیل
بلکہ وجہِ قیاس ہی بھی جاں
ابو داؤدؒ اور طبرانیؒ
وہ یقیں اپنے باپ دادا سے
بعد ازاں تین تین بار اے گیانی
شافعیہ یہ بولتے ہیں لیک
لیک ثابت ہی بیہقی نے کیا
اس خبر سے ثبوت ہوتا ہے
اور فتاویٰ جو ہے ظہیریہ
شافعیؒ کے بھی پاس اے بھائی
پس حقیقت میں کچھ خلاف نہیں
فعلِ سنت ہے بوجہ یوں سو ہیں

اور فرماتے اس طرح سالار
اپنے اعضا وضو کے سہ سہ بار
سرورِ دیں کا اور صحابہؓ کا
بعد اس طرح سے کئے اظہار
کہے یہ ہے وضوءِ ابراہیمؑ
کرتے تھے تین بار ایسا ہی
دونوں جانب میں آئی ہیں یہ جاں
فصل دونوں کے درمیاں ہے جاں
اصل میں جب جدا جدا ہو نکلے
اسکو دیتے ہیں اسطرح ترجیح
بس مقرر اصولِ فقہ میں ہے
گذری آگے حدیث کی جو دلیل
دی ترجیح حدیثِ فصل کو جاں
جسکو لائے ہیں اور لکھا شمنیؒ
یوں روایت کیا ہے اب سنیے
وہ لئے اپنے ناک میں پانی
اس خبر کی سند میں ضعف ہے ایک
اس کی صحبت بہ سرورِ والا
کب پیمبرؐ کو اس نے دیکھا ہے
شیخ شمنیؒ نے اسمیں نقل کیا
فصل دونو میں ہر روایہ ہی
ہر دو ثابت حدیث سے ہی یقیں
فرض ہے پر امامِ احمدؒ پاس

مسح سر میں چاروں اماموں کا مذہب

اور پانی نیا ہے حضرتؐ نے
مسح کرتے تھے سر کا پورا میاں
کہہ سکیں جسکو مسح اے خوشحال
اور امام ابو حنیفہؒ پاس
اور سنت ہے مسح سر کا تمام
تین پانی سے تین بار ایجا
اور ایک آب سے بسبہ کثرت
آئے اِس بات پر کبھی آو لبر
یہ ہے معمول بعدِ مسحِ سر
پاؤں دھولیتے تھیں آئے جو انجبار

دلیل مذہب حنفی

اور ہے تین بار کبھی مروی
صورتیں سب یہ ہو سکے تحقیق
کہ وضو کرتے جب پیغمبرؐ
اور فرماتے مجھ کو رب میرا
بوحنیفہؒ و شافعیؒ کے پاس
لیک واجب کہے اُسے اے ہمام
اور محمدؒ کے پاس اے ہشیار
ابوداؤد نے ز ابن عمرؓ

داڑھی کے خلال کا بیان

انگلیاں زیرِ ریش اپنی لا
بوحنیفہؒ و شافعیؒ کے یہاں
ہاتھ کی انگلیوں کے باب میں ہاں
اور مالکؒ کے پاس اے خوشحال
کہہ گئے ہیں خدا کے پیغمبرؐ
ناک میں دستِ راست سے اپنے
قدرِ واجب میں اختلاف ہے جان
گرچہ یکبال ہووے یا سہ بال
پاؤ سر کا ہے فرض بی وسواس
کہ کرے ایکبار ہی اے ہمام
مسح بدعت ہے یہ ہماں ہے یہاں
بوحنیفہ کے پاس ہے سنت
بس احادیث اکثر و اشہر
نہ تراوت رہی ہو ہاتھ اندر
اُنمیں ذکرِ عدد نہیں اے یار
یک روایت بھی آئی ہے ایسی
ایک یک وقت میں ہو ایک طریق
ایک کف بھر کے پانی تب لیکر
ہے بلا شبہ حکم اِس کا کیا
ہے یہ سنت خلال بے وسواس
مذہبِ حنبلیؒ کے بعض امام
وہ مخیّر ہے یعنے خود مختار
اسطرح کی روایت اے دلبر
بعد کرتے خلال داڑھی کا
ہوگا سنت خلال انگشتاں
آئی ہیں دو روایتیں اے جاں
خاص تھے پا کی انگلیوں کا خلال
مسحِ گردن کرے جو ہمرہِ سر
اور جھڑکتے تھے دست جب جاں
شافعیؒ نے کہا ہے کم مقدار
اور مالکؒ کے پاس سر کا تمام
اور دلائل یہ تینوں مذہب کے
دونوں ہاتھوں کو سر کے آگے سے
اور سنت ہے شافعیؒ کے یہاں
اور کانوں کا مسح کرتے تھے
یک روایت ہے مسحِ گوش لیے
اہلِ تحقیق اِس طرح توفیق
یک روایت ہے سیدِ ابرار
دھوئے ہیں سبھے پاؤں کو سہ بار
در بیانِ خلالِ ریشِ نبیؐ
زیرِ ریشِ شریف اپنے بھگا
انگلیاں اپنی زیرِ ریش سے ہاں
اور سنت ہے نیز بر دستور
ریش کا یہ خلال اے فرخ پے
منھ کو دھونے کے وقت پروہ خلال
جب رسولِ خداؐ وضو کرتے
دست اور پا کی انگلیوں کا خلال
نزدِ احمد خلال اے فرخ پے
یک روایت سے ہے یقیں سنت
مسحِ گردن کے باب میں ایک ہے
طوقِ گردن ہیں اس کے روز جزا
ہے یہ سنت بغیرِ شبہ و گمان
قدرِ واجب یہی ہے سُن اے یار
مسح واجب ہے اے نکو انجام
دیکھ ہیں معتبر کتب میں لکھے
پیچھے لیجاوے آگے پھیر لاوے
مسح اسطرح ساری سر کا ہاں
اُسی پانی سے مسح کے سر کے
لیکے آبِ جدید مسح کرے
دُھوئے سر دو حدیث میں تطبیق
دھوئے پاؤں کو اپنے دو دو بار
بعد سہ بار پا چپ کو اے یار
ہے نہیں سی حدیث اِک آئی

مسحِ گردن

بعد کرتے خلال داڑھی کا
لاوے اوپر یہی خلال ہے جاں
نزدِ احمدؒ یہ مذہبِ مشہور
منھ کو دھونے کے وقت پر ہی ہے
یا کرے وقتِ مسحِ سر خوشحال
سر دو رخسار اپنے ملتے تھے
کرتے تھے گاہ گاہ اے فرخ فال
پاؤں کی انگلیوں کا سنت ہے
دوسرے قول سے نہیں سنت
یک حدیث آئی ہے ز ابنِ عمرؓ
نہ پڑیگی سمجھ مفصلِ خدا

ایک کہتے ہیں اس طرح اکثر لطیف
کہ سند اس حدیث کی ہے ضعیف

اور بالاتفاق غیرِ گمان
مسح حلقوم کا ہے بدعت جان

اور بعضوں نے اے نکو سیرت
مسحِ گردن کو بھی لکھا بدعت

شیخ ابنِ ہمام پاک نصاب
اسکا ثابت کیا ہی استحباب

اسکے ہونے پہ مستحب اے ذکی
ترمذی کی حدیث یہ لائی

وائل ابن حجر کہا اے یار
کہ کئے مسح سر نبیؐ سہ بار

مسح دو کان پر کئے سرِؐ یار
کئے گردن پہ مسح پھر سالارؐ

ابوداؤد کی حدیث دگر
پھر وہ لایا ز کعب ابنِ عمر

کہ کئے ہیں وہ شاہِؐ موجودات
مسحِ گردن بھی مسح سر کے ساتھ

اور گردن کا مسح بے وسواس
مستحب ہوگا حنفیہ کے پاس

شافعیہ سے بھی سمجھ بعضے
بس اسی کو ہی اختیار کئے

کبھی سفر و حضر میں شخص دگر
ڈالتا پانی دستِ حضرتؐ پر

بیس مدد غیر کی وضو اندر
ہے روا اس دلیل سے اے پسر

پاؤں دھونے کے وقت پر بعضے
دھوتے بر تن جو آپ ہی لیکے

کچھ نہیں اصل اس کو اُن کو مگر
ہے رعایت ادب کی پیشِ نظر

غیر کے ہاتھ سے کہیں پانی
نہ زیادہ ہو خرچ اے گیانی

اور بعدِ وضو رسولِ خدا
نہیں کپڑے سے پونچھتے اعضا

بعضے اصحابؓ تابعینؒ ذیشان
دیئے رخصت بھی پونچھنے کی جان

بعضے مکروہ رکھے اور کہے
چھوڑ دے یونہی تاکہ خشک ہووے

وجہِ نورانیت ہوتا اے جان
اور ہو میزانِ عمل کا اُس سے گران

بعضے مشکوٰۃ کے شرح میں دیکھ
نقل ازہار سے کئی اے نیک

چھوڑنا مستحب ہے یونہی پچھان
نہیں مکروہ ہے پونچھنا بھی جان

اور اذکار میں وضو کے اے یار
جو ہیں واردِ حدیث اور آثار

سب وہ موضوع ہیں صحیح نہیں
یونہی لکھا محدثوں نے یقیں

ہاں شروعِ وضو میں بسم اللہ
بولتے تھے یقیں حبیبِؐ الٰہ

اور ہر عضو دھوتے وقت بھی ہاں
مستحب ہے شہادتیں بھی جان

اور یونہی درود کا پڑھنا
مستحب بعضے عالموں نے لکھا

اور شروعِ وضو میں بے وسواس
ہوگا واجب امامِ احمدؒ پاس

کہنا بسم اللہ اے نکو آئیں
ورنہ ہرگز وضو صحیح نہیں

اور یقیں کلمۂ شہادت بھی
پڑھتے تھے آخرِ وضو میں نبیؐ

ہے حدیث صحیح آئی سنو
پڑھے بعدِ وضو شہادت جو

آٹھ جنت کے اُس پہ دروازے
کھولینگے اور اسکو بولینگے

کہ تو جس در سے چاہے با فرحت
اب ہو بے شبہ داخلِ جنت

بعد اس کلمۂ شہادت کے
یہ بھی ماثور دو دعائیں پڑھے

پہلی دعا:۔ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِیْنَ دوسری دعا سُبْحٰنَكَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَیْكَ

ہے حدیثِ شریف میں آیا
کہ پڑھی جاوے جب یہ دوسری دعا

ایک کاغذ پہ اسکو لکھتے ہیں
بعد ازاں اس پہ مہر کرتے ہیں

کھولے جاوے کبھی نہ وہ اصلا
اسکو کھولینگے ہاں بروزِ جزا

سورۂ قدر کا بھی ذکر بجا
ایک اثرِ ضعیف میں آیا

وضو کے آداب

اور ہدایہ کی شرح میں دریاب
لایا ابنِ ہمام یہ آداب

پہلے اسراف آب میں نہ کرے
اور نہ پانی بہت ہی کم ہووے

اور وضو میں کبھی نہ بات کرے
اور ہمیشہ مدد نہ غیر سے لے

اور کپڑے سے جائے استنجا
پونچھنا اور خشک کر دینا

آداب وضو

بضرورت ز بعدِ استنجا
وہ انگوٹھی بہ حالِ استنجا
اور تہیا وضو کا اے دمساز
اور بدلِ نیتِ وضو کرنا
اور انگوٹھی کے نیچے اے دانا
اور دھوئے ہوئے سب اعضا پر
اور اعضا کو ہاتھ سے ملنا
دھوئے جانے پہ انکے اے غافل
ہے دعا جو حدیث سے ماثور
اور پینا ہے بیٹھ کر بھی جواز
اور پانی کے قطرے گرنے سے
اور بالعکس اس کے سر دو ہاتھ
جو ہے آداب اور سنن کے خلاف
اور سفر و حضر میں پیغمبر
متعدد طرق سے اے بھائی
خاص عشرۂ مبشرہ اے عاقل
مالکِ باصفا کے پاس مگر
لیک فتوی امامِ مالک کا
اس سے ظاہر سمجھ یہی ہے مراد
یعنی بے شبہ جو عمل پر دو ہوں
اسلئے اس مسح تھا عمل اس کا
اس بیان میں حدیث اور آثار
اور بولا امامِ دیں احمد

ستر عورت بھی جلد تر کرنا
اپنی انگشت سے جدا کرنا
کرنا البتہ پیشِ وقتِ نماز
کرنا قبلے طرف ہی منہ اپنا
ہو خبردار آب پہنچانا
ہاتھ پہنچاوے تا بغلے یکسر
خاصکر جب ہو موسم گرما
تا کہ پورا یقین ہو حاصل
یعنے آگے ہوئی ہے جو مذکور
پھر دو رکعت ادا کرے بھی نماز
اپنے کپڑوں کو سب نگاہ رکھے
ہے بلا شبہ و شک ز مکروہات
ہے وہ مکروہ اے نکو اوصاف
مسح کرتے تھے اپنے موزوں پر
وہ خبر ہے صحاح میں آئی
سب ہیں راویوں میں ہی داخل
مسح یہ خاص ہے مسافر پر
دیکھ اس کے جواز پر ہے ہوا
کہ اقامت میں اپنے وہ امجاد
وہی کرتے تھے اختیار بجان
پر تھا اس کے جواز پر فتوی
روشنی سے بھی روز کے بسیار
کہ یقیں از صحابۂ امجد

تا امامِ حق یا کہ نامِ پیغمبر
کر نامٹی کے ظرف سے بھی وضو
اور ہر عضو دھوئے جب اپنا
اور پلکوں میں پانی پہنچے سا
اور پانی کو اپنے منھ پہ اے یار
اور دھونے میں اپنے اعضا کے
ملتا منہ اور پاؤں دھونے کے
اور فارغ وضو سے جبکہ ہوا
اور جو آبِ وضو بچا ہو وے
پانی ظرفِ وضو میں ڈال کے پھر
ناک میں پانی سیدھے ہاتھ سے لے
اور ہے مکروہ زیادہ از سہ بار

ہو وے منقوش جس انگوٹھی پہ
رکھنا بائیں طرف سمجھ اسکو
کلمہ پڑھنا بہ شہادت کا
کرے بے شبہ احتیاط برا
سخت نا مارنا کبھی زنہار
طور آہستگی کا ہی لیوے
جو ہیں حدیں وہ خوب تر ہووے
پڑھے کلمہ شہادت اور دعا
رو بقبلہ کھڑا ہو پی لیوے
رکھے دوسری نماز کے خاطر
اور اسے بائیں ہاتھ سے چھڑکے
دھونا اعضو نکو اپنے اے ہشیار

مسحِ خفین

مسح خف کی حدیث بے انکار
اور ہیں اس کے راویاں بسیار
سلفِ صالحین عالی شان
نزد رتبے مقیم اے اکمل
ابو ایوبؓ تھا صحابی جو
مسح کرتے تھے اے نیک انجام
مسحِ موزہ تو ہے بیقیں آساں
اور امام ابو حنیفہ کہا
میں نے لوگوں کو تب تلک مانا
شخص چالیس مسحِ موزوں کی

ہے تواتر سے ثابت اے ہشیار
کہ ہیں ہشتاد سے زیادہ اے یار
سارے قائل یہ مسح کے ہیں جان
یعنی مالک کا خاص تھا وہ عمل
یونہی منقول اس سے ہے سمجھو
کہ تھا اخذِ عزیمت انکا کام
اور دھوتا ہے پاؤں اس کے سوا
کہ نہیں میں نے جب تلک دیکھا
مسحِ خفین کا نہ حکم کیا
ہیں روایت کئے بوجہِ قوی

اور کہتا ہے یوں حسنؒ بصری　شخص ستر صحابۂ نبوی
مسحِ خفین کی نکو آئیں　ہیں روایت کئے مری سی یقیں

اور ہدایہ میں یوں لکھا ہے یار　مسحِ خفین کے ہیں جو اغیار
بسکہ ہیں مستفیض اور مشہور　چاہیئے اُس کا اعتقاد ضرور

نہ کیا جس نے اعتقاد اُس کا　وہ بلاشبہ بدعتی ہوگا
نقل مسلم نے مرتضیٰؓ سے کیا　کہ رسولِ خدا نے فرمایا

مسح موزہ مقیم کے خاطر　ایک دن ایک رات آکے فاخر
اور مسافر کے واسطے اے جان　تین دن تین رات غیرِ مقیمان

بوحنیفہ کے پاس اے دلبر　مسح موزے کا فرض ہے اوپر
اور مذہب امامِ احمدؒ کا　جانیو تم یقیں یہی ہیگا

مالکؒ شافعیؒ کے پاس آئے یار　مسح اوپر ہے فرض بے انکار
اور سنت ہی پاؤں کے نیچے　اور یہی اختلاف اِس میں ہے

کیا ہی افضل ہے مسح موزے کا　یا کہ افضل ہے پاؤں کا دھونا
اسطرح بعضے عالموں نے کہا　دھونا افضل ہے اپنے پاؤں کا

کیونکہ دھونا یقیں عزیمت ہے　مسح موزے پہ کرنا رخصت ہے
اور کہی اِک جماعت اکمل　مسحِ خفین کا ہی ہے افضل

کیونکہ اظہار ہمیں سنت کا　اور یقیں رد ہے اہلِ بدعت کا
رافضی اور خارجی بدکار　مسح موزے کا کرتے ہیں انکار

اہلِ تحقیق نے لکھا ایسا　مسح موزے پہ پاؤں کا دھونا
دونو مشروع اور برابر ہیں　نہیں ترجیح ہے کسی کو تئیں

اور تھی یہ عادتِ پیمبرِ رب　کہ کریں قصد خود وضو کا جب
گر نہ پہنے ہوئے رہیں موزے　تو بلاشبہ پاؤں دھوتے تھے

اور اگر پاؤں ہووے در خفین　مسح کرتے تھے اُسپہ ہی بے مین
پس ہے بہتر عمل اب ایسا ہی　تا کہ ہو مثلِ عادتِ نبوی

تیمم کا بیان

اور تیمم کتاب و سنت سے　اور اجماعِ خیرِ امت سے

دیکھ بیشک ثبوت کو پہنچا　ہے خصیصہ یہ خاص امت کا
در بیاں اک سفر کے جانو تم　جب ہوا مالا عائشہؓ کا گم

ڈھونڈھنے میں تھے لوگ ہی دمساز　پہنچا ایسے میں آکے وقتِ نماز
اور پانی نہیں تھا منزل میں　تا وضو کر کے سب نماز پڑھیں

اور ابوبکر ہوگئے تب مضطر　غصہ کرنے لگی وہ بی بی پہ
کہ پیمبر کو اور صحابہؓ کو　رنج و تکلیف آہ دی ہے تو

بند کر دی انھیں دریں صحرا　اور وقتِ نماز آپہنچا
نہیں پانی ہے تا نماز پڑھیں　انھیں باتوں میں تھے کہ ایسے میں

بس تیمم کی آیتِ مقبول　کی رسولِ خدا پہ شرفِ نزول
تب کہا ہے اُسید ابنِ حضیر　کیا مبارک ہی اور عجب ہے خیر

اے ابوبکر باصفا کی آل　تمپہ رحمت خدا کی ہو ہر حال
اور کہا عائشہؓ سے یوں فرحاں　کہ اے بی بی اے مومنوں کی ماں

کہ ہو تیرے سبب امر یکسا صادر　رکھیں مکروہ جس کو در ظاہر
مگر اُس امر میں خدا نے ایک　مومنوں کو دیا کشائش نیک

ایک ساعت کے بعد وہ مالا　ایک بارِ شتر کے نیچے ملا
حکمتِ حق کا اُسمیں تھا ساماں　کہ نبیؐ سے بھی اُسکو دکھایا

بس تبھی سے تیمم ای خوشخو　ہوا مشروع جبکہ حاجت ہو
ہو روا جس جگہ نماز عیاں　اُس پہ کرتے تبھی تیمم جاں

خواہ وہ خاک ہووے یا پتھر　خواہ بالو ہے اے نیک سیر
مذہبِ شافعیؒ میں خاک سوا　نہ تیمم ہے دوسری شے پہ روا

ابو یوسف کے پاس سن آگہیں
خاک بالو سوا درست نہیں

اور جو چیز ہو زجنس زمیں
ہے تیمم روا یہ سب پہ یقیں

اور ہے سنگ صاف پر بھی روا
نہ ہے گرد جس پہ کچھ املا

کہ تیمم سے ایک چند نماز
ہے بلا شک و شبہ جانو جواز

اور تیمم یہ شافعیؒ کے پاس
از پئے دفع حرج بے وسواس

اور بولے ہے شیخ مجد الدیں
میں نے پایا کوئی حدیث نہیں

اور تیمم کے فرض ہونگے تین
ایک نیت ہے اور دو ضرب یقیں

بعد ازاں دوسرا جو ضرب کرے
کہنیوں تک دو ہاتھ اپنے ملے

اور احمد کے بعضے یاروں کا
یہی مختار بالیقیں ہوگا

اور قول حسن جو ہے بصری
ہے بلا شک و شبہ جانو یہی

آیا بعضے روایتوں میں مگر
پھیرے دو ہاتھ اولاً منھ پر

لیک ترجیح مذہب اول
کر چکے ہیں ائمۂ اکمل

بو حنیفہ کے پاس اے دلبر
خاک اور سنگ اور بالو پر

یعنی جو شئے گلے نہ آتش سے
اور جلکر نہ خاک ہو جاوے

اور تیمم یقیں ہمارے یہاں
حکم رکھتا ہے بس وضو کا جاں

دیکھ قرآں حدیث کا ظاہر
ہے موافق اسی کے اے ماہر

ہے ضروری طہارت اے بھائی
جوں طہارت ہے عذر والے کی

کہ ہر اک فرض کیلئے اے سعید
یک تیمم نبیؐ کئے ہوں جدید

ضرب اول بخاک پاک کرے
ہر دو ہاتھوں کو منھ اوپر پھیرے

بو حنیفہ کا ہے یہی مذہب
مالک و شافعی کا بھی مذہب

قول ابن عمر و قول علی
قول سفیان و سالم و شعبی

بعضے کہتے ہیں یک ہی ضرب کرے
منھ پہ اور ہر دو ہاتھ پر پھیرے

اور بعضے روایتوں میں ولے
کہ ہے مقدم دو ہاتھ اپنے ملے

غسل کا بیان

غسل کرتے تھے جبکہ سرور دیں
کرنے آغاز تب وضو سے یقیں

کہ ہے افضل وضو کرے ایسا
دوسرے اوقات میں کرے جیسا

سر کا دھونا بھی بس ہے اسمیں عیاں
پاؤں دھونے میں بھی خلاف ہے جاں

اور ہیں بعضے روایتیں اے فہیم
پاؤں دھونے میں کرتے تھے تقدیم

وہ نہ کرتے تھے ڈھیل وہ سنتیں
پاؤں دھوتے تھے بعد غسل یقیں

سو ہی سر کا خلال کرتے تھے
اور بھگاتے تھے جڑ کو بالوں کے

بعد اس کے پھر اپنے تن پہ تمام
کرتے پانی رواں وہ شاہ انام

ہاں مگر بال جب ہے منھ لپٹے
اور نہ پانی نہ ان کو پہنچ سکے

مالکیہ و شافعیہ پاس
ملنا واجب ہے تن کا بے وسواس

ہاں وضو مستحب لکھے ہیں یقیں
ابو یوسف کے پاس لیک نہیں

دوسرے بار پھر اگر چاہے
درمیاں ٹوٹے پھر وضو کر لے

غسل کے واسطے وضو جو کرے
مسح سر میں ہے اختلاف اس کے

اور نزدیک امام مالکؒ کے
مسح سر کا نہ اس وضو میں کرے

کہے اکثر کہ مصطفےٰ نے قبیل
پاؤں دھونے میں اپنی کرتے ڈھیل

غسل کا گر مکان پاک رہے
تو وضو میں بھی پاؤں دھوتے تھے

غسل میں پہلے جب وضو کرتے
بعد ازاں پانی ہاتھ میں لیکے

اور بعد اس کے تین غرفۂ آب
ہر دو ہاتھوں پہ ڈالتے تھے شتاب

بعضے کہتے ہیں بال کی تخلیل
نہیں واجب ہے غسل میں اے خلیل

ہاتھ سے تن کو ملنا غسل میں ہاں
نہیں واجب سمجھ ہمارے یہاں

اور یہ اجماع دو جماع کے بیچ
غسل واجب نہیں یقیں بے پیچ

آئی ہے یک حدیث مسلم کی
جس نے کی اپنی زن سے نزدیکی

جانیے اس خبر کے ظاہر سے
عمل واجب کا ہیں کئے بعضے

پر لکھا عالموں نے اسی دانا
یہاں لغوی وضو کا ہی معنا

کبھی یک غسل سے ہی آنحضرت
کرتے تھے بی بیوں سے بس خلوت

اور جس وقت پر جُنُب رہتے
اور سونا اگر وہ تب چہتے

پس کوئی حالت جنابت میں
خواب چاہیں تو پھر وضو کرلیں

اور روایت کئے ہیں ایک خبر
حضرتِ عائشہؓ سے دیکھ اِن سیر

کروں آغاز فضلِ حق سے بیاں
کچھ عباداتِ مصطفےٰ کا بیاں

کتابُ الصّلوٰۃ

جانیو تم تمام اور کامل
بس ہے مجھکو نماز میں حاصل

اور ذوق و شہود کی حالت
اور ما زاغ کی کبھی ایک لذت

کہ اشارہ وہ ذوقِ حالت سے
قُرَّۃُ عَینِی فِی الصَّلوٰۃ کہے

سرورِ دین کو جو دیا تھا آب
پاتے تھے ہر نماز میں وہ جب

اور مومن سے اِس خبر میں مراد
ذاتِ اقدس نبیؐ کی ہی رکھ یاد

رکھے ہیں مومنِ نکو عنواں
حصّہ اِک اُس مقام پاک سے جاں

اور آئی حدیثِ پیغمبرؐ
کہ ملک ہیں جو آسمانوں پر

اور کوئی رکوع میں ہیں جھکے
اور کوئی سجود میں ہونگے

پس وہ طاعات سب فرشتوں کے
ایک رکعت میں ہیں ہمارے لئے

رو بقبلہ سکوت و تکبیرات
اور تسبیح اور تحمیدات

کہ بدونِ نماز کوئی طاعت
نہیں رکھتی ہے ایسی جمعیّت

جامعیّت میں جانیو یہی نماز
سب عبادات میں ہوئی ممتاز

اور یہاں ہیں حواس اور اعضا
جب ہوں متوجہ سارے سوئے خدا

اور نمازوں کی جان فضیلت میں
سستی کرے کے کبھی عقوبت میں

ابنِ مسعودؓ یوں دیا ہی خبر
کہ میں سائل ہوا زِ پیغمبرؐ

کہے حضرتؐ نماز بہرِ خدا
وقت پر جان اُس کی کرنا ادا

یعنے دھولیوے شرمگاہ اپنی
ہے وضو سے یہاں مراد یہی

غسل کرتے جُدا جُدا گاہے
اُنمیں پاکی بہت ہی فرماتے

تو وضو کرتے تھے وضوئے نماز
خواب فرماتے تھے پھر اے دمساز

اور وضو کی جگہ یہ اے بھائی
بعضے رکھے روا تیمم بھی

تھا یہاں تک بیاں طہارت کا
حق کی تائید سے تمام ہوا

اُن عبادات سے لکھوں اوّل
اب کتابُ الصّلوٰۃ کچھ مجمل

یوں کہے ہیں شفیعِ روزِ نشور
خنکیِ چشم اور فرح و سرور

یعنی تنویرِ آن تجلیات
اور قرار و رہِ سکون و ثبات

جبکہ ہر اِک نماز میں کامل
سرورِ انبیا کو تھی حاصل

شبِ معراج میں بشانِ علیٰ
قابَ قوسین اور مقامِ دنیٰ

کئے ارشاد ہیں نبیؐ یہ راز
کہ ہے معراج مومنوں کی نماز

ہاں رسولِ خدا کی حرمت سے
آپ کی پیروی کی برکت سے

اسلئے ہی کہے نبیؐ یہ نماز
ہوگی معراجِ مومن اے دمساز

جب سے پیدا کیا ہے اُن کو خدا
کوئی جماعت قیام میں ہے سدا

اور ہونگے قعود میں کوئی
پس ابد تک رہینگے سب یونہی

اور بہت سی عبادتیں ای میاں
جمع ہیں اِس نماز کے درمیاں

اور قیام اور قرأت اور رکوع
سجدہ و قعدہ و خضوع و خشوع

جوں کمالاتِ انبیائے کرام
جمع ہیں ذاتِ احمدی میں تمام

گل ہر سبد طاعتوں کی ہو سب
جامعیّت رکھے وہ ایسی جب

خاتمُ المرسلینؐ اِس ہی لئے
قُرَّۃُ عَینِی فِی الصَّلوٰۃ کہے

بس احادیث آئے ہیں بسیار
یہاں لکھتا ہوں ایک دو ای یار

یا رسولِ خدا ہے کونسا کام
دوست تر نزدِ خالقِ علّام

میں کہا اور کونسا ہے عمل
کئے ارشاد احمدِ مرسل

فضیلت نماز

کرنا نیکی ہے والدین کے ساتھ — اسمیں حاصل ہے خیر اور برکات
مجھکو اس طرح تب کیے ارشاد — کہ گئے راہ میں خدا کے جہاد
اور زیادہ اگر میں حضرت سے — عرض کرتا مجھے خبر دیتے
کہ یہ پانچوں نماز کو مولا — ہے بلا شبہ تم پہ فرض کیا
اور کامل کریگا ان کا رکوع — اور بجا لاویگا بھی انمیں خشوع
نہ کرے جو کوئی اہتمام ایسا — حق تعالیٰ پہ عہد نا ہوگا
شبِ معراج میں جب اے دمساز — فرض پہلے ہوئیں پچاس نماز
حق تعالیٰ نے پانچ فرض کیا — اجرِ پنجاہ کا جو اس میں رکھا
وہ بیان السیر میں دیکھو تم — ہے مقرر رسالۂ نسیم

اوقات نماز پنجگانہ

کہ مواہب میں از بنِ اسحٰق — یہ روایت ہے اے نکو اخلاق
ظہر کے وقت آئے ہیں جبریلؑ — اور حضرت سے یوں کہے بتفصیل
تب ندا شاہِ دین کروائے — سارے اصحاب آکے جمع ہوئے
یعنی خود ہی امام ہو جبرئیلؑ — اوّلِ وقت میں پڑھے بتفصیل
آپ ہی ہوا امام روحِ امیںؑ — پڑھے ہیں عصر کی نماز یقیں
بعد ازاں جب شفق غروب ہوا — کیے یونہی ادا نمازِ عشا
دوسرے دن بھی جبرئیلؑ آئے — ظہر اس وقت پر بجا لاوے
یعنی جب غیر سایۂ اصلی — ہو چکا پورا ایک سایہ ہی
اور غروب آفتاب جبکہ ہوا — کیے مغرب کی تب نماز ادا
ثلث یا نصف شب ہی گزری جب — وہ نماز عشا پڑھے ہیں تب
وقت ممتد (دراز) ہوا ہے فجر کا تب — ہیں پڑھے صبح کی نماز وہ جب
بعد جبریلؑ نے نبی سے کہا — کہ ہے یہ وقت اگلے نبیوں کا
بہر تعلیم آکے روح امیںؑ — کیے دو دن امامت آپ یقیں

وقتِ ظہر کا اختلاف

میں کیا عرض یا رسول اللہ — اور بھی کیا ہے کیجیے آگاہ
کہا راوی نے مجھ کو پیغمبر — اتنی باتوں سے تب دئے ہیں خبر
اور عبادہؓ ابن صامت نے — یوں روایت یہ کی ہے حضرت سے
جو کوئی انکا وضو کرے بہتر — اور پڑھے انکو انکے وقتوں پر
حق تعالیٰ پہ عہد ہے یہ سنو — کہ وہ رحمت سے بخش دے اسکو
بلکہ چاہا تو اُس کو بخشے گا — گر نہ چاہے عذاب دیویگا
بہر تخفیف بعد ازاں کئے بار — جب کئے عرض احمدِ مختار
میں نے اسکا بیان اے نیک مزاج — لایا ہوں در رسالۂ معراج
پنجگانہ نماز کے اوقات — اب میں لکھتا ہوں اختصار کے ساتھ
کہ وہ معراج کی شبِ فیروز — بالیقیں جب گزر کے آیا روز
کہ کہی جائے اب ندائے نماز (اذاں) — جمع تا ہوویں سب برائے نماز
جبکہ پایا ہے آفتاب زوال — تب پڑھے ظہر اے نکو منوال
بعد ازاں غیر سایۂ اصلی — جب ہوا ایک سایہ اے بھائی
اور ہوا جبکہ آفتاب غروب — پڑھے مغرب بھی ہیں بہ اسلوب
بعد ازاں جبکہ شقِّ فجر ہوا — کیے یونہی نمازِ صبح ادا
کہ ہر ایک چیز کا جو ہے سایہ — جب برابر وہ چیز کے آیا
بعد ازاں جب ہوئے ہیں دو سایے — عصر کی تب ادا نماز کیے
جانیو یہ نماز مغرب کی — پڑھے دو دن بھی ایک وقت ہی
ثلث یا نصف کا جو لفظ آیا — جانیو تم یہ شک ہے راوی کا
یک روایت ہے فجر کی وہ نماز — وقت اسفار (صبح کی سفیدی ۱۲) میں پڑھے بہ نیاز
یہ دونوں وقت کے جو ہیں مابین — وہی وقتِ نماز ہے بیّن
اور وقتوں کا اوّل و آخر — کیے دو وقت پڑھ کے وہ ظاہر
نزد ہر سہ ۳ ائمۂ امجد — شافعیؒ اور مالکؒ و احمدؒ

اور

اور نزد ثلاثہ اشہر　ابو یوسف محمد اور زفر
جانیے وقت ظہر کا آخر　ایک سایہ تلک ہے اے ماہر

یک روایت ہے بوحنیفہ سے ہم　وقت آخر ہے وہی ہو سو اس
اور بعضوں نے اسطرح لکھا　کہ اسی قول پر ہی ہاں فتوی

پر دو سائے تلک بھی ہے مسطور　بو حنیفہ کا مذہب مشہور
بو حنیفہ کے اس سخن پہ دلیل　جانیئے یہ حدیث ہے بے قیل

جو ہے مروی ابو ہریرہ سے　کہ رسول کریم فرمائے
کہ یقیں سخت تر ہو گرمی جب　اسکو ٹھنڈی کرو نماز سے تب

اور روایت ہے صاف اک دوسری　کہ اسی ظہر سے کرو ٹھنڈی
یعنے پڑھنے میں ظہر کے اے خبیر　اول وقت سے کرو تاخیر

ہے ہدایہ میں اس طرح مذکور　سخت گرمی وہ ملک میں مشہور
رہتی ہے ایک سایہ سے بھی زیاد　ٹھنڈی کر لیجے بس یہی ہے مراد

کہ کریں وقت ظہر میں وہ فصل　ویسے موسم میں تا کرے تعجیل
الغرض ظہر بوحنیفہ پاس　تب ہے دو سائے تک اے نیک اساس

اور ائمہ میں اختلاف آیا　ہر کوئی یک حدیث ہے پایا
پس لکھے احتیاط ہے اسمیں　کہ نمازیں نہ وقت تنگ میں پڑھیں

بلکہ بے شبہ مذہب مختار　علما کا یہی ہے بے انکار
کہ کریں تب نماز ظہر ادا　نہو جب تک تمام یک سایہ

کریں وہ سائے بعد عصر ادا　تا کہ بالاتفاق ہووے ادا
افضل وقت عصر ہے وہ اس　تب تلک ہے ابوحنیفہ پاس

کہ نہو آفتاب متغیر　ساتھ زردی کے اے نکو مخبر
آخر وقت عصر ہے تب تک　نہ غروب آفتاب ہو جب تک

بلکہ خورشید خوب تاباں ہو　اور بلند و سفید درخشاں ہو
ابن مسعود کی حدیث جلیل　ہے بلاشک و شبہ اسپہ دلیل

کہ خبر اس نے دی رسول خدا　کرتے تھے عصر کی نماز ادا
رہتا حالانکہ آفتاب سفید　نہیں ہوتا تغیر خورشید

ابن مسعود کا سمجھ مقصود　اس سے تاخیر عصر کی ہے نمود
جب تلک نا ہو مہر متغیر　یعنے اسپہ ٹھہر سکے نہ نظر

کہے بعضے کہ جب ہو مہر بلند　ایک دو تیر سے برابر اے دلبند
تب تلک وہ نہیں ہو متغیر　اور ہوتی ہے خیرہ اسپہ نظر

اور بلاشبہ حنفیہ کے یہاں　آخر وقت عصر غیر گماں
رہے باقی یقیں سمجھ تب تک　نہ غروب آفتاب ہو جب تک

اور اثبات کی دلیل صریح　ہے صحیحین کی حدیث صحیح
بو ہریرہ نے جو دیا ہے خبر　کہ یہ فرمائے حق کے پیغمبر

جو کہ جانو غروب کے آگے　ایک رکعت بھی عصر کی پاوے
پس بلاشک وہ عصر کو پایا　یعنے اسکی ہوئی نماز ادا

چاہیئے باقی رکعتیں بھی پڑھے　پس نماز اپنی وہ تمام کرے
اور مغرب کے وقت تو اے نیک　دیکھ بالاتفاق ہو گا نیک

کیونکہ دو دن بھی جبرئیل امیں　ایک ہی وقت پر پڑھے ہیں یقیں
جانیئے جب غروب ہو خورشید　وقت اس کا شروع ہوا اے سعید

اور جب تک شفق رہے بہ سما　ہے بے شبہ وقت مغرب کا
جب کہ غائب شفق سما سے ہوا　ہوا تب سے شروع وقت عشا

اور سائر عشا کا وقت اخیر　فجر کے ہی طلوع تلک اے خبیر
لیک تا ثلث شب ہی افضل جان　یک روایت میں آدھی شب ہے عیاں

لیک اکثر عمل پیمبر کا　جانیئے ثلث شب تلک ہی رہا
کہ صحیحین میں ہے اے بھائی　عائشہ کی حدیث یہ آئی

کہ رسول خدا نماز عشا — پڑھتے تھے اور صحابہ والا
ابو برزہ نے دی خبر اے خلیل — کہ عشا کی نماز کی تاخیر
اور نماز عشا کے آگے خواب — رکھتے مکروہ وہ رفیع جناب
ہاں اگر دفع ماندگی کے لئے — کبھی سو وے بھی اٹھ نماز پڑھی
پر وہی تھا رسول کا دستور — ابھی آگے ہوا ہے جو مذکور
بعد دولت سرا طرف آتے — ماحضر جو ہے نوش فرماتے
حال دریافت انکا فرماتے — بے زباں تا کہ نا رہے بھوکے
اسمیں ایک پہر شب گزر جاتی — آتے ایسے میں سب صحابہ بھی
پھر نہ باتیں زبان پر لاتے — وہیں دولت سرا طرف آتے
اور تسبیح و حمد و تکبیرات — پڑھکے سوتے تھے وہ جلیل الذات
لیک اس ملک کی مساجد میں — یہی معمول ہے معابد میں
گرچہ باتو نکی پڑتی ہے حاجت — پر کرے احتیاط بے غایت
اور جابر کی ہے حدیث میں جاں — کہ صحیحین کے جو ہے درمیاں
اور اگر لوگ کم رہیں اے خلیل — کرتے کچھ انکے انتظار میں ڈھیل
کہ کریں پہلے وقت سے تاخیر — ہے روا بلکہ مستحب اے سیر
کہ کریں پہلے وقت سے تاخیر — تا جماعت کے لوگ ہو ویں کثیر
پر جو اعمش ہو ایسے جب غائب — جانو تاخیر ہو ویگی واجب
تم کرو اس نماز میں تاخیر — یعنے ہے وہ عشا اے با توقیر
کوئی سنت جو تم سے گئے تھی — نہ نماز عشا پڑھی ہوگی

اور وقت نماز صبح عیان — صبح صادق سے ہو شروع پہچان
لیک افضل یقیں ہے تو لیبان — وقت اسفار فجر ہے پہچان
راویا جس کے تین ہیں مسعود — دارمی، ترمذی، ابو داؤد
یعنے تم صبح کی نماز جلیل — روشنی میں ادا کرو بے قیل

چرخ سے گم ہووے کے شفق — بالیقیں ثلث رات تک کو حق
دوست رکھتے تھے سرور عالم — یعنے تا ثلث لیل اے اکرم
اور مکروہ رکھتے خیر ورا — گزرنا باتیں پس از نماز عشا
اور باتیں بھی نیک بعد عشا — گر کرے جانئے ہے یہ بھی روا
فرض و سنت کے بعد مغرب کے — نفل چھ رکعتیں بھی پڑھتے تھے
جانور جو کہ رہتے اے اکرم — ناقہ خاص اور اسپ و غنم
ایسے کاموں سے گھر کے فارغ ہو — بعد تشریف لاتے مسجد کو
پس جماعت کو اپنے ہمرہ لے — وہ عشا کی نماز پڑھتے تھے
سورۂ ملک و سورۂ سجدہ — اور زمر اور مسبحات اسرا
پس ہے سنت یہی کہ بعد عشا — نہ کریں بات غیر ذکر خدا
اول وقت پڑھ عشا اے ہمام — کرتے ہیں اس کے بعد اکل طعام
کہ کریں نا کلام لا یعنی — کریں باتیں ضروری و دینی
لوگ حاضر رہیں زیادہ جب — کرتے حضرت عشا میں جلدی تب
پس ہوا اس حدیث سے ظاہر — کہ جماعت کثیر کے خاطر
پس امام اور تابعان اسکے — آئے اس بات پر ہی اسی لئے
ورنہ بیشک جو وقت ہے اول — ہے یقیں اپنے ذات میں افضل
اور حدیث معاذ میں آیا — کہ رسول خدا نے فرمایا
کیونکہ تم اس نماز سے اکرم — امتوں پر بڑے گئے ہو تم
یہ حدیث شریف بھی ہے دلیل — کہ عشا ڈھیل سے پڑھے بے قیل
اور بلاشبہ اس کا وقت اخیر — ہے یقیں تا طلوع فجر منیر
اور اس بات کی دلیل قوی — ہے سو وہ حدیث رافع کی
کہ کہے اس طرح شہ ابرار — تم کرو ساتھ فجر کے اسفار
کیونکہ اسفار فجر اعظم ہے — آخری رات سے معظم ہے

حضرت کا وظیفہ وقت سونے کا

وقت نماز صبح

یعنے اسمیں بڑا ہے اجر و ثواب ۔ نہیں اس کے ثواب کو ہی حساب
صبح کی روشنی جو خوب کھلے ۔ منتشر ہووے چو طرف پھیلے
کہتے ہیں اس ہی وقت کو اسفار ۔ شرح مشکوٰۃ میں ہے یوں اے یار
اور اسی شرح میں ہے یوں مرقوم ۔ کہ ہوا اس حدیث سے معلوم
کہ معظم جو صبح کی ہے نماز ۔ وقت اسفار میں کریں آغاز
حد اسفار میں یہ لکھتا ہوں ۔ پڑھ سکے جسمیں قرأت مسنون
یعنے چالیس آیتیں اے یار ۔ یا پڑھے شصت یا کہ صد بشمار
اور یہ ترتیل سے پڑھا جاوے ۔ جبکہ فارغ نماز سے ہووے
گر ہوا ہو وضو وہ غیر جواز ۔ پھر وضو کر دھر اسکے وہ نماز
اور یہ عرصہ کے درمیان یقین ۔ نہ طلوع آفتاب ہووے کہیں
مذہب شافعی میں در تغلیس ۔ آگے اسفار کے پڑھے ای انیس
روشنی پھیلنے کے ہو آگے ۔ ایک تاریکی اور اندھیری رہے
اس اندھیری کا نام ہے تغلیس ۔ پڑھے اسمیں نماز با تقدیس
شافعیہ کی ہے دلیل یہی ۔ ابو برزہ نے جو روایت کی
کہ نماز صبح سے آجاناں ۔ فارغ اس وقت ہوتے شاہ زماں
آدمی اپنے ہمنشیں کے تئیں ۔ روشنی میں پچھانتا تھا یقیں
یعنے کرتے شروع اندھیری سے ۔ روشنی میں تمام کرتے تھے
یہ حدیث عائشہ سے ہے منقول ۔ صبح کی پڑھتے جب نماز رسول
عورتیں تب نماز پڑھ پھریں ۔ چہرہ و تن کو اپنے ڈھانپی ہیں
جانیو صبح کی اندھیری میں ۔ وہ نہ ہرگز پچھانی جاتی تھیں
ابو برزہ نے جو کہا ہے مگر ۔ ہمنشیں کو پچھانتا تھا بشر
اور بی بی نے جو کہی یہ بات ۔ کہ پچھانی نہ جاتی تھیں عورات
معرفت عدم معرفت ہر دو ۔ ہو سکے وجہ قرب بعد کا ہو
پس ہے ہر دو حدیث کی تطبیق ۔ اس طرح پر ہے جانیو تحقیق
الغرض یہ دونو حدیث جلیل ۔ مذہب شافعی کے ہیں گے دلیل
اور دیتے ہیں حنفیہ یہ جواب ۔ کہ وہ پیغمبر رفیع جناب
وہ اندھیری کے وقت ادا ساز ۔ صبح کی جو ادا کیے ہیں نماز
وہ عمل تھا کبھی کبھی نہ دوام ۔ کوئی ضرورت کے واسطے ای ہمام
دیکھو حضرت نے بیچ مزدلفہ ۔ تب کیے صبح کی نماز ادا
کہ کہے لوگ آج حضرت نے ۔ وقت معمول سے پڑھے آگے
اور ہے قول مصطفیٰ اسفار ۔ قول راجح ہے فعل سے آیا یار
فعل ہے جو روایتیں آئیں ۔ کہ پڑھے صبح وہ اندھیری میں
اور طحاوی نے یوں کہا کہ نماز ۔ اس اندھیری میں ہو کرے آغاز
اور اسفار میں تمام کرے ۔ خوب تر قرأت دراز پڑھے
تا ہو ہر دو حدیث میں توفیق ۔ بس یہ تاویل نیک ہی تحقیق
لیک بے شبہ ظاہر مذہب ۔ حنفیہ کا ہے یہ سن لو آب
ابتدا اور انتہائے نماز ۔ ہووے اسفار میں ہی اے ہمساز
ہاں مگر اسقدر نہ ہو تاخیر ۔ کہ طلوع آفتاب ہووے اے میر
اور نزدیک شافعی کے قلیل ۔ سب نمازونکو چاہیے تعجیل
اور بلا فرق موسم اے اکمل ۔ وقت اول ہے مطلقاً اکمل
بو حنیفہ کے پاس صبح کی ڈھیل ۔ روشنی نشر پائے تک بے قیل
اور گرمی ہے صبح کی تاخیر ۔ دھوپ ٹھنڈی ہوئی تلک اے خبیر
او نماز عشا کے اندر ڈھیل ۔ ثلث شب تک ہی مستحب بے قیل
اور ہے تاخیر عصر کی افضل ۔ تا نہ ہو آفتاب متبدل
اور جلدی نماز مغرب کی ۔ ہے بہ اجماع مستحب اے ذکی
اور مقرر بہ موسم گرما ۔ مذہب مالکی کے بعض علما

[illegible]

ظہر کی ڈھیل منفرد کے تئیں — دیکھ افضل ہے جانتے ہیں یقیں
اور مذہب میں اسکے اے اکمل — لیک تقدیم عصر ہے افضل
اور تاخیر میں بھی باک نہیں — جمع آنے کو لوگ گر ہو یقیں
عصر کی ڈھیل اسمیں ہو سو اس — ہے یہ افضل امام احمد پاس
اور اسفار یک روایت سے — جہاں افضل لکھے ہیں پاس انکے
انسے لکھتا ہوں میں یہاں بعضے — دیکھ اس شرح میں نہیں دوسرے
اس بیاں میں یہاں بقدر ضرور — سو جزو مختصر ہوئے ہے مذکور
وہ جو کہتے ہیں بعضے جہلا اب — ہے خلاف حدیث یہ مذہب
انکو اور ہم کو سب کرم ہی رب — دلوے انصاف اور علم و ادب
انسے یک دو حدیث اے اکرم — دیکھ کرتا ہوں اب یہاں ہی رقم
اول وقت کے نماز میں ہی — جانیو ہے خدا کی خشنودی
شرح میں اس حدیث کی سن بات — لکھا اسطرح شارح مشکوٰۃ
چونکہ آیا ہے فجر کا اسفار — اور تبرید ظہر کی آیا
اور دی بی بی عائشہ نے خبر — کہ مقدس جناب پیغمبر
یعنے چاہا کسی نے ہو حاضر — جانیں تا وقت اول و آخر
وقت اول پڑھے ہیں پہلے روز — وقت آخر پڑھے ہیں دوسرے روز
خارج بحث ہے وہ بات اے یار — یک روایت میں آیا ہے دوبار
اور انس نے کہا کہ شاہ انام — سخت گرمی کے رہتے جب ایام
یہ حدیث شریف نسائی نے — دیکھ لایا کتاب میں اپنے
اب میں لکھتا ہوں کچھ اذاں کا بیاں — جبکہ ثابت حدیث سے اے جاں
تب مدینہ میں اے نکو عنواں — ہوئی مشروع قامت اور اذاں
وقت پر لوگ جمع ہونے لئے — کیا کریں کام تب کہے بعضے
کہے بعضے بجاوے قرن یقیں — مثل قرن یہود دیدہ آئیں

ایک مالک کا مذہب مختار — ہے جماعت کو مستحب اے یار
اور جلدی عشا کی اے اکمل — پاس مالک کے ہے سمجھ افضل
اور جو موسم کے درمیاں اے امیں — نہ نمودار ہووے ابر یقیں
اور تقدیم صبح اس کے یہاں — یک روایت میں ہے یہ افضل جاں
اور دلائل یہ سب کے غیر قصور — شرح مشکوٰۃ میں ہیں سب مذکور
اور دلائل ہمارے مذہب کے — جو ہیں ثابت صحیح حدیثوں سے
اور ابواب یونہی سب دوسرے — ہیں مدلل کتاب و سنت سے
انکی یہ جرأت و جسارت ہے — اور جہالت ہے اور عداوت ہے
اور فضیلت میں پہلی وقت کے ہاں — جو حدیثیں صحیح آئیں یہاں
یوں روایت کیا ہے ابن عمر — کہ کہے یوں خدا کے پیغمبر
آخر وقت میں ہے عفو خدا — یعنے بخشے گا اور نہ پکڑیگا
جن نمازوں کے درمیاں اے امیر — مستحب آئی ہے یقیں تاخیر
ایسی تاخیر جبکہ ہے محمود — وہ نہیں ہے مخالف مقصود
کوئی نماز وقت آخری زنہار — نہ پڑھے اپنی سونت تک دوبار
اسکو بتلانے پانچ وقت اے امیں — پڑھے دو دن نماز سرور دیں
ساتھ جبرئیل کے بوقت اخیر — پڑھے ایکدن نماز جو اے میر
اس خبر کی روایت اے بھائی — دیکھئے شیخ ترمذی نے کی
کرتے تھے تب نماز ظہر میں ڈھیل — اور دوسری میں کرتے تھے تعجیل

اذاں کا بیان

جبکہ ہجرت کا تھا سال پہلا — یک روایت ہے سال تھا دوسرا
یہ سبب اسکا لکھتے ہیں سنئے — کہ صحابہ یہ مشورت ہیں کئے
باجے ناقوس ہم برائے نماز — جوں نصاریٰ بجائیں بر انداز
کہے بعضے بلند جائے ہیں — آگ سلگاویں تا کہ سب دیکھیں

پھر یہ چیزوں کو ناپسند کئے
ایک ناقوس اس کے ہاتھ میں تھا
کہا لوگوں کو از برائے نماز
پس وہ کہنے لگا ہے تکبیرات
اس نے حضرت کے پاس ہو حاضر
جا کے اب تو بلال کو سکھلا
عمر فاروق جب سے یہ اذاں
میں بھی ایسا ہی خواب میں دیکھا
یعنے دو خواب یک سے ہے لی ہے
اور لایا امام غزالی
کہے اصحاب چار وہ بعضے
جبکہ پہنچے بہ درگہ مولا
کہے سوگند ہے وہ مولی کی
اس فرشتے نے تب وہاں دو بار
پھر بندے نے سچ کہا یہ سب
شب معراج میں وہ شاہ جہاں
جب تلک مکہ شریف میں تھے
وحی بھی تب خدا سے آئی جان
کبھی حضرت کہے ہیں یا نہ اذاں
دیکھا وقت زوال پہنچیں جب
کبھی نعماں کبھی بولتا تھا اذاں
کہ جو بہتر ہے تمسے دیوے اذاں
کلمات اذاں بھی آدا نا

کیا کریں کام اس ہی فکر میں تھے
اسکو عبداللہ اس طرح پوچھا
میں بلاؤنگا اس کا کر آواز
اور اذاں کے کہا ہے سب کلمات
خواب اپنا کیا وہ سب ظاہر
تا اذاں وہ کہا کرے ایسا
دوڑتے آئے اس طرح جولاں
دیکھا عبداللہ خواب میں جیسا
تو ہے بے شبہ حق ہی ملہم غیب
در کتاب وسیط متعالی
سات انصار تھے یقیں ان سے
یک فرشتہ وہاں ہی تب نکلا
آپکو جس نے ہے رسالت دی
کہا اللہ اکبر اے ہشیار
کہ بلا شبہ میں بڑا ہوں رب
جانئے گرچہ یہ سنتے تھے اذاں
لے اذاں ہی نماز پڑھتے تھے
کہ سنتے تھے ہو آسماں پہ اذاں
اختلاف اسمیں عالموں کا ہی جان
کہے حضرت اذان و قامت تب
ابو یوسف کو مقتدا گرداں
او زفاری کرے امامت ہاں
کہ جدا اٹھ بیٹھ کے کہنا

دیکھا عبداللہ ابن زید نے خواب
کیا یہ ناقوس بیچتا ہے تو
کہا اس شخص نے تجھے اے عزیز
اور بولا اقامت ایسا ہی
سن کے فرمائے سید والا
اسکی آواز ہے بلند اکثر
اپنی چادر کو کھینچتے تھے تب
کہے گر تو بھی یوں ہی دیکھا ہے
کہے بعضے کہ حضرت صدیق
کہ رسول خدا کے دس اصحاب
اور پھر مرتضی علی نے دی
پوچھے جبریل سے شہ عالم
میں مقرب ہوں گرچہ درگہ کا
نیں پردہ جلال وہیں
پھر جو باقی اذاں کے تھے کلمات
پر نہ آیا تھا حکم اے دمساز
پس مدینہ کو آئے جب اصحاب
اسکو جاری کرے زمیں پہ بھی
پر روایت کیا ہے یوں عقبہ
اور کئے ظہر کی نماز ادا
پس فضیلت اذاں کی ہی یہ بڑی
اور سو ذان اذاں کہیگا جب
اور بالعکس اس کے اے بھائی

آیا یک شخص آسماں سے شتاب
وہ کہا کیا کرے گا تو اسکو
میں سکھاتا ہوں اس سے بہتر چیز
الغرض جبکہ بعد صبح ہوئی
خواب سچا ہے گر یہ چاہے خدا
نرم تر اور بہت ہی شیریں تر
اور کئے عرض مصطفے سے تب
شکر اللہ کا ہم کو کرنا ہے
خواب ایسا ہی دیکھے ہیں تحقیق
دیکھا ایسا ہی خواب بعد ق انصاب
شب معراج میں جناب نبی
کون ہے یہ فرشتہ اکرم
نہ کبھی اس ملک کو میں دیکھا
یہ ندا اے بزرگ آئی یقیں
وہ کہا ہے تمامی پاک صفات
کہ اذاں کو لے از برائے نماز
جب کئے مشورت وہ دیکھے خواب
تب ہی سنت ہے یہ شروع ہوئی
یک سفر میں میں شہ کے تھا ہمراہ
ہے تہا یہ میں دیکھ یونہی لکھا
دیکھئے یہ حدیث مصطفوی
رکھنا کانوں میں انگلیوں کو تب
کرنا قامت کے درمیاں جلدی

حضرت شب معراج میں ایک فرشتے سے اذان سنا ہونا بیان ۴

مشروعیت اذان بعد ہجرت

سب یہ باتیں بغیر شبہ و گماں
نور ہے مخفی اور پوشیدہ
اور یہ نیت زباں ہیں در باب
تابعیں اور چار امام سے بھی
آیا فقہا میں اختلاف ملے
اور بعضوں نے مستحب ہی لکھا
اور ہے ثابت کہ مصطفےٰ یہ نماز
یہ ہے اکثر حدیث کا مطلب
جوں امام طحاوی عالیشاں
یعنے رفع یدین پہلے کرے
اور اسی پر بہت سی ہیں علما
ایسی ہی اک حدیث اک بھائی
اور اٹھاتے تھے ہاتھ گوش تلک
یک حدیث صحیح مسلم کی
اور مذہب امام احمدؒ کا
بعد ازاں سیدھے ہاتھ کو سر در
نیچے سینے کے ناف کے اوپر
اور مذہب امام احمدؒ کا
اندریں باب ترمذی نے کہا
اور دعائیں سوائے اس کے جاں
ابویوسف کے پاس اعوذ نتھو
اور توجیہ نماز سے آگے
بعد کرتے تھے استعاذہ ادا

بس احادیث سے ہے ثابت جاں
کہ ہے دل سے علاقہ نیت کا
نہ تو حضرت کئے ہیں نا اصحاب
اسکے اثبات پر گیا نہ کوئی
کہہ ہے بدعت ہی بعض اسکو لکھے
اور اس کا سبب یہی لکھا
کرتے تکبیر سے یقیں آغاز
ابویوسف کا بھی یہی مذہب
اور اسی پر گیا ہے قاضی خاں
اور تکبیر بعد اس کے کہے
اور ہدایہ اصح اس کو کہا
بیہقی نے سنن میں ہے لائی
اور کبھی اپنے سر دو دوش تلک
سند ان دو امام کی ہے یہی
یک روایت سے بھی یہی ہوگا
اپنے رکھتے تھے دست چپ اوپر
مذہب شافعیؒ میں ہے اشہر
مذہب بوحنیفہ سا ہوگا
کہ ہے وسعت جو کچھ کریں روا
شافعی پاس فرض و نفل میں ہاں
آئے توجیہ اور ثنا سر دو
جابجا لوگ پڑھتے ہیں بعضے
یعنے پڑھتے اعوذ بعد ثنا

حضرت کی نماز کی صفت اور نیت کا بیان

پس مقرر نماز کی نیت
کوئی صحابیؓ سے اسکا استحباب
پس ہے بدعت محدثوں نے کہا
کیونکہ نیت زباں سے آ مقبول
کہ یقیں پر حضور نیت دل
اور اٹھاتے تھے اپنے سر دو ہاتھ
اور فقہائے حنفیہ سے بھی
اور بعضے حدیث میں آئے امیر
یہی مذہب ہے بوحنیفہ کا
اور رفع یدین پہ اے فہیم
پس یہ تینوں بھی فعل حضرت سے
بوحنیفہ کا مذہب اوّل
اور مذہب ہے جانیو دوسرا
اور آئیں حدیثیں ایسی بھی
پر اماموں میں اختلاف ہے جان
اور ہے زیر ناف نزد امام
یک روایت میں اختلاف ہی صاف
اور ثنا اس کے بعد پڑھتے تھے
حنفیہ پاس وہ دعائیں سبھی
پر طحاوی نے اختیار لکھا
وہ نہیں ہے موافق سنت
اور بعد اعوذ و بسم اللہ

فرض ہے دل سے ہی آپ کی صفت
بھی نہ پہنچا ثبوت کو بصواب
ہے سو اب تک یہیں دیکھ یونہی کہا
نہیں منقول ہے نہ فعل رسول
ایک تائید اس سے ہی حاصل
پہلی تکبیر کے ہی جانیئے ساتھ
یک جماعت اسی پہ گئی
آئی تکبیر کے لئے تاخیر
اور محمدؒ کا بھی یہی ہوگا
آئی تکبیر کی بھی ہے تقدیم
مختلف ہیں یہ گاہ گاہ ہوئے
ہے اسی پہ بھی احمدؒ حنبل
شافعیؒ اور امام مالک کا
مختلف یہ بھی ہوگا فعل نبیؐ
کہ رکھیں اپنے سر دو ہاتھ کہا
اور یہی بعضے شافعی کا کلام
باندھے سینہ پہ یا بزیر ناف
بعد وجہت وجہی اس کے
خاص آئے نماز نفل میں بھی
پڑھے توجیہ یا کہ پہلے ثنا
محض لوگوں میں ہو گئی عادت
پڑھتے تھے وہ رسول عالیجاہ

پڑھنا بسم اللہ اے نکو سیرت — جان بالاتفاق ہے سنت
لیک پڑھنے میں جہر اور اخفا — ہے اماموں میں اختلاف آیا

بوحنیفہ و ثوری و احمد — بس یہ تینوں ائمہ امجد
پنج اصحاب سے سن اے بھائی — وہ روایت کئے ہیں اخفا کی

عمر فاروق و حیدر کرار — ابن مسعود اور ہے عمار
اور ابن زبیر عالی شاں — یہی پانچوں علیہم الرضوان

اور ہے مروی انس سے اے دمساز — کہ پڑھا میں نبی کے ساتھ نماز
اور ابوبکر اور عمر کے ساتھ — اور عثمان ذی النور کے ساتھ

جہر بسم اللہ بس کسی سے بھی — نہ سنا ہوں نماز میں میں کبھی
ہیں یقیں اس حدیث کے راوی — دار قطنی و احمد و نسائی

اور یہ سفر سعادت اے اکرم — دیکھئے اس طرح کیا ہے رقم
کہ کبھی جہر اور کبھی اخفا — پڑھتے تھے تسمیہ رسول خدا

اور اپنے کتب میں یوں لکھے — شارحان حدیث سے بعضے
کہ جو مروی ہے وہ حبیب الٰہ — کبھی پڑھتے تھے جہر بسم اللہ

تھا وہ تعلیم کے لئے پہچاں — چونکہ گاہے نماز ظہر میں جاں
جہر قرأت پڑھے شہ امت — جان لیں تا پڑھیں فلاں سورت

اور اپنی کتاب میں یہ صواب — ترمذی نے کیا ہے عقد دو باب
ایک در ترک جہر بسم اللہ — اور لکھا ہے انہیں سے آگاہ

کہ عمل اہل علم کا اکثر — تھا یہی از صحابہ سرور
ابوبکر و عمر و علی و عثمان — اور دوسرے صحابہ ذی شان

تابعین کرام سے سفیان — جو ہے ثوری سے شہیر جہان
اور ابن مبارک و احمد — اور اسحٰق سے بھی اے امجد

سب ہی کہتے ہیں جہر بسم اللہ — نہ کہیں بلکہ پڑھ لیں آہستہ
اور لکھا ہے دوسرا جو باب — ہے وہ اثبات جہر میں دریاب

اسمیں لایا ہے یہ حدیث نبی — ابن عباس نے روایت کی
کہ نماز میں وہ رسول خدا — پڑھا کرتے تھے جہر بسم اللہ

ترمذی نے مگر کہا رکھ یاد — نہیں قوی اس حدیث کے اسناد
لیک قائل ہیں اس کے چند اصحاب — بوہریرہ انہیں سے ہے دریاب

اور ابن عمر و ابن زبیر — اور کئی تابعین ہیں بالخیر
ابن عباس کی حدیث مگر — بوہریرہ کی بھی حدیث دگر

آئے ہیں گے ثبوت جہر میں جو — کہا حاکم صحیح ہیں ہر دو
اور ابن الہمام نے اظہر — لایا ہے یوں ز ابن عبد البر

کہ بلا شبہ شعبی و نخعی — اور قتادہ و شیخ اوزاعی
عمر عبد العزیز نیک نہاد — اور زہری مجاہد و حماد

اعمش و بوعبیدہ بس یہ سب — رکھتے ہیں ترک جہر کا مذہب
بعضے حفاظ نے کہا کہ فصیح — کوئی خبر جہر میں نہ آئی صحیح

مگر اسکی سند میں اے خوشحال — کئے اہل حدیث قال و مقال
ابن تیمیہ دار قطنی سے — نقل لایا ہے اس طرح سنئے

جہر میں تسمیہ کے اے بھائی — نہ حدیث صحیح کوئی آئی
اور لکھے ترک جہر میں اے یار — آئے ہیں جو حدیث اور آثار

ہیں صحیح و کثیر واضح سب — بوحنیفہ کا ہے یہی مذہب
اور حضرت ز بعد بسم اللہ — پڑھتے تھے فاتحہ اے حق آگاہ

کہتے اس کے اخیر میں آمین — جہر میں جہر سر میں سر آمین
قوم بھی کر موافقت یکبار — کہتے آمین جہر بیچ پکار

اور احادیث آئی ہیں اک نیک — جہر آمین بولنے میں دیکھ
یہی مذہب امام احمد کا — اور ہے شافعی امجد کا

جو ہے مذہب امام مالکؒ کا ہمیں اس بات کا اختلاف آیا
ترمذی کی حدیث اے بھائی جہر و سر ہر دو باب میں آئی
کہا صحابہؓ و تابعین کا عمل ہے یہ اکثر اسی پہ اے اکمل
کہ امام نماز جو ہوگا وہ کہے چار چیز آہستہ
ابن مسعود سے کبھی اے ذی شاں ایسی ہی آئی ہے روایت جاں
ابن وائل سے اس میں اے بھائی یہ روایت صحیح ہے آئی
جہر کرتے نہ تھے کبھی زنہار یعنے پڑھتے نہ تھے یہ تینوں پکار
وہ حدیثیں یہ جہر اور خفا ہے بلاشبہ گرچہ نقل کیا
ابن مسعود کی حدیث یہ ہاں بے تردد مدار ہے سب یہاں
جبکہ پڑھتے تھے صبح کی وہ نماز قرأت پاک اسمیں کرتے دراز
سورۂ قاف بھی کبھی پڑھتے سورۂ روم پڑھتے تھے گاہے
در نماز صباح جمعہ کے روز پڑھتے تھے یہ دو سورۂ فیروز
شافعیہ کا جانئے یکسر ہے یہاں تک سدا عمل اسپر
جب ہمارے یہاں زفعل نبیؐ نہیں ثابت مداومت اسکی
اور طحاوی سے شیخ ابن ہمام نقل کرتا ہے اے نکو انجام
جانیں مکروہ اس کے غیر کو بھی اور اس کے سوا پڑھے نہ کبھی
یا کہ وہ قرأت رسولؐ کو ہاں گر پڑھے صبح میں تبرک جاں
اور وہ قرأت شریف رسولؐ بے تردد ہے مستحب مقبول
تا نہ سمجھیں عوام یوں اصلا کہ نہ جائز ہے قرأت اس کے سوا
جمعہ کی شب میں در نماز عشا بھی وہی آئی قرأت والا
جبکہ پڑھتے تھے پڑھتے خیر بشر یونہی آئی حدیث ابن عمر
پڑھیں اوساط بھی بعصر و عشا پڑھیں مغرب میں بس قصار بجا
کہ متواتر حدیث اور آثار اندریں باب آئے ہیں بسیار

بو حنیفہ کے پاس ہے اخفا یعنے آمین کہنا آہستہ
اور ترجیح جہر کو وہ دیا اور بخاری سے یونہی نقل کیا
پر روایت کئے ہیں اہل صواب اور جناب عمرؓ بن الخطاب
کہ ثنا و تعوذ بسم اللہ اور آمین اے خدا آگاہ
اور سیوطی کی اک کتاب ہمام جو ہے جمع الجوامع اسکا نام
کہ عمرؓ اور علیؓ اے نیک آئیں تسمیہ اور تعوذ اور آمیں
اور ابن الہمام عالی شاں ابی وائل سے لے نکو عنواں
لیک ایسا کہا ہے اس نے بھول کہ یہ ہر دو حدیث ہیں معلول
اور پس از فاتحہ وہ شاہ جہاں کرتے تھے ضم سورۂ قرآں
ساٹھ آیت سے تا بصد آیت پڑھتے اکثر وہ شافع امت
کرتے قرأت کی بھی کبھی تخفیف اور سفر میں معوذتین شریف
سورۂ سجدہ پہلی رکعت میں سورۂ دہر دوسری رکعت میں
کہ سوا اس کے دوسرے سورے نہیں پڑھتے ہیں صبح میں گاہے
کسی سورے کی کوئی تا بہ یقیں ہے یہ مکروہ جانئے تعیین
کہ وہ مکروہ تب ہوئے اے عالم کہ اسی کو سدا کرے لازم
نہیں مکروہ گر نہ ایسا ہو پڑھے قرآں سے ہو میسر جو
نہیں مکروہ یہ چاہئے کہ کبھی پڑھے البتہ اور سورے بھی
لیک ہے شرط اور بھی سورے بے تعین کبھی کبھی پڑھیے
اور دو رکعت میں جمعہ کے یار پڑھتے دو سورے سید الابرار
اور سوا اسکے دوسرے سورے ہیں طویل و قصیر قرآں کے
اور جو ہے فقہ کی کتاب نہیں فجر اور ظہر میں طوال پڑھیں
مصطفےٰ کا یقیں عمل اس پر تھے بلاشک وشبہ اس ہی پر
اور قرأت کے بعد کہہ تکبیر آتے حضرت رکوع میں اے کبیر

کیا

کیا یہ تکبیر ہے بہ حالِ قیام
کہ ہدایہ میں دیکھ یونہی کہا
احمد و شافعی کے پاس امیر
ہر دو جانب حدیث ہیں بہ قبیل
کہ یہ عادت ہے ترمذی کی سنو
پہلے لکھا ہے بابِ رفعِ یدین
پہلی تکبیر بولتے تھے جب
پھر بہ حالِ رکوع آتے جب
اکثر اصحاب و تابعین کا عمل
شافعی اور احمد و اسحاق
دوسرا باب اُس کے بعد لکھا
ہے روایت کہ علقمہ نے کہا
میں بھی ویسی نمازِ بابرکات
اور کہا ترمذی نے السا ہی
پھر کہا اہلِ علم سے بسیار
قولِ سفیانِ ثوری والا
کی ہے مالک نے نقل از زہری
سنا والدہی اپنے عبد اللہ
پر نہ رفع الیدین ہے ایثار
اور عاصم بن کلیب شہیر
کہ نہ کرتے علی تھے رفعِ یدین
اپنی آنکھوں سے میں کیا ہوں نظر
اور مجاہد کہا پڑھا میں نماز

پیچھے ابنِ عمر کے اے دمساز
کہ پڑھے جب نماز ابنِ عمر
پہلی تکبیر کے سوا بے مین
پدرِ حسن کا ز تابعین اے میر
پہلی تکبیر کے سوا یک بار
کہ کہا اس طرح وہ حق آگاہ
اور زہری نے ہے روایت کی
ہے یہی اور اہلِ کوفہ کا
از صحابہ و تابعینِ کبار
ابنِ عازب کی بھی حدیث آئی
دیکھو پڑھتا ہوں آ تمہارے ساتھ
ابنِ مسعود جو صحابی تھا
یہ حدیثیں وہ باب میں لایا
کہا عامل اُسی کے تھے بہ وفاق
تھا مقرر اُسی پہ اے اکمل
اور اُٹھاتے تھے سر رکوع سے تب
وہ اٹھاتے تھے سر دو ہاتھ کو تب
اُسمیں لایا ہے یہ خبر بے مین
کہ نقیں اختلاف جس میں ہو
لاتے ہیں جانبین انکو دلیل
ہے بہ رفعِ یدین بہ تکبیر
نقل از جامعِ صغیر کیا
یا ہے جھکنے کے وقت میں آ تمام

قولِ اکثر کا ہے یہی اے خبیر
اور اُٹھاتے تھے جب رکوع سے سر
اور احناف کے یہاں بے مین
یہ حدیثیں سبھی بغیر قصور
عقد کرتا ہے اس کے وہ دو باب
کہ روایت کیا ہے ابنِ عمر
تا مبارک وہ سر دو کندھوں کے
تب کبھی حضرت اٹھاتے سر دو ہاتھ
پھر ہوئے ہیں جو مجتہد آگاہ
پھر یہ رجحانِ اس حدیث ای نیک
کہ نہ کرتے تھے جس میں رفعِ یدین
کہا اس طرح اپنے یاروں سے
بس پڑھا اور کیا نہ رفعِ یدین
ابنِ مسعود کی حدیث وہ پن
بے تردد اسی کے قائل ہیں
اور امامِ محمد والا
بے تردد ز سالمِ ذی شان
کہے تکبیر سنت اے دلبر
یہی قولِ امام ہے اشہر
تھا وہ لایا ہے جانیئے یہ بات
اور عبد العزیز ابنِ حکیم
پہلی تکبیر کے سوا بے مین
پہلی تکبیر کے سوا بے مین

کہ یہ جھکتے ہوئے کہے تکبیر
کہے تکبیر تب وہ خیرِ بشر
نہیں بعدِ رکوع رفعِ یدین
ہیں کتب میں حدیث کی مسطور
یونہی دو باب یاں لکھا بصواب
میں نے حضرت طرف کیا ہے نظر
ہر دو دستِ شریف ہوتے تھے
بعد اُس کے لکھا ہے وہ یہ باب
مثلِ اوزاعی اور عبد اللہ
ترمذی نے کیا اشارہ ایک
پہلی تکبیر کے سوا بے مین
کہ جو حضرت نماز پڑھتے تھے
پہلی تکبیر کے سوا بے مین
ہے بلا شبہ و شک حدیثِ حسن
یعنی بیشک اسی کے عامل ہیں
ہے مؤطا میں اپنی یوں لایا
ابنِ عبد اللہ بن عمر اے جاں
جب جھکے اور جب اٹھائے سر
اس میں آثار آئے ہیں اکثر
متعدد روایتوں کے ساتھ
نقل لایا ہے اس طرح اے فہیم
پھر نہیں وہ کئے ہیں رفعِ یدین
میں نے دیکھا کئے نہ رفعِ یدین

مذہبِ شافعی

اختلافِ حدیث

مسئلہ رفع یدین

اور اسود کہا کہ میں دیکھا
ابنِ مسعودؓ اور علیؓ و عمرؓ
جب ہوا اُن کے خلاف ہیں منقول
ہوا عبداللہؓ یوں سخن پرداز
پہلی تکبیر کے سوا ہے نہیں
دیکھا وہ مسجدِ حرام میں آ
وہ اُٹھاتا تھا ہاتھ ہر دو بار
پہلے آنحضرت آپ کرتے تھے
ابنِ مسعودؓ نے کہا ہے میں
ابنِ عباسؓ سے بھی ہی مروی
پس ہوا اس بیان سے اظہر
رفع اور عدمِ رفع ہر دو کبھی
کہا ابنِ الہمامؒ بحرِ کمال
پس نہیں دور ہے یہ امر سنو

رکوع

یعنی زانو پکڑتے قوت سے
اور سجدہ میں انکو رکھنا ضم
اور دو آرنج اپنے پہلو سے
اور تسبیح بھی بولتے سہ بار
یعنی ہو پانچ سات یا نو بار

تسبیح

نیک تا سب ہے منفرد کیلئے
عمر عبدالعزیز با تمییز
کہ نماز انکی ہے مشابہ تر
کہ رکوع و سجود کی تسبیح

کئے حضرت عمرؓ نماز ادا
مشتہر ہیں بہ قربِ پیغمبرؐ
وہ کیا جائے کس طرح ہی قبول
کہ بلا شبہ میں پڑھا ہوں نماز
نہ کئے ہیں کوئی بھی رفعِ یدین
شخص واں یک نماز پڑھتا تھا
کہا ابنِ زبیرؓ اُس کو ای یار
بعد ازاں اسکو چھوڑ ہی ڈالے
کئے جب تک رسولؐ رفعِ یدین
کہ نہیں عشرہ مبشرؓ بھی
کہ ہیں طرفین بھی حدیث و اثر
کہ کبھی رفع۔ عدمِ رفع کبھی
قول و فعل ایسے در اوائلِ حال
کہ یہ شئی بھی اُسی قبیل سے ہو
اور رکھتے تھے انگلیاں کو کھلے
یعنی رکھنا ملی ہوی باہم
شاہِ کونینؐ دور رکھتے تھے
یہ ہے ادنیٰ کمال کا مقدار
بعض دس بار بھی کہے ای یار
اور لازم امام کو ہے و لے
جب خلیفہ تھا سعدیت انگیز
بالیقین با نمازِ پیغمبرؐ
پڑھیں دس بار اور رضا فتح

پہلی تکبیر کے سوا ہے میں
بعد ابنِ عمرؓ کو بھی دیکھے
لایا ابنِ ہمام لے آگاہ
حضرتِ سیّد البشرؐ کے ساتھ
اور نہایہ میں دیکھئے با تمیز
جبکہ جاتا رکوع کے اندر
کر نہ ایسا نماز میں اے عزیز
یعنی بیشک یہ حکم اول تھا
جانو رفع الیدین ہم بھی کئے
پہلی تکبیر کے سوا ہے میں
پس کہی جائیگی یہی اب بات
یا اوائل میں فعل رفع کا تھا
بے تردد نماز میں تھے مباح
اور حضرتؐ رکوع جب کرتے
تین حالت ہیں انگلیوں کی جاں
حال احرام اور تشہد میں
سیدھی رکھتے تھے پشت و سر و
اور ہے افضل کہ تین ہی ہے زیاد
بعضے یہ قدر بھی لکھے ای حبیب
کہ رعایت وہ قوم کی بھی کرے
ساتھ اس کے امام دیں مالکؒ
کہ رکوع و سجود کی مقدار
اور نبیؐ جب سجود کرتے تھے

نہ کئے ہیں عمرؓ بھی رفعِ یدین
کہ نہ رفعِ یدین وہ بھی کئے
علقمہ نے سنا زعبداللہؓ
اور ابو بکرؓ اور عمرؓ کے ساتھ
یوں روایت کئے زابنِ زبیرؓ
اور اٹھاتا تھا جب رکوع سے سر
کیونکہ ہے یہ بھی ایک ایسی چیز
اور منسوخ بعد اس کے ہوا
جب وہ چھوڑے ہیں ہم بھی چھوڑ دئے
نہیں کرتے تھے گاہ رفعِ یدین
کہ دو باتیں بھی پا ہیں اثبات
اور منسوخ اس کے بعد ہوا
بعد منسوخ ہو گئے بہ فلاح
سخت زانو پہ ہر دو کف دھرتے
کھلے رکھنا رکوع کے درمیان
حال اصلی یہ انکے انکو رکھیں
رکھتے تھے پشت کے برابر سر
لیک وہ طاق ہووے در تعداد
کہ وہ قدر تمام کے ہو قریب
کہ ضعیف اور ناتواں بھی رہے
مقتدی تھا کہا پس اے سالک
اسکو تہا تھا اس قدر اے یار
آگے زانو زمیں پہ دھرتے تھے

بعد رکھتے دو ہاتھ اے گیانی
اور مذہب ابو حنیفہؒ کا
مذہبِ مالکی و اوزاعی
یعنی دو دست و پا بھی دو زانو
اور ہے مکروہ گر اٹھے گا ایک
اسطرح پر کہ دو بغل سے کبھی
اور سجدے میں سر کو جب رکھتے
کبھی کرتے نہ تھے اس قدر تاخیر
اے برادر رکوع و سجدے میں
حدِ ادنیٰ یہ اس کا ہے سن لے
جانیو ہے نماز کی چوری
ہے حذیفہؓ نے ایک دن دیکھا
ہوا فارغ نماز سے وہ جب
گر مریگا تو ایسی حالت پر
شافعیؒ اور امامِ احمدؒ پاس
اور جلسہ بھی دو سجود کے بین
قولِ کرخیؒ سے واجب اے گیانی
اور ز بعضے ائمہؒ مذہب
تو اعادہ نماز کا ہی کرے
کہ امامِ محمدؒ اے مقبول
خوف رکھتا ہو نہیں کہ اسکی نماز
دُسری رکعت کے واسطے اٹھتے
اس میں ہے اختلاف فقہا کا

اور بعد اس کے رکھتے پیشانی
احمدؒ و شافعیؒ والا کا
پہلے رکھتا ہے دونو ہاتھ کو ہی
جبہہ و بینی ہے یک عضو جانو
کہا ابنِ ہمامؒ یوں ہی دیکھ
ہوتی ظاہر سپیدی اے بھائی
درمیاں ہر دو کف کے رکھتے تھے
کہ سمجھتے تھے لوگ تب اے میر
یونہی قومے میں اور جلسے میں
پشت کے ہاڑ خوب ہو سیدھے
پوچھے چوری نماز کی کیسی
شخص کوئی نماز پڑھتا تھا
ہے حذیفہؓ بلا کے پوچھا تب
تو مرا ہوگا غیرِ فطرت پر
ابو یوسفؒ کے پاس بے وسواس
فرض ہیں یہ امور سب بے مَین
اور سنت بقولِ جُرجانی
نقل شمنی کیا ہے یوں سن اب
یعنی لازم ہے وہ دُھرا کے پڑھے
ترکِ تعدیل سے ہو اسئول
ٹوٹ جاویگی اور نہ ہوگی جواز
ہاتھ ہر دو زمین پر رکھتے
یعنی اس بیٹھنے کا حکم ہے کیا

کہے بعضے کہ قبلِ پیشانی
سُن یہی ہے کہ اپنے دو گڑگے
اور کرتے تھے سجدہ شاہِ انام
اور سجدے میں گرد و پاؤں اُٹھے
اور سجدے میں شاہِ موجودات
دونو بازو بھی شکم کو اپنے
اور رکوع و سجود کے مقدار
اِس نمازِ شریف کو سرور
ڈھیل کرنے کے باب میں اشہر
اور ارشاد یوں کئے سرور
کئے ارشاد وہ رسولِ انام
اور رکوع و سجود کو اصلا
کیا کیسی نماز یہ تو ادا
یعنے دینِ محمدی کے سوا
بس رکوع و سجود میں آرام
بو حنیفہؒ بھی اور محمدؒ پاس
قومہ و جلسہ سنت آئے ڈلے
کہ رکوع و سجود کی تعدیل
اور ایسا ہی سرخسیؒ بھی کہا
جو کہا کوئی نماز کے درمیا
اور ہے مروی جنابِ پیغمبر
بیٹھتے تھوڑا اور کرتے قیام
بعضے سنت کہے ہیں اسکو جاں

رکھے اپنی زمین پہ یعنی
آگے ہاتھوں ہی کی زمین پہ رکھے
ہفت اندام پر اے نیک انجام
تو بلاشک نماز ہی جائے
رکھتے پہلو سے دور ہر دو ہاتھ
اپنے زانو سے دور رکھتے تھے
کرتے قومہ و جلسہ بھی ایسا
اب فراموش کر دئے ہیں مگر
ہاں احادیث آئے ہیں اکثر
کہ یقیں چوریوں میں سب بدتر
کہ رکوع و سجود نہ ہو تمام
آہ وہ نا تمام کرتا تھا
نہ حقیقت میں تو نماز پڑھا
دوسرے دین پر مرا ہوگا
اور دونوں کے درمیاں بھی قیام
یہاں دو قول ہیں اے حرف شناس
مالکی بھی اسی پہ ہیں بعضے
گر کبھی فوت ہوویگی بیقبیل
اور ابنِ ہمامؒ نے لایا
گر کبھی چھوڑ دے گا اطمینان
دوسرے سجدے سے جب اٹھائے سر
جلسۂ استراحت اسکا نام
جیسے مذہب ہے شافعیؒ کا عیاں

سجود

تعدیلِ ارکان

جلسۂ استراحت

کہ روایت کیا ہے ایسا ہی
مالک ابنِ حویرثؓ اے بھائی

ہیں اسی پر ثلاثۂ امجد
بو حنیفہؒ و مالکؒ و احمدؒ

نقل نعمانؒ کیا ہے اے دلبند
ابی عیاش کا جو ہے فرزند

پہلی رکعت میں از سجودِ دوم
اور یونہی بہ رکعتِ سیوم

ابن مسعودؓ سے بھی اے دلبر
اور علیؓ و عمرؓ و ابن عمرؓ

یونہی مروی ہے با یقیں در باب
ہیں یہ بیشک اکابرِ اصحاب

جبکہ ان کا عمل رہے ایسا
وہی اکثر عمل ہو حضرتؐ کا

اسطرح بولتے ہیں تینوں امام
کہ اسے صحبتِ رسولِؐ انام

اور وہ جلسہ استراحت کا
سرورِ دیں سے اس نے جو دیکھا

اور اٹھنے کے وقت ہر دو ہاتھ
رہے زانو پہ ہی اے نیک صفات

کیونکہ اسباب میں سنن اے بھائی
بو وائل سے یک حدیث آئی

اور روایت کیا ہے ابن عمرؓ
کہ کئے منع سب کو پیغمبرؐ

یہ حدیثیں سمجھ اے فرخ پے
بو داؤد کی کتاب میں ہے

لیک ہاتھوں کو اپنے رکھ کے زمیں
اٹھنا جائز ہے اس کے پاس نہیں

بعض بولے وہ جلسہ حاجت کا
ضعف و پیری کے عذر ہی سے تھا

کیونکہ دوسری حدیث یک بتفصیل
ہے یہ تینوں امام کی بھی دلیل

کہ صحابہؓ کو میں بہت دیکھا
جبکہ کرتے تھے وہ نماز ادا

سر اٹھاتے جو دوسرے سجدے سے
یونہی اٹھتے تھے بیٹھتے ہی نہ تھے

ابنِ عباسؓ اور ابنِ زبیرؓ
چھ یہ اصحابِ پاک سے با خیر

اور مقرب تھے مصطفےٰؐ کے سدا
پیروی میں بھی آپ کے یکتا

وہ روایت بن حویرثؓ کی
شافعیؒ کی دلیل جو ہوگی

بیس دن سے نہیں زیادہ تھی
پس ہے نعمانؒ کی حدیث قوی

عذرِ پیری کے ہی سبب ہوگا
یہ نہیں تھا عمل ہمیشہ کا

یہی سنت ہے بو حنیفہؒ پاس
پاس احمدؒ کے بھی اکثر ناس

کہ میں دیکھا ہوں شاہِ موجودات
اٹھتے زانو پہ رکھ کے دونوں ہاتھ

ہاتھ پر اعتماد کرنے سے
یعنی ہاتھوں کو ٹیک کر نہ اٹھے

اور وہ جلسہ استراحت کا
پاس مالکؒ کے بھی نہیں ہوگا

اور ہمارے یہاں بھی آ دمساز
جانئے عذر کے لئے ہی جواز

تشہد کا بیان

اور تشہد میں بیٹھتے تھے جب
پائے چپ کے تئیں بچھاتے تب

بیٹھتے در قعود اس پر ہی
اور کھڑا کرتے پاؤں سیدھا بھی

پہلے قعدے میں شافعیؒ کے پاس
بس یہی طور ہے بلا وسواس

دوسرے قعدے میں افتراش نہیں
پر تورک ہی ان کے پاس یقیں

اسطرح پر زمیں پہ بیٹھے
کہ سرین جانئے زمیں سے لگے

شافعیؒ پاس جانو اسمیں بھی
ہے یہ طور تورک اے بھائی

کنیت ہوگی بو حمید کی
اس سے کی ہے روایت ایسی ہی

دوسرے قاعدہ میں چارگانہ
بھی تورک ہے پاس احمدؒ کے

دو تشہد ہیں جس نماز میں ہی
دوسرے قعدے میں ہی تورک جا

ہر دو قعدہ کے درمیاں سن اب
بو حنیفہؒ کا ہے یہی مذہب

پاؤں دائیں کو جو بچھاتے ہیں
اس کے تئیں افتراش کہتے ہیں

اس کو کہتے تورک اے اکرم
سیدھے جانب نکال ہر دو قدم

در نمازِ صبح اے فاخر
جبکہ ہے یک ہی قعدۂ آخر

اندریں باب شافعیؒ کی دلیل
ساعدیؓ کی حدیث ہی بتفصیل

اور مالکؒ کے پاس اے فرخ پے
ہر دو قعدوں میں بھی تورک ہے

اور محمدؒ کے پاس سن یہ بات
افتراش آیا در ہمہ جلسات

بو حنیفہؒ کی حجت اے بھائی
ہے بلا شک حدیث مسلم کی

اور دوسرے بھی آئی ہیں اخبار
اور مشقت ہے افتراش میں ہی
کہ وہ پیری کا ہی سبب ہوگا
اور تشہد وہ جبکہ پڑھتے تھے
کونسے لفظ پر اشارہ کریں
کہ شہادت میں لا کہے گا جب
اکثر اصحابؓ تابعینؒ کرام
چاروں مذہب میں سنّت اِسکی
علمائے قدیم از احناف
اور حدیثیں صحیح تر بے قیل
شیخِ شمنی محقق والا
بیچ کی انگلی اور انگوٹھے سے
اور یونہی کہا ابوجعفرؒ
کہ پیمبرؐ اشارہ کرتے تھے
اور کتابِ محیط میں لکھّا
بوحنیفہ امامِ اعظمؒ پاس
اور علّامہ شیخ نجم الدیں
کہ اشارہ کریں تشہد میں
بہت اخبار اور بہت آثار
اور احادیث کے کتب میں بھی
وائل ابن حجرؓ صحابی سے
اور بہت سے ہیں اس بحث کی دلیل
اور فارغ ہو جب تشہد سے
مطلقِ افتراش میں آیا ر
پس ہے افضل بغیر شبہ وہی
یا دعائیں طویل پڑھنے کا
اپنے زانو پہ ہاتھ دھرتے تھے
جانئے اختلاف ہے اس میں
انگلی کلمے کی ہیں اُٹھاتے تب
فقہا اور محدثین عظام
ہوگی ثابت دلیل سے اس کی
اُسکی تصریح کرتے ہیں صاف
دیکھ اُس کے ثبوت پر ہیں دلیل
ابویوسفؒ سے ہے یہ نقل کیا
بعد اُس کے سمجھ تو حلقہ کرے
ہو محقق فقیہ ہے اشہر
پس کریں ہم بھی جانو اس ہی
کہ یقیں بعضے عالموں نے کہا
اور محمدؒ کے پاس بے وسواس
دیکھیے اسطرح کہا ہے یقیں
فعلِ سنت ہے یہ یقیں سمجھیں
اندریں باب سے ہیں آیا ر
ہیں روایات آئے بھائی
متعدد روایتیں لائے
گر لکھوں اُسکو نسخہ ہووے طویل
سرور دیں درود پڑھتے تھے
قعدۂ اوّل اور آخر کا
اور نور تک میں آئیں جو اخبار
اور عمل وہ رسولِ جن و بشر
ہاتھ سید ہے کئے انگلیوں نے بقیر
لیک یہ قول ہے یقیں اشہر
اور جسدم کہے گا اِلّا اللہ
ہیں اشارے و عقد کے قائل
بوحنیفہ و صاحبینؒ کے پاس
گرچہ پچھلوں میں کچھ خلاف آیا
عقد کس طرح کیجئے اس کا
کہ کرے پہلے آئے نکو محض
پھر اشارہ کرے بہ سبابہ
اور امامِ محمدِ فاخر
اور امامِ ابوحنیفہؒ کا
رفعِ سبابہ ہمیں آیا ر
ابویوسفؒ سے بھی بغیر گماں
کہ بلاشک ہمارے مذہب کے
علما کوفے اور مدینے کے
پس ہے اولے عمل اسی کے پر
ابوداؤدؒ نسائیؒ والا
کہ شہادت کے پاس حلقہ کرے
اکتفا اب کیا اسی پہ میں
دارِقطنی نے دیکھ اے بھائی
قید اُن میں تو کچھ نہیں آیا
یہاں احناف کہتے ہیں آیا ر
کبھی اِس پر کئے کبھی اُس پہ
کرتے عقد اور اشارہ سر ودیں
اور آئے اسی پہ ہیں اکثر
رکھے انگلی کو اپنی اے آگاہ
اِسکو ثابت کئے ہیں اے عاقل
بھی ہے ثابت یہ امر بے وسواس
لیک اکثر کئے ثبوت اُس کا
ہے ائمہ میں اختلاف آیا
قبض بے شبہ خنصر و بنصر
یعنے کلمے کی انگلی ہی کو اُٹھا
دیکھئے اس طرح کیا ظاہر
بھی یہی قول ہے جو اُس نے کہا
ہے تشہد میں سنّتِ سالار
یونہی لائے روایت اے ذیشاں
متفق ہیں روایتیں سارے
بے تردد تمام یونہی کہے
ایسے ہی قول آئے ہیں بکثیر
عبدرزاقؒ اور ابو یعلے
بیچ کی انگلی اور انگوٹھے سے
یہ بھی کافی ہے طالبوں کو نہیں
ابومسعودؓ سے روایت کی

کہ یہ فرماتے ہیں رسولِ خدا
جو مسلماں کرے نماز ادا

اور نہ بھیجے گا وہ درود اگر
مجھ پہ اور میرے اہلِ بیت اپر

نہ نماز اسکی ہووے گی مقبول
یاد رکھ اس حدیث کو مت بھول

در قعودِ اخیر اے صاحب
مصطفےٰ پر درود ہی واجب

شافعیؒ پاس ہے یہ واجب جاں
اور سنت ہے حنفیہؒ کے یہاں

اور اکثر درود کے صیغے
ہیں حدیثوں میں مختلف آئے

جو ہے اشہر درودِ ابراہیم
ہے وہ کافی نماز میں اے فہیم

اور بعد از درود پڑھنے کے
شاہِ عالم دعا بھی کرتے تھے

ابنِ عباسؓ نے کہا اے فہیم
اس دعائے شریف کی تعلیم

کرتے تھے اس طرح نبیؐ اے جاں
جونکہ سکھلاویں سورۂ قرآں

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ

اور یوں مرتضےٰ علیؓ نے کہا
کہ شہِ انبیا حبیبِ خدا

پڑھتے تھے یہ دعا یقیں اے سلیم
درمیانِ تشہد و تسلیم

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَسْرَفْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ

اور دوسری حدیث میں آیا
پڑھے بعد از سلام کے یہ دعا

ہو سکے یہ بھی وہ رسولِ امیں
کہ پڑھے ہوں دو جا پہ بھی یقیں

کبھی آگے سلام کے اے ہمام
اور پڑھے ہیں کبھی ز بعدِ سلام

اور کہے حضرتِ امامِ معصومیں
چاہیے بخشش گنہ کی جو بایں

یا ہے عجز و عبودیت کا شعار
یا ہے تعلیم امت اے ہشیار

اور تشہد کے بعد شاہِ انام
دائیں اور بائیں پھیرتے تھے سلام

جونکہ اس دم سفیدیِ رخسار
خوب آتی نظر یمین و یسار

اور مخاطب سلام میں سن تو
رکھتے تھے قوم اور فرشتوں کو

اور دو جانب جو پھیرتے تھے سلام
سرورِ دیں کا یہ عمل تھا مدام

شخص پندرہ ز کُمَّل اصحاب
راوی ہیں اس حدیث کے دریاب

بوحنیفہؒ کا ہے یہی مذہب
احمدؒ و شافعیؒ کا بھی مذہب

اور ہے مالکؒ کے پاس ایک سلام
روبرو اپنے منہ کے ہی اے ہمام

یک حدیث عائشہؓ کی جو آئی
مستند ہے امامِ مالکؒ کی

پڑھتے شب میں نماز جب سالارؐ
کرتے اس وقت پر ہمیں بیدار

ایک جانب ہی پھیرتے تھے سلام
یہاں کرتے ہیں گفتگو اعلام

اسمیں ہے ذکرِ یک سلام یقیں
نفی دوسرے سلام کی تو نہیں

بلکہ ساکت ہی ہو سکے یہ بھی
کہ وہ دوسرا سلام حق کے نبیؐ

پست کہتے تھے شاید اے مسعود
کہ تھی بیداری اہل کی مقصود

کہا احمدؒ امامِ ذوالاکرام
بہرِ اعلام تھا وہ ایک سلام

بعد ازاں دوسرا سلام اے یار
کہتے آہستہ سیدِ ابرار

اور ایسا کہے ہیں بعض اعلام
کہ کریں منہ کے سامنے جو سلام

وجہ اسکی یہی ہے اے دمساز
کرتے قبلہ کی سمت سے آغاز

کرتے پھر التفات ہر دو طرف
پست آواز کرتے اے اشرف

اور حضرتؐ نماز میں زنہار
نہیں کرتے تھے التفات اے یار

لیتے ہیں التفات بوجہ اسے
پھیر گردن ادھر ادھر دیکھے

گوشۂ چشم کی نظر اے امیں
داخلِ حکمِ التفات نہیں

اور مکروہ بھی نہیں وہ نظر
ہے ہدایہ میں یہ نہیں اے دگر

ہے حدیثِ صحیح اے دمساز
جبکہ مومن کھڑا رہے بہ نماز

اپنے وجہِ کریم سے وہ رب
ہوئے متوجہ اسکی جانب تب

جبکہ وہ بندہ التفات کرے
یعنے گر غیر کی طرف دیکھے

حق کہے اس کو اے بنِ آدم
ہو تو متوجہ مجھ طرف ہی بجا
بار سیوم جو التفات کرے
اور رونے کا طفل کے آواز
اور نماز اسکی ماں جو پڑھتی ہو
سر فرد ہیں اسے اٹھاتی تھے
کر کے انکی یقیں رعایتِ حال
وہی عملِ کثیر ہے سمجھو
یا کرے ایسا کام اے دسنا
اس سے فاسد نماز ہووے قبیل
ہاتھ یا سر سے یا کہ انگلی سے
اور حضرت نماز میں آے یار
حنفیہ پاس کوئی یا آواز
اور زور درد و مصیبتِ دنیا
اور سجاجت نماز کے درمیاں
اور بلا عذر وہ نہیں ہے جواز
یا ہو بیماری اور مرض کا سبب
یا کرے مقتدی کہ تا اس سے
کہ یہ ہوگا نماز سے ہم راز
کہ تنحنح سمجھ وہی ہوگا
بند کرنے سی چشم کو بھی ہاں
کہے بعضے کہ حق یہی ہے یقیں
تب نہ مکروہ چشم پوشی ہو

کس طرف دیکھتا ہے تو اسدم
یعنی اب تو مری طرف منہ لا
یعنے جب وہ ادہر ادہر دیکھے
جبکہ سنتے تھے مصطفیٰ یہ نماز
نہ خلل ہو خشوع میں اس کو
دوشِ اطہر یہ تب بٹھاتی تھے
سجدہ کرتے دراز غیرِ ملال
کام عادت میں جو دو ہاتھ سی ہو
سمجھے جاوے کہ نہیں یہ نماز
جو ہے کم اس سی ہی وہ عملِ قلیل
اسکا ردِ جواب سلام تب کرنے
گریہ کرتے تھے درد سے بسیار
رووے بے شبہ اسکی جاوے نماز
رونا آواز سے نہیں ہے روا
کبھی حضرت کہنکارتے تھے جاں
کہ بلا شبہ اس سے ٹوٹے نماز
چھینک کے حکم میں وہ ہووے تب
کہے آگہ امام کو اپنے
ان دو صورت میں بھی نہ ٹوٹے نماز
کہ حروف اس سے صاف ہوں پیدا
نہ کہیں منع صاف آیا جاں
بند نہ کرنے سی گر کسی کے تئیں
بلکہ ہووے گا مستحب سمجھو

کیا ہے تیر سے اور کوئی بہتر
جب کرے التفات دوسری بار
حق تعالیٰ بھی اپنا وجہِ کریم
کرتے تخفیف تب نماز اندر
اور بچہ کبھی نماز میں آ
کبھی آتے حسنؓ ہو یا کہ حسینؓ
ایسی باتیں جو آئیں اے عاقل
جیسے دستار باندھنا اے یار
یا پیاپے ہو اس سے تین افعال
اور حالِ نماز میں اے ہمام
پر تھا یہ در اوائلِ اسلام
آتی سینے سے آپ کے آواز
اور نہ آواز سے اگر رووے
خوفِ عقبیٰ سے رونا با آواز
بولتے ہیں تنحنح اس کو مگر
ہے یہی جانو عذر اور حاجت
یا ہو آواز صاف کرنے یقیں
یا مصلی وہ اس سبب سی کرے
شیخ شمنی نے یوں ہی ذکر کیا
اور حضرت نماز میں سنئے
ہے کراہت میں اختلاف اس کے
تو فرقہ ایک ہووے گا حاصل
کہ خضوع و خشوع اور حضور

کہ طرف اس کے تو کرے جو نظر
پھر کہے یونہی اس کو وہ داوار
پھیر لیتا ہے اس سے تب اے فہیم
طفل کے حال پر شفقت کر
متعلق وہ شاہ سے ہوتا
پشتِ اشرف پہ بیٹھتے ذی ہین
نہیں عملِ کثیر میں داخل
پہننا پیرہن ہو یا کہ ازار
ہیں یہ عملِ کثیر کے اشغال
کرتا حضرت کو آکے کوئی سلام
بعد منسوخ ہوگیا اے ہمام
مثلِ آوازِ آسیا یہ نماز
اس سے نقصِ نماز نا ہووے
ہے روا اس سی نا ہو نقصِ نماز
عذر پر ہے روا نماز اندر
کہ نہ بچنے کی اس سے ہو طاقت
تب بھی وہ مفسدِ نماز نہیں
تا کہ یہ بات جان لیں دوسرے
اور ہدایہ میں اس طرح لایا
نہیں آنکھوں کو بند کرتے تھے
اور ہے مکروہ ہمارے پاس ولے
اور مشغول اس کا ہوگا دل
پاوے اس سے بھی تفرقہ ہو دل

وہ تو مقصود عبادت ہے
جو کہ ذکر دعا پڑھا کرتے
انکے تبیان میں کئے اعلام
جیسے حصن حصین جزری کی
اور لکھا ہوں نسخہ یک میں بھی
وہی لکھتا ہوں اب میں بالایمان

اور وہی جا نو روح طاعت ہے
اور صحابہ کو حکم فرماتے
از گروہِ محدثین کرام
اور اذکار شیخ نووی کی
مختصر تر سعادتِ ابدی
کہ جو حضرت پڑھے ہیں بعد نماز

اب میں لکھتا ہوں وہ بیاں آیار
اور دعائیں یہ مختلف اوقات
مستقل ہیں کتب لکھے اے غیر
اور ہندی کے درمیاں بھی یقیں
انہیں اوقات مختلف کی دعا
آئے ہیں جب دعائیں اے ذیشاں

کہ زبعد نماز وہ سالار
جو پڑھے ہیں امام موجودات
عربی معتبر طویل و قصیر
لکھا ظفر جلیل قطب الدین
دیکھ با ترجمہ کیا املا
نثر لکھتا ہوں دیکھ صاف یہاں

وہ اذکار و دعوات جو حضرت سیدِ کائنات نماز کے بعد پڑھتے تھے

روایت ہے ثوبان رضی اللہ عنہ سے کہ حضرت جب سلام نماز سے فارغ ہوتے تین بار استغفار کرتے اور یہ دعا پڑھتے اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَاذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ روایت ہے عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے کہ حضرت سلام نماز کے بعد نہیں بیٹھے تھے مگر اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ آخر تک پڑھنے کے مقدار۔ روایت کی ہے ان ہر دو حدیث کی مسلم نے اور استغفار تین بار اس لفظ سے آیا ہے اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ اور ترمذی کی حدیث میں مطلق واقع ہوا ہے کہ جب سلام سے فارغ ہوتے تین بار استغفار کرتے اور امام اہل شام اوزاعی علیہ الرحمۃ سے پوچھے کہ کیفیت استغفار کی کیا ہے جواب دیئے اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ اور امام نووی نے کہا کہ استغفار سب اذکار پر مقدم ہے اس کے بعد اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ آخر تک اسکے بعد لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اور مسلم کی حدیث میں آیا ہے کہ یہ ذکر بلند آواز سے کرتے تھے اور ایک روایت میں معوذتین پڑھنا بھی آیا ہے اور قل ہو اللہ احد ہر نماز کے بعد دس بار پڑھنے کی بڑی فضیلت ثابت ہے، اور حضرت معاذ ابن جبل رضی اللہ عنہ کو وصیت کی کہ ہر نماز کے بعد کہے اَللّٰھُمَّ اَعِنِّيْ عَلٰى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ اور فرمائے واللہ میں دوست رکھتا ہوں تجھکو اے معاذ رضی اللہ عنہ ترک مت کر پڑھنا اس کا ہر نماز کے بعد اور ورد مشہور نماز صبح اور نماز مغرب کے بعد کلام کے آگے اور ایک روایت میں نماز سے پھرنے کے آگے اور زانو بدلنے کے آگے دس بار کلمہ لا الٰہ الا اللہ وحدہ آخر تک پڑھنا نامۂ اعمال میں نیکیوں کے لکھانے اور گناہوں کے مٹانے اور درجات کے بلند کرنے میں اثر عظیم رکھتا ہے اور فرائض کے بعد معقبات کے پڑھنے کی بڑی فضیلت آئی ہے یعنی سبحان اللہ تینتیس ۳۳ بار الحمد للہ تینتیس ۳۳ بار اللہ اکبر چونتیس ۳۴ بار اور لا الٰہ الا اللہ وحدہ قدیر تک ایکبار اور ایک روایت میں اللہ اکبر چونتیس ۳۴ بار آیا ہے، روایت کی اسکی مسلم نے اور جامع الاصول میں نسائی نے اور مشکوٰۃ میں امام احمدؒ اور دارمیؒ نے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جب صحابہؓ مامور ہوئے، کہ ہر نماز کے بعد تسبیح و تحمید و تکبیر ہر ایک تینتیس ۳۳ بار پڑھا کریں ایک انصاری نے دیکھا کہ ایک مرد نے کہا کہ

بعد نماز پڑھنے کی دعائیں جو حدیث سے ثابت ہیں

آیا تم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا کہ ہر نماز کے بعد تسبیح و تحمید و تکبیر ہر ایک تیس پر تین بار پڑہیں. انصاری نے کہا ہاں. اس نے کہا اگر ہر ایک پچیس بار پڑہیں اور تہلیل کو بھی اسمیں داخل کریں جب صبح ہوی وہ انصاری حضورؐ نبوی میں حاضر ہوا اور اپنا خواب ظاہر کیا. حضرت نے فرمایا. کہ ایسا ہی کیا کرو. جیسا اس نے کہا. پس جب حضرت کا بھی حکم ہوا تو مسنون ہوا. اور ایک روایت میں بخاری کے ہر ایک دس بار اور ایک روایت میں مسلم کے ہر ایک گیارہ بار بھی آیا ہے کہ جملۃً تینتیس بار ہوتے ہیں. اور اس ورد کا حکم سونے کے وقت بھی آیا ہے کہ حضرتؐ نے فاطمہ زہرا اور علی مرتضی کو اسکی تعلیم کی. اور فرض کے بعد آیۃ الکرسی پڑہنا بھی آیا ہے. چنانچہ نسائی نے اپنے سنن میں لایا. اور طبرانی نے قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ کو بھی زیادہ کیا ہے اور حفاظ حدیث سے ایک جماعت اس حدیث کی روایت کی اور اسکی صحت پر گئی ہے **تنبیہ** شیخ ابن ہمام نے تصریح کی ہے کہ حدیثوں میں بعضے دعائیں اور اذکار جو نماز کے بعد آئے ہیں. انکا وصل فرض کے ساتھ ہی لازم نہیں. بلکہ سنت کے بعد بھی اسکا پڑہنا کافی ہے. لاکن سنت کے بعد ازان چیزوں سے جو نماز کے تابع نہیں مشغول نہ ہو. اور سنن ابی داؤد میں ابی رمثہ سے مروی ہے. کہ ایک شخص نے حضرتؐ کے ساتھ جو تکبیر اولی پائی تھی سلام کے بعد کھڑا رہا. تا سنت ادا کرے. عمر فاروقؓ نے اس کے کندہوں کو پکڑ کر ہلایا اور کہا کہ بیٹھ. کیونکہ ہلاک نہوے اہل کتاب مگر اس واسطے کہ انکی نماز میں فصل نہیں تھا. پس حضرتؐ نے بھی اس بات کو پسند کیا. پس بعضے مختصر اذکار ادعیہ سے فصل کرنا مختار ہے. اور جو دعائیں اور اذکار کہ دراز ہوں. سنت کے بعد پڑہے. اور وہ جو آیا ہے کہ مغرب سنت کیلئے جلدی کرو. یہ بات دس بار لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ قَدِيْرٌ تک پڑہنے کے منافی یعنے اسقدر پڑہنا اس جلدی کے برضد نہیں اگر سنت کے بعد پڑہے یہ بھی فرض کے بعد پڑہنے کے منافی نہیں کذا فی المدارج

سجدۂ سہو کا بیان

سہو و نسیان رسول سے ہرگز / ویسے اقوال میں نہیں جائز
یعنے پہچانے پیچ حکم خدا / اور دینے میں بھی خبر کے بجا
خواہ غیر نماز یا بہ نماز / ہے بقولِ صحیح سہو جواز
دیکھو فرمائے ہیں وہ حقکے نبیؐ / دئے جاتا ہوں میں فراموشی
سہو سب عمر میں ہوا اے یار / مصطفےٰؐ سے نماز میں پنج بار
شافعی پاس اے نکو انجام / سجدۂ سہو ہے گا پیش سلام
وہ حدیث اسکی ہے سند سمجھیں / آئی ہے جو صحاح ستہ میں
کہ کئے سجدہ سہو کا اے ہمام / سرور انبیا ز بعدِ سلام

اب میں لکھتا ہوں کچھ بفضل خدا / سجدۂ سہو کا بیاں تھوڑا
کہ علاقہ رکھے وہ با اخبار / اور ابلاغ سے بھی اے ہشیار
سہو و نسیان ہے نبیؐ سے محال / اور ہے اختلاف در افعال
اسمیں ہے حکمت خدا شامل / اقتدا تا نبیؐ کی ہو حاصل
تا بہ مشروع اسکی جبر و سزا / ہووے ٹھہراؤں سنت اسکو سدا
کبھی سجدہ سلام کے آگے / کبھی بعد از سلام کے بھی کئے
اور بعد سلام بے وسواس / ہے مقرر ابو حنیفہ پاس
کہ روایت کیا ہے اے آگاہ / ابن مسعودؓ جو ہے عبد اللہ
اور بن ماجہ اور ابوداؤد / عبدرزاق و احمد و مسعود

یوں روایت کئی ہیں ثقاہاں سے
یہ بلا شبہ قول سرور ہے
ابن مسعودؓ اور ابن زبیرؓ
اور بلا شبہ حنفیہ کے یہاں
اور تقدیم رکن کی اے خبیر
اور بغلبہ و وجہ استغراق
سہو میں جزم اک طرف ہیگا
بو ہریرہؓ سے لائے ہیں شیخین
اور کسے ڈالتا ہے شک ایسا
یہ خصائص ہے انبیا کی یقیں
کہ کسیکو یہ شک پڑے اے یار
کیونکہ سہ رکعتیں پڑھا ہے جو
بو حنیفہ کہا تحرّی کرے
خواہ وہ کم ہو یا زیادہ اے یار
یعنے کم رکعتوں کو دیکھے قرار
ابن مسعودؓ سے روایت ہے
اور اس پر اسے تمام کرے
وہم جسکو نماز میں ہووے
لایا ہے ترمذی نے بعضوں سے
تو اعادہ نماز کا کرلے
تو کمی پر بنا کرے اے ہمام
تو بنا وہ یقین پر ہی کرے
اب بیاں سجدۂ تلاوت کا

کہ رسول کریم فرمائے
قول تو فعل سے قوی تر ہے
ابن عباسؓ باصفا بالخیر
پانچ ہیں موجبات سہو کے جاں
اور ایسا ہی رکن کی تاخیر
سہو ہوتا تھا بر شہ آفاق
جزم اک سو نہ شک میں ہیچ ایسا
کہ کہے یوں پیمبر ثقلین
کہ کیا کتنی رکعتیں وہ ادا
بات حاصل یہ دوسروں کو نہیں
کہ پڑھا تین رکعتیں یا چار
وہ تو بیشک یقین ہے سمجھو
یعنے وہ خوب فکر کر دیکھے
یعنے رکعت ہو تین یا ہو چہار
جو ہیں باقی ادا کرے ناچار
کہ کہے خاتم الرسالت ہے
اور روایت ہے یہ نسائی سے
تو تحرّی صواب کی وہ کرے
کہ اگر شک پڑے اعادہ کرے
ورنہ بے شبہ وہ تحرّی کرے
اور یوں بولتے ہیں تینوں امام
یعنے کم کا ہی وہ حساب لکھے
دیکھ لکھتا ہوں میں یہاں تھوڑا

کہ ہر اک سہو کے لیئے جانو
اور اقوال چند صحابۂ خاص
اور جو یاسر کا ہے پسر عمار
یعنے واجب کا ترک اور تکرار
الغرض جب توجہ اشرف
لیک شک آپکو نہ ہوتا تھا
اور فرماتے شک ہے شیطاں سے
جب تمہارے سے کوئی نماز پڑھے
پاک تھی ایسے شک سے وہ سالار
پس اسی واسطے وہ خیر بشر
تو بنا چاہیئے یقیں پہ کرے
گرچہ واقع میں وہ پڑھا ہو چہار
ظن غالب ہو جس طرف اس کا
ظن غالب اکطرف ہو اگر
یہ صحیحین کی حدیث جلیل
تم سے شک گر کسیکو ہووے یاب
ابن مسعودؓ سے ہے وہ لایا
کرے بعد فراغ دو سجدے
مذہب بوحنیفہ ہے اے یار
اور تحرّی کے درمیان اسکو
ظن غالب وہ اکطرف ہووے

ہیں ز بعد سلام سجدے دو
اور اسعدؓ بن ابی وقاص
قول ان سب کا یہی اے یار
اور تکرار رکن بھی اے یار
ہوتی خیر وری کی ایکطرف
کہ میں ب کتنی رکعتیں یہ پڑھا
جونکہ آئی حدیث یہ سنیئے
جانو شیطان اسکے پاس آوے
دخل شیطان نتھا وہاں زنہار
حکم فرمائے ہیں یہ امت پر
تین ہی رکعتیں پڑھا سمجھے
سجدۂ سہو بس کرے اے یار
بس اسیکی طرف کرے وہ بنا
تو بنا وہ کرے یقین او پر
بو حنیفہ کی ہے سند بے قیل
تو تحرّی کرے یقیں بصواب
کہ رسول خدا نے فرمایا
ابھی حالانکہ بیٹھا ہی ہووے
کہ اگر شک وہی ہے پہلے بار
ظن غالب اگر نہو اک سو
یا برابر دو نو طرف بھی رہے

سجدۂ تلاوت کا بیان

کہ تلاوت کا سجدہ اے صاحب
مذہب حنفیہ میں ہے واجب

مالک

مالک و شافعی کے مذہب میں — فعل سنت ہے وہ یقیں سمجھیں
فعل اس کا ہے ترک سے افضل — اور نزدیک احمد حنبل

سجدہ واجب ہے وہ درون نماز — لیک واجب نہیں برون نماز
حنفیہ کی دلیل اے ذیشاں — ہیں وہ آیات اور حدیثیں جاں

کہ مذمت میں اسکے ترک کے جو — اور تاکید میں بھی آئیں سنو
دوسروں کی دلیل اے بھائی — ہے خبر زیدؓ ابن ثابت کی

کہ پڑھا شاہِ انبیا کے پاس — سورہ والنجم کا وہ بے وسواس
نہیں سجدہ کیا گیا در باب — اسکا دیتے ہیں حنفیہ یہ جواب

تبھی واجب نہیں ہے یہ سجدہ — بعد اسکے مگر کئے ہوں ادا
یا تلاوت سمجھ وہ سورے کی — وقت مکروہ میں ہوی ہوگی

یا کئے اس لئے یقیں تاخیر — تا ہو ظاہر جواز ایں تاخیر
یا کہ سجدے کرہی وہ سورے کے — خاص یہ بات ہے سمجھ لیجئے

اور جو سجدۂ تلاوت ہے — شرط اسکے لئے طہارت ہے
نہ خلاف اسمیں ہے کسی کے تئیں — اور عمل قول شاذ پر تو نہیں

اور سجدے کے قبل و بعد اے میر — مستحب ہی یقیں سمجھ تکبیر
ابن مسعودؓ سے یہ ہے مروی — اور مذہب ہے حنفیہ کا بھی

اور کہ تکرار کے کرے سجدہ — ہے بلا شبہ افضل و اعلے
اور ہے تسبیح ایں سجودی جا — وہی سُبْحَانَ رَبِّیَ الْأَعْلٰی

گر وہ سجدہ نماز میں ہووے — خاص مذہب میں بو حنیفہ کے
کیونکہ در سجدۂ نماز یقیں — حنفیہ کے یہاں دعا تو نہیں

اور تلاوت کا جو کہ ہے سجدہ — اسمیں حضرت پڑھے ہیں بعض دعا
یہ حدیثوں میں تا آئی یقیں — ہے از انجملہ یہ دعائیں تین

سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِي خَلَقَهُ وَصَوَّرَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ بِحَوْلِهِ وَقُوَّتِهِ (دوسری دعا) إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي فَاغْفِرْ لِي

(تیسری دعا) سُبْحَانَ رَبِّنَا إِنْ كَانَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُولًا

سجدۂ شکر کا بیان

سجدۂ شکریہ کے باب اندر — آئے اکثر حدیث اور اثر
احمدؒ و ترمذیؒ ابو داؤدؒ — ابی بکرہؓ سے لائے اے مسعود

خوش خبر جب کوئی نبیؐ سنتے — سجدۂ شکر تب بجا لاتے
صحیح اسناد سے اے نیک نہاد — نقل کی بیہقی نے ہو رکھ یاد

کہ عریضہ علیؓ کا جب زمن — پہنچا در خدمتِ رسولِ زمن
کہ تمامی قبیلۂ ہمدان — ہو گیا ہے مشرف از ایمان

تب نہایت خوشی سے خیر بشر — سجدۂ شکر میں رکھے ہیں سر
بعد دو بار یہ دعا بھی کئے — کہ ہو ہمدان پر سلام کہے

عبدرحمٰن عوف کا فرزند — یوں روایت کیا ہے اے دلبند
کہ خدا کی طرف سے اے بھائی — یہ بشارت نبیؐ کو جب آئی

جو کہ یکبار بھیجے تجھ پہ درود — بھیجے دس بار اسپہ رب ودود
جو کہ یکبار بھیجے تجھ پہ سلام — بھیجے دس بار اسپہ رب انام

تبھی شکر و سپاس ایں نعمت — ہو بہت خوش ادا کئے حضرت
اور سجدہ کئے دراز ایسا — کہ یہ لوگوں کو سب گمان ہوا

روح اقدس وہ سرور دیں کی — ہو جدا تن سے آسماں پہ گئی
اور جب جنگ بدر میں شہر — ابو جہل لعیں کا لائے سر

سجدہ کر شکر کا کہے حضرت — مَاتَ فِرْعَوْنُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ
اور روایت میں ایک یوں آیا — کہ دو رکعت کئے نماز ادا

اور صحابہ بھی آپکے کئی جا — سجدۂ شکریہ کئے ہیں ادا
اختلاف پر اماموں میں — سجدہ جو خارج نماز کریں

سجدۂ شکر وہ بلا وسواس
جان سنت ہی شافعی کے پاس
ابو یوسف و احمد و حنبل
بھی اسی پہ گئے ہیں وہ اکمل

مالک و بوحنیفہ پاس سنو
نہیں سنت ہی بلکہ مکروہ او
کہ وہ کہتے ہیں ز حدیث رسول
سجدۂ شکر یہ جو ہے منقول

شکر یہ وہ نماز ہے اے ضبیر
کیے اسکو سجود سے تعبیر
پر وہ سجدہ کے جو کہیں قایل
اس طرح بولتے ہیں اے عاقل

کہ بڑی ہو وہ نعمت عظمیٰ
سجدۂ شکر جسپہ لاوے بجا
وہ بھی ہووے کبھی کبھی نہیں
اور ایسا ہی آیا سنت میں

نہیں ماثور ہے بہ ہر نعمت
بس عمل ہو مطابق سنت

فضیلت جمعہ و نماز جمعہ کا بیان

جمعہ کی کچھ نماز کا تبیاں
دیکھ لکھتا ہوں مختصر میں یہاں
اوس بن اوس سے ہے یوں منقول
کہ کہے اس طرح خدا کے رسول

بہتر ایام سے تمہارے سنو
جمعہ کا دن ہے اے مسلمانو
اب ہوا اس حدیث سے ظاہر
کہ ہیں ایام اور بھی فاخر

جیسے عاشورہ عرفہ او عیدین
جمعہ بھی اک انہیں سے ہے بے مین
اسمیں بھی اختلاف اے اکمل
جمعہ عرفہ میں کون ہے افضل

کہے ہفتہ میں جمعہ ہے افضل
اور عرفہ ہے سال میں اکمل
لیلۃ القدر لیل جمعہ میں بھی
آیا ہے اختلاف ایسا ہی

کہا اس طرح احمد حنبل
کہ شب جمعہ ہے یقیں افضل
کیونکہ حمل شریف سرور دیں
پایا اس شب میں ہے قرار یقیں

آئی دوسری حدیث شاہ انام
جمعہ کا دن ہے سید الایام
جمعہ کے روز ہی بہ فضل و کرم
جانو پیدا کیے گئے آدم

جمعہ کے روز ہی وہ باحرمت
ہووے بے شبہ داخل جنت
جمعہ کے دن ہی دار جنت سے
ہیں وہ روے زمیں پر اترے

اور دنیا سے روز جمعہ میں ہی
دار باقی طرف ہوے راہی
اور اسی دن قیامت آئیگی
اور ہو نفخ صور و بیہوشی

غرض ایسے بہت بزرگ امور
جمعہ کے روز میں ہیں پائے ظہور
اور خصائص ہیں جمعہ کے لیائے
اور فضائل بہت ہیں اسکے ایائے

ہے از انجملہ اسمیں اک ساعت
جسمیں پاوے دعا قبولیت
اسمیں بندہ جو حق سی چاہے گا
اسکو مولا کرم سے دیوے گا

ساعت با صفا وہ آوے کب
اسمیں دو قول آئے ہیں سن اب
بعضے کہتے ہیں روز جمعہ میں ہی
اس کو مبہم رکھے ہیں اور مخفی

لیلۃ القدر جونکہ در رمضاں
ہے نہاں عشرۂ اخیر میں جاں
اکثر اعلام یوں کہے ہیں پن
کہ وہ ساعت ہے جسمیں متعین

اسمیں اقوال آئے متعدد
کہ عدد میں ہیں تیس سے زائد
ان سے دو قول ہنگے ارجح تر
قول پہلا یہی ہے اے دلبر

کہ ہو منبر پہ جب سوار امام
تب سے جب تک کہ ہو نماز تمام
وقت جو ان دنوں کے ہیں مابین
بس وہ ساعت اسی میں ہے بے مین

قول ثانی یہی ہے وہ اے فاخر
جمعہ کے دن کی ساعت آخر
اکثر اعلام دین با تصریح
ہیں اسی قول کو دیے ترجیح

اور حدیث صحیح با اسناد
ہیں موید اسیکے رکھیے یاد
نقل ہے اک جماعت اصحاب
بحث اس باب میں کئی بصواب

آخر روز اسکے ہونے میں
نہ مخالف ہوا کوئی سمجھیں
ہے روایت کہ فاطمہ زہرا
آخر وقت روز جمعہ کا

اپنے خادم کو چھوڑتے تھے یقیں
اور کرتے تھے حکم اسکے تئیں
کہ ہو ناظر اخیر ساعت پر
جب وہ آوے تو آکے دیوے خبر

فضیلت روز جمعہ

فضیلت ساعت جمعہ

بس وہ دیتے ہیں خبر اسکی
اور خصائص سے جمعہ کے ہیں درود
اور اس دن نماز ہے اے ہمام
کہ بلا عذر تین جمعے جو
جمعہ کا غسل بھی اے فرخ پے
اور خوشبو لگانا اور مسواک
اور ہفتے کے درمیاں اے سعید
اور عیدین سے بھی نزد خدا
اجر صوم و صلوٰۃ اک سالہ
اور ارواح مومنوں کی ٹھیک
اول روز کی پہچانت ہاں
اور یہی ہوگی عادت حرمین
سو یہ کہنا عوام کا ہے یقیں
کہے اکثر روز جمعہ ہے عید
اور شب جمعہ کے قیام کو بھی
شب جمعہ بزرگ تر ہوگی
اور چھ لاکھ عاصیوں کے تئیں
خاص خطبے کو درمیاں اے میر
لوگ بہر نماز جو آئیں
وہ بھی ہوتے ہیں داخل مسجد
جمعہ کے دن دو رکعتیں جو پڑھے
اور ایام کو اٹھاوے رب
روشنی انپہ وہ کریگا تب

ہوتے مشاغل دعا میں وہ بی بی
مصطفیٰ پر پڑھا کریں افزود
محترم از فضایل اسلام
چھوڑ دیگا ہے بے ہے اسکو
جانئے سنت موکد ہے
پہننا اور فاخرہ پوشاک
جمعہ کا دن ہے مومنوں کی عید
بس معظم ہے روز جمعے کا
لطف سے اسکو دیویگا مولے
ہوویں اس دن قبور کے نزدیک
آخر روز سے زیادہ ہے جاں
مستحب تر اسے لکھے ہے مین
ہے غلط اور اسکو اصل نہیں
روز مکروہ ہے عید کا اے سعید
کہے مکروہ گرچہ ایسا ہی
پر ہے مکروہ خصوصیت اسکی
شب جمعہ میں بخشدیتے ہیں
جانو واجب ہے وعظ اور تذکیر
انکا اجر و ثواب اسمیں لکھیں
اور سنتے ہیں خطبہ اے ماجد
ہے وہ افضل ہزار رکعت سے
حشر میں انکے صورتوں سے جب
روشنی میں چلیں اسی کے سبب

اور روایت ہے اک ہی نیک صفت
جمعہ کے یہ درود با برکت
جانو اسکی بڑی فضیلت ہے
نام اسکا منافقوں میں لکھے
بلکہ جمعے کا غسل بے وسواس
کرنا مسجد کے درمیاں خوشبو
اور آئی حدیث خیر انام
کرنے خاطر نماز جمعہ ادا
اور جمعہ کا دن ہے فضل خدا
اور پہچانیں زائروں کے تئیں
اسلئے ہی زیارت اے بھائی
پس وہ منع زیارت اے دمساز
جمعہ کا ایک روزہ رکھنے میں
مالک و بوحنیفہ پاس بجا
پر اشارہ یہ اسمیں ہے کامل
شب جمعہ میں جسکی رحلت ہو
اور جمعے کو دن اے با اخلاص
اور عمل کے صحف فرشتے تھے
اور منبر پہ جب خطیب چڑھے
اور عمل کا ثواب بھی اے جاں
ایک تسبیح اسمیں ہے افضل
جمعہ کے دن کو روشن و تاباں
رنگ انکا سفید برف سے ہو

کہ ہو وقت غروب وہ ساعت
پاتے ہیں درجۂ قبولیت
چھوڑنے کی بڑی مذمت ہے
اس سے مومن کو حق پنہ دیوے
جانو واجب ہے اک جماعت پاس
جمعہ کے دن ہو مستحب سمجھو
روز جمعہ ہے سید الایّام
جو کہ ملکر پیادہ جاوے گا
ہے مکفّر یقیں معاصی کا
دوسرے ایّام سے زیادہ یقیں
ہے اسی وقت مستحب آئی
جمعہ کے دن نہیں جو قبل نماز
آیا ہے اختلاف یہ سمجھیں
روز مکروہ نہیں ہے جمعہ کا
کہ عبادت میں ہو اسد اشاغل
نہ ہو اس شب عذاب قبر اسکو
وعظ و تذکیر کیلئے ہے خاص
بیٹھے ابواب پر مساجد کے
تب صحیفے لپیٹتے ہیں وے
جمعہ کے روز ہووے وہ چنداں
الف تسبیح سے بھی اے اکمل
اہل جمعہ لئے اٹھاوے جاں
مشک سے انکی ہووےگی خوشبو

غسل جمعہ

زیارت قبور و روز جمعہ

جمعہ کے اور شب کی فضیلت

آویں کی فور کے پہاڑوں پر　جن و انساں کرینگے انپہ نظر
یوں تعجب سے انکو دیکھینگے　کہ نہ اپنے پلک وہ ماریں گے

پس وہ آوینگے سارے جنت میں　ساتھ انکے موذناں بھی رہیں
کہ کہیں ہوں اذاں لیے خدا　کوئی مخالط نہووے انکے سوا

وقت دوپہر بھی جمعہ کے روز　نفل مکروہ نہیں ہے اے فیروز
بوقتادہ کہا نماز سبھی　کئے دوپہروں کو منع نبیؐ

لیک جمعہ کے دن دیئے رخصت　اور فرمائے اس طرح حضرتؐ
جانو سلگاتے ہیں دو وقت سقر　نہیں سلگاتے روز جمعہ مگر

جب اذاں ہووے جمعہ کی اے ہمام　تب خرید و فروخت ہووے حرام
اور نمازوں میں خاص جمعہ کے روز　یہ ہے مسنون قرأتِ فیروز

سنت ہے کہ جمعہ کے روز فجر کی پہلی رکعت میں سورۂ سجدہ دوسری میں ھل اتی علی الانسان اور جمعہ کی پہلی رکعت میں جمعہ اور دوسری میں سورۂ منافقون یا سبح اسم ربک الاعلیٰ اور سورۂ الغاشیہ اور مغرب میں قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد اور عشا میں سورۂ جمعہ و منافقون پڑھے شافعیہ اسی قرأت کو التزام کرتے ہیں ہرگز اسکا خلاف نہیں کرتے اور حنفیہ کسی ایک سورہ کی تعین کو مکروہ جانتے ہیں لاکن محقق حنفیہ شیخ ابن ہمام نے فرمایا کہ اس قرأت کے باب میں صحیح حدیثیں وارد ہیں۔ کبھی کبھی پڑھا کریں اور مکروہ اس صورت میں ہے کہ اس کے سوا دوسری قرأت کو ناروا سمجھیں اور اسی پر مداومت کریں اور صاحب مدارج نے لکھا ہے کہ حضرتؐ کا عمل بھی دائمی نہوگا کہ ہرگز اس کا خلاف نہ کرتے ہوں جیسا کہ آپکی عادت شریف نوافل میں تھی۔ ہاں اکثر عمل اسپر ہوگا پس حنفیہ کا طریقہ یہ کہ اکثر وہی قرأت پڑھا کریں اور کبھی کبھی دوسرے سورے پڑھیں تا حدیث اور مذہب میں جمع ہو واللہ اعلم اور شب جمعہ اور روز جمعہ میں سورۂ کہف پڑھنے کی بڑی فضیلت آئی ہے حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو کوئی جمعہ کے دن سورۂ کہف پڑھیگا قیامت کے دن اسکے واسطے ایک نور اسکے قدم کے نیچے سے آسمان کی بلندی تک روشن ہوگا اور جو گناہاں کہ اس سے دو جمعے کے درمیان ہوے ہوں بخشے جائینگے اس سے مراد صغائر ہیں نہ کبائر۔ واللہ اعلم

خطبۂ جمعہ کابیان

خطبۂ جمعہ کے لئے سالار　ہوتے منبر پہ آکے جبکہ سوار

روبرو آپ کے تب آکے بلالؓ　بولتا تھا اذاں لئے فرخ فال
درزمانِ پیمبر و شیخینؓ　بس یہی ایک تھی اذان یہ مین

عہد عثمانؓ بیچ خلق میں سب　کثرت و تفرقہ ہوا ہے جب
وہ کئے حکم تاکہ پہلی اذان　ہے مسجد کے باہر اے ذیشاں

بعضے کہتے ہیں یہ اذان اشہر　ہوئی آغاز درزمان عمرؓ
پر ہے قول صحیح یہ بے مین　اس اذاں کا ہے بانی ذوالنورینؓ

اور یہ لفظ اس اذاں کے ہمام　تھا بوقتِ عمرؓ فقط اعلام
اس اذاں کو بھی کہتے ہیں ثانی　کیونکہ عثمان اسکے ہیں بانی

پر کبھی جاوے جبکہ وہ پہلے　اسکو پہلی اذاں کتب میں لکھے
بس یہ اطلاق اول و ثانی　اسکے ہے دونوں پہ بھی اے گیانی

اور بعضے بلاد میں سمجھو　سنت الجمعہ بولتے ہیں جو
یہ نہ حضرتؐ کے وقت میں تھا جان　اور نہ وقتِ صحابۂ ذیشان

اور نہ بعد صحابۂ نبویؐ　اور نہ اکثر دیار میں اب بھی
اور معلوم نہ ہوا یہ بھی　کون کب سے کیا بنا اسکی

اصل اسبات کو نہیں اصلا　ہے مدارج میں دیکھ یوں ہی لکھا
اور جب خطبہ مصطفےٰؐ پڑھتے　اپنی آواز کو بلند کرتے

اور یقین بر کمان یا عصا
اور اس طرح سے لکھے بعضے
اور یہ بعضے حنیفیہ نے لکھا
کہے بعضے جو شہر فتح ہوا
صلح سے ہاتھ آئی ہے جو جا
شافعیہ حرم میں اے ہشیار
فتح مکہ بہ صلح پائے کار
اور بسفر سعادت اے اکرم
بعد منبر کے کوئی چیز یہ بھی
اور سنت سے ہے ثبوت اسکا
پس درین اختلاف اسپہ عمل
اختلاف ائمہ رحمت ہے
کیونکہ خطبہ میں غلط و نیز ہے جا
لفظ تھوڑے تھے اور معانی کثیر
یا ہو بر قدر کلمۂ تحمید
کہیے الحمد للہ بر منبر
اور منبر پہ جبکہ ہوتے سوار
کہ پڑہتے خطبہ سید الابرار
اسلئے روز جمعہ اے آگاہ
اور بعضوں نے یوں لکھا اے یار
جبکہ اکثر تھا اس کا استعمال
اور فرماتے جسنے کی گفتار
بلکہ فرمایا جو کہ بات کیا

کرتے خطبہ میں آپ تھے تکیہ
جنگ میں جبکہ خطبہ پڑہتے تھے
تکیہ مکروہ ہے بر کمان و عصا
غلبہ و جنگ سے بھی اے دانا
وہاں خطبے کے وقت لیویں عصا
خطبہ پڑہتے ہیں ہاتھ لے تلوار
مختلف فیہ دونوں ہیں اے یار
دیکھئے اس طرح کیا ہے رقم
نہیں محفوظ تکیہ اے بھائی
چونکہ اوپر یہ قول ہے گزرا
ہے روا اسمیں کچھ نہیں ہے خلل
اور عامل کو اسمیں وسعت ہے
بند میں ایک حرف بس ہے یہ ہیچاں
اور تھی تا ثیر خارج التحریر
قدر تسبیح یار ہے اے سعید
بند ہوے بس کئے اسکے اپر
تب بھی کرتے سلام دوسری بار
تھی سیہ سر پہ آپکے دستار
مستحب ہیں لکھے لباس سیاہ
کہ نہ حضرت کی تھی سیہ دستار
ہوگئی تھی سیاہ وہ اے خوشحال
وقت خطبے کے ہے وہ مثل حمار
بلکہ خاموش رہ گئے دوسرا

اور دست پاک میں اے یار
کرتے تیغ و کمان پر تکیہ
نہیں مکروہ ہے صحیح یہ بات
خطبہ جب اس جگہ پڑہیں اے یار
جنگ سے جبکہ مکہ فتح ہوا
اور بلاشک و شبہ حنفیہ
اور وجوہات اختلاف ضرور
کہ عصا و کمان پر تکیہ
اندریں باب اے نکو افعال
اور مدارج میں کر چکا تصریح
مسئلہ اختلاف کے درمیاں
اور بہ نسبت نماز کے اے میر
خاص کر از زبان پیغمبر
بوحنیفہ کے پاس اے آگاہ
بوحنیفہ کی یہ دلیل ہے جان
اور مسجد میں جب نبی آتے
اور مسلم نے ہے روایت کی
اور چھوڑے تھے دو طرف اسکے
اور اضاف پاس سب اوقات
بلکہ کہتے تھے خود جو سر پر
اور خموشی کا حکم سرور دیں
کہ یہ تعریض ہے یہود کے ساتھ
جو کیا حکم وہ خموشی کا

آپ لیتے تھے نیزہ یا تلوار
اور خطبہ میں جمعہ کے بعصا
کیونکہ سنت سے اسکا ہے اثبات
لیویں تب اپنے ہاتھ میں تلوار
اور مدینہ بہ صلح ہاتھ آیا
کرتے ہیں بر سر عصا تکیہ
ہیں مواضع میں اپنے سب مذکور
جانو بے شبہ قبل منبر تھا
مختلف ایسے آئے ہیں اقوال
کہ بلاشک وہی ہے قول صحیح
حزم اک ہی طرف ہیں شایاں
خطبہ پڑہتے تھے شاہ دیں قصیر
وحی و الہام کے جو تھے مظہر
قدر تہلیل فرض ہے خطبہ
کہ روایت ہے ایک دن عثمان
حاضروں پر سلام کرتے تھے
از عمرو بن حریث اے بھائی
درمیاں اپنے ہر دو کھندوں کے
لکھے ہیں مستحب اے نیک صفات
یعنے لوہے کا ٹوپ جنگ اندر
کرتے خطبہ میں سامعین کے تئیں
وقت خطبے کے کرتے ہیں وہ بات
ہے بلاشبہ وہ بھی لغو کیا

خطبہ میں عصا کا ہونا لازم

جو کیا لغو اس کو جمعہ نہیں
ہے یہ واجب خموشی ہو سو اس
اس خموشی کے یہ وجوب اوپر
اور کوئی تھا نماز میں اے ہمام
ہاں قضا فوایت کے اے ذیشان

نہیں جمعے کا اجرا سکے تئیں
مستحب پر ہے شافعی کے پاس
کیا اجماع نقل عبد البر
اور خطبہ کیا شروع امام
وقت خطبے کی بھی روا ہے جاں
بھی ہی واجب اُسی سکوت اے یار

مالک و بو حنیفہ پاس بجا
اور ہیں احمدؒ کے قول دو اشہر
اور جواب و سلام عطسہ کا
چاہیئے قطع تب کرے وہ نماز
اور جو شخص جانو دور رہے
ہے یہی قول جانیو مختار

اور نزدیک اکثر علما
ایک واجب ہی مستحب دیگر
بعض مکروہ بولے بعض روا
پڑھے دو رکعتیں ہی آدمساز
کہ نہ خطبہ اُسے سنا جاوے

نماز تہجد کا بیاں

اب بیان تہجد اے اکرم
بعد ازاں نفل کر دیا رحمل
اور کسی حال میں رسولِ خدا
اور کسی رات میں بہ بیماری
یہ بھی ظاہر ہیں انکو متوال
اور قرأت دراز کرتے تھے
اور کبھی سورۂ نسا اے ہمام
اور رکوع و سجود و قومہ بھی
جیسے اک شب تمام زار و نزار

دیکھ کرتا ہوں مختصر میں رقم
لیک ہے اختلاف اسمیں جاں
نہ تہجد کو چھوڑتے حاشا
گر تہجد وہ فوت ہوجاتی
ہے وجوب تہجد اوپر دال
یعنے سورے طویل پڑہتے تھے
سورۂ مایدہ بھی یا انعام
طول کرتے تھے اس موافق ہی
اسی آیت کی کرتے تھے تکرار

پہلے حضرت پر اور اُمت پر
کہ وہ حضرت پہ نیز نفل ہوی
کیا حضر اور سفر میں اے بھائی
انکے بدلے میں دن کو پیش زوال
کرتے تھے اسقدر بھی طولِ قیام
جیسے پڑہتے تھے سورۂ بقرہ
اور سورے جو دوسرے ہیں طویل
کبھی تکرار ایک آیت کی

فرض تھی یہ نماز اے دلبر
کیا بلا نسخ یونہی فرض رہی
بڑی کرتے محافظت اسکی
پڑہتے تھے بارا رکعتیں ہر حال
ورم کرتے تھے آپکے اقدام
آلِ عمران کا بھی وہ سورہ
پڑہتے اچھی طرح سی باترتیل
کرتے اتنی کہ شب گزرجاتی

اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ۔

فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ۔

باقی رہتی تھی تھوڑی قرأت جب
یا کبھی پوری رکعتِ دیگر
ہیں دیکھی کہ وہ خدا کے نبیؐ
بو حنیفہ کے پاس نفل لئے
ابو یوسف سے احتبا اے میاں
بیٹھ کر پڑہتے جب نماز نبیؐ

ہوتے استاد پھر پیمبرؐ تب
بیٹھ کر پڑہتے یا کھڑے رہکر
نفل بیٹھے ہوے پڑھے تھے کبھی
بس تشہد کے طور پر بیٹھے
اور محمد سے ہے تربع جاں
کرتے ترتیل ایسی قرآں کی

آخرِ عمر میں رسولِ خدا
اور رکوع و سجود کرتے تھے
نقل حفصہؓ سی ترمذی نے کی
مگر اک سال آگے رحلت کے
اور روایت میں یک ای بھائی
اور نشست تشہد اے اکمل
کہ جو قرأت ہو چھوٹے سورے کی

بیٹھ کرتے تھے یہ نماز ادا
دوسری رکعت میں یونہی پڑہتے تھے
اس طرح بولتی ہے وہ بی بی
ضعف سے بیٹھ نفل پڑہتے تھے
احتبا آیا اور تربع بھی
جان بالاتفاق ہے افضل
سورۂ طول سی بھی بڑہجاتی

۱ء زانوں کے اطراف ہاتھوں کو حلقہ کرکے بیٹھنا ۱۲

ہوا معلوم اس روایت سے
لائے اچھی طرح بجائے ہمام
پنج دوگانہ تہجد اے ذیشان
مذہبِ شافعی ہیں اے بھائی
لوگ پوچھے امامِ احمدؒ سے
میں بلاشبہ اسکا ہوں قایل
وہ احادیث اب لکھوں بتفصیل
حضرتِ عائشہؓ سے اے بھائی
اور بشرطِ بخاری و مسلم
اور امامِ طحاویؒ والا
ہے وہ مثلِ نمازِ شام اے یار
بوحنیفہ نے دی خبر ہم کو
کہ کہا دوست ہیں رکھتا ہوں
ہے اسیواسطے سمجھ لے اب
اور مؤطا میں ہے اے فرخ پے
اور عباسؓ کی روایت بھی
اور اجماعِ سلف کا اے بھائی
اور لکھے ہیں وتر اک رکعت
اور لکھتے ہیں وہ حدیثیں جو
یا ہی نو یا ہے یازدہ تک بھی
کرتے بے فصل دو قعود تمام
شرحِ سفرِ سعادت اندر دیکھ
وہی ارجح ہیں افضل و اکثر

گر کوئی بیٹھ کر نماز پڑھے
تا کہ ہو جبرِ نقصِ ترکِ قیام
وتر کی تین رکعتیں پہچان
ایک رکعت ہی وتر میں آئی
وتر کی کیفیت تو فرمائے
پھر کہے اس طرح وہ اے عاقل
بوحنیفہؒ کے جو ہیں صاف دلیل
کہ وہ بی بی نے ہی یہ فرمائی
لایا ہے عائشہؓ سے بھی حاکم
یوں ابوالعالیہ سے نقل کیا
کہ ہے وہ وترِ شب یہ تر نہار
سنا حمادؒ سے وہ اے خوشخو
وتر کی تین رکعتیں چھوڑو ل
ہیں بہت وہ عزیز نزدِ عرب
ابنِ مسعودؓ سے روایت ہے
جانو بے شبہ ایسی ہی آئی
وتر کے تین رکعتوں پہ ہی
مکتفی ہوتی گر اے پاک صفت
شافعی نے کیا سند جن کو
ہاں بلاشک یہ تب پہلے تھی
تیسری رکعت کے بعد دیتے سلام
یوں لکھا شیخ دہلوی اے نیک
اور اللہ ہی جانے ہے بہتر

تو ہے لازم کہ قرأت اسکی تب
اور نمازِ تہجد آں حضرت
وتر کی تین رکعتیں سے ہمام
پہلے دو رکعتوں کا پھیر سلام
کہ احادیث اکثر اور قوی
تین رکعت پہ اک سلام پڑھے
کہ کئی نقل نسائی و حاکم
وتر کے پڑھ دو رکعت اولے
کہ یقیں وتر تین ہی رکعت
کہ صحابہ ہمیں کئے تعلیم
اور امامِ محمدؒ والا
اور نخعی سے وہ سنا بصواب
اور ہوں سرخ اشتراں مجھ پاس
ورنہ آگے نماز کے اے عزیز
وتر کی تین رکعتیں ہیں یقین
ابنِ مسعودؓ نے کہا اے یار
افضل التابعین حسنؒ بصری
تو مقرر نمازِ فجر کی بھی
کہ نکلتی ہے جن سے جانو یہ بات
وتر کا بعد ہا یا استقرار
تھا صحابہ میں بھی یہی اشہر
وتر کے تین رکعتوں کی دلیل
اور لکھا اسکے بعد وہ آ جاں

اور رکوع و سجود ارکان سب
جان پڑھتے تھے سیزدہ رکعت
ہے ہمارے یہاں نہ اک سلام
ایک رکعت پڑھے اے نیک انجام
آئیں رکعت کے باب میں کی ہی
تو بھی امت سمجھ زیاں نہ کرے
یوں بشرطِ بخاریؒ و مسلمؒ
دیتے نہیں تھے سلام شاہِ ہدیٰ
پڑھتے تھے اک سلام سے حضرت
وتر کی جو نماز ہے اے فہیم
ہے مؤطا میں اس طرح لایا
اور وہ از عمرؓ بن الخطاب
یہاں ذکرِ شتر اے نکتہ شناس
سیم و زر اور اشتراں کیا چیز
جیسے مغرب کے رکعتیں ہیں تین
ایک رکعت نہ کافی ہے زنہار
کی ہے نقلِ صحیح بوجہِ قوی
قصر بیشک سفر میں کی جاتی
ایک رکعت ہی وتر پانچ یا سات
پڑھتے تھے تین رکعتیں سالار
بوحنیفہ ہے بس اسی کے اوپر
جو یہاں تک لکھے گئے بتفصیل
وتر کے وصل و فصل کے درمیاں

کیفیت نمازِ تہجد آنحضرت

وتر ایک رکعت ایک سلام سے

وتر میں قنوت

ہیں احادیث مختلف آئے ۔۔۔ اور ائمہ بھی اختلاف کئے
تین رکعت ہی پر جواز یقیں ۔۔۔ اسمیں کوئی کیا خلاف نہیں
لیک تا کد سے انکے پڑھنے میں ۔۔۔ جانئے دو روایتیں آئیں
یا مدامی ہے واجبِ مشروع ۔۔۔ یا ہے قبلِ رکوع و بعدِ رکوع
ابنِ مسعود کا ہے یہ مذہب ۔۔۔ اور کئی عالموں کا اے خوش ڈھب
احمدؒ و شافعی کے پاس ولے ۔۔۔ اک روایت سے پاس مالکؒ کے
قولِ مشہورِ احمدِ حنبلؒ ۔۔۔ دائمی ہے قنوت اے اکمل
اور مذہب امامِ مالکؒ کا ۔۔۔ اک روایت سے بھی یہی ہوگا
اور مالکؒ کے پاس اے بھائی ۔۔۔ خاص ہے وہ نمازِ صبح میں ہی
اور دلائل سے بوحنیفہؒ کے ۔۔۔ دیکھ لکھتا ہوں اب یہاں تھوڑے
کر کہا اسنے وہ شہِ امت ۔۔۔ وتر پڑھتے تھے تین ہی رکعت
اور ایسا ہی ابنِ کعب سے بھی ۔۔۔ لائے ہیں ابنِ ماجہؒ و نسائیؒ
کر ابوبکرؓ اور عمرؓ عثمانؓ ۔۔۔ اور علیؓ سے سنا ہو تمیں یہ جان
اور یہ چاروں بھی اقتدا کر کے ۔۔۔ آخرِ وتر میں ہی پڑھتے تھے

لیک وہ اختلاف جو آیا ۔۔۔ گفتگو ہے بہ فضل والے
اور پڑھنا ہے وتر میں جو قنوت ۔۔۔ پایا بیشک باتفاق ثبوت
لیک ہے اختلاف اسمیں کہ یہاں ۔۔۔ کیا پڑھے اسکو خاص در رمضان
جانو مذہب ہیں بوحنیفہؒ کے ۔۔۔ دائمی ہے رکوع کے آگے
جیسے سفیانؒ محققِ آفاق ۔۔۔ اور ابنِ مبارکؒ و اسحٰقؒ
ہے بہ نصفِ اخیر در رمضان ۔۔۔ پڑھنا بعدِ رکوع اے ذیشان
قبل و بعدِ رکوع اے دمساز ۔۔۔ ہے دونو وقت بھی قنوت جواز
احمدؒ و بوحنیفہؒ پاس اے جاں ۔۔۔ خاص ہے وتر میں قنوت یہاں
اور بلا شبہ شافعیؒ کے پاس ۔۔۔ صبح اور وتر میں ہے بے وسواس
اپنی اوسط میں شیخ طبرانیؒ ۔۔۔ لایا ابنِ عمرؓ سے اے گیانی
اور اسمیں قنوت پڑھتے تھے ۔۔۔ جانو بیشک رکوع کے آگے
اور روایت کیا ہے سن لیجے ۔۔۔ دارِ قطنی سویدِ غفلہؒ سے
کہ پہ پڑھتے تھے وہ سر دین ۔۔۔ آخرِ وتر میں قنوت یقیں
بوحنیفہؒ کے اور بھی ہیں دلیل ۔۔۔ یہی کافی ہیں بس یہاں بے قیل

لفظ دعائے قنوت کا اختلاف

جاننا چاہئے کہ قنوت سے مراد مطلق دعا ہے یا کوئی دعا خاص ہے اس باب میں اختلاف ہے امیر المومنین علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت آخر وتر میں پڑھتے تھے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ لَا اُحْصِیْ ثَنَاءً عَلَيْكَ كَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ (رواہ اصحاب السنن الاربعہ) شمنی نے حاکم کی روایت سے شرط شیخین پر لایا ہے کہ امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مجکو تعلیم کئے کہ یہ کلمات اپنے وتر میں پڑھا کریں اَللّٰھُمَّ اهْدِنِیْ فِیْمَنْ هَدَيْتَ وَعَافِنِیْ فِیْمَنْ عَافَيْتَ وَتَوَلَّنِیْ فِیْمَنْ تَوَلَّيْتَ وَبَارِكْ لِیْ فِيْمَا اَعْطَيْتَ وَقِنِیْ شَرَّ مَا قَضَيْتَ فَاِنَّكَ تَقْضِیْ وَلَا يُقْضٰى عَلَيْكَ اِنَّهٗ لَا يَذِلُّ مَنْ وَّالَيْتَ وَلَا يَعِزُّ مَنْ عَادَيْتَ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِیِّ امام شافعیؒ اور احمدؒ کے پاس قنوت اَللّٰھُمَّ اهْدِنِیْ فِیْمَنْ هَدَيْتَ الخ ہے اور امام اعظمؒ اور امام مالکؒ کے پاس اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْتَعِيْنُكَ الخ ہے اور ابی حنیفہؒ کے پاس ہر دو کو جمع کرنا ہے اور امام ابو اللیثؒ نے کہا اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ تین بار کہے۔ اور بعضے رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْيَا حَسَنَةً الخ بھی لائے ہیں اور کہے ہیں جسکو دعائے قنوت یاد نہو اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ یا رَبَّنَا اٰتِنَا پر اکتفا درست ہے اور لکھتے ہیں کہ اَللّٰھُمَّ

اِنَّا نَسْتَعِيْنُكَ اگرچہ صحیحین اور سُنن معروفہ میں مذکور نہیں. لاکن ائمۂ حنیفہؒ اسکو صحیح طرق قول ۱ سے طبرانی وغیرہ کی روایت سے ثابت کئے ہیں اور امام سیوطیؒ نے جو شافعیہ سے ہے کتاب عمل الیوم واللیلہ میں رکوع کے بعد بھی اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْتَعِيْنُكَ کچھ الفاظ کے تغیر اور تقدیم و تاخیر کیساتھ لایا ہے اور امام محمدؒ سے نقل کئے ہیں. کہ قنوت میں ایک دعا معین نہیں ہے یعنے دعوات مرویہ سے کبھی کوئی کبھی کوئی دعا پڑھے. کیونکہ ایک ہی دعا کو معین کرنے میں حضور اور رقّت قلب حاصل نہیں. الحاصل وتر میں قنوت کا پڑھنا احادیثِ صحیحہ اور اتفاق ائمہ سے ثابت ہے ہاں قبلِ رکوع یا بعد رکوع اور دائمی بامر یا تخصیص اخیر رمضان وغیرہ میں اختلاف ہے واللہ اعلم. اور حضرتؐ نمازِ وتر کی پہلی رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ کے سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى دوسری میں قُلْ يٰاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ تیسری میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھتے تھے. اسی طرح روایت کیا شیخ ابن ہمامؒ نے اپنی مسند میں امام احمد سے وہ اسودؒ سے وہ بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سے. اور اسی پر ہیں اکثر اہلِ علم صحابہؓ سے اور اُن کے بعد کے بزرگوں سے اور وہ جو بعضے لوگ پہلی رکعت میں سورہ اِنَّا اَنْزَلْنَا پڑھتے ہیں. کسی جگہ ماثور و مروی نہیں. ہاں کہتے ہیں کہ بعضے روایاتِ فقہ میں آیا ہے. اور حضرتؐ جب وتر کا سلام دیتے تین بار کہتے سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ اور تیسرے بار اس کلمہ کو باآواز بلند اور کشش حروف سے کہتے پھر رَبِّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ کہتے تھے۔

وتر کے بعد دو رکعت نفل کا بیان

اور پڑھتے تھے جانِ حضرتؐ
ہے وہ دونوں کتاب کے درمیان
وہ بجا لیکہ بیٹھے ہی رہتے
اور احمدؒ بھی بو امامہؓ سے
پہلی رکعت میں سورۂ زلزال
کہے حضرتؐ کہ شب کی بیداری
پھر تہجد کو ہی بھلا گر اٹھیں
اوّلِ شب میں جو کہ وتر پڑھے
اور صحابہ کی اک جماعت بھی
ہے معارض بظاہر اے بھائی
کہ تمہاری اخیر شب کی نماز

وتر کے بعد نفل دو رکعت
اُمِّ سلمہؓ کی یہ روایت جان
یعنے وہ بیٹھ کر ہی پڑھتے تھے
بھی روایت کیا ہے یوں سنئے
پڑھتے دو کہ میں کافرون در حال
خواب سے اٹھا جبکہ ہو بھاری
ورنہ کافی وہ رکعتیں ہو دیں
تو اُسے چاہے کہ بعد اُسکے
یہ دو رکعت کی ہے روایت کی
وہ صحیحیں کی خبر ہے یہی
بسکہ ٹھہراؤ وتر کو بہ نیاز

جو ہے مسند امامِ احمدؒ کی
کہ کبھی بعدِ وتر آں حضرتؐ
ترمذی میں بھی یہ حدیث شریف
وتر کے بعد وہ شہِ اُمّت
اور لکھا ہے صاحبِ مشکوٰۃ
جب تمہارے سے کوئی وتر پڑھے
بعضے اصحاب شافعیؒ سے بھی
کرکے شب کی قیام کی نیّت
لیک کہتے ہیں اور بھی یہ بات
کہ روایت کیا ہے ابنِ عمرؓ
پس دو رکعت یہ گر پڑھیں کے میر

ابنِ ماجہؒ کی بھی سُنن سے ذکی
پڑھتے تھے بس خفیف دو رکعت
آئی ہے پر نہیں ہے ذکرِ خفیف
پڑھتے تھے بیٹھ کر ہی دو رکعت
لایا ثوبانؓ سے دارمی یہ بات
اور دو رکعت بھی چاہے پڑھ لے
جانیو نقل اس طرح آئی
اور پڑھ لیوے نفل دو رکعت
کہ صحیحین کی حدیث کے ساتھ
کئے ارشاد حق کے پیغمبرؐ
شفع ہو رات کی نماز اخیر

۱۲ صحیحین کی حدیث میں آیا ہے کہ تمہاری شب کی آخر نماز وتر ہوا! پس اگلے حدیثوں میں وتر کے بعد دو رکعتوں کا پڑھنا جو آیا ہے اگر دو رکعت پڑھیں شب کی آخر نماز شفع یعنے جفت ہوتی ہے

یہاں سفرِ سعادت اندر دیکھ　اُسکا ماتن نے یوں لکھا ایک
وتر کے بعد وہ دو رکعت کی　جو حدیثِ شریف ہے مروی
کیا نہیں یہ خبر صحیح ہوگی　اور کیا شک امامِ احمد بھی
ٹھیک حق بات ہی ہے اے فصیح　کہ یہ ہر دو حدیث بھی ہیں صحیح
اور جمہور اہلِ علم وہدیٰ　وتر کے بعد وہ رکھتے ہیں روا
وجہ پڑھنے کی اسکی اے فاخر　تھا بیانِ جواز کی خاطر
خواہ یہ رکعتین ہو الحق　یا نوافل ہوں دوسرے مطلق
سو وہ محمول ہے بہ استحباب　حکمِ واجب نہیں ہے یہ دریاب
وہ دو رکعت کی یہ منافی نہیں　کیونکہ تابع وہ وتر کے ہی یقیں
یہ دو رکعت ہیں مثلِ سنت کے　فرض کے بعد ہیں سنن جیسے
بعد اس فرض کی بھی دو رکعت　جو کہ آئی نماز ہے سنت
اور نہ واجب ہیں وتر کے تئیں　بلکہ سنت اُسے سمجھتے ہیں
پس دو رکعت یہ نفل اے سامع　جان اُسی کے ہیں ملحق و تابع
کیونکہ تشفیعِ وتر اے دانا　نہیں رکھتا یہ لفظ ہے معنا

جمع و تطبیق ان حدیثوں کی　جب بہت عالموں نے سخت ہوئی
لاجرم اُس خلاف سے بچنے　کیا انکار اُس کا مالکؒ نے
کہ دو رکعت وہ میں نہ پڑھتا ہوں　اور نہ دوسرے کو منع کرتا ہوں
اک خبر دوسری کی اے ماہر　ہے مخالف اگرچہ در ظاہر
اور کہتے ہیں وہ نفل دو رکعت　وتر کے بعد جو پڑھے ہے حضرت
تا ہو معلوم یہ کہ نفل نماز　بالیقیں بعد وتر کے ہی جواز
وہ جو آئی خبر کہ وتر کو ہی　کرو آخر نماز تم شب کی
کہے بعضے کہ یہ جو آئی خبر　کریں آخر نماز وتر اُپر
خاص واجب ہے وتر جنکے پاس　پاس اُنکے سمجھ بلا وسواس
خاص مغرب کے فرض اے ہشیار　تین رکعت ہونگے وترِ نہار
وتر کے بعد بھی یہ دو رکعات　ہیں مشابہ سمجھ اُسی کے ساتھ
جب وہ سنت کی ہی بڑی تاکید　حکمِ واجب میں ہی وہ ہے اے سعید
اور نہ تشفیعِ وتر اُس کو کہیں　بلکہ نیت سے ہی نفل کی پڑھیں
شرحِ سفرِ سعادت اے ذیشاں　جو ہی اُسمیں لکھا ہے سب یہ بیاں

نمازِ اشراق و ضحیٰ کا بیان

اب میں لکھتا ہوں دیکھ کچھ تو یہاں　نفلِ اشراق اور ضحیٰ کا بیاں
وقتِ اشراق کا بھی ہوگا　پھر اک دن چڑھے ہے یہ وقتِ ضحیٰ
ہے حدیثوں سے ثابت اے دمساز　کہ پڑھے ہیں نبی یہ ہر دو نماز
بعضے اشراق کے تئیں اے میاں　کہتے ہیں سنتِ مؤکد جاں
اک روایت میں رکعت آئے دو　اک روایت میں چار اے خوشخو
اور پھر اک عدد سے بھی اے فہیم　دیکھ منقول ہے ثوابِ عظیم
کہ حدیثیں صحیح اور مشہور　ہیں نمازِ ضحیٰ میں آئے وفور
آیا ہے اک حدیث کے درمیاں　کہ وہ داؤد کی نماز ہے جاں

اک دو نیزے برابر اے دلبند　ہووے جس وقت آفتاب بلند
ہے ضحیٰ نام اسکا عربی میں　چاشت اسکو ہی فارسی میں کہیں
اور امت کو بھی دئے ترغیب　یہ نمازیں ہیں مستحب اے لبیب
رکعتوں کے عدد میں اسکے ولیک　مختلف آئے ہیں حدیث اے نیک
اک روایت بھی ہے چھ رکعت کی　آٹھ دس آئے بارہ رکعت بھی
اور مواہب میں یوں لکھا ہے یقیں　کہ کہا شیخ دین ولی الدیں
بلکہ طبری کہا پہنچے او　درجۂ معنوی تواتر کو
اور دوسری حدیث ہے آئی　کہ تھے کرتے محافظت اُسکی

آدمؑ و نوحؑ اور ابراہیمؑ
کیونکہ بعضے صحابہؓ سے اور
آور مجاہد سے نقل ہے باالخیر
لوگ پڑہتے تھے تب نمازِ ضحےٰ
وہ کہا یہ بھی ایک بدعت ہے
ایسے ہی جو حدیث اور آثار
کہ نمازِ ضحےٰ پہ حق کے حبیبؐ
کہیں اُمت پہ فرض نا ہووے
اُسکو حالانکہ سنت دو لکھتے تھے
اور بعضے صحابہؓ حضرتؐ کے
اِس سے لازم نہ آوے یہ آئین
اور ابنِ عمرؓ اے باعزت
جب پڑہے آشکار بدعت ہو
جب کریں مثلِ فرض ہے بدعت
لوگ ہو جمع پڑہتے تھے ضحےٰ
غرض اثر و خبر سے کوئی حاشا
اور کہے بعضے عالماں تحقیق
کیونکہ ابنِ شقیقؒ نے لایا
تب وہ بی بیؓ کبھی نہ پڑہتے تھے
کہ نبیؐ اسقدر ضحےٰ پڑہتے
اور نوافل کے درمیاں اکثر
اور ہے عکرمہؓ سے یوں منقول
اور سفر سعادت اندر ہاں

اور موسیٰؑ و عیسیٰؑ باتکریم
لوگ پوچھے تو یوں دئیے ہیں خبر
کہ کہا میں بھی عروہ ابنِ زبیر
ہم نے ابن عمرؓ سے تب پوچھا
لیک بے شبہ نیک بدعت ہے
مختلف اس بہا نیں آ ڈالے یا
گرچہ اُمت کتیں دئیے ترغیب
اسلئے پڑہتے گاہ گاہ اُسے
تا کہیں ہم پہ فرض نا ہووے
نفی جو اِس نماز کی ہیں کئے
کہ کبھی نا پڑہے ہوں سرورِ دینؐ
جو کہا اِس نماز کو بدعت
کہا ایسا ہی دیکھ لوگوں کو
کیونکہ اِخفائے نفل ہے سنت
اُن پہ انکار کرکے فرمایا
غیرِ مشروع نیں نمازِ ضحےٰ
سب روایات بیچ دے توفیق
جو مشاہیرِ تابعیں سے تھا
مگر اس دن سفر سے جب آتے
ہم سمجھتے تھے پھر نہ چھوڑینگے
یہی عادت تھی آپکی اشہر
ابنِ عباسؓ ابن عمِ رسولؐ
اُسکا ماتنِ ذی یوں کیا ہے بیاں

بعضے مکروہ بھی لکھے ہیں ایسے
کہ یہ پڑہتے ہوئے نمازِ ضحےٰ
آئے در مسجدِ رسولؐ خدا
کیا نماز اب یہ قوم کی سنت
کوئی بدعت بھی اِس سے افضل ہا
جانئے انکی جمع اور تطبیق
اور پڑہتے تھے آپ بھی سنئے
جونکہ تصریح عائشہؓ نے کی
پس بلاشک ثبوت کو پہنچا
اُنکے رُویت کی ہے وہ نفی وے
یا ہے اُس سے مراد نفی دوام
اُس ہی ہے یہ مراد جانو تم
ورنہ مشروع ہے نمازِ ضحےٰ
نقل کرتا ہے ابنِ بوشیبہؒ
گر یہ پڑہنا نماز چہتے ہو
اُسکا اظہار و اجتماع دوام
مستحب ہے کہ گاہ گاہ پڑہیں
کہ نقیں عائشہؓ سے میں پوچھا
نقل ہے بوسعیدؓ خدری سے
اور یہاں تک وہ چھوڑ دیتے کبھی
اور اصحاب و تابعین کا حال
پڑہتا تھا ایکدن نمازِ ضحےٰ
کیہ یہی ہے صواب اے دلبر

اور بدعت اسے لکھے بعضے
ہمنے حضرتؐ کتیں نہیں دیکھا
وہاں ابن عمرؓ بھی بیٹھا تھا
ہے بلا شبہ یا کہ ہے بدعت
نہیں پیدا کئے مسلماناں
کی ہے پس عالموں نے یوں تحقیق
لیک اُسپر مداومت نہ کئے
ترک کرتے تھے کوئی عمل کو نبیؐ
کہ پڑھے ہیں ضحےٰ رسولِ خداؐ
بعضے بولے کہ ہم نہیں دیکھے
کہ حضرتؐ پڑھے ہیں اُسکو مدام
کہ مساجد میں جمع ہو مردم
لیک اظہار اِجتماع اُس کا
ابنِ مسعودؓ ایک دن دیکھا
تو اے لوگو گھر و نمیں اپنے پڑھو
ہوگا بدعت نہیں ہے اِسمیں کلام
اور بعضے دنونمیں ترک کریں
کہ نبیؐ پڑہتے تھے نمازِ ضحےٰ
کہ خبر اس طرح سے دی اُسنے
کہتے ہم پھر نہیں پڑہینگے کبھی
بھی نوافل میں تھا برین منوال
اور دس روز چھوڑ دیتا تھا
مستحب ہے مداومت اُسپر

نہ مساجد میں اجتماع ہو بھلا — گھر میں پڑھنا ہے منفرد اولیٰ
رکعتوں میں ضحیٰ کی بھی ضعیف — مختلف آئی ہیں حدیث شریف
اکثر اہلِ علم و فضل والے — چار رکعت ہیں اختیار کئے
اور احادیث اس علا کے تمام — ہیں بلا شک صحیح نیک انجام
دوسرے اعداد کی حدیث شریف — ہونگی بعضے صحیح بعضے ضعیف

شبِ برات یعنے شعبان کی پندرہویں رات کی فضیلت اور نماز کا بیان

ہے جو پندرہویں رات شعبان کی — ہوئی ثابت فضیلت اسکی بڑی
کہ فضیلت میں اسکی اے ہشیار — دیکھ احادیث آئے ہیں بسیار
قدر کی شب کے بعد افضل تر — ہے یہی شب بغیر شبہ و خطر
ہے حدیث صحیح میں آیا — سبکو اس شب میں بخشتا ہے خدا
لیک مشرک کو اور مشاجن کو — عاق کو اور خمر کے مدمن کو
مُسبل و اہلِ حقد کے بھی تئیں — جانو اس شب میں بخشتا وہ نہیں
ہے مشاجن وہی یقیں سمجھو — دشمنی رکھے مومنوں سے جو
عاق ماں باپ کا ہے نازماں — مدمنِ خمر ہے شرابی جاں
ہے وہ مسبل ازار طول رکھے — پاؤں کے ٹخنے جس سے چھپ جاوے
صاحبِ حقد کینہ ور ہوگا — نہیں ان سب کو بخشتا ہے خدا
اور خبر ہے کہ چار شب اندر — جانو رحمت کے کھولتے ہیں در
کھلے رہتے ہیں در وہ ایسا ہی — جانو صبح کی اذان تک بھی
شبِ عرفہ شبِ برات بجا — اور شبِ عیدِ فطر و عیدِ ضحیٰ
اور قیامِ شبِ برات ایجان — اور صومِ پندرہویں شعبان
پہنچی صحت کو پر مساجد میں — جانو بدعت ہے جمع نا ہوویں
پڑھنا اس شب نماز واحد ہی — کہا مکروہ نہیں ہے اوزاعیؒ
حضرت عائشہؓ سے ہے مروی — کہ میں دیکھی ہوں خدا کے نبیؐ
ہوے طولِ قیام سے دمساز — اور ایسا کئے ہیں سجدہ دراز
مجکو ایسا گمان ہوا ہے تب — کہ ہوئی قبض روحِ اقدس اب
اور شب میں وہ حق کے پیغمبرؐ — تن تنہا بقیع میں جا کر
مردگوں کو لئے وہاں کے سب — چاہے ہیں مغفرت بدرگہِ رب
پس اُسی شب میں سنت اتنا ہی — کہ جو ثابت ہوا ز فعلِ نبیؐ
یعنے طولِ سجود و طولِ قیام — اور زیارت قبور کی اے ہمام
نیک تنہا کرے زیارت جا — اور کرے انکی مغفرت کی دعا
اور اوراد میں مشائخ کے — جو نمازیں وہ شب کے ہیں لکھے
رکعتوں کا بھی اور سوروں کا — بھی تعین جو انمیں ہے آیا
وہ حدیثیں محدثین کے پاس — نہیں صحت کو پہنچے ہیں سو اس
اور چراغاں زیادہ سلگانا — اور بارود سوزی آدانا
ہے مجوس و ہنود کی رسمیں — جو کہ کرتے ہیں وہ دوالی ہیں
ہے یقیں بدعت و حرام برا — ہے مدارج میں دیکھ یونہی لکھا

نمازِ خسوف و کسوف کا بیان

اب خسوف و کسوف کا بھی بیان — دیکھ لکھتا ہوں مختصر میں یہاں
چاند کو جو گہن لگے ہے خسوف — اور سورج گہن ہے جانو کسوف
ابن عباسؓ سے ہے یوں منقول — کہ یہ فرمائے ہیں خدا کے رسولؐ
کہ ز آیاتِ خالقِ اکبر — دو نشاں ہیں یقیں یہ شمس و قمر
انکو دیکھو گے پس اگر ایسا — کہ ہوا سلب نور ہے انکا
تو کرو ذکرِ پاک مولا کا — اور دوسری حدیث میں آیا
کہ دعا تب کرو بدرگہِ رب — اور تکبیر بھی کہو تم تب

چار رکعت اول کی نماز

اور تب تم کرو نماز ادا — اور صدقہ بھی دیو بہر خدا
اور قیام و رکوع اور سجود — قدرِ عادت سے ہیں کئی افزود
اور رکوع و سجود اے دلبند — بھی کئے طول اُسکے ہی مانند
اک روایت میں سہ چہار و پنج — بھی رکوع آئے اے سعادت سنج
یونہی سہ چار بار وہ سالار — اُس میں کرتے رکوع کی تکرار
اور احمدؒ کے پاس اے بھائی — قولِ مشہور سے ہے ایسا ہی
اور مقرر حدیثِ ابنِ عمرؓ — حنفیہ کی دلیل ہے اشہر
کہ رکوع ایک ہی کئے ہیں نبیؐ — اور حدیث صحیح بھی گزری
دیکھ اسمیں رکوع کی تکرار — نہیں مذکور ہے اے نیک شعار
پس ہوا شبہ لوگ کو اے یار — کہ ہوئی ہے رکوع کی تکرار
اور وہ بھی خلافِ عادت ہے — نہ کیا اسکی کوئی روایت ہے
لکھوں با اختصار اب میں یہاں — طاعتِ سفرِ احمدی کا بیاں
چہارگانہ نماز کی حضرت — قصر پڑھتے تھے جان دو رکعت
پاس احناف کے سفر میں یقیں — چار رکعت کبھی درست نہیں
تو مسافر کی ہو نماز جواز — ورنہ فاسد ہے وہ نہو جواز
مذہبِ شافعیؒ میں ہے رخصت — یعنے جائز بھی چار ہے رکعت
حج کے موسم میں ہاں پڑھے عثمانؓ — در اخیرِ خلافت اپنے جاں
اور سفر میں سرورِ دوراں — اکتفا کرتے فرض پر ہی جاں
ظہر کے بعد کے دو سنت بھی — ہے روایت ادا کئے ہیں نبیؐ
اور ابنِ عمرؓ کے پڑھنے میں — ہیں روایات مختلف آئیں
نیک سنت اگر کوئی پڑھتا — منع ابنِ عمرؓ نہ کرتا تھا
بلکہ وہ پشت پر بھی مرکب کے — بس اشارے کے ساتھ پڑھتے تھے
اور وہ مرکب کسی طرف بھی چلے — وقتِ تحریم قبلہ رو ہوتے

عائشہؓ کی حدیث ہے معروف — کہ پڑھے مصطفیٰؐ نماز کسوف
اور قرأت بھی طول وہ سالار — سورۂ بقرہ کے پڑھے مقدار
اور منقول ہے یہ ہر رکعت — کہ کئی دو رکوع آنحضرت
اور رکوع دراز کرتے تھے — سر اُٹھا پھر رکوع میں آتے
شافعیؒ پاس یہ نماز عیاں — خطبہ و دو رکوع سے ہے جاں
نزد اکثر یقیں ہمارے یہاں — ہے بلا خطبہ اک رکوع سے جاں
اور حدیثیں صحیح ابنِ ہمامؒ — لاکے ثابت کیا اے نیک انجام
کہ کہے مصطفیٰؐ کہ جب ایسا ہو — یعنے لاگے گہن نماز پڑھو
ہے بعضے صفیں ہوئے تھی کثیر — کثرتِ اژدہام سے اے میر
اور اکابر کے سوا وہ بھی — نہیں واقع ہوا بہ عہدِ نبیؐ

نمازِ قصر کا بیان

اسمیں ہے اک نمازِ قصر کا باب — باب دوسرا ہے جمع کا دریاب
اسپہ ہے اتفاق امت کا — کوئی اسمیں نہیں خلاف کیا
سہو سے چار رکعتیں ہی پڑھے — پہلے قعدے میں اُسکے گر بیٹھے
اور مذہب امام مالکؒ کا — بولتے ہیں اسی موافق تھا
اور اصحابِ مصطفیٰؐ اسی بھی — چار رکعت نہیں پڑھا ہی کوئی
اسکے ہیں توجیہات[1] اے بھائی — اور مذہب ہے عائشہؓ کا بھی
ہاں نمازِ صباح کی سنت — اور پڑھتے تھے وتر بھی حضرت
اور اصحاب کی جماعت ایک — پڑھتے تھے سنتیں سفر میں لیک
اس سے معلوم جانئے یہ ہوا — کبھی پڑھتا کبھی نہ پڑھتا تھا
اور تہجد سفر میں پیغمبرؐ — نہیں کرتے تھے ترک اے دلبر
پشت پر جانور کے نفل نماز — یوں اشارے سے جانیو ہی جواز
اور حضرت کبھی سفر میں سنو — جمع کرتے تھے دو نماز کو جو

[1] اسکے توجیہات مرقاۃ المفاتیح میں حضرت عثمانؓ کے مطاعن کے جواب میں مذکور ہیں دیکھ لیں ۱۲

جمع تقدیم و جمع تاخیر

سفر میں دو نماز ایک وقت میں جمع کرنے کا اختلاف

انکی صورت یہی ہے اے خوشخال
ظہر اور عصر جمع کرتے تھے
ظہر کے ساتھ عصر کو گاہے
اور گاہے غروب کے آگے
جب اترتے عشا کے وقت میں جا
اور نکلنے کے آگے شاہِ ہدا
جانے آئے ہیں حدیثِ صحیح
بعضے تعجیلِ سیر میں ہے صاف
بعضے قایل جواز کے در سیر
سیر میں مصطفےٰ کا تھا معمول
کہے بعضے جواز ہے آسعید
جمعِ تقدیم نیں روا اے زکی
بوحنیفہ کے پاس پر اے ایں
اور عدمِ جواز کا بھی سبب
پس شُئے وقتوں کے آگے اور پیچھے
کہ بہ عہدِ خلافت اپنے عمرؓ
اور بولا ثقات سے یہ خبر
کہ ہے قطعی تعینِ اوقات
قصر و افطار ہاں سفر میں ولے
کہ کہا میں کبھی نہیں دیکھا
دو نمازیں مگر بہ مزدلفہ
یہ سبب حج کے تھا مناسک کا
ہاں کئے غزوۂ تبوک میں ہی

جب نکلتے سفر وہ پیشِ زوال
یعنے اِک وقت دونو پڑھتے تھے
کرادا مصطفےٰ رواں ہوتے
گر شۂ انبیا رواں ہوتے
جمع کرتے تھے مغرب اور عشا
وقت آتا نمازِ مغرب کا
جمع ہیں دو نماز کے اے فصیح
اسلئے عالموں میں آیا خلاف
نہیں حالِ نزول میں باخیر
اور وہ مروی نہیں بحالِ نزول
کہ اگر ہو سفر میں عذرِ شدید
قولِ مالکؒ بھی اک ہے ایسا ہی
مطلقاً جمع ہی جواز نہیں
یہی لکھا گیا ہے سُن تواب
ہوں نمازیں سنو کبائر سے
اپنے حکّام کو لکھا یکسر
ہمکو پہنچی بغیرِ شبہ و خطر
اور متواتر اے گرامی ذات
ہوی ثابت ہے نصِّ قرآں سے
سیّد الانبیاء رسولِ خدا
جمع فرمائے مغرب اور عشا
وہ سبب کچھ نہیں سفر کا تھا
نہیں ہر روز ہیں کئے وہ بھی

ڈھیل کرتے نمازِ ظہر میں تب
دو نماز اِس طرح جو پڑھتے ہیں
اس طرح جمع کریں اے ہمام
رہ میں ہوتا تھا وقت گر اچھے
جمعِ تاخیر یہ بھی ہے سمجھیں
پڑھتے مغرب عشا کے ساتھ ایجان
مطلق آے حدیث بعض اُنسے
بعضے مطلق جواز کے قائل
اور وہ بولتے ہیں اے دمساز
اور یہ تعجیلِ سیر اے سالک
جمعِ تاخیر سیر میں بہ نیاز
اور مشہور مذہبِ احمدؒ
یعنے ایسا کہ کوئی وقتِ نماز
کہ ہیں قطعی نماز کے اوقات
کہ امامِ محمدؒ اسکی دلیل
دو نماز ایک وقت پر نہ پڑھو
ابنِ حمادؒ سے ہے یہی منقول
پس حدیثِ احاد اے بھائی
اور صحیحین میں حدیثِ صحیح
کہ کئے ہوں ادا نماز کوئی
اور خبر ہے کہ ظہر عصر یقیں
اور یہ جمع اے نکو انجام
ابی داؤدؒ نے ز ابنِ عمرؓ

اور اُترتے تھے وقتِ عصر میں جب
جمعِ تاخیر اِس کو کہتے ہیں
جمعِ تقدیم ہوگا اِس کا نام
کرتے مغرب کے پڑھنے میں تاخیر
عصر کو وقت جونکہ ظہر پڑھیں
جمعِ تقدیم یہ بھی ہے پہچان
اور چلنے کے قید سے بعضے
شافعیؒ ہیں اُنہیں سے اے عاقل
جمع کرنا سفر میں بھی دو نماز
ہوگا مشہور مذہبِ مالکؒ
پاس احمدؒ کے ہے روا و جواز
مطلقاً ہے جواز اے ارشد
مل ہی جاوے سو یہ نہیں ہے جواز
اور تواتر سے پائے ہیں اثبات
یہ مؤطا میں ہے لکھا بے قیل
بلکہ اسکو کبیرہ ہے سمجھو
کہ کہا میں سنا ہوں از مکحولؒ
متعارض نہو سکے اسکی
ابنِ مسعودؓ سے ہے یہ آئی صریح
کہیں در غیر وقت اُسکے کبھی
جمع عرفات میں کئی شہِ دیں
شاہِ دیں کا نہیں تھا فعلِ دوام
ہے روایت کیا کہ پیغمبر

نہ کئے جمع مغرب اور عشا — کوئی سفر میں بھی ایکبار ہوا
جمعِ تقدیم کے حدیث مگر — آئے ہونگے صحاح میں کمتر
جمعِ تاخیر کی مگر تاویل — حنفیہ اسلئے کئے بے قیل
جلدی دوسری نماز میں بھی کرے — اوّلِ وقت میں پڑھے اُسکے
ہوتے بعد غروب ہی راہی — ہوتی نزدیک جبکہ تاریکی
اور نمازِ عشا ادا کرتے — بعد ہوتے تھے وہ رواں آگے
اور ابنِ عمرؓ بھی اے بھائی — کبھی کرتا سفر میں ایسا ہی
بوحنیفہ کا ہے یہی مذہب — جمع میں احتیاط سے اقرب
کہا مگر وہ مالک اے دمساز — محض فعلِ نبیؐ تھا بہر جواز
اور مقیم مریض کے بھی لئے — کبھی جائز ہے تابعیں بعضے
اور قایل ہیں بعض اے دمساز — کہ ہو بارش کو عذر پر بھی جواز
ابنِ عباسؓ سے یہ یوں مروی — کہ کہا اُس نے دو نماز کبھی
تو کیا ترکے جو ہیں دروازے — اُس نے آیا ہے اُنکے یک در سے

عیدین کی نماز کا بیان

عید کے دو نماز کی خاطر — جاتے حضرتؐ تھے شہر سے باہر
عید کی پس نماز اے اکمل — ہے یہ صحرا کے درمیاں افضل
جاتے بیرونِ شہر آنحضرتؐ — پس بلاشبہ ہے یہی سنت
بعضے پڑھتے ہیں مسجدوں میں جو — ہے بلاشک خلافِ سنت او
پس مساجد میں عذر سے پڑھنا — کبھی نا ہو خلافِ سنت کا
کیونکہ بیت خدا حرم ہے وہ — سب مکانوں سے محترم ہے وہ
تاز قربِ حضورِ پیغمبرؐ — پاوے طاعت قبولیت کا ثمر
اور لکھا ہے شیخ ابنِ ہمام — کہ ہے سنت بھی اے نیک انجام
اور کسی کو خلیفہ ٹھہراوے — ناتوانوں کو تا وہ ہمرہ لے

اور نہ ابنِ عمرؓ بھی کرتا تھا — جمع ہرگز مگر بہ مزدلفہ
پس ائمہ اسی لئے اکثر — نہیں قایل ہیں اسکے اے دلبر
کرے پہلے نماز میں تاخیر — بس یہانتک کہ پہنچے وقت اخیر
ابوداؤد نے روایت کی — کہ علیؓ نے سفر میں ایسا ہی
پڑھتے تھے تب اُتر نمازِ شام — کرتے بعدِ نماز نوشِ طعام
اور کہتے کہ سرورِ کونین — کرتے ایسا ہی جانئے بے بین
اور کہتا تھا جبکہ ہو تعجیل — کرتے ایسا ہی مصطفےٰؐ بے قیل
اور کہے بعضے شافعی اکمل — کہ یقیں ترکِ جمع ہے افضل
دو نمازوں کے جمع کا یہ بیان — تھا مسافر کے واسطے پہچان
یوں کہا ترمذی نے اک اطلاق — کہ نہیں ہیں احمد و اسحٰق
شافعی اور احمد و اسحٰق — ہیں نہیں سے ائمۂ آفاق
کہ بلا عذر کوئی جمع کرے — یعنے یکوقت دو نماز پڑھے
جمع کرنا بعرفہ اور سفر — پس ہے جمہور کا عمل اسپر
عید کی اب نماز کا بھی بیاں — دیکھ لکھا ہو مختصر میں یہاں
اور وہ جگہ ز مسجدِ نبویؐ — فاصلہ پر ہزار گز کے تھی
باوجود اُس شرف کے اے بھائی — جو تھا حاصل بہ مسجدِ نبویؐ
اکثر امصار میں بہ عرب و عجم — پس اسی پر عمل ہے اے اکرم
مینہ کے عذر سے مگر اے یار — پڑھے مسجد میں ہیں نبیؐ یکبار
اور عادت ہو سکے والو نکی — کہ پڑھے مسجد الحرام میں ہی
اور یونہی مدینہ والے بھی — پڑھتے ہیں سب بمسجدِ نبویؐ
پس مساجد دونو حرم کے بجا — سب سے ہیں اسلئے ہی مستثنےٰ
کہ جو ہوگا امام یعنے امیر — جاوے صحرا طرف لے خلق کثیر
عید کی اپنے شہر میں ہی نماز — باجماعت ادا کرے بہ نیاز

جمعہ و عیدین میں بہتر لباس پہننا مستحب ہے

تکبیر راہ میں کہنا

نمازِ عیدین میں خطبہ کی تقدیم اوّل مروان سے ہوی۔

کیونکہ بالاتفاق دردوجا
اور پوشاک پہنتے اجمل
عزتِ دین کیلئے بے مین
کہیں بردِ یمانی اسکے تئیں
اور عید الفطر میں اے دمساز
نوش فرما طعام بھی پہلے
غسلِ عیدین و غسل عرفے کا
ہردو عیدین لبھی ابنِ عمرؓ
اس سے ہوتا ہی ظاہر اے بھائی
روزِ عید الضحیٰ میں اے ذیشان
اور حضرتؐ نمازِ عید لئے
ہاں مگر کوئی عذر ہووے جب
اور مُصلّا میں پہنچتے ہی نماز
اور کہتے تھی کتنی تکبیریں
پہلی رکعت میں آگے قرأۃ کے
حنفیہ کہتے ہیں یہ تکبیرات
کہ درونِ نماز تکبیرات
اور بعدِ نمازِ عید اشہر
اور اُسی پر تھا مصطفےؐ کا عمل
کہ مدینہ کا جب وہ تھا حاکم
لیک ہر دو کے جانو نیّت میں
خطبۂ ثانیہ میں وہ ناکام
اسلئے وہ شقی بد انداز

مُنہ میں ہے نمازِ عید روا
عید کے روز احمدِ مرسلؐ
پہنتے تھے یہ جمعہ اور عیدیں
ویسے چادر یمن میں ہوتے ہیں
سَرورِ مُرسلین اقبلِ نماز
بعد اُسکے نماز کو جاتے
گرچہ ہے اِک حدیث میں آیا
غسل کرتا تھا انے نکو محضر
کہ صحیح وہ حدیث ہو ویگی
حکم یہ متفق علیہ ہے جان
عیدگہ کو پیادہ جاتے تھے
تو ہے جائز سوار ہونا تب
کرتے سالارِ انبیاؐ آغاز
ہے ائمہؒ کا اختلاف اِسمیں
جانو تکبیر تینؔ بار کہے
مختلف آئے جبکہ مرویّات
اور ہر بار بھی اُٹھانا ہاتھ
خطبہ پڑھتے نبیؐ کھڑے رہکر
اور شیخینِ باصفا کا عمل
کیا تقدیمِ خطبہ وہ ظالم
ہے بڑا فرق وجہ و علّت میں
کرتا تھا سبِّ اہلِ بیتِ کرام
خطبہ پڑھنے لگا ہے قبلِ نماز

اور محمدؐ کے پاس تینؔ جگہ
حُلّۂ فاخرہ تھا وہ اے یار
اور کبھی اوڑھتے تھے یک چادر
عید کے دن تجمّل و تزئین
نوش فرماتے چند عدد خرما
اور عید الضحیٰ کے دن اے ہمام
یہ کہے ہیں ضعیف ہی وہ خبر
اتّباعِ سُنن میں صبح و مسا
اور ابنِ عمرؓ سمجھ اے خبیر
اور یہ عید الفطر ہمارے یہاں
بس یہی مستحب ہے اے اکمل
اور جنازے کیساتھ بھی زنہار
بے اذاں اور بلا اقامت سے
لیک مختار حنفیہ کا اے میر
دوسری رکعت میں بعد قرأت کے
جس روایت میں ہیں وہ کم آئے
جبکہ ہو یہ خلاف عادت کا
متفق سب اسی پہ ہیں اے سعید
کیا تقدیم خطبہ جو ایجاد
لیک کہتے ہیں بعض اے ذیشان
کیا تقدیم خطبہ جو مروان
اسلئے لوگ خطبہ نا سُنکے
اور خلافت میں اپنی ذوالنورینؓ

ہے روا اگرچہ نہ خلیفہ کیا
یعنے یک جفت چادر اور ازار
سبز یا سرخ تھے خطوط اُسپر
جب ہو مشروع مستحب ہو یقین
طاق رہتا سمجھ عدد اُن کا
کرتے بعدِ نماز نوشِ طعام
ہاں مؤطّا میں ایک آئی اثر
جبکہ حاصل تھی اُسکو شانِ علی
جہر کرتا تھا راہ میں تکبیر
کہنا آہستہ اے نکو عنواں
اِسپہ اکثر ہی عالموں کا عمل
نہیں ہوتے تھے شاہِ دیں سوار
پڑھتے دو رکعتیں جماعت سے
ہر دو رکعت میں ہیں یہ چھ تکبیر
تین تکبیر کہہ رکوع کرے
ہم اُسی کو ہیں اختیار کئے
پس ہے عملِ قلیل ہی اولے
کہ ہے خطبہ پس از نمازِ عید
ہے وہ مروانِ پُرجفا رکھ یاد
پہلے تقدیم یہ کیا عثمانؓ
یہی اسکا سبب لکھے ہیں جان
پڑھ نماز اُسی دم نکل جاتے
آگے پڑھتے نماز ہی بے مین

بعد لوگوں میں آئی جب سستی
فرق دونوں میں اسقدر ہے دیکھ
لیک مروان ہوا ہے جب حاکم
مختلف فیہ یہ امر بھی ہوگا
اُسنے منبر بنا کیا ہے یَیں
نقل ہے بوسعیدِ خدری سے
دیکھا میں خشت اور گل سے بنا
مینے کر منع تب اُسے کھینچا
جانئے بوسعید ہو کے خفا
خطبہ خوانی کو اِس طرح اے فہیم
اِسلئے بوسعید اسے کھینچا
جب نہ مانا یہ بات وہ بدکار
دا ے کچھ سوچتے نہیں اصلا
منبر پھر اوہ مگر اُسی کے لئے
اور بھی عیدگاہ کی دیوار
کہ بلاشبہ وہ بلندی ہی
اور بعدِ نماز خطبہ پڑھے
اور درآنحال شاہِ ذوالاجلال
اور بہ سفرِ سعادت اے اکرم
یا کوئی اور شئے بلند رہے
پس وہی ہے بلندی اے امیر
وہ تو بدعت نہیں بلا وسواس
او منکر قیاس کا آخر

دیر سے آنے لاگے اے بھائی
مختلف علتیں ہیں صورت ایک
کیا اُسپر مواظبت ظالم
کہ کیا کس نے پہلے اُسکی بنا
کہے بعضے بوقتِ ذوالنورین
عید کے روز ساتھ مروان کے
اُسکو ابن الصّلت بنایا تھا
وہ عثمان اُسپہ چڑھکے پڑھنے لگا
تب مصلائے عید سے جو پھرا
کر رہا ہے نماز پر تقدیم
تا کرے پہلے ہی نماز ادا
آپ ہی پھر گیا ہے تب ناچار
کہ سبب کونسا بڑا ہوگا
تا نہ وہ سبِّ اہلِ بیت سُنے
نہیں اسوقت تھی بنی اے یار
جانو قائم مقامِ منبر تھی
جبکہ فارغ ہوئے ہیں خطبہ سے
تکیہ فرمائے تھے بدستِ بلال رضؓ
اُسکے ماتن نے یوں کیا ہے رقم
کہ ہو قائم مقام منبر کے
اور منبر کی بس وہی ہے نظیر
کریں فقہا سمجھ اِسی پہ قیاس
ہے سمجھ شطرِ دین کا منکر

اسلئے آگے خطبہ پڑھنے لگے
وہ بھی عثمانؓ سے کبھی نادر
اور بعصرِ شریف پیغمبرؐ
کہے بعضے معاویؓہ کے زمان
گل سے ابن الصّلت کیا ہے بنا
میں بھی جب عیدگاہ میں آیا
اور مروان نماز کے آگے
اور میں بھی پھر اوہاں سے تب
وجہ اُسکا سمجھ یہی ہے بڑا
دوسرا یہ سبب ہے اُس سے اشد
تا کہ فارغ نماز سے ہو کے
زعم کرتے ہیں بعضے اہلِ زماں
وہ جو کہتا تھا اہلِ بیت کو بد
اور اگرچہ بوقتِ پیغمبرؐ
لیک ثابت ہے یہ کہ وہ سرورؐ
ہے بخاری میں یہ خبر اے سعید
اترے اور بی بیاں طرف آئے
اس سے ظاہر ہوا کہ خیرِ بشر
اترے خطبہ جو پڑھ کے شاہِ جہاں
اور آیا ہے درحدیثِ دگر
اور جس چیز کی نظیر یقیں
مجتہد کا قیاس تو اے امین
یوں ہی لکھا مفخرِ احناف

تا کہ لوگوں کو سب نماز ملے
ایک دو بار ہی ہوا ظاہر
عیدگہ میں بنا نہ تھا منبر
جب امیرِ مدینہ تھا مروان
اُسکا گھر پاس عیدگاہ کے تھا
ایک منبر بنا ہوا دیکھا
چاہا ہے اُسپہ چڑھکے خطبہ پڑھے
ہے یہ سفر السعادت اندر سبب
کہ مخالف وہ ہو کے سنت کا
کہ وہ کہتا ہے اہلِ بیت کو بد
آپ خطبہ نہ سُن چلا جاوے
پھر اُنمبر کے ہی سبب سے ہاں
کیا ہے منبر کی وجہ اس سے اشد
نہ بنا عیدگہ میں تھا منبر
خطبہ پڑھتے کوئی بلندی پر
پہلے حضرتؐ پڑھے نمازِ عید
اور اُنہیں وعظ و پند فرمائے
پڑھے خطبہ کسی بلندی پر
سو وہ ٹیلہ تھا یا بلند مکاں
کہ پڑھے خطبہ اپنے اشتر پر
ہو بہ عصرِ شریفِ سرورِ دیں
اصلِ رابع ہے از اصولِ دین
ایک مکتوب میں مجددؒ صاف

عیدگاہ میں منبر کا بنانا

عیدگاہ میں منبر کا جواز

غرضوں اکثر اکابرِ فقہا کہ نظر اس نظیر پر ہی بجا
کہ فتاوے میں اپنے قاضی خان دیکھ اِس طرح سے کیا ہے بیان
نہیں مکروہ ہے کہے بعضے تا نہ یہ احتیاج پیش آوے
بعضے مکروہ ہی لکھے ہیں ہاں یہ لکھا اختلاف قاضی خان
کہ صحیح ہے یہی اے فرخ پے منبرِ عیدگاہ نہ مکروہ ہے
یہاں لکھتا ہے یوں بطحطاوی لفظ یہ ہے امام سے مروی
لکھا اب وقت میں ہمارے پن منبرِ عیدگاہ ہے احسن
پس یہ سندوں سے اب ثبوت ہوا کہ ہے منبر بہ عیدگاہ روا
یہی اسناد اسمیں ہیں مذکور جب ہو مطبوع وہ ہوا مشہور
بلکہ فتوے اپر وہ جرح کئے قولِ فقہا نہیں قبول کئے
جبکہ وہ تابعِ امام نہیں ساتھ انکے ہمیں کلام نہیں

عیادتِ بیمار اور نمازِ جنازہ کا بیان

از برائے عیادت اے فیروز نہ معیّن نبیؐ کو تھا کوئی روز
پس کسی روز کی خصوصیّت کرنی نا کرنی ہے یقیں بدعت
اور احسان حق میں میّت کے کرتے تھے جانو ایسی چیزوں سے
اور اقارب کے ساتھ میّت کے لطف کی رہ سے تعزیت کرتے
اور تجہیزِ میّت اور تکفین کرتے تھے لطف سے وہ سرورِ دیں
بعد ازاں اُسکی مغفرت چہتے بعد اسکی مزار تک جاتے
کہ ثبات اسکو از رہِ احسان دیوے مولا بہ کلمۂ ایمان
اور اسے قبر بیچ راحت دے رحمت و مغفرت نصیب کرے
اور اصحاب کا عمل بھی ہاں اندریں باب مختلف تھا پہچان
کہ نبیؐ جو پڑھے نمازِ اخیر اُنھیں بولے ہیں چار ہی تکبیر
ابنِ عباس نے روایت کی جبکہ آدم صفی نے رحلت کی

عیدگاہ کے جوازِ منبر پر آئے ہیں دیکھ اے نکو محضر
کہ مشائخ ہیں اختلاف کئے باب میں عیدگہ کے منبر کے
عید کے روز شہر سے منبر عیدگاہ میں رکھے اُٹھالا کر
اور فتاوی کہ جو ہے عالمگیر آہیں اس طرح سے کیا تحریر
ہے غرایب میں یونہی ہوا مسطور درِ مختار میں لکھا لا باس
نیک علّامہ اشہر و فاخر جسکو کہتے ہیں زادۂ خواہر
اور بولا یہ لفظ اے بھائی آوے بیشک مباح پر بھی کبھی
اندریں باب ایک استفتا آیا تھا اُسکا میں جواب لکھا
منبرِ عیدگاہ کے مانع نہ اُن اسناد کے ہوے تابع
خاص وہ قول بوحنیفہؒ کا جو ہے اُسکا بھی نا کئے پروا
گر نیاید بگوشِ رغبتِ کس بر رسولاں بلاغ باشد و بس
اب بیانِ عیادتِ بیمار اور بیانِ جنازہ سُن اے یار
وہ عیادت کو جاتے سب اوقات خواہ وہ دن ہو یا کہ ہووے رات
آنکھ کے درد پر بھی پیغمبرؐ جاتے بہرِ عیادت اے دلبر
کہ اُسے قبر اور قیامت میں فائدہ دیویں فائدہ بخشیں
اور کرتے تفقّدِ احوال اور اطعام اے نکو افعال
اور جنازے پہ اُسکے پڑھتے نماز مع اصحاب اپنے اے دمساز
قبر کے پاس پھر کھڑا رہ کے اُسکے حق میں دعا یہ کہتے تھے
اور منکر نکیر کا بھی جواب دیوے وہ قبر میں بوجہِ صواب
اور نمازِ جنازہ بیچ عیاں چار تکبیر بولتے تھے جان
چار تکبیر کے ہیں جو قایل اِس طرح بولتے ہیں اے عاقل
اُسپر اکثر حدیث آئے ہیں بس کئے اختیار اُسکے تئیں
آملا یک پڑھے جو اُنپہ نماز چار تکبیر ہی کہے بہ نیاز

اور بولے کہ اے بنی آدم　یہ تمہاری ہے سنتِ اکرم
اور کہہ دو سلام اے ماہر　آئے حضرت نماز سے باہر
اور کہتے تھے اک سلام کبھی　اور یہی فعل تھا علی کا بھی
اور وہ شاہِ دیں بہ ہر تکبیر　کرتے رفع یدیں بھی اے میر
یہی مذہب ہے ہر دو امجد کا　شافعی اور امامِ احمد کا
ایک تو رفع ہے بہ ہر تکبیر　دوسری عدم رفع سب میں اے میر
یہ تیسری روایت والا　ہے یہ مذہب امامِ اعظم کا
اور دریں باب مختلف اخبار　جو ہیں وارد صحیح اے ہشیار
بعدِ تکبیرِ اول اے ذیشان　قرأتِ فاتحہ بھی آئی جان
اور طحاوی کہا کہ بعض اصحاب　فاتحہ جو پڑھے اک نصاب
کہا شمنی ثنا کی نیت سے　حنفیہ پاس بھی روا ہووے
مسلم و ترمذی نسائی نے　لائے ہیں عوف ابن مالک سے
اور یہ دل میں آرزو میں کیا　کاش ہوتا جنازہ وہ میرا
اک شب و روز کے ہیں بعد پڑھے　اور یکبار بعد ۳ دن کے
اور بعضوں نے اس طرح لکھا　کہ خصیصہ ہے یہ پیمبر کا
اور جنازے کیسا وہ سالار　کبھی ہوتے نہ تھے سوار اے یار
ہم جنازے کیساتھ تھے اک بار　دیکھا بعضوں کو شاہِ دیں نے سوار
کہ خدا کے فرشتگانِ کبار　اب پیادہ ہوں اور تم اسوار
لائے مرکب بہ نزدِ آں سالار　لیک حضرت ہوئے نہ اسپہ سوار
نہ جنازہ اتارتے جب تک　سرورِ دیں نہ بیٹھتے تب تک
مستحب پاس بوحنیفہ کے　ہے جنازے کے سب رہیں پیچھے
اور بولا ہے ثوری ذیشان　مستحب ہیں دو نو برابر جان
اس طرح بولتے ہیں اے اکمل　جانا پیشِ جنازہ ہے افضل

لایا حاکم اسے بہ مستدرک　حلیہ میں بونعیم بھی بیشک
یہی مذہب امامِ اعظم کا　اور ہے شافعیِ اکرم کا
ہے یہ مذہب امامِ احمد کا　اور یہی مالکِ مجدد کا
عمر فاروق اور ابن عمر　ابنِ عباس و زید پاک سیر
اور مالک سے انکو آئیں　جانو اسمیں روایتیں ہیں تین ۳
تیسری رفع کرنا پہلے بار　اور باقی میں عدمِ رفع اے یار
بوحنیفہ کی جا یہی دلیل　ترمذی کی حدیث ہے بہ قبیل
یہ سبب ہے کہ فعل حضرت کا　کبھی ایسا تھا اور کبھی ویسا
پر صحابہ میں اور ائمہ میں　مختلف فیہ بات ہے سمجھیں
وجہ قرأت یہ وہ نہ پڑھتا تھا　بلکہ تھا از رہِ دعا و ثنا
اور جنازہ کے مشتہر ہیں دعا　یہ دعا بھی پڑھے ہیں خیرِ وریٰ
کہ جنازہ پہ یک رسولِ خدا　جب پڑھے یہ دعا میں یاد کیا
فوت ہوتی نماز گر گاہے　تو نبی اسکی قبر پر پڑھتے
بلکہ یک ماہ کے بھی بعد پڑھے　علما اسمیں اختلاف کئے
کہے بعضے نہ گر پڑھے ہوں نماز　تب ہی پڑھنا بعدِ دفن جواز
ابوداؤد و ترمذی اے جان　یوں روایت کئے ہیں از ثوبان
کیا ارشاد اس طرح اُن کو　کیا نہ رکھتے ہو شرم اے لوگو
اور یہ بات آئی ہے سمجھیں　ابوداؤد کی روایت میں
دفن موتے اکو جبکہ کرکے پھرے　ہاں وہ مرکب پہ تب سوار ہوئے
اور جنازے کے آگے یا پیچھے　جانو چلنے میں اختلاف کئے
ہے اسی پر امامِ اوزاعی　ہے تفکر کو دخل اسمیں ہی
مالک و شافعی دونوں امجد　اور تیسرا امامِ دیں احمد
کیونکہ شفعا ہیں قومِ میت کے　پس مقرر شفیع آگے رہے

جنازے کے ساتھ جانے کا طور

ترمذی کی حدیث آئی سنو — کہ ابوبکرؓ اور عمرؓ ہر دو
اور منقول ہی یہ حیدرؓ سے — کہ جنازے کے پیچھے وہ رہتے
اور پیادہ ہی جانیو مختار — آگے پیچھے ہو یا یمین و یسار

غائبانہ نمازِ جنازہ

ہاں جنازے اُپر نجاشی کے — غائبانہ نبی نماز پڑھے
تب نمازِ جنازہ اُس پہ نبیؐ — غائبانہ پڑھے تو کوں میں ہی
طے کروں آپکے لئے میں زمیں — پڑھیں اُس پر نماز آپ یہیں
درمیاں کے اٹھادئے پردے — اور پیشِ نظر جنازہ کئے
اور حضرت کے سامنے رکھے — شاہِ دیں اُس پہ تب نماز پڑھے
پوچھے جبرئیل سی رسولِ خدا — پایا وہ کس عمل سے یہ درجہ
اور پڑھتا تھا وہ مُدام اُسے — آتے جاتے بیٹھتے اُٹھتے
احمدؒ و شافعیؒ کے پاس اشہر — مطلقاً سنت آئی غائب پر
اور نجاشی کے وہ جنازے پر — جو پڑھے ہیں نماز پیغمبرؐ
یا ہوا درمیاں سے رفعِ حجاب — یا جنازہ ہی لا رکھے شتاب
قوم نا دیکھے اور دیکھے امام — تو ہے جائز نماز غیرِ کلامؒ
جب ہوئے ہیں شہید وہ ہمروؓ — در مدینہ پڑھے نماز اُن پر
سنگ اور گچ سی اور اینٹوں سے — نہ کسی کی مزار بنواتے
بلکہ گر کوئی قبر اونچی رہے — اُسکو تڑواکے پست کرواتے
کہ کوئی قبر دیکھے گر اونچی — پست کر دے اُسے نہ چھوڑ کبھی
حکم ہے قبر اسقدر ہو فراز — کہ رہے وہ زمین سے ممتاز
اور قبروں کے تئیں کُھندلنے سے — سرورِ دین منع فرماتے
اسکو فرمائے سیدِ کونینؐ — کہ تو کھینچ اپنے پاؤں سی نعلیں
آپ ہاشمی رسولؐ اُس پہ کئے — اور لنگر نیئے اُسپہ چون دئے
اور فرمائے منع سیدِ ناسؐ — کہ لگاویں چراغ قبر کے پاس

رہتے پیشِ جنازہ اے بھائی — ہے انسؓ اس حدیث کا راوی
اور ہے دُوسری حدیث میں آیا — کہ رہیں پیچھے جو کہ ہیں اسوار
اور نمازِ جنازہ آن سرور — نہیں پڑھتے ہر ایک غائب پر
اور مدینہ میں معویہؓ لیثی — جب کیا انتقال اے بھائی
کہا حضرت سی جبرئیل نے آ — دوست رکھتے ہو آپ اُسکو کیا
کہے ہاں جبرئیل بارے پر — گر گئے درمیاں کے کوہ و شجر
اور روایت ہے دوسری اے میر — کہ اُٹھا کر آئے اسکا سریر
اور ملک کے تھے دو صفِ اشرف — کہ تھے ستّر ہزار در ہر صف
کہے وہ سورہ قل ہو اللہ کا — دوست رکھتا تھا دوست رکھتا تھا
اور غائب پہ جو نماز پڑھیں — آیا فقہا کا اختلاف اسمیں
بوحنیفہؒ و مالکؒ ذیشاں — منع کرتے ہیں مطلقاً ایجان
بولتے ہیں جنازہ اُسکا تب — ہوا مکشوف بر پیمبرؐ رب
دیکھتے تھے اُسے وہ خیرِ بشرؐ — اور نہ آتا تھا دوسرو کو نظر
اور موتہ کے جنگ میں آئے یار — زیدؓ و عبد اللہؓ جعفرِ طیارؓ
اور کسی قبر کو نبیؐ گاہے — نہیں ہر گز بلند کرواتے
نہ بناتے عمارت اُسکے اُپر — ہے یہ مکروہ بدعت اے دلبر
اِس طرح مرتضیٰ علیؓ بولے — کہ نبیؐ حکم کر مجھے بھیجے
اور تصویر گر کہیں دیکھے — اُسکو مت چھوڑ تو مٹا ہی دے
تا نہ انجان ہو کوئی کُھندلے — اور کوئی نہ قبر پہ بیٹھے
دیکھے یک شخص کو گورستان — آیا نعلین پہن کر اے جان
اور کئے نقل جبکہ ابراہیمؓ — پسر حضرت رسولِ کریمؐ
اور عثمان ابنِ مظعون کے — قبر پر پتھر اک بڑا ہیں رکھے
اور لگانا چراغ قبر کے پاس — منع ہی شرع میں بلا وسواس

ہاں

[1] اور بعضوں نے کہا ہے کہ اگر کسی شہر میں کوئی مرا اور اسپر نماز نہیں پڑھے ہے اور دوسرے شہر میں اسکو لاویں تو اسپر نماز پڑھیں اگر نماز پڑھ چکے ہوں تو فرض ساقط ہوا پھر دوبارہ پڑھنے کی حاجت نہیں اور بعض کہتے ہیں کہ جس روز مرا ہو اسی روز پڑھیں نہ نزدیک ایام میں نہ طولِ عہد پر ۱۲ (مدارج)

ہاں مگر احتیاج ہووے جب / زندگوں کو تب روا ہے تب
اور مکروہ نماز ہے اے زکی / قبر کے آگے مقبرے میں بھی

اور تھی یہ بھی عادتِ نبوی / کہ زیارت کو جاتے قبروں کی
اور کرتے دعا و استغفار / یعنی چاہتے تھے بخشش الٰہی اے یار

اور فرمائے سرورِ کونین / جمعہ کے دن زیارتِ ابوین
یا وہ دونوں سے ایک کی جو کرے / بخشے جائیں گنہ یقیں اُسکے

اور لکھا جاوے انکو عنواں / بارِّ والدین غیرِ گماں
اور صدقہ و مغفرت خواہی / اُنکے خاطر رکھے بھی حکم یہی

اور فرمائے جبکہ گورستان / تم جو دیکھو تو یہ پڑھو اُس آن

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ اَھْلَ الدِّیَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ
وَالْمُسْلِمِیْنَ وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰہُ بِکُمْ لَاحِقُوْنَ

اور پڑھنا بھی آیۃ الکرسی / اور یاسین اور تبارک بھی

فاتحہ اور معوذتین اے یار / اور اخلاص پڑھنا گیارہ بار
دیکھ ثابت ہوا ہے از اخبار / اور صحیح اسمیں آئی ہیں آثار

اور معمول تب نہیں یہ تھا / قبر کے پاس یا کہ دوسری جا
جمع ہوں لوگ اور پڑھے قرآں / ہاں مگر تعزیت ہی سنت جان

لیک مخصوص تیسرے دن میں / جمع ہو جو تکلفات کریں
اور بغیرِ وصیتِ موتے / خرچنا اسمیں حق یتیموں کا

سخت بدعت ہے اور منع و حرام / ہے مدارج میں یوں کیا ارقام
اور قرآن پڑھنا قبر کے پاس / مختلف فیہ ہے اے رمز شناس

بیٹھ اطراف قبر کے جو پڑھیں / ہے وہ مکروہ سر بسر سمجھیں
اور ہدایہ کی شرح میں ارقام / کیا اس طرح شیخ ابن ہمام

قبر پر قاریوں کو بٹھلانا / اور قرآن ان سے پڑھوانا
گرچہ ہے اسمیں اختلاف اے یار / نہیں مکروہ ہے یہی مختار

سننِ رواتب کا بیان

راتبہ ہے رُتوب سے نکلا / جسمیں معنی دوام کا ہوگا

یعنے غیرِ ذوالفضل اشہر / کرتے حضرت مواظبت جسپر
راتبہ اُن کو کہتے ہیں سمجھو / ظہر کے آگے دو ہیں بعد ہیں دو

یونہی ابن عمر سے ہے مروی / اور مذہب ہے شافعی کا بھی
اور روایت ہے مرتضیٰ کی ہاں / چار آگے ہیں دو ہیں بعد پہچان

اکثر اہلِ علم از اصحاب / جو تھے عامل اسی کے تھے در باب
اور ہوئے اُن کے بعد جو اخیار / تابعینِ کرام سے اے یار

قولِ ابن مبارک و ثوری / اور ہے اسحٰق کا بھی قول یہی
اور مذہب امامِ اعظم کا / جانیو بالیقیں یہی ہوگا

عائشہ یوں خبر دئے اے یار / رکعتیں جو ہیں قبل ظہر کے چار
ترک کرتے نہ تھے وہ حق کے نبی / ہیں صحیح یہ دونو روایت بھی

پڑھتے مسجد میں رکعتیں دو مگر / اور گھر میں چہار وہ سرور
یا کبھی دو کبھی چہار پڑھے / ہر دو راوی کہے جو دیکھے تھے

یعنے صدیقہ اور ابن عمر / جو کے تھے نظر دئے وہ خبر
اور رسولِ کریم بعد زوال / پڑھتے تھے چار رکعتیں خوشحال

اور یہ ساعت کو درمیاں کہتے / کھلتے ہیں آسماں کے دروازے
چاہتا ہوں میں کہ نیک یہ اعمال / آسماں پر چڑھے فی الحال

اور کہتے ہیں یہ نماز اکثر / گھر میں پڑھتے تھے اپنے پیغمبر
اور اسکو نمازِ فی الزوال / بولتے ہیں سمجھ اے فرخ فال

ابنِ مسعود پڑھتے بعدِ زوال / آٹھ رکعات اے خجستہ خصال
اور کہتے یہ رکعتیں سُنئے / ہیں برابر وہ آٹھ رکعت کے

جوڑ ہی جاویں رات کے درمیاں　　وہ تہجد کی ہے نماز پہچان
جانیو وقتِ خیر و برکت ہے　　سمجھو وقتِ نزولِ رحمت ہے
ابنِ عازب کی ہے روایت سے　　کہ رسولِ کریم فرمائے
اور پڑھا مثل اُسکے بعدِ عشا　　تو شبِ قدر میں پڑھا گویا
آپ سے فوت وہ نہ ہوتے کبھی　　نہ حضر اور نا سفر میں بھی
اور حدیث آئی ہے کہ آنحضرتؐ　　پڑھتے تھے بعدِ عصر دو رکعت
اور آیا ہے دو نماز اشہر　　ترک کرتے نہ تھے بہ سفر و حضر
وہ نمازیں کبھی نہ یہ چھوڑے　　تاکہ وہ اپنے رب سے جاکے ملے
اور ہے مکروہ دوسروں کو بھی　　دیکھ آئی حدیث ایسی ہی
تھے دو رکعت یقیں پڑھا کرتے　　لیک دوسروں کو منع فرماتے
اور از بعدِ ظہر اے ذیشاں　　چار رکعت بھی آئے ہیں پہچاں
اُنہیں آئی ہے یہ حدیث اے امین　　ظہر کے آگے اور بعد یقین
اور ہے مروی علیؓ سے آنحضرتؐ　　پڑھتے تھے پیشِ عصر دو رکعت
فصل اُنمیں سلام سے کرتے　　دو دوگانے جدا جدا پڑھتے
اور روایت کیا ہے ابنِ عمرؓ　　کہ یہ فرمائے شافعِ محشر
احمد و ترمذی ابو داؤد　　کئے اِسکی روایت اے مسعود
یعنے ہے اختیار اے ہشیار　　کہ دو رکعت ادا کریں یا چار
اور مغرب کے بعد دو رکعت　　پڑھتے تھے راتبہ سدا حضرتؐ
سورۂ کافرون اور اخلاص　　پڑھتے اکثر یہ دو نمازیں خاص
یعنے قرأت بہت پڑھے ہیں نبیؐ　　ترمذی اس خبر کا ہے راوی
اور عشا کے بھی راتبہ اے میاں　　فرض کے بعد ہیں دو رکعت جاں
پڑھتے شش رکعتیں و یا کہ چہار　　اور دو رکعت بھی آئی ہیں اے یار
اہلِ حرمین بھی نہیں پڑھتے　　حنفیہ مستحب لکھے ہیں وے

یعنے وقتِ زوال یہ دریوز　　شب میں وقتِ تہجد اے فیروز
لایا ابنِ ہمام اے فرخ پے　　ابنِ منصور کے سنن سے ہے
چار رکعت جو قبلِ ظہر پڑھا　　پڑھا شب میں تہجد وہ گویا
اور ہمیشہ وہ شافعِ اُمت　　ظہر کے بعد پڑھتے دو رکعت
فوت یکبار ہوگئیں تھیں وے　　تو قضا اُسکی بعدِ عصر کئے
گئے یا تنک مداومت اُسپر　　کہ کئے ہیں وہ اِس جہاں سے گذر
وہ دو رکعت ہیں آگی صبح کی جاں　　اور دو رکعت ز بعدِ عصر پہچاں
عصر کے بعد وہ دو رکعت ہاں　　ہیں خصائص سے مصطفیٰ کی جاں
ابو داؤد نے روایت کی　　عصر کے بعد وہ خدا کے نبیؐ
چونکہ رکھتے تھے آپ صومِ وصال　　کرتے اوروں کو منع اے خوشحال
جو ہے مسندِ امام احمدؒ کی　　اور سنن نسائی ترمذی کی بھی
چار رکعت پڑھے جو نیک انجام　　اُسپہ دوزخ کو حق کریگا حرام
اور روایت انہیں سے ہی اے یار　　رکعتیں پڑھتے پیشِ عصر چہار
ہیں یہ ہر دو روایتیں ای نیک　　ابوداؤد و ترمذی میں دیکھ
اُسپہ رحمت خدائے پاک کرے　　چار رکعت جو قبلِ عصر پڑھے
آیا جب اختلاف انہیں سے امیر　　مذہبِ حنفیہ میں ہے تخییر
تاکہ ہر دو حدیث پہ ہو عمل　　لیک بے شبہ چار ہے افضل
فجر کے آگے بعد مغرب کے　　دو رکعت نبیؐ جو پڑھتے تھے
ابنِ مسعودؓ نے کہا اے یار　　کر نہ سکتا ہوں میں اب اُسکا شمار
ابنِ عباسؓ سے ہے یہ منقول　　کبھی قرأت کئے ہیں اُسمیں طول
حضرتِ عائشہؓ سے ہے مروی　　پڑھ عشا آتے گھر میں جبکہ نبیؐ
چار رکعت ولے ز پیشِ عشا　　نہ احادیث میں نظر آیا
اور سنت پہ صبح کے اشہر　　کرتے اتنی محافظت سرور

کہ سفر میں بھی اسکو پڑھتے تھے — ترک ہرگز کبھی نہ کرتے تھے
سنت راتبہ سوا اس کے — نہیں حضرت سفر میں پڑھتے تھے

یک روایت ہے ظہر کی سنت — پڑھتے تھے بھی سفر میں دو رکعت
اور بعضوں کے پاس اے ذیشان — سنت فجر بھی ہے واجب جان

جو دو رکعت ہیں ظہر کی سنت — بعد اُسکے بھی نفل دو رکعت
بعضے پڑھتے ہیں جو کہ آ ماہر — وجہ اسکی نہیں ہوئی ظاہر

فرض ظہر و عشا کے بعد ولے — چار رکعت بدو سلام آئے
پس یہ دو نفل ورنہ دو سنت — جملہ ہوتے ہیں چار یہ رکعت

اور چھ رکعتیں رسول خدا — بعد مغرب کے کرتے تھے جو ادا
یک روایت میں ہے وہ باسنت — یک روایت میں ہے بلا سنت

پس اگر پڑھ لیں چار ہی رکعت — ہووے چھ رکعتیں ہی باسنت
اور عبادات نافلہ اے یار — سرور انبیا کے ہیں بسیار

کس میں طاقت ہے وہ لکھے سارا — نہ زبان و قلم کو ہے یارا
ہوئی معلوم اس بیاں سے یہ بات — کہ وہ سرور کے اکثر اوقات

بسکہ مصروف تھے نمازیں ہی — اور انواع طاعتوں سے سبھی
یہی طاعت بغیر شبہ و خطر — سارے طاعات کی ہے سر دفتر

پس ہے لازم کہ اس عبادت میں — مومناں پیروی نبی کی کریں
یا الٰہی نماز میں دن رات — صرف کروا ہمارے سب اوقات

اور نمازوں میں دے حضور دل — اور خضوع و خشوع دے کامل
میرے قالب سے جان مری اے خدا — کر کرم سے نماز ہی میں جدا

بہ محمد و آلہ الاطہار — بہ محمد و صحبہ الاخیار آمین
ہوا آخر یہاں بیان نماز — کروں ذکر زکوٰۃ اب آغاز

زکوٰۃ کا بیان

تزکیہ سے زکوٰۃ ہے نکلا — اسکا معنے ہی جانو پاکی کا

کہ کرے ہے زکوٰۃ پاک عیاں — اپنے صاحب کو مال کو پہچاں
اور گواہی کا بھی لئے معنے — لفظ سے تزکیہ کے اے دانا

کہ گواہی بھی دیوے در محشر — صاحب مال کے وہ ایماں پر
صدق ایماں کی جب ہے اسکا نشاں — کہیں صدقہ بھی ہے زکوٰۃ کو جاں

جبکہ ہجرت سے سال تھا دوسرا — حقتعالیٰ زکوٰۃ فرض کیا
مال ہر قسم پر اے نیک نصاب — ہوا مشروع جاں ایک نصاب

جیسے روپا ہو جب دو سو درہم — جسکے تولے ہوں باون اے اکرم
بیس مثقال زر کہ جسکے یہاں — ہوتے ہیں ہفت و نیم تولے جاں

نقد سکہ ہو یا رہے زیور — یا کہ ناساختہ ہو سیم و زر
جب رہے یک برس کسی کے پاس — فرض ہوگا زکوٰۃ بے وسواس

دیوے دو سو درم کو پانچ درم — یہ ہے تعیین بلا زیادت و کم
اور دو سو درم سے ہووے زیاد — دیویں اسکی زکوٰۃ بھی کہ یاد

جو زیادہ ہوا ہے اے اکرم — خواہ چالیس ہووے یا ہو کم
جان مذہب ہے شافعی کا یہی — یہی مذہب ہے صاحبین کا بھی

ان اماموں کی ہے دلیل یہی — کہ ہیں فرمائے یوں خدا کے نبی
کہ جو دو سو سے ہو زیادہ نصاب — دیوے اسکی زکوٰۃ کر کے حساب

اور مذہب میں بو حنیفہ کے — وہ نہ چالیس تک اگر پہنچے
نہیں واجب زکات اسکی ہے — یہ دلیل انکی ہے اے فرخ پے

کہ کہے مصطفیٰ معاذ کے ساتھ — کہ نہ لیجے کسور سے تو زکات
یعنی چالیس تک آ نیک صفات — جو کہ واقع ہو درمیاں کسرات

ویسے کسرات پر زکوٰۃ نہیں — ہے یہ چالیس تک معاف یقیں

زکوٰۃ زیور کا بیان

عورات زیورات کی زکوٰۃ دیں

بیس مثقال زر کا دیوے زکوٰۃ نیم مثقال بس خلوص کیساتھ سیم و زر سکہ اور زیور سے حصہ چالیسواں زکات یہ دے
اور زیور کی بھی زکوٰۃ ایجان یقیں واجب ہے حنفیہ کے یہاں نہیں واجب ہے شافعی کے یہاں بو حنیفہ کی یہ دلیل ہے جاں
ابو داؤد اور نسائی بھی ہیں یقیں اس حدیث کے راوی ایک زن آئی نزد پیغمبر اور ساتھ اسکے اسکی تھی دختر
کہتے ہیں ہاتھوں میں وہ دختر کے تب دو کنگن ضخیم تھے زر کے اس سے پوچھے تھے شاہ موجودات کیا تو دیتی ہے بول اسکی زکات
عرض کی اسنے تب نہیں اے شاہ اسکو فرمائے تب رسول اللہ کہ ہو آساں تجھے بنائے خدا کنگن آتش کے دو بروز جزا
پس وہ کنگن نکال کر اسدم ڈالدی پیش سرور عالمؐ اور بولی یہ ہے برائے خدا اور برائے رسول شاہ ہدا
اور روایت کیا ابو داؤد کہ کبھی ام سلمہؓ اے مسعود کہ ہیں اوضاح زر کے پہنی تھی اور کی عرض اے خدا کی نبی
کیا ہے یہ بھی وہ کنز کہیے بیاں ذکر آیا ہے جس کا در قرآں تب رسول خدا نے فرمایا کہ جو حد نصاب کو پہنچا
اور دی جائیگی زکوٰۃ اسکی تو سمجھ لے وہ کنز نا ہوگی اور جابرؓ سے آئی ہے جو خبر کہ نہیں ہے زکوٰۃ زیور پر
بیہقی نے کہا کہ اصل نہیں اس خبر کو بھی وہ صحیح نہیں اور تھوڑے جو آئے ہیں آثار وہ بھی موقوف ہیں سمجھ اے یار
اور آثار دوسرے اے میاں بھی معارض پڑے ہیں اسکے جاں جیسے حضرت عمرؓ بن الخطاب اشعری کو لکھے ہیں یوں در باب
کہ ہر سال مومنہ عورات دیویں سب اپنے زیوروں کی زکوٰۃ جانیو تم کہ ابن بو شیبہ ہے بلا شک روایت اسکی کیا
ابن مسعودؓ سے بھی آئی خبر کہ یقیں ہے زکوٰۃ زیور پر بالیقیں اس خبر کی اے بھائی عبد رزاق نے روایت کی
اور عبداللہؓ جو ہے ابن عمرؓ لی بی سالمؓ کو یوں لکھا اشتہر کہ ترے بیٹیوں کے زیور کا بضرورت کرے زکوٰۃ ادا
دار قطنی سر آمد فضلا جانیو تم روایت اسکی کیا اور روایت کیا ہے شیخ عطا کہ ہے نخعی نے اس طرح بولا
سنت اس پر ہے بس ہوئی اجرا دیتے جاویں زکوٰۃ زیور کا اور اسکے سوائے بھی اے یار ایسے ہی آئے ہیں بہت آثار
اور جواہر کتنے زکوٰۃ نہیں ہاں مرصع جو زر سے ہووے یقیں کر کے انداز اسکے سونے کا کرے اسکا ہی بس زکوٰۃ ادا

زکوٰۃ بہائم کا بیان

اور زکوٰۃ بہائم اے بھائی فرض ہے مالکوں پہ ایسا ہی
یعنے چالیس گر رہیں بکرے ایک بکرا زکوٰۃ انکا دے اور جب ہوویں ایکسو اکیس دیں زکوٰۃ انکا دو غنم ای انیس
اور دو سو پہ ایک جب ہوویں جانیو تین بکریاں دیویں چارسو ہو تو چار بکرے دیں یونہی ہر سو میں ایک نر یاد کریں
گائی یا بھینس جبکہ ہو تیس دے زکوٰۃ انکا اک تبیع اے انیس یعنے یکسال کا ہے جو بکرا دیویں پاڑی رہے وہ یا پاڑا
اور چالیس جبکہ ہوں پورے دیویں پاڑا جو دو برس کا رہے اور جب ساٹھ پورے ہو جاوے دیویں اک اک برس کے دو پاڑے
اور ہفتاد جبکہ ہوں ای نیک دیویں یکسالہ یا دوسالہ ایک اور ہفتاد کو وہ جب پہنچے دیویں دو دو برس کے دو پاڑے

اور نو دو ہے جبکہ ہو ویں یقیں
دیویں تب اک ایک سال کے تیں

لیک اک سال کے ہوں دو پاڑے
اور دو سال کا بھی ایک ہے

ایک سو تیس جبکہ ہوں بشمار
پاڑی ایک ایک برس کے دیویں چار

پاڑا یکسال کا ہی در ہر تیس
اور دو سال کا بہ ہر چالیس

اور کسی پاس پانچ اونٹ ہیں
تو زکوٰۃ اس کا ایک بکری دیں

اور پچیس اونٹ جب ہووے
اونٹنی ایک سال کی دیوے

اور چھتیس اونٹ ہووے جب
اونٹنی دو برس کی دیوے تب

اور اکسٹھ وہ اونٹ جب ہوویں
اونٹنی چار سال کی دیویں

اور نو دیہ ایک سے اے یار
ایک سو بیس تک ہو جبکہ شمار

پھر اسی طرح جان اے بھائی
دیویں ہر پانچ پیچ اک بکری

اور ہر بیس و شش شتر کو ایک
اونٹنی دو برس کی دیوے ایک

اونٹنی تین تین سال کی چار
کریں انکا ادا زکوٰۃ اے یار

جس طرح ڈیڑھ سو عدد کے بعد
دینا مذکور ہو چکا اے سعد

اونٹ اور گائے بھینس اور بکرے
جانو جنگل میں تم اگر وہ چرے

نر و مادہ ملے ہوئے گھوڑے
یونہی صحرا کے درمیاں جو چرے

مذہب بوحنیفہ ہوگا یہی
یہ حدیث انکی ہے دلیل قوی

چرنے والا جو ہووے ہر گھوڑا
ایک دینار دے زکوٰۃ اس کا

اور جو گھوڑا جہاد کا ہوگا
نہیں واجب زکوٰۃ ہے اس کا

گر تجارت کے ہوں تو دیوے زکوٰۃ
ہوئی ثابت حدیث سے یہ بات

آب باراں سے اور چشمہ سے
ہووے غلات اور جو میوے

پانی جو ہاتھ سے دیا جاوے
بیسواں حصہ دیجئے اس سے

اور یہ تھی عادت رسول خدا
شخص کوئی زکوٰۃ جب لاتا

خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيْهِمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ

اور پورے وہ اکیسو ہوں جب
تین بچھڑے زکوٰۃ دیویں تب

اور جب ایک سو اُپر دس ہو
ایک سالہ دیں ایک دو سالہ دو

یا کہ دو دو برس کے دیویں تین
بس بلا شبہ ہم بریں آئیں

بے کم و بیش کرتے جاویں یاد
اور بہ تفصیل خوب لکھیں یاد

دس کو دو اور پانزدہ کو تین
بیس کو چار بکریاں ہیں یقیں

سال دوسرا ہوا ہے آغاز
بس ہے چھتیس تک یہی انداز

اور چھیالیس کو وہ جب پہنچیں
اونٹنی تین سال کی اک دیں

اور جہتّر عدد کو جب پہنچے
دیویں دو دو برس کے دو ناقے

ناقہ تین تین سالہ دو
دیویں اسکا زکوٰۃ اے خوشخو

پھر اسی طرح سے بہ ہر چالیس
اونٹنی اک برس کی دیں اے انیس

ایکسو نودا اور شش سے لے
پورے دو سو تلک سمجھ لیجے

بعد دو سو کے پھر کہ پانچ سے ہی
کریں آغاز دو ہی اے بھائی

دیکھ یونہی حدیث میں آیا
یہی مذہب ہے بوحنیفہؒ کا

تو ہے واجب زکوٰۃ ان کا یقین
گھر میں باندھے ہوئے ہیں تو نہیں

تو ہے واجب زکوٰۃ انکا اے یار
ایک گھوڑے کو دیوے یک دینار

کہ روایت کیا ہے یوں جابرؓ
کہ کہے یوں پیمبر فاخر

یا زکوٰۃ اسکا دس درم دیوے
نقل کی اسکی دار قطنیؒ نے

نہ تجارت کے جو خر و خچر
نہیں واجب زکوٰۃ ہے اسپر

عشر کا بیان

حصہ اس سے دیا کریں دسواں
عشر کہتے ہیں اسکو اے ذیشاں

پہلے یہ دیکھے بعد مزدوری
دیویں وہ کاٹنے وغیرہ کی

تو وہیں اسکے حق میں کرتے دعا
چونکہ قرآن میں یہ حکم آیا

اور ہوتے جو اونٹ صدقے کے
ہاتھ سے اپنے داغ کرتے تھے

گائے بھینس کی زکوٰۃ

اونٹوں کی زکوٰۃ

گھوڑوں کی زکوٰۃ

اناج کی زکوٰۃ

داغ دیتے تھے گوش پر اکثر
یہ پہچانت کے واسطے تھا مگر

اور تھی عادت نبی کی اے دمساز
صدقۂ فطر دیتے قبلِ نماز

اور در مدت قلیل و کثیر
نہ ہمارے یہاں ہے فرق اے میر

کہے بعضے نہ دیویں اے فاخر
فطرہ از بیش عشرۂ آخر

خواہ وہ مرد یا کہ زن ہووے
فطرہ دیکو وہ اپنی جانب سے

اور باندی غلام سے اپنے
بھی ہے واجب کہ آپ فطرہ دے

کہ کہے ہیں رسول با اجلال
نہیں فطرہ مگر زصاحبِ مال

اور ہے دوسری حدیث وہ یہ سرور
کہے خطبے میں حکم یوں سب پر

گر گیہوں ہو تو دیویں آدھا صاع
یا کہ دیویں کھجور پورا صاع

یہ خبر ثعلبہ سے پائے ہیں
مسندوں بیچ اپنے لائے ہیں

یہ ہے اکی دلیل اب سنئے
کہ طحاوی صحیح سندوں سے

ہے بہر مرد و زن صغیر و کبیر
حر ہو یا عبد یا امیر و فقیر

صاحبِ مال فطرہ گر دیوے
مال کو فطرہ اسکے پاک کرے

تھا یہ صدقات واجبہ کا بیان
لیک صدقات نافلہ کو ایجاں

جسقدر خرچ کرتے در رہِ حق
اسکو زاید نہ جانتے مطلق

اور لوگوں پہ منت و انعام
کرتے انواع کے وہ شاہِ انام

گر کسی پر ہوا اپنا حق یا دَین
اس سے کرتے تھے درگزر بے عین

کبھی کوئی چیز مول لیتے تھے
اور دیتے زیادہ قیمت سے

قرض لیتے کے وقت نا کہہ کر
دینا زاید روا ہے غیر خطر

اور ہدیہ کسی سے لیتے تھے
اور دو چند اسکو دیتے تھے

کتابُ الصّوم

روزہ کہتے ہیں اسکو سن اے ہمام
چھوڑ دیویں جماع و آب و طعام

اور احادیث آئے ہیں بعضے
روزہ ٹوٹیگا پانچ چیزوں سے

صدقۂ فطر کا بیان

آگے ہی روز عید فطر کے بھی
اسکا دینا ہی جائز اے بھائی

اور جائز ہے پاس بعضوں کے
ایک دو روز عید کے آگے

فطرہ واجب ہے اے نکو محضر
ہر مسلمان ذی نصاب اوپر

چھوٹے بچوں سے اپنے اے فیروز
گرچہ پیدا ہوے ہیں اسی روز

بوحنیفہ کا ہے یہی مذہب
انکی ہے یہ دلیل سنئے اب

یہ خبر ہے بہ مسند احمد
اور بخاری بھی لایا اے امجد

کہ صغیر و کبیر و حرّ و غلام
صدقۂ فطر اپنا دیویں تمام

عبدِ رزاق اور ابو داوٗد
دار قطنی یہ تینوں اے مسعود

اور مذہب میں شافعی کے یقیں
ہونا اہل نصاب شرط نہیں

بو ہریرہ سے ہی یہ نقل کیا
کہ بلا شرط فطرہ کا صدقہ

اور دوسری حدیث میں آیا
کہ شہِ انبیا نے فرمایا

اور ادا اگر کریگا اس کو فقیر
حق اسے پھیر دیوے اس سے کثیر

دوست رکھتے تھے مصطفیٰ اکثر
اور ہوتے تھے اس سے بس خوش تر

کبھی سائل کو رد نہ کرتے تھے
کسی سائل کو لا کبھی نہ کہے

کبھی کوئی شے کسی کے تئیں
کو ہبہ کے دیتے وہ سرور دیں

کبھی کوئی شے خرید کر لیتے
قیمت و شے اسی کو پھر دیتے

قرض کرتے کبھی وہ شاہِ ہدا
اور اس سے زیادہ کرتے ادا

گر کریں شرط یہ کہ دیویں زیاد
ہے بلا شبہ سود یہ رکھ یاد

ایسے ہی آپ کے تھے احسانات
بندگانِ الٰہ پر دن رات

اب یہاں سے بیان روزے کا
دیکھ لکھتا ہوں مختصر تھوڑا

روزہ کامل مگر وہی ہوگا
کہ بچا وے گنہ سے سب اعضا

غیبت و کذب تیسری چغلی
جھوٹی سوگند نظر بھی شہوت کی

صدقۂ فطر ہر مالدار و فقیر دینے کا حکم

صدقۂ نفل

اور مذہب یہی ہے ثوری کا
اور فضیلت میں صوم کی اے خبیر

کہ مرے واسطے ہی ہے روزہ
نیک روزہ مرے لئے ہوگا

ہووے دہ چند بلکہ تا ہفت صد
اور یقیں اسکی کیفیت اصلا

کہ بلا واسطہ فرشتوں کے
واسطے ہی اسکے ہر طاعت

اور بخاری کے دو نیان اے فصیح
پس اسی واسطے وہ رب عباد

اور بعضے محققوں نے کہا
اس عمل کی اضافت اشرف

تھا سزا جو د مصطفےٰ اکثر
ماہِ رمضان کے تمام اوقات

شکر میں اسکے آپ بھی مزات
عرض قرآن انپہ سب کرتے

ان میں تحصیل صحبت علما
اور قرآن پاک کی تنزیل

لوح محفوظ سے وہاں کامل
اور رمضان کی پہلی شب اے فہیم

تیرہویں شب میں جانئے انجیل
اور تھی عادت رسول کی بہ تقبیل

اور کرتے تھے سحر میں تاخیر
ٹوٹے غیبت سے بالیقیں روزہ

ہیں حدیثیں صحیح آئے کثیر
اور دیتا ہوں میں ہی اسکی جزا

میں جزا اسکی اسکو دیوونگا
مگر اسکا جو صوم ہے امجد

کوئی نیں جانتا ہے میرے سوا
میں جزا دیوونگا تلطف سے

پھر جو روزے کی ہے خصوصیت
آئی ہے دیکھ یہ حدیث صحیح

صوم کے باب میں کیا ارشاد
کھانے پینے سے اصل استغنا

حقتعالی کیا ہے اپنے طرف
خاص رمضان میں زیادہ تر

رکھتے معمور جانیو دن رات
کرتے انواع ذکر اور طاعات

یعنے قرآن انہیں سناتے تھے
کسب خیرات بھی ہے بس اولا

شہر رمضان میں جو ہوئی تقبیل
ہوا قرآن باصفا نازل

ہوئے نازل صحف براہیم
بائی عیسٰی مسیح پر تنزیل

کرتے افطار صوم میں تعجیل
اور یہی حکم کرتے سب کو امیر

بعض بولے نہ صوم میں ہے فساد
ہے بخاری میں یہ صحیح خبر

اور کہے حق کہا عمل جو کرے
اور موطا میں یہ حدیث آئی

محض میرے ہی واسطے ہوگا
یا کسیکو بغیر شبہ و خطر

اور مولانے وہ جو فرمایا
محض تکریم صوم کے خاطر

کہ مرا بندہ چھوڑے آب و طعام
کہ ہے روزہ مرے لئے ہے بجا

ہے صفت حق کی اس سے جب بندہ
الغرض صوم ہے عظیم الشان

اور ذکر و تلاوت قرآن
خیر و برکت کا طرح طرح کے جب

اور ہر شب میں ماہِ رمضان کے
اسمیں تنبیہ ہے یہ اے فیروز

دوسرا سال جب تھا ہجرت سے
یعنے جو آسمان ہے پہلا

پھر بتدریج حسب حاجت ہاں
اور رمضان کی ہے چھٹویں رات

رات چوبیسویں تھی رمضان کی
یعنے جبدم یقین ہوئے خوب

کرتے تھے چند کھجور سے افطار
لیک اسکا ثواب ہو برباد

کہے حضرت کہ یوں کہا داور
ابن آدم جو ہے اسی کیلئے

کہ ہر اک نیکی ابن آدم کی
دیونگا میں یقیں اس کی جزا

نہیں کرتا ہوں منقطع اسپر
کہ مرے واسطے ہی ہے روزہ

آئی ہے اس طرح یہ اے فاخر
واسطے میرے شہوت اپنی تمام

میں ہی دونگا یقیں اسکی جزا
ڈھونڈھے اسکی تقرب درگہ

خاصکر فرض روزۂ رمضان
اعتکاف و نماز بھی ایجان

اس مہینے میں بھیجے لطف سے رب
جبرئیل امیں سے ملتے تھے

کہ مبارک جب آوے شب یا روز
حق کیا فرض روزے رمضان کے

بیت عزت ہے اسمیں جو کہ جا
اترا دنیا میں جا سب قرآن

اتری موسیٰ کلیم پر تورات
ہوئی تنزیل پاک قرآن کی

کہ ہوا اب ہی آفتاب غروب
یا کہیں گھونٹ آب سے مالا رز

فضیلت اور روزہ ماہ رمضان

رمضان میں صحف ابراہیم، تورات، انجیل اور قرآن نازل ہوئیں

وقتِ افطار کرتے تھے یہ دعا — مستحب ہے دعا وہ وقت بجا

اَللّٰھُمَّ لَکَ صُمْتُ وَعَلٰی رِزْقِكَ اَفْطَرْتُ فَتَقَبَّلْ مِنِّیْ

فحش و غیبت سے اور لڑائی سے — روزہ داروں کو منع فرماتے

اور افطار صوم کو درمیاں — کرتے دونوں کو بھی مخیّر جاں

مالکؒ بوحنیفہ نیک سیر — اور دوسرے ائمۂ اکثر

روزہ افضل ہے اسکے حق میں بجا — ورنہ افطار ہے سمجھ اولے

اور حجامت بھی دن کو کرواتے — یعنے وہ سنگھیاں لگاتے تھے

منع مسواک و اکتحال اُپر — نہیں رمضان میں ہے آئی خبر

کرتے رمضاں میں گر سفر اے یار — رکھتے روزہ کبھی کبھی افطار

اور ہے اختلاف اس میں یار — روزہ افضل سفر میں یا افطار

بولتے ہیں کہ جسکو طاقت ہو — نہ مشقت ہو اور نہ مضرت ہو

اور رمضاں میں وہ شہ لولاک — دن کو کرتے تھے جانو مسواک

ناک و رمنہ میں پانی جب لیتے — نہیں ہیں مبالغہ کرتے

بوحنیفہ کے پاس اے دمساز — انکو رمضاں میں وہ ہوگا جواز

صیام نافلہ کا بیان

اور رسول اللہ نافلہ روزے — پے بہ پے اسقدر رکھا کرتے

اور پیاپے کبھی وہ سرور دین — کرتے افطار اسقدر اے امین

ہر کوئی ماہ نفل روزے سے — نہیں خالی وہ چھوڑ دیتے تھے

اور کرتے تھے وہ بڑی تاکید — صوم ایام بیض پر اے سعید

روز دوشنبہ اور پنجشنبہ — اور رکھتے تھے صوم عاشورہ

نیک پھر تا بسالِ آئندہ — نہیں وہ شاہ دیں رہے زندہ

نہیں ایام اس سے کوئی افضل — کہ ہو افضل انہو میں نیک عمل

ماہِ شوال میں بھی چھ روزے — سرورِ انبیا رکھا کرتے

ایک رمضاں میں جبکہ فوت ہوا — ماہ شوال میں کئے ہیں قضا

اور کئے اعتکاف اے فاخر — بار سیوم بعشرۂ آخر

آخر عمر تک بھی وہ سرور — کئے بیشک مواظبت اُسپر

کبھی رکھتے سر پر بھی لاکر — اور بچھاتے تھے فرش بھی اسپر

اور یکبار ہر برس قرآں — شہ سناتے تھے جبرئیل کو جاں

یوں صحابہ گمان کرتے اے یار — کہ نہ حضرت کرینگے پھر افطار

کہ صحابہ گمان کرتے تھے — نہیں حضرت رکھینگے پھر روزے

پس ہے سنت کہ ہر مہینے میں — روزہ رکھیں بھی خالی نا چھوڑیں

اہتمام انکا اس قدر کرتے — کہ سفر میں بھی آپ رکھتے تھے

اور کہے زندہ گر رہونگا میں — روزہ نویں کا بھی رکھونگا میں

پہلے عشرہ نہیں ماہ ذوالحج کے — روزہ رکھتے تھے اور فرماتے

روزہ عرفے کا رکھتے وہ سالا — حج میں رہتے تو کرتے تھے افطار

اور حضرت ہر مہ رمضاں — کرتے مسجد میں اعتکاف عیاں

کئے یکبار پہلے عشرے میں — دوسرے بار دوسرے عشرے میں

اور معلوم یہ ہوا ہے جب — اسی عشرہ میں ہوگی قدر کی شب

اور حضرت کے اعتکاف لئے — جانو مسجد میں خیمہ دیتے تھے

رہتے ہر سال معتکف دس روز — آخر سال بست دن فیروز

آخر سال میں مگر اے یار — وہ بنائے ہیں جانئے دو بار

نماز تراویح کا بیان

گرچہ بعضوں نے مستحب ہے کہا — پر ہدایہ میں اس طرح ہے لکھا

اور نماز تراویح اے ذیشاں — ہے یقیں سنت مؤکدّ جاں

کہ صحیح یہی اے فرخ پے — وہ یقیں سنتِ مؤکدّ ہے

روزہ ایام بیض — روزہ عرفہ — اعتکاف

کہ روایت کیا ہے یونہی حسنؒ   بوحنیفہ سے دیکھ اے موہن
کئے اسپر مواظبت بہ ضرور   فعل انکا ہے سنتِ مشہور
پڑھے مسجد میں یہ نماز کی رات   مصطفےٰ لوگ بھی تھے آپکے ساتھ
جمع آئے ہیں تیسری شب بھی   پر نہ تشریف لیگئے ہیں نبیؐ
پر نہ آیا میں اسلئے ہے یقیں   کہ نہ ہو جائے فرض تم پہ کہیں
ماہ رمضاں میں ایک شب جاگے   مسجد با صفا میں جب دیکھے
کہے ان سب کو ایک قاری پر   گر کروں جمع میں تو ہے بہتر
اور جب آکے دیکھے دوسری رات   کہ وہ پڑھتے ہیں سب انہیں کے ساتھ
اسکے راوی ہیں سب سنن والے   اور کہا ترمذی صحیح اُسے
کہے حضرتؐ کہ آپ پر لازم   کرو سنت کو میرے تم دائم
پس خلیفوں سے جو کہ ثابت ہو   ہے بلا اشتباہ سنتِ او
ہے صحیحین میں یہ نیک خصال   کیا بوسلمہ عائشہؓ سے سوال
کہی اس طرح دوسرے ماہ میں بھی   پڑھتے با وتر گیارہ رکعت ہی
کہ تھے رمضاں میں رسولِ خدا   بیس رکعات پڑھتے وتر سوا

اور اسکی یہی دلیل لکھا   کہ پیمبر کے جو ہوے خلفا
اور صحیحین بیچ اے بھائی   یہ حدیث عائشہؓ سے ہے آئی
اور پڑھے دوسری رات بھی جاگے   تو بہت لوگ ساتھ آپکے تھے
اور صحابہ سے صبح کو یہ کہے   کہ میں جانا ہوں وہ جو تم ہو کیے
اور ہے فتح القدیر میں اے پسر   کہ خلافت کے بیچ اپنے عمرؓ
بعضے پڑھتے تھے منفرد یہ نماز   بعض دس شخص ساتھ لے ہمساز
پس اُبَی ابن کعب سے بولے   ساتھ لے انکو سب نماز پڑھے
خوش ہوے انکو دیکھ کر ولیا   نِعْمَتِ الْبِدْعَةُ کہے ہذا
بعد اسکے کیا ہے ابن ہمام   انتہیٰ فتح القدیر میں ارقام
اور خلیفوں کی میری سنت کو   لازم اپنے اوپر ہمیشہ کرو
اور تراویح کے رکعتوں میں کئی   آیا ہے اختلاف اے بھائی
کہ نبی درلیالی رمضاں   پڑھتے کیسی نماز کیجے بیاں
اور طبرانی بیہقی بغوی   ابن عباسؓ سے ہیں یوں راوی
گفتگو اس حدیث میں ہے وے   بعضے اسکے تئیں ضعیف کہے

ف مولنا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی اپنے فتوے میں و دیگر محققین علم حدیث وفقہ نے تحقیق کی ہے کہ بی بی عائشہؓ کی وہ حدیث آٹھ رکعت کی ابن عباسؓ کی حدیث بیس رکعت کی معارض نہیں ہوسکتی کیونکہ بی بیؓ نے شب کی نمازوں سے یعنے صلوٰۃ اللیل سے خبر دی اور عرف شرع میں صلوٰۃ اللیل تہجد کو کہتے ہیں پس حضرتؐ کی جو نماز شب کو رمضان و غیر رمضان میں برابر تھی سو وہ نماز تہجد ہے اور ابن عباسؓ تراویح سے خبر دیتے ہیں جسکو عرف شرع میں قیام رمضان کہتے ہیں یہ اور ہے وہ اور ہے پس ہر دو رکعت میں تعارض نہیں، فافہم اور ابن عباسؓ کی حدیث کا راوی ابن ابوشیبہ ہونے سے بعض محدثین جو ضعف کہے اسکا ضعف ایسا نہیں کہ اسکی روایت مطروح ہووے پس الحاصل علی الاختلاف حضرتؐ کی سنت ہے، اور بالاتفاق خلفائے راشدین و صحابہ کی سنت سے بیس رکعت کی جماعت اہل سنت کے پاس ثبوت کو پہنچی، اگر برابر بیس رکعت پڑھیں حضرتؐ کی او خلفاء و صحابہ کی ہر دو سنت ادا ہوتی ہیں. جو ہر دو سنت ادا کرنیکا ہمکو حدیث میں حکم آیا ہے. ۱۲

بولا ابن ہمام اے بھائی   بیس رکعت عمرؓ سے ہیں مروی
کہ بعہد عمر بن الخطابؓ   پڑھتے تیئس رکعتیں اصحاب
اور مؤطا میں ابن روماں سے   یہ روایت بھی آئی ہے سنئے
یعنے تھے تین وتر کے اے میاں   اور تراویح بیس رکعت جاں

لایا سائب بن یزید سے بھی — بیہقی نے حدیث ایسی ہی
اور کہتا ہے ابن ابوشیبہ — کہ عمرؓ نے کسیکو حکم کیا

کہ تو لوگوں کو اپنے لیکر ساتھ — پڑھ تراویح بیس اب رکعات
اور اک شخص کو علیؓ نے بھی — کیا بے شبہ حکم ایسا ہی

اور ابی بن کعب عالی شان — شہر طیبہ میں در مہ رمضان
بیس ہی رکعتیں پڑھا کرتا — تین رکعت بھی وتر پڑھتا تھا

اور حارث بھی لوگ کو لے ساتھ — پڑھا کرتا تھا بیس ہی رکعات
وتر بھی تین رکعتیں بخشوع — اور پڑھتا قنوت قبل رکوع

خلفا جبکہ بیس ہی رکعت — پڑھتے تھے ہے وہ بیگیان سنت
لیک سنت ہو وہ خلیفوں کی — آٹھ رکعت ہی سنت نبوی

بیس سے آٹھ رکعتیں سنت — باقی بارہ ہیں مستحب رکعت
اسلئے بعض مستحب لکھے — اور سنت اسے لکھے بعضے

بعد حضرت کے آپکے خلفا — بیس رکعت ہی جب پڑھے ہیں سدا
پس عمل اور بلاد عرب و عجم — ہے مقرر اسی پہ اے اکرم

کہ خلیفوں کی چال کو لازم — کرنے مامور ہم ہیں از خاتم
لکھے فقہا کہ دس سلام کیساتہ — پڑھنا سنت ہی بیس ہی رکعات

چار رکعات کے دوگانے پڑھیں — بیٹھیں مقدار اسکے راحت لیں
اور ایک ختم در مہ رمضان — پس تراویح میں ہے سنت جان

اور سوا ماہ پاک رمضان کے — نہ پڑھے وتر بھی جماعت سے
ہوا روزے کا یہ بیان آخر — اب تو حج کے بیاں سے ہو ماہر

کتاب الحج

معنی حج لغت میں قصد ہی جان — قصد کعبہ ہی شرع کے درمیاں

اور عمرے کا جانئے معنا — ہی زیادہ لغت میں اے دانا
کہ ہو حج پر زیادہ اے دمساز — فرض پر جوں زیاد نفل نماز

شرع میں اسکو کہتے ہیں عمرہ — کہ ہیں افعال چند مخصوصہ
یعنے احرام اور طواف ہے وہ — تیسرا فعل سعی ہے سمجھو

یعنے درمیان صفا و مروہ کے — دوڑنا بولتے ہیں سعی اسے
نہیں عرفات میں کھڑا رہنا — کہ ہو وہ خاص حج میں اے دانا

اور ایام حج مقرر ہیں — لیک عمرے کے دن مقرر نیں
بلکہ جب چاہئے تب کرے وہ ادا — عمرہ ہے سنت رسول خدا

اور جو مومن ہو بالغ و آزاد — مرد و زن تندرست صاحب زاد
جانے آنے کا خرچ اسکا ہے — اور نفقہ عیال کا بھی رہے

اور سواری و امن رہ اے یار — فرض حج اسپہ عمر میں یکبار
اور ہے شرط زن پہ اے اکرم — ساتھ ہو اس کا مرد یا محرم

یہ نہیں شرط شافعی کے یہاں — ہے دلیل اسکی آیت قرآں
مطلق حکم حج کا ہے آیا — نہیں ذکر اسمیں مرد و عورت کا

اور بلاشبہ حنفیہ کی دلیل — یہ حدیث صحیح ہے بے قیل
کہ نہ زن حج کے واسطے جاوے — پر کوئی محرم اسکے ساتھ رہے

اور بھی یوں کہے خدا کے نبی — ابن عباس نے روایت کی
کہ کبھی کوئی زن سفر نہ کرے — لیک ہمراہ اپنے محرم کے

جب تھا ہجرت سے جانو اول سال — حج کیا فرض قادر متعال
فرض ہونے کے بعد حج اے یار — حج کئے شاہ انبیا اکبار

اسکو کہتے ہیں حجۃ الاسلام — اور حج وداع بھی اے ہمام
شاہ دیں جبکہ حج کا عزم کئے — اور اعلام اس کا کروائے

لوگ اطراف اور جوانب سے — ہیں مدینے میں جمع آنے لگے
ہیں بقول صحیح انکا شمار — یک لک و بیست و چہار ہزار

کہ جو عورت خدا پر ایمان لائی ہو بغیر محرم کے ایک شب بھی سفر نہ کرے اور دوسری حدیث میں آیا ہے کہ تین میل کا بھی سفر بغیر محرم کے نہ کرے ۱۲

جسطرف ہو جہاں تلک کہ نظر
نظر آتے تھے لوگ ہی اکثر

ہے روایت کہ روز شنبہ تھا
اور پچیسویں ذی قعدہ

غسل کر شاہ دین شانہ کئے
موئے اطہر کو روغن اپنے ملے

پہنے احرام کا لباس شریف
لائے باہر مکان سے تشریف

اور مدینے میں ظہر پڑھ نکلے
ذوالحلیفہ میں آ کے جب پہنچے

عصر پڑھ قصر باندھے ہیں احرام
تلبیہ بھی کہے وہ شاہ امام

ناقۂ خاص پر سوار ہوئے
جب اٹھی تلبیہ وہ پھر بھی کہے

بعد پشتہ پہ آ کے جب سالار
پھر کہے تلبیہ ہیں سہ سہ بار

تلبیہ کرتے کر بلند آواز
سنتے تھے سب صحابہ یک انداز

اور کئے حکم یوں صحابہ کو
اپنی آواز اب بلند کرو

یونہی میر لیے آ کہے جبریل
کہ کروں حکم یہ تمہیں بے قیل

اور بھی بعد تلبیہ کے دعا
کرتے اور چاہتے تھے حقکی رضا

اور دخول جناں بھی چاہتے تھے
اور پنہ مانگتے تھے دوزخ سے

تھے سوار اونٹ پر جو شاہ جہاں
تھا فقط اسپہ کہنہ ایک پالاں

نہ تو شقدف تھا اور نہ محمل تھا
اور نہ ہودج تھا اور نتھا محفہ

جبکہ پہنچے بوادیٔ عسفاں
اسطرح مصطفٰے کئے ہیں بیاں

ہود وصالح یہ ہر دو پیغمبر
اسی وادی میں جبکہ کرتے گذر

سرخ دو اونٹ پر تھے رہتے سوار
لیف خرما سے انکی رہتی مہار

اور نشیں عبا ازار ان کے
اور چادر گلیم کے رہتے

تلبیہ حج کا تب وہ کہتے تھے
یہ ہے مروی امام احمد سے

جبکہ پہنچے بوادیٔ ازرق
تب کہے وہ پیمبر برحق

دیکھا موسیٰ کلیم کو میں نے
رکھکے کانوں پہ انگلیاں اپنے

اسی وادی سے ہیں رواں یہ نیاں
تلبیہ بولتے ہیں باآواز

یہ روایت ہے جانو مسلم کی
اور بخاری میں یوں ہے ای بھائی

گویا موسیٰ کو دیکھتا ہوں نہیں
کہ یہ وادی سے وہ اترتے ہیں

اور کرتے ہیں تلبیہ وہ ادا
یہاں کہتے ہیں دیکھئے علماء

کہ یہ پیغمبران جلیل الذات
حج کو آتے تھے جو بحین حیات

حال ہے ان کے وحی حضرت پر
آئی حضرت دئے ہیں اس سے خبر

گویا میں دیکھتا ہوں جو کہے
ہے وہ علم ویقین کامل سے

کہے بعضے یہ حال ہے بصواب
دیکھے حضرت انہیں بعالم خواب

کہے بعضے کہ انبیائے کرام
جبکہ زندہ قبور میں ہیں تمام

پس اگر حج کے واسطے آئیں
نہیں مانع ہے شک نہیں اسمیں

کہے بعضے ہیں زندہ قبر فقیر
اور جنت میں انکی ہیں روحیں

متمثل جسد سے پس کر کے
بھیجے مولا انہیں جہاں چاہے

چونکہ اسریٰ کی شب میں پہلے نبیؐ
دیکھے موسیٰ کو قبر میں ان کی

کہ انہوں تب نماز پڑھتے تھے
آسماں پر بھی بعد ازاں دیکھے

کیا یہ بیداری کیا بعالم خواب
ایسی بے شبہ دید ہو دریاب

الغرض جب وہاں سے آگے چلے
جاکے حضرت بسرف میں پہنچے

حضرت عائشہ کو نب ایجان
وہاں ظاہر ہوا ہے عذر زناں

بی بی رونے لگیں تو پوچھے رسولؐ
سکئے ظاہر وہ اپنا حال ملول

کہے سب خفر انبیا آدم پر
حق رکھا ہے یہ حال در دنہ کر

سب عمل حاجیوں کے لا تو بجا
پر نہ کیجے طواف کعبہ کا

سعی کے جب قریب ہوئے
سرور انبیا ہیں غسل کئے

بعد خورشید جب بلند ہوا
راہ حجوں سے آئے در مکہ

جبکہ باب السلام پر پہنچے
دیکھے کعبہ دعا یہ پڑھنے لگے

اَللّٰھُمَّ زِدْ بَیْتَکَ ھٰذَا تَعْظِیْمًا وَّتَشْرِیْفًا وَّتَکْرِیْمًا وَّمَھَابَۃً

آئے جب مسجد حرام میں ہاں ۔ راست کعبے طرف ہوئے ہیں رواں
جانو سنت ہے یہ طواف قدوم ۔ اور طواف تحیتہ اے مخدوم
بولتے ہیں سمجھ اسکو رَمَل ۔ فتح سے میم کے ہے اے اکمل
اِضطباع اسکو بولتے ہیں جا ۔ پہلے اشواط میں ہے یہ بھی بہچاں
حجر اسود کے روبرو ہر بار ۔ جبکہ آپہنچتے وہ شاہ خیار
اور برکن یمانی جب پہنچے ۔ ہاتھ یا چوب سے اشارہ کئے
حجر اسود کو بوسہ جب دیتے ۔ منہ و لب اپنے اسپہ تب رکھتے
کبھی پیشانی اسپہ رکھتے تھے ۔ حقکو سجدہ اسی پہ تب کرتے
اسکے بوسے سے ذوق یک کامل ۔ حشر تک عاشقوں کو ہے حاصل
تب پڑھے مِن مقام کی آیت[1] ۔ اور ادا وان کئے ہیں دو رکعت
پڑھے مسجد میں کوئی جائے سلیم ۔ پر ہے افضل مقام ابراہیم
اور فارغ نماز سے جو ہوے ۔ حجر اسود کو آکے بوسہ دئے

اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ پھر کہا اَبْدَءُ بِمَا بَدَاَ اللّٰهُ

اور تکبیر تب کہے بے قیل ۔ اور کہے تین بار یہ تہلیل[2]
بعد کوہ صفا سے اترے جاں ۔ کوہ مروہ طرف ہوئے ہیں رواں

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ اِنَّكَ الْاَعَزُّ الْاَكْرَمُ

اور گزرے ہیں جبکہ وادی سے ۔ تب وہ آہستگی سے چلنے لگے
اور ز مروہ سو صفا آئے ۔ اور مروہ پہ ختم سعی کئے
جو کہ کوہ صفا اوپر میں پڑھے ۔ اور پیادہ ہی جانو سعی کئے
اژدہام انکا جب ہوا بسیار ۔ اپنے ناقہ پہ تب ہوئے ہیں سوار
شاہ فارغ ہوئے ہیں سعی سے جب ۔ حکم یوں لوگ کو کئے ہیں سب
بعضے اصحاب پر یہ بات گراں ۔ آپ فرمائے نہ وہ شاہ جہاں
اور علی بھی یمن سے تب آئے ۔ اونٹ اکثر ہدے کے ہیں لائے

کعبۃ اللہ کا طواف کئے ۔ حجر اسود پہ آکے بوسہ دئے
پہلے سہ شوط میں کئی تعجیل ۔ پاؤں نزدیک رکھتے تھی تعجیل
اپنے سینہ ہے بغل کے نیچے سے ۔ چادر اپنی بدوش چپ ڈالے
آخری چار شوط میں اے یار ۔ چلے آہستہ سید ابرار
ہاتھ میں چوب یک جو رکھتے تھے ۔ بوسہ دیتے اشارہ کر اس سے
چوب یا اپنے ہاتھ کو بوسہ ۔ دینا ثابت نہیں ہے اس جاگا
کہتے بوسہ کے وقت بسم اللہ ۔ اور اللہ اکبر اے آگاہ
للہ الحمد وہ مبارک لب ۔ حجر اسود اوپر لگے ہوں تب
بافراغت طواف سے ای فہیم ۔ پہنچے جب پر مقام ابراہیم
ہے ز بعد طواف واجب جاں ۔ یہ دو رکعت یقیں ہمارے یہاں
فاتحہ قل یا پہلی رکعت میں ۔ پڑھے اخلاص دوسری رکعت میں
واں سے کوہ صفا طرف آئے ۔ اور یہ آیت پڑھے ہیں یاں آنکے
بعد کوہ صفا اوپر وہ چڑھے ہے ۔ منہ کو کعبے طرف بھی کرکے کھڑے
اور اسلام یہ بارگاہ خدا ۔ بعد تہلیل کرتے تھے یہ دعا[3]
درمیاں صفا و مروہ کے ۔ جانئے یہ دعا ہی پڑھتے تھے
اور آئے صفا سے جب نیچے ۔ تب رسول کریم سعی کئے
اور صفا سے یقیں سو مروہ ۔ ہیں گئے سات بار اے آگہ
جبکہ مروہ پہ پہنچتے آکے ۔ وہی اذکار اور دعا پڑھتے
سعی کرنے جو لوگ آئے تھے ۔ اور حضرت کو دیکھنے کیلئے
لوگ کہتے تھے کر نبی پہ نگاہ ۔ یہ محمد ہے یہ رسول اللہ
ساتھ جنکے ہدے کی اونٹ نہ ہو ۔ ان سے احرام باہر آوے او
گر نہ ہمراہ ہوتے میرے شاہ ہدی ۔ آتا احرام سے بروں میں بھی
جب نبی لائے اور علی لائے ۔ جملہ وہ اکیسو ہیں اونٹ ہوئے

[1] واتخذوا من مقام ابراهيم مصلى
[2] لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير
[3] لا اله الا الله وحده صدق وعده ونصر عبده وهزم الاحزاب وحده

پوچھے حضرت ہر کیا تری نیت
پس بلاشبہ تو بھی اے سالم
بعضے اپنے سروں کو منڈوائے
اور قدوم شریف حضرت سے
لوگ احرام سے جو نکلے تھے
شب گزارے وہیں سو لٹ خدا
بعضے کہتے تھے تلبیہ میر
قبۂ خاص سرور اکواں
جب موصلا آفتاب شاہِ خیار
اسمیں حضرت قواعدِ اسلام
سبکو باطل وہ کرتے یکساں
سبکو باطل کئے بھی فرمائے
اور کئے حق مرد و زن کا بیان
اور فرمائے اسطرح ای عزیز
بعد میرے تم سے یوں صحابہ سے
بولو تم کیا گواہی دوگے جب
اور حق جو کہ تھا نصیحت کا
انسے باتیں سنے ہیں جب نبی
بعد فرمائے انے مسلمانو!
اور الیوم یہ چیز ہے دوسری
بعد فرمائے حاضراں جو سنے
شیر تھا اسمیں لیکے نوش کئے
گرچہ سنت ہے روزِ عرفے کا

کہئے جو کچھ ہو آپکی نیت
اپنے احرام پر ہی رہ قایم
اور بعضے ہیں بال کترائے
جانئے جبکہ چار دن گذرے
پھر وہ احرام حج کا تب باندھے
دوسرے دن دہر جب بلند ہوا
بعضے اصحاب کہتے تھے تکبیر
حکم سے آپکے دیئے تھے وہاں
مرکب خاص پر ہوئے اسوار
کئے تاکید سے بیان تمام
کوئی تا اسکا پھر نہ ہو خواہاں
لایا ہیں ان کو پاؤں کے نیچے
تا بجا لاوے سب زنان مرداں
کہ تمھارے میں چھوڑا ہوں یک چیز
حشر میں تم سے گر خدا پوچھے
تب کئے عرض یوں صحابہ سب
اور دعوت کا اور رسالت کا
اپنی انگشت تب شہادت کی
تین چیزیں یہ ایسی ہیں جانو
خیر خواہی ہے بھائی مومن کی
جاکے وہ غائبوں کو پہنچاوے
اسطرح پر کہ لوگ سب دیکھے
اہلِ عرفہ کو ترک بھی ہے روا

کہے احرام حج میں باندھا ہوں
اور ہدی جو نہ لائے تھے آخر
حق میں انکے دعا کئے سالار
روز پنجشنبہ تھا بوقتِ ضحےٰ
جا منیٰ میں نبی نزول کئے
تب منا سے چلے سوئے عرفات
اور ہے عرفات کے قریب یکجا
اسمیں اترے ہیں اور پڑھی وہیں
بطنِ وادی کے درمیاں آئے
جاہلیت کے خون کا بدلہ
اور بنیادِ شرک کفر کی شوم
یعنے ان سب کو میں نے خوار کیا
اور وصیت کئے کہ با عورات
جنگ گر اسکے ساتھ مار و گے
کہ کیا میں معاملہ کیسا
شاہدی ہم یہ یوں دیںگے احکام
اور امانت کئے ہیں آپ ادا
آسماں کی طرف اٹھائے یار
کریں بے شبہ صاف سینے کو
اہلِ اسلام کی جماعت کا
تب جو عرفات میں کھڑے تھے نبی
سمجھے صائم نہ آج ہیں حضرت
کہ کہیں ضعف انکو ائے خوشخو

اور ہدی اپنے ساتھ لایا ہوں
آئے احرام سے وہ سب باہر
انکو سہ بار اور انھیں ایکبار
آئے سوئے منیٰ شہ والا
ظہر اور عصر کی نماز پڑھے
تھے صحابہ بہت آپ کے ساتھ
نمرہ نام ہے وہ جاگہ کا
جمعہ کے دن نماز صبح یقیں
اور اک خطبۂ بلیغ پڑھے
جاہلیت کے سود کا دعوے
جاہلیت کی عادت اور رسوم
لیکے زیر قدم ہوں میں پٹکا
پیش آویں سلوک نیک کیسات
کبھی گمراہ تم نہ ہوؤ گے
زندگانی میں تم سے کیسی کیا
حق کے پہنچائے آپ ہمکو تمام
اور کئے ہیں جہاد بہر خدا
کہئے یا رب گواہ رہ سہ بار
ایک اخلاص ہے عمل میں سنو
تیسری چیز ہے لزوم بجا
قدح اک اسمیں فضل ہے بھیجی
جانے وہ عدم صوم کی رخصت
دوسرے کاموں سے نہ مانع ہو

مضمون خطبۂ حج وداع

فضیلت روز عرفہ

بعد مرکب سے اترتے ہیں فی الحال
درمیاں آپ دو نمازوں کے
اونٹ پر رو بقبلہ تب ہو کے
کیے حضرت کہ بہترین دعا
اور الیوم آیت قرآں
اور احادیث ہیں یہ آئے صحیح
اور بہت کھانے والا غصے کا
کیونکہ اسدن نزول رحمت کا
دیکھ شیطان غصہ کھاتا ہے
کر رہے تھے درست در میداں
اور فرمائے سرور اکوان،
اور کہتا ہے ان سے رب جلیل
سر برہنہ غبار آلودہ،
ان کو آزاد میں سقر سے کیا
نیک اعمال جسمیں ہو بہتر
اور ہر شب کی طاعت اس سے ہا
اور آئی ہے جانو یہ بھی بات
ایک ساعت بھی جو کہ ہو وے کھڑا
اور بعد غروب ہو کے سوار
ابھی اونٹوں کو نہ بٹھائے تھے
بعد سامان اتارے وہ سب کا
سو کے پھر صبح کی نماز لیے
اور قبلہ کی طرف منہ کر کے

کہا بانگ اقامت آ کے بلال
دو سرے نفل و سنتیں نہ پڑھے
لگے کرنے دعا تضرع سے
پڑھے اگلے نبی بھی ہیں جو پڑھا
اتری عرفات پر اسیدن جاں
روز عرفہ کے فضل بیچ صریح
کھانیوالا بھی درد و غم کا بڑا
جو کہ ہووے ز بارگاہ خدا
اور بڑا بار غم اٹھاتا ہے
دیکھتے ہی یہ حال کو شیطاں
کہ وہ عرفہ کے دن خدائے جہاں
دیکھو یہ میرے بندگان عقیل
اور کرتے ہوئے وہ ذکر مرا
اور ان کو کرم سے بخشدیا
عشر ذو الحجہ سے جانو فاضل تر
قدر کی شب کے دس برابر جاں
کہ کھڑا ہووے جو کہ در عرفات
فرضیت اس سے حج کی ہووے ادا
چلے عرفات سے شہ ابرار
اور سامان نہیں اتارے تھے
با اقامت پڑھے نماز عشا،
اٹھے اور وقت اول اسکو پڑھ
لگے کرنے دعا تضرع سے

ایک اذاں اور دو اقامت سے
اور بعد نماز ہو کے سوار
اور اس روز کی دعائیں کثیر
روز عرفے کے وہ دعائے مجید
دین کی تکمیل کی بشارت سے
ہے از انجملہ یہ حدیث اجاں
نہیں دیکھا گیا ہے کوئی روز
بنی آدم کے بھی گنہ اے فہیم
اور ایسا ہی روز بدر یقیں
ایک بڑا پیچ و تاب کھایا ہے
بنی آدم سے بیگمان و خطر
ترک کر اپنے خانماں کتنیں
میری درگاہ میں ہیں اب آئے
اور آئی حدیث خیر وری
ان یکدن کا روزہ ہے بصواب
اور ہے عرفے کا روز کا روزہ
اور سمجھے کہ ہیں نہ بخشا گیا
ایک سنت ہے شام تک بھی قیام
تلبیہ پڑھتے تھے وہ ذرہ ذرہ
با اذان و اقامت آ بھائی
فرض مغرب کے اور عشا کے ہیں.
بعد ہو کر سوار خیر ورا
اور عرفے کی رات میں حضرت

ظہر اور عصر جمع قصر پڑھے
آئے عرفات پر وہ شاہ خیار
آئے ہیں جو بہت طویل قصیہ
ہے بلاشبہ کلمۂ توحید
وہی اتری اخیر آیت ہے
خوار تر اور حقیر تر شیطاں
جیسے عرفہ کے روز میں پیروز
بخشے اس روز جو غفور رحیم
جب صفوف ملک کو روح امیں
اور بار الم اٹھایا ہے
فخر کرتا ہے سب فرشتوں پر
اہل اولاد کو بھی اپنے یقیں
یعنے یہ میرے گھر کے حج کیلئے
سال میں کوئی دن نہیں ایسا
صوم یکسال کا یقیں دریاب
دو برس کے گنہ کا کفارہ
سو وہ بدبخت جانیو ہوگا،
کہ کھڑے تا غروب شاہ انام
آ کے پہنچے ہیں جب بہ مزدلفہ
پڑھے حضرت نماز مغرب کی
نہ پڑھے اور نماز کوئی بیقیں
ہیں کھڑے مشعر حرام میں آ
چاہتے تھے حق سے بخشش امت

کہا مولا کہ سب کو میں بخشا ، ایک ظالم کو میں نہ بخشوں گا
کہ تو قادر ہے اسے چاہے اگر بھیجے مظلوم کو بہشت اندر
اور گئے صبح جب بہ مزدلفہ اور مکرر وہی کئے ہیں دعا
ناگہاں شاہ دین ہنسنے لگے ابوبکرؓ و عمرؓ بھی جب دیکھے
رکھے خنداں ہمیشہ آپکو رب کیا ہے فرمائیے ہنسی کا سبب
کہ دعا میری احق قبول کیا ، اور امت کو میرے بخشدیا
دیکھ جزع و فزع اب اس کا جانو بے اختیار اب میں ہنسا
مت جو عرفات میں کئے تھے قیام حقنے بخشا کرم سے انکو تمام ،
اور قریب طلوع مہر اے جاں شہ منا کے طرف ہوئے ہیں رواں
اسکو اٹھائیے راہ حکم کئے کہ اٹھا لیوے رہ سے سنگریزے
بنی خشعم سے ایک زن آئی وہ بہت خوبرو جمیلہ تھی
اسکی جانب سے یا رسول خدا کیا مناسک کرو نہیں حج کے ادا
فضل عباس اور وہ زن آیار ایک دوسرے کو دیکھے جب ناچار
فضل کے منہ کے آگے خیر ورا ہاتھ سے اپنے تب کئے پردہ
پس بزرگو نکو یونہی ہوے ضرور حفظ اتباع اپنے تا مقدور
ناتواں ہے بہت مری مادر بادم ہوں گر اونٹ پر سے جا خطر
کہے حضرت کہ دین گر ہو گا ، ماں پہ اپنے ادا کرے یا نہ
اسکی جانب سے کیجے حج بھی ادا کہ یہ دین خدا ہے دین خدا
اور اس مسئلے میں ہے تفصیل ہے مذکور فقہ میں بے قیل
جلد گزرے وہاں سے اے ہشیار کیونکہ اس ہی مقام پر تھا ر
چونکہ سفر تبوک میں بھی نبیؐ گزرے تو یسے ہی انکو یونہی
لگے اشجار پر بھی رمی جمار پس کہتے قطع تلبیہ سالار
ہے وہ مسجد بڑی منا میں جہاں ہیں میرا سکے ہی نبی کا مکاں

بہر مظلوم اس کو پکڑ لوں گا پھر کئے عرض یوں رسول خدا
اور ظالم کو بخشدیوے رب نہیں اس کا جواب آیا تب
درگہ حق سے تب جواب آیا یہ دعا تیری میں قبول کیا
یوں کہے آپ پر اے شاہ ہدا پدر و مادر ہمارے ہو دیں فدا
کہے ابلیس دون عدو اللہ جبکہ اس بات سے ہوا آگاہ
خاک وہ اپنے سر پہ ہے ڈالا اور کرنے لگا ہے واویلا ،
اور مدارج میں یہ لکھا رکھ یاد کہ ز امت وہی ہیں لوگ مراد
الغرض پھر رکھے نبیؐ بے قیل ، شغل تکبیر و ذکر اور تہلیل
اور اسوقت فضل بن عباس اونٹ پر تھا ردیف خیر الناس
تاکہ رمی جمار ان سے کرے اور وہاں سے چلے ہیں اور آگے
اور کہی پدر میرا بوڑھا ہے اونٹ پر چڑھ نہیں وہ سکتا ہے
شاہ فرمائے ہاں ادا کیجے اور وہ پوچھی جب آ کے حضرت سے
فضل بھی تھا جمیل اور گورا وہ خوشرو حسین و خوشخو تھا
ایک دوسرے پہ تا نظر نہ کرے اور شیطاں کے وسوسے سے بچے
اور اسی رہ میں پیرزن دوسری آ ملی اور یوں سوال ہے کی
اسکی جانب سے یا پیمبر رب کہو کیا حج ادا کروں میں اب
فرض کی وہ کہ ہاں کرو گی ادا اسکو فرمائے تب رسول خدا
ہے سند یہ حدیث اے دلبر کہ نیابت روا ہے حج اندر
اور آگے رواں ہوئے سرور پہنچے جب وادی محسر پہ
کیا اصحاب فیل کو مقہور کرتے ایسی جگہ سے جلد عبور
بعد عقبات پھر رسول خدا پہنچے ہیں جبکہ آ وقت ضحیٰ
بعد منزل طرف پھرے ہیں وہیں مسجد خیف کے قریب یقیں
جب وہ منزل میں مصطفیٰ پہنچے وہاں اک خطبہ بلیغ پڑھے

حج نیابت

نصائح و وصایائے حضرتؐ

تھے ہزاروں سے لوگ پیر و جواں
دور و نزدیک جو سنے یکساں
اور کہے ہے قریب اے مردم
پس رہو ہشیار اور آگاہ
تم کو پہنچا دیا ہوں اب میں نے
اور کہے حاضرین یہ احکام
اور کئے حکم سب کو خیر و رئی
اور فرمائے بعد ازاں سبکو
اور تمہارے جو رب کی ہے جنت
ساٹھ پر تین اونٹ تب اے یار
تب وہ سب اونٹ اے نکو انجام
اونٹ سینتیس ۳۷ دے علیؓ کو تب
ساتھ لیکر علیؓ کو نوش کئے
وہ اجیر و نکے مزد میں مت دے
اور دو ۲ گوسفند بھی ذبح کئے
بعد حلاق کو بلا سرورؐ
میں جنان السیر میں اے ذیشاں
اور گئے ہیں طواف بیت اللہ
بعد آئے ہیں چاہِ زمزم پاس
ان کو فرمائے کھینچنا میں بھی
بعد میرے کریں ہجوم بڑا،
اسلئے میں نہیں یہ کام کیا
اور گئے یہ طواف رمکے سوار

دور و نزدیک سب سنے یکساں
تھے یہ اعجاز احمدی کے نشاں
اپنے رب سے یقین ہوگے تم
بعد میرے نہ ہو تم گمراہ
حکم پروردگار کا اپنے
سن کے پہنچائیں غائبین کو تمام
کریں سمع و اطاعتِ امراد
پنجگانہ سدا نماز پڑھو
ہو داخل تم اسمیں بافرحت
عمرِ والا کے سال کے مقدار
ایک پر ایک کرتے تھے اقدام
کہے اب نحر کرتو ان کو سب
پھر علیؓ کو یہ حکم فرمائے
مزد اپنے طرف سے ہی دیجیے
جبکہ فارغ وہ نحر سے ہیں ہوئے
حلق کروائے اپنے موئے سر
دیکھ تفصیل سے لکھا یہ بیاں
فرض ہے یہ طواف اے آگاہ
دیکھے ہیں اس مقام پر عباس
کرنا تا ئید اس سقایت کی
تا یہ سنت کریں ضرور ادا
ورنہ البتہ میں کیا ہوتا
کیونکہ تب اژدہام تھا بیا

بلکہ خیموں میں لوگ جو تھے دور
نحر کے دن کی فضل و حرمت
درگہِ حق میں جبکہ آؤگے
اور احکام چند فرما کر
بعد اسکے کہے رسول اللہؐ
سیکھوں حج کے مناسک اب یکسر
جبتلک وہ پڑھیں کتاب خدا
اور رمضاں کے رکھو روزے بھی
اور امت کو سب وداع کئے
سرورِ دیں نے راہ میں حق کے
پاس حضرتؐ کے دوڑتے آئے
اور ہر ہر سے گوشت تھوڑا لے
پوست اور جھول اونٹ کے یکسر
اپنے ازواج کے طرف سے بھی
کردئے سارے لوگ کو اعلام
اور ناخن کی بھی کرا تقسیم
بعد آگے زوال کے لے شریف
ہے طوافِ زیارت اسکا نام
اور اولاد ان کے پاک نصاب
لیک ہو جاوے کام یہ سنت
پس یہ منصب ہے جو سقایت کا
آب یک دلو تب وہ پیش کئے
یا کہ سب لوگ آپ کو دیکھیں

سب سے خوبتر بغیر قصور
اسمیں اعلام کردئے حضرت
اپنے عملوں سے پوچھے جاؤگے
کہے آگاہ تم رہو یکسر
رہ تو اب یا الٰہی اسپہ گواہ
کہ نہیں اور حج کو آؤں مگر
نہ مخالف ہوں شرع کے حاشا
اور اطاعت کرو امیروں کی
بعد منحر کے درمیاں آئے
دستِ اطہر سے اپنے نحر کئے
پہلے تا آپ کو ہی نحر کرے
حکم والا سے جب کہ پکوائے
کیجے تقسیم اب مساکیں پر
گاؤ قرباں کئے ہیں ایک نبیؐ
کہ منحر میں منا کی تمام
ناخن و مو کی کردئے تقسیم
لا کے مکے میں مصطفےٰؐ تشریف
اور طوافِ افاضہ بھی اے ہمام
کھینچتے ہیں وہ چاہِ پاک سے آب
لوگ تب کرکے میری تبعیت
ہاتھ سے تب تمہارے جاوےگا
نوش حضرتؐ کئے کھڑا رہکے
اور طواف آپ نے وہ سب یکہیں

پس اسی وقت آئے سوئے منا
دسویں دن تا زوال پھر ہیں
آئے ہیں سوئے جمرہ اولے
اور کئے اسقدر دراز دعا
دست چپ پر بھی چند گام آگے
اور کعبہ کو دست چپ لیکر
اور منا سے نکلنے بیچ لے یار
اس جگہ سے نکل کے پیغمبر
ظہر اور عصر مغرب و عشا
ہو کے اسوار شاہ کون و مکاں
ہاں نماز طواف دو رکعت
عبدرحمٰن ان کے بھائی ساتھ
ابھی باقی تھی شب کہ فارغ ہو
اور وقت وداع شاہ ہدا
چاہ زمزم پہ بعد ازاں آئے
پھر بوقت وداع وہ گریاں
بعد اس کے برابر کعبہ
اور بعد منا نے ذلیتاں
جو وصایا وہاں کئے ہیں رسول
ذو الحلیفہ میں آکے پہنچے جب
آتے تھے جب سفر سے شاہ ہدا
کیا کامل جو دین کو مولا
اور لایا جو خیریت سے رب

اور کئے ہیں نماز ظہر ادا
کئے ہیں انتظار سرور دین
اور رمی جمار کرکے ادا
کہ پڑھا جائے سورۂ بقرا
آکھڑے درمیان وادی کے
اور منا کو بھی دست راست اوپر
نہیں جلدی کئی وہ شاہ خیار
آئے ہیں وادی محصب پہ
چاروں اسدن وہیں کئے ہیں ادا
شہر مکہ طرف ہوئے ہیں رواں
جا نیوتب ادا کئے حضرت
حکم دے بھیجے شاہ مہ جودات
آئیں وہ وادی محصب کو
گئے در ملتزم کھڑے ہو دعا
آب یک دلو آپ ہی کھینچے
پیچھے ہٹتے ہوئے ہیں آئے جہاں
گئے حضرت نماز صبح ادا
ہوئے حضرت سوئے مدینہ رواں
جا بجا ہے بیان اسکا طول
سرور دیں ہیں گزارے شب
تو مدینے میں آتے وقت ضحی
اور نعمت بھی جو تمام کیا
شکر کرنے لگے ہیں اسکا تب

اور وہ روز روز نحر کا تھا
جبکہ خورشید کا زوال ہوا
بڑھ کے اس جا سے آگے چند قدم
بعد آئے بجمرۂ وسطے
اور وہاں بھی کئے ہیں طول دعا
اور رمی جمار واں کر کے
بلکہ سہ دن کئے تمام وہاں
خیمۂ خاص واں کئے تھی نصب
تھوڑا اس شب میں سوئے ہیں آیار
اور طواف وداع لائے بجا
اور اسی شب میں عائشہ لے سیر
جا بہ تنعیم باندھے وہ احرام
تب ندا شاہ دیں نے کروائے
ہے حدیث شریف میں آیا
تھوڑا آب اس سے نوش فرمائے
یہی وقت وداع سنت ہے
اور پڑھے اس نماز میں پرنور
اور اثنائے راہ شاہ بشیر
اور جنان اسیر میں لے اکرم
اور رہے صبح کو وہاں سے رواں
اور مدینے کو دیکھے جب آ لا
اور اسلام کو دیا شوکت
اور پڑھتے ہوئے فضا و رہے

شب گزارے وہیں تو لکھا
ظہر کے آگے تب وہ شاہ ہدا
رو بقبلہ کھڑے تب بے اسدم
اور رمی جمار کر اس جا
آئے پس بیش جمرۂ اعقب
بے توقف تبھی وہاں سے پھرے
روز چارم جو تیرہواں تھا جہاں
گئے حضرت نزول واں ہیں تب
اور جس وقت پہ ہوئے بیدار
نہیں آئیں رحل کئے اصلا
چاہے عمرہ ادا کریں جاکر
گئے مکہ میں آکے عمرہ تمام
کہ چلیں سب طرف مدینے کے
کہ ہے مقبول ملتزم میں دعا
جو کہ باقی تھا چاہ میں ڈالے
کہ یہ فعل شہ رسالت ہے
سرور دین سورۂ والطور
جبکہ پہنچے ہیں آپ بہ خم غدیر
دیکھ اس کو کیا ہے میں نے رقم
اور تھی عادت شریف یہ جان
کہے تکبیر تین بار لے یار
اور بخشا جو فتح اور نصرت
مصطفے داخل مدینہ ہوئے

لا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ آئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ سَاجِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ وَاَعَزَّ جُنْدَهٗ فَلَا شَیْءَ بَعْدَهٗ

آداب زیارت شریف مرقد مکرم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کا بیان

بعد حج کے زیارت نبوی ۔ روئیت بارگاہ مصطفوی ۔ ہے یقیں سنت مؤکد جان ۔ بلکہ واجب ہے اسکو عنوللن

کہ زیارت کی اس فضیلت میں ۔ ترک کرینگے بھی مذمت میں ۔ آئے اکثر حدیث پیغمبر ۔ ہے ازانجملہ یہ صحیح خبر

کرے مجھ قبر کی زیارت جو ۔ اسکو واجب مری شفاعت ہو ۔ اور دوسری حدیث ہے آگہ ۔ کہ کیا جو کہ حج بیت اللہ

اور زیارت نہ آکے میری کیا ۔ تو مقرر کیا وہ مجھ پہ جفا ۔ اور فرمائے جو کہ اے لوگو ۔ آوے قصداً مری زیارت کو

یعنے آوے محض اسی کیلئے ۔ نہ طفیل اور کوئی حاجت کے ۔ تو بلاشبہ وہ بروز جزا ۔ میری ہمسائگی میں ہوویگا

اور مدینے میں جو کہ آکے رہے ۔ اور اسکی بلا پہ صبر کرے ۔ تو میں اسکا گواہ ہوؤں گا ۔ اور اس کا شفیع روز جزا

اور مکے کے یا مدینے کے ۔ درمیاں جو کہ انتقال کرے ۔ تو قیامت کے روز اسکو خدا ۔ آمنوں میں یقیں اٹھاوے گا

شیخ میر یگانۂ دوراں ۔ عالم و عارف گرامی شاں ۔ فخر سادات شیخ محی الدین ۔ قطب ویلور دم کشف و یقیں

مَنْ مَاتَ فِیْ اَحَدِ الْحَرَمَیْنِ بُعِثَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ مِنَ الْاٰمِنِیْنَ

یہی اکثر حدیث پڑھتا تھا ۔ اور اسطرح سے وہ فرماتا

کہ وہ ہر دو حرم سے یکجا پر ۔ موت مجھکو عطا کرے داور ۔ حق نے اسکی دعا کیا مقبول ۔ اس کا بلایا لطف سے ماحول

عمر اسی پہ جب تھی دو سالہ ۔ حج ثانی وہ جا کیا ہے ادا ۔ بعد حج ایک شب بعالم خواب ۔ دیکھا سالار انبیا کو جناب

کہ کمال کرم سے اسکو نبی ۔ بولتے ہیں تعال یا وَلَدی ۔ یعنے کہتے ہیں اے مرے فرزند ۔ مرے نزدیک اب تو آ خورسند

جبکہ اس خواب سے وہ جاگ اٹھا ۔ جلد جا داخل مدینہ ہوا ۔ گیارہویں تھی مہ محرم کی ۔ روز پنجشنبہ اس نے رحلت کی

جمعہ کے بعد نعش رکھ بے مین ۔ منبر و روضۂ رسول کے بین ۔ پڑھے اسپر نماز خلق کثیر ۔ کیا عوام و خواص میر و فقیر

اور مدفون ہوا وہ شیخ زمن ۔ پہلوئے قبۂ امام حسن رضہ ۔ مطلع النور یک رسالہ نیک ۔ اسکے احوال میں لکھا ہوں دیکھ

موت ایسی ملی کسے آخر ۔ قدس اللہ سرہ الغافر ۔ پھیر اس راہ سے قلم کو شتاب ۔ اب زیارت کے کچھ لکھوں آداب

جب مدینے طرف چلے ہمام ۔ رہ میں بھیجے بہت درود و سلام ۔ جب قریب مدینہ آ پہونچے ۔ چاہئے تب اتر کے غسل کرے

یا وضو لیک غسل ہے افضل ۔ اور اپنا لباس دیوے بدل ۔ اور میسر اگر ہو بے وسواس ۔ تو ہے افضل یقیں جدید لباس

اور وقار و ادب سے اے عاقل ۔ ہو مدینے کے درمیاں داخل ۔ اور پیادہ چلے ز روئے ادب ۔ یہ پڑھے داخل مدینہ ہو جب

بِسْمِ اللّٰهِ رَبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ صِدْقٍ اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَارْزُقْنِیْ مِنْ

ذکر مرشد مصنف . اور مولد و مدفن بھی سنہ تاریخ وفات مرشد مصنف ۔ قطب قطب ویلور ۔ قطب الاقطاب

زِیَارَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا دُرِقْتَ اَوْلِیَائِكَ وَاَهْلَ طَاعَتِكَ وَاغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ یَا خَیْرَ مَسْئُوْلٍ

پھر خشوع و خضوع عجز کیساتھ
چلے پڑھتے ہوئے سلام و صلوٰۃ
آئے در مسجد رسول انام
باب جبریل یا زباب سلام

باب جبریل ہے مگر افضل
اور سیدھا قدم رکھے اوّل
با حضور و خشوع اے اکرم
یہ درود و دعا پڑھے اسدم

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ اَلْیَوْمَ مِنْ اَوْجَهِ مَنْ تَوَجَّهَ اِلَیْكَ وَتَقَرَّبَ اِلَیْكَ وَاَلَحَّ دُعَاكَ وَابْتَغٰی مَرْضَاتِكَ

منبر و مرقد شریف کے بیں
ہووے استاد اسطرح بے مین
منبر پاک کے ستون ہے جو
سیدھے کندھے کو وہ برابر ہو

پیش محراب پڑھ لے اے ماجد
یک دوگانہ تحیۃ المسجد
اور جو پایا یہ نعمت عظمےٰ
سجدۂ شکر اسکا لاوے بجا

آوے پھر نزد مرقد والا
پشت اپنی کرے سوئے قبلہ
کرکے منہ کو بسوئے قبر ہمام
تب پڑھے یہ درود اور سلام

اور کرے بارگاہ حق میں دعا
اس طرح آپکا وسیلہ لا

یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَسْئَلُكَ الشَّفَاعَةَ وَالتَّوَسُّلَ بِكَ اِلَی اللّٰهِ فِیْ اَنْ اَمُوْتَ مُسْلِمًا عَلٰی مِلَّتِكَ وَسُنَّتِكَ

اور یہ سمجھے کہ ہیں رسول خدا
اپنی قبر شریف میں زندہ

اور بلا شبہ دیکھتے ہیں مجھے
سن رہے ہیں کلام کو میرے
اور کہتے ہیں جو لوگ عرض سلام
اسکو پہنچا دے انکا لیکر نام

ہاتھ اک جانب یمین ہٹ کے
قبر صدیقؓ کے کھڑے آگے
بھیجے ان پر سلام اے بھائی
قبر فاروقؓ پر بھی یوں ہی

اور فارغ ہو جب زیارت سے
روضۂ با صفا میں تب آکے
بھیجے اسدم بہت درود و سلام
اور پڑھے تب نماز نفل ہمام

بر مقام ستون حنّانہ
پھر کرے آکے یونہی اے دانا
ہے صحیحین میں یہ آئی خبر
کہ خبر یوں دئے ہیں خیر بشر

قبر و منبر کے درمیاں ہے مرے
ایک روضہ ریاض جنت سے
اور دوسری حدیث میں آیا
کہ رسول خدا نے فرمایا

میرے منبر کے گھر کے بھی درمیان
ایک روضہ ہے از ریاض جناں
اور فرمائے یہ مرا منبر
ہے بلا شبہ میرے حوض اوپر

اور منبر پہ ایک دن تھے کھڑے
تب صحابہؓ سے اپنے فرمائے
کہ کیا ہوں قیام اب میں نے
بالیقین عقر حوض پر اپنے

عقر کہتے ہیں اسکے تئیں دریاب
حوض سے آوے جس جگہ سے آب
ابن فرحونؒ ابن جوزیؒ نے
نقل لائے امام مالکؒ سے

حجرہ و منبر شریف کے بیں
موضع محترم جو ہے بے مین
حکم سے حق کے روز محشر میں
اسکو فردوس بیچ نقل کریں

اکثر علماء کی ایک جماعت بھی
اسی معنی پہ اتفاق ہے کی
عسقلانی بھی اور بہت اعلام
دئے ترجیح اسی کو بس وہ ہمام

مالکی عالموں سے ابن حجر
جو بڑا ہے محقق اشہر
بولتا ہے کہ ہو سکے یہ بھی
کہ مقدس وہ روضۂ نبوی

ایک روضہ تھا از ریاض جناں
لائے دنیا میں اسکو ذیشاں
حجر اسود کو جس طرح اے فہیم
اور یونہی مقام ابراہیم

لائے جسطرح دار جنت سے
کعبۃ اللہ میں بھی انکو رکھے
پھر وہ چیزوں کو سب قیامت میں
انکے اصلی مقام پر لاویں

اور یہ خیر بجنت ماویٰ ۔ یک فضیلت رکھیں بروز جزا
الغرض در مدینۂ اکرم ۔ جہاں مدفون ہیں سرور عالم
سارے ارض و سما کے اجزا پر ۔ کعبۃ اللہ و عرش اعلیٰ پر
ہے یہ افضل ز جملہ مخلوقات ۔ بسکہ ہے متفق علیہ یہ بات
یہی مذہب امام مالک کا ۔ اور اسی پر ہیں اکثر علما
مکۂ محترم اُپر بے قیل ۔ بس مدینے کو ہیں دے تفضیل
پس زیارت کے بعد دوسرے روز ۔ آوے سوئے بقیع اے فیروز
اس میں مدفون ہیں بغیر گماں ۔ کرے انکی زیارت آذیشاں
اور صحابہ جو معظم ہیں ۔ اور آثار جو مکرّم ہیں
اور جبتک رہے مدینہ میں ۔ خیر و برکات کے سفینے میں
اور در مسجد شریف اے یار ۔ پڑھے اکثر درود اور اذکار
شاہ عالم کہے ہیں اے دمساز ۔ کہ یہ مسجد میں میرے ایک نماز
الف رمضان و جمعہ سوا اولیٰ ۔ ہاں مگر مسجد الحرام سوا
درمیاں کوئی نماز نہ چھوڑے ۔ تو لکھے جاوے واسطے اسکے
اور دوری لکھے نفاق سے بھی ۔ اور احادیث آئے ایسے ہی
ہووے رخصت ز مسجد اشرف ۔ آوے پس مرقد شریف طرف
اور وسیلہ وہ شاہ دیں کا لا ۔ بارگاہ خدا سے مانگے دعا
یہ زیارت وداع کی ہے جاں ۔ پڑھے اس وقت یہ دعا گریاں

دوسرے چیزوں سے خلد کے سمجھو ۔ ان کو اک امتیاز حاصل ہو
خاص اتنے مقام کی تفصیل ۔ ہے یہ ثابت بہر مقام جلیل
کیونکہ یہ سب ہیں حق کے مخلوقات ۔ اور حضرتؐ کی ذات بابرکات
پس جہاں آپ کے ہوتن کا مقر ۔ سب مکانوں سے ہے وہ افضل تر
اور حضرت عمر بن الخطابؓ ۔ اور ابن عمرؓ بھی چند اصحابؓ
تو مفصل اگر یہ چاہے بیاں ۔ دیکھ جذب القلوب کے درمیاں
اکثر اصحاب اہل بیت کرام ۔ دو ہزاروں سے اولیائے عظام
بعد ازاں جاکے سوئے بدر و احد ۔ کرے ہر دو زیارت امجد
کریں سب کی زیارتیں بضرور ۔ دیدہ و دل کو اسسے دیویں نور
کرے ہر دن زیارت نبویؐ ۔ کرے ایمان اپنا اس سے قوی
اور فضل و تلاوت قرآں ۔ رہے مشغول اسمیں ہی ہر آں
ہے نمازوں سے الف افضل جاں ۔ یونہی یک جمعہ لیوے یک رمضان
اور مسجد میں میرے باتقدیس ۔ گر نمازیں پڑھے کوئی چالیس
رستگاری ز آتش نیراں ۔ وہ جہاں کے عذاب سے ہی اماں
اور قصد رجوع جبکہ کرے ۔ تب درود و سلام پڑھتے ہوے
باکمال ادب و عجز تمام ۔ بھیجے اس شاہ انبیاء پہ سلام
اور تضرع دعا میں ہو بسیار ۔ اور ہو ہجر نبیؐ سے زار و نزار

اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْ هٰذَا اٰخِرَ الْعَهْدِ بِنَبِيِّكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَسْجِدِهٖ وَحَرَمِهٖ وَيَسِّرْ لِيَ الْعَوْدَ اِلَيْهِ وَالْوُقُوْفَ بَيْنَ يَدَيْهِ وَارْزُقْنِي الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَرُدَّنَا اِلٰى اَهْلِنَا سَالِمِيْنَ غَانِمِيْنَ اٰمِنِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

اور مدینے کے جو ہیں لوگ مقیم ۔ ہیں وہ ہمسایۂ رسول کریم
اور حرمین کے سمجھے آہ ہمام ۔ جو کہ ہونگے تبرکات عظام
حق تعالیٰ کرے بہ ہمیں حبیب ۔ جلد حج و زیارت ہمکو نصیب

اور کرتا ہوا بہت حسرت ۔ روضۂ باصفا سے ہو رخصت
کرے البتہ انکی کچھ خدمت ۔ حسب طاقت ہے باعث برکت
لاکے وہ غائبوں کو پہنچانا ۔ احسن و مستحب ہے اے دانا
کرے اس مشت خاک کو ریزاں ۔ بہ زمین مدینۂ ذیشاں

خاتمہ

للہ الحمد یہ رسالۂ پاک گنج طاعات صاحب لولاک
کہ روایت کا اور درایت کا جو ہے جامع یہ دو شہر نعمت کا

جامع مذہب و حدیث رسول چاروں مذہب کا فقہ ہے مقبول
لیا رنگ ختام حسن تمام کرے مقبول اسکو رب انام

اے خداوندا جملہ موجودات جو ہیں تیرے رسول کے طاعات
پیروی انکی کر عطا مجھ کو رہ ترے قرب کی بتا مجھ کو

اور ایسا ہی مومنوں کو سب خاص اولاد کو مرے یا رب
حسب سنت تری عبادت کی دیجے توفیق انکو طاعت کی

انکو دنیا ہی دو نکی رغبت سے غافلوں عاطلوں کی صحبت سے
اپنے جانب تو کھینچ لے بہ کرم ذکر و طاعت میں اپنی رکھ ہر دم

دے سدا نیکیوں کا شوق انہیں دے عبادت میں اپنی ذوق انہیں
انکو دے نیک علم و نیک اعمال نیک توفیق اور نیک خصال

نیک روزی و نیک صحبت دے نیک سیرت دے نیک نیت دے
انکو دے عشق شرع و سنت سے انکو نفرت دے فسق و بدعت سے

دیجیے خوف و خشیت و تقوی خیر دارین ان کو کیجے عطا
آہ ابتک مجھے اے میرے خدا حج نہ گھر کا ترے نصیب ہوا

اس تمنا میں ہے یہ عمر مری آہ پنجاہ و ہشت کو پہونچی
اور ظاہر ہے تجھ پہ اے مولا کہ نہ توشہ یہ رہ کا مجھ کو ملا

پر بقدر کفاف عزت سے بلکہ بیشک زیادہ حاجت سے
رزق دیتا ہے غیب سے بالخیر ہمیں دیتا ہے احتیاج بغیر

کیوں ادا اسکا شکر ہو یا رب کہ میں عاجز ہوں تیرے شکر میں اب
اور جو عمر تھوڑی ہے باقی اپنے فضل و کرم سے رکھ یونہی

تو ہی قادر کہ استطاعت دے جسم اور جان میں مرے قوت دے
عافیت سے تو مجھ کو لیجاوے گھر تلک اپنے مجھ کو پہنچا دے

تا رکھوں اپنی عاجزی کا سر تری رحمت کے آستانے پر
اور وہاں سے مدینہ لیجاوے قبر اپنی نبی کی بتلا دے

تا یہ پروانۂ دل پرسوز ہووے سوزاں بہ مرقد فیروز
اور وہیں دلوے تو ممات مجھے کلمۂ طیب کے ساتھ مجھے

میں ہوں کیا چیز کون ہوں کیا ہوں موت کیسی جگہ کی چاہتا ہوں
یہ گنہگار مشت خاک کہاں اور مدینہ کی جائے پاک کہاں

پر تو اپنی کمال رحمت سے فضل سے لطف سے عنایت سے
جبکہ جو چاہے دلوے ہے اے غنی اور فرمایا تو ہی ہے ادعونی

جبکہ تو ہی کیا ہے حکم دعا اسلیے میں دعا کیا اے خدا
مجھ کو امید ہے اجابت کی اور نبی کے ترے شفاعت کی

میرے اور مومنوں کے حق میں سب ہووے مقبول یہ دعا یا رب
اور یہ تالیف کا تو اجر ثواب بخش ماں باپ کو مرے بہ شتاب

انکو اور مجھ کو مومنوں کو سبھی بخشدے بخشدے طفیل نبی
اور جو میرے ہیں پیر اور استاد اونکو دیجو جزائے خیر زیاد

جو پڑھے اور سنا کریں یہ کتاب انکو توفیق دے عمل کی شتاب
یہ بھی ہے حسن اتفاق عجب کہ مبارک یہ نسخہ والا

ماہ رمضان میں شروع ہوا روز عرفے کے رنگ ختم لیا
ہووے حق سے سدا درود و سلام بہ محمد و آل و صحب کرام

تمت

معجزات محمدی صلی اللہ علیہ وسلم

از تالیف حضرت مولانا مولوی استادی عبد القادر علی صاحب صوفی قادری خلف حضرت مصنف رح

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لک الحمد یا خالق الکائنات ۔۔۔ ویا واہب الانبیا معجزات
حمید مجید سمیع السمات ۔۔۔ جلیل عزیز عظیم الصفات
بتمجیدک کل کل اللسان ۔۔۔ لتقدیسک لیس یکفی البیان
بشیر نذیر نبی کریم ۔۔۔ سراج منیر رؤوف رحیم
باعجازہ سار اعلی العلی ۔۔۔ الی قاب قوسین ثم دنی

ولی المحامد وصف جمیل ۔۔۔ حری المحامد وشکر جزیل
جزیل العطایا جمیل الثنا ۔۔۔ لاہ العز والمجد والکبریا
وازکی التحیات اسمی السلام ۔۔۔ علی سید الرسل خیر الانام
اتی بالبراہین بالبینات ۔۔۔ وفاق النبیین بالمعجزات
علی الہ مع اصحابہ ۔۔۔ ومتادبین بادابہ

ہے حمد وثنا اس خدا کے لئے ۔۔۔ جو پیغمبروں کو دئے معجزے
یہ وہ معجزے ہیں جو ہیں باعدد ۔۔۔ گنے کون انکو جو ہیں بے عدد
ہیں اقوال و افعال بھی معجزے ۔۔۔ ہیں اخلاق و اعمال بھی معجزے
ہے یک معجزہ انکا روح لطیف ۔۔۔ سراپا ہی اعجاز جسم شریف
کرشمہ تھا قدرت کا جسم شریف ۔۔۔ کثیف اسکے پرتو سے ہو وے لطیف
بساطت و لطافت ہو یہ جسم میں ۔۔۔ تو تعریف پھر روح کی کیا کریں
تبھی تو ہوا آفتاب مبین کا ۔۔۔ کہ وحدت میں کہتا ہے انی انا
وہ اجزا ہیں اور یہ ہے مانند کل ۔۔۔ وہ جان جہان اور اعضا رسل

ہے نعت اس شہ مرسلیں پر نثار ۔۔۔ کہ ہیں معجزے انکے جو سٹھ ہزار
تھی ذات و صفت انکی خود معجزہ ۔۔۔ تھا اعجاز بودہ و نمود آپ کا
ہیں حرکات و سکنات بھی معجزے ۔۔۔ بشارات و اخبارات بھی معجزے
کہ سایہ کا انکے نہیں تھا نشاں ۔۔۔ لطافت و طبیعت کو سایہ کہاں
بساطت عناصر کی ترکیب میں ۔۔۔ مقید ہو اطلاق کو زیب دیں
پر اتنا کہیں ہے وہ نور خدا ۔۔۔ حدیثوں سے اتنا ہی ثابت ہوا
بھی یک معجزہ ہے وجود آپ کا ۔۔۔ سراپا ہے یہ مجموعہ انبیا
جو پائے وہ نہیں پائے انکو سبھی ۔۔۔ جو چھوڑے نہیں چھوڑے انکو سبھی

ہیں وہ سب تا دورِ عیسیٰ نبی ۔ رسل جتنے اعجاز ان کے سبھی
اسی بحر کے چند قطرے ہیں وہ ۔ اسی باغ کے چند میوے ہیں وہ
ہے ہر ایک عالم میں فیض انکا عام ۔ انہیں کے ہی اعجاز کی دھوم دھام
چہ علوی چہ سفلی مرکب بسیط ۔ عناصر وغیرہ مُحاط و محیط
چہ قبل ولادت چہ حینِ حیات ۔ چہ برزخ کہ رو دادہ بعد ممات
نہ اعجاز حضرت کی اسپر چلیں ۔ خدا نے تصرف دیا تھا انہیں
ہو لوح و قلم یا کہ عرشِ عظیم ۔ ہو شمس و قمر یا کہ کرسی کریم
چہ حیواں چہ انساں چہ نزدیک و دور ۔ ہو سنگ و شجر یا وحوش و طیور
قلمرو ہیں سب انکے اعجاز کے ۔ انہوں کا سبھوں میں ہے سکّہ چلے
عنایت کیا اپنے اگلوں کو کچھ ۔ کیا مرحمت اپنے پچھلوں کو کچھ
ہیں امت کے جو اولیا آپ کے ۔ ہزاروں کرامت دکھاتے گئے
وہ نکلے ہیں جب عالمِ نور سے ۔ تو منزل میں پہنچے ہیں ملکوت کے
بھی ناسوت میں جب وہ رکھیں قدم ۔ کئے فیض بخشی کا برپا علَم
گئے واں سے برزخ طرف جب خرام ۔ ہے اعجاز کا واں بھی یک فیض عام
نشاں ہے وہ اک انکے اعجاز کا ۔ جو بعدِ وفات انکے ظاہر ہوا
ظہور اسکا یک رنگ سے ہو یہاں ۔ تو یک دوسرے رنگ سے ہو وہاں
کبھی نام تو اسکا ارہاص ہے ۔ بدل نام ہو چیز یک خاص ہے
سب اہلِ کرامات و اعجاز بھی ۔ لبِ حال سے بولتے تھے یہی
صلوٰۃ و سلامِ خدائے انام ۔ ہو ایسے پیمبرؐ کے اوپر مدام
خصوصاً جو خلفائے راشد ہیں چار ۔ جو ہیں کعبۂ دین کے ارکان چار
بھی ہو بر جگر گوشۂ مصطفیٰؐ ۔ مبارک لقب جنکا خیر النساؓ
ہوئے جن سے ظاہر ائمہ عظام ۔ بھی غوث و قطب اولیائے کرام
شہِ جملہ اقطاب و پیران پیر ۔ ہے جیلانِ محبوبیت کا امیر

ہیں یک صبیب میں یا وے بڑھ کم و کاست ۔ چو صد آمدہ ہم نود پیش ماست
تصرف تھا اعجاز میں بے قصور ۔ چہ پیشِ ظہور و چہ بعدِ ظہور
جو ملکوت ہے عالم ارواح کا ۔ جو ناسوت ہے عالم اشباح کا
چہ غیب و شہادت چہ قلب و مثال ۔ کہیں جسکی تئیں انفصالی خیال
خدا کی خدائی میں ہر ایک شئی ۔ نہیں پائی جاتی کوئی ایسی ہے
زمیں یک کیا بلکہ ہفت آسماں ۔ ہو تحت الثریٰ یا کہ بالا مکاں
چہ قطب شمالی چہ قطب جنوب ۔ چہ تحت و چہ فوق و چہ شرق و غروب
چہ باد و چہ آتش چہ آب و چہ خاک ۔ ازیں مرکزِ خاک تا جائے پاک
وہ ہے بادشاہ ملکِ اعجاز کا ۔ ہے انعام و اکرام جس کا بڑا
چنانچہ دکھائے بہت معجزے ۔ رسلؑ جو کہ حضرت کے آگے ہوئے
ہیں امت کی جو وارثاں اولیاء ۔ رسل نائباں یوں ہیں اور انبیاء
نبوت رسالت بھی اور معجزے ۔ رسولوں کے روحوں کو سکھلا دئے
نہیں چیز یکبارگی رکھے کوئی ۔ خدا کی خدائی دکھائے سبھی
کرامت جو اہلِ خوارق سے ہو ۔ تصرف جو اہلِ ولایت سے ہو
غرض معجزہ ہی حقیقت میں ایک ۔ مظاہر ہیں متنوعہ اسکے لیک
رسل میں کبھی معجزہ ہو رہے ۔ کبھی اولیا میں کرامت بنے
غرض وہ کسی سے بھی ظاہر ہوا ۔ ہمارے پیمبرؐ کا ہے معجزہ

نیاوردم از خانہ چیزے نخست ۔ تو دادی ہمہ چیز من چیز تست
بھی ہو انکے سب اہل و اصحاب پر ۔ بھی سب انکے اتباع و احباب پر
ہے ہر ایک کو انسے شانِ جلی ۔ ابوبکرؓ و فاروقؓ و عثمانؓ علیؓ
ہو انپر نبیؐ کے جو ریحانتیں ۔ امامِ حسنؓ ہیں امامِ حسینؓ
خصوصاً وہ جو غوث ثقلینؓ ہے ۔ جو حسنینؓ کا قرۃ العین ہے
کہ جن کا ہر اک نائب باصفا ۔ ہے قطب الزماں و ولیِ خدا

منقبت پیر و استاد تقدس نہاد قدس سرہ

کرے گر کسی شی کی کوئی ثنا — حقیقت میں وہ ہے خدا کی ثنا
کہ سامان ثنا کا دیا ہے وہی — بھی لائق ثنا کے کیا ہے وہی

ہے مصنوع کی وصف ظاہر میں جو — وہ صانع کی ہو وصف واقع میں جو
بھی نقش و کتابت کی ہو وصف جو — وہ نقاش و کاتب کی ہی فہم ہو

بھی ہر چند کہلائے روشن کوئی — حقیقت میں ہے مہر کی روشنی
مرے رہنماؤں کے وصف کمال — یہاں اب میں لکھتا ہوں بقیل و قال

ہے پس در حقیقت وہ وصف خدا — کہ وہ فضل انکو اسی سے دیا
سر سرور عارفان کبار — جو تھا قدوہ عصر قطب مدار

لقب محی الدین نام عبد اللطیف — سیادت میں طرفین سے تھا شریف
جسے علم ظاہر میں تحصیل تھی — علوم لدنی میں تکمیل تھی

حقایق معارف میں کھولے زباں — سنے خضر بھی آ کے از گوش جاں
مباحث کرتے تھے اسرار غیب — کہ قطب الزماں کا ملا اسکو جیب

علوم معارف تو کیا پوچھئے — کہ تھی جسکے در دست بستہ کھڑے
حقایق معارف کا ہی لا کلام — تھا دربار اس شہ کا دربار عام

شہ عارفان زمن کے جناب — معارف کا فن جب ہوا باریاب
معارف کو جب سے ہوا افتخار — ملی اسکو اک عزت و اعتبار

نہیں علم سے اسکی عزت بڑھی — اسے عزت و شاں خدا دادی تھی
سلوک و حقایق کا اک گلستاں — کیا جبکہ آراستہ بے خزاں

ہیں بس موہ نظارگی قدسیاں — جو گلگشت کو آئے از لامکاں
اگرچہ ہے ویلور اس کا مکاں — پہ چمکا تھا فیض اسکا سارا جہاں

اگرچہ ہے یک برج میں آفتاب — پہ آفاق ہے نور سے باریاب
اسی کے تھے سفر کے سب میہماں — عرب اور عجم اور ہندوستاں

زمیں سامنے اسکے اہل کمال — تو ہوں پیش خورشید مشعل مثال
ہو کیسا ہی پختہ وہاں خام تھا — اگر خاص بھی ہو وہاں عام تھا

سخن اسکا تھا برتر از فہم عام — کلام الملوک ہے ملوک الکلام
سخن تک کب اسکے رسائی کرے — چلے بال و پر طائر فہم کے

بہت علم و فہم اسکے تئیں چاہئے — کہ نغز سخن اسکا پہچانئے
نہ سمجھے میں جب اسکا نغز سخن — جو ظاہر کرے ہیں قشریاں اہل فن

کئے اسکو زخمی ز تیغ زباں — وجود اسکا تھا بس حسین زماں
رسول خدا کے ہوا دلیہ داغ — کہ اپنا جگر بند ہے پیش زاغ

بلاتے ہیں اسکو کہ وہ لدی تعال — پیا ہے مدینہ میں جام وصال
لَقَد قَدَّسَ اللہُ اَسرَارَہُ — اَفَاضَ اِلَی الخَلقِ اَنوَارَہُ

تھا وہ اس زمانے کا شیخ کبیر — وہی میرا اور میرے والد کا پیر
کیا میرا والد اسی کے جناب — علوم تصوف کا ہے اکتساب

بہت اس سے پایا ہے رمز و نکات — بھی خرقے کو تازہ کیا اسکے ہاتھ
اسی سے کیا راہ حق کا سلوک — سُلُوکاً اِلیٰ بَابِ مَلِکِ المُلُوک

رہا شیخ کے پاس بس نہا لہا — عزیز و مقرب تھا وہ آپ کا
مجھے بھی وساطت سے اسکے خدا — در شیخ تک ہے رسائی دیا

کہ ہو صحبت شیخ سے فیض یاب — صدف صحبت در سے آب و تاب
عجب اسکی صحبت کی تاثیر ہے — کہ خاک قدم اسکی اکسیر ہے

ملا اسکا داماں لڑکپن میں ہی — کہ بسم اللہ خوانی اسی سے ہوئی
وہی تخم فیضان نشو و نما — لگا پانے از فضل حق دائما

لڑکپن ہی میں تا بحد شباب — اسی کے توجہ سے تھا فیضیاب
پر اتنا نہ تھا حوصلہ تب مجھے — کہ کسب حقائق کروں شیخ سے

کہاں ذرہ لے پرتوِ آفتاب
اُسے چاہئے مایۂ ماہتاب

نہ ہر جائے مرکب توان تاختن
کہ جاہا سپر باید انداختن

لہٰذا وسائل جو ہیں آلیہ
نہیں حالیہ بلکہ ہیں قالیہ

مشاہیر جو انکے استاد تھے
ہدایت نشاں فیض بنیاد تھے

ہوا اپنی قسمت سے پھر باریاب
شہِ عارفانِ زمن کے جناب

حکایت عجوزہ کی پر یاد تھی
کہ لے سوت یوسف کو لینے گئی

فقط سرفرازی تھی یہ شیخ کی
وگرنہ مجھے اتنی طاقت نہ تھی

وہ جب مجھکو خدمت میں اپنی لیا
تلامیذ میں اپنے داخل کیا

زباں سے سرایہ کا افشا کیا
کبھی سینے سے سینے میں القا کیا

کبھی موجزن کرتا بحرِ زباں
ہو سرِّ سخن گوہرِ گوشِ جاں

ابھی فیض بخشی ہے اسکی بحال
باذنِ الٰہی بروح و مثال

کہ روحی توجہ ہے یہ معنوی
کیا ہی اسی باب میں گنجوی

کہ تحریر اعلیٰ قلم کے لئے
یقیں لوح محفوظ ہی چاہئے

وسائل کی جبتک نہ تحصیل ہو
مقاصد کی ہرگز نہ تکمیل ہو

کی انکے لئے میں نے یک عمر صرف
کہ بعد انکے پاؤں مقاصد شگرف

کیا چندے انسے میں کسب علوم
جو مشہور ہیں از علوم رسوم

اگرچہ وہ پونجی بھی کافی نہ تھی
کہ لیجاؤں خدمت میں اس شیخ کی

مگر وہ سرِ عارمانِ فحول
کیا اپنی خدمت میں مجھکو قبول

اگر بادشہ بر درِ پیر زن
بیاید تو ای خواجہ سبلت مکن

جواہر سلوک اور حقایق کے بھی
کیا دامنِ جاں میں ارزاں سبھی

پلاتا کبھی جوشِ الطاف سے
مئی معرفت جام ہے حرف کے

ولے ظرف کوئی اُسکا پائے کہاں
کہ کوزے میں دریا سماوے کہاں

ابھی طالباں اس سے ہیں فیضیاب
وہ ہے عالمِ خواب میں فتح باب

مرا زندہ پندار چوں خویشتن
من آیم بجاں گر تو آئی بہ تن

سببِ تنظیم ایں رسالۂ نافعہ و سلالۂ رائعہ

مرا والد و ماجد و قبلہ گاہ
جو ہے مولوی عبدِ حیؒ دین پناہ

جسے فیض بخشی کا ہی کام ہے
زبان و قلم سے سرانجام ہے

زمیں پر اگر وہ قدم پک رکھے
تو دُسرا قدم آسماں پر دھرے

ہے تصنیف کا شہرہ در خاص و عام
ہے توعیظ و تذکیر کی دھوم دمام

از انجملہ ہے در حالِ خیر البشرؐ
لکھا ایک کتاب جنان المسیر

از انجملہ ہے وہ کتاب کبیر
بہ اردو زباں نثر ہے دلپذیر

خلیفے جو ہیں چار صاحب کمال
ولادت سے تا وفات انکا حال

حدیقہ سے احباب کا جسکا نام
ہوئی ختم دو الف میں وہ تمام

بھی در اہلِ بیتِ رسول انام
ہوئے جو مشاہیر بارہ امام

امام حسنؓ اور امام حسینؓ
جو شبانِ جنت کی ہیں سیدین

کثیر التصانیف فیاض دیں
زہے واعظ و قدوۃ الواعظین

قلم اسکا ہے توسنِ خوش خرام
دیا ہے براقِ جناں تیز گام

زباں ہے کبھی وہ گہر ریز ہو
تو دامانِ حضار لبریز ہو

بہت سی کتابیں ہیں تصنیف کیں
بہ نظم و نثر اسنے تالیف کیں

بخاری کا بھی ترجمہ ہے کیا
مع شرح اردو میں کے باصفا

ہے تاریخ احوال اصحابؓ کی
نہ اردو میں اب تک ہے ایسی بنی

لکھا ہے بہت بسط و تحقیق سے
چھپی ہے، اگر چاہئے دیکھئے

فضائل میں بھی آل اطہار کے
حدیقہ بنایا ہے تحقیق سے

لکھا انکے احوال میں یہ کتاب
کہ ہے روضہ ابرار اسکا خطاب

شہادت کا انکے لکھا قصہ یک
کیا زخم اور اسپہ چھڑکا نمک

بھی احوال میں غوث ثقلین کے
بھی تاریخ خلفا کئے ترجمہ
ہیں تعداد میں ایک سو سے زیاد
ہے شہرہ اس زمانے میں علم و ہنر
عروس تصانیف کے تن پہ سب
مصنف کی نیت بھی جب نیک تھی
کہ دو ثلث تک انسے چھاپے گئے
خصوصاً جنان السیر کے تئیں
حرم بیچ مکے مدینہ کے بھی
مکرر سکرر چھپی ہے ہزار
ابھی سیر اس سے خلائق نہیں
نہو کیونکہ ذکر شہ کائنات
مضامیں لکھے ہیں ایسے عجاب
مگر ایسی ترتیب اسکی پڑی
مگر ضمن میں چند آئے کہیں
یہ وہ اتفاق اب ہو لیے قصور
ہے تازہ بہار اسکو ہر ایکبار
کہ ملحق ہوے اس ہی نسخے چہار
کئے حکم مجھکو کہ لیجے قلم
سوا اسکے یہ عاصی عجز کیش
نکلتے ہیں قرآں سے جتنے علوم
تھی تصنیف بانی بہ عربی زباں
امام محدث فقیہ برگلی

فوائد لکھا قدسیہ آپنے
کئے تذکرۂ اولیاء ترجمہ
ہے ہر ایک نسخہ ہدایت نہاد
ہے ہندی کا بازار ہی گرم تر
سجا ہند کا ہی لباس اس سبب
ہدایت تھی منظور حق خلق کی
بھی اقطاع عالم میں شہرت لئے
دیا انہی شہرت خدائے متیں
پڑھا کرتے ہیں ہندیاں اسکو بھی
بھی اس وضع پر ہی چھپی چوتھی بار
ہے مشتاق اسکے بہت ہر کہیں
جو ہے نور سے آپکے تا وفات
نہیں دیکھے کہیں ہی کوئی کتاب
تسلسل بھی ایسا پڑا انکی
پر یکجائی میں جمع پائے نہیں
کہ دے مضمر دل کو رنگ ظہور
چمن پر ہو جوں تازہ فصل بہار
عجیب و غریب سلامت شعار
صحیح معجزے چند کیجے رقم
دوسرا نسخہ لکھا تھا گو اسکی پیشتر
وہ سب اسمیں محجل کئے ہیں ہجوم
کیا ترجمہ میں بہ ہندی زباں
بہ فقہ و حدیث ایک تصنیف کی

ہیں دین متیں کے ائمہ جو چار
رسائل کئے اور چھوٹے بڑے
زمانے کو حاجت تھی جس باب کی
بھی قاصر سی ہمت میں لوگوں کا حال
کیا انکو مشہور رب انام
سو تصنیف کو انکے آساں کیا
نہیں کوئی شہر اور قریہ کہیں
کہ دکن سے لے تا بہ ہندوستاں
بھی اس ملک کے شہر و دیہات میں
یہ قند مکرر کی تکرار ہے
ورق گل کے رنگوں سے ہر رنگ ہیں
وہ بس حسن و خوبی سے تحریر کی
مہذب ہو بس حسن تہذیب سے
کہ نہ معجزات اسمیں مذکور ہے
ارادہ تھا ملحق کریں اسکے ساتھ
کہ یعنی جنان السیر لے ذکی
یہ دفع چہارم وہ چھپتی ہے جو
یہ لکھنے لئے نسخۂ معجزات
تھا لازم مجھے امتثال امر کا
امام غزالی کی وہ یک کتاب
بھی تشریح اخلاق میں وہ کتاب
وہ ایام تھی طالب العلمی کے
یہ بندہ کیا اسکا بھی ترجمہ

لکھے حال ہیں انکے گلشن چہار
سوا انکے لکھے ہدایت بھرے
اسی باب میں اس نے تدوین کی
نہیں عربی اور فارسی پر خیال
بھی مقبول طبع خواص و عام
بھی تشہیر کا انکے ساماں کیا
کہ تصنیف اسکی وہاں پر نہیں
ہے ہر شہر و قریہ میں اسکا نشاں
وہی مسجدوں محفلوں میں پڑھیں
دیا مشک اذفر کی تکرار ہے
دیا کاغذ زر کے ہم سنگ ہیں
ہے شیریں مقالی سے تقریر کی
مرتب ہی بس حسن ترتیب سے
جداگانہ یکجا نہ مسطور ہے
جدا ایک رسالہ ہے در معجزات
مکرر جو ہر بار چھپتی گئی
ہے کچھ اور ہی اسکا یکرنگ بو
مرے اب جدا ہے نیکذات
سبب تھا بھی وہ خیر و برکات کا
جواہر ہیں قرآن کے جسکا خطاب
ہے احیا کی گویا کہ لب لباب
بھی تب عمر کے سال اکیس تھے
بھی تاریخ کا مصر کے ترجمہ

وجود سموات میں اے ہمام
رسالہ لکھا اک ثوابت ہے نام
قرار زمیں گردش آفتاب
کیا اس میں ثابت بوجہ صواب

بھی مالا بد شیخ اکبر کا بھی
کیا ترجمہ اپنی ہندی میں ہی
سیر میں رسول خدا کے مگر
نہ لکھا رسالہ کوئی خوب تر

بھی تا توشہ حشر ہو اپنے ساتھ
عمل جب نہ ہو خیر جز سئیات
زبان و قلم سے ہو ذکر نبی
اگرچہ ہو کم پر ہے نیکی بڑی

غنیمت میں سمجھا ہوں یہ اتفاق
بھی مکنون خاطر تھا یہ اشتیاق
کیا جمع پس معجزے چند میں
خصائص بھی حضرت کے جو کچھ کہیں

جو ہوں مستند معتبر مشتہر
یہاں نظم کرتا ہوں بس مختصر

تعریف حقیقت معجزہ و خرق عادت

سنو معجزہ کس کو کہتے ہیں اب
اگر اسکی تعریف کی ہو طلب
وہ اک فعل ہے خرق عادت کا
کسی برگزیدہ سے ظاہر ہوا

وہ فعل خدا ہے حقیقت میں ایک
کرشمہ اسی کی ہے قدرت کا ایک
مگر بے وساطت نہ پائے ظہور
مقرب کا ایک واسطہ ہے ضرور

وہ ایسا مقرب ہوا اللہ کا
کہ جو آلۂ حق ہوا اور جارحہ
ہے قرب نوافل اسی کا مقام
بھی توحید فعالی ہے اسکا نام

جو قرب نوافل میں کامل ہوا
وہی حق کا ہو آلہ اور جارحہ
بھی توحید ذات صفات خدا
وہی ہے بہ اجمال ظاہر کیا

ولایت ولی کی رسل کی ہو یا
یہی ہے مقام اسکے آغاز کا
بس اس قرب میں حق ہی فاعل رہے
یہ ظاہر اسے آلۂ حق کرے

حقیقت میں جوں پاتا ہے جاں
تو کرتی ہے ظاہر اسے یہ زباں
کہ ہے جان کی جارحہ یہ زباں
نکلتا زباں سے جو کہتا ہے جاں

بھی قرآں کو ہم سب اسی واسطے
یقیناً کلام خدا جانتے
ہے حالانکہ ظاہر نبی کا کلام
نبی کی زباں سے سنتے ہیں تمام

نہ سمجھے جو اس کو کلام خدا
حقیقت میں پس وہ تو کافر ہوا
جو ہے دیکھتا آلۂ چشم سے
جو سنتا ہے آلہ سے اس گوش کے

کرے ہاتھ سے یا چلے پاؤں سے
یہی جان ہے جان ہے جانئے
ہے مردے کو بھی گو کہ چشم و زباں
نہ دیکھے نہ بولے نہیں کیونکہ جاں

غرض اسطرح خرق عادت کا کام
حقیقت میں کرتا ہے رب انام
یہ ظاہر کرے اس کو وہ جارحہ
رسالت کا جس نے کہ دعویٰ کیا

اسی واسطے نسبت اس کام کی
طرف جارحہ کے ہی ہوتی رہی
کہیں یہ پیمبر کا ہے معجزہ
کرامت کہیں گر ولی نے کیا

یہ نسبت مجازی ہے اور ظاہری
حقیقت میں فاعل ہے اللہ ہی
طریق شریعت یہی ہے یہی
شریعت ہی وابستہ ظاہر سے ہی

شریعت میں ظاہر پہ ہی حکم ہو
یہی حکم ہے قاضیٔ شرع کو
سنے گرچہ دیکھے حقیقت میں جاں
کہے شرع دیکھے سنے آنکھ کان

نہ لے چور کی جاں اسی واسطے
مگر ہاتھ ہی کاٹ دیں شرع سے
غرض شرع کی راہ سے معجزہ
ہے فعل نبی گو ہے فعل خدا

حقائق اگر پوچھیں کچھ اور ہے
طریقت کا کچھ اور ہی طور ہے
حقیقت پہ ہی حکم چلتا ہے واں
مجازی کا واں کب ہے نام و نشاں

حقیقت ہر اک چیز کی واں کھلے
نہ کچھ اعتبار ظواہر رہے
یہ اہل حقائق ہیں کہتے تمام
کہ عادت کا یا خرق عادت کا کام

کرامت ولی کی ہو یا معجزہ
ہے عالم کا ہر فعل فعل خدا
اگرچہ کہ افعال ظاہر ہوں لک
خدا ہی حقیقت میں فاعل ہے اک

یہ اک بات ہے بسکہ اسرار کی
شریعت میں اس سے خموشی بھلی
طریقت میں سالک قدم جب رکھے
بھی قرب نوافل جب اس پر کھلے

یہ اسرار بتلاویں اپنا جمال
کریں صاحب حال سے قیل و قال
یہ قرب نوافل کا سب فہم و بوجھ
ہو پہلے سفر میں کریں جب عروج

بھی پورا عروج و شہود و فنا
بلا جمال اسی میں کوئی پاویگا
بھی قرب فرائض کا ہوئے حصول
ہو جب سفر چارم میں پورا نزول

سوا اسکے دو قرب جملہ چہار
عروجی نزولی سفر ہیں جو چار
یہ سب کا بیاں شرح تحقیق سے
کتب میں لکھا اپنے تدقیق سے

مرا پیر استاد قطب زماں
حقائق پناہ و کرامت نشاں
ہم اس راہ سے کرتے ہیں عطف عناں
پھر اب بند کرتے ہیں اپنی زباں

چلے توسن خامہ اس راہ پر
جو ہے معجزوں کا بیان سیر

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بڑا معجزہ جو قرآن مجید ہے

بڑا معجزہ معجزوں میں سبھی
جو ظاہر ہوئے ہیں ز دست نبی
ہے قرآن اکرم عظیم و جلیل
جو برہان قاطع ہے روشن دلیل

کسی معجزہ کو نہ یہ شان ہے
ہے ہر معجزہ جسم یہ جان ہے
کہ ہر معجزہ جبکہ ظاہر ہوا
تمام وہ اسی وقت میں ہو چکا

پر ایسا ہی یہ معجزہ دیکھئے
قیامت تلک بھی جو باقی رہے
نہ اس میں تغیر تبدل کچھ آئے
نہ تحریف و تصحیف کو اس میں جائے

کہ محفوظ اس کو رکھا ہے خدا
رکھا لوح محفوظ اوپر لکھا
اگرچہ کہ گذرے ہیں صد ہا برس
نہ دشمن بھی کچھ کر سکے کم سرس

نہ الحاق بھی اس میں کچھ کر سکے
نکالے نہ اک حرف کو جا سے
یہ توریت و انجیل میں دیکھئے
کہ تحریف خود دوستاں ہی کئے

امام مبیں اور کتاب مبیں
خدا نے کہا ہے یہ حبل متیں
صحیفے کتابیں خدا کے سبھی
ہوئے درج اس ایک قرآں میں ہی

ہیں قرآں کے جتنے مضامیں تمام
وہ ہیں مندرج فاتحہ میں تمام
جو مضموں ہے در سورۂ فاتحہ
وہ سب رکھے بسم اللہ کا حرف با

علوم ہمہ اولیں آخریں
علوم ہمہ انبیا مرسلیں
ہیں ظاہر کے باطن کے جتنے علوم
ہیں قرآں میں ہی کئے سب ہجوم

سراسر ہدایت نصیحت ہے وہ
شریعت طریقت حقیقت ہے وہ
کیا ہی سب اگلی شریعت کو منسخ
سب اگلے کتب پر کھینچا خط نسخ

شہیر و قوی معجزہ ہے وہی
وہی تبصرہ تذکرہ ہے وہی
وہ ظاہر ہیں گرچہ ہی اک معجزہ
بہت معجزوں کو ہے شامل ہوا

جو ہے انا اعطینا سورہ قصیر
وہ خود ایک ہے معجزہ بس کبیر
نبی بولے فصحائے کفار کو
تم اس سورہ سا اک بنا لائیو

تو وہ سب کے سب اس سے عاجز رہے
نہ کوئی آیت ایسی بنا لا سکے
ہوا ہم کو معلوم اس بات سے
کہ قرآں میں ہیں بہت معجزے

کہ اس چھوٹے سورے کے مقدار میں
ہیں قرآں میں جتنی بھی آیتیں
ہے آیت ہر اک انسے ایک معجزہ
ہے قرآن اک یہ ہے اک معجزہ

بھی کہتے ہیں علما کہ عیسیٰ مسیح
جو مردوں کو زندہ کئے بس صریح
اڑھائے پرندے بنا خاک کے
بھی کوڑھی جسرامی کو اچھا کئے

وہ اعجاز قرآں کا لائے امیں
ہیں ان معجزوں سے بھی بڑھکر کہیں
کہ عیسیٰ کے وہ جو کہ تھے معجزے
نہیں دخل کچھ ایک انمیں کسے

مگر یہ جو قرآں ہے عربی زباں
تھا عربی ہی ان کا فرہنگ زباں
لغات اسکے تھے وہ سبھی جانتے
بھی ہر لفظ و معنی کو پہچانتے

فصاحت بلاغت خطابت وغیر تھی گویا کسب انکا اور پیشہ خیر
سو وہ باوجود اسکے عاجز رہے اک آیت نہ ایسی بنا لا سکے
ہوا ثابت اب یہ کلام مبیں ہے اعجاز عیسیٰ سے زائد کہیں
اگر طور تفصیل سے دیکھئے بہت ہیں وجوہ اسکے اعجاز کے
وہ جب دیکھتے ہیں رہ علم سے تو پاتے ہیں اسمیں بہت معجزے
معانی بہت لفظ ایجاز ہے ظواہر میں باطن کا در باز ہے
جو ظاہر کے علما ہیں وہ کچھ لیے جو باطن کے عرفا ہیں وہ کچھ لیے
رسائی کوئی خاص بندہ کرے تو بطن سوم کے نہ اوپر بڑھے
جو باطن کو ہی کیوں حق کو چھوڑ وہ زندیق و ملحد ہے اور دیں کا چور
محقق ہے ہر دو میں کامل ہے جو وہی عامل و عارف نیک جو

وہی انکا لہجہ تھا اور بول چال وہی انکا آپس میں تھا قیل و قال
لکھے متفق ہو کے وہ سب مگر یقیں لیس هذا کلام البشر
جو مثل اپنا لانے سے عاجز کیا یہ اک وجہ مجمل ہے اعجاز کا
علوم شریعت میں فاضل جو ہیں حقائق معارف میں کامل جو ہیں
چنانچہ ہے ہر لفظ قرآن میں فصاحت بلاغت کی سب صورتیں
ہی اک اسکو ظاہر تو باطن ہیں دس ہوا اک علم بارز تو کامن ہیں سات
قناعت کسی نے ہی کی پوست پر کوئی مغز بھی ہاتھ لایا مگر
یقیں بطن چارم کو حق کے سوا ملک اور مرسل بھی نہ پا سکا
بہ انکار باطن جو ظاہر ہی لے معبر ہے وہ ظاہر اوست ہے

۲- معجزہ معراج شریف

ہے معراج جو معجزہ دوسرا عجیب و غریب اور معجز بڑا
اولوالعزم یا کوئی نبی کیتیں خدا نے فضیلت دیا ہی نہیں
حرم سے گئے مسجد اقصیٰ تلک وہاں سے بھی ساتوں سموات تک
وہاں سے سر عرش پر تھا قدم وہاں سے چلے تا بہ لوح و قلم
بنے قاب قوسین کے درمیاں دنیٰ کا وہیں پایا راز نہاں
مکاں سے ہوا سیر تا لامکاں ہوا اک طرفۃ العین کے درمیاں
کہاں موسیٰ جو رب ارنی کہا الٰہی جمال اپنا مجھ کو دکھا
تری چشم سر کو کہاں یہ مجال کہ دیکھے ہمارا جلال و جمال
کلیم اللہ بے ہوش ہو گر پڑا بھی وہ طور سینیں ہے جل گیا
سواری سے بلوایا اپنے حضور زمیں سے لے تا عالم قدس و نور
ہزاروں فرشتے کمر باندھ کے شہانہ جلو میں چلے آپ کے
رکاب و لگام آپکی تھام لے چلیں طرقوا طرقوا بولتے
جہاں پہنچا سو ملکوت کی انتہا اسے کہتے ہیں سدرۃ المنتہیٰ

اخص خصائص ہے وہ شاہ کا نہ پایا کوئی انکے سوا دوسرا
کہ براق اوپر وہ ہو کر سوار جو جنت سے بھیجا ہے پروردگار
بھی جنت کے دیکھے ہیں نعمات سب جہنم کے دیکھے ہیں درکات سب
وہاں سے گئے لامکاں میں گذر خدا کے تئیں دیکھے از چشم تر
وہاں سے لے رخصت مکل آئے جب تو تھا فرش خاص آپکا گرم تب
یہاں عقل انساں کی حیران ہے یہ کیا معجزہ ہے یہ کیا شان ہے
دیا ہے جواب ان کو اللہ نے ترا دیکھنا ہم کو کب ہو سکے
غرض اک تجلی کو بر کوہ طور جو چمکایا از عالم قدس نور
ہمارے پیمبر کا ہے رتبہ کیا ملاقات کے واسطے خود خدا
فرشتے بھی لے نور کی مشعلیں مبارک سواری کے آگے چلیں
مقرب ملک جو ہیں جبرئیل سے سرافیل سے اور میکائیل سے
اسی طرح منزل ہر اک طے ہوئی یہ ناسوت کی اور ملکوت کی
جب اس سے بھی چاہے کہ آگے بڑھیں قدم عالم نور میں تا رکھیں

نہ ہمراہی حضرت کی کوئی کر سکا
مقرب فرشتوں کو یارا نہ تھا

نہ روح الامیں سا فرشتہ جلیل
بلائے تو حضرت کہا جبرئیل

اگر یکسر موئے برتر پرم
فروغ تجلی بسوزد پرم

چلے واں سے جب حق کے ہی اُنس پر
تو پہنچے ہیں آ عالم قدس ہیں

ملاقات اس چشم سر سے ہوئی
اٹھا پردہ از روئے سر خفی

کہ حضرت ادب سے گئیں جا کر کھڑے
معتبر ہے جا قاب قوسین سے

خطاب ایسا درگہ سے آنے لگا
کہ اے میرے محبوب نزدیک آ

اے محبوب میرے اے میرے حبیب
ابھی آئیے پاس میرے قریب

خطاب ایسے آنے لگے دمبدم
تو حضرت بڑھاتے تھے اک اک قدم

چلے چھوڑ کثرت شیونات کی
ملی منزل احدیت ذات کی

یہاں اُدنُ مِنّی کی آواز ہے
دنیٰ اور تدلّیٰ کا ہی راز ہے

نہیں قرب ہے اور وصل میں فصل ہے
نہ وحدت میں کثرت کو کچھ دخل ہے

کہاں موسیٰ اور یہ مدارج کہاں
شہ انبیا کے معارج کہاں

مرے والد و ماجد و قبلہ گاہ
جو ہیں مولوی عبد حی دیں پناہ

یہ تفصیل احوال معراج کے
بہار نبوت میں سب لکھ چکے

اسی واسطے ہیں تے کی اختیار
یہاں ذکر معراج میں اختصار

۳- معجزۂ شق القمر

معظم ہے یہ معجزہ تیسرا
کہ حضرت سے شق القمر جو ہوا

تصرف ہے حضرت کے اعجاز کا
کہ جو عالم علوی اوپر چلا

نہ کوئی ہے ہمسر سے واقع ہوا
نہ کوئی نبی ایسا ظاہر ہوا

صحابہ سے حضرت کے جمع کثیر
سنو تابعین سے بھی جم غفیر

روایت یہ کی ہے کہ کفار نے
کیا معجزہ یہ طلب شاہ سے

رسالت کے دعوی میں گر راست ہو
تو دو ٹکڑے اس چاند کو کیجیو

اشارہ ہیں انگلی سے کی آپ نے
وہیں چاند کے ٹکڑے دو ہو گئے

سو اک ٹکڑا لوگوں کو آیا نظر
ہے مکے میں کوہ حرا کے اوپر

تھا ٹکڑا دگر اسکے نیچے عیاں
پہاڑ اُن دو ٹکڑوں کے تھا درمیاں

کیا حکم حضرت نے اے حاضرو
گواہ اس نشانی پہ تم سب ہو

روایت ہے یہ مستند معتبر
کتب سے حدیثوں کے اے باخبر

روایت تواتر کو پہنچی ہے یہ
گواہ نص قرآں کو رکھتی ہے یہ

اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ

صحیحین دوسری کتابوں میں سب
صحیحہ طریقوں سے مروی ہے جب

بھی متقدمین اور متاخریں
ہوئے متفق اس پہ سب اہل دیں

پس اب شک کی گنجائش اس میں نہیں
یہ بعض اہل بدعت نہ لائے یقیں

وہ کرتے ہیں کفار کی پیروی
جو کفار گمراہ ہیں فلسفی

جو زندیق ہیں بعضے اور ملحدین
نہیں لاتے ہیں وہ بھی اس پر یقیں

ہے حالانکہ حضرت کا یہ معجزہ
نہ پوشیدہ کچھ ایسا ظاہر ہوا

کہ کوئی ایک دیکھا نہ دیکھا کوئی
بل از چشم خود دیکھے کفار بھی

ابوجہل تھا جو سر اشقیا
اسے دیکھ کر ھٰذا سحر کہا

کہا بعضے لوگوں کو وہ بھیجا
محمد تمہارے یہ جادو کیا

جواب اس کو بعضے دیے یوں بکا
کہ اے کافر بے حیا نابکار

اگر ہووے جادو سو اک جا ہی
نہ سارے جہاں پر چلے گا کبھی

ہے حالانکہ حضرت کا یہ معجزہ
علانیہ عالم پہ ظاہر ہوا

مسافر جو تب دور سے آئے تھے
کہے دیکھے ہم ٹکڑے دو چاند کے

بہت سے نجومی بھی دیکھے ہیں تب
بھی اپنے کتابوں میں لکھے ہیں سب

بھی اس وقت راجہ جو تھا بھوج کا
نظر کر کے حیرت سے کرنے لگا

بھی اور اور ملکوں میں یہ واقعہ
نظر آیا سب لوگ کو برملا

کی

کسی شہر کے لوگ کو ہاں اگر
نہ یہ واقعہ آیا ہو گا نظر

سوا اسکے حضرت نے یہ معجزہ
یقیں اک ہی لحظہ میں واقع کیا

۴۔ معجزہ۔ جو ڈوبا ہوا آفتاب پھر طلوع ہوا

کہ سورج جو ڈوبا تھا زیر زمیں
کئے حکم حضرت پھر آیا وہیں

خدا وحی نازل کیا شاہ پر
علیؓ کے تھا تب گود میں شہ کا سر

نماز عصر کی نہ پڑھتے تھے علیؓ
گیا وقت تو پھر قضا ہو چکی

کہے اس سے تب سید المرسلیں
نماز عصر کی تم پڑھے یا نہیں

کہے حضرت اے رب یہ بندہ ترا
نماز عصر کی نہ ادا کر سکا

الٰہی پھرا دیجئے آفتاب
علی تا کہ پڑھ لے نماز اب شتاب

نکل آئی ہے دھوپ تب خوبتر
میں دیکھی پہاڑ اور زمیں کے اپر

تو شاید کہ یہ خواب غفلت میں تھے
دیا اب بتا دیکھے نہ اس لئے

نہ لازم ہے اس ایک لحظہ میں ہی
نظر کر لیں عالم جہاں کے سبھی

عجب کیا کہ دو ٹکڑے ہوا ماہتاب
ہوا حکم حضرت سے رد آفتاب

ہے مروی ز اسماء بنت عمیس
کہ خیبر کے غزوے کو وقت آئیس

سو لیتے تھے یونہی وہ عالیجناب
یہاں تک کہ غائب ہوا آفتاب

گئی خواب سے جب حالت بے خودی
ہیں دیکھے کہ بیٹھے ہیں یونہی علیؓ

علی بولے نہ یا رسول خدا
کہ تھا گود میں میرے سر آپ کا

کہ مشغول وہ تیری طاعت میں تھا
کہ تیرے نبیؐ کی اطاعت میں تھا

کہی اسماء بس میں نے دیکھی ہو خوب
کیا ہے طلوع مہر بعد غروب

علی پڑھ لئے تب نماز عصر کی
یہ کیا شان تھی حضرتؐ کے اعجاز کی

۵۔ معجزہ جو انگشت مبارک سے پانی کی نہریں جاری ہوئیں

بڑا یہ بھی مشہور ہے معجزہ
جو حضرت سے ظاہر ہوا بارہا

بہت راویوں نے روایت ہے کی
تواتر کو پہنچی ہے وہ معنوی

نہ اعجاز ایسا دکھایا کوئی
جو گذرے ہیں آگے رسول و نبی

میں دیکھا کہ اک وقت پانی نہ تھا
بھی وقت نماز دگر ہو چکا

مگر خاص حضرت کے ہی واسطے
ملا تھوڑا پانی وضو کے لئے

انس بولتا ہے کہ بے ارتیاب
لگا جوش کرنے کو اس قدر آب

کئے حکم لوگوں کو کیجے وضو
کئے تین سو شخص اس سے وضو

حدیث ایک صحیحین میں آئی ہے
روایت یہ جابر نے سنوائی ہے

تھا ایک بدنی پانی جو حضرتؐ کے پاس
لگے شاہ کے آنے لوگ آس پاس

کہے سب کہ اک قطرہ پانی نہیں
وضو کرنے پینے کو لے شاہ دیں

رکھے ہاتھ بدنی میں اپنا نبیؐ
لگا مارنے جوش پانی تبھی

سوال یہ کیا کوئی جابر سے جب
کہو کہ کتنے تھے تم لوگ سب

طرق اس روایت کے ہیں بیشتر
ہیں بس مستند معتبر مشتہر

کہ پانی کی نہریں کئی ہیں رواں
مبارک جو حضرت کی تھیں انگلیاں

صحیحین ہیں یہ حدیث آئی ہے
انس نے روایت یہ سنوائی ہے

اگر چہ کہ لوگوں نے کی جستجو
نہ پایا ہے پانی کہ کر لیں وضو

لے پانی کی بدنی شہ کائنات
رکھے ہیں تب اس آب میں اپنا ہاتھ

کہ گویا وہ اک چشمہ پانی کا تھا
جو انگلیوں سے حضرتؐ کے جاری ہوا

۶۔ معجزہ۔ ایضاً

کہ روز حدیبیہ ہم لوگ سب
ہوئے تشنگی سے ہیں بیتاب جب

کہے شاہ اے لوگو کیوں آئے ہو
تمہارا ہی کیا حال سنوائیو

نہیں ہے سوا اس قدر آب کے
جو اک بدنی نزدیک ہے آپ کے

کرے چشمہ پانی کا جسطرح جوش
کئے لوگ اس سے وضو اور نوش

کہا لاکھ بھی ہوتے ہم لوگ اگر
سبھوں کو بس آتا تھا وہ آب تر

مگر پانزدہ سو ہی اسوقت تھے
جو سیراب اس آب سے ہو چکے

بھی جنگ بواط اندرای بازنیک
ہوا ظاہر اعجاز ایسا ہی ایک

ہوا ظاہر ایسا ہی اک معجزہ
بہ جنگ تبوک از رسولؐ خدا

یہ فاروق نے یوں روایت ہی کی
کہ لشکر میں تب تنگی پانی کی تھی

نچوڑا انکے پوٹھونکا پانی سبھی
پیا کرتے تا دفع ہو تشنگی

مبارک دو ہاتھوں کو اپنے نبیؐ
اٹھائے ہیں درگاہ حق میں تبھی

کہ سیراب سب اہل لشکر ہوئے
بھی مشک اور باسن سبھو نکے بھرے

روایت ہے، در موضع ذی المخاز
چچا کے تھے ہمراہ شہ سرفراز

پس آپ اونٹ پرسے اتر کر وہیں
مبارک قدم مارے تب بر زمیں

روایت بہت ایسے ہی آئے ہیں
کہ جو معتبر راویاں لائے ہیں

عجب کیا کہ یاں چشمے جاری کریں
ہی کوثر بھی تو آپ کے ہاتھ میں

ہوں جب گرمیٔ حشر سے تشنہ کام
پلاویں انہیں پانی خیر الانامؐ

یہاں چشمہ رحمت کا جاری کئے
شفاعت کا واں چشمہ ظاہر کرے

جو جنت میں بہتی ہیں نہریں چار

۷۔ معجزہ

روایت یہ جابر سے مسلم نے کی
بھی یونہی امام احمد و بیہقی،

انس سے روایت ہی یہ جانیئے
حدیث ابن شاہیں کی دیکھئے

یہانتک وہ مردم پیاسے ہوئے
کہ اونٹوں کو نحر اپنے کرنے لگے

کی حضرت سی تب عرض ابوبکر نے
کہ حق پاس حضرت دعا کیجئے

ابھی ہاتھ حضرت کے اوپر ہی تھے
برسنے لگا بارش اس زور سے

۸۔ معجزہ

لگے کہنے بوطالب اس شاہ سے
کہ شدت سے اب تشنگی ہے مجھے

تو پانی کا فوارہ اڑنے لگا
کہے نوش جاں کیجئے اے چچا

تعالی اللہ یہ کیا ہی اعجاز ہے
کہ اعجاز کا حسن انداز ہے

قیامت میں سب اولیں آخریں
لے آدم سے عیسیٰ تلک مرسلیں

وہ اک حوض کوثر پہ کیا انحصار
نکلوائے انگلیوں سے چشمے ہزار

کئے انگلیوں سے جو نہریں رواں
اسی کے ہی پانی کا کوثر وہاں

سوا انکے ہی نکلی ہیں انگلیوں سے چار

وہ معجزے جو کھانے میں کثرت و برکت ہوی ۹۔ معجزہ

ہے از جملۂ معجزات نبیؐ
جو کھانے میں بیحد زیادت ہوی

روایت ہی جابر سے ای نیکخو
بخاری و مسلم میں آئی ہے جو

بھی روئے مبارک پہ اس شاہ کے
بہت بھوک کے ظاہر آثار تھے

وہ دیکھی تو کچھ چیز حاضر نہیں
یہ تھوڑی سی جو تھی لے آئی وہیں

سویں گوشت کو دیگ میں ڈالکر
کیا عرض جا نزد خیر البشرؐ

یہ حاضر ہے تشریف لے آیئے
تناول مع چند تن کیجئے

کئے حکم پر مجھ کو شاہ خیار
ین آئے تلک تم کرو انتظار

سو تشریف لائے ہیں شاہ خیار
لے آئے صحابہ کو ساتھ ایکہزار

وہ کھانے سے جو تھا خوراک ایک کا
نبیؐ نے سوؤں کو کھلانے لگا

کہ میں جنگ خندق کے ایام میں
نظر کی تو لوگوں پہ ہیں گرسنیں

میں تب اپنی عورت سے پوچھا ہوں جا
ہی کھانیکی کچھ چیز تو جلد لا

وہ تیار کی پیس کر اسکے تئیں
کیا ذبح بکری کے بچے کو میں

کہ اک صاع جو گھر میں حاضر جو تھی
لحم ایک بزغالہ کا اے نبیؐ

کہے سب صحابہ کو خیر البشرؐ
سب آؤ کہ دعوت ہے جابر کے گھر

اتارو نہ دیگ او ریکاؤ نہ نان
میں کہہ چھوڑا اسطرح اپنے یہاں

خمیر اور بھی گوشت کی دیگ کو
لجا کر رکھا شہ کے میں روبرو

مبارک لعاب اسمیں کچھ ڈال کے | کی برکت کے خاطر دعا شاہ نے
پس ایسا ہی تیار ہم نے کیا | کہ جس طرح فرمائے شاہ ہدا
ہوئی روٹیاں اس سے اتنی تیار | کہ سیری سے کھائے ہیں لوگ یکہزار

۱۰۔ معجزہ ایضاً

تھا لوگوں پہ صدر بڑا بھوک کا | کہ الجوع کا ہر جا آواز تھا
جو کچھ توشہ باقی ہے لوگوں کے پاس | دعا کیجے منگوا کے اے شاہ ناس
ہوا حکم صادر سبھی لوگ کو | کہ جو کچھ ہے تم پاس لے آئیو
کوئی مٹھی رالا لے آیا وہاں | کسی نے لے آیا ہے اک ٹکڑا نان
کی حضرت نے برکت کے خاطر دعا | ظہور اس میں برکت کا اتنا ہوا
سبھی اہل لشکر تناول کئے | فراغت سے سیری سے سب کھا چکے
کہ حاضر تھے اسوقت جو غازیاں | سو تھے جملہ ستر ہزار اے میاں
نہیں کوئی معبود حق کے سوا | بھی تحقیق ہو تمیں رسول خدا

۱۱۔ معجزہ ایضاً

کہا شاہ نے کیا ہی کچھ تیرے پاس | کہا میں خرما ہے میرے پاس
میں وہ توشہ داں لا کے حاضر کیا | لے اک مٹھی اس سے رسول خدا
کہ بولے بلا لائیے لوگ کو | کہ وہ لوگ دس دس سے زائد نہ ہو
کئے حکم پھر میرے تئیں بعد ازاں | لجا بو ہریرہ ترا توشہ داں
پہ خالی نہ کر تو کسی وقت اسے | کبھی اس کو مت گن کے تو دیکھیے
اسی طرح سے گذرے ہیں سالہا | تھے جبتک کہ زندہ رسول خدا
خلافت کئے حضرت عثمان بھی | شہادت بھی عثمان کی ہو چکی
کھجور اس سے کتنے وسق لیکے میں | دیا راہ حق میں فقیروں کے تئیں
وسق کہتے ہیں ساٹھ ہی صاع کو | بڑے سیر سے ایک سو تیس ہو
روایت بہت ایسے ہی آئے ہیں | ظہور ایسے جو معجزے پائے ہیں

کئے حکم دیکھے نہ کوئی دیگ میں | کریں نان تیار دو عورتیں
پکاتے رہے روٹیاں پے بہ پے | نہ آٹے میں ہرگز کمی آئی ہے
ابھی دیگ میں گوشت باقی رہا | اور آٹا بھی باقی رہا نان کا
روایت ہے کی بوہریرہ نے ایک | کہ جنگ تبوک اندرای یار نیک
عمر نے کی عرض اے رسول خدا | برا حال ہے بھوک سے لوگ کا
کہ تا اسمیں برکت کا ہووے نزول | کئے عرض کو انکے حضرت قبول
پس اک سفرۂ عام چنا گیا | کھجور ایک صاع کوئی لا کر رکھا
بس اسقدر یہ تین ہی چیز تھیں | جو لوگوں نے سفرے پہ لا کر رکھیں
کہ لشکر میں پاس تھے جتنے تمام | بھرے سب زاعجاز خیر الانام
ابھی اس سے کچھ توشہ باقی رہا | صحیح اک روایت سے ثابت ہوا
نظر کرکے حضرت نے یہ معجزہ | شہادت میں اپنی زباں کی ہوا
کئے اسمیں برکت اس گواہی سے جو | نہ زنہار جنت سے وہ دور ہو
روایت کیا بوہریرہ ہمام | تھے اک جنگ میں لوگ بھوکے تمام
جو خرمے کی دانے تھے اسمیں سبھی | تھے اکیس یا نو و تیس ہی
کئے اسمیں برکت کے خاطر دعا | خدا اسمیں برکت تب ایسی دیا
سو دس دس ہی شخص آ کے کھانے لگے | یونہی لوگ لشکر کے کھا چکے
لیا کر اسی توشہ داں سے ترے | تھے جبکہ جس قدر حاجت پڑے
پس اس سے میں ہر روز کھانے لگا | بھی لوگوں کو دستر کھلاتا رہا
بھی صدیق اکبر خلافت کئے | بھی حضرت عمر بھی خلیفہ بنے
یہ مدت تلک توشہ داں وہ مرا | تھا میں اس سے یونہی خرچتا رہا
یہانتک کیا خرچ اس سے یقیں | پر اسمیں کمی کچھ بھی آئی نہیں
ہے یا نام اک اونٹ کے بوجھ کا | دیا ایسے کتنے وسق بار ہا
کئے بار ایسے ہی واقع ہوئے | مطول کتابوں میں ہے دیکھئے

کہ برکت کے خاطر دعا شہ نے کی
تو کھانے کی قلت میں کثرت ہوی

تعالی اللہ کیسا ہے یہ معجزہ
ہمارے جو حضرت سے ظاہر ہوا

مسیح مائدہ لائے جو ایک بار
فدا کیجیے ایسے یاں صد ہزار

سرائیل کے ہی لئے تھا وہ خواں
تھی اس خواں کی مہماں ساری جہاں

جہاں کیا ملک اور سب انس و جاں
ہیں اس خواں کے ہی عوتی مہماں

وہ معجزے جو حیوانات حضرت ؐ سے کلام کیے - ۱۲ معجزہ

بھی از جملۂ معجزات نبی ؐ
سنا چاہیے ہے یہ اعجاز بھی

کریں چار پایے نبی ؐ سے کلام
رہیں زیر فرمان خیر الانام ؐ

مطیع و مسخر ہو جوں آدمی
بہ امر شریعت و دین نبی ؐ

سعاد کا قرعہ پڑھے جسکے نام
ہو جس طرح منقاد خیر الانام ؐ

اسی طرح حیوان بھی لا کلام
اطاعت کریں شہ کی اور لا کلام

چنانچہ روایت ہے اک اونٹ نے
شکایت کی حضرت کے پاس آن کے

عشا کی نہ پڑھکر نماز لے نبی ؐ
فلاں لوگ سوتے ہیں ہر شب بھی

مجھے خوف اس بات کا ہے یقیں
کہ ان پر عذاب آوے حق سے کہیں

پس اس قوم کو شاہ بلوائے ہیں
اور اس خواب سے منع فرمائے ہیں

یہاں لیجیو عبرت اے مومنو
نمازوں کی اپنے حفاظت کرو

کہ دنیا کے کاموں میں ور نیند میں
نہ کھوؤ تم اللہ کی طاعتیں

عبادت اگر چھوٹے اک وقت کی
عذابوں کی آفت تمہیں آئیگی

تم آخر یقیں نوع انسان ہو
نہ حیوان سے بھی گذر جائیو

کہ ترک عبادت سے اللہ کے
وہ حیوان ڈرتا ہے کیا دیکھئے

رکھے بے نمازی سے نفرت ہی کیا
بھی کرتا ہے اسکی مذمت ہی کیا

نہ اسقدر انساں کو گر پاس ہو
وہ انساں نہیں بلکہ نسناس ہو

عبادت میں سنگ و شجر بھی تمام
کیے ہیں ادب سے قعود و قیام

رکوع عبادت میں شام و سحر
جھکائے ہیں سر اپنے سب جانور

جو انسان ہو کر نہ طاعت کیا
ویا کاہلی سے قضا کر دیا

تو کیا کہیے اس کو خدا کی پناہ
عبادت کی توفیق دیوے الٰہ

۱۳ - معجزہ ایضاً

نسائی انس سے روایت کیا
چند انصاریوں پاس اک اونٹ تھا

وہ چاہے ہیں جب ذبح کرنے اسے
شکایت کیا انکی آ شاہ سے

نبی ؐ اسکے حق میں سفارش کیے
دیا چھوڑے ہیں آپ ہی مول لے

ہے دوسری روایت کہ انصاریاں
شکایت کیے نزد شاہ جہاں

ہمارا جو ایک اونٹ ہے لے نبی ؐ
ہے کرتا ہمارے سے اب سرکشی

نہ پانی وغیرہ کا بوجھا اٹھائے
زراعت ہماری کہیں سوکھ جائے

گئے باغ کو ان کے خیر الوریٰ
وہ اونٹ آکے حضرت کو سجدہ کیا

پکڑ بال کو اسکی پیشانی کے
کیے کام کا حکم حضرت اسے

پس اس وقت ہی اونٹ وہ آکے خیر
لگا کام کرنے ہو فرماں پذیر

۱۴ - معجزہ ایضاً

انس سے ہے مروی کہ حضرت نبی ؐ
جناب ابو بکر ؓ و فاروق ؓ بھی

گئے باغ کو تھا جو انصاری کا
تھا اک بکرا واں شہ کو سجدہ کیا

۱۵ - معجزہ ایضاً

روایت ہے اک بو ہریرہ کیا
کہ اکبار یہ واقعہ رو دیا

لیا داب بکری کو اک بھیڑیا
تو بکری کو راعی چھڑانے لگا

کہا اسکے تئیں بھیڑیا اے فلاں
خدا سے ذرا خوف کر اس زماں

دیا رزق رزاق نے جو مجھے
نہ تو اس کو مجھ سے چھڑا لیجیے

عجب کرکے راعی کہا اس مقام　　کرے بھیڑیا آدمی سا کلام
کہ پیغمبرِ حق کو تو چھوڑ کے　　کھڑا ہے یہ بکری کے ہی واسطے
کوئی حق کے پاس اس سے بہتر نہیں　　کوئی ایسا معظم پیمبر نہیں
ملک حور و جنت کے غلمان تمام　　کریں انتظار انکا بس صبح و شام
وہ بیٹھا ہے کجھرے ترے درمیاں　　نہیں کوئی حائل ہے جیز آفلاں
ہو لشکر میں واصل جا اللہ کے　　کہ ایمان و اسلام لے آئیے
کہا بھیڑیا میں چراتا ہوں　　تو آئے تلک میں حفاظت کروں
اذاں کا ہوا حکم بولے اذاں　　فراہم ہوئے لوگ سب اس زماں
جو کچھ قصہ گذرا تھا بولا سبھی　　یہودی تھا وہ لایا ایماں تبھی
یہ دیکھا سو راعی بہت خوش ہوا　　پکڑ بکری یک بھیڑیے کو دیا
شہادت رسالت پہ شہ کی دیا　　تھا حیوان کیا بات انسان سا
بھی ابنِ عساکر روایت کیا　　کئے فتح خیبر جو خیر الوریٰ
کہا یا نبیؐ ہوں میں ابن شہاب　　یزید اسم میرا اے عالیجناب
کسی نے خدا کے پیمبرؐ سوا　　نہیں بیٹھ پر انکے ہرگز چڑھا
پیمبرؐ بھی اے سید المرسلیںؐ　　سو آپ کے اب تو کوئی نہیں
میں تھا اسکے آگے یہودی کے پاس　　ہوا شوق جب پایا خیر الناس
مجھے بھوکا رکھ چھوڑا وہ یہود　　میں بس اپنی خدمت میں آیا ہوں زود
پھر اس شاہ کے پاس رہنے لگا　　ہمیشہ سواری میں حضرت کی تھا
کبھی اسکو فرماتے خیر الوریٰ　　فلاں شخص کو جا بلا لے کے آ
وہ شخص آتا کرتا اشارہ اسے　　کہ فرمائے ہیں یاد حضرت تجھے
وصال اس شہنشاہ کا جب ہوا　　تو یعفور غم سے تڑپنے لگا
کسی آدمی کو نہ ہوا اس قدر　　یہ عشق و محبت نبیؐ سے اگر
نہ یعفور سا جب وہ حیوان ہے　　نہ حیوان کی بھی ایسی شان ہے

کہا بھیڑیا یہ عجب کچھ نہیں　　زیادہ عجب اس سے یہ ہے یقیں
نہ مبعوث حق کی طرف سے ہوا　　کوئی ایسا رسولؐ و نبیؐ دوسرا
کھلے اس پہ جنت کے ابواب ہیں　　بھی اہلِ بہشت اسکے اصحاب ہیں
کہ راہِ خدا میں وہ دے اپنا جاں　　خراماں چلے سوئے باغِ جناں
مگر یہ چھوٹا سا اس کوہ کا　　تو بس اسکی خدمت میں اب جلد جا
کہا راعی جاؤں ابھی یاں سے میں　　چراتا رہا کون بکروں کے تئیں
مدینہ طرف راعی پھر چل دیا　　کہا جاکے حضرت سے سب ماجرا
کئے حکم راعی کو خیر البشرؐ　　جو دیکھا سنا ہے سب اظہار کر
ہے جنگل طرف جاکے کیا دیکھتا　　کہ وہ بھیڑیا ہے چراتا کھڑا
بحمد اللہ کیسا ہے یہ معجزہ　　چرایا جو بکروں کو ہے بھیڑیا

١٦ معجزہ

کیا خچر یک آکے حضرت سے بات　　تو نام اس کا پوچھے شہ کائنات
کہا ساٹھ خچر تلک اے نبیؐ　　ہوئے نسل سے میرے دادا کے ہی
میرے جد کے اولاد سے اب کہیں　　سوا میرے کوئی اور باقی نہیں
میں امید رکھتا تھا اور انتظار　　میری پیٹھ پر آپ ہوویں سوار
میں عمداً یہی کام کرنے لگا　　سواری میں اسکی لنگڑنے لگا
کہے شہ اب رہ تو بے درد و غم　　ترا نام یعفور رکھتے ہیں ہم
اثر اس پہ حضرت کے اعجاز کا　　لکھے کیا کہے کیا کہ کس قدر تھا
تو ہوتے ہی حکم شہ انبیا　　وہاں جاکے سر سے ہی در ٹھوکتا
سمجھتا غرض ایسا شہ کا کلام　　یہ اعجاز حضرت کا تھا لاکلام
جدائی نہ حضرت کی جب سہ سکا　　گرا آپ کو باؤڑی میں مُوا
وہ انساں نہیں بلکہ حیوان ہے　　کہ حیوان سے بدتر انسان ہے
وہ انساں نہیں بلکہ نسناس ہے　　نہ حیواں کی بھی اسمیں بو باس ہے

الٰہی بہ عشق شہ انبیا / ہمارے دل و جاں کو کیجے فدا

۱۷۔ معجزہ ایضاً

وہ ہرنی کا قصہ بھی منقول ہے / جو مشہور ہے اور مقبول ہے

نکل آئی اک ہرنی حضرت کے پاس / پہ بچڑے ہیں وہ اسکا خود خیرناس

بہت معجزے ایسے ظاہر ہوئے / وہ ختم الرسل سید الناس تھے

روایت بہت ایسے پائے ثبات / کہ حیوان حضرت سے کرتے تھے بات

بھی حیواں پر شاہ کے معجزے / ہزاروں ہزاروں ہی واقع ہوئے

روایت ہے لشکر میں اک دن بھی / کہ لوگوں میں از بسکہ تھی تشنگی

ہوا اس سے سیراب لشکر تمام / تھے سب تین سو شخص وہ نیکنام

عجب کیا کہ حیوان باتیں کریں / نبات اسکی تسخیر میں جب رہیں

۱۸۔ معجزہ وہ معجزے جو جماد و نبات یعنے سنگ و شجر نے حضرت کی اطاعت کی۔

روایت کی اسطرح سے ترمذیؒ / علیؓ نے کہا ہے کہ میں اور نبیؐ

سو حضرت کو وہ کہتا میں نے سنا / سلام علیک اے رسولِ خدا

بہت سے روایات یہاں آئے ہیں / کہ جھاڑوں کو وہ شاہ بلوائے ہیں

سلام اور گواہی رسالت پہ دے / چلا جاتے گر حکم حضرت کئے

روایت بریدہ سے کی اسلمی / بھی اربابِ تحقیق نے نقل کی

اس اعرابی کو بولے حضرت رسولؐ / فلاں جھاڑ کے پاس تو جاکے بول

اکھیڑا زمیں سے جڑوں کیتئیں / چلا کھینچتا جیسے تا یہ زمیں

کیا عرض اعرابی اس شاہ سے / چلا جائے پھر اس کو فرمائیے

لگا کہنے اعرابی حیران ہو / ہو گر حکم سجدہ کروں آپ کو

اجازت نہ پایا کہ سجدہ کروں / مگر ہاتھ اور پاؤں کو بوسہ دوں

ہوا یاں سے معلوم اک مسئلہ / کہ جائز قدمبوس کرنا ہوا

۲۰۔ معجزہ

پس اعرابی شہ پاس آیا ہے ایک / گواہی رسالت پہ چاہا ہے ایک

وہیں جلد بادہ زمیں چیرکر / گواہی طلب اس سے کی شاہ نے

گواہی سے فارغ ہوا جب شجر / چلا اس طرح اپنی پھر جائے پر

عجب کیا نباتات باتیں کریں / مسخر ہیں شاہ کے حکم میں

لگا سنگ کو ہاتھ جب شاہ کا / ہو سخت پتھر تبھی موم سا

ہو پیروں مکہ چلے ایک وقت / جو ملتا ہیں رہ میں سنگ درخت

اور یہ وحی کی ابتدا میں ہی تھا / دیا دوسرے وقت میں بھی ہوا

زمیں چیر کے اور جڑوں کو اکھاڑ / رسولِ خدا پاس آتے تھے جھاڑ

۱۹۔ معجزہ ایضاً

نکل آیا اعرابی اک با ادب / کیا شاہ سے معجزہ اک طلب

رسولِ خدا نے بلایا تجھے / یہ سنتے ہی حکم نبی جھاڑ نے

اکھڑا شہ کی خدمت میں جا اور کہا / سلام علیک اے رسولِ خدا

کئے حکم حضرت چلا وہ گیا / جڑاں وہاں گئیں اور برابر کھڑا

اجازت نہ سجدے کی حضرت نے دی / کیا عرض اعرابی پھر اے نبیؐ

اجازت بس اتنی تو بھی دیجئے / پس اس امر کی شہ اجازت دئے

بزرگوں کے پس ہاتھ اور پاؤں کو / ہے لا باس گر بوسہ دیویں کبھو

پھر ابن عمرؓ یوں روایت کیا / سفر میں اک تھا حضرت کے تھا

کہا اس کو یہ جھاڑ ہوگا گواہ / پس اس جھاڑ کے تئیں بلا کے شاہ

سو وہ تین بار یہ گواہی دیا / محمدؐ ہیں بے شک رسولِ خدا

بہت معجزے ایسے ہی آئے ہیں / جو جھاڑوں کو وہ شاہ بلوائے ہیں

کیا شہ سے پتھر کلام و سلام / کئے ہاتھ میں سنگریزے کلام

نہ بالو پہ ہوتا تھا نقش قدم / حجر پر ہوا کرتا نقش قدم

وہ معجزے جو جمادات یعنے پتھر کنکر وغیرہ نے حضرت کے معجزے سے کلام کیا۔ ۲۱ معجزہ

تھی مکے میں یکبار قاق الحجر — لگا ایک دیوار میں تھا حجر
دلائل میں اپنے کہا بیہقی — روایت بھی یوں ابن ماجہ کی
اڑا ان پہ چادر دعا حق سے کی — الٰہی یہ ہیں اہل بیت نبیؐ
بہ درگاہ خلاق ارض و سما — دعا جب کرتے تھے خیر الورا

۲۲۔ معجزہ

ہوی غالب اسکے تئیں تشنگی — پہاڑ اور پر اک اسکو بھیجے نبیؐ
کہا کوہ جا عرض کر از رسولؐ — اس آیت کا جب سے ہوا ہے نزول
یہاں تک میں رویا ز خوف خدا — کہ نہریں ہیں چشمہ ظاہر ہوا
اس آیت کے معنی یہ ہیں جانیئے — کہ لوگوں کو فرمایا اللہ نے
کہ انسان و پتھر بھی اس آگ سے — قیامت کے دن لکڑیاں ہوینگے
ہوا ثابت اکثر روایات سے — کہ حضرت پہاڑوں سے باتیں کیے
پہاڑ ایک مکہ میں جو ہے ثبیر — گئے اس پہ حضرت بشیر و نذیر
کمال خوشی سے وہ ہلنے لگے — ہوا اس کو تب ولولہ شوق کا
نہیں ہے اوپر مگر یک نبیؐ — شہید اور دو اور ایک صدیق بھی
انس نے کہا ایسا ہی واقعہ — ہے کہ وہ احد سے بھی ظاہر ہوا
کہا بوہریرہ کہ کوہ حرا — بھی حرکت کیا اور ساکن ہوا
روایت ابوذر نے اسطرح کی — کیا نقل جسکے تئیں بیہقی
اکیلے ہی بیٹھے تھے خیر الورا — نہ کوی شخص نزدیک حضرت کے تھا
لیے ہاتھ میں سنگریزے نبیؐ — عدد میں تھے وہ نو دیا سات ہی
شہد کی ہو مکھی کی آواز جوں — تھی ان سنگریزوں کی آواز یوں
لے پھر ہاتھ سے انکے نیچے رکھے — تو کنکر وہ خاموش ہی رہ گئے
دیئے دست عثمان میں پھر انکو جب — وہ تسبیح کرنے لگے واں بھی تب

گزرتے تھے جب وہ سے خیر الورا — وہ کہتا سلام ای رسول خدا
کہ عباس اور انکے لڑکوں کو سب — کیا جمع یکبار یہ حضرت نے تب
چھپایا انہیں میں نے چادر سے جوں — چھپا تو بھی بس انکو دوزخ سے یوں
تو دیوار و دروازہ دہلیز سے — ہے آواز آمین کے کہنے لگے
عقیل ابن بوطالب شہ کے ساتھ — سفر میں تھا یکبار ای نیک ذات
گئے جا کے اس کوہ کو بولے — ہے حکم نبیؐ پانی کچھ دیجیے

اِتَّقُوا النَّارَ الَّتِیْ وَقُوْدُھَا النَّاسُ وَالْحِجَارَۃُ

اب اک قطرہ بھی مجھ میں باقی نہیں — کہاں سے میں دوں پانی اے شاہ دیں
اس آتش سے اے لوگو ڈرتے رہو — بچاؤ تم اس آگ سے آپ کو

۲۳۔ معجزہ

ازاں جملہ عثمان نے نقل کی — لکھا ہے بخاری نے اور ترمذی
تھے ہمراہ صدیق و فاروق بھی — تھے ساتھ آپ کے اور عثمان غنی
قدم اپنا مارا اس پہ خیر البشر — کہے اے جبل کچھ تو حرکت نہ کر
یہ سنکر ٹھہر ہی گیا وہ جبل — نہیں کچھ بھی حرکت کیا اس کے بل

۲۴۔ معجزہ

۲۵۔ معجزہ

کہ یکبار میں پاس شہ کے گیا — مقرر تھا وہ وقت دوپہر کا
سو ایسے ہی صدیق آئے وہاں — عمر آئے بعد آئے عثمان بھی جاں
نبیؐ انکے تئیں ہاتھ میں لیتے ہی — لگے کرنے تسبیح کنکر سبھی
دیے ہاتھ میں ان کو صدیق کے — وہاں بھی وہ تسبیح کرنے لگے
عمر کے دیئے ہاتھ میں پھر نبیؐ — کیے واں بھی تسبیح کنکر سبھی
لے پھر ہاتھ سے انکے نیچے رکھے — تو خاموش کنکر وہ سب ہو گئے

۲۶۔ معجزہ ایضاً

یہ آیت مبارک زباں سے پڑھے ثنا ذاتِ جبار کی بھی کیے
بھی فرمائے کہتا ہے ربِّ قدیر کہ جبارِ متعال ہوں میں کبیر
یہ سنتے ہی منبر وہ ہلنے لگا بھی ہیبت سے یاں تک لرزنے لگا

۲۷۔ معجزہ ایضاً

بٹھائے تھے اطراف کعبہ کے جا بتاں تین سو ساٹھ وہ کافراں
تھی اس وقت اک چوب حضرت کے ہاتھ اشارہ وہ لکڑی سے کرتے کے ساتھ

۲۸۔ معجزہ ایضاً

کہ یکبار ہم سب ای نیکو صفات تناول کیے کھانا حضرت کے ساتھ

۲۹۔ معجزہ ایضاً

طبق ایک بھیجا ہے پروردگار کہ تھے جسمیں جنت کے انگور انار
اُٹھاتے اسے جب شہ کائنات تو تسبیح کرتا وہ حضرت کے ہاتھ
معیقیب دیتا ہے یہ اطلاع کیا جبکہ حضرت نے حج الوداع
یمامہ کے لوگوں سے یک شخص اے نیک لے آیا ہے شہ پاس بچے کو ایک
کہے بیٹے میں کون ہوں اے فلاں وہ بچہ اسی وقت کھولا زباں
دعا شاہ دیں حق میں اسکے کیے اسے بَارَكَ اللّٰهُ فِيكَ کہے

۳۱۔ معجزہ ایضاً

جماعت صحابہ کی اک نقل کی طریقے ہیں اسکے بہت آگے اخی
بڑا معجزہ یہ بھی حضرت کا ہے نشاں انکی سچی رسالت کا ہے
کھڑے ہو کے خرمے کی اک پیڑ پر پڑھا کرتے تھے خطبہ خیر البشرؐ
مبارک قدم سے جو حضرت کے دور ہوی پیڑ خرمے کی وہ بے قصور
دیا ادنٹ جس طرح رویا کرے فغاں اسکا یہ حاضریں سب نے
یہ عشق اس کا جب دیکھے خیر الوریٰ بلائے تب اس کو کہ نزدیک آ

روایت کیا ہے یہ ابن عمر کہ منبر پہ اک روز خیر البشرؐ

وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ
اَنَا الْجَبَّارُ الْكَبِيْرُ الْمُتَعَالُ

کہ گرنے کا وہ ہم کو اندیشہ تھا قدم شاہ کا لیک ثابت رہا
بھی عباس سے یوں روایت کیا گئے فتح مکہ جو خیر الورا
کئے تھے وہ مضبوط بھی شیش سے کہ کوئی بت نہ اپنی جگہ سے ہلے
لگا گرنے ہر بُت زمیں پر وہیں نہیں چھوتے تھے گر اُسے شاہ دیں
روایت بخاری میں اک آئی ہے کہ یوں ابن مسعود نے لائی ہے
سنا ہم نے در دستِ شاہ انام کہ تسبیحِ حق کر رہا ہے طعام
بھی منقول ہے زینِ عباد سے کہ بیماری کے جو وقت حضرت ہوئے
لے آئیں ہیں جبرئیل از آسماں تناول کیے اس کو شاہِ جہاں

۳۰۔ معجزہ ایضاً

تو مکے میں اک گھر کو دیکھا ہوں میں کہ حضرت وہاں رکھے تشریف آیا
کہ جو تھا اسی روز پیدا ہوا نبیؐ اس سے پوچھے کہ کہہ مَنْ اَنَا
لگا کہنے اَنْتَ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلٌ کہ ہیں آپ حق کے محمد رسولؐ
زباں بند پھر اسکی حق کر دیا جوانی تلک بات وہ نہ کیا
روایت عجب اور اک آئی ہے بخاری و مسلم نے جو لائی ہے
کہ خرمے کی اک پیڑ رونے لگی قدم سے نبیؐ کے جدا جب ہوئی
کہ در مسجدِ سرورِ انبیا نہ منبر کی جبتک ہوئی ہی بنا
بنا جبکہ منبر تو حضرت نبیؐ لگے پڑھنے خطبہ وہ منبر پہ ہی
تو حسرت سے اس طرح رونے لگی جوں ہک ہک کے روتا ہے بچہ کبھی
زمیں پر تڑپتی تھی روتی ہوئی لگے رونے دیکھ اسکو اصحاب بھی
زمیں چیرتی آئی وہ شہ کے پاس لئے گود میں اس کو پھر خیر ناس

کہے اس کو سمجھا کے شاہ جہاں
کہ مت کر تو اسقدر شور و فغاں
تو جس باغ میں تھی اسی باغ میں
تو گر چاہتی ہے تو ہم پیڑ دیں

تو سرسبز ہووے گی اور باردار
خدا تجھ پہ پیدا کرے برگ و بار
دیا چاہتی ہے تو کہہ دے مجھے
زمیں بیچ جنت کے پیڑوں تجھے

بہشتی خدا کے ہیں جو دوستاں
ہوں محظوظ میوے سے تیرے وہاں
وہ کرنے لگی عرض اس شاہ سے
زمیں میں ہی جنت کے پیڑ مجھے

کہ جو خاص ہیں دوستان خدا
تناول کریں ہو جو میوہ مرا
ہمیشہ میں جنت میں پاؤں بقا
نہ ہوؤں پرانی نہ دیکھوں فنا

وہ دنیائے فانی نہ چاہی جب
لگی کرنے دار بقا ہی طلب
تو منبر کے نیچے رسولِ خدا
کئے دفن اس کو بہ لطف و عطا

کئے نیچے منبر کے دفن اس لئے
کہ فرمایا ہے اس طرح شاہ نے
مَا بَيْنَ قَبْرِي وَمِنْبَرِي رَوْضَةٌ مِّنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ

کہ یک روضہ ہے از ریاض جناں
میرے منبر و قبر کے درمیاں
تو تحت منبر بھی اس شاہ کا
ہوا بالیقیں ایک جنت کی جا

اگر تحتِ منبر کریں دفن اسے
تو فی الواقعی جنت میں ہی ہووے
عجب اور نادر ہے یہ واقعہ
رسولِ خدا کا ہے کیا معجزہ

مسیحا جو مُردے کو زندہ کیا
یہ اعجاز اس سے کہیں ہے بڑا
بھی فرمائے ہیں سید الانبیا
نہ لے گود میں اسکو میں چھوڑتا

قیامت تلک روتی رہتی تھی وہ
بھی یونہی لرزتی تڑپتی تھی وہ
چلے جبکہ اعجاز خیر البشر
جماد و نبات اور حیوان پر

عجب کیا کہ اعجاز خیر الانام
چلے آدمی پر بہ وجہ تمام
عجب کیا کہ مُردہ بھی جی کر اٹھے
گواہی بھی شہ کی رسالت پہ دے

عجب کیا کہ اندھے کو بینا کرے
بھی بیمار کو فوراً اچھا کرے
بھی گونگے کو یک پل میں گویا کرے
بھی بہرے کو یک پل میں شنوا کرے

بیماروں کو اچھے کرنے اور مُردوں کو زندہ کرنے کے معجزے۔ ۳۲ معجزہ

یک عورت قبیلے سے خثعم کے آئی
ہی نقل ایک لڑکے کو شہ پاس لائی
وہ لڑکا تھا گونگا نہ کرتا تھا بات
منگائے ہیں پانی شہ کائنات

کئے ہیں وہ پانی سے تب مضمضہ
بھی اور سر ہاتھ اس سے دھوئے ہیں شہ
پلائے وہی پانی اس کو فورا
وہ لڑکا بھی بات کرنے لگا

بڑا ہی اسی وقت عاقل ہوا
عقول جہاں پر ہی کامل ہوا

۳۳ معجزہ

روایت ہے جنگ احد درمیاں
جو آتی تھی تیریں یہ شاہ جہاں
قتادہ صحابی جو نزدیک تھا
جو تھا جاں فدا بر رسولِ خدا

نہیں لگنے دیتا تھا حضرت کو تیر
بنایا سپر آپ کو وہ خبیر
کہ جو تیر آتی طرف شاہ کے
وہ لیتا وہی اپنے منہ پر اسے

سو ایسے ہی یک تیر اس کو لگی
کہ جس سے یک آنکھ اسکی ضائع ہوئی
پس اس آنکھ کو ہاتھ میں لے وہیں
گیا نزد آں سید المرسلیںؐ

یہ حالت نظر کی ہے جب شاہ نے
ہوئی غمگیں آنسو بہے آنکھ سے
کئے عرض حق سے لے بارِ خدا
قتادہ جو ہے نیک بندہ ترا

پچایا ہے جب وہ نبی کو ترے
درست آنکھ اسکی تو ہی کیجئے
پس اس آنکھ کو لے کے شاہ عرب
رکھے حدقہ چشم میں اسکے تب

قتادہ کی اس آنکھ کو نیک فات
مبارک لگا جبکہ حضرت کا ہاتھ
زیادہ ہوئی روشنی آگے سے بھی
بہت خوشنما اور زیبا ہوئی

یہ حضرت کے ہی ہاتھ کا معجزہ
ید بیضا موسیٰ کا قرباں ہوا
کرشمہ یداللہ کا ہے ہاتھ میں
نہ تخلیق کیوں از سر نو کریں

۳۴۔ معجزہ ایضاً

چنانچہ ہے مروی کہ یک شخص تھا
گئے پھر دو آنکھ اسکے اندھا ہوا

نہیں دیکھ سکتا تھا وہ کوئی چیز
سفید و سیاہ میں نہ کرتا تمیز

کیا اسکی آنکھوں پہ حضرت نے دم
ہوئیں روشن اسقدر وہ آہی دم

کہ سوزن میں تاگا پرونے لگا
اگرچہ کہ اسی برس کا وہ تھا

سوا اسکے حضرت جو اعجاز سے
بہت سے مریضوں کو اچھا کئے

روایت بہت ایسے مشہور ہیں
مطول کتابوں میں مذکور ہیں

عجب کیا کہ بیمار اچھا بنے
کہ مردہ بھی یکدم میں زندہ بنے

وہ معجزے جو حضرتؐ نے مُردوں کو زندہ کیا۔ ۳۵۔ معجزہ ایضاً

چنانچہ محدث بڑا بیہقی
دلائل میں اسطرح سے نقل کی

کہ یکبار یک شخص کو شاہ نے
بلایا طرف دین اسلام کے

وہ بولا ہے دختر مری یک مری
گر آپ اس کو زندہ کریں اے نبی

تو لاؤنگا ایمان میں آپ پر
کہونگا کہ سچے ہیں پیغامبر

رسول خدا اس کو فرمائے تب
کہا وہ مری ہے دکھا مجھ کو اب

بلانے گیا وہ دکھایا مقام
پکارے ہیں حضرت لی لڑکی کا نام

یہ سنتے ہی وہ لڑکی دی ہے جواب
کہ لبیک و سعدیک بولی شتاب

ہیں پوچھے اسے تب جناب نبی
تو گر چاہے دنیا میں لاؤں ابھی

وہ کی عرض اے سید المرسلین
میں دنیا آنے کو چہتی نہیں

کہ دنیا سے بھی آخرت خوب ہے
خدا کی حضوری ہی مطلوب ہے

۳۶۔ معجزہ ایضاً

روایت کیا بو نعیم اے پسر
کہ جابر نے بکری کو یک ذبح کر

پکا کر شکنبہ[ف] لایا حضرت کے پاس
تناول کریں اسکو تا خیر ناس

سو آپ اور صحابہ تناول کئے
تناول کے وقت انکو حضرت کہے

اے لوگو فقط گوشت تم کھائیو
مگر ہڈی کو اسکے مت توڑیو

کئے جمع پس اسکے ہڈی کو سب
رکھے اس پہ دست مبارک کو تب

پس وہ بکری لگتے ہی دست نبی
اٹھی کان اپنے جھٹکتی ہوئی

علاوہ یہ اس پر ہوا آہمام
لگی بکری حضرت سے کرنے کلام

۳۷۔ معجزہ ایضاً

بھی اور ایک قصہ وہ مشہور ہے
کہ چوتھے رسالے میں مذکور ہے

کہ جابر کے تین دو جگر بند تھے
ضیافت کے دن شہ کے ہر دو موئے

دعا جب کئے شاہ ان کے لئے
وہیں ہر دو وہ مرد زندہ ہوئے

لے ساتھ انکو کھا ہیں حضرت طعام
یہ اعجاز سب دیکھے ہیں خاص و عام

۳۸۔ معجزہ ایضاً

احادیث میں یہ بھی مذکور ہے
بھی اہل سیر بیچ مشہور ہے

کہ ماں باپ کے قبر کے پاس جا
کئے زندہ ان کو رسول خدا

وہ ایمان حضرت پہ تب لائے ہیں
ہو خیر الامم میں شرف پائے ہیں

یہ قصہ کی صحت میں اے نیکخو
ہیں اگلے محدث کئے گفتگو

محدث مگر جو ہیں متاخرین
ہیں پہنچائے صحت کو انکے تئیں

غرض معجزے ایسے ثابت ہوئے
کہ حضرت جو مُردونکو زندہ کئے

ابو الاجساد تھا گو کہ آدم صفی
ابو الارواح تھے پر ہمارے نبی

کہ حضرت کا تھا روح تو عقل کل
تھا اور آپکا نفس بھی نفس کل

کہ جزوی عقول و نفوس اے پسر
ہیں اجزا انہیں دو کل کے کثیر

یہ ملکوت تقسیم ارواح کی
ہوئی ہو وساطت سے ہی جب آپکی

یہاں بھی اگر روح بخشی کریں
بھی تقسیم ارواح جاری کریں

عجب کیا کہ قاسم ہے نام آپکا
انا القاسم اللہ معطی کہا

[ف] شکنبہ اس کو کہتے ہیں کہ گوشت کے اندر بھرتے ہیں اور اسکو تلتے ہیں ۱۲

تو مفہوم گر عام اس قول کا
ہو ہر وجہ سے اس کے معنی بجا

بھی جنات و کوثر کے ہیں وہ قسیم
قسیمُ حبیبُ نسیمُ وسیم

ہے لوح و قلم نفس کل عقل کل
جو ہے نفس اور روح شاہ رسل

کریں زندہ مردہ کو گر چاہتے
قلم لوح پر اس کو زندہ رکھے

مسیحا جو مردے کو زندہ کیا
انہیں سے ازل میں اجازت لیا

وہ معجزے جو حضرت کی دعائیں فوراً قبول ہوتی تھیں۔ ۳۹۔ معجزہ

ہے از جملہ معجزات نبیؐ
دعا جو قبول انکی ہوتی رہی

جو چاہتے بر آتا تھا اللہ سے
خدا اس کا ساماں مہیا کرے

الٹ جائے گو عرش سے فرش تک
ہو زیر و زبر تختِ ارض و فلک

زمیں آسماں کا بھی ٹوٹے نظام
یہ مطلب نبیؐ کا نہ ہوتا تمام

تھا محبوب حق نازنیں بس وہی
خوشی انکی ہی حق کو مطلوب تھی

روایت ہے اک اونٹنی شاہ کی
قضارا جب اکبار گم ہو گئی

دعا کرکے پھر سید المرسلینؐ
پکارے ہیں اس اونٹنی کے تئیں

کہ وہ اونٹنی ہانک لایا تبھی
وہیں پاس حضرت کے آکر کھڑی

علیؑ ولی شیرِ حق مرتضیٰ
کئے انکے حق میں بھی حضرت دعا

اسی دم دعائے شہِ انبیا
ہے پائی اجابت بہ نزدِ خدا

نہ کچھ گرمی سردی سے ہوتا ضرر
سو حضرت کے تھا وہ دعا کا اثر

دعا کی ہے زہرا کے حق میں نبیؐ
الٰہی یہ بھوکی نہ ہووے کبھی

۴۰۔ معجزہ

دعا کی ہے حضرت نے اللہ سے
الٰہی مری اونٹنی بھیجدے

بلاتے ہی بس اسکو وہ شاہ نیک
خدا غیب سے بھیجا بارے کو ایک

۴۱۔ معجزہ

کہ سردی و گرمی کے صدمات سے
الٰہی علیؑ کو بچا دیجئے

سو جاڑے کے کپڑے علیؑ اس لئے
تھے گرمی کے ایام میں پہنتے

۴۲۔ معجزہ

سو بعد دعا فاطمہ کو کبھی
نہیں بھوک سے بیقراری ہوئی

انس کیلئے بھی کئے تھے دعا
اسے مال و اولاد یارب بڑھا

کہ حضرت کی ہے یہ دعا کا اثر
کہ مال اپنے نزدیک ہے بیشتر

بھی کہتے ہیں گلستاں اسکا لے یار
برومند ہوتا برس میں دو بار

بن عوف جو عبدِ رحمٰن تھا
فقیری کی حالت میں تھا مبتلا

دعا اسکے حق میں کئے ہیں نبیؐ
کہ روزی میں ہو اسکے برکت بڑی

وہ خود بولتا تھا کہ پتھر کو بھی
اٹھاؤں تو ہے یہ امیدِ قوی

یہ صدقات و خیرات لے نیکو سیر
بہت خرچ کرتا تھا وہ مال و زر

روایت یہ آئی ہے از عائشہ
کہ یکبار حضرت نے اس کو کہا

بشارت بن عوف جب یہ سنا
سو شکر ایسی نعمت کا کرنے ادا

۴۳۔ معجزہ

سنو عکرمہ نقل کرتا ہے بس
خدا پر قسم کھا کے بولا انسؓ

ہیں اولاد سو سے بھی زائد مجھے
طفیل نبیؐ جو خدا نے دیئے

۴۴۔ معجزہ

کیا جبکہ ہجرت پیمبر کے ساتھ
نہ رکھتا تھا دام و درم اپنے ہاتھ

پس ابواب رزق اسپہ کھولا خدا
اور اس قدر روزی میں برکت دیا

کہ ملجاوے زر اسکے نیچے مجھے
اگر مٹی لیوں تو سونا بنے

سوا اسکے ہر روز وہ لے انیس
تھا آزاد کرتا غلاموں کو تیس

میں دیکھا بن عوف کو طفل سا
ہے خلد بریں میں خراماں چلا

تجارت کا تھا اسکے جو قافلہ — وہ سب راہِ حق میں تصدق کیا
ہزاروں سے تھی قیمت اس مال کی — کہ تھی قیمتی جنس اُن پر لدی
لٹایا سبھی وہ براہِ خدا — کہ نعمت کا وہ شکر یوں ہووے ادا
تو تقسیم ترکے کی اسکے ہوئی — کہ ورثا کو حق انکا پہنچے سبھی
وہ یک حصہ ان عورتوں کو چہار — کئے جبکہ تقسیم اے نیک کار
وصیت بھی کی تھی وہ نیکو شعار — کہ خیرات کر دیویں پنجاہ ہزار
تھی کیا پاک دنیا ابن عوف کی — کہ جنت کے رستے کو سیدھی چلی
بھی سعد ابن وقاص کے حق میں بھی — کئے ہیں دعا یہ جناب نبی
روایت ہے اسد ابن سعد ہمام — جو جیتا بدرگاہ رب الانام

تھا وہ کارواں سات سو اونٹ کا — ہر اک قسم کا جن پہ ساماں لدا
وہ اونٹ اور مالاں کہ جاوے بھی سب — بھی وہ مال جو انپہ حاضر تھا تب
تھے عورت چہار اسکو نیکو خصال — ہوا عبدالرحمن کا جب انتقال
ثمن نکلا عورات کے نام سے — ثمن آٹھویں حصہ کو بولتے
ملا جو ہر اک کو ز روئے شمار — درم لاکھ تھے یا کہ اسّی ہزار
یہ جو مال میں اسکے برکت ہوی — تھی اثر دعائے جناب نبی

۴۵۔ معجزہ

کہ بار خدا اسعد کی یہ دعا — اجابت کیا کر ز لطف و عطا
سو مقبول ہوتی خدا کی جناب — دعا اسکی کرتا تھا حق مستجاب
بھی غزوات میں بعض اے باادب — ہوئی تشنگی پانی کی اسقدر جب
دعا کیجئے یا رسولِ خدا — اٹھائے ہیں حضرت نے دستِ دعا

۴۶۔ معجزہ

کہ غالب ہوی لوگ پر تشنگی — تب اسطرح فاروق نے عرض کی
وہیں ابر پیدا ہوا غیب سے — سو سیراب سب غازیاں ہو گئے
صحابی تھا اک نابغہ جس کا نام — تھا قد مائے شعرا سے مرد ہمام
روایت ہے منہ اس کا بگڑا نہیں — کبھی دانت اس کا ٹوٹا نہیں
صد و بست سال وہ اگرچہ جیا — لکھے بعضے اس سے بھی زائد رہا
تو پھر جائے ہیں اسکے دنداں دگر — تبھی پیدا ہوتا تھا بس خوبتر
بھی عبداللہ بن جعفر نیک نام — بھی مقداد تھا یک جو مرد ہمام
کہ روزی میں ہو انکی برکت زیاد — دیا ایسی برکات رب العباد
بھی مقداد ایسا ہوا مال دار — کہ مال و متاع ہو گیا بے شمار
کہ یکدن میں ملتے زروئے شمار — درم منفعت میں تھے چالیس ہزار

۴۷۔ معجزہ

دعا حق میں فرمائے اسکے نبی — کہ ہر گز نہ بگڑے ترا منہ کبھی
تھی سلک اس کے دانتوں کی بس خوبتر — کہ گویا تھے دانت اسکے سلک گہر
یہ ٹوٹا نہیں دانت اس کا کوئی — نہ گرتا دانت اس کا کوئی کبھی

۴۸۔ معجزہ

بھی عروہ جو بیٹا تھا ابوالجعد کا — کئے انکے حق میں ہمیشہ دعا
کہ بیوپار میں ابن جعفر کہیں — بجز نفع نقصان پایا نہیں
بھی کہتا ہے عروہ مجھے فائدہ — تجارت میں اس قدر ملنے لگا
بخاری کہا اس کا یہ حال تھا — کہ مٹی میں بھی دیکھتا فائدہ
جو ابن عمر تھا طفیل اس کا نام — کیا آکے حضرت سے عرض کلام
کئے پس اسی وقت حضرت دعا — کہ نور اسکو دے یک اے بار خدا
یہ دیکھ اس نے بولا اے شاہ ہدا — مجھے خوف اس بات کا ہے بڑا

۴۹۔ معجزہ

مجھے اک نشانی عطا کیجو — کہ تبلاؤں لیجا کے تا قوم کو
تبھی ایک نور اس کو حق نے دیا — دو آنکھوں کے درمیاں چمکنے لگا

سفیدی کو یہ لوگ دیکھیں اگر ۔ کرینگے گماں برص کا ہی مگر
کہ اندھیاری شب میں بھی وہ روشنی ۔ ستارے سی رہتی چمکتی ہوئی
محل حکم سے شاہ کے تب وہ نور ۔ گیا اُس کی قمچی میں آکر ظہور
یہی تھا سبب اسکا اے باصفا ۔ لقب اسکو ذو النور کا جو ملا

۵۰۔ معجزہ

مضر کا قبیلہ عرب میں جو تھا ۔ جو پہنچا یا تھا رنج شہ کو بڑا
خدا قحط اک اس میں بھیجا وہیں ۔ ہوئے مبتلا اسمیں وہ بدتریں
ز رحم سے حضرت نے کی اک دُعا ۔ وہیں قحط وہ اُن سے جاتا رہا
کئے بد دُعا آکے حق میں نبیؐ ۔ سو مقبول اسوقت وہ ہو گئی
قریشوں نے آکر سبھی باادب ۔ کئے واسطے انکے بخشش طلب

۵۱۔ معجزہ

روایت ہے جسوقت اس شاہ نے ۔ کئے بادشاہوں کے نامے لکھے
یہ کسریٰ جو فارس کا تھا بادشاہ ۔ تھا اک سخت کافر شقاوت پناہ
لکھے سُن کے یہ بات تیرا لوُرا ۔ کرے ملک کو اسکے پرزے خدا
گیا ملک فارس کا جب ایک لخت ۔ الٹ ہی گیا تاج و دولت کا تخت
تھی اسلام کی دعوت اسمیں رقم ۔ کیا دیکھ شاہوں نے سر اپنا خم
گیا نام سے اسکے منشور جب ۔ وہیں کر دیا چاک وہ بے ادب
نہ گزری تھی تھوڑی سی مدت مگر ۔ ریاست ہوئی اسکی زیر و زبر

۵۲۔ معجزہ

بھی عتبہ بن بولہب کے تئیں ۔ کیا تھا جو بے ادبی از شاہ دیںؐ
ہو تھوڑے سے عرصہ میں اک بھیڑیا ۔ پکڑ اسکو چاک اس کا سینہ کیا
دعا کی نبیؐ نے کہ یارب مرے ۔ یہ ظالم یہ کتنے کو اک سونپ دے

۵۳۔ معجزہ

مخبر کہ ابن جثامہ تھا جو ۔ بڑا سخت کافر تھا وہ زشت خو
وہ جب مر گیا اس کا ناپاک تن ۔ کئے ہیں زمیں میں لجا کر دفن
پس آخر لجا پھینک ڈالے اسے ۔ طرف میں سے دو کوہ و بیابان کے
غرض معجزے جو ہیں اسطرح کے ۔ بہت ہیں دعائے نبیؐ سے ہوئے
ہیں فرمائے جب وہ شہ مرسلیںؐ ۔ نہ جتنے کو اسکے قبول لے زمیں
زمیں پھینکدیتی قبولی نہیں ۔ کئے بار کرنے تھے زیر زمیں
یہ قصہ ہے تفصیل و تطویل سے ۔ جنان السیر میں لکھا دیکھئے
کریں ہم رقم ان سبھوں کو اگر ۔ تو طومار ہوویگا یہ مختصر

وہ معجزے جو اتصال جسم و جسمانیات سے آنحضرت کے واقع ہوئے

تن پاک آں سرور انبیا ۔ سراپا تھا سرمایہ اعجاز کا
کسی شئے سے وہ منتقل گر ہوا ۔ تو تھا نقش اُس پہ اعجاز کا
مصفا تھا آئینہ حق نما ۔ و یا قدس کے باغ کا سرو تھا

۵۴۔ معجزہ

کہ حضرت کا اک جبہ خاص تھا ۔ مبارک تن پاک جس کو لگا
تو فوراً وہ بیمار پاتا شفا ۔ طفیل نبیؐ و بفضل خدا
شفا پاتا بیمار اسوقت ہی ۔ کہ دفع بلائے مرض ہو تبھی
بھی موئے شریف آپکے لے سعید ۔ رکھا تاج میں خالد ابن ولید

روایت بخاری میں یہ آئی ہے ۔ کہ اسما نے اسطرح سنوائی ہے
اگر کوئی بیمار ہوتا کبھی ۔ پلاتے اسے اسکو دھو کے تبھی
تھا اک کاسۂ آب حضرت کا جو ۔ پلاتے تھے آب اس کا بیمار کو

۵۵۔ معجزہ

وہ موئے مبارک کا تھا یہ اثر
بہ ہر جنگ پاتا وہ فتح و ظفر

وضو کرکے باقی جو پانی رہا
نبیؐ اسکو ڈالے بہ چاہِ قُبا

۵۷- معجزہ

وہیں پانی سب اسکا شیریں ہوا
مدینہ میں شیریں تر اس سے نہ تھا

بھی پانی یہ اک گذری خیر الورا
ہیں لوگوں سے پوچھے کہ نام اسکا کیا

کہا مصطفٰے نے یہ بیساں نہیں
مگر نام نعمان ہے اس کا یقیں

اسی وقت وہ آب جو شور تھا
یقیں شیر و شکر سا میٹھا ہوا

لے آئے ہیں زمزم کا یک ڈول آب
جب اس سرورِ انبیاؐ کے جناب

۶۰- معجزہ

تھا اسلام کے آگے وہ نیکنام
بہ نزدِ یہوداں مکاتب غلام

کہ سلمان آزاد ہووے تبھی
غلامی کے ذمے سے نکلے تبھی

بھی ہووے وہ خرمیکا بن بارور
لگے دینے ہر نخل اس کا ثمر

گیا روتا سلمان حضرت کے پاس
لگا عرض کرنے کہ اے خیر ناس

ہو کب مجھ سے تیار خرمیکا بن
بھی پھل دینے وہ چاہئے کتنے سن

علاوہ چہل اوقیۂ زر کے بھی
کہاں سے میں لے آؤنگا اے نبیؐ

لگا دیوئنگا میں مرے ہاتھ سے
وہ سب نخل خرما ترے واسطے

تھا دستِ مبارک کا شہ کے اثر
کہ ثمرے کا وہ بن لے پکو سیر

بھی مقدار یک بیضۂ مرغ کے
لب اپنا لگا اس کو سونا دئے

چہل اوقیہ زر وہیں تول کے
یہوداں کو سلمان نے دیدئے

پھر آزاد ہو سلماں ایمان لا
لگا رہنے صحبت میں حضرت کے آ

تھی پاس امِّ معبد کے جو ایک شات
لگا کاس کو اسکے حضرت کا ہاتھ

یہ برکت رہی سنا لہا تک یقیں
کمی دودھ میں اسکے آئی نہیں

جو بکری تھی اک ابن مسعود کی
انس کی بھی بکری جو تھی لے اخی

۵۶- معجزہ

نہ سوکھی کبھی باوڑی وہ ذرا
نہیں پانی اس کا کبھی کم ہوا

انس کے کنویں کا جو تھا شور آب
پڑا اس میں شاہ کا مبارک لعاب

۵۸- معجزہ

کہے اسکو کہتے ہیں بیساں یقیں
کہ آب اس کا ہے شور لے شاہ دیں

کہ پینے ہی آب اسکا شیریں تریں
یہ کہتے ہی وہ سید المرسلیں

۵۹- معجزہ

لعاب اپنا تب اسمیں ڈالے نبیؐ
ہوا مشک سے خوشبو زاید تبھی

روایت ہے سلماں جو تھا فارسی
سبب اس کے اسلام کا ہے یہی

یہی شرط سلمان کیواسطے
یہوداں و تحریر تھے کردئے

کہ خرمیکا بن تین سو جھاڑ کا
لگاوے وہ اور جھاڑ ہووے بڑا

چہل اوقیۂ زر کے بھی دیوے لا
پس آزاد سلماں تبھی ہووے گا

یہوداں نے ایسی کتابت سے کی
میری شرط آزادی ایسی لکھی

مری عمر ہو جاوے آخر اگر
نہ ہوویگا آزاد بندہ مگر

کہے حال زار اُس کا سنکر نبیؐ
نکر فکر زنہار سلمان فری

سو ہر ایک نہال آپ اسی طرحسے
لے دستِ مبارک میں خود بو دئے

ہوا ایک ہی سال میں بارور
بلند اور بالا ہوا ہر شجر

دیا برکت اسقدر اس میں خدا
چہل اوقیے سے زیادہ ہوا

بھی پاس اسکے سونا وہ باقی رہا
نبیؐ اسکو جتنا کئے تھے عطا

۶۱- معجزہ

تو اس ایک بکری کے ہی دودھ سے
ظروف اور باسن سبھی بھر گئے

یہ قصے کی تفصیل اگر چاہئے
جمان السیر میں ہے بس دیکھئے

بھی مقداد کے پاس جو شات تھی
حلیمہ کی بھی لاغر ایک اونٹنی

سوا ان سے بھی اس شاہ کا معجزہ بکرات و مرات ظاہر ہوا
پہ چند اصحاب کو شاہ عالیجناب دیئے توشہ یکبار اک مشک آب
صحابہ کئے کوچ وہ مشک لے بوقت نماز ایک جا ٹھہر کے
وہ دودھ ایسا شیریں تھا جیسے شکر تھا کف تیر تا اسکے بالائے سر
عمر بن سعد ایک تھا نیک ذات رکھے اسکے سر پر نبیؐ اپنا ہاتھ
ہے مروی وہ اسی برس تک جیا پر اس عمر تک بھی نہ بوڑھا ہوا
روایت بہت ایسے ہی آئے ہیں جو تصحیح اس باب میں پائے ہیں
چنانچہ ہے مروی شہ کائنات پھرائے کسی کے تھے جب منہ پہ ہاتھ

۶۵۔ معجزہ

لگائے تھے دستِ شریف ایکبار چمکنے لگا وہ وہیں شعلہ وار

۶۶۔ معجزہ

بہت پست قد تھا وہ اک فرزمند نہ تھا باپ سا اپنے قامت بلند
نبیؐ اسکے سر ہاتھ اپنا رکھے بھی برکت کیخاطر دعائیں کیئے
بھی پایا ہی ایسا وہ حسن و جمال نہیں جسکا کوئی نظیر و مثال
تھی زینب بیبہ جو بنتِ نبیؐ کہ دختر جو وہ ام سلمہ کی تھی
لے دست مبارک میں پانی ذرا ہیں جب پھینکے زینب کے منہ پر پڑا
یہ حسن و جمال اس پہ پیدا ہوا کہ مہتاب سا منہ چمکنے لگا
تمسخر میں ہوشہ کا یہ معجزہ تو بالعزم کیا کیا نہ بتلائیگا
سرِ حنظلہ پر وہ شاہ خیاں تھے دست مبارک رکھے یکبار
کہ منہ پر کسی کے گر آماس ہو دیا سو جہا بجز کہ بھی کاس ہو
تو فی الفور وہ ورم ہوتا تھا دور تھی تاثیر کیا معجزے میں وفور
روایت بہت ایسے بھی آئے ہیں مریضوں کو شہ پاس جب لائے ہیں
خصوصاً جسے ہووے دیوانگی دیا ہو جسے آسیب جن و پری

۶۲۔ معجزہ

بھی مضبوط منہ باندہکر مشک کا دعا کچھ کئے سرورِ انبیاء
ہیں کیا دیکھتے مشک کو کھولکر کہ پانی بنا دودہ ہے خوبتر

۶۳۔ معجزہ

کئے حق میں پھر اسکے حضرت دعا کہ دے عمر میں اسکے برکت خدا
جواں ہی رہا اور جواں ہی مرا دعائے نبیؐ کا ہی یہ اثر تھا،

۶۴۔ معجزہ

تو نور اسکے منہ پر چمکنے لگا ہمیشہ قمر سا دمکتا رہا
قتادہ جو تھا ابن ملحان کا نام سو چہرہ پہ اسکے بھی خیر الانام
ہوا صاف شفاف آئینہ سا کہ دوسرے کا منہ آہمیں دسنے لگا
جو زید ابن خطاب تھا اے ہمام تھا ابن اسکا ایک عبدِ رحمٰن نام
وہ جب جسم میں اپنے معیوب تھا قد و قامت اسکا نہیں خوب تھا
وہیں وہ بلند اور بالا ہوا کہ سروِ سہی جوں چمن میں کھڑا

۶۷۔ معجزہ

بہت رکھتے تھے اس پہ حضرت پیار سو خوش طبعی کی راہ سے ایکبار
پڑا ہاتھ سے شاہ کے جب وہ آب ملا رُوے زینب کو اک آب و تاب
تھا وہ حسن جسکے مقابل کبھی نہ پہچانے جاتی تھی عورت کوئی

۶۸۔ معجزہ

بھی برکت کے خاطر کئے تھے دعا وہ رکھتا تھا حضرتکا یہ معجزا
لگاتے سرِ حنظلہ پر اُسے جہاں سرورِ انبیا تھے چھوئے

۶۹۔ معجزہ

لگاتے انہیں ہاتھ اپنا نبیؐ وہ بیماری لیتی تھی دوری تبھی
تو سینے پہ اس کے رسولِ کریمؐ تھے یک ضرب کرتے بہ لطف عمیم

وہ دیوانہ ہوتا نبھی ہوشیار   بھی جن چھوڑ کر اسکو تا ہو فرار
بھی عتبہ بن فرقد یک شخص تھا   کئی عورتیں اسکو تھیں خوش لقا
یہ عتبہ کے تن میں جو خوشبوئی تھی   نہ اسکے برابر تھی خوشبو کوئی
سبب یہ کہ وہ عتبہؓ باصفا   ہوا مرض نملہ سے بیمار تھا
زتاثیر دستِ شریف نبیؐ   ہوا تھا وہ مرض اس سے زائل تبھی
نہ اسکے برابر تھی خوشبو دیگر   نہ ہوتی تھی غالب کوئی اسکے اپر

۷۱۔ معجزہ

تھے غلبہ مسلمانوں پر کر گئے   تزلزل تھا لشکر میں اسلام کے
وہ نکلی ہے جب دستِ اعجاز سے   کہ دستِ مبارک سے اس شاہ کی
تھی جتنی کہ وہ فوج کفار کی   ہر اک شخص کی آنکھ میں جا پڑی
مسلمانوں کو فتح حاصل ہوی   ظفر پائے سب اور غنیمت ملی
ہوا سست گھوڑا تھا بو طلحہ کا   اٹھا کر قدم رکھ نہ سکتا ہی تھا
ہوا شہ کی برکت سے یوں تیز گام   کہ کرتا ہوا پر تھا گویا خرام

۷۳۔ معجزہ

جو لکڑی تھی تب ہاتھ میں آپکے   سو اس سے اُسے ایک حرکت دیئے

۷۴۔ معجزہ

بہت استقدر سست و ماندہ ہوا   نہ طاقت تھی رکھے قدم کو اٹھا
ہوا تیز رفتار ایسا وہیں   کہ گھوڑے سی بھی تیز رو تھا کہیں

۷۵۔ معجزہ

کئے ضرب سینے میں اسکے نبیؐ   سو وہ قوت از غیب پایا تبھی

۷۶۔ معجزہ

جہاں تک کیا بدر میں کارزار   کہ تیغ اسکی ٹوٹی جو تھی آبدار
نبیؐ خالی ہاتھ اس کو دیکھے جب   دیئے ایک بیخ درخت اس کو تب

۷۰۔ معجزہ

تعصب سے سوکن کے ہر ایک زن   ملا کرتی خوشبو بھی مشکِ ختن
ہزاروں سے خوشبوئیاں گر ملے   نہ خوشبوئی پر اسکے غالب رہے
تو عتبہ کے پشت اور شکم کے اُپر   پھرائے تھے ہاتھ اپنا خیر البشرؐ
یہ خوشبوئی اس شاہ کے ہاتھ کی   تھی عتبہ کے تن میں اثر کر گئی
بڑا معجزہ یہ ہے اس شاہ کا   جو دستِ مبارک سے ظاہر ہوا
روایت ہے در روزِ جنگِ حُنین   کہ کفار واشرار پر شور و شین
لے تب مٹی یک مٹھی خیر البشر   دئے پھینک ان کافروں کے اُپر
اگرچہ کہ ذرّی تھی وہ مشت خاک   مگر یہ تھی تاثیر اعجازِ پاک
ہزیمت ہو لشکر میں کفار کے   وہ کفار سب پیچھے ہٹنے لگے

۷۲۔ معجزہ

یہ حال اس کا جب دیکھے شاہ خیارؐ   ہو کے خود ہی اس اسپ اوپر سوار
قدم بر قدم اسکے گھوڑا کوئی   نہ ہمراہی کر سکتا اس کی کبھی
ہوا سست جب اونٹ جابر کا بھی   نظر کر کے حال اسکا حضرت تبھی
سوفی الفور وہ یوں ہوا تیز گام   نہ سکتا تھا کوئی اسکی تھامے زمام
تھا سعد ابن عبّادہ جو مرد نیک   روایت ہے اسکا جو خچر تھا ایک
نبیؐ اسکے اوپر سواری کیئے   قدم کی ہی برکت سی پس آپکے
کہ کوئی جانور ترک کا اسپ بھی   نہ چل سکتا اسکے برابر کبھی
تھا عبد اللہ بجلی جو نہ کو سیر   نہیں بیٹھ سکتا تھا گھوڑے اپر
ہوا ایسا وہ شہسوار عنبر   عرب دیکھ اسکو تھے کرتے عجب
عکاشہ جو تھا مرد جنگی بڑا   تھا شمشیر زن اور جنگ آزما
تھی تیغ جب اس پہلوان کے ہاتھ   کھڑا ہو گیا وہ فقط بجز ساتھ
عکاشہ لیا جب ز دستِ نبیؐ   وہیں بیخ وہ تیغ یک ہو گئی

لگا کرنے اس سے ہی بس کارزار　　کیا اس سے کفار کو خوار و زار
اسی سے ہر اک جنگ میں وہ مدام　　تھا کفار کا کام کرتا تمام
بہت جنگ اس سے عکاشہ کیا　　ہر اک جا میں غلبہ ہی پاتا رہا
کبھی تیغ وہ نہ خمیدہ ہوئی　　مگر اس کو غالب ہی کرتی رہی
مگر مرتدوں سے ہوا جبکہ جنگ　　شہادت سے پایا عکاشہ نے رنگ
یہ حضرت کے تھا ہاتھ کا معجزہ　　سنو نام اس تیغ کا عون تھا

۷۷۔ معجزہ

بھی عبداللہ ابن جحش کے تئیں　　بروز احد سید المرسلین
اٹھا کر دیے شاخ خرمے کی ایک　　وہیں ہو گئی وہ بھی شمشیر نیک

۷۸۔ معجزہ

روایت کی اس طرح سے بو نعیم　　قتادہ جو تھا ایک مرد کریم
نماز عشا اس نے حضرت کے ساتھ　　گزاری ہے مسجد میں آ ایک رات
اندھیرا تھا اس قدر اس رات کا　　بھی ابر اور بارش کیا تھا گھٹا
قتادہ تردد میں ڈوبا رہا　　کہ کس طرح میں پہنچوں گھر اپنے جا
پس ایسے میں اس سرور انبیا　　دیئے شاخ خرما ایک اس کو عطا
بھی فرمائے لیجا قتادہ اسے　　یہ تیرے لئے راہ میں مشعل بنے
ترے آگے اور پیچھے دس گز تلک　　کرے راستہ روشن اسکی چمک
بھی فرمائے جب گھر کو پہنچیگا تو　　وہاں کالا ایک سانپ دیکھیگا تو
تو اس شاخ سے مار اس کو تئیں　　نہیں وہ مگر ایک دیو لعین
قتادہ لے وہ شاخ جب چل دیا　　تو دس گز تلک رستہ روشن رہا
بھی ویسا ہی ایک سانپ پایا وہاں　　تو مارا اسے ہو گیا وہ رواں

۷۹۔ معجزہ

روایت ہی یہ بو ہریرہ ہمام　　شکایت کیا پیش خیر الانام
خلل ہے بہت حافظہ میں مرے　　حدیثیں نہیں یاد رہتی مجھے
رسول خدا اس کو فرمائے تب　　کہ چادر کو اپنے بچھا دیجے اب
کیا یونہی پھر وہ شہ کائنات　　بھرائے وہ چادر پہ تب اپنا ہاتھ
پھر فرمائے اسکو لپیٹ دیجئے　　کیا بو ہریرہ اسی طرح سے
ہمیشہ وہ چادر جو تھا اوڑھتا　　ملا اسکو یک شمہ برکات کا
سو برکت سی ہی ہاتھ کی شاہ کے　　علوم اس کو محفوظ رہنے لگے

بیان اس مطلب کا کہ دوسرے پیغمبروں کو جو معجزے دیے گئے تھے۔ ویسے ہی ہمارے حضرت کو دیئے گئے بلکہ اس سے بہتر اور بڑھکر

اگر چہ کہ آدم کو رب ودود　　کیا دست قدرت سے اپنے نمود
کیا نفخ روح جسم میں خاک سے　　ملا اس کا تن عالم پاک سے
مگر نور سے اپنے رب غفور　　نکالا ہمارے پیمبر کا نور
اسی کو کہیں صوفیہ عقل کل　　اسی کو کہیں روح شاہ رسل
قلم بھی وہی ہے چنانچہ نبی　　کہے صاف اپنے حدیثوں میں بھی
بھی اس روح کل میں نبی کے خدا　　ہے ایمان حکمت کو بھی بھر دیا
فرشتے جو آدم کو سجدہ کیے　　وہ تھا نور حضرت کے ہی واسطے
جو تھا اسکی پیشانی پر جلوہ گر　　کیا جو ہر روح میں بھی اثر
جو تعلیم اسماء کی آدم کو تھی　　روایت کیا جانیے دیلمی
نبی بولے مجھ کو دکھایا ہے رب　　نمائیں کو میری امت کے سب
تھی حالانکہ وہ ماء و طین میں ابھی　　اور اسما بھی سب انکی تعلیم کی
یہاں دیکھئے غور کرکے ذرا　　صفی کو فقط علم اسما کا تھا

یہ حضرت کو اس علم اسما کے ساتھ   زیادہ دیا حق نے علمِ ذوات
اور ادریس کو حق جو رفعت دیا   رفعنا مکاناً علیاً کہا
کہ کوئی نبیؑ یا فرشتہ کو بھی   وہاں پر گذرنے کو طاقت نہ تھی
یہ حضرت کے بس ایک فرمان پر   ہے پانی پہ پتھر چلا تیر کر
ہے مروی کنارے پر یک نہر کر   رسولِ خدا رکھے تشریف تھے
تو پتھر یہ پانی پہ بلوا ہو   چلے تیر کر اور نا غرق ہو
ٹھہر رو برو جا کے حضرت کے پاس   گواہی رسالت پہ دے لے ہر اس
براہیمؑ کو حق جو خلت دیا   سو حضرت کو اپنی محبت دیا
براہیمؑ پر آگ نمرود کی   جو اللہ نے فضل سے سرد کی
بھی آتش بجھی شرک اور کفر کی   یہ آتش ہے اک آتش باطنی
کہ معراج کی شب گئے جب گذر   ہوا تھا گزر کرۂ نار پر
بھی اسے نسائی روایت کیا   محمد جو تھا ابن حاطب کہا
جلا پوست تن کا تو والد مرے   مجھے پاس حضرت کے تب لیگئے
اسی وقت پائی تھی میں نے شفا   نہ کچھ اثر آتش کا باقی رہا
بتاں تھے جو کعبے میں کفار کے   کئے انکو مضبوط تھے شیش سے
تو یک یک اشارے سے سب گرے وہیں   لگا ٹوٹنے سرنگوں بر زمیں
جو موسیٰ کو حق نے دیا تھا عصا   کہ ڈالے زمیں پر تو ہوا اژدہا
سو ویسا ہی اک بلکہ اس سے بڑا   دکھائے ہمارے نبیؐ معجزا
جدائی سے حضرت کے اقدام کی   وہ بس شور و فریاد کرنے لگی
لکھا اپنی تفسیر میں فخر دیں   کہ یکدن ابو جہل مردِ لعیں
نظر آئے تب اسکو دو اژدھے   دو بازوئے حضرت پہ بیٹھے ہوے
ید بیضا تھا گرچہ موسیٰ کا ہاتھ   وہ اک نور تھا جو رہا انکے ساتھ
کہ پشتوں نہیں باپوں کے آدم سے لے   شکم میں بھی ماؤں کے سب آپ کے

مسمّیٰ ہی مقصود ہے اسم سے   والا فقط اسم سے کیا ملے
یہ حضرت کو حق وہ بلندی دیا   کہ معراج میں اس مکاں لے گیا
اگرچہ کہ کشتی جو تھی نوحؑ کی   نہیں ڈوبی ہرگز رہی تیرتی
عجب یہ زیادہ ہے اس سے کہیں   کہ پانی میں لکڑی تو ڈوبی نہیں
تھا واں عکرمہ بن ابو جہل بھی   کہا یوں کہ گر آپ سچے نبیؐ
اشارت کی اک اس کو جب شاہ نے   اکھڑ اپنی جا سے لگا تیرنے
اشارہ کئے جب نبیؐ دوسرا   چلا تیرتا یونہی پھر اپنی جا
کیا آپ کو یعنے محبوب خاص   مقام شفاعت کا بھی اختصاص
سو حضرت پہ بھی سرد آتش ہوئی   بھی آتش جنگ کفار کی
کئے ہیں آتشیں ظاہری کو بھی سرد   ہوی آپ سے وہ سلام اور برد
ہوئی سرد وہ آپکے واسطے   نہ تھا کچھ اثر اس کا اسہی لئے
کہ یک دیگ جو جوش تھی کر رہی   قضارا لڑکپن میں مجھ پر پڑی
لعاب شریف اپنا تب آپکے   جلا تھا جو تن میرا اسپر ملے
براہیم تیشہ سے توڑے بتاں   اشارے سے لکڑی کے توڑے یہاں
سو لکڑی تھی حضرت کے اک ہاتھ میں   اشارہ اسی سے کئے ہیں انہیں
تعالےٰ اللہ کیسا ہے یہ معجزا   ید اللہ میں قوت ہے ربانیہ
اگرچہ کہ ہے وہ بڑا معجزہ   یہ وہ جانور بات کرتا نہ تھا
چنانچہ وہ لکڑی کہ جسکے اوپر   پڑھا کرتے تھے خطبہ خیر البشر
بھی حضرت سے وہ صاف کرتی تھی بات   یہ ذکر آگے گزرا ہے در معجزات
کیا قصد حضرت پہ پھینکے پتھر   لگے زخم تا آپ کے جسم پر
لگا دیکھکر دوڑنے وہ وہیں   کریں تا نہ وہ لقمہ اسکے تئیں
یہ حضرت ہمارے ز سر تا قدم   تھے اللہ کے نور سر تا قدم
وہی نور آیا ہے یاں نقل کر   ہوا پدر و مادر سے بس جلوہ گر

گئی کیا یہاں نور کی بے قصور
شب تار میں سیّد کائنات
صحابی کو بھی ایک بھیجے تھے جو
تو یک نور اس جا چمکنے لگا
وہ حضرت سے جب چلے کے رخصت گئے
تو اسکے لئے رہ میں اس کا عصا
جو دریا کو چیرے ہیں موسیٰ کلیم
روایت بھی اس طرح آگئی ہے
جو دریا زمیں پر بہت ہے بڑا
جو موسیٰ نے اعجاز سے بید رنگ
حجر یکطرف بلکہ شاہِ جہاں
عجب تر ہے یہ راہ سے عقل کے
بھی موسیٰ نبی سے خدائے انام
تھا معراج موسیٰ سرِ طور پر
فصاحت جو رکھتے تھے ہاروں نبیؑ
احادیث کو آپ کی دیکھئے
تھا اعجاز یوسف جو حسن و جمال
صباحت تھا یوسف کا حسن و جمال
اندھیری میں تشریف لائیں اگر
تبسم کئے جھلکی اک روشنی
لگا دیوے یک لکڑی سوکھی اگر
کہ وہاں لوہا لیتا تھا نرمی اگر
تھا منہ اسکا چھوٹا بجاتا تھا سر

چمکتے ہیں ہیں ہزاروں سے نور
دیئے شاخ خرمہ قتادہ کے ہاتھ
کہ دعوت کرے جاکے یک قوم کو
یہ قصہ تو آگے بھی لکھا گیا
وہ ہر دو کے بھی ہاتھ میں تھے عصے
اسی طرح مشعل سا روشن ہوا
تو چیرے قمر کو رسولؐ کریم
کہ راوی نے صحت کو پہنچائی ہے
سو ہے سامنے اسکے یک قطرہ سا
نکالے ہیں پانی کے چشمے زِ سنگ
کئے انگلیوں سے ہیں نہریں رواں
سو نہریں رواں گوشت اور پوست سے
سرِ طور پر جو کیا تھا کلام
ہے معراجِ حضرت سرِ نور پر
سو وہ جانو عبری زبانیں ہی تھی
فصاحت بلاغت کو قانون سے
بوجہِ تمام و بوجہِ کمال
ملاحت تھی حضرت کا حسن و جمال
تو مہتاب نکلے سا آوے نظر
ملی سوزن اس جا جو تھی گم ہوئی
تو سرسبز ہوتی وہ اور بار ور
تو پتھر یہاں ہوتا تھا نرم تر
کیا حق نے وہ پتھر کو پھر نرم تر

نہ تعمیم اس ہاتھ میں نور کی
سو وہ رہ میں مشعل ہی روشن ہوئی
نشانی وہ یک چابک شاہ نے
بخاری میں مذکور ہے جانئے
عصا ایک کا رہ میں روشن ہوا
روایات ایسے بہت آئے ہیں
تصرف ہوا وہ زمیں پر عیاں
کہ ہے درمیانِ زمیں آسماں
فلک پر گئے جب رسولؐ کریم
ہمارے پیمبر نے بھی سنگ سے
اگر پانی پتھر سے جاری کئے
روایت جو اسباب میں آئے ہیں
کیا بات حضرت سے بر آسماں
بہار نبوت میں ہے دیکھئے
ہیں حضرت بھی عربی زبانیں فصیح
تو معلوم ہو کیا فصاحت تھی وہ
شمائل کو حضرت کے دیکھیں اگر
تھا حضرت کے چہرے پہ وہ آفتاب
اندھیرے مکاں بیچ خیر البشر
جو داؤد رکھتے تھے یہ معجزہ
سو حضرت سے بھی ایسے ہی معجزے
چنانچہ روایت کیا یہ نعیم
بآساں نبیؐ آہیں داخل ہوئے

ہے تقسیم اس طرح تھی میں نور کی
روایت یہ اوپر بھی لکھی گئی
میانِ دو چشم اسکے انگلی رکھے
کہ دو شخص حضرت کے پاس آئے تھے
جب ایک دوسرے سے جدا ہو چلا
جو تقسیم نور آپ فرمائے ہیں
مگر یہ تصرف ہے بر آسماں
بڑا ایک دریا کے مکفوف جاں
سو چیری گئی تب وہ بحرِ عظیم
نکالے ہیں پانی کے چشمے کئے
عجب کیا ہی وہ جنس ہے ارض کے
سو چند اسے ہم آگے ہی لائے ہیں
پرے عرش کے عالمِ لامکاں
جو باتیں ہوئیں راز کی آپ سے
نہ رکھے کوئی ایسی فصاحت صریح
فصاحت تھی کیا اور بلاغت تھی وہ
ہو معلوم کیا حسن تھا جلوہ گر
کہ تیرہ نظر آتا تھا آفتاب
ہیں تشریف لے آئے یکوقت پر
لگا ہاتھ تو نرم لوہا ہوا
بل افضل تر اس سے بھی ظاہر ہوئے
گئے غار کو جب رسولِ کریم
رکھے سر سنگ استراحت کئے

نشاں آپکے بازوئے پاک کا — تھا اس سنگ پر خوب ظاہر ہوا
سواری کا جو خاص تھا جانور — ہیں باندھے اسی سے وہ خیر البشر
تلے جہاز کے بیٹھے جو خشک تھا — سو سرسبز فی الفور وہ ہوگیا
تھی لاغر نزار اُم معبد کی شاۃ — بھی سوکھا تھا کاں اسکا ای نیکذات
بلاشبہ اعجاز داؤد سے — کہیں غلبہ رکھتے ہیں یہ معجزے
یہ حضرت سے آکر کئے ہیں کلام — پرندے چرندے بہ عجز تمام
کہ تسبیح کئے کنکر اس شاہ کے ہاتھ — شتر اور ہرنی بھی کی اس سے بات
کیا عرض کچھ سن کے بولے نبیؐ — کہ ایذا دیا اس کو تم سے کوئی
روایت بہت ایسی مشہور ہیں — کتابوں میں منقول و مذکور ہیں
یہ حضرت کو جو حق دیا تھا براق — جو کرتی تھی وہ سیر نیلی رواق
گئی لیکے حضرتکو زیں فرش خاک — بیک طرفۃ العین تا عرش پاک
روایت ہی اس شاہ کے روبرو — بوقت نماز آیا شیطان جو
بندھائے ہیں مسجد کے اک کھام سے — تا اطفال آ اس سے بازی کرے
تھا جنوں کا لشکر سلیماں کا — پر حضرتکا لشکر فرشتوں کا تھا
کریں شاہی باز ہد کو اختیار — خوشی سے لئے زہد شاہ اختیار
سو حضرت سے اس قسم کے معجزات — بہت سے ہوئے واقع ای نیکذات
یہ چرخ چہارم جو عیسےٰ گئے — تو حضرت گئے عرش کے بھی پرے
تھے حضرتکی یکذات میں وہ تمام — بلکہ اُن سے بھی بڑھکر علیہ السلام
کوئی ان سبھوں کو کہاں تک لکھے — کہ خارج ہیں امکان تحریر سے

بھی بیت مقدس کا ایک سنگ بھی — ہوا نرم جیسے خمیرے زکی
روایت ہی پتھر پہ نقش قدم — تھا اٹھتا نہ بالو پہ اے محترم
بھی پیرکے زمیں میں وہ جب کوئیلا — تو اس سے وہیں جھاڑ پیدا ہوا
لگا اسکو جب دست شاہ جہاں — ہوئیں دودھ کی نہریں اس سے رواں
سلیمان کا تھا جو یہ معجزہ — پرندے کلام ان سے کرتے تھے آ
عجب کیا کہ ہو جانور سے کلام — ہوا جبکہ سنگ و شجر سے کلام
ہے مروی پرندہ بھی اک آن کر — لگا پھرنے حضرت کے اطراف پر
کہ بچوں کو اسکے کسی نے لیا — اگر پھیر دیں اسکو تو ہے بھلا
تھا بار اسپ سلیمان کا — کہ لیجاتا تھا تخت انکا اڑا
تگ و تاز اور اسکی تھی جو گریز — تھی بار سے بھی بلکہ بجلی سے تیز
مسخر تھے شیطاں سلیمان کے — کی تسخیر شیطاں بھی اس شاہ نے
دیا اس پہ قدرت نبی کو خدا — سو حضرت نے اسکو مسخر کیا
سلیمان جنوں سے خدمت لئے — یہ حضرت مسلمان انکو کئے
سلیماں کو شاہی دیا تھا خدا — یہ حضرت کو اسمیں مخیر کیا
بھی عیسیٰ جو مردوں کو زندہ کئے — بھی کوڑھی جذامی کو اچھے کئے
چنانچہ بیاں اسکا آگے ہوا — بہت سے روایت کا املا ہوا
غرض انبیا میں سبھی جو کہ تھے — فضائل کمالات او معجزے

آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

یہ یک شمہ ہے میں نے جو یاں لکھا — یہ بس ایک قطرہ ہی اس بحر کا

حضرت کے خاص ایسے معجزات جن کو خصائص کہتے ہیں کسی نبی کو ان میں شرکت نہیں۔

کئی نعمتیں جبکہ رب العلا — دیا تھا جو حضرتکو اور دیویگا
ہے بیرون عقل و قیاس و گماں — نہ اسکو احاطہ کرے ہی بیاں
پر اک بات معلوم یہ کیجئے — کہ محبوب کوئی کسی کو رکھے

دیا یعنے دنیا میں جو نعمتیں — بھی دیگا قیامت میں جو کچھ انہیں
مگر اسکا کچھ مختصر کر بیاں — ذرا سنئے تحریر کرتا ہوں یاں
تو ممتاز کرتا ہے سب میں اسے — بہت اس پہ الطاف اپنے کرے

گہے اکثر اشیا میں بس انکو خاص — عنایت کرے اسکو اک اختصاص
کہ ظاہر ہوتا اسکی محبوبیت — بھی لوگوں کو ہو اس سے اک معرفت

یقیناً ہیں جب سرور انبیا — حبیب اور محبوب رب العلا
خدا ان کو از راہِ لطف و عطا — خصائص بہت سی عنایت کیا

ہو عالم میں تا اختصاص آپ کو — کیا اس لیے سب سے خاص آپ کو
خصائص وہ دو قسم ہیں جانئے — دیے تھے جو حضرت کو اللہ نے

ہیں قسم اول کے خصائص وہی — ہو دخل انمیں دوسرے رسولوں کو بھی
پر ان سے جو ہوں زائد و خوب تر — کیا تھا عنایت بہ خیر البشرؐ

خصائص جو ہیں دوسری قسم کے — وہی ہیں جو حضرت کو حق نے دیئے
مگر کوئی رسولؐ و نبیؐ کے تئیں — یقیں انمیں کچھ دخل و شرکت نہیں

یہ ذاتِ مبارک پہ حضرت کی ہی — ہیں مخصوص تر وہ خصائص سبھی
چنانچہ روایت ہے اس شاہ کو — نظر آتا جس طرح سے روبرو

اسی طرح پیچھے سے بھی دیکھتے — نہ دیوار و دوری کا پردہ ہے
بھی کرتے نظر جونکہ در روشنی — نظر کرتے یونہی اندھیرے میں بھی

لعابِ مبارک بھی اس شاہ کا — یقیں کھارے پانی کو میٹھا کیا
لعابِ مبارک میں تھا یہ اثر — چکھاتے اسے چھوٹے بچے کو گر

تو وہ سیر رہتا تھا اسدن تمام — نہیں دودھ چاہتا تھا وہ تابشام
نہ بھوکا پیاسا بھی ہوتا تھا وہ — نہیں تشنگی سے تڑپتا تھا وہ

جو تھے اہل بیتِ رسولِ خدا — گرفتار در صدمۂ کربلا
سو بچوں سے بس انکے اسباب کا — یقیں بارہا تجربہ ہو چکا

کہ طفلی کی حالت میں شبیرؑ کو — لعاب اپنا حضرت چکھاتے تھے جو
وہ تاثیر باقی تھی تا سالہا — کہ واقع ہوا صدمۂ کربلا

جو اطفال ہوتے تھے تشنہ دہاں — چوساتے حسینؑ انکو اپنی زباں
تو بچوں کو تسکیں ہوتی تبھی — نہوتے تھے وہ مضطر از تشنگی

تھے حضرت کی بغلیں سفید اور صاف — تھے شفاف آئینہ سا بے خلاف
نہ تھا بال کا انمیں نام و نشاں — بھی خوشبو مہکتی تھی ان سے عیاں

تھا آواز میں شہ کے یہ معجزا — کہ اسقدر وہ دور جا پہنچتا
یقیں دسویں حصے تلک اسکے بھی — کسی کو نہ آواز پہنچے کبھی

اگرچہ کہ سوتی تھی آنکھ آپکی — پہ بیدار رہتا تھا قلب نبیؐ
جمائی بھی حضرت کو آئی نہیں — کبھی عمر میں آپکے بالیقیں

طہارت تھی یہ باطنی ظاہری — ہوا احتلام آپ کو نہ کبھی
تھا عرق بدن رشکِ عطر و گلاب — کہ تھے مشک و عنبر بھی رو در حجاب

کسی رہ سے وہ سید المرسلیںؐ — اگر ہو کے تشریف فرما کہیں
مہکتی تھی اس راستے میں تمام — وہ خوشبوِ معطر ہو جس سے مشام

اسی سے سمجھتے تھے سب خاص و عام — کہ گزرے ہیں اس رہ سے خیر الانام
براز آپ کا بھی کوئی آدمی — نہ دیکھا ہی روئے زمیں پہ کبھی

نکلتی زمیں شق ہو اس کو بھی — مہکتی وہاں بوئے خوش مشک کی
ہوئے جبکہ پیدا شہِ انس و جاں — درخشاں ہوا ایک نور ایسا وہاں

عمارات آئیں نظر شام کی — یقیں آپ کی والدہ کو تبھی
زمیں پر فلک سے ملک آئے ہیں — جھلائے ہیں حضرت کو جھولے کئیں

بھی جھولے ہیں آ چاند حضرت کے ساتھ — روایت سے ثابت ہی کرتا تھا بات
بھی حضرت اشارے تھے کرتے جدھر — وہ ماہِ منور تھا جھکتا ادھر

اگر دھوپ میں جاتے حضرت کہیں — تو ابر آن کر سایہ کرتا وہیں
لباسِ مبارک پہ بھی آپ کے — نہ مکھی نہ مچھر کبھی بیٹھتے

بھی مرکب پہ بیٹھے تھے جبتک سوار — نہ کرتا وہ پیشاب و بعد آشکار
بھی روح شریف نبیؐ اور ا — کیا پیدا آگے سبھوں کے خدا

ندائے الست آپ سے ہی خدا / کیا پہلے از راہ لطف و عطا
جواب اس ندا کا یہ لفظ بلےٰ / دئے سب سے پہلے شہ انبیا

بھی وہ رتبۂ عالی معراج کا / خدا خاص بس آپ کو ہی دیا
کہ ساتوں سموات کا سیر و دور / پرے عرش کے بھی گذرنا بغور

سواری بھی بر پشت یکراں براق / جولے گذری بر چرخِ نیلی رواق
کریں قاب قوسین تک بھی خرام / دنیٰ اور تدلیٰ کا پاویں مقام

یہ خاص ہیں ذات سے آپکی / نہ وصل اسمیں رکھتا ہے کوئی نبی
ملائک لے شمشیر و تیر و تبر / سوار ابلق اسپوں کے ہو پشت پر

فلک سے زمیں پر جو نازل ہوئے / بھی لشکر میں حضرت کے داخل ہوئے
کئے فوج کفار سے کار زار / ہے مخصوص یہ بھی بشاہ خیار

اشارہ کئے شاہ انگلی سے جب / فلک پر دو ٹکڑے ہوا چاند تب
دعا سے بھی شہ کے علانیہ خوب / کیا ہے طلوع مہر بعد غروب

اور ایسے عجائب کئے معجزے / ہیں مخصوص حضرت کے ہی ذات سے

وہ فضیلتیں اور نعمتیں جو حضرت کو فردائے قیامت میں ملینگی

بھی دیویگا اللہ جو نعمتیں / رسولِ خدا کے تئیں حشر میں
نہ پاویگا اس قدر کوئی نبی / نہ ہوگا مقرب بھی ایسا کوئی

کہ اول اٹھیں قبر سے آپ ہی / اول ہوش میں آئینگے آپ ہی
براق اوپر اسوار کروا انہیں / لے آوینگے جب عرصۂ حشر میں

فرشتے جو باندھے رہیں گے قطار / جلو میں رہیں ان کے ستر ہزار
لے آسنہ کو اس عزت و شان سے / بہ توقیر کرسی پہ بٹھلائیں گے

وہ کرسی رہیگی کہاں جانئے / کہ سیدھے طرف ہی ہے عرش کے
مقام اک جو محمود ہے اسکا نام / سو حضرت کو ہی دیگا رب الانام

کریگا خدا آپ کو ہی عطا / بمیدان محشر لوا احمد کا
کہ آدم بھی اولاد نیک انکی سب / کھڑیں اسکے سایہ میں ہی آکے تب

سبھی انبیا اپنی لے امتیں / ادب ساتھ حضرت کے پیچھے چلیں
یہ حضرت ہی لے اپنی امت کا نام / سبھوں کے چلیں آگے با احترام

بھی دیدار پُر نور اللہ کا / شروع آپ سے ہی وہاں ہوویگا
شفاعت کا در آپ ہی کھولدیں / تو اسدم شفاعت کی دھومیں مچیں

بھی حضرت ہی اس وز پل کے اوپر / کریں برق سا سب سے آگے گذر
جگر پارہ اور نورِ عین رسول / جو خیر النسا ہیں جناب رسول

کریں پل کے اوپر گذر آپ جب / کریگا خدا حکم لوگوں کو تب
کرو بند آنکھ اپنے تم خوب تر / کریں فاطمہ تا کہ پل سے گذر

یہ سنتے ہی حکم خدا لوگ سب / کرینگے وہیں بند آنکھوں کو تب
بھی پہلے وہی سید المرسلین / کھلا دیویں باب بہشت بریں

وسیلہ کا درجہ جو ہوگا بڑا / ملے خاص حضرت کو روزِ جزا
وہ ہے درجہ ایسا بلند اور قوی / سوا انکے پاوے نہ دوسرے نبی

وسیلہ کسے کہتے ہیں جان لیں / کہ حضرت کا یہ رتبہ ہو حشر میں
کہ حضرت کو قرب خدائے قدیر / ہوا ایسا کہ دنیا میں شاہ و وزیر

شریعت میں بھی آپکی چند چیز / جو رکھتے ہیں تخصیص اے باتمیز
کریں ذکر انکا تو ہووے طویل / یہاں انکا کرتا ہوں ذکر قلیل

کہ حضرت کے خاطر غنیمت کا مال / خدائے تعالیٰ کیا ہے حلال
بھی حضرت کے خاطر اے فرخندہ پے / لی ساری زمیں حکم مسجد کا ہے

کہ تا امتی انکا جا ہے جہاں / بلا شک نمازیں گذاریں وہاں
تیمم لئے ہر زمیں کی بھی خاک / ہوئی انکی امت کی خاطر ہے پاک

وضو بھی اسی طرح اے با نیاز
بھی جمعے کا جو روز فیروز ہے
یہ سب خاص حضرت کے ہیں واسطے
خصائص مگر باطنی بے شمار
عروج و نزول و شہود و فنا
جو ماریں سلوک طریقت میں دم
سو حضرت سے ہی اسکے لائق ہیں یہ
علوم اولین آخرین کے تمام
خصائص کا شہ کے بیاں یہ سبھی
دلائل یہ انکی رسالت کے ہیں
ذرا علم اور عقل سے دیکھئے
محمد تھے بے شک رسول خدا
وہ بسیار ہیں انکو گر سب لکھے
کہ خالی نباشد جنان السیر

اسیطرح بھی پنجگانہ نماز
اجابت کی ساعت جو اس روز ہے
سوا انکے ہیں اور خصائص کئے
جو ہیں حسب درجات شاہ خیار
فناء الفنا اور بقا ذات کا
چلیں آپ کے ہی قدم بر قدم
بلند تر مقامات اور واردات
معارف لدنی جو ہیں لا کلام
عزیزیہ تفسیر سے نقل کی
براہین یہ انکی نبوت کے ہیں
نگہ زیں پر انصاف کی راہ سے
رسول خدا سرور انبیا
تو یک دفتر اس کو جدا چاہیئے

اذاں اور اقامت بھی اے باصفا
بھی رمضاں میں جو قدر کی رات ہے
یہ تھوڑے خصائص ہیں جو ظاہری
تجلی ازاں جملہ انوار کی
ہیں حضرت کے امت میں جو کاملیں
کئے اتباع سنن اس قدر
سو یہ بھی خصائص ہے حضرت کے ہے
دیا آپ کو جو خدا نے ہیں متیں
کہ تا عقل کامل سے یہ سوچئے
کریں غور مخصوص اہل کتاب
کہ غیر پیمبر کو کب دینگے ہاتھ
تبھی تو دئے ہاتھ یہ معجزے
بطور نمونہ مگر ہیں یہاں

بھی آمین اور سورۂ فاتحہ
اور اس رات نازل جو برکات ہے
جو مجمل یہاں میں نے تعداد کی
ترقی بھی معراج اسرار کی
رہ حق کے ہیں سالک و واصلیں
چلے انکا نقش قدم دیکھکر
نہ اور امتوں کو ملی ایسی شئے
سو کچھ ان کو حد و نہایت نہیں
کہ ذات نبیؐ میں خصائص جو تھے
خصوص انہیں ہیں جو کہ نصفت آب
خصائص جو ہیں ایسے اور معجزات
خصائص جو دوسرے نبیؐ میں تھے
یہ تھوڑے خصائص کیا ہوں بیاں
ز حالات اعجاز خیر البشر

خاتمہ در تضرع و ابتہال بہ بارگاہ ایزد متعال جلت قدرتہٗ

بحمد اللہ یہ نسخۂ معجزات
الٰہی اسے فضل سے کر قبول
میں جب ابتغاء وسیلہ کیا
نہ سرمایہ صدقات و خیرات کا
مگر دل میں رکھتا ہی یک تیرا نام
خبر تو نے ہی دی ہی اے رب ناس
غفوری کو کام اپنے فرمایئے
خطا پر نہ میری نظر کیجئے

جو ہیں معجزات شہ کائنات
بھی مقبول درگاہ حضرت رسولؐ
کہ لاؤں ترے پاس روز جزا
نہ سرمایہ شغل عبادات کا
بھی تیرے معظم پیمبر کا نام
میں نہتا ہوں دل شکستہ کے پاس
جمال اپنی رحمت کا بتلایئے
یہ رحمت پہ اپنی نظر کیجئے

بہ اعجاز آں خاتم الانبیاء
یہی توشہ یک بس ہے عاصی کیتئیں
نپایا بجز اسکے وسیلہ کوئی
بضاعت نہ کچھ رکھے یہ بے ہنر
نہیں پاس میرے مگر تیری آس
میرا شیشۂ دل تو ہے چور چور
گناہوں سے گو بندہ آلندہ ہے
گنہ گرچہ میرا کہیں ہے بڑا

ہوا ثبت ختم اس پہ اب ختم کا
عمل جب نہو خیر جز سیئات
جو ہو وہ وسیلہ ذریعہ قوی
کہ ہے بے سر و پا و بے بال و پر
تو ہی دیوے ہر اک نراسی کی آس
ولے معصیت کے سبب سے ہوں دلم
یہ آلودۂ عرق شرمندہ ہے
پہ رحمت سے تیرے نہیں ہے بڑا

کشادہ ہے عاصی کا دستِ دعا
پسارا ہے ہاتھ اپنے اوپر اٹھا

اجابت کا دیجے دعا میں اثر
مرا جامِ مقصود لبریز کر

تو چاہے کرے کوہ یک کاہ کو
تو چاہے تو یک ذرہ خورشید ہو

سوا تیری درگہ کے جاؤں کہاں
میں روئے نیاز اپنا لاؤں کہاں

ہو ہر نفل قربِ نوافل مری
ہو قربِ فرائض فرائض سبھی

ہو جب نفی کے بعد ایسا اثبات
میسر ہو تب جاودانی حیات

دے مجھ کو حیات اندر ایسی ممات
کہ وہ موت ہو جاودانی حیات

ہو اس موت کا خاتمہ بھی بخیر
کہ قربِ فرائض پہ ہو ختم سیر

عروجی نزولی جو ہیں قرب چار
ہوئے جیسے خاطر ہیں دار و دیار

اجابت کی دے کامیابی مجھے
مقاصد کی دے فتح یابی مجھے

تری ذات ہی بادشاہ و غنی
ہے تجھ پاس انعام کی کیا کمی

تو ہے دستگیرِ فرو ماندگاں
تو ہے چارۂ جملہ بیچارگاں

دے توفیق مجھ کو عبادات کی
عبادت میں لذت مناجات کی

فنا ہو وہاں فعل و ذات و صفات
یہاں باقی فعل و صفات و ذات

مرے قال کو حال سے کر بدل
سلوکِ مقامات کا دے عمل

نہ وہ موت لیجاوے جو گور میں
یہ وہ موت لیجاوے جو نور میں

صلوٰۃ و سلام خدائے انام
ہمارے پیمبرؐ پہ ہووے مدام

بھی سب آپ کے آلؑ و اصحابؓ پر
ہو نازل خدا سے بہ شام و سحر

تاریخِ اختتامِ رسالۂ معجزاتِ خیر الانامؐ

چمنِ معجزات حضرت کا
حضرت خاتم الرسالتؐ کا

نسخۂ معجزات یہ اپنا
شمہ یک معجزات حضرت کا

رنگ و بوئے تمام مسک لیا
شکر بے حد ہے ربِ عزت کا

بالبدیہہ اس کا سال بلبلِ دل

باغ دایم بہار ہے کیا ہے
رنگ رکھتا ہے کس نضارت کا

ایک گلدستہ اس گلستاں کا
ایک قطرہ اس ابرِ رحمت کا

حق کی قدرت کا جب کرشمہ ہے
معجزہ صاحب النبوت کا

بولا صوفی کرشمہ قدرت کا
۱۲ھ ۹۱

قصیدہ متضمن التجا بہ درگاہ سرورِ انبیا علیہ التحیۃ والثنا

یا رسولِ خدا کرم کرنا
رحم کو بھی کرم سے ضم کرنا

تا ہو یہ نا تمام مرد تمام
فضل اے مظہرِ اتم کرنا

جہل کی ظلمتوں سے کر باہر
علمِ حق میں مجھے علم کرنا

در عبادت بہ شکل دال سجود
الف قد کو میرے خم کرنا

لبِ رشکِ مسیح سے اپنے
دلِ مردہ پہ میرے دم کرنا

دل پریشاں ہے تفرقہ میں مرا
جمع سے اسکو منتظم کرنا

جمع اضداد کا دے علم مجھے
عینیت غیریت بہم کرنا

کہ مرے لوحِ دل سے جہل کو حک
حرف علم اللدن رقم کرنا

عینِ رحمت ہے خاص ذات تری
رحم و لطف و کرم اعم کرنا

دولتِ علمِ وحدت و کثرت
کر عطا مجھ کو محتشم کرنا

سیر و دورِ رہِ عروجی میں
رہنما آپ کا قدم کرنا

دل ہے میرا جو کلبۂ احزاں
اس کو جوں گلشنِ ارم کرنا

سفرۂ فیضِ سرمدی سے ترے
بدل یک فضلہ نعم کرنا

کرے اثنینیت کا جو اقرار
ایسی جھوٹی زباں قلم کرنا

تا بوحدت شہود کثرت ہو
دلِ صوفی کو جامِ جم کرنا

صفوۂ دل سے حرفِ شرک وجود
محو ایسا کہ کالعدم کرنا

ثبت توحید فی وجود اللہ
کرکے فانی مجھے خدا ہیں ہی

نقش کی طرح مرتسم کرنا
بے خودی کی بنا ھدم کرنا
حشر میں ہو مجھے الم سے نجات

حجب کثرت کیانی کا
اپنی تریاق سے شفاعت کے
داخل جنت ارم کرنا

مرتفع مندفع ظلم کرنا
اثم صوفی کا دفع سم کرنا

قصیدۂ نعتیہ از حضرت مولانا صوفی قدس سرہٗ

تجھ سا حبیب خالق داور نہیں کہیں / تیری صفات و ذات میں ہمسر نہیں کہیں
تیرا نظیر ارض و سما پر نہیں کہیں / تجھ سا محیط نور کا گوھر نہیں کہیں
دیکھا ہے ہم نے عالم تقدیر سیر کر / بے عکس شخص تجھ سا مقدر نہیں کہیں
چمکے ستارگان نبوت ھزار ہا / لیکن ترے سا ماہ منور نہیں کہیں
والشمس تیرے مصحف رخ کا ہے نقطہ ایک / ایسا جہاں میں روئے منور نہیں کہیں
تشبیہ تیرے رخ کی صباحت کی والضحےٰ / ایسا رخ مبارک و انور نہیں کہیں
مانند تیرے گیسو کے واللیل سے شبیہ / گیسوئے عنبرین و معطر نہیں کہیں
تیرے ہی نور حسن کا یوسف تھا جلوہ ایک / ایسا جمال معجز و دلبر نہیں کہیں
ہفت آسمان و کرسی و عرش بریں کے فوق / سیار تجھ سا روئے زمیں پر نہیں کہیں
پہنچے وہاں کہ روح قدس کو نہ ہو گزر / قالب سا تیرے جسم مطہر نہیں کہیں
آدم سے تا مسیح رسل جس کے ہیں ثمر / ایسا شجر جہاں میں مثمر نہیں کہیں
تعبیر تیرے ید کی یداللہ سے ہوئی / یوں دست حق سے دست معبر نہیں کہیں
مظہر وجود حق کا ہے مظہر ہے خلق کا / مانند تیرے مظہر مظہر نہیں کہیں
وادیٔ قدس دائرہ قوس احد ہے طور / تجھ سا کلیم خالق اکبر نہیں کہیں
منبر ہے قوس قاب عصا خطبۂ انا / ایسا خطیب و خطبہ و منبر نہیں کہیں
اسفار اربعہ کے عروج و نزول میں / تیرے قدم کے نقش سا رہبر نہیں کہیں
اجزا ہیں تیرے سارے رسل اور تو ہے کل / یک شکل میں ہزاروں پیمبر نہیں کہیں
نعلین تیرے عرش کیا اپنے سر کا تاج / ایسے نعال عرش کے افسر نہیں کہیں
رحمت شفاعت اور کمالات و علم سے / لبریز تیرے چشمے سا کوثر نہیں کہیں
محبوب کبریا کا کرے وصف جو تمام / ایسا بشر جہاں میں سخنور نہیں کہیں
کیجے کرم سے بندۂ صوفی کے دل کو صاف / اے شاہ. مانند اسکے مکدر نہیں کہیں

آثارِ نبوت

۱۳۵۶ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پس از حمدِ حق اور نعت پیمبرؐ
بہ نزد اہل حق و عقل انصاف
مبارک ذات میں حضرت کے اے یار
پہ متعصب تھے یا بے عقل جو شوم
کئے اہل کتاب ایسے ہی بدخواہ
فریب و مکر سے دیتے ہیں دھوکا
سیر حضرت کا جانیں اور شمائل
فضائل سے رہیں حضرت کے آگاہ
جو حضرت کی سیر سے بے خبر ہے
معاذ اللہ معاذ اللہ منہا
تھا جب حضرت کا محل باکرامت
ہے کفر و شرک کی جس میں حقارت
بھی دی کفار پر کیا فتح و نصرت

سنو اے مومنو اب گوش دھر کر
مسلّم ہیں مسلّم ہیں وہ اوصاف
نبوت کے وہ دیکھ اوصاف و آثار
رہے وہ دولت ایماں سے محروم
ہیں نکلے اس زمانے بیچ گمراہ
خصوصاً سادہ دل لوگوں کو ہر جا
علامات نبوت اور فضائل،
سیر حضرت کی دیکھیں گاہ و بیگاہ
تو اسکے حق میں جا تو یہ خطر ہے
پہنچے اس سے ہر مومن کو مولا
بھی جب پائے ہیں مکے میں ولایت
ظہور دین حق کی ہے بشارت
خدا نے آپ کو بعد نبوت

کہ حضرت کی نبوت کے علامات
جو تھے اہل کتاب انصاف آئیں
بلاشبہ و تعصب لائے ایمان
بھی نادانوں کو شبہے ڈال بسیار
کہ در تکذیب قرآن و رسالت
ہے لازم پس مسلمانوں کو اے یار
خصوص اس عصر میں اے نیک عنوان
زیادہ اس سے ہو تا نور ایماں
کہ در دام فریب و مکرِ کفار
ز آثار نبوت تم سنو سب
نظر آتے ہیں ارہاصات ایسے
سدا ہوتے رہے ظاہر جہاں میں
نہ تھا حالانکہ اس سرور کو کچھ مال

جو عقل و نقل سے پائے ہیں اثبات
بھی عالم اور عاقل اور حق بیں
نجات اخروی کے پائے ساماں
ہوئے ہیں نار دوزخ کے سزاوار
رسائل چھاپ کر دیتے ہیں شہرت
رہیں اسباب میں ہشیار ہشیار
محض از بہر حفظ دین و ایماں
کریں رد دشمن دیں کا بہ اعلان
کہیں آ جائے دھوکا کھا کے یکبار
دلائل تھوڑے کرتا ہوں بیاں اب
کہ تمہیدات ہیں پیغمبری کے
زمین و آسماں کون و مکانیں
نہ تھی شاہی نہ دولت ملک و اقبال

کہ کی ہو اس سے تا تالیف عالم / ہوئے ہوں اس سے لوگ آ کر فراہم
بتوں کی ہے پرستش پر یقیں تب / عرب تھے متفق پیر و جواں سب
تعصب اور تفاخر اور حمیت / فساد و فسق اور بغض و عداوت
ملامت کا کسی سے بھی نہ تھا ڈر / نہ خوف آخرت تھا انکے دل پر
سوا یسوں کو وہ پیغمبر خدا کے / ہیں راہِ راست پر کس طرح لائے
جو لایا حق طرف سے آپ نے دیں / اسی کے نشر میں باعز و تمکیں
تھی گر مقصود ان کو بادشاہی / تو رکھتے تھے یقیں اسباب شاہی
تھی دعوت نفس و شہوت توڑنے کی / بھی دنیا کی محبت چھوڑنے کی
ہوئے سب دل سے اس سرورؐ کے منقاد / ہوئے سب متفق آپس میں دل شاد
انہیں کی نصرت و یاری میں ہر آں / فدا اپنا کئے ہیں مال اور جاں
اٹھایا ہے انہوں نے رنج کیسا / خدا کی رہ میں خوں اپنا بہایا
نہ بر امیدِ طمعِ مال اور زر / کہ بخشے ان کو آئندہ وہ سرورؐ
ہمیشہ بلکہ وہ سالار کونینؐ / تصرف انہیں کرتے خود تھے بے مین
بھی ادنیٰ اور اعلیٰ کو وہ سرورؐ / تھے رکھتے اپنی مجلس میں برابر
نہ حاصل ہووے از اسباب عقلی / نہ بن آوینگے از تدبیر فکری
تھی حضرت کو یتیمی اور اسیری / بھی تنہائی ضعیفی اور فقیری
یہ ہے واللہ فیضِ آسمانی / یہ ہے امرِ الٰہی کی نشانی
نہیں یہ قوت بشری کا ڈھب ہے / نہیں کوئی اس پہ قادر غیر رب ہے

سلاطیں سے نہ کوئی تھا مددگار / نہ لشکر اور نہ فوجیں اور نہ ہتھیار
بھی بکھیر جاہلیت کے ہی عادات / بھرے تھے زشت انہیں بے نہایات
بھی امر خیر پر نا اتفاقی / بھی خونریزی دگر عادات باقی
بھی بکھیر خیر و شر سے بے خبر تھے / نہایت اہل شر اور بدگہر تھے
بھی کی کسطرح دین حق کی دعوت / ہوئے سب تابع احکام ملت
کیا کفار اور اشرار سے جنگ / نہیں اس سے ہوئے زنہار دل تنگ
نہ کرتے دور خود سے ناز و نعمت / نہ رکھتے فقر اور فاقہ کی رغبت
بھی فرماتے کرو طاعت خدا کی / صحابہ با این تکلیفات شرعی
دل ایسے آپکی الفت میں جوڑے / کہ اولاد و وطن گھر بار چھوڑے
سنان و سیف اور تیر و تبر کے / مقابل سینہ و سر اپنا کر کے
نہ یہ تحصیلِ دنیا کا سبب تھا / کہ بخشے ہوں انہوں کو شاہ والا
دیا کچھ اس جہاں میں جاہ و عزت / ملے ان کو دیا ملک و ریاست
تونگر حکم پر تو آپ کے مال / تصرف کر کے لینا فقر کا حال
اگر عاقل کرے غور و تامل / تو سمجھے گا کہ ایسے کام بالکل
نہ مکر و فکر سے نہ زور و زر سے / نہ ملک و سلطنت کے کر و فر سے
خدا ہی تھا مددگار اور یاور / ہوا کام آپ کا بس سب سے برتر
نہ عادات بلکہ ہے یہ خرقِ عادت / بڑا یہ معجزہ ہے فی الحقیقت

اَلَا لَہُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ تَبَارَکَ اللّٰہُ رَبُّ الْعٰلَمِیْن

معجزات عقلیہ

پس اس ہی طرح حضرت سے ہمارے / ہوئے ہیں معجزے ظاہر بہت سے
وہ تھا حق جو دیا اگلے انبیا کو / سو تھے وہ معجزے سب ایک یا دو
تھے سب نو معجزے موسیٰ نبیؑ کو / نہیں اس سے زیادہ تھی کسی کو
کہ ہر ہر جنس میں کئی کئی نشاں ہیں / ہوئے ظاہر زمین و آسماں میں

نبوت پر دلائل ہر نبیؑ کے / علانیہ انہیں کے معجزے تھے
تو لازم ان پہ ہے ایمان لاویں / بھی ہاتھ اپنا تعصب سے اٹھاویں
کوئی رکھتے تھے تین اعجاز کوئی چار / بھی کوئی پانچ چھ سات آٹھ ہی یا
پیمبرؐ کو ہمارے رب العزت / دیا ہے معجزات بے نہایت
اگر اہل کتاب انصاف رکھیں / ذرہ یہ کثرتِ اعجاز دیکھیں

نجات اُخروی کے گر ہیں خواہاں
کہ اس سے ہووےگا بروجہ کامل
وہ اول معجزات عقلیہ ہیں
اگر عاقل تامل انہیں لاوے
ہیں سرورؐ کی نبوت پر مقرر
وجود پاک جب حضرت کا دیکھیں
وجود پاک حضرت کا یقیں جاں
چہل سالہ مبارک عمر عالی
زباں پر گر کبھی کوئی شعر لاتے
ہو ایام گذشتہ سے خبر دار
کہ ہوے عالم و تورات و انجیل
سو ایسے وقت میں اسکے مضامیں
وہ سن حضرت سے بس حیرت میں آتے
بغیر از سیکھنے کے علم حضرت
انھوں نے آپکی جب پائی صحبت
تھے کس پستی میں پائی کیا بلندی
ملے ان کو بلا کسب و ریاضت
جو کرتے حکم وہ سالار ابرار
ہو جسکو عقل کی پوری رسائی
وہ ہے توحید اور طاعات اخلاق
نہیں ہے اتباع نفس و شہوات
یہ ہی صدق نبوت کی علامت
کبھی ایسے مسائل اور اخبار

محمد مصطفےٰ پر لاویں ایماں
بلاشک قوت ایمان حاصل
بھی دوم معجزات حسیہ ہیں
تو بیشک معجزہ ہر اک میں پاوے
دلیلیں عقلیہ وہ سب سراسر
تو دانشمند لوگ یہ بات سمجھیں
ہدایت کا ہوا شمع فروزاں
یقیں ایسی ہی حالت بیچ گذری
تو ہوتے پیش و پس الفاظ اسکے
گزشتہ لوگ کے جانے ہوا جاں
کریں تا علم انکا اس سے تحصیل
بیاں اسطرح کرتے سرورؐ دیں
کتب سے اپنے ہی الزام پاتے
ہے کس درجہ کو پہنچا لیے نہایت
فقط حضرت کی صحبت کی بدولت
بھی لی کیا پاس حق کے ارجمندی
فقط از پر تو فیضان صحبت
دیا کرتے بھی جن باتوں سے اخبار
وہ جانے ہے یہ تعلیم الٰہی
بھی ہے تادیب اور تہذیب اخلاق
نہیں تن پروری کی اسمیں حاجات
یہ سچا دین ہے بحر سعادت
نہیں لائے زباں پر اپنے زنہار

مسلمانو بصدق دل پڑھو تم
رسول اللہ کے اعجاز انور
کہ جو ہیں آپکے حالات انور
علاقہ عقل سے رکھتے ہیں وہ جب
لکھے ہیں انکے چھے انواع اکمل
کہ جب عالم کو گھیری تھی ضلالت
تھی امیوں میں حضرت کی اقامت
نہ پڑھتے تھے کتابیں شاہ ابرارؐ
بھی آپ ایسی ہوئی بستی میں پیدا
نہ دوسرے شہر کو بھی جا کے حضرت
خود انکا علم ہی جاتا رہا تھا
یہودوں اور نصارا کے جو عالم
یہ ہی پہلی ہے برہان نبوت
عرب کے لوگ تھے بے علم اکثر
عمل اور علم میں حق کے کرم سے
ولایت قطبیت ابدالیت کے
صحابیت کا درجہ سب سے اعلیٰ
بلاشک تھا وہ واقع کے مطابق
جو حضرتؐ لائے ہیں دین و شریعت
بھی اصلاح معاش اسمیں ہے حاصل
نہیں ناز و تنعم اور تجمل
یہ ہے نوع دوم اب جان لیجے
کبھی یک لفظ بھی پیغمبری کا

نبیؐ کے معجزے اکثر سنو تم
لکھے ہیں عالماں دو قسم اوپر
بھی سب اقوال و افعال فاخر
ہووے اعجاز عقلی سے ملقب
یہی ہے جان لیجے نوع اول
جہاں تھی ظلمت آباد جہالت
نہ اہل علم کی حاصل تھی صحبت
پڑھی جاتے نہ تھے موزوں اشعار
کہ کوئی عالم وہاں ایسا نہیں تھا
نہ رکھی تھی کسی عالم سے صحبت
ہزاروں میں کوئی یک جانتا تھا
تھے موجود اندنوں ہی ذوالمکارم
بڑی ظاہر ہے یہ شان نبوت
پڑے تھے شرک و فسق و جہل اندر
تعالی اللہ کس درجہ کو پہنچے
مناصب عالیہ صدیقیت کے
نصیب انکے کیا ہے حق تعالےٰ
بھی عقل و نقل کے رہتا موافق
بھی کی ہے جسطرف لوگوں کو دعوت
بھی اصلاح معاد اسمیں ہے کامل
ہے بلکہ زہد و ایثار و تبذل
کہ حضرت خلعت بعثت سے آگے
زباں پر آپکے ہر گز نہ گزرا

اگر اس کا کبھی مذکور آتا ۔ مخالف کو مجالِ دخل ہوتا
کہ کھتا عمر سب اسمیں گزارا ۔ کیا پس اب یہ دعوی آشکارا

دلائل عقلیہ سی نوع سیوم ۔ یہی ہے بے تردد جانیو تم
کہ حضرت نے یہ تبلیغ رسالت ۔ اٹھائے ہیں بہت رنج و مصیبت

تھے دشمن آپکے بیگانہ و خویش ۔ بھی بلکہ یک جہاں جانو بداندیش
دکھائے آپکو طمعِ زر و مال ۔ بھی امیدِ سریر و ملک و اقبال

ولے ابلاغ احکامِ رسالت ۔ نہ چھوڑا آپنے ہے باطالت
نہ رغبت کی ہو مال و جاہ کی تھی ۔ نہ خواہش راحت و آرام کی کی

ہزاروں سے تھے کافر یکطرف جاں ۔ تھے تنہا یکطرف وہ شاہ دوراں
نہ کچھ خوف انکا اور پروا کئے ہیں ۔ نہ انکے جنگ سے کبھو ہوئے ہیں

خدا ہی آپکا تھا یار و یاور ۔ کیا غالب بیقیں آخر سبھوں پر
جو لایا آپنے دینِ معظم ۔ لیا ترویج ورا اقطارِ عالم

ز مشرق تا بمغرب جن و انساں ۔ ہوئے ہیں آپکے محکوم از جاں
ہوئے شاہ و گدا منقاد از دل ۔ ہوئے ہیں تابع ارشاد از دل

علم کو آپ کی پیغمبری کے ۔ جہانیں کر دیا برپا انہوں نے
بھی جب مولا نے دی حضرت کو وسعت ۔ بہت آنے لگا مالِ غنیمت

سخاوت کی دی داد ایسی بعالم ۔ کئے خیرات ایکدن لاکھ درہم
وہ سرور باوجود ایں صلابت ۔ باین وسعت باین نصرت و شوکت

نہ اپنے حال اصلی سی پھرے ہیں ۔ نہ منتج از بھی اک ذرہ ہوے ہیں
نہیں توڑے وہ آئینِ قدیمی ۔ نہیں چھوڑے وہ خلاق کریمی

وہی صبر و قناعت اور توکل ۔ وہی ایثار و بخشش اور تحمل
وہی زہد و تواضع اور فقیری ۔ دمِ آخر تلک رکھے ہیں جاری

جو فرشِ خاص تھا یک تازہ آیار ۔ روا رکھے نہیں دو تا وہ زنہار
مساکیں و فقرا میں ہی نرات ۔ وہ رہتے تھے کمالِ حلم کیساتھ

دیا جب آپکو غلبہ وہ دادار ۔ نہ اعدا کو دئے کچھ رنج و آزار
انہوں گرچہ کی کیا کیا جفائیں ۔ بھی کیا کیا لائے تھے رنج و بلائیں

یہ حضرت نے نہیں بدلہ لیا ہے ۔ خطا کو بخش ہی ان کے دیا ہے
جنہیں عقلِ سلیم و راہ انصاف ۔ رہے سینہ تعصب سے بھی ہو صاف

تو وہ علم الیقیں سے جان لیں گے ۔ بغیر شبہ و شک پہچان لیں گے
کہ یہ حالات اور اخلاق عالی ۔ نہیں تائیدِ ربانی سے خالی

نہیں یہ کام شاہی بشری کے ۔ ہیں بلکہ کام یہ پیغمبری کے
سلاطیں سی نہیں ہوتے ہیں کیا ۔ کہ ہو مقصود انکا عیش و آرام

غرض اوصاف یہ اس شاہِ دیں کے ۔ یہ پاک اطوار ختم المرسلیں کے
ہے بیشک آپ کا اعجاز عقلی ۔ نبوت کی ہو یہ برہانِ عالی

چہارم ہے یہی اک باسعادت ۔ کہ وہ شاہِ امم اپنی رسالت
سماویہ کتب سے کرکے ثابت ۔ کیا اعدا کو ملزم اور ساکت

نبوت کے بہت اپنے دلائل ۔ بھی اپنے ذکر و اوصاف و شمائل
دکھائے انکو از انجیل و تورات ۔ ہے ثابت دیکھ تو قرآن یہ بات

وہ علمائے یہوداں و نصاری ۔ سنتے ہیں وہ سبھی جب آشکارا
تھے حضرت کے معاند گرچہ بسیار ۔ نہیں جھٹلا سکے پر اسکو زنہار

یہی ہے نوع پنجم اسکو مت بھول ۔ کہ ہوتی تھی دعا حضرت کی مقبول
نہیں تفصیل کی ہو اسکے طاقت ۔ کہ ہے مانع یہاں خوفِ طوالت

کتابیں جو سیر کے ہیں مطول ۔ لکھے ہیں دیکھئے اسمیں مفصل
غرض حضرت کی سب ایسی دعائیں ۔ ہیں داخل معجزاتِ عقلیہ میں

دلائل عقلیہ سی نوع ششم ۔ یہی ہے بالیقیں اب جانیو تم
کہ حضرت نے زالہامِ الہی ۔ سنائی غیب کی خبریں کماہی

ازاں جملہ کئی نبیوں کے قصے	کے قصے گزشتہ امتوں کے	بھی اصحاب رقیم و کہف کا حال	بھی ذوالقرنین اور لقمان کا احوال
تھے مشہور یہ لوگوں میں قصے	کتابی لوگ بھی کب جانتے تھے	خبر دی جبکہ ان باتوں سے تحقیق	کتابیہ نے کی ان سبکی تصدیق
کوئی اسکو نہیں جھٹلا سکا ہے	مخالف کوئی نہیں اسکا ہوا ہے	جو ہیں اخبار آئندہ بہ قرآں	ازانجملہ ہے غلبہ روم کا حال
کہ رومی فارسی پر ہو مظفر	ہوا ویسا ہی ظاہر اے برادر	بشارت فتح مکہ کی بھی خوشتر	بھی ایسی ہی بہت خبریں مقرر
خصوصاً غلبۂ این دین اسلام	تمام ادیان پر از فضل علام	یہ باتیں سبکی سب آئی ہیں اظہار	نہیں کوئی بات جھوٹی انسے زنہار
تفاصیل اسکی یک چھپتی ہی طومار	کتابوں میں سیر کے ہیں وہ بسیار	جسے کچھ عقل سے اک حصہ ہووے	تو وہ ان معجزات عقلیہ سے
	کریگا بالیقیں تصدیق و اقرار	کہ ہیں پیغمبر برحق وہ سالار	

نوع دوم جو معجزات حسیہ ہیں

سو وہ یہ ہیں کہ سراپائے جسم شریف خود ایک معجزۂ اعظم تھا اور وہ معجزات جو حضرتؐ کے اتصال جسم و جسمانیات سے ظاہر ہوئے جن کا بیان رسالۂ معجزات اور رسالۂ شمائل محمدی میں ہو چکا ہے

خدا ہر اک کو دیوے نیک توفیق	بھی بتلائے کرم سو راہ تحقیق	آمین

تمت

خاتمۃ الطبع

الحمدللہ یہ کتاب جنان السیر فی احوال سید البشر اس طبع ثانی میں نہایت صحت و اہتمام اور جلی قلم عمدہ طباعت کے ساتھ اختتام پائی ہے جس کے مطالعہ سے آپ بہت خوش ہونگے کیونکہ اگلے سارے نقص و عیوب سے بالکل صاف اس کے طبع کرنے میں مزید اہتمام اور صحت کا زیادہ خیال اور سابقہ نظم کی غلطیوں کے علاوہ آیات قرآنی کی غلطیوں کا بھی ازالہ کیا گیا۔ مگر اب الحمدللہ وہ بات نہیں رہی۔ یہ کتاب طبع سابقہ سے انشاءاللہ اب بالکل صحیح ہے۔

ہمدرد بکڈپو سٹی مارکٹ بنگلور

چمن دہم

اطوارِ نبوّت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حمد کے لائق ہے خلّاقِ کریم
کہ دیا احمدؐ کو اخلاقِ عظیم

یہ سبق کا بس معلّم ہے وہی
خُلقِ اعظم کا متمّم ہے وہی

گلشنِ خُلاق سے اسکے ہے گُل
حسبِ استعداد چُنے سب رسلؑ

جامعیت اسمیں ہر دو نور کی
کی ظہور اس بدر کی اور سور کی

ہے وہ سب عالم میں فردِ بیعدیل
خلق میں اسکا نہیں ہے کوئی مثیل

چونکہ حمدِ حق کو غایت ہی نہیں
نعتِ احمدؐ کو نہایت ہی نہیں

یا الٰہی جوں کیا تو سرفراز
ایسی نعمت سے ہمیں با امتیاز

طاعت و اخلاق اور افعال میں
عاد و اقوال ور احوال میں

صد ہزاراں ہم سے صلوٰۃ و سلام
دمبدم پہنچا تو اسپر با ابد دوام

تھا تخلّق اسکو با اخلاقِ حق
ماسوا پر اسمیں تھا اسکو سبق

ہے ادیب اوستاد اسکا خدا
اسکے ہیں شاگرد یکسر انبیاء

کوئی ہوا ہے مطلعِ مہرِ جلال
اور کوئی مظہرِ ماہِ جلال

ہے ظہورِ جملہ اسما با کمال
اسکی ذاتِ پاک میں با اعتدال

ہے نبوت کا اسی پر اختتام
ہے اسی کا خاص یہ عالی مقام

شکر اس نعمت کا ہو کیونکر ادا
امتی ایسے کے حق ہم کو کیا

یونہی ہم سبکو تو بروجہِ قوی
کر عنایت بس اسی کی پیروی

نورِ اخلاقِ نبیؐ سے اے خدا
رکھ منوّر دل ہمارے تو سدا

اور اسکی آل اور اصحاب پر
جنمیں تھے اخلاقِ نبوی جلوہ گر

پیدا کرنیوالا ۱۲

مقدمہ

شاہ کے اخلاق ہیں فرخندہ پے
جب اتم و اعظم اخلاق ہے

اور سرچشمہ ہے اسکے تو ہی جاں
نہر علم و معرفت کی ہو رواں

اور اسکا علم با شانِ علا
اعظمِ جملہ علومِ انبیاء

کہ سوا اس شاہِ عالم کے تئیں
کوئی اس رتبہ کو پہنچا ہی نہیں

اور منشا اسکا بیشک عقل ہے
عقل ہی اخلاق کا سب اصل ہے

پس عقولِ خلق میں عقلِ رسولؐ
کیوں نہ ہووے اعظمِ جملہ عقول

شانِ علم و عقل میں پورا کمال
اسکے تئیں بخشا تھا ایسا ذوالجلال

دیکھے اسکے جو کوئی احوالِ پاک
اسکے کچھ اقوال ور افعالِ پاک

اس کے کچھ حسن شمائل اور سیر　　ہو دیئے جس شخص کے پیش نظر
اور آداب جلیلہ کی بنا　　اور قوانین جمیلہ کی بنا
اور جتنے آسمانی ہیں کتاب　　جو تھا انکے علم سے انکو نصاب
اور اُس سے حسن تدبیر عرب　　جو ہوئی ظاہر بہ ترتیب عجب
وہ کیا صبر و تحمل کس قدر　　ان کے جور و ظلم پہ شام و سحر
فیض سے اس سے بہ ایام قلیل　　پائے ہیں شان جلیل بے عدیل
اور اسکے عشق میں چھوڑ وطن　　ہاتھ لائے ملک جنات عدن
جائیگا بے شبہ و بیشک وہ فہیم　　عقل اور اخلاق تھے اسکے عظیم
بے تعلم استادوں کے یقیں　　بے مطالعہ بھی کتابوں کے یقیں
پس حقیقی اس کا حق استاد تھا　　باطنی ہر دم اسے ارشاد تھا
تھا وہب جو از کبار تابعیں　　اور علامہ بڑا تھا وہ امیں
کہ کتب قدما کی تا ہفتاد و یک　　میں نے دیکھے ہیں یقیں بے شبہ و شک
جو ز آغاز جہاں تا انتہا　　عقل و دانش اور فراست جسے دیا
جیسا اک بالو کا ذرہ ہو عیاں　　پیش ریگستان صحرائے جہاں
عقل کے مولانے سو حصے کئے　　شاہ کو نود پر نو اس سے دیئے
کافر و مؤمن جو کہ ہیں اہل کتاب　　شاہ کے دشمن ہیں گرچہ بد انصاب
اس لئے کہتا ہے پیر شام و روم　　مثنوی میں قیصر روم علوم
اور اخلاق عظیم اس شاہ کے　　دیکھکر کفار بھی حیران تھے
ذکر پاک بعض اخلاق شریف　　دیکھ میں لکھتا ہوں بروجہ لطیف

اور سیاست اسکی عالم پر عیاں　　اور کیا وہ جو شرائع کا بیاں
جو کیا مضبوط و محکم بالیقیں　　احسن ترتیب سے وہ شاہ دیں
ماضیہ ایام کا احوال سب　　اور اگلی امتوں کا حال سب
تھے عرب حالانکہ بس وحشی خصال　　جہل اور ظلم و جفا میں بے مثال
بس وہی لوگ علم اور اعمال میں　　نیک اخلاق اور نیک افعال میں
بس محبت میں اُسی کے آشکار　　مال و جاں اپنا کئے ایسا نثار
ایسے باتوں سے جو ہوگا با خبر　　دیکھ سرور کے احادیث و سیر
اور یہ سرور کے اخلاق عظیم　　اور یہ حکمت اور یہ عقل سلیم
اور اُسے صحبت نہتھی علما کیساتھ　　یا کتابیں بھی علما کے ساتھ
مورد لم یکن تعلم تھا وہ　　عقل و علم و خلق میں اعظم تھا وہ
تھا سماویہ کتب سے بھی خبیر　　اس طرح کہتا ہے وہ فرد شہیر
سب کتابوں سے یہی پایا بجا　　کہ تمام عالم کو خلاق ورا
سب وہ پیش عقل ختم المرسلیں　　نسبت ایسی رکھے ہیں اے پیش بیں
اور شیخ سہروردی باصفا　　نقل عرفا سے عوارف میں کیا
ایک حصہ ہے مسلمانوں کو سب　　مرد و عورت اہل ایمانوں کو سب
باوجود اس دشمنی کے وہ تمام　　قائل اسکی عقل کے ہیں لا کلام
عقل احمد از کسے پنہاں نشد　　روح وحیش مدرک ہر جاں نشد
بعضے کافر خلق وہ دیکھے ہیں جب　　لائے ایماں معجزہ نا کر طلب
اولاً معنی اخلاق عظیم　　کیا ہے اس سے ہو تو آگہ اے فہیم

معنے خلق عظیم کے

عائشہ سے کوئی پوچھا اے میاں　　کیا تھا خلق مصطفےٰ کیجئے بیاں
یعنے قرآں میں خدا اے ارجمند　　جانئے چیزیں جو فرمایا پسند
یوں دلیل لائے ہیں بعضے عالماں　　ہیں یہی خلق عظیم اسکے عیاں

وہ کہے اس شاہ کا خلق عظیم　　تھا سراسر اوصاف قرآن کریم
بالطبع وہ شہ سے پاتے تھے ظہور　　ناپسند چیزوں سے تھا اسکو نفور
کہ جو اس آیت میں خلاق عزیز　　حکم فرمایا نبی کو تین چیز

(قوله تعالیٰ) خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِينَ

یعنے کر تقصیر بند و نہی معروف ۔ نیکیوں کا حکم کر عالم کو صاف
جاہلوں سے روز و شب اعراض کر ۔ انکی گستاخی سے بس اغماض کر
جو کرے دستی تو الی اللہ اے پسر ۔ ہاں یہ باتیں اسپہ ہونگی سخت تر
پس ہے لازم واعظوں کو بالضرور ۔ تا یہ خلق احمدی ہی ہووے نور
اور بعضوں نے کہا ہے اے سلیم ۔ کہ تھی یہ اس شہ کی اخلاق عظیم
خلق سے ظاہر میں رکھتا اختلاط ۔ جس سے تھا باطن کو اسکے احتیاط
جذب تھا ہر دم اسے سر و علن ۔ تھی اسے خلوت یقیں در انجمن
حال و قال ایسا نہیں آسان ہے ۔ ہاں بلا شک یہ اسیکی شان ہے
اور فرمایا ہے شاہ دوسرا ۔ میں اسی کے واسطے بھیجا گیا
تا کہ اخلاق ہمہ پیغمبراں ۔ میں کروں تمام در سر و عیاں
جو صفوت ہے صفی اللہ کی ۔ فہم ادریس پیمبر اے زکی
جود و بخشش ہود کی اور شکر نوح ۔ طاعت صالح نبی اے بافتوح
خلت ابراہیم کی عزم کلیم ۔ زہد عیسیٰ صبر ایوب سقیم
یونہی اخلاق جمیع انبیا ۔ جمع تھے اس شاہ میں اے باصفا
پس اسی کے واسطے رب کریم ۔ وصف کی ہے اسکی با خلق عظیم
کیونکہ تھا وہ بادشاہ انس و جاں ۔ مجمع اخلاق کل پیغمبراں
اور حدیث آئی ہے دوسری اے اخی ۔ آیت مذکور جب نازل ہوئی
اسکی تفسیر مبارک اے امیں ۔ پوچھا جبریل امیں سے شاہ دیں
وہ کہا یہ آیت اے شاہ کریم ۔ تجھکو سکھلاتی ہے اخلاق عظیم
پس ازانجملہ یہی ہیں تین بات ۔ تجھسے جو توڑے تو جوڑے اسکے ساتھ
جو کرے محروم تجھکو اے رسول ۔ تو کرے اسکو عطا نہ ہو ملول
بھی کرے تیرے پہ جو ظلم و جفا ۔ عفو تو اس سے کرے اے مصطفیٰ
پس وہ سرور اس مراتب کو بجا ۔ درجۂ غائت کو یوں پہونچا دیا
کہ نہیں فوق اسکے مقدور بشر ۔ ہے گواہ قصۂ احد کا اس اپر
آہ انکا عم بزرگوار جب ۔ یعنے حمزہؓ سید اخیار جب
اور ستر اسکے اصحاب کرام ۔ پائے ہیں اس دن شہادت اے ہمام
اس شہید راہ مولا کا جگر ۔ یعنے حمزہؓ شاہ شہدا کا جگر
کاٹکر چابے ہیں کفار لعیں ۔ بھی ہوا زخمی امام مرسلیںؐ
بھی مبارک دانت انکا اے رشید ۔ ہوگیا ہے جب یہ غزوہ میں شہید
بھی مبارک خون انکا اے میاں ۔ منہ سے اور سر سے ہوا اسکے رواں
دیکھے ہیں اصحاب جب اس حال کو ۔ اس جفا اس ظلم اس جنجال کو
تب کئے سب عرض ای شاہ ہدا ۔ حق میں ان کفار کے کر بددعا
شاہ نے فرمایا رب العالمیں ۔ بددعا کرنے مجھے بھیجا نہیں
وہ مجھے بھیجا ہے رحمت کیلئے ۔ وہ مجھے بھیجا ہدایت کیلئے
یوں دعا کرنے لگا پس بانیاز ۔ اے خداوند کریم کارساز
بخش میری قوم کے جرم و خطا ۔ اور انکے تئیں ہدایت کر عطا
وہ کئے ہیں کام یہ ناجانکر ۔ قہر و آفت بھیج مت انکے اپر
آپ جن اخلاق سے تھے بہرہ مند ۔ دوسروں کو بھی وہی کہتے تھے پند

اخلاق نیک کی وصیت جو آنحضرت علیہ افضل الصلوٰۃ والتحیہ اپنے صحابہؓ کرام کو فرمائے

بولتا ہے یوں انسؓ اے باشرف ۔ کہ ہر اک اچھی نصیحت کیطرف
سرور عالم نے دعوت کیا ۔ اور ہر بد کام سے نفرت دیا
جس کا سب مطلب خداوند جہاں ۔ دیکھ اس آیت میں فرمایا عیاں

اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ

اور کہا ہے معاذ باصفا / کہ کیا مجھکو وصیت مصطفیٰ
کیجے لازم آپ پر تقویٰ کو تو / راست گوئی اور وفائے عہد کو
اور ادا کیجے امانت صبح و شام / اور کر ترک خیانت بالدوام
اور نگہبانی پڑوسی کی تو کر / اور ترحم کر یتیموں کے اوپر
بھی کلام نرم اور حسن عمل / اور قطع رشتہ طول امل
اور ثابت رہ سدا ایمان پر / اور واقف معنئے قرآن پر
آخرت سے دل لگا صبح و مسا / اور حساب آخرت سے ڈر سدا
عاجزی اور حلم دائم کیجیے / اور حکیموں کو کبھی گالی نہ دے
اور سچوں کو نہ جھٹلا تو کبھی / مت مچا فتنہ کبھی دنیا میں بھی
اور نہ ظالم کی اطاعت کیجیے / اور نہ عادل سے بغاوت کیجیے
اور کرتا ہوں وصیت تجھکو اب / ڈھیلے پتھر پاس بھی رکھ خوف رب
یعنے ان کے پاس بھی مت کر گناہ / تا نہ ہوں تیرے گناہوں پر گواہ
ہر گنہ کے بعد کر توبہ ضرور / بخشدیوے تا گناہ تیرے غفور
گر گنہ مخفی ہو توبہ بھی نہاں / گر گنہ ظاہر ہو توبہ بھی عیاں
سرورِ دیں حسن و اخلاق ادب / یونہی سکھلاتا تھا بندوں کو سب
پند سے اسکے ہوا جو مستفید / صبر و حلم اندر ہوا فرد وحید

حضرت رسولِ ربّ الجلیل کے صبر جمیل اور حلم (بردباری) بے عدیل کا بیان

ابن حبان اور حاکم بیہقی / اور طبرانی وغیرہ اے تقی
اسطرح لائے روایت معتبر / زید بن سعنہ سے اے نیکو سیر
وہ یہودوں میں تھا عالم نامور / یوں روایت سے وہ دیتا ہے خبر
کہ جو ہے پیغمبر آخر زماں / اسکے سب اوصاف و آثار نشاں
میں نے جو دیکھا کتابوں میں تمام / مصطفیٰ میں سب وہ پائے لاکلام
دو صفت لیکن نہیں پایا تھا پر / یعنے وہ دو صفت یہ ہیں یقیں
حلم اسکا اس کے غصہ کے اوپر / ہووے غالب صفِ اوّل اے پسر
اور دوسرا اس سے کوئی سخت بات / گر کریں تو وہ کرے نرمی کیساتھ
چاہتا تھا تا کروں میں امتحاں / یہ دو صفتاں در شہ پیغمبراں
منتظر قابو کا تھا میں باوفاق / ناگہاں ایسا ہوا اک اتفاق
ایکدن وہ بادشاہ انبیا / قرض میرے سے بہت فرمالیا
اسکی قیمت مجھکو پہنچانیکے تئیں / وعدہ کئی دن کا کیا وہ شاہ دیں
آگے اس وعدے کے دو یا تین روز / جا کے سرور پاس میں اے دلفروز
جب تقاضا آپ سے کرنے لگا / پر نہیں غصہ میں آیا وہ ذرا
بلکہ اتنا بھی نہ فرمایا نبی / کہ نہیں وعدہ ہوا آخر ابھی
دیکھکر یہ حلم قصداً اے امیں / زشت گوئی میں لگا کرنے وہیں
شاہ کی مجلس میں اصحاب کرام / تھے بہت بیٹھے ہوئے ذوالاحترام
پھر لگا کر نیکوں میں کہنے یہ بات / اس تصور سے کہ شاہ کائنات
غیرتِ مجلس سے کچھ غصہ میں آ / تا کہے کچھ حرف مجھکو ناسزا
لیک وہ دریائے حلم و افتخار / تب نہیں غصہ میں آیا زینہار
پھر ہوا تنگ میں کہا سختی سے تب / خانداں کا ہے ترے شاید یہ ڈھب
کہ ادائے قرض جلدی نہ کریں / قرضخواہوں کو بہت تکلیف دیں
حرف یہ میرے سے سنتے ہی عمرؓ / سخت برہم ہو گیا ہے جلد تر
میں نے تب اٹھ شاہ کے نزدیک جا / چادرِ اشرف پکڑ کر یوں کہا
قرض میرا سب ادا کردے ابھی / سن اٹھا یہ سرورِ عالم بھی
دیکھ یہ حالت عمرؓ عالی وقار / ہو گیا بے تاب طاقت ایکبار

کھینچکر تلوار میرے سر پر آ
مجھکو غصے سے برا کہنے لگا

اے عدو اللہ چادر چھوڑ دے
ورنہ سر کو کاٹتا ہوں میں تجھے

تب لگے ہیں مسکرانے شاہ دیں
اور فرمایا عمر سے تب وہیں

یہ نہ تھی امید مجھکو اے عمرؓ
کہ تو یوں سختی کرے اسکے اوپر

بلکہ لازم تھا تجھے مجھکو کہے
بامدارا قرض اس کا دیجئے

اور کرے اسکو نصیحت یوں مگر
قرضخواہی میں تو یوں سختی نہ کر

تب کہا فاروق سے سالار دیں
زیادہ اس سے صبر کی طاقت نہیں

حکم ہو تو میں ادا کرتا ہوں قرض
شاہؐ نے فرمایا اسکی سن کے عرض

جا ادا کر اس کا حق اے باصواب
بیس صاع خرما دے زائد از حساب

تو جو سختی سے کیا ہے اس سے بات
تا یہ بدلہ اسکا ہو اے نیکذات

جب سنا میں شاہ سے اس بات کو
دین باطل سے اٹھایا ہاتھ کو

شاہ پر ایماں تبھی لایا ہوں میں
دولت دارین کو پایا ہوں میں

روایت

بولتا ہے بوہریرہؓ باصفا
ہم تھے اکدن ہمرہ شاہ ہدا

راہ میں آیا ایک جنگلی بے تمیز
شاہ کی چادر کو کھینچا اے عزیز

گردن اشرف ہوئی سرخی کی لال
تب کہا اسکو رسولؐ ذوالجلال

کیا غرض رکھتا ہے تو ای جوان
وہ کیا عرض ای امام انس و جان

دونوں اونٹوں پر یہ میرے کچھ اناج
بھر کے دلوا لا دو کر ہے احتیاج

کیونکہ جو ہے مال اے شاہ ہدا
پاس تیرے ہے وہ سب مال خدا

وہ نہیں کچھ مال تیرا مجھکو دے
مسکراتے شاہؐ یوں بولے اسے

سچ کہا تو یہ نہیں میرا ہے مال
بالیقیں یہ سب ہے مال ذوالجلال

پر جو کھینچا تو مجھے حق ہے مرا
اس کا بدلہ میں ترے سے لیونگا

وہ لگا اسطرح سے کہنے کیتئیں
اسکا بدلہ بھی اب دیونگا میں

شاہ ہنستے تھے بہت فرحت سے جب
گزری یکساعت اسی حالت میں تب

پس بلا ایک شخص کو بولا ضرور
ایک شتر پر جو بھی دوسرے پر کھجور

بوجھ پورا بھر کے دے اسکو شیر
لیگیا خوش ہوکے وہ صحرا نشیر

بھائیو سالار دیںؐ کا صبر و حلم
رحمۃ للعالمیں کا صبر و حلم

دیکھ کسدرجہ کو پہنچا تھا یقیں
کہ زیادہ اس سے متصور نہیں

تم بھی تا مقدور اپنے مومنو
پیروی کے گل یہ گلشن سے چنو

حلم کا ضد خشم ہے بے ارتیاب
تم کرو اس سے نہایت اجتناب

حضرت رسول کریم علیہ وآلہ الصلوٰۃ والتسلیم کی تواضع کا بیان

یوں روایت آئی ہے فرخندہ پے
کہ لکھا تاریخ طبرانی میں ہے

اک سفر میں بولا یاروں سے نبیؐ
ذبح کر بکرے کو اک بھونو ابھی

غرض یاروں نے کئے سرور سے تب
کہ ابھی تیار ہم کرتے ہیں سب

اک صحابی نے کہا اے نیکنام
ذبح کرنا اسکو اب میرا ہے کام

دوسرا بولا کہ میں چھیلتا ہوں پوست
تیسرا بولا کاٹتا ہوں اسکا گوشت

اور پکاتا ہوں کہا جو تھا اسے
یونہی ساری خدمتیں حصہ کئے

کام میں اصحاب تھے با اکدگر
اٹھ وہاں سے چلدئے خیر البشرؐ

جمع کر کچھ لکڑیاں لائے ہیں تب
دیکھ یاروں نے کئے ہیں عرض سب

ہم ہی سب خدام کرتے تھے یہ کام
کیوں کئے تکلیف ہے شاہؐ انام

یوں جواب انکو دئے شاہؐ ہدیٰ
اپنے بندے سے رکھو مکروہ خدا

بیٹھے ہی ممتاز ہو یاروں میں وہ
تا شریک ہو انکے کچھ کاموں میں وہ

روایت

عائشہؓ کہتی ہیں اے نیکو نہاد
کوئی نہ تھا خوش خلق سرور سے زیاد

تازہ رو خوش خلق تھے اور نرم گو
اور سختی کی نہیں تھی ان میں خو

اور عیب و فحش گوئی تو کبھی
ہوئی نہ اس سے قصد یا بے قصد بھی

اور کسی خادم کو جھڑکا تا نہ تھا
اور نہ کہتا کیوں کیا یا نا کیا

خبر دیتا ہے روایت سے انسؓ
میں کیا خدمت نبیؐ کی دس برس

روایت

ہاں ہوا جب حکمِ خلاقِ عباد
وہ کیا ہے راہِ مولا میں جہاد

اسکے اہلِ بیت یا اصحاب سے
گر اُسے کوئی یا رسول اللہ کہے

اور تالیف انکی کرتا تھا سدا
اور نہ نفرت انکی رکھتا تھا روا

اور صحابہ اس سے جب ملتے تھے آ
آپ ہی کرتا مصافحہ اوّلاً

اور تفقد کرتا تھا اصحابؓ پر
سارے خاص و عام شیخ و شاب پر

اور سمجھتا تھا یہی ہر ہمنشیں
کوئی عزیز اس پاس میرے سا نہیں

ناکرے وہ جبتلک قطع کلام
قطع کرتا ہی نہ تھا شاہِ انام

سر نہ اس سے پھیرتا تھا وہ کبھی
جبتلک پھیرے نہ سر وہ آپ ہی

خود بخود وہ چھوڑتا تھا ہاتھ جب
چھوڑتا تھا ہاتھ اپنا شاہؐ تب

تا بحذے اپنی چادر کو بچھا
اُسپہ بٹھلاتا تھا اسکو مصطفےٰؐ

تکیہ اپنا اسکو دیتا تھا رسولؐ
پھر بجد ہو بلکہ کرواتا قبول

اسکی حاجت سے فراغت ہووے جب
پھر نماز آغاز وہ کرتا تھا تب

جائے مجلس میں رہے خالی جہاں
بے تکلف بیٹھ جاتا تھا وہاں

ایکدن یاراں کئے ہیں التماس
کہ تو بیٹھے اسطرح اے شاہِ ناس

تب صحابہؓ نے بنایا جلد تر
ایک مٹی کا چبوترہ اے پسر

اور مساکیں کی عیادت کے بدل
شاہؐ جاتا تھا کرم سے اپنے چل

کہ جلا مسکیں مجھے مسکین مار
اور مساکیں میں اٹھا اے کردگار

بادشاہوں سے نہ رکھتا تھا ہراس
انکی دولت کے سبب وہ شاہِ ناس

اور اہلِ علم و اہلِ فضل کی
دائماً تکریم کرتا تھا نبیؐ

جوں مہرباں تھا وہ با اہل و عیال
کوئی عالم میں نہ تھا اسکے مثال

روایت

پس کبھی مجکو نہ پوچھا شاہِ دیںؐ
کام تو کیوں نا کیا کیوں یہ نہیں عہ

اور وہ کہتی ہے شاہِ مرسلیںؐ
ہاتھ سے اپنے کسے مارا نہیں

اور نہ کرتا تھا وہ شاہِؐ سرفراز
پائے اشرف اپنے مجلس میں دراز

تو اُسے لبیک سے دیتا جواب
ملتفت اسکے طرف ہوتا شتاب

اور اوّل حضرت خیر الانام
آپ ہی ہر اک کو کرتا تھا سلام

اور کریم قوم کو خیر البشرؐ
سروری دیتا تھا اسکی قوم پر

اور اپنے ہمنشینوں کو تمام
حصّہ دیتا تھا بالطاف تمام

اور آنسرور سے جو کرتا تھا بات
وہ طرف اسکے ہی رکھتا التفات

اس سے سرگوشی کوئی کرتا اگر
شاہ سنتا بات اسکی کان دہر

اور اگر کوئی پکڑتا اسکا ہاتھ
کھینچتا اسکو نہ تھا وہ پاکذات

نقل ہے آتا تھا جو اسکے حضور
اسکا وہ اکرام کرتا تھا ضرور

گرچہ نا ہوں اسکے تئیں با شاہِ دیںؐ
رشتہ خویشی یا رضاعت کا یقیں

اور کبھی تخفیف کرتا در نماز
آنے والے کیلئے وہ سرفراز

رہتا یوں یاروں میں شاہِؐ ہدا
اجنبی پہچان ہی سکتا نہ تھا

بھی نہ تھی قالین و بالیں کو خاص
صدر و مسند سے نہیں تھا اختصاص

کہ تجھے پہچان لیوے اجنبی
پس ہوئی یہ عرض مقبولِ نبیؐ

بیٹھتا تھا اُسپہ وہ بدرِ ہدا
گرد سب یاراں نجومِ اہتدیٰ

اور مساکیں میں ہی رہتا تھا سدا
اور مولا سے یہ کرتا تھا دعا

اور نہ کوئی مسکیں کو گنتا تھا حقیر
اسکی غربت کے سبب وہ اے خبیر

شاہ مفلس کو بلاتا تھا عیاں
حق تعالیٰ کیطرف وہ ایکساں

حقِ خویشاں یعنی ادا کرتا تھا او
کہ زیادہ ادنیٰ پہ اعلیٰ کو نہو

عہ روایت ۔ عائشہؓ سے یہ ہوا ایکدن سوال ۔ گھر میں کیوں رہتے تھے شاہِ باکمال ۔ وہ کہیں گھر میں نبیؐ آتے تھے جب ۔ مسکراتے خندہ رو آتے تھے تب ۔ جبتلک گھر میں رہا کرتے تھے آپ ۔ غایتِ اخلاق سے رہتے تھے آپ ۱۲

عذر خواہ کی معذرت کرتا قبول
پھر نہ ہرگز اس سے رہتا تھا ملول

اور کرتا تھا قبول آنیکنا م
دعوتِ آزاد باندی و غلام

روایت

کہ کبھی مجھکو نہ دیکھا شاہ دیںؐ
مسکرایا ہے مگر وہ تب یقیں

اور تواضع سے وہ کرتا تھا ردیف
دوسرے کو بر سواری شریف

بیٹھ تھوڑا وقت از لطف و عطا
چاہا جب جانے سوئے دولت سرا

اور سوار اس شہ کو کروایا شتاب
بولا مجھ کو جا تو ہمراہ رکاب

پھر کیا ارشاد تو اسوار ہو
بلکہ آگے میرے بیشک بیٹھیو

روایت

اور دیکھا راہ میں حضرتؐ کو جب
جلد مرکب سے اترو وہ باادب

روایت

آہ ایک رسی کی تھی اسکو لگام
پوست سی خرمے کی زین آنیکنام

اونٹ پر پالان کہنہ تھا کسا
ہو کے راکب وہ اسی پر حج کیا

آہ قیمت اسکی تھی درہم چہار
تھا اسے حالانکہ پورا اقتدار

اور سو اشتر کیا قربان وہ
فتح مکہ جب کیا باشان وہ

با تواضع بہر شکر کردگار
خم یہاں تک سر کیا باانکسار

برخلافِ عادتِ مستکبراں
خسروانِ سرکش و جاہ پروراں

روایت

زہر بکرے کے بھرا اندر ملا
شاہؐ کے نزدیک لائی کر دغا

جب نبیؐ پوچھے ہوا اسکا سبب
اُسنے کی یہ عرض اے شاہ عرب

دیں اگر مجھ پر نہ سونپے گا تجھے
شہ سے یاراں عرض یوں کرنے لگے

میں کیا تقصیر کو اسکے معاف
تم بھی اسکو چھوڑ دو سینہ صاف

اور اک ملعون یہودی بھیجا
سحر اس سالارِ عالم پر کیا

اپنی باندی اور غلام اوپر نبیؐ
کھانے کپڑے میں نہ تھا فائق کبھی

اور ہدیہ انکا کرتا تھا قبول
اور کرتا بدلہ بہتر رسولؐ

اور عبد اللہ کا بیٹا جریرؓ
بولتا ہے اسطرح سے اے خبیر

روایت

قیس کرتا ہے روایت ایک روز
شہ ہمارے گھر ہوئے رونق فروز

پدر میرا سعدؓ نے تب جلد جا
ایک مرکب حاضر خدمت کیا

شاہ فرمایا کہ ہو تو بھی سوار
میں کیا حفظِ ادب سے اعتذار

صاحبِ مرکب ہی اولیٰ اے سپہر
آگے بیٹھے اپنے مرکب کے اوپر

اور ہے منقول یونہی ایکبار
اک صحابی جبکہ آتا تھا سوار

ہو گیا اسوار اسپر شاہ دیں
اپنے آگے اسکو بٹھلایا وہیں

اور جب قوم قریظہ پر گیا
ایک مرکب کے اوپر اسوار تھا

روایت

ایک قطیفہ کہنہ اوڑھا تھا عیاں
یعنے اک چادر پرانی اے میاں

ہاتھ آئے تھے بہت مصار تب
باوجود اسکے تواضع تھا یہ سب

اور اس دن وہ بافواجِ عظیم
جب ہوا مکہ میں داخل اے فہیم

کہ بسر اشرف تھا پہنچا اُسکا آہ
اونٹ کے پالان تلک آکے باصفا

کہ بوقتِ فتح کبر و افتخار
سر بلندی اپنی کرتے آشکار

بولتا ہے یوں انسؓ اے اہل جود
ایک عورت زشت از قوم یہود

حق دیا شہؐ کو خبر اس بات سے
پس صحابہؓ واں پکڑ لائے اُسے

مارنا چاہی تھی ہیں تیرے تئیں
تب کیا ارشاد اسکو شاہ دیںؐ

حکم کیجے ہمکو اس کے قتل کا
یوں کہا تب انکے تئیں وہ ذوالعطا

روایت

تب ہے بیمار کئی دن شاہ دیںؐ
پس دیا آ خبر جبریلِ امیں

یوں روایت لائے ہیں اک نیک خو   ریشِ اطہر کا نبیؐ کے ایک مو
آہ تب وہ بادشاہِ انبیا   کہتے ہیں بیمار چھ مہ تک رہا
جاکے لافاروق ذاس چاہ سے   بال وہ نزدیک کھا شاہؐ کے
صحت کامل ہوئی اس شہؐ کو تب   خدشہ لاتے ہیں یہاں تک سن تو اب
کیوں ہوا شہؐ پر اثر دیجے جواب   سن یہ خدشہ کا جوابِ باصواب
سیّدِ عالمؐ کو کفارِ عرب   بولتے تھے آہ جادوگر ہے سب
کہ اثر جادو کا ہو شہؐ پر عیاں   تاکہ نادم ہوویں یکسر کافراں
شاہؐ جادوگر کبھی ہوتا اگر   اُن پہ جادو کا نہیں ہوتا اثر

روایت

آئی خدمت میں وہ اک دن شاہؐ کے   اور کہی حاجت ہے تیری سی مجھے
بالیقیں بیٹھوں گا تیرے ساتھ میں   اور قضا تیری کروں جب جا کہیں
اپنی حاجت سے وہ فارغ ہوکے جب   ہوئی رواں سرور اُٹھا ہے وانسے تب
ہے بخاری کی روایت میں تو جان   کہ مدینہ کی تھیں آتی باندیاں
یہ تواضع شاہؐ کا اے اہلِ دیں   دیکھ کس درجہ کو پہنچا تھا یقیں

روایت

سربراہی انکی دینے اے انیس   تب کھڑا وہ شاہؐ بانفسِ نفیس
بولا جب یاراں مرے ہجرت کئے   اور حبش میں جاکے جب داخل ہوئے
دوست پس رکھتا ہوں میں اے اہلِ دیں   اسکا تا بدلہ کروں میں ہی یقیں
بھی روایت ہے وہ سالارِ جہاں   اپنا کپڑا آپ سیتا تھا یہاں
اور اپنے گوسفندوں سے بجا   دودہ لیتا تھا نچوڑے باصفا
اور شریک ہو لطف سے خادم کے تا   آپ آٹا گوندہتے وہ پاک ذات
پر مواہب میں کہا ہے گاہ گاہ   کام شاید یہ کیا وہ دیں پناہ
گاہ کرتا تھا وہ بانفسِ نفیس   اور کبھی کرتا شراکت وہ رئیس

دے گرہ جادو کے گیارہ اس لعیں   چہ میں یک رکھے یہودانِ لعیں
پس خبر اس سے دیا ذوالقدر کو حق   اور بھیجا سورۂ ناس و فلق
پڑھکے وہ سورے گیارہ آیتاں   کھولے وہ گیارہ گرہ اے بھائی جان
شاہؐ کی امت سے جو ہیں اولیا   نہ اثر ہوتا ہے اُن پر سحر کا
قاعدہ ہے یہ مقرر اے پسر   کہ نہیں ساحر پہ جادو کا اثر
اس لئے ہے حکمتِ ربّ العلا   اس طرح اس امر میں کی مقتضا
کیونکہ انکے قاعدہ سے ہی یقیں   سحر کی تاثیر ساحر پر نہیں
جب سنینگے ہمسے یہ نغز جواب   ہووینگے لے دوست پا اہلِ کتاب
نقل ہے عورت تھی اک باشعور   عقل میں تھا اسکے نقصان و فتور
لطف سے شہؐ اسکو فرمایا ہے تب   بیٹھ جس گلی میں تو چاہتی ہے اب
پس وہ زن بیٹھی تلک بھی اسکے شا   آپ بھی بیٹھا ہے شاہؐ کائنات

روایت

اور پکڑتیں دستِ سالارِ بشر   پس رواں ہوتا لیجاتیں تھیں جدھر
اور مقصود نہیں اس پر زیاد   ہیں بہت ایسی روایات اے رشاد
اور نجاشی کی طرف سے ایک بار   آئے تھے کئی ایلچی اے ہوشیار
عرضِ خدمت یوں صحابہ نے کئے   ہم کرینگے انکی خدمت حکم دے
خدمت و تکریم انکی آشکار   یہ بجا لائے بہت سرورِ جہار

روایت

ٹوٹے گر نعلین کی اپنے دوال   آپ ہی کرتا درست وہ باکمال
باندہتے تھے خود ہی اشتر کو نبیؐ   اور چارہ ڈالتے تھے آپ ہی
اور مدد کرتے تھے وہ خدام کی   تا ہو آسانی انہوں کے کام کی
کیونکہ متعین تھے اسکو دس غلام   گاہ فرماتا تھا وہ انکو ہے کام
چیز اپنی آپ ہی لیتا اٹھا   وہ اٹھانے غیر کو دیتا نہ تھا

روایت

پس سراول اک خریدا شاہ دیں
اور اٹھایا آپ ہی وہ اے امیں

کہ اٹھانے ہی چیز اے ہوشیار
اسکا مالک ہی بہت ہے سازوار

پہننے میں اسکے بھی پن اختلاف
پر کہا ابن قیم جوزی یہ صاف

حضرت عثمان ہوا جب وہ شہید
پہنا تھا شلوار اُس دن وہ رشید

اور حاجا اسکے کرتا تھا قضا
اپنے وعدہ کو وہ کرتا تھا وفا

قبل بعثت میں خریدا ایک چیز
مول کچھ باقی تھا اسکا اے عزیز

کرکے یہ اقرار آیا جبکہ گھر
آیا یہ وعدہ کو بھولا بے خطر

دیکھا کیا ہوں کہ وہ سالار دیں
منتظر تشریف رکھا ہے وہیں

تین دن سے تھا راہی انتظار
میں کیا تب شہ ہی عجز و انکسار

اور اسمٰعیل نغمیبر سے بھی
آئی ہے ایسی حکایت اے اخی

سنت نبوی کے پیچھے تابعاں
بھی وہ ایسے ہوگئے دنی عز و شاں

جیسے سید عبد قادر باصفا
غوث اعظم پیشوائے اولیا

لو ہریرہ نے کہا اے نیکذات
آیا میں بازار کو سرور کیساتھ

آگے میں آیا اٹھاؤں تا اُسے
وہ شہ کونین فرمایا مجھے

مول لینا شاہ دیں شلوار کا
اک حدیث پاک سے ظاہر ہوا

کہ ہی ظاہر یہ سخن کرنا خرید
واسطے ہی پہننے کے اے سعید

بیویاں مسکین کے جانے ساتھ بھی
ننگ کچھ رکھتا نہ تھا حقکا نبی

اس طرح مروی ہو عبد اللہ سے
کہ شہ عالم رسول اللہ سے

پس کیا میں عرض اے شاہ عرب
ٹھیرئے اس جائے ہی لاتا ہوں اب

تین دن کے بعد آیا یاد جب
پس وہیں دوڑا نہ کر کچھ دیر تب

دیکھکر مجھ کو یہ فرمایا ہے پس
کہ مجھے تو رنج میں ڈالا ہے بس

ہے تواضع کا یہ بیشک منتہی
او رصبر و صدق و وعدہ کا وفا

حق نے فرمایا ہے جسکی شاں میں
صادق الوعدہ یقیں قرآں میں

انسے بھی آئے ہیں اکثر در وجود
بالیقیں ایسی ہی ایفائے عہود

خضر کو وعدہ یہ اے فرخندہ فال
منتظر بیٹھا رہا تھا ایک سال

حضرت کی وعدہ وفائی کا بیان

حضرت کی خوش طبعی کا بیان

اور خوش طبعی بھی سالار انام
گاہ گہہ کرتا تھا باصحب کرام

اصل میں مقصود دلجوئی کا تھا
مدعا یاروں سے خوش خوئی کا تھا

کہ معطل جس سے ہوں دینی امور
آوے حقکے ذکر و طاعت میں فتور

اور اگر مقصود ہووے اسمیں خوب
اہل دیں کی فرح تالیف قلوب

فی الحقیقت وہ شہ عالی صفات
گرنہ رہتا اسطرح لوگو نکو ساتھ

کس بشر کو تھی یہ طاقت یہ مجال
کہ کرے اس شاہ سے قال و مقال

خواب میں بھی تھیں وہ بی بی اگر
لیٹتے تھے تھوڑا اپنے فرش پر

گرنہ رہتے اس طرح شاہ ہدا
کوئی اسکو دیکھ بھی سکتا نہ تھا

اور وہ سرور دو مناجات و دعا
جو کلام حق کو سنتا تھا بجا

پر وہ خوش طبعی تھی ایسی اے امیں
جسمیں تھا مضمون سچا بالیقیں

جو حدیثیں منع میں منقول ہیں
کثرت و افراط پر محمول ہیں

ایسے باتوں سے جو سالم ہو مزاج
ہے شریعت میں وہ جائز اور مباح

جیسے تھا فعل رسول انس وجاں
مستحب ہوجاویگا تب بیگماں

یہ تواضع اور دلجوئی مدام
گر نہ کرتا خلق سے وہ صبح و شام

فجر کی سنت کی بعد ازدہ مدام
عائشہ کے ساتھ کرتا تھا کلام

باہر آتے بعد وہ شاہ ہدا
پھر نماز فرض وہ کرتے ادا

جو ہمیشہ شب کو کرتے تھے قیام
اور تلاوت ذکر خلاق انام

اس لئے نور مہابت اور جلال
اس سے اک ہوتا تھا ظاہر باکمال

پس نہ کوئی رکھتا تھا اِسکا اہتمام
خلقتِ ارضی و سفلی سے اُسے
بعد جو آتا تھا باہر اے میاں
شیخ ابن الحاج سے اے باصفا
نقل ہے ایکبار زینبؓ اے امیں
غسل جب کرتے تھے وہ عالیجناب
پھر نہ متغیر ہوا وہ زینہار
اور صحابی صغیر ابن ربیع
تھا کنواں ایک اسکے گھر اے باصفا
وجہ خوش طبعی سے وہ پانی کو تب
حافظہ کا اسکے شہرہ تھا بڑا

کہ کرے اس سے ملاقات و کلام
اُنس تا حاصل ہو صلی سے اُسے
یہ تھا رفق و مہربانی کا نشاں
نقل یہ نکتہ مواہب میں لکھا
اُمِ سلمہ کی جو بیٹی تھی یقیں
منہ پہ زینبؓ کے وہیں پھینکا آب
تاکہ وہ بوڑھی ہوئی اے باوقار
نام ہے محمودؓ جس کا اے رفیع
تھا وہاں اک ڈول تھا کچھ اس میں آب
چہرہ محمودؓ پر مارا ہے سب
قصہ اس طفلی کا اسکو یاد تھا
اور حدیث اسکی بہت مشہور ہے

تھی یہی حکمت جو وہ کرتا تھا بات
اور تنزل از علوِ آں مقام
وہ گروہِ مومنیں پر تھا رحیم
اور رکھتا تھا خداوندِ قدیر
وہ ربیبہ تھی رسول اللہ کی
یُمن سے اسکے تھی اے باصفا
تھی جوانی کی وہی رونق بحال
پنجسالہ تھی مبارک اسکی سن
شاہِ عالم اس سے کچھ پانی پیا
پس برکت سے اسکی بالیقیں
اس سبب سے ہیں گنے اسکے تئیں
جو بخاری میں یقیں مذکور ہے

ویسی حالت میں بھی صدیقہ کیساتھ
اسکے تئیں ناسوت میں ہو والسلام
کہ گواہ ہے اُس پہ قرآنِ کریم
اسکی خوش طبعی میں برکاتِ کثیر
خدمتِ عالی میں اسکے آئی تھی
چہرہ پاک اس کا نورانی ہوا
کچھ نہیں پایا کمی حسن و جمال
شاہؐ اسکے گھر کو آئے ایک دن
اور پانی منہ میں جو باقی رہا
حافظہ اسکو ہوا حاصل وہیں
طبقۂ اصحاب میں اہلِ یقیں

حضرت جناب رسالت علیہ وآلہ افضل الصلوٰۃ والتحیۃ کے جود و سخاوت کا بیان

کیا لکھوں میں جود و سخائے احمدی
جود کہتے ہیں اسی کو اے فنا
نعمتیں ظاہر و باطن کی تمام
بعد حق کے حقتعالیٰ کا رسولؐ
کہ وہ نشرِ علم کرتے ہیں سدا

بخشش بے انتہائے احمدی
بے غرض اور بے عوض ہووے عطا
حسی و عقلی کمالاتِ تمام
اجود ابنائے آدم ہی نہ بھول
بے عوض اور بے غرض بہرِ خدا

جود و بخشش کا مقدس حق کے نور
یہ صفت تو حقتعالیٰ کی ہے خاص
بے غرض و بے عوض عالم کے تئیں
اور بعد آں امام المرسلیں
یک حدیث آئی ہے ایسی ہی صحیح

ذات میں جسکے کیا تھا بس ظہور
ذات سے اسکے ہی رکھے اختصاص
خاص وہ بخشا بنی آدم کے تئیں
اسکی اُمت کے ہیں جو علمائے دیں
بس یہی اسکا ہے مضمون صریح

اَللّٰہُ اَجْوَدُ جُوْدًا ثُمَّ اَنَا اَجْوَدُ بَنِیْ اٰدَمَ وَاَجْوَدُھُمْ مِنْ بَعْدِیْ رَجُلٌ عَلِمَ عِلْمًا فَنَشَرَہٗ (الحدیث)

ہاں غرض دنیا کی جو رکھے یقیں
کہ دُرم جان سے اسکے ای حبیب
جو کہ مانگا سو دیا ہے بے ملال
مَا قَالَ لَا قَطُّ اِلَّا فِیْ تَشَہُّدِہٖ

دین کے علما میں وہ داخل نہیں
کوئی نہیں ہرگز ہوا ہے بے نصیب
بلکہ بخشا ہے زیادہ از سوال
لَوْلَا التَّشَہُّدُ کَانَتْ لَاءَہٗ نَعَمٗ

بحرِ فیض جود سا لاریب یقیں
اور جواب نذر کسی سائل کے جاں
نعت میں اس شاہ کے ای باصفا
نرفت لا بزبانِ مبارکش ہرگز

موجزن ایسی تھا آن و زماں
لا نہیں لایا وہ ہرگز بر زباں
ہے فرزدقؔ نے یہ کیا بہتر کہا
مگر بہ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ

؏ فرزدق ایک مشہور شاعر ہے

لا نہ گزرا شہ کی ہرگز لب اُپر　　یک شہادت کے ہی کلمہ میں مگر
گر نہ ہوتی یہ شہادت اے امیں　　لا وہ پرور کی نعم ہوتا یقیں

گر نہ حاضر ہووے فرضاً کوئی چیز　　شاہ تب خاموش رہتا اے عزیز
اور دلجوئی وہ سائل کی تمام　　عذر سے کرتا تھا از شیریں کلام

پر صریح اسکو نہ کہتا شاہ دیں　　کہ نہیں مجھ پاس یا دیتا نہیں
لا نہیں کہتا تھا کہنے سے مگر　　یہ نہیں آتا ہے لازم اے بصیر

کہ کبھی بہر بقصدِ اعتذار　　لا نہ لایا ہوں زباں پر زینہار
جبکہ اک غزوہ میں جانے اے میاں　　شخص بعضے اس سے مانگے مرکباں

وہ کہا اب مرکباں حاضر نہیں　　تا سوار اُن پر کروں تمکو یقیں
تب یہ کہنا ہی تھا عذر کو ضرور　　حق میں انکے حکم یہ پایا صدور

اور زادِ رہ میں ایسا ہی کلام　　جو ہوا ظاہر زِ سالارِ انام
اختصاص اس جائے کا اے ارتیاب　　بالیقیں جیسا تھا ایسا ہی جواب

نفی لا کی خبر کی تعمیم سے　　بعض جا ایسی ہی مستثنیٰ رہے
کہ امام قسطلانی با صفا　　دیکھ ایسا ہی مواہب میں لکھا

لا نہ فرمانیسے مطلب ہے یہی　　جود و بخشش سے نہ قاصر تھا کبھی
جون بخیلاں بخل سے کہتے ہیں لا　　وہ کبھی ہرگز نہیں ایسا کہا

بخل جس دربار سے بس دور تھا　　گنج اس کا جود سے معمور تھا
ہاں اگر سائل نہ رکھتا اہلیت　　اور نہ دینے میں بھی رہتی مصلحت

جیسے بعض اشخاص بقال و مقال　　جب کئے اس سے حکومت کا سوال
نہیں استعداد اس کی بالیقیں　　جب پائی شاہ نی بخشی نہیں

تا مسلمانوں کے کاموں میں سبھی　　اور صلاحِ حال میں سائل کے سبھی
اس حکومت سے نیاوے کچھ خلل　　اسلئے بخشا نہیں انکو عمل

روایت

ہے روایت آ ابوذرا ایکبار　　اس سے مانگی ہو حکومت آشکار

شاہ فرمایا اُسے تو ہے ضعیف　　آرزو مت کر عمل کی اے عفیف
اور کوئی چیز کا بھی بے ملال　　تو کسی سے بھی نہ کر ہرگز سوال

تازیانہ بھی گرے گر بر زمیں　　مانگ مت وہ بھی کسی سے اے امیں
اے برادر یہ ابوذرؓ با صفا　　زاہدوں سے تھا صحابہ کے بڑا

دے زکوٰۃِ مال بھی مال آ اہتمام　　اسکے مذہب میں یہ رکھا ہے حرام

روایت

ہے روایت اک جماعت کے تئیں　　کچھ عطا کرتا تھا شاہِ مرسلیں
مستحق اک شخص کے تئیں جانکر　　یوں کیا اسکی سفارش آ عمرؓ

یا نبی یہ شخص مومن ہے بجا　　جانتا ہوں اسکے تئیں میں بے مرا
جب کہا دو باریوں وہ یا نکو　　شہ نے فرمایا کہ ہاں مومن ہے او

بار سوم بھی جب ایسا ہی کہا　　تب عمرؓ سے شاہ نے فرما دیا
کہ بہت اشخاص ایسے نیک ہیں　　دوست رکھتا ہوں مقرر انکو میں

اور ویسے لوگ کو دیتا نہیں　　کہ اسی میں ہے صلاح انکی یقیں
گر نہ یوں بعضوں کو فرماوے عطا　　یہ تخلق ہے بہ اخلاقِ خدا

کہ رکھے جب بندگی کو دوست رب　　اور نہ دنیا دیوے انکو پر طلب
اور کسی کو دوست نا رکھے مگر　　دیوے اسکو مال دنیا بیشتر

کوئی سائل کو غرض آ با خرد　　سرورِ عالم نہیں کرتا تھا رد
گر نہ رہتی پاس اسکے کوئی چیز　　حکم یوں کرتا تھا اسکو اے عزیز

قرض کر جب مجھکو دیویگا خدا　　قرض وہ تیرا کرونگا میں ادا

روایت

ترمذی لایا روایت ایکبار　　آئے تھے دِرہم یقیں نو ہزار
شاہ وہ مبلغ کو رکھکر بر حصیر　　کردیا تقسیم آغاز اے خبیر

ایک درہم بھی نہیں باقی رہا آ کے ایسے میں کوئی سائل ہوا
اب ضرورت ہووے گر لاحق تجھے جا کے تو بازار میں اب قرض لے
عرض کی فاروق ذی شاہ دیں دیکھ کے بار تو اس کو یقیں
عرض سرور کو نہ یہ آئی پسند تب کہا انصار سے اک ارجمند
عرش کا مالک جو ہے پروردگار مال و زر دیویگا تجھکو بے شمار
اسکے چہرے سے علامات سرور ہو گئے ظاہر کرامات سرور

روایت

کہ رسولِ ربِ عالم کے حضور لیگئی میں اک طبق تازہ کھجور
بولتا ہے یوں انس اے باصفا جزیہ جبکہ آیا تھا بحرین کا
کہتے ہیں اتنا کبھی مالِ وفور شاہِ عالم کو نہ آیا تھا حضور
جب نمازِ وقت سے فارغ ہوا مال و زر ہر شخص کو دینے لگا
بدر کے غزوہ میں اے شاہِ جلیل میں بھی اور میرا بھتیجا اک عقیل
پس بہت مبلغ مجھے کیجے عطا اسکو فرمایا ہے تب خیر الوریٰ
پس بچھا چادر وہ اپنی جلد تر اسمیں باندھا ہے بہت سا مال و زر
یا نبی اسکو اٹھانے کیلئے اور کسی کو حکم اب فرمائیے
تب وہ بستہ کھولکر کچھ کر کے کم لیگیا کندھے پہ پھر آیا بہم
اور دوسر ونکو بھی شاہ البشر مال و زر بخشا ہے اسدن سقدر
ہے روایت لاکھ درہم تھے وہ سب صرف اسدن ہی کیا شاہِ عرب
منع فرمایا بہت دینے سے حق دے اسے اوسط کے درجے کا سبق
ہے روایت ایکدن سرور کے پاس ایک لڑکے نے کیا آ التماس
کیجئے اک پیرہن مجھ کو عطا شاہ بولے بعد اک ساعت کے آ
پیرہن جو ہے تنِ اطہر اوپر دیکھئے مجھکو وہی اے نامور
تن برہنہ گھر میں ہے بیٹھا رسول تھے صحابہ منتظر باہر ملول

اسکو فرمانے لگے خیر البشر ہو گیا اب صرف سارا مال و زر
جب مجھے کچھ بھیج دیویگا خدا قرض تیرا میں ادا کر دیونگا
اب نہیں جو چیز قدرت میں ترے حق نہیں تکلیف دی اسکی تجھے
یا رسول اللہ ہر دم خرچ کر اور کمی کا کچھ نہ کر خوف و خطر
جب سنا اس بات کو شاہِ جہاں مسکرانے کو لگا ہو شادماں
پس وہ فرمایا ہے انصاری کتئیں کہ اسی کا ہوں یقیں مامور میں
اور جو بھی بیٹی معوذ کی یقیں یوں روایت لائی ہے اے اہل دیں
اپنی مٹھی بھر کے شاہ انبیاء زیور و سونا تبھی مجھ کو دیا
حکم فرمایا رسول اللہ تب گوشۂ مسجد میں ڈالو اسکو اب
لایا جب تشریف از بہر نماز اسکو دیکھا ہی نہیں وہ سرفراز
حضرتِ عباس اس سرور کا عم یوں کیا ہے عرض اے شاہ امم
ہو گئے ہیں ہمنے دونو جب اسیر فدیہ دینے میں لگا مبلغ کثیر
جتنی طاقت ہے اٹھانیکی تجھے اس قدر اس مال سے اب لیجئے
جب اسی چاہا اٹھانے نہ سکا عرض پھر یوں شاہِ عالم سے کیا
شاہ فرمایا نہیں تو ہی لیجا اسکی قطعِ طمع خاطر یوں کہا
عرض کر دیا ہے کئی سرکار بھی لیگیا ہے بلکہ تیسرے بار بھی
مجلسِ اشرف سے جب اپنی اٹھا ایک درہم بھی نہیں باقی رہا
الغرض سرور کی وہ جود و سخا جان اسدرجہ کو پہونچی تھی بجا

روایت

ماں مری کی عرض اے شاہِ زمن پہننے مجھ کو نہیں ہے پیرہن
پس گیا اور جلد آیا ہے تبھی پھر کہا ہاں عرض کرتی ہے ابھی
حجرۂ اشرف میں جا کے بے ملال پیرہن اپنا دیا اس کو بال
تنگدل ہو کر گئے آخر وہ سب آیتِ اشرف ہوی نازل یہ تب

وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ

جس سے بیٹھے گھر میں تو ہو بے لباس — اور صحابہ کی جادیں تیری ہو اداس

روایت

ایک چادر سی کے بہتر اے ہمام — کی روانہ اور یہ بھیجی پیام
عرض کو اسکے قبولا شاہ دیں — حاجت چادر بھی تھی ان کتئیں
چادر اشرف یہ کیا بہتر ہے اب — حاشیہ اسپر یہ کیا خوشتر ہے اب
جب اٹھا مجلس سے سالار انام — تب وہیں سائل کو اصحاب کرام
کہ شہ والا بہ شوق و احتیاج — چادر اقدس کو یہ اوڑھا تھا آج
اوڑھتے اپنے نہ مانگا اسکے تئیں — بلکہ میرے کفن کو مانگا ہوں میں
تاکہ اسکے یمن سے بے ارتیاب — حق تعالی مجھکو نا دیو عذاب
یعنے فرمایا ہے حق اے مصطفی — اسقدر مت کر فراخی با صفا
استفادہ دین کا انسے کہیں — ہو تری خدمت سے موقوف آئیں
ہے بخاری میں روایت اے اخی — کہ کوئی بی بی بہ درگاہ نبی
یا رسول اللہ یہ چادر میں نے سی — ہے خوشی میری کہ اوڑھیں آپ ہی
اوڑھکر بیٹھا تھا شہ ور وہ ردا — کوئی آکر عرض ایسے میں کیا
یا نبی چادر یہ مجھ کو دیجئے — شہ بہت خوش ہو کے دیڈالے اسے
یوں لگے کرنے ملامت پر ملال — کہ بہت بیجا کیا تو یہ سوال
مانگنا تیرا ہوا بس ناصواب — اس طرح سائل دیا انکو جواب
کہ یہ چادر اسکی جب مرغوب ہے — کفن کے خاطر مرے بس خوب ہے
یا الہی ہمکو توفیق سخا — کر عنایت اور بخالت سے بچا

حضرت سید انس و جان علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کمال شجاعت کا بیان

جوں سخاوت میں تھے سرور بے مثال — تھا شجاعت میں اسی پورا کمال
سخت جنگوں میں دلیران کبار — جبکہ پاتے تھے نہایت اضطرار
چو طرف سے مشرکان پر شر و شیں — تیر باراں جب ہوے روز حنین
سرور عالم نہ جاگہ سے ہلا — یک قدم ہرگز نہیں پیچھے ہٹا
حضرت عباس پکڑا تھا رکاب — اور ابوسفیان لگام آ با صواب
شاہ خچر کو اٹھاتا تھا وہیں — تاکرے حملہ بہ کفار لعیں
شاہ کہتا تھا نبی ہوں لاکذب — اور میں ہوں ابن عبد المطلب
کوئی نہ تھا کفار میں ایسا بشر — آنکھ میں جسکے پڑے ہوں نا کنکر
کوئی شجاعت میں نہ اسکا مثل تھا — تھا الیقیں وہ اشجع خلق خدا
شاہ دیں رہتا تھا ثابت قدم — جبکہ خود ہی پیش ہوتے دمبدم
ہو گئے ہیں منتشر سب غازیاں — فوج میں آیا تزلزل بیکراں
تھے ملازم تھوڑے ہی صحب کبار — شاہ تھا تب ایک خچر پہ سوار
یہ ابوسفیان تھا اسکا ابن عم — یعنے حارث کا پسر عالی ہمم
پر ابوسفیان حارث نیکنام — چھوڑتا ہرگز نہ تھا اسکی لگام
اور وہ تب یکبیک شکست کنکر — پھینک ڈالا شہ کر کفار پر
فتح و نصرت چاہا از پروردگار — ہو گئے کفار تب یکسر فرار
ذکر با تفصیل اس غزوہ کا سب — کرتو اخبار نبوت سے طلب

حضرت کی لطف و شفقت بے غایت و رافت و رحمت بے نہایت کا بیان

کیا لکھوں اسکی شفقت کا بیاں — رافت و الطاف و رحمت کا بیاں
سورہ توبہ کی آخر اے فہیم — جسکو فرمایا رؤف و ہم رحیم
حق کیا جسکو قرآں میں خطاب — رحمۃ للعالمیں بے ارتیاب
ہے یقیں دریائے رحمت اسکا عام — خلق اور عالم کو گھیرا ہے تمام

اسکی مقدم کی برکت سے خدا
دور دنیا سے کیا قہر و بلا

مومنوں کو خاص ہے سترو عیاں
اسکے ہیں ممنون سب خورد و کلاں

شرع کے احکام کی تخفیف جو
اپنی سب امت پہ کروایا ہے وہ

تھا یہ امت پر شفقت کا سبب
غایت الطاف و رحمت کا سبب

چھوڑتا تھا اور کئی افعال او
تا کہیں امت اوپر نا فرض ہو

حکم جوں مسواک کا اے بانیاز
وہ نہ فرمایا برائے ہر نماز

ترک تاخیر عشا بے قیل و قال
اور یونہی نہی از صوم وصال

اور بہت افعال ایسے ہی یقیں
طول ہے تفصیل جنکی آ یہیں

رونا کوئی بچہ کا وہ سنتا تھا جب
اور پڑھتا تھا نماز وہ شاہ تب

اور اس بچہ کی ماں اے بانیاز
تب جماعت ساتھ رہتی در نماز

تو سبک کرتا نماز وہ شاہ دیں
کر شفقت اسکے بچہ پر یقیں

روایت

کافراں تکذیب جب اسکی کئے
اور انکو رنج اور ایذا دئے

عرض خدمت یوں کیا آ جبرئیل
یہ کیا ہے حکم یوں رب الجلیل

اک فرشتہ کی تئیں آئے شاہ دیں
جو موکل ہے پہاڑوں پر یقیں

توجو فرماوے سو وہ لاوے بجا
وہ فرشتہ عرض آکر یوں کیا

یا رسول اللہ جو کچھ حکم ہو
جان و دل سے میں بجا لاؤں کہو

دو طرف مکہ کی جو ہیں اخشبین
دو پہاڑاں وہ بڑے ذی ریب و بین

میں وہ لادونکو ٹکراؤنگا اب
کافراں مکہ کے مرجاوینگے سب

تب کہا یوں رحمۃ للعالمیں
کہ ہلاکت انکی میں چہتا نہیں

بلکہ یہ امید ہے حق سے مجھے
کہ خدا اولاد انکو ایسی دے

وہ بجا لاویں عبادت حق کی ٹھیک
اور کسی کو نا کریں اسکا شریک

روایت

اور کہا اکبار آ روح الامیں
کہ کیا ہے حکم رب العالمیں

برجبال و برزمین و آسماں
تا کریں تیری اطاعت یکساں

توجو فرماوے بجا لاوے ابھی
مار ڈالیں تیرے اعدا کو سبھی

شاہ نے فرمایا یہ سنکر اسکے تئیں
دوست رکھتا ہوں کروں صبر میں

اور کروں تاخیر امت سے عذاب
ہوویں وہ توبہ سے شاید کامیاب

ابن مسعود معظم یوں کہا
گاہ گاہ ہم پر امام الانبیا

وعظ اور ارشاد کرتا لا کلام
پر نہ فرماتا تھا ہر دن صبح و شام

تا نہ آوے ہم پہ تنگی اور ملال
اسکو تھا ایسا شفقت میں کمال

حضرت کی صدق و عدالت اور عفت و امانت کا بیان

شاہ کی صدق و عدالت کا بیاں
اور عفت اور امانت کا بیاں

ہے فزوں تر قدرت تحریر سے
اور باہر طاقت تقریر سے

اعدل و اصدق تھا شاہ انبیا
اور سبھی میں وہ عفیف الناس تھا

اسکے صدق و عدل و عفت کی مدام
معترف تھے اسکے اعدا بھی تمام

شاہ کی قبل نبوت بالیقیں
سب کے سب کہتے تھے اسکی تئیں امیں

اور قضایا میں قریش اے محترم
سب اسی سرور کو کرتے تھے حکم

حکم جو فرماتا تھا انکو رسول
جان و دل سے اسکو کرتے تھے قبول

کھا قسم حق کی کہا ہے وہ عیاں
ہیں امیں ہوں در زمین و آسماں

بولتا ہے یوں علی مرتضیٰ
کہ ابوجہل لعیں شہ سے کہا

ہم نہیں تکذیب کرتے ہیں تری
جانتے کاذب نہیں تجھکو کبھی

پر جو لایا ہے نیا تو ایک دیں
ہاں قبول اسکے تئیں کرتے نہیں

واہ کیا بیہودہ لایا یہ کلام
لَعْنَۃُ اللہِ عَلَیْہِ بِالدَّوَام

اسکے کہنے میں تناقض ہے صریح — کیا ہی نامعقول یہ قول قبیح
اس لعین کی پھر یہ کیسی احمقی — تھا ازل کا اور ابد کا وہ شقی
جبکہ جانیں اسکو صادق بےقصور — جو کہ ہے تصدیق اسکی ہے ضرور
پس یہ آیت پائی ہے شرف نزول — اس سے تا ہووے تسلی رسول

فَإِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُونَكَ وَلَٰكِنَّ الظَّالِمِينَ بِآيَاتِ اللَّهِ يَجْحَدُونَ ۝

یوں لکھے تفسیر اسکی عالماں — کہ یہ فرمایا ہے خلاق جہاں
اے محمدؐ یہ گروہ ظالمیں — فی الحقیقت تجھ کو جھٹلاتے نہیں
بلکہ وہ انکار آیات خدا — گمرہی سے اپنے کرتے ہیں سدا
رہ تو فارغ اور انکا کھا نہ غم — بالیقیں انکی سزا دینگے ہم
بدر کے دن از ابوجہل لعیں — پوچھا اخنس بن شرق ایسا نہیں
کہ بتا اب تیرے اور میرے سوا — شخص کوئی حاضر نہیں ہے تیسرا
اب تو سچائی سے اس عقدہ کو کھول — مصطفیٰؐ صادق ہے یا کاذب تو بول
بولا وہ واللہ سچا ہے نبیؐ — جھوٹ ہرگز وہ نہیں بولا کبھی
پوچھا ہرقل جب ابوسفیان سے — بعض وصف اس شہؐ کو ان کے
یہ بھی بولا آگے بعثت کے کہیں — کیا کہا تھا جھوٹ وہ سالار دیں
تب ابوسفیان کہا حق کی قسم — بات جھوٹی وہ نہ بولا کوئی دم
بولا ہرقل خلق سے جب یوں کہے — بات جھوٹی وہ خدا پر کیوں کہے
اور ولید ابن مغیرہ زشت کیش — جو تھا مکہ میں روسائے قریش
بار ہا قرآن کو سنتا تھا وہ — اور روتا تھا بھی یوں کہتا تھا وہ
کہ بلاشک جانتا ہوں میں یقیں — یہ کلام ہرگز بشر کا تو نہیں
یہ کلام پاک ہے جیسا لذیذ — کوئی کلام ہرگز نہیں ایسا لذیذ
اور حارث ابن عامر اے میاں — روبرو لوگوں کے جھٹلاتا تھا واں
کرتا خلوت اپنے جب لوگوں کے ساتھ — کھا قسم وہ حق کی یہ کہتا تھا بات
کہ محمدؐ کذب گویوں سے نہیں — وہ بہت سچا ہے بیشک ور امیں
اور ابوجہل لعیں یک روز آ — شاہؐ عالم سے مصافحہ ہے کیا
مشرکاں پوچھے ہیں اس گمراہ سے — کیا تو کرتا ہے مصافحہ شاہؐ سے
یوں دیا بوجہل نے انکا جواب — کہ یقیں میں جانتا ہوں باصواب
ہے محمدؐ حق کا پیغمبر یقیں — لیک تابع اسکا میں ہوتا نہیں
تھا یہ حال مشرکاں بے ارتیاب — اور مقر تھے یونہی سب اہل کتاب
بلکہ انکو جانتے تھے وہ زیاد — پر نہ ایمان لائے از وجہ عناد
اور دیا توفیق جنکے تیں خدا — پائے وہ عز و شرف ایمان کا
اسکی عفت کا بیان محترم — کیوں لکھوں لرزاں و ترساں ہے قلم
اپنے ازواج و کنیزاں کے سوا — کوئی عورت کو نہیں ہرگز چھوا
بیعت عورات وہ لیتا تھا جب — ہاتھ میں ہاتھ انکے نہ دیتا تھا تب
عہد لیتا تھا فقط عورات سے — اور حیا رکھتا تھا مکروہات سے
عائشہؓ کہتی ہے مولا کی قسم — اجنبی زن کو نہ چھیڑا کوئی دم
اور حیا رکھتا تھا ایسی شاہؐ دیں — منہ کسی کا گھور کر دیکھا نہیں
غیر عورت کو نہ چھونا اے میاں — عرف میں ہے ایک عفت کا نشاں
عرف و عادت کے مطابق یہ مثال — اسکی عفت میں لکھے ہیں قیل و قال
ورنہ عفت شہؐ کی ہے مثل جاں — مثل اسکا ہو نہ سکتا ہے بیاں
کیا لکھوں اسکی عدالت کا بیاں — عقل سب عقلا کی حیراں ہے یہاں
مال وہ کرتا تھا قسمت ایکبار — اک تمیمی شخص یوں بولا پکار
یارسول اللہ اس میں عدل کر — اسکو فرمایا ہی شاہ بحر و بر
وائے تجھ پر نا کروں گر عدل میں — پھر کریگا عدل کون اب کہہ یقیں
شاہؐ کی صدق و امانت کے بدل — اور اسکی عدل و عفت کے بدل

ہمکو ان اوصاف میں سب اے خدا
اپنے پیغمبر کی دیجے اقتدا

کذب و غیبت سے ہمیں محفوظ رکھ
اپنے مرضیات پر محفوظ رکھ

دروغ کی مذمت جو احادیث سے ثابت ہے

مصطفیٰ فرما دیا اے باوفاق
جھوٹ ہے بے شبہ یک بابِ نفاق

اور کیا ارشاد وہ خیر البشر
کہ بہت افسوس ہے اس شخص پر

روایت

میں بلایا کچھ تجھے دیوں گا آ
تھا مرے گھر میں سو پوچھا مصطفیٰ

گر نہ دیتا کچھ اسے تو چپ بلا
جھوٹ کی تجھ پر نک لکھتے بلا

اور فرمایا ہے شاہِ کائنات
کوئی بندہ جھوٹ جب کہتا ہے بات

اور کہا کوئی کسی کے جھوٹ کا
ہووے راوی تو بھی اک جھوٹا ہے پا

اولاً اپنا ارادہ جنگ میں
اپنے دشمن سے نا ظاہر کریں

تو کہے بے شبہ وہ اچھی ہے بات
گرچہ نا بولا ہو وہ آئیکذات

اور لکھا غزالی والا جناب
کیمیا احیا میں یوں اے باصواب

بلکہ ایسے ہی مقام اندر یقیں
جھوٹ کا کہنا ہے جائز اے امیں

یا الٰہی جھوٹ سے رکھ ہمکو دور

اور کہا ہے جھوٹ کہنے سے یقیں
رزق بھی ہوتا ہے کم ای اہل دیں

کہ وہ لوگوں کے ہنسانے کیلئے
آہ کوئی بات یک جھوٹی کہے

ابن عامر نے کہا اے باصفا
ایک لڑکا کھیلنے جاتا تھا

کیا تو دیگا اسکو میں بولا کھجور
تب کہا وہ شافعِ یوم نشور

حدیث

آکی بدبو سے فرشتہ اے امیں
کوس تک یک بھاگتا ہے بالیقیں

ہاں روایت ہے کہ شاہِ انبیا
جھوٹ کی رخصت دیا ہے تین جا

صلح دو شخصوں میں جب دُسرا کرے
بات ہر اک کی طرف سے جو کہے

اور کسی کو عورتیں گر ہووے دو
تو بہت پیاری کہے ہر اک کو او

گر کسی ظالم سے مومن ہو فرار
اسکا پتہ بولنا نہ سازوار

اور کسی کا بھید کوئی پوچھے اگر
ہے روا اس کا چھپانا اے پسر

اور غیبت سے بھی یارب بالضرور

غیبت کی برائی

سرورِ عالم دیا ہے یوں خبر
کہ شبِ معراج میں میرا گذر

ناخنوں سے اپنے ہی وہ آہ تب
گوشت منہ کا توڑتے تھے اپنے سب

ہے خبر غیبت سے کیجو اجتناب
کیونکہ غیبت ہے زنا سے بھی خراب

کہ وہ میرے سوے بیشک دستگیر
تب کیا ارشاد سالارِ بشیر

کہ تو کوزے میں کسی کے باصواب
ڈالے اپنے ڈول سے تھوڑا بھی آب

اور ترے نزدیک سے وہ جائیں جب
انکی غیبت میں نہ ہرگز کھول لب

وحی یوں ہوئی یہ ہے بھیجا خدا
کہ جو توبہ کرکے غیبت سے مرا

روایت

آہ ایسی اک جماعت پر ہوا
میں تامل سے نظر اُن پر کیا

پوچھا میں جبریل سے یہ کون ہیں
بولا ہے غیبت گراں یے غوں ہیں

ابن جابر عرض کی یوں شاہ سے
چیز ایسی یا نبی سکھلائیے

کہ تو کارِ خیر کو مت ترک کر
گرچہ وہ تھوڑا بھی ہووے اسقدر

اور مسلماں بھائیوں سے بالدوام
رہ تو پیشانی کشادہ والسلام

روایت

سب سے اول اسکو جنت ہے مقر
سب سے اول غیر تائب کو سقر

بولتا ہے یوں قتادہ باصواب
قبر کے سب تین حصہ میں عذاب

ایک غیبت کے سبب سے اے پسر
اور غمازی کے باعث ہو دگر
تیسرا پاکی نہ ہو پیشاب کی
یعنی نہ لینے سے ڈھیلا اے ذکی

غیبت کا معنیٰ

کسکو غیبت بولتے ہیں جانئے
جھوٹ گر بولا تو وہ بہتان ہے جان
در لباس جانور یا در نسب
شاہؐ فرمایا کہ تو غیبت کئی

کہ کسی کا ذکر تو ایسا کرے
الاماں غیبت سے یارب الاماں
تو کبھی غیبت نہ کر اے باادب
تھوک دی جلدی تو میں تھوکی تبھی
مومنو توبہ کرو توبہ کرو

وہ سنا تو ہو ویگا تجھ سے خفا
پس کسی کے جسم یا اقوال میں
عائشہؓ کہتی ہے اک عورت کتیں
آہ جب تھوکی بہ حکم مصطفیٰؐ
تم بچو غیبت سے اور حق سے ڈرو

گرچہ سچ ہو بات وہ اے باصفا
خلق یا اعمال یا افعال میں
پست قد ہی کرکے بولی آہ میں
ٹکڑا تب کالے لہو کا اک گرا

غیبت کا علاج علمی

دو ہیں غیبت کے علاج آبا خبر
انمیں پس غور و تامل کیجئے
تجھکو غیبت اسطرح کردے ہلاک
تو یہ غیبت سے سقر میں جاؤں گا

ایک علمی اور عملی ہے دگر
خوف حق کا دل میں ہردم کیجئے
جسطرح آتش کرے لکڑی کو راک
جاؤنگا بیحد عذاباں پاؤں گا

ہے یہ علمی جو حدیثیں آئیں
جسکی تو غیبت کریگا اے میاں
بوجھ ہی نیکیاں سب جائینگے
یہ تصور کرکے غیبت چھوڑ دے

آئے غیبت کی برائی میں یقیں
اسکے تئیں جاوینگی تیری نیکیاں
درعوض اسکے گنہ سب آوینگے
ایسی بدکاری کا شیشہ پھوڑ دے

غیبت کا علاج عملی

دوسرا ہے یہ فقط عملی علاج
پاک ہو سکتا نہیں میں جسطرح

دیکھ اپنا عیب تو اے خوش مزاج
وہ بھی ہی معذور بیشک اسطرح

اور سمجھ میں عیب سے جوں بچا
فی الحقیقت تو نہ گر معیوب ہے

وہ بھی ہے معیوب ایسا ہی بجا
عیب کیا غیبت کا لینا خوب ہے

فائدہ

تین شخصوں کی شکایت بالیقیں
یوں لکھا غزالیؒ والا گہر
بدعتی یا چوڑ یا سرزور ہو
اس غلام و زن میں جو عیب ہیں

شاہؐ فرمایا کہ ہاں غیبت نہیں
شر سے جب اشرار کے چاہے حذر
بولدیں تا لوگ اس سے دور ہو
بولدیں انکے طلبگاروں کے تئیں

بدعتی ہے اور ظالم بادشاہ
عیب انکا خلق سے کہنا ضرور
یا کسی عورت کا خواہاں کوئی ہو
گر طلبگاروں سے نا بولے یہ بات

اور علانیہ جو کرتا ہو گناہ
خلق انسے تا بچیں اے باشعور
یا خریدار غلام زشت خو
ہو دغابازی مسلمانوں کے ساتھ

غیبت کا کفّارہ

اور غیبت کا کفارہ ہے یہی
اور کیا ہو جسکی غیبت سر بسر

اولاً کھینچے پشیمانی بڑی
چاہے جا اس سے معافی جلد تر

رووے پچھتاوے بہت حق سے ڈرے
اور بولے میں نے کی تیری خطا

جان و دل سے جلد تر توبہ کرے
جھوٹ بولا بخش دے میری خطا

گر نہ بخشے عاجزی درکار ہے / تب بھی نا بخشے تو وہ مختار ہے

عفو کرنا عفو کا چہنا مگر / اس جہاں میں ہے بہت ہی نیک تر

آبرو یا مال میں اسکے اگر / تو معافی اس سے چاہے جلد تر

پر وہاں ظالم کی جو ہیں نیکیاں / دیوینگے مظلوم کو اے بھائیجاں

ہے روایت عائشہؓ اے سرفراز / بولی اک عورت کو ہی منھ کی دراز

اور فرمایا ہے یوں خیر الوراؐ / کہ کسی کی گر کوئی غیبت کیا

مغفرت چاہیں اگر جیتا نہ ہو / ورنہ چہنا عفو لازم جانیو

پر مدارا عاجزی یہ حشر میں / درعوض گر چاہے مولا اسکو دیں

یوں کیا ارشاد سالار امم / کہ کسی پر کوئی کیا ہووے ستم

آگے ایسے روز کے اے محترم / جس میں نا دینار ہووے نا درم

نیکیاں ظالم کو گرنا ہوویں آہ / اپنے سر مظلوم کے لیوے گناہ

شاہ فرمایا کہ تو غیبت کری / تو معافی کر طلب اس سے ابھی

تو ہے غیبت کے عوض ای نیک ڈھب / مغفرت اسکی کرے حق سے طلب

اے خدا غیبت سے ہے ہمکو پاک کر / زہد اور ایثار میں چالاک کر

حضرت سید الابرار کے زہد و ایثار کا بیان

زہد سرور کا کروں میں کیا رقم / عجز کا سر اب جھکاتا ہے قلم

پے بہ پے ہونے لگے فتح بلاد / اور غنائم ساتھ آتے تھے زیاد

زہد اور ایثار کا بحر عظیم / اسکی تہی موجزن تھی اے فہیم

اس کا بکتر اک یہودی کے یہاں / تا وفات اسکے گرو میں تھا میاں

یوں روایت عائشہؓ سے آئی ہے / کہ وہ بی بی اسطرح فرمائی ہے

آہ سیری سے کبھی کھائی نہیں / اسقدر راحت کبھی پائی نہیں

ایکدن میں کوئی غذا دو طرح کی / بس فراغت سے نہیں کھایا کبھی

باوجود آنکہ خلاق قدیر / وسعت کی اسے بخشا خیر

تھا وہ باایں چہ صباح وچہ مسا / زہد اور ایثار کا کشور کشا

لاکھ ہا درہم کیا خیرات وہ / اور فاقہ ہی میں تھا دن رات وہ

روایت

جبتلک جیتا تھا شاہ انس و جن / بالتواتر نان گندم تین دن

اور وہی بی بی یہ دیتی ہے خبر / کہ جیئے تک اپنے شاہ بحر و بر

کھاوے خرما گر تو نان جو نہیں / نان جو ہے تو نہ تھا خرما یقیں

اور وہ فرماتی ہے پیغمبر کے گھر / ایک اک مہینے تک شام و سحر

روایت

بالیقیں چولھا سلگتا ہی نہ تھا / آب و خرما وہ بھی تھوڑا تھا غذا

بولتا ہی یوں انسؓ اے باخبر / کہ کیا ارشاد سالار بشر

نا ڈرایا جائے گا کوئی اسقدر / اسقدر نا پائیگا خوف و خطر

تھا مرے ہمراہ بلالؓ نیک ڈھب / ایسی سختی وہ دئے ہیں مجھ پہ تب

اس قدر کھانا نہ ملتا تھا اسے / کہ وہ بس آوے کسی کی جان کے

روایت

دین حق کر میں ظاہر ہیگیاں / جسقدر مجھکو ڈرائے کافراں

دین میں جسطرح پایا ہوں میں رنج / کوئی نبی پایا نہیں اسطرح رنج

ہمپہ گزرے تیس دن اور تیس رات / آہ اس تنگی کے اس سختی کیساتھ

ہاں کبھی اتنا ملا ہمکو اقل / کہ بلالؓ اسکو چھپا دے در بغل

روایت

پھیر کر اسکو نکالا ہے نبی / اور فرمایا کہ بیچ کر ابھی

ایک بوٹے دار کپڑا شاہ پاس / ہدیہ لے آیا تھا کوئی حق شناس

دیکھئے اسکو بدست بوجہیمؓ / مجھ کو لا دیجو فلاں اسکی گلیم

کیونکہ اس کپڑے کے بوٹے جانئے — اپنے جانب میرے تئیں مائل کئے
نقل ہے تازی ڈوالی ایکبار — ڈالے در نعلین شالار خیار
کہ نظر میری بہ اثنائے نماز — آہ اس پر پڑ گئی اے بانیاز

روایت

کیونکہ ناگہ پڑ گئی اس پر نظر — بس لگا ارشاد کرنے جلد تر
اور اس سرور کی خاطر اے رشید — لائے تھے یکبار نعلین جدید
پہلے جو آیا فقیر اسکو نظر — اسکو دیڈالا وہ نعلین آپ سر
اسلئے ہیں عجز کا سجدہ کیا — شکر حق اب مستحق اس کا لیا
کہ اگر جیتی ہے تو فردائے حشر — پہلے آ مجھ سے ملے اٹھ کر ز قبر
اور اپنے پیرہن کو کر نہ دور — جب تلک پیوند نا لاگے ضرور
شاہ فرمانے لگا دیکھ اسکو آہ — کہ مری جب اس پہ پڑتی ہی نگاہ
جب سنی یہ بات ام المومنینؓ — بھیجی اسکے پاس وہ بردہ وہیں
سعدؓ جو ابن ابی وقاص تھا — لجۂ تسلیم کا غواص تھا
حضرت رب الورا کی ہے قسم — خالق ارض و سما کی ہے قسم
وہ جماعت تھی صحابہؓ کی تمام — تب ہمارا حال یہ تھا اے ہمام
اور کانٹے دار جھاڑوں کے ثمر — تھی یہی ہمکو غذا شام و سحر
مینگنی ہی اونٹ اور بکری کی تب — ہم کو ہوتا تھا براز اے باادب
یوں خبر دیتا ہے نوفل اہل دل — عبد رحمان اور ہم اک روز مل
غسل کر وہ اپنے گھر میں جلد تر — اک رکابی گوشت روٹی اسمیں بھر
یک بیک ہی درد سے رونے لگا — منہ کو اپنے اشک سے دھونے لگا
وہ کہا جبتک امام المرسلینؐ — آہ اس دنیا میں زندہ تھا یقیں
جب ہمیں ایسی یہاں وسعت ملی — یہ فراغت اور یہ راحت ملی
کیونکہ خوبی اسمیں گر ہوتی بحق — تو رسول اللہ تھا بس مستحق

روایت

شاہ فرمایا کہ جلد اسکو نکال — لا وہی ڈالو پرانی ہے دوال
اسلئے میں اس سے دل افگار ہوں — اس سے اب بیزار ہوں بیزار ہوں
بر سر منبر حبیب ذوالجلال — پھر اپنی ایکدن ڈالا نکال
اک نظر اسپر نظر دوسری یقیں — تم پہ اے یارو کبھی لائق نہیں
درگہ حق میں بجا لایا سجود — آیا باہر پہنکر وہ بحر جود
بولا وہ مجھ کو پسند آئی تھی اب — میں ڈرا نا خوش کہیں نا ہووے رب
اور جناب عائشہؓ کو شاہ دیں — یوں کیا ارشاد اکدن تمہیں
تو یہ دنیا سے تو زاد راہ پر — کر قناعت کر قناعت سر بسر
اور کہتے ہیں کہ اس بی بیؓ کے گھر — پردہ اک باندھے تھیں اکدن خوبتر
مجھکو دنیا یاد آتی ہے تبھی — یہ فلاں درویش کو بھیجوا ابھی

روایت

بولا میں کفار پر بہر خدا — سب سے اول تیر اندازی کیا
کافروں سے میں کیا کرتا جہاد — ساتھ لے یک زمرۂ نیکو نہاد
آہ کچھ ملتی نہ تھی ہمکو غذا — جھاڑ کے پتوں کے یک لقمہ سوا
جبکہ کھانے سے گلے زخمی ہوئے — جاتے جب ہم پائخانے کیلئے

روایت

آئے اسکے گھر کے تئیں آبا صفا — عبد رحمانؓ اپنے تب گھر میں گیا
آیا ہی باہر وہ اپنے ہاتھ لے — اور ہمارے پاس رکھا ہے اسے
ہیں کہا اے بو محمد کس لئے — اسقدر روتا ہے اب فرمائیے
وہ نہیں آرام پایا کوئی دم — پیٹ بھر کھانا نہ کھایا کوئی دم
پس مقرر جانتے ہیں ہم یقیں — اسمیں کچھ خوبی نہیں خوبی نہیں
جبکہ وہ محبوب تھا حق کا بڑا — یہ فراغت اسکے تئیں دیتا خدا

روایت

حق تعالیٰ نے تجھے بولا سلام ۔ اور فرمایا یقیں ایسا پیام
اور رہیگا درجہاں تو نیکذات ۔ وہ پہاڑاں بھی رہیں تیری ہی ساتھ
کہ یہ دنیا گھر اسی کا ہے یقین ۔ فی الحقیقت جسکے تئیں گھر ہی نہیں
جمع کرتا ہے وہی اسکے تئیں ۔ کہ نہیں ہے عقل کچھ اسکے تئیں

روایت

بھوکے ہی رہتے تھے کئی شب آں ہمام ۔ آہ پاتے ہی نتھے شب کا طعام
اور شکایت بھی کسی سے نہ کیا ۔ اُنکو فاقہ ہی غنا سے دوست تھا
باوجود اس شب کے فاقہ کے نبیؐ ۔ ترک روزہ بھی نہ کرتا تھا کبھی
جو خزانے ہیں یقیں زیرِ زمیں ۔ اور میوہ یہ زمیں کے بھی یقیں
دیکھ میں احوال اسکا بار بار ۔ مہر سے روتی تھی اسپر زار زار
یا رسول اللہ تیرے سر پر خدا ۔ آہ میری روح کر دیوے فدا
کہتا تھا کیا ہے مجھے دنیا سے کام ۔ کیا کروں دنیا کو میں اے نیکنام
جو تھے مجھ سے بھی مصائب سخت تر ۔ صبر اسپر کر گئے شام و سحر
حق معظم انکی رجعت کو کیا ۔ اور ثواب انکو زیادہ بھی دیا
اور ان سبسے میں ہو جاؤں جدا ۔ درد ہے اس بات کا مجھکو سدا
عائشہؓ کہتی ہے بعدِ ایں کلام ۔ اک مہینہ ہے جیا شاہؐ انام

ایکدن حاضر ہو جبریلِ امینؑ ۔ یوں کیا ہے عرض اے سالارِ دیں
کیا تو اسکو دوست رکھتا ہے بھلا ۔ یہ پہاڑوں کو بنا دیوں طلا
ایک ساعت سر جھکایا شاہؐ دیں ۔ یوں کہا بعد اسکے اے روح الامیں
اور یہ دنیا ہے بیشک اسکا مال ۔ کہ نہیں جسکے تئیں مال و منال
پس کہا جبریلؑ اے سرور تجھے ۔ قولِ ثابت پر خدا ثابت رکھے
ابن عباسؓ یوں کہا ہے با ادب ۔ شاہؐ دیں اور اسکے اہلِ بیت سب
عائشہؓ کہتی ہے وہ سالارِ دیں ۔ پیٹ بھر ہرگز کبھی کھایا نہیں
بھوک کی شدت سے وہ شاہ انام ۔ پیٹ اپنا باندھتا تھا خب تمام
اور وہ گر چہتا زِ درگاہِ خدا ۔ حق تعالیٰ اسکے تئیں کرتا عطا
اور فراخِ زندگانی سے سدا ۔ شاد و خرم اسکے تئیں رکھتا خدا
اور مبارک پیٹ پر رکھ اسکے ہاتھ ۔ کہتی تھی اسطرح سے رقت کیساتھ
کاش یہ دنیا سے لیتا تو اگر ۔ قوت کے مقدار ہی تھا خوب تر
تھے مرے بھائی جو والا اقتدار ۔ از الوالعزم و رسل عالی وقار
سب کے سب گزرے ہیں اس دنیا سے وہ ۔ اور ملے ہیں اپنے جا مولا سے وہ
شرم ہے اس بات سے بس میرے تئیں ۔ کہ تن آسانی کروں دنیا میں یہ
دوست تر مجھ پاس اس سے کچھ نہیں ۔ کہ ملوں جا اپنے بھائیوں سے یقیں
اک مہینہ بعد پائی ہے وفات ۔ اسپہ حق سے ہو تحیات و صلوٰۃ

آنحضرتؐ کی خوف و خشیت اور سختیِ طاعات اور شدتِ عبادت کا بیان

خوف و خشیت سختیاں طاعات میں ۔ تھیں نہایت مصطفےٰؐ کی ذات میں
علم اور عرفان ہو زائد جسقدر ۔ خوف و خشیت بھی ہو زائد اسقدر
فی الحقیقت خوف و خشیت کا مدار ۔ ہوگا علم و معرفت پر بے بچار
بات یہ ثابت ہے پس قرآن سے ۔ دیکھئے یہ آیت فرقان سے

اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰہَ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمٰٓؤُا[1]

بحرِ علم سرورِ عالی وقار ۔ کر تامل ہووے کیسی بے کنار
یوں دیا ہے بوہریرہؓ نے خبر ۔ کہ یہ فرمایا تھا سالارِ بشر
خوف و خشیت بس وہ ہو سر کے یقیں ۔ ہووے ایسی ہی زیادہ آئیں
میں جو جانتا ہوں اگر جانو گے تم ۔ کم ہنسو گے اور بہت روؤ گے تم

[1] اللہ تعالیٰ سے اسکے بندوں میں سے صرف علم والے ہی ڈرتے ہیں ۱۲

ہے روایت دوسری اے محترم — کہ کہا سرورِ خدا کی ہے قسم
کم ہنسو گے اور بہت تم روؤ گے — اور نہ لذت عورتوں سے لیوؤ گے
نالہ و فریاد کرتے جاؤ گے — اور رجوع تم خشکی جانب لاؤ گے

روایت

دوست میں کہتا ہوں تا ہوتا شجر — کاٹے جاتا اور نہ رہتا کچھ خطر
اک روایت آئی ہے اے باصواب — کہ صحابہ ذکر کئے عرضِ جناب
سرورِ عالم نے فرمایا کہ میں — دیکھتا ہوں جنت و دوزخ کہیں

روایت

ویسی طاقت کون رکھے تم سے اب — جیسے طاقت اسکے تئیں بخشا تھا رب
عرضِ حالِ اُمت کا ہی مقصود تھا

تم اگر وہ چیز جانو گے یقیں — جانتا ہوں جسکو میں اے مومنیں
اور کرینگے دشت فی راہوں میں گذر — اور چڑھو گے تم پہاڑوں کے اوپر
اور بلند آواز سے نزدِ خدا — تم کرو گے عجز و زاری سے دعا
بولتا ہے بوہریرہ باصفا — جو ہے راوی اس حدیثِ پاک کا

روایت

یا رسول اللہ ہمیں آگاہ کر — کیا نظر کرتا ہے تو شام و سحر
پس ہوا معلوم تھا وہ شاہِ دیں — جامعِ علم الیقیں عین الیقیں
عائشہ سے ہے روایت اے ہمام — جو عمل اس شاہ کا تھا بالدوام
اس ہی اک آیت پہ سالا اہتمام — گاہے کرتا تھا تمامی شب قیام
مغفرت خواہی بھی انکی از خدا

اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝

اور یوں شب خیر کہتا ہے یقیں — آیا میں اک روز نزدِ شاہِ دیں
دیگ کو جس طرح سے آتا ہے جوش — سینۂ اشرف ہی تھا ویسا خروش
ابن مسعودِ معظم نے کہا — ایک دن مجھکو کہا خیر الوریٰ
میں کیا تب عرض اے خلقے رسول — حق کیا قرآں ترے پر ہی نزول
شاہ تب ارشاد فرمایا مجھے — کہ میں چاہتا ہوں سنوں اب غیر سے

آپ تھے اس وقت مشغولِ نماز — اسقدر گریاں تھے باسوز و گداز

روایت

پڑھیے کچھ آیاتِ قرآنی ضرور — کہ مجھے شوقِ تمنا ہے وفور
آیا میں تجھ پہ پڑھوں قرآن اب — روبرو تیرے ہو کیا امکان اب
پس کیا آغاز میں سورہ نسا — پہونچا اس آیت پہ جب اے باصفا

فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ شَهِيْدًا ۝

آہ یہ سنتے ہی شاہِ باوقار — ہو گیا ہے خوفِ حق سے زار زار
اور وہا ابن عمر عالی وقار — کہ لگا سورج گہن تھا ایکبار
لوگ سمجھے نا کرینگا اب رکوع — اور رکوع ایسا کیا ہے باخشوع
اور کیا سجدہ بھی ایسا ہی دراز — بھی لگا رونے کو باسوز و گداز

اس قدر رویا ہے از خوفِ خدا — کہہ نہ کچھ تاب و تواں باقی رہا
شاہ دیکھ اسکو لگا پڑھنے نماز — اور قیام ایسا کیا ہیں دراز
کہ نہ تھا لوگونکو قومہ کا گماں — اور نہ تھا قومہ میں سجدیکا گماں
اسکو ہی پڑھنے لگے تب بار بار — کہتے تھے تکرار اسکی زار زار

رَبِّ اَلَمْ تَعِدْنِیْ اَنْ لَّا تُعَذِّبَهُمْ وَاَنَا فِيْهِمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ وَنَحْنُ نَسْتَغْفِرُكَ اے پروردگار میرے کیا تو نہیں وعدہ کیا تھا میرے سے کہ نہ عذاب کرو گا انکو جس وقت کہ میں انہیں ہوں اور وہ مغفرت مانگیں اور میں بھی مغفرت مانگوں تیرے سے

یاالٰہی از طفیلِ آں رسولؐ
خوف و خشیت اپنی دے اسکو سدا
صد ہزاراں شکرِ خلّاقِ انام
خُلقِ مصطفویؐ کا یہ گلزار ہے
یاالٰہی یُمنِ اخلاقِ رسوؐل
اس گلستاں کے نسائم سے مدام
اور توفیقِ عمل کیجے عطا
اور اسکو اے کریم کارساز
التجا احقر کی یہ کیجے قبول
دے اسے اپنے عذابوں سے پناہ
اسکے کر مغفور سب جرم و گناہ
اسکو دے خُلقِ نبیؐ کی اقتدا
قدر کی حرمت کی عزو شان کی
ہیں ہزار و ۱۲۱۱ شش صد و گیارہ اتمام
اسکو مقبولِ اُلوالالباب رکھ
اس سے بس انکے خنک انظار کو
دے اسے تعذیبِ دوزخ سے پناہ
بہر صدیقؓ و عمرؓ عثمانؓ علیؓ

خاتمہ

یہ رسالہ پایا حسنِ اختتام
شب تھی ستائیسویں رمضان کی

باغِ اطوارِ شہؐ ابرار ہے
اسکے سب ابیات اے عالی مقام

دیجے اس گلزار کو رنگِ قبول
تا قیامت اسکے تیئں شاداب رکھ

کر معطر اہلِ ایماں کے مشام
ان کو اس گلزار کے سیّار کو

اس رسالہ پر انہیں صبح و مسا
عفو کر احقر کے سب جرم و گناہ

کیجے ان چاروں صفت سے سرفراز
صدق و عدل و حلم و علمِ منجلی

بسم اللہ

لِمُصَنِّفِہٖ

اے مطلعِ جریدۂ دیوانِ انبیاؑ
تجھ ذات پر ہی ختم ہے ازمانِ انبیاؑ
مقدم کی تیری نور بشارت سے روز و شب
انہار بحرِ علم و بستانِ انبیاؑ
سرچشمۂ فیوض سے ہیں تیرے رشحہ ایک
لبریز ہوگئے سبھی دامانِ انبیاؑ
بارانِ قدسِ فیضِ توسّل سے ہی ترے
مشتاق و مضطرب تھے دل و جانِ انبیاؑ
کرنے قبول دل سے یہ دینِ متین کے
روزِ الست حق لیا پیمانِ انبیاؑ

اے مقطعِ قصیدۂ برہانِ انبیاؑ
اس واسطے تو آیا پسِ فوجِ انبیاؑ
تھے نور بارِ صفحۂ تبیانِ انبیاؑ
گو ہر ہے ایک مخزنِ عرفان سے ترے
سرِ وعیاں رواں نمِ فیضانِ انبیاؑ
فردائے حشر تیری گواہی اے شاہِ دیں
سرسبز تھا مدام گلستانِ انبیاؑ
تیری کتاب پاک ہوی ناسخِ کتب
صادر ہوا امم کو بھی فرمانِ انبیاؑ
ادراکِ فضل میں ترے عاجز ہیں بالیقیں

تیری ہی ذات سے ہے نبوت کا فتحِ باب
وہ نائبان ہیں تیرے تو سلطانِ انبیاؑ
اِک قطرہ تیرے علم کا دریا ہے بیقیں
گنجینۂ جواہرِ عرفانِ انبیاؑ
اور بحرِ واسطہ کے جواہر سے ہی ترے
ہے حق کے پاس حجت و برہانِ انبیاؑ
اور آرزو میں تیرے لقائے شریف کے
ہے دین تیرا ناسخِ ادیانِ انبیاؑ
ایمان و اتباع و اعانت اُپر ترے
آدم سے تا مسیحؑ سب اذہانِ انبیاؑ

بس رتبۂ معیتِ حق دیکھکر ترا
حیراں ہیں آئینہ سے سب اذہانِ انبیاؑ
احقر کو نعتِ پاک کا تیرے ہو کیا مجال
قاصر جہاں ہے خامۂ امکانِ انبیاؑ

تمام شد

لہ تیرے لقائے شریف کی آرزو نہ ہووے تو دین کا ہی واسطہ۔
ء دل سے قبول کرنے کو اس دینِ پاک کے۔